www.KitaboSunnat.com

تحفۃ الادب

شرح اردو

نفحۃ العرب

مصنفہ
مولانا محمد حنیف گنگوہی
فاضل دیوبند

دار الاشاعت
اردو بازار، کراچی ۱، فون ۲۱۳۷۶۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

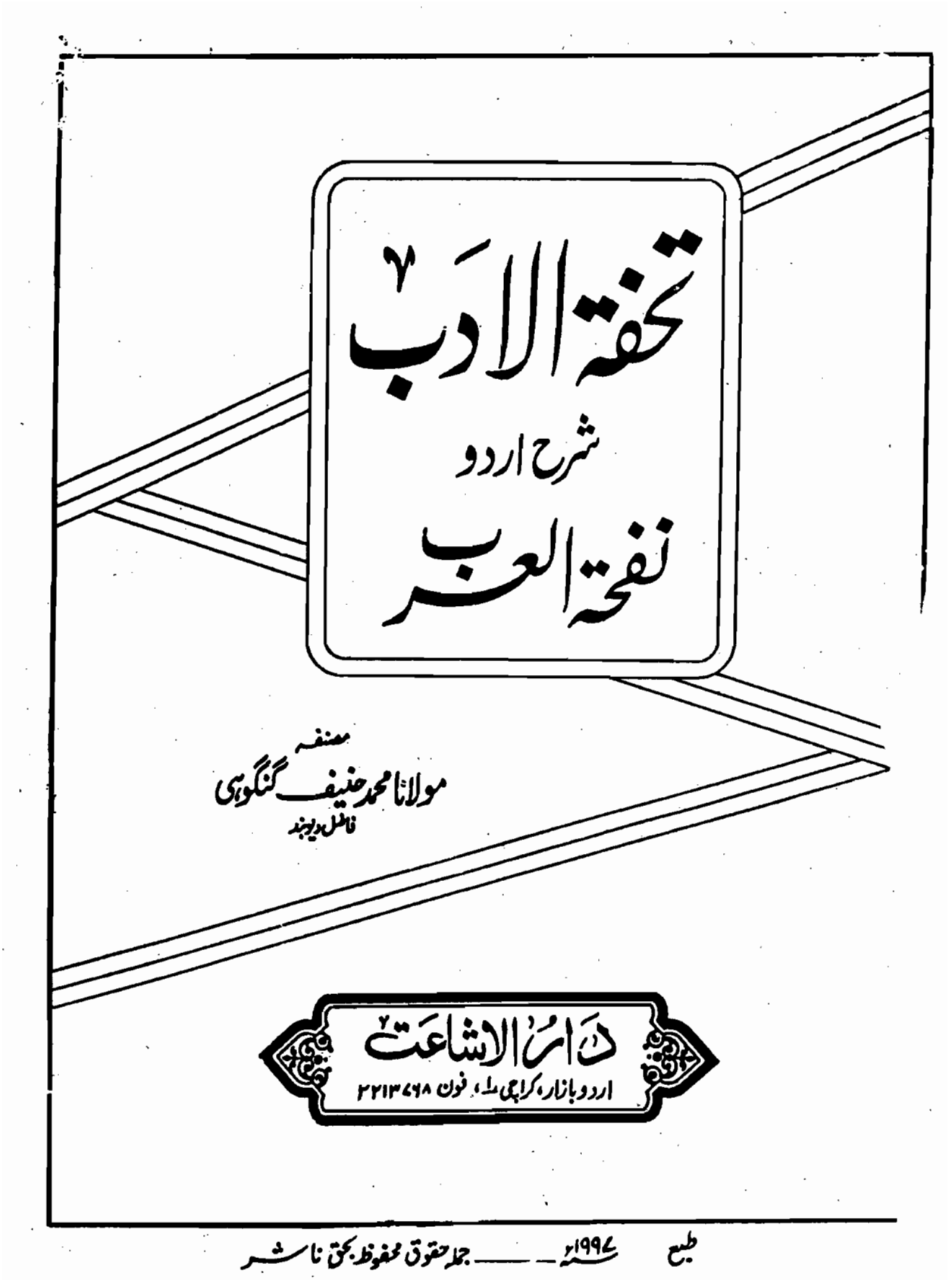

تحفۃ الادب

شرح اردو

نفحۃ العرب

مصنفہ
مولانا محمد حنیف گنگوہی
فاضل دیوبند

دار الاشاعت
اردو بازار، کراچی ۱، فون ۲۲۱۳۷۶۸

طبع ۱۹۹۷ء جملہ حقوق محفوظ بحق ناشر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست کتب جو بوقت شرح زیر مطالعہ رہی ہیں

نام کتاب	جلد	مصنف
البیان والتبیین	۳	ابوعثمان عمرو بن بحر بن محبوب الجاحظ
العقد الفرید	۳	شہاب الدین احمد معروف بابن عبد ربہ
شذرات الذہب	۱۲	ابوالفلاح عبدالحی بن العماد
الاغانی	۲۰	ابوالفرج اصبہانی
تاریخ ابن خلکان	۲	قاضی احمد الشہیر بابن خلکان
فوات الوفیات	″	محمد بن شاکر بن احمد الکتبی
تاریخ ابن عساکر	۹	علی بن ابی محمد معروف بابن عساکر
تاریخ کامل	۱۲	ابن الاثیر الجزری
البدایہ والنہایہ	۱۵	حافظ عماد الدین ابوالفداء اسمٰعیل بن عمر
تہذیب التہذیب	۱۴	حافظ ابن حجر عسقلانی
تذکرۃ الحفاظ	۴	حافظ شمس الدین ذہبی
دائرۃ المعارف	۱۱	معلم بطرس بستانی
الجواہر المضیۃ	۲	ابومحمد محی الدین عبدالقادر قرشی
المستطرفہ	۱	محمد بن جعفر کتانی
معجم الشعراء	۱	ابوعبداللہ بن عمر مرزبانی متوفی ۳۸۴ھ
الشعر والشعراء	۱	ابن قتیبہ ابومحمد عبداللہ
ہدیۃ المزجاۃ	۱	مولانا محمد عنایت اللہ لکھنوی رح
شرح ابن عبدون	۱	ابوالقاسم عبدالملک معروف بابن عبدون
درۃ الغواص	۱	ابومحمد قاسم بن علی حریری
رنات المثانی	جزثالث	ابولیس معلوف یسوعی
منجد	۱	فردینار، توتل یسوعی

نام کتاب	جلد	مصنف
قاموس	۲	مجدالدین فیروز آبادی
مصباح اللغات	۱	ابوالفضل عبدالحفیظ بلیاوی
جامع ترمذی	۲	ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی۔
سنن کبریٰ	۱۰	امام احمد بن شعیب نسائی
زادالمعاد	۴	ابن القیم الجوزی
مشکوٰۃ	۲	ولی الدین ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ خطیب
طبرانی		حافظ طبرانی
الحلیہ	۱	حافظ ابونعیم اصفہانی
ترغیب وترہیب	۴	زکی الدین منذری
زواجر		حافظ ابن حجر مکی
شیخ زادہ	۴	محمد محی الدین المعروف بشیخ زادہ
قصص القرآن	۴	مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی
تاریخ اسلام	۱	مولانا عاشق الٰہی میرٹھی
تاریخ امت	۶	محمد اسلم جیراجپوری
تذکرۃ الاولیاء	۱	شیخ فریدالدین عطار
تذکرۃ الاعزاز	۱	مولانا انظر شاہ صاحب کشمیری
تسہیل الدراسہ	۱	مولانا ذوالفقار علی دیوبندی
تسہیل البیان	۱	″ ″ ″

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انتساب

نیل الامانی شرح اردو مختصر المعانی کی طرح میں اپنی اس بضاعت مزجاۃ کو بھی مادرِ علمی دار العلوم دیوبند کی طرف منسوب کرتا ہوں جس کے دامنِ تربیت سے ہزار ہا فیضیاب افراد انسانی اقلیم شہرت و عظمت کے تاجدار بن چکے ہیں اور مجھ حقیر و ناچیز کی یہ علمی کاوش بھی اسی کی رہینِ منت ہے۔ (دام اللہ فیوضہا الی یوم الدین)

محمد حنیف غفرلہٗ گنگوہی

(۱۶ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین مقدمہ تحفۃ الادب شرح نفحۃ العرب

مضمون	صفحہ
دیباچہ۔	۵
مقدمہ	۶
عربی ادب کا اجمالی تصور۔	〃
عربی ادب کی تاریخ۔	〃
پہلی صدی ہجری۔	〃
دوسری صدی ہجری۔	۷
تیسری صدی ہجری۔	〃
چوتھی صدی ہجری۔	۸
پانچویں صدی ہجری۔	〃
ادب کی لغوی تحقیق۔	〃
ادب کی اصطلاحی تعریف۔	〃
علم ادب کا موضوع۔	۹
غایت علم ادب۔	〃
تذکرۃ الاعزاز	〃
نام ونسب اور آبائی وطن۔	〃
تحصیل علوم۔	〃
دارالعلوم دیوبند میں۔	〃
بھاگلپور میں درس وتدریس۔	۱۰
مدرسہ نعمانیہ سے ترک تعلق اور افضل المدارس میں مدرسی۔	〃
بحیثیت مدرس دارالعلوم دیوبند میں	〃
ریاست حیدرآباد میں۔	۱۱
درسی خصوصیات۔	〃
وقت کی پابندی۔	〃
تعلیقات وتالیفات۔	۱۲
آپ کے مشہور تلامذہ۔	۱۲
شعروشاعری۔	〃
عادات واخلاق۔	۱۴
استغناء وخودداری۔	〃
زہد وورع۔	〃
سادگی مزاج۔	〃
حلیہ۔	〃
وفات حسرت آیات	〃
ادبی پہیلیاں۔	۱۵
دنیائے ادب کی مشہور ترین کتاب۔ نفحۃ العرب	۱۷
فہرست ماخذ کتاب نفحۃ العرب۔	۱۸
مسامحات حواشی نفحۃ العرب	۲۱
فہرست اسماء رجال جنکے تراجم شرح میں موقع بموقع درج ہیں	۲۳
بعض اصحاب تاریخ کا مختصر تعارف جنکے بارے میں صاحب کتاب نے سکوت یا لاعلمی کا اظہار کیا ہے	۲۵
(۱) شیخ ابوعثمان حیری۔	〃
(۲) احمد بن ابی خالد۔	〃
(۳) حافظ ابن تیمیہ۔	〃
(۴) شوذب خارجی۔	۲۶
(۵) جعفر طیار رضؓ۔	〃
(۶) حرث بن کلدہ۔	〃
(۷) حماد بن زید	〃
(۸) حکیم بن حزام رضؓ	۲۶
(۹) خلیل بن احمد۔	〃
(۱۰) حضرت رویم۔	〃
(۱۱) زیاد (۱۱) ابوالنضر سالم۔	۲۷
(۱۲) ابن دارہ (۱۳) طاشتکین	〃
(۱۳) طویس مغنی۔	〃
(۱۴) علامہ سہیلی۔	۲۸
(۱۵) عبداللہ بن سوا۔	〃
(۱۶) عرجی شاعر۔	〃
(۱۷) عبید بن شریہ۔	〃
(۱۸) عدی بن حاتم۔	۲۹
(۱۹) شیخ ابوحفص عمر حداد۔	〃
(۲۰) علی بن حسین بن واقد۔	〃
(۲۱) کثیر حضرمی۔	〃
(۲۲) محرز مولی ابی ہریرۃ۔	〃
(۲۳) ابن الصائغ۔	۳۰
(۲۴) مختار بن ابی عبید۔	〃
(۲۵) ابوبلال خارجی۔	〃
(۲۶) ابوبرزہ رضؓ۔	〃
(۲۷) ہشام بن عبدالحکم۔	۳۱
(۲۸) ہیثم بن عدی۔	〃
(۲۹) یحییٰ بن مبارک یزیدی	〃
(۳۰) شیخ یوسف بن حسین	۳۲
فہرست اصحاب تاریخ جن کے حالات ہم کو بھی معلوم نہ ہو سکے۔	〃

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیباچہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ اَبۡلَغَ مَا تَفۡتَحُ بِہٖ مَغَارِقُ الۡکُتُبِ ؛ وَاَطۡیَبَ مَا تُورِخُ بِہٖ مَفَارِقُ الۡخُطَبِ ؛ اَحۡسَنُ زِیۡنَۃٍ تَحَلَّتۡ بِہَا وَجَنَاتُ الطُّرُوۡسِ ؛ وَاَحۡسَنُ تَمِیۡمَۃٍ لِنَفَائِسِ النُّفُوۡسِ ؛ حَمۡدُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلٰی نِعَمِہِ الَّتِیۡ لَا یُؤَدِّیۡ شُکۡرُہَا اِلَّا نِعَمُہٗ ؛ وَلَا یُقَارِبُ حُسۡنَ مَوَاقِعِہَا تَبَسُّمُ زَہۡرِ مِنۡ ثَغۡرِ اَکۡمَامِہٖ ؛ وَاَکۡمَلُ مَا وَشَّاہُ الۡبَنَانُ مِنۡ عَزَائِمِ الۡبَیَانِ ؛ وَاَجۡمَلُ مَا اَنۡشَاہُ الۡاِنۡسَانُ مِنۡ دُرَرِ اللِّسَانِ ؛ صَلَوَاتُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلٰی مَنۡ یَقِفُ لِسَانُ الۡقَلَمِ عَنۡ نَشۡرِ صِفَاتِہٖ ؛ وَتَجِفُّ اَفۡوَاہُ الۡمَحَابِرِ عَنۡ حَصۡرِ سِمَاتِہٖ ؛ اَمَّا بَعۡدُ

علوم عربیہ میں علم ادب کا جو مقام ہے وہ علوم دینیہ کے ماسوا کسی علم کو حاصل نہیں اس واسطے کہ فہم کلام الٰہی و احادیث نبوی پر آگہی کا وسیلہ عربی علم ادب ہے۔ جس قدر آدمی علم ادب میں تام ہوگا اتنا ہی وہ وجوہ اعجاز کے ادراک میں بے بہرہ ہوگا۔ حضرت امیر المومنین سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے۔

علیکم بدیوانکم شعر الجاہلیۃ لا تضلوا فان فیہ تفسیر کتابکم ومعانی کلامکم اھ (حاشیہ جمل)

اپنے اوپر جاہلی اشعار لازم کر لو، بھٹکو گے نہیں کیوں کہ اس میں تمہاری کتاب کی تفسیر اور تمہارے کلام کے معانی ہیں۔

قال الشاعر ؎ لِکُلِّ شَیۡءٍ زِیۡنَۃٌ فِی الۡوَرٰی ؛ وَزِیۡنَۃُ الۡمَرۡءِ تَمَامُ الۡاَدَبِ ؛
قَدۡ یُشۡرِفُ الۡمَرۡءُ بِاٰدَابِہٖ ؛ فَیِنَالُ اِنۡ کَانَ وَضِیۡعَ النَّسَبِ ؛

ادب عربی کے ابتدائی اور متوسط درجہ کے لئے "نفحۃ العرب" مؤلفہ ادیب کامل حضرت مولانا محمد اعزاز علی صاحب مرحوم کے حسن انتخاب کا بہترین مجموعہ ہے جس میں ادبی محاسن کے ساتھ ساتھ اخلاقی، اصلاحی اور تاریخی حیثیت کا بھی لحاظ رکھا گیا ہے۔ سیرت نبویہ، تاریخ صحابہؓ، عشرہ مبشرہ وغیرہ کے مبارک عنوانات ادبی قابلیت پیدا کرنے کے ساتھ پاکیزہ اخلاق بلند معیار فضائل اور اسلامی مذہبی جذبات کے محرک ہیں جس سے اسلامی روایات کی عظمت مسلمانوں کے کارنامے ابتدائے ہی پڑھنے والوں کے ذہن نشین ہو جاتے ہیں۔ آج کے علمی انحطاطی دور میں علوم عربیہ کے ساتھ جو اعتنا ہے اس کا عالم یہ ہے کہ عربی کتاب ہاتھ میں آتے ہے پیشتر ہی اُردو حواشی و شروحات کا تصور قائم ہو جاتا ہے اور میزان پڑھنے والا بھی اُردو شرح کا متلاشی رہتا ہے اسلئے ضرورت تھی اس بات کی کہ کتاب مذکور کی اُردو میں ایسی شرح کی جائے جس میں ادبی ضروریات کو ملحوظ رکھتے ہوئے کتاب کا مفید حل ہو میں علمی ماحول کا ایک حقیر فرد ہوں جس کا مطالعہ نہایت محدود بالخصوص عربی ادب سے بالکل نہی مایہ ہے لیکن مجھے تو نہایت قوم کی علمی ترقیات سے طبعی لگاؤ ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ میرے ہونہار عزیز طلباء آسمان علم و فضل پر مہر تاباں بنکر نمودار ہوں۔ نیل الامانی شرح اُردو مختصر المعانی اور پیش نظر علمی کاوش میرے اسی احساس کا نمونہ ہے۔ واللہ الموفق۔

(محمد حنیف گنگوہی)

؎ مخلوق میں ہر چیز کے لئے ایک زینت ہے اور آدمی کی زینت کمال ادب ہے آدمی اپنے آداب کے سبب ہمارے درمیان ذی شرف ہو جاتا ہے اگرچہ معمولی نسب والا ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

ادب کی تاریخی، لغوی، اصطلاحی ماہیت

عربی ادب کا اجمالی تصور ادب اظہار کا ایک ڈھنگ ہے جو ادیب کے احساس کی نمائندگی بھی کرتا ہے اور حسن، لطافت اور رنگینی کو اثر اندازی کی طاقت بھی دیتا ہے۔ ادب نفس انسانی میں شائستگی، افکار و خیالات میں روشنی، احساسات میں نزاکت، زبان میں سلاست اور زور پیدا کرتا ہے۔ ادب کا اطلاق ان تصانیف پر بھی ہوتا ہے جو کسی علمی یا ادبی تحقیق کا نتیجہ ہوں اور ان کتابوں پر بھی جو فکر و فن میں باہمی تأثر اور انشاء و اسلوب نگارش کی بہترین مثال تصور کی جاتی ہیں۔

عربی ادب کی تاریخ ادب کی ابتدائی تاریخ اور آغاز کے بارے میں کوئی نص صریح یا برہان قاطع ایسی نہیں ہے جو اس کے کسی تاریخی حیثیت سے بحث کرے۔ یہ ایک ایسی خبر ہے جس کی مبتدا کا سراغ نہیں قدماء سامی زبانوں میں نہ عربوں کی جاہلی شاعری میں۔ البتہ عہد جاہلی کی تاریخوں میں کچھ اقوال ایسے ملتے ہیں، جن کے مطالعہ سے اس سلسلہ میں مدد ملتی ہے مثلاً شاہ حیرہ نعمان بن منذر نے کسریٰ کے نام ایک خط میں تحریر کیا تھا

وَقَدْ اَوْفَدْتُ اِلَیْهَا اَیُّهَا الْمَلِكُ رَهْطًا مِنَ الْعَرَبِ لَهُمْ فَضْلٌ فِی اَحْسَابِهِمْ وَكَرَمٌ فِی اَنْسَابِهِمْ وَقَدْ اَتَاكَ وَفْدُهُمْ وَقَدْ اَكْرَمْتُهُمْ وَاَعْظَمْتُ قِرَاهُمْ وَاَحْبَبْتُ اَنْ یَّكُوْنَ اَوَّلُ مَا یَسْمَعُ النَّاسُ مِنْ جُوْدِكَ وَكَرَمِكَ اِكْرَامُ وَفْدِكَ وَاَنْ یَّكُوْنَ اَوَّلُ مَا یَرَوْنَ مِنْ عَفْوِكَ وَحِلْمِكَ تَجَاوُزُكَ عَنْ ذَنْبِ صَاحِبِهِمْ وَشَاعِرِهِمْ

اے بادشاہ! میں عرب کے ایک گروہ کو آپ کے پاس وفد بنا کر بھیجا ہے جو حسب و نسب میں فضیلت رکھتے ہیں یہ لوگ دانشور اور صاحب اخلاق و آداب ہیں۔

اسی طرح علقمہ بن علاثہ نے کسریٰ کے سامنے کہا تھا:

فَلَیْسَ مَنْ عَمَّرَكَ مِنَّا بِاَفْضَلَ مِمَّنْ عَرَّبَ عَنْكَ بَلْ اُوْتِیَتْ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ وَخَلَتْ مِنْهُمْ مَا لَمْ تَخْلُ مِنَّا لَوْ جَدَّتْ لَدَیْكَ اٰبَاءُهُمْ اَنْدَادًا وَاَكْفَاءً لَهُمْ اِلَی الْفَضْلِ مَنْسُوْبٌ وَبِالشَّرَفِ وَالسُّؤْدُدِ مَوْصُوْفٌ وَبِالرَّاْیِ فِی الْفَضَائِلِ وَالْاَدَبِ مَعْرُوْفٌ

ہم جو لوگ آپ کے پاس آئے ان کو ان لوگوں پر فضیلت حاصل نہیں ہے، جو نہیں آئے۔ اگر آپ ان کا باہم موازنہ کریں اور جتنا ہم کو ان کے بارے میں علم ہے، اتنا آپ بھی جان لیں تو آپ ان کو ہمارے ہمسر اہم مرتبہ پائیں گے وہ صاحب فضل شرف ہیں ان میں سیادت ہے اور وہ اصابت رائے سے موصوف اور ادب سے آراستہ ہیں

ان اقوال سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ لفظ ادب عرب نژاد ہے دخیل نہیں ہے۔

بعض محققین (جرجی زیدان اور زیات وغیرہما) کا خیال ہے کہ یہ لفظ عربی اور دوسری سامی زبانوں میں کنعانیوں کی زبان آیا ہے جو قدیم زمانہ میں جنوبی عراق میں آباد تھے۔ ان سے حملہ آوروں (سامیوں) نے اس لفظ کو اڑا لیا۔ کنعانیوں کے یہاں اس لفظ کے معنی انسان تھے۔ سامی زبانوں میں یہ لفظ ادب سے اُدم اور ادم سے آدم ہو گیا۔ لیکن عربوں نے اس لفظ کو اپنی اصل حالت میں محفوظ رکھا۔ انہوں نے اس لفظ کو آدمیت یا انسانیت کے معنی میں استعمال کیا اور لازم بول کر ملزوم مراد لیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اقوال صحابہ سے عربی زبان میں لفظ ادب کے وجود کی تائید ہوتی ہے۔ مشہور حدیث ہے:

اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ فَاَحْسَنَ تَاْدِیْبِیْ — میرے پروردگار نے میری تربیت کی اور خوبی سے کی

حضرت عبداللہ بن مسعود کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَاْدُبَةُ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ فَتَعَلَّمُوْا مِنْ مَاْدُبَتِهٖ — بیشک قرآن اس دنیا میں ایک خوان الٰہی ہے پس اس سے تم لوگ استفادہ کرو

ان احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ یہ لفظ عہد رسالت، عہد صحابہ اور خود ایام جاہلیت میں جانا پہچانا تھا۔

پہلی صدی ہجری لفظ ادب کی اصل تاریخ بنی امیہ سے شروع ہوتی ہے۔ انہی کے زمانے میں یہ لفظ رائج اور شائع ہوا۔ اسی زمانہ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس لفظ کا استعمال سب سے پہلے تعلیم و تربیت کے معنے میں ہوا۔ عہد بنی امیہ میں اساتذہ کی ایک ایسی جماعت تھی جو امرا کے لڑکوں کو تعلیم و تربیت دینے پر مامور تھی۔ اس جماعت اور اشعار کے راویوں اور تاریخی واقعات بیان کرنے والوں کو "مؤدب" کہا جاتا تھا۔ اس جماعت "مؤدبین" میں سے چند کے نام یہ ہیں۔

(۱) ابو عبدالجہنی (۲) عامر الشعبی۔ دونوں خلیفہ عبدالملک بن مروان کے لڑکوں کو تعلیم دیتے تھے۔

(۳) صالح بن کیسان: خلیفہ عمر بن عبدالعزیز کے لڑکوں کا مؤدب تھا۔

(۴) جعد بن درہم: خلیفہ مروان بن محمد کا مؤدب تھا۔

اس دور کی تحریروں میں جا بجا لفظ ادب کا تذکرہ ملتا ہے۔ زیاد بن ابیہ اپنے خطبہ "البتراء" میں کہتا ہے

فَادْعُوا اللّٰهَ بِالصَّلَاحِ لِاَئِمَّتِكُمْ فَاِنَّهُمْ تُقِيمُ وَلَاتُكُمْ وَهُمْ مُؤَدِّبُونَكُمْ اَمَّا وَاللّٰهِ لَاُؤَدِّبَنَّكُمْ غَيْرَ هٰذَا الْاَدَبِ اَوْ لَتَسْتَقِيمُنَّ

تم خدا سے اپنے آئمہ کے لئے صلاحیت اور بہتری کی دعا کرو، کیونکہ وہ تمہارا انتظام کرنے والے اور سکھانے والے ہیں، بخدا تم کو اس طرز ادب کے سوا ادب سکھاؤں گا۔ ورنہ تم اپنی روش درست کر لو۔

کسی فارسی شاعر نے لفظ ادب کو اپنے شعر میں اس طرح استعمال کیا ہے

كَفَاكَ اَدَّبْتُ حَتّٰى صِرْتُ مِنْ خُلُقِيْ ۞ اِنِّيْ وَجَدْتُ مَلَاكَ الشِّيْمَةِ الْاَدَبَا

میری تہذیب و تربیت اس طرح کی گئی ہے کہ ادب میری سرشت بن گئی ہے اور میں نے اپنی خصلت کا مدار ادب کو بنا لیا ہے۔ بنی امیہ کے زمانہ میں اس لفظ کا اطلاق اس قسم کے علوم پر ہوتا تھا جن کا مذہب اور دینیات سے کوئی تعلق نہ ہو۔ جیسے شاعری، کہانی، انساب، ایام عرب اخبار و احوال، شرافت اور حسن و اخلاق بھی اس سے مراد لئے جاتے تھے۔ پھر جب لغت مدون ہوا تو وہ بھی ادب میں شامل ہو گیا۔

صاحب لسان العرب نے مادۂ ادب سے بحث کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ادب دو ہی چیزوں کا نام ہے، ایک تہذیب نفسی اور دوسرے تعلیم شعر و نثر۔ پہلی صدی ہجری سے اب تک مادۂ ادب انہی دو معنوں پر دلالت کرتا رہا ہے۔

بنی امیہ کے عہد سے ہی ادیب یا مؤدب، شاعر اور نثر نگار کے درمیان فرق قائم ہوا، جس شخص پر ادب اور اس کی تعلیم کا غلبہ ہوتا تھا اس کو ادیب کہتے تھے اور جس کا رجحان شاعری کی طرف ہوتا تھا وہ شاعر کہلاتا تھا۔

دوسری صدی ہجری دوسری صدی ہجری کے نصف اول میں جب عربی علوم، لغت، نحو، صرف کا نشو و نما ہوا تو ان ناموں نے اصطلاحی شکل اختیار کر لی اور یہ علوم "ادب تعلیمی" میں داخل ہو گئے۔ ادب تعلیمی کا مفہوم وسیع ہو گیا۔ لفظ ادب کا اطلاق نثر و نظم، انساب، اخبار، لغت، نحو، صرف اور نقد پر ہونے لگا۔ لیکن یہ حالت زیادہ دنوں قائم نہ رہ سکی۔

تیسری صدی ہجری تیسری صدی ہجری میں ادب پھر اپنے اسی مفہوم کی طرف پلٹا جو پہلی صدی ہجری میں تھا، یعنی ادب فنی اور تہذیب نفس کے معنی دینے لگا، اس تعریف میں شعر و نثر اور ان سے متعلقہ علوم اخبار، انساب، ایام عرب اور احکام نقد داخل ہیں، البتہ اس میں فنی نثر اور ادبی تنقید کا اضافہ ہو گیا۔

اس صدی میں با قاعدہ ادب تصنیف ہوا۔ جاحظ (متوفی ۲۵۵ھ) کی "البیان والتبیین" ابن قتیبہ (متوفی ۲۷۶ھ) کی "الشعر والشعراء" اور "کامل" للمبرد (متوفی ۲۸۵ھ) جو عربی ادبیات میں امہات الکتب تسلیم کی جاتی ہیں اسی زمانہ میں لکھی گئیں۔ اس صدی میں لفظ ادب کے تہذیب نفس والے معنی میں وسعت پیدا ہوئی اور اس موضوع پر کچھ کتابیں بھی تصنیف کی گئیں۔ ابوالعباس سرخسی (متوفی ۲۸۶ھ) کی "ادب النفس"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتاب جمہرۃ اشعار العرب (متوفی ۱۷۰ھ) کی آداب الندیم، صحیح بخاری (متوفی ۲۵۶ھ) کا باب الادب، حماسہ ابی تمام (متوفی ۲۳۱ھ) کا باب الادب اس سلسلہ کی اہم کتابیں اور اجزاء ہیں۔

چوتھی صدی ہجری چوتھی صدی میں لغت، نحو اور صرف ادب سے الگ ہو گئے، نقد بلاغت اور بدیع ادب میں شامل ہو گئے، شعر ادب میں تنقید کی اور فنی زاویہ نگاہ سے بحثیں ہوئیں۔ بحتری ابو تمام کے ادبی معرکوں اور بعد میں متنبی کے مخالفین اور موافقین کے مباحث نے فن نقد کا فائدہ پہنچایا۔ آمدی (متوفی ۳۷۱ھ) نے اپنے موازنہ بین الطائیین اور ابوالحسن جرجانی (متوفی ۳۹۲ھ) نے "الوساطۃ بین المتنبی وخصومہ" انہی واقعات سے متاثر ہو کر تصنیف کیں۔ اس طرح تنقید نے مستقل فن کی حیثیت اختیار کرنا شروع کی اور اس کا شمار علیحدہ ایک عام اور ادبی فن میں ہونے لگا۔

اس صدی میں جن کتابوں نے فن نقد کو فروغ دیا اور اساس کو مستقل ایک فن کا درجہ دیا ان میں قدامہ بن جعفر (متوفی ۳۱۰ھ) کی "نقد الشعر" اور "نقد النثر" کے نام سر فہرست ہیں۔ قدامہ نے سب سے پہلے عربی نقد کے اصول استخراج کئے۔ ان کے بعد ابو ہلال العسکری (متوفی ۳۹۵ھ) نے "الصناعتین" میں انہی کے نقش قدم کی پیروی۔ ابوالفرج الاصبہانی (متوفی ۳۵۶ھ) کی الاغانی اور ابن عبد ربہ (متوفی ۳۲۸ھ) کی "العقد الفرید" کے نام بھی اس سلسلہ میں قابل ذکر ہیں۔

پانچویں صدی ہجری پانچویں صدی ہجری کے اختتام تک اہم ادبی علوم نے مستقل علوم کی حیثیت اختیار کر لی۔ شاید اسی وجہ سے زیات نے لکھا ہے کہ عہد اخوان الصفاء کے بعد لفظ ادب کا اطلاق فنون صنعت و حرفت اور تمام غیر شرعی علوم پر نہیں رہا۔ لیکن عربی زبان کے علوم جیسے معانی، بیان، صرف، نحو اس کے دائرہ میں داخل رہے، ادبی علوم سے مراد کیا ہے؟ وہ کون سے علوم ہیں جو ادب کی تعریف میں شامل ہیں اس بارے میں علماء کا سخت اختلاف ہے۔ انباری نے علم ادب کی آٹھ قسمیں ذکر کی ہیں۔ زمخشری و جرجانی کے نزدیک علم بارہ ہیں۔ آٹھ اصول (لغت، صرف، اشتقاق، نحو، معانی، بیان، عروض، قافیہ) اور چار فروع (رسم الخط، قرض الشعر، انشاء نثر، محاضرات) سکاکی (متوفی ۶۲۶ھ) نے "مفتاح العلوم" یاقوت حموی (متوفی ۶۲۶ھ) نے معجم الادباء اور شریف جرجانی (متوفی ۸۱۶ھ) نے مقدمہ شرح المفتاح میں ان ادبی علوم سے بحث کی ہے۔

ادب کی لغوی تحقیق لسان العرب میں ادب کے لغوی معنی دعوت (بلانا) ہے۔ وہ کھانا جس کی طرف لوگوں کو بلایا جاتا ہے، اس کو "مدعاۃ" اور "مادبۃ" کہتے ہیں وہ لٹریچر جس سے ادیب متأدب ہوتا ہے اسکو ادب اس لئے کہتے ہیں کہ وہ لوگوں کو اچھائیوں کی طرف بلاتا ہے اور برائیوں سے روکتا ہے۔ "المحیط" میں الادب (متحرک الاوسط) کے معنی لطافت طبع اور خوش اطواری کے ہیں۔ ادب، علم سیکھا، تادب تعلم، ادیب، سیکھا، الادب (بسکون العین) کے معنے تعجب کے ہیں، جیسا کہ الادبۃ (بالضم) کے معنے تعجب اور پسندیدگی کے ہیں اور "ادب البحر" کے کنے پانی کی زیادتی ہے۔

ادب کی اصطلاحی تعریف ادب اصطلاحی وہ علم ہے جس کی نگہداشت حدود اور رعایت کرنے سے کلام کی لفظی و کتابی غلطیوں سے بچ سکیں، لفظ یا کتابت کی اغلاط سے جو عربی زبان میں محاورہ کی حیثیت سے واقع ہوتی ہے اس سے حفظ و نگہداشت اس علم کے ذریعے سے کی جاتی ہے یا وہ لوگوں کو مہذب اور شائستہ بناتا ہے اور ناشائستہ باتوں سے روکتا ہے اس لئے اس علم کا نام ادب رکھا گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علم ادب کا موضوع ہر علم کا ایک موضوع ہر تا ہے، جس میں اس کے عوارض ذاتیہ کے سلب و ثبوت سے بحث کی جاتی ہے، جیسے طب کا موضوع جسم انسانی ہے، اسی حیثیت سے کہ امراض جسم انسانی کو لاحق ہوتی ہیں اور علاج کے ذریعہ ان کا تدارک کیا جاتا ہے۔ اسی طرح نحو کا موضوع کلمہ ہے۔ علم نحو کلمے کے ان عوارض و احوال سے بحث کرتا ہے جو اس کے معرب و مبنی ہونے کی حیثیت سے پیش آتے ہیں لیکن ظاہر ہے کہ موضوع اسی علم کا متعین ہو سکتا ہے، جس کی تمام قسموں کے موضوعات باوجود تباین صنفی یا نوعی کے کسی ایک جنس قریب یا اعم مطلق کے تحت میں داخل ہوں اور جس علم کی تمام قسموں کے موضوعات کسی ایک جنس قریب یا اعم مطلق کے تحت میں داخل نہ ہوں، اس کے لئے کوئی موضوع متعین نہیں کیا جا سکتا۔ علم ادب بھی ایسا ہی ہے کہ اس کے اقسام کے موضوعات کسی ایک جنس کے تحت میں داخل نہیں اس لئے محققین نے کہا ہے کہ اس علم کا کوئی موضوع نہیں ہے۔ ابن خلدون نے ادب کے موضوع سے انکار کرتے ہوئے لکھا ہے،

ہذا العلم لا موضوع لہ ینظر فی اثبات عوارضہ و نفیہا۔ علم ادب کا کوئی موضوع نہیں جس کے احوال سے اثبات و نفی میں بحث کی جائے۔ اسی کو صاحب کتاب ادیب کامل حضرت مولانا محمد اعزاز علی صاحب مرحوم نے حق قرار دیا ہے۔

بعض حضرات نے کہا ہے کہ اس کا موضوع طبیعت یا فطرت ہے۔ طبیعت یا فطرت سے مراد واردات (داخلیت) اور تاثرات (خارجیت) ہیں جس سے انسان اس مادی دنیا میں متصادم ہوتا ہے۔ انسان خارجی حقائق کا مظہر ہے اور طبیعت داخلی کیفیات کی۔ ان پر تنقید و تبصرہ فطرت انسانی کا تقاضہ ہے۔ داخلی یا خارجی عوامل کی ترجمانی کا نام طبیعت یا فطرت ہے، یہی ادب کا موضوع ہے۔

غایت علم ادب مافی الضمیر کو پورے طور سے نہایت دلچسپ اور مؤثر پیرایہ سے دوسرے کے ذہن نشین کر دینا علم ادب کی غایت ہے لیکن خصوصیت کے ساتھ عربی ادب کا یہ بھی فائدہ ہے کہ قرآن و حدیث کو اس کے اعجاز لفظی و معنوی سے کامل طور متاثر ہو کر ان کے مضامین کو سمجھنا اور سمجھانا۔

تذکرۃ الاعزاز

نام و نسب اور آبائی وطن محمد اعزاز علی نام اور لقب اعزاز العلماء ہے۔ نسب نامہ یہ ہے۔ اعزاز علی بن محمد مرزوج علی بن حسن علی بن خیر اللہ الخ۔ آبائی وطن مراد آباد کے مضافات میں ایک مشہور قصبہ امروہہ ہے۔ آپ قبیلہ کمبوہ سے ہیں جو ہندوستان کا ایک مشہور قبیلہ ہے۔ آپ کے آبا و اجداد شاہی لشکر میں بلند مناصب اور اونچے عہدوں پر فائز تھے۔ آپ کی پیدائش ہندوستان کے مشہور شہر بدایوں میں ۱۲۸۲ھ میں بعد مغرب شمس کے وقت ہوئی اور نانا جان نے "اعزاز علی" نام تجویز کیا۔

تحصیل علوم ابتداء میں آپ نے قطب الدین نامی شخص کے پاس قرآن شریف کے دو ثلث ناظرہ پڑھے۔ اس کے بعد حافظ شرف الدین کی نگرانی میں تمام کلام اللہ حفظ کیا اور اردو کی معمولی سی تعلیم کے بعد فارسی کی تعلیم اپنے والد مرحوم سے پائی۔ اس کے بعد مقام قنوج کے مشہور مدرسہ نگینہ فیض میں مولانا مقصود علی خان صاحب صدر مدرس مدرسہ کے پاس عربی درس نظامی کی ابتدائی کتابیں سرح ملا جامی تک پڑھیں۔ پھر شاہجہان کی مشہور دینی درسگاہ "عین العلم" میں داخلہ لیا جو مولانا عبدالحق صاحب کا قائم کیا ہوا تھا۔ یہاں آپ نے حضرت مولانا قاری بشیر احمد صاحب سے درس نظامی کی اکثر کتابوں کے علاوہ ملا جامی اور کنز الدقائق اور حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب سے فارسی کی بعض کتب کے علاوہ فقہ کی مشہور کتاب شرح وقایہ پڑھی۔

دار العلوم دیوبند میں عین العلم میں درس نظامی کی جب متوسط درجہ کی کتابوں سے فارغ ہو کے تو مولانا بشیر احمد اور مفتی کفایت اللہ صاحب

لہ، معارف جلد ۹۶ از مقالہ مولانا وقار احمد صاحب رضوی (بحذف و زیادۃ و تلخیص)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے اصرار پر ہندوستان کی مرکزی درسگاہ دارالعلوم دیوبند پہنچ کر امتحان دانشمندی میں کامیابی سے فارغ ہونے کے بعد مولانا حافظ احمد صاحب مہتمم دارالعلوم سے ہدایہ اولین اور دارالعلوم کے مشہور محقق و فلسفی حضرت مولانا محمد سہول صاحب بھاگلپوری سے میر قطبی اور اس کے علاوہ دوسرے اساتذہ سے بعض کتابیں شروع کیں دارالعلوم میں آئے ہوئے ابھی ایک سال کا عرصہ بھی نہ گذرا تھا کہ مولانا نے اپنی ہمیشہ سے جو اس وقت میرٹھ میں تھیں ملاقات کے خیال سے میرٹھ کا سفر کیا۔ یہاں مولانا عاشق الٰہی صاحب میرٹھی مہاجر مدنی سے ملے اور ایک دو سال میرٹھ مدرسہ میں تعلیم حاصل کرتے رہے۔ اس کے بعد دورہ حدیث شریف کی شرکت کے لئے دیوبند چلے جانا۔ مولانا میرٹھی صاحب سے خصوصی تعلق اور گہرے مراسم کی وجہ سے آپ نے عارضی طور پر دیوبند کا قیام ترک کیا اور میرٹھ کی مشہور درسگاہ "مدرسہ قومی" میرٹھ میں داخلہ کرایا۔ یہاں آپ نے مولانا عاشق الٰہی صاحب سے اصول و عروض کی بعض کتابیں اور مولانا عبدالرحمن صاحب دیوبندی صدر مدرس مدرسہ سے عقائد، منطق اور فلسفہ کی اکثر و بیشتر کتابیں پڑھنے کے علاوہ صحاح ستہ میں بخاری شریف کے علاوہ سب کتابیں ختم کیں۔ اس مدت تک تکمیل کر چکنے کے بعد مولانا عاشق الٰہی صاحب کی اجازت سے دیوبند میں دوبارہ حاضری ہوئی اور حضرت مولانا شیخ الہند صاحب سے صحیح بخاری، جامع ترمذی، سنن ابی داؤد کے علاوہ ہدایہ اخیرین، بیضاوی اور توضیح و تلویح پڑھی۔ اس کے علاوہ فنون کی بعض کتابیں دارالعلوم کے معقولی استاد مولانا غلام رسول خانصاحب ہزاروی سے اور فقہی تدریس کا کام حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمان صاحب سے سیکھا اور ادب کی اکثر کتابوں کی تعلیم مولانا معزالدین صاحب سے حاصل کی۔

بھاگلپور میں درس و تدریس دارالعلوم سے فراغت کے بعد حضرت شیخ الہند صاحب نے مولانا کی صلاحیتوں کو پرکھ کر مدرسہ نعمانیہ واقع پورینی مضافات بھاگلپور میں تدریس کا حکم فرمایا۔ آپ وہاں پہنچے اور مخلصانہ جد و جہد، مسلسل سعی و کوشش کی وجہ سے اس غیر آباد و نامانوس علاقہ میں قال اللہ و قال الرسول کا غلغلہ کچھ اس طرح بلند ہوا کہ طلباء کی ایک بڑی جماعت بہار اور اس کے قرب و جوار کے دوسرے علاقوں سے ہوق در ہوق نعمانیہ مدرسہ میں پہنچنے لگی۔ مدرسہ کی تعلیم آپ کی وجہ سے نہایت ٹھوس ہونے لگی اور یہاں سے فارغ طلباء ذی استعداد ہونے کی بنا پر امتیازی نظروں سے دیکھے جانے لگے۔

مدرسہ نعمانیہ سے ترک تعلق اور افضل المدارس شاہجہانپور میں مدرسی اسی دوران میں مدرسہ مذکور کا آخری جلسہ ہوا جس میں علماء دیوبند کے علاوہ پورینی کے بعض شدید سنی عوام کے اصرار پر بعض بریلوی علماء کو بھی شریک کیا گیا۔ جلسہ شروع ہوا تو سوچی سمجھی اسکیم کے مطابق اختلافی مسائل کو چھیڑ کر مناظرہ کی خطرناک صورت پیدا کر دی گئی اور اس قدر ہیجان برپا کیا گیا کہ صورت حال زیادہ سے زیادہ خراب ہوتی چلی گئی حتیٰ کہ اصلاح کی کوشش بھی کامیاب نہ ہوتی تھی، اس لئے آپ مدرسہ نعمانیہ سے مستعفی ہو کر شاہجہانپور واپس آ گئے اور یہاں والد صاحب کے اصرار پر مدرسہ افضل المدارس سے اپنا تدریسی سلسلہ قائم کر لیا۔

اس مدرسہ کا نہ کوئی وقف تھا اور نہ عام چندہ صرف ایک با ہمت شخص کی توجہ سے چل رہا تھا۔ کچھ عرصہ کے بعد ان صاحب کا انتقال ہو گیا اور مدرسہ کی حالت دگرگوں ہو گئی اور اس عرصہ میں کئی ماہ ایسے گزرے کہ مولانا اپنی قلیل تنخواہ بھی نہ لے سکے اور بسا اوقات حالات کی ناسازگاری کے باوجود کام کرتے رہے اور بالآخر سخت مجبور ہو کر مولانا نے مدرسہ سے سبکدوشی اختیار کر لی۔ اسی مدرسہ میں مولانا کی مدت تدریس تین سال ہے

بحیثیت مدرس دارالعلوم دیوبند میں افضل المدارس سے علیحدگی کے بعد مشفق استاد حضرت مولانا محمد سہول صاحب بھاگلپوری کی سعی و کوشش سے ۱۳۳۶ھ کے اوائل میں دارالعلوم دیوبند کی منتظمہ کمیٹی نے مولانا کا تقرر پچیس روپے کے مشاہرہ پر کر دیا۔ ابھی آپ شاہجہانپور ہی تھے کہ اہتمام دارالعلوم کی جانب سے تقرر کا اطلاع نامہ مولانا کو پہنچا۔ آپ نے دارالعلوم کی تدریس کو دین کی نہایت اہم خدمت تصور کر کے دیوبند آنے کا ارادہ فرمایا۔ آپ تشریف لائے اور دارالعلوم کے ابتدائی مدرس مقرر کئے گئے، اور علم الصیغہ، مفید الطالبین، نور الایضاح وغیرہ کتابیں تدریس کے لئے دی گئیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ریاست حیدرآباد میں آپ دارالعلوم میں بسلسلہ تدریس مشغول رہے، شب و روز کی جد وجہد اور بعض اکابر اساتذہ کی توجہ سے مولانا کا شمار دارالعلوم کے ممتاز اساتذہ میں ہونے لگا۔ علمی استعداد پر اعتماد کرتے ہوئے مجلس علیہ نے درمیانی درجہ کی کتابیں بھی تدریس کے لئے آپ کے سپرد کیں۔ اسی دوران میں ریاست حیدرآباد کی جانب سے مولانا حافظ احمد صاحب کو ریاست کا مفتی اعظم بنا کر بلایا گیا۔ چونکہ حافظ صاحب اپنی ضعیف العمری کی وجہ سے امور متعلقہ کے انجام دینے سے معذور تھے، اس لئے حافظ صاحب نے آپ کو اپنے ہمراہ جانے کے لئے فرمایا اور تقریباً نو سال دارالعلوم میں تدریس کے بعد ۱۳۳۹ھ میں آپ کو دارالعلوم چھوڑنا پڑا۔

آپ کو حیدرآباد میں خدمات انجام دیتے ہوئے ابھی ایک ہی سال کا عرصہ ہوا تھا کہ ۱۳۴۰ھ میں مولانا حافظ احمد صاحب کو جب کہ وہ حیدرآباد سے دیوبند کا سفر کر رہے تھے، جان جان آفریں کے سپرد کر دینا پڑی۔ ادھر دارالعلوم کے شیخ الحدیث مفتی عزیز الرحمان صاحب کی علیحدگی کی وجہ سے کسی مناسب آدمی کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اس پر ۱۳۴۰ھ کی مجلس شوریٰ و انتظامی کمیٹی میں مولانا حبیب الرحمان عثمانی نے اس خدمت کے لئے آپ کا نام پیش کیا اور کمیٹی کے ہر رکن نے اس تجویز سے اتفاق کیا اور حیدرآباد میں مولانا کو اس تقرری کی اطلاع کر دی گئی۔ آپ ۱۳۴۰ھ میں حیدرآباد سے دیوبند تشریف لائے اور تا دم آخر دارالعلوم میں خدمات انجام دیتے رہے۔

درسی خصوصیات آج دینائے علم میں ایسے فاضل اساتذہ موجود ہیں جو ہر فن کی آخری کتاب منتہی طلبا کو پڑھا دیں۔ لیکن یہ نسبت مشکل ہے کہ وہ مبتدی طلبا کو ابتدائی اسباق پڑھائیں اور ان کی استعداد کے مطابق حق ادا کر سکیں۔ حضرت مولانا کی یہ نمایاں خصوصیت تھی کہ آپ جس وقت دیوان متنبی، حماسہ، بیضاوی، ہدایہ اخیرین، ابوداؤد شریف وغیرہ کا درس دیتے ہوتے تھے۔ انہی ایام میں آپ کے یہاں میزان الصرف، منشعب، ملا جامی، نفحۃ العرب، مفید الطالبین، منتقی الاکبر کا درس بھی ہوتا تھا۔

جس طرح حضرت شاہ انور صاحبؒ نے درس حدیث میں اپنے تبحر علمی، وسعت مطالعہ، خداداد ذہانت، ممتاز قوت حافظہ کی وجہ سے ایک ایسی نمایاں خصوصیت پیدا کی کہ دارالعلوم کی سابقہ تاریخ اس سے قطعاً خالی تھی۔ اسی طرح حضرت مولانا نے ادب کی کتابوں کے پڑھانے میں بیان لغت، ترکیب نحوی، علم صرف، علم معانی و علم بیان کا ایسا کامیاب اضافہ فرمایا جو پہلے کسی کے درس میں نہ تھا۔ لوگ آپ کو شیخ الادب کہتے ہیں لیکن آپ بنا بر مناسبت طبعی فن فقہ پر جس حد تک قابو یافتہ تھے، اس کی نظیر مشکل سے ملے گی۔ مسائل فقہ میں ایسی موشگافیاں کرتے تھے کہ عقل حیران رہ جاتی تھی۔ ہدایہ اخیرین جو علم فقہ میں چوٹی کی کتاب ہے حضرت مولانا اس کا درس تقریباً چالیس سال تک نہایت کامیابی کے ساتھ اس طرح دیتے رہے کہ مسئلہ کو مسئلہ کی طرح سمجھا کر بھلا مشکل کو دفع کرتے ہوئے فن کی گہری باتیں بھی ساتھ ساتھ کرتے چلتے تھے۔ مشکوٰۃ شریف کے درس میں مطالعات کی تشریح، مسائل کی تفصیل، فقہی عبارتوں کی تنقیح آپ کی امتیازی خصوصیت تھی۔ حدیث کی اہم کتاب ابوداؤد شریف کے درس میں سیاق روایت کے اعتبار سے حدیث کا کوئی گوشہ تشنہ نہیں رہتا تھا۔ سند کے جھگڑے، ابوداؤد کی اپنی تحقیق اور دیگر ائمہ کے اقوال متعلقہ سے اس طرح حل ہوتے تھے کہ عام طلباء ان کو سہل اور عام فہم سمجھ لیتے تھے۔ حضرت شاہ صاحبؒ کے زمانے سے آپ کے یہاں شمائل ترمذی ہوتی تھی جس میں حدیثی نکات کے ساتھ جمل لغت، ترکیب نحوی، با محاورہ ترجمہ، تدافع حدیث علی وجہ الاتم ہوتا تھا۔

وقت کی پابندی وقت کی پابندی جو درس کے لئے اور طلباء و علم کے لئے ایک ضروری امر ہے مولانا کا طغرائے امتیاز ہے۔ سردی ہو یا گرمی جاڑہ ہو یا موسم برسات، بیماری ہو یا تندرستی، شادی ہو یا غم، بہر حال مولانا کا یہ اصول تھا کہ سبق ہونا چاہئے۔ کمرہ میں گھڑی موجود تھی۔ وقت سے کم از کم دس منٹ قبل بنڈل میں کتاب دبائی، کمرہ کو مقفل کیا اور گھنٹہ بجانے والا ابھی گھنٹہ بجانے سے فارغ بھی نہیں ہوا کہ آپ درسگاہ پہنچ گئے اور سبق شروع ہو گیا۔ ادھر گھنٹہ بجا اور مولانا کی کتاب بند ہو گئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعلیقات و تالیفات دنیائے علم پر آپ کا مزید ارگراں قدر احسان یہ ہے کہ آپ نے درس نظامی کی ادق اور اصعب کتابوں کے بڑی کاوش و تحقیق کے بعد حواشی لکھے اور اپنے طویل تدریسی تجربہ کی بناء پر ہر حیثیت سے ان کو سہل اور عام فہم کر دیا جن کی فہرست درج ذیل ہے۔

حاشیہ نور الایضاح فارسی، حاشیہ نور الایضاح عربی۔ حاشیہ دیوان حماسہ، حاشیہ کنز الدقائق۔ حاشیہ دیوان متنبی عربی اردو، ترجمہ دیوان متنبی۔ حاشیہ شرح نقایہ۔ حاشیہ مفید الطالبین (مختصر و مطول)، نفحۃ العرب، حاشیہ نفحۃ العرب۔

آپ کے مشہور تلامذہ مولانا کے تلامذہ کی تعداد پانچ چھ ہزار سے کم نہیں ہے۔ جنکی تفصیل اس مختصر مقدمہ میں ناممکن ہے۔ چند مخصوص اور ممتاز شاگردوں کے نام یہ ہیں۔

مولانا حفظ الرحمن صاحب سیوہاروی، مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی۔ مولانا عتیق الرحمن صاحب عثمانی۔ مولانا محمد میاں صاحب۔ ڈاکٹر مصطفےٰ حسن صاحب کاکوری، مفتی محمود حسن صاحب نانوتوی، مولانا منظور احمد صاحب نعمانی، مولانا سعید احمد صاحب اکبرآبادی۔ مولانا نسیم احمد صاحب فریدی، قاضی زین العابدین صاحب سجاد میرٹھی، حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند، مولانا فخر الدین صاحب مدرس دار العلوم دیوبند، مولانا معراج الحق صاحب مدرس دار العلوم دیوبند، مولانا عبد الاحد صاحب مدرس دار العلوم، مولوی سید حسن صاحب۔

شعر و شاعری اکابر اساتذہ دار العلوم دیوبند کے اکثر و بیشتر افراد شاعری کے اچھے خاصے مذاق سے بہرہ ور رہے ہیں۔ اسی جماعت کے ایک ممتاز رکن حضرت مولانا اعزاز علی صاحب بھی تھے جن کی شاعری اردو و عربی دو حصوں میں منقسم ہے، مولانا نے فارسی میں کبھی طبع آزمائی نہیں فرمائی۔ حالانکہ فارسی کا ذوق بھی مولانا کو عربی سے کم نہیں تھا۔ عربی میں آپ نے اس وقت سے کہنا شروع کیا تھا جب آپ دیوبند سے فارغ ہو چکے تھے۔ لیکن اردو میں آپ نہایت کم سنی اور خرد سالگی سے کہتے چلے آئے ہیں۔ آپکے بعض عربی قصائد کتاب کے آخر میں درج ہیں، جن سے قارئین حضرات عربی سخن سنجی کی مہارت کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اردو کلام کا مختصر انتخاب پیش خدمت ہے۔

(۱)

مانا کہ تا کنارا فسق و فجور تھا ❊ زلفوں کا دام تم کو پھانا ضرور تھا ❊ افسوس ہے کہ "تو" کے بھی قابل نہیں رہا ❊ جو آپ کی زبان پہ کل تک حضور تھا ❊ کس نے کہا کہ داد ستی غربت میں تھے جدا ❊ دل سے بہت قریب تھا گو جسم دور تھا ❊ اس دل میں حسرتوں کے سوا کچھ نہیں رہا ❊ جو دل کہ تم کو دیکھ کے وقف سرور تھا ❊ ہلچل زمیں پہ مچ گئی افلاک ہل گئے ❊ یارب کسی کی آہ تھی یا نعرۂ صور تھا ❊ عفو اور صفح سے نہ لیا آپ نے بھی کام ❊ مانا کہ عشق آپ سے میرا قصور تھا ❊

تیری نشیلی آنکھ نے بے خود بنا دیا ❊ اعزاز ورنہ صاحب عقل و شعور تھا

(۲)

کچھ ہوش اے ساقی فرزانہ کسی کا ❊ لبریز ہوا جاتا ہے پیمانہ کسی کا ❊ ہم آپ سے جاتے رہے سنتے ہوئے جسکو۔ افسوں تھا الٰہی کہ وہ افسانہ کسی کا ❊ اعزاز ترا حال سنا دے کوئی اسکو ❊ ہم دیکھتے ہیں حوصلہ ایسا نہ کسی کا۔

(۳)

پہنچا جو میں بولے کہ وہ پھر آگیا ظالم ❊ دربان اسے کس لئے روکا نہیں کرتے

دل چھین لیا جان کا بھی اب ہے ارادہ ❊ بیکس کو تو یوں چھوڑ بھی لوٹا نہیں کرتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۴)

دل ہی نہیں وہ دل کہ تری جس میں جا نہیں ؛ سر ہی نہیں وہ جس میں کہ سودا ترا نہیں ؛ اے غیرتِ مسیح! تو اپنے مریض کو ؛ جا دیکھ تو کہ اس میں کچھ اب ہے بھی یا نہیں ؛ حُسنِ بیان میں نہیں اعزاز کا نظیر ؛ آصف سا ملک میں کوئی فرماں روا نہیں

(۵)

ہر ایک رند نماز اُن کے پیچھے پڑھ لیتا ؛ شیوخ وعظ اگر بادہ سے وضو کرتے ؛ خطیب ہونے کا اپنے انھیں مزہ آتا ؛ مشاہدہ جو کبھی مجھ سے گفتگو کرتے ؛ دیارِ غیر میں گمنام ہو کے میں جو مروں ؛ خدا کرے وہ پھریں میری جستجو کرتے ؛ یہ دل کی دل میں تمنا رہی کہ وہ مجھ کو کبھی رقیب کی نظروں میں سُرخرو کرتے ؛ حریمِ کعبہ میں میں چیخ چیخ کر رو دیا ؛ ملائکہ ہے اعلانِ انصتوا کرتے ؛ مقدرات سے مجبور ہو گیا ورنہ ؛ مجال اُن کی تھی وہ مجھ سے "تم" سے "تو" کرتے

(۶)

انقلاب چمنِ دہر کی دیکھی تکمیل ؛ آج قارون بھی کہہ دیتا ہے حاتم کو بخیل ؛ بوحنیفہ کو کہے طفلِ دبستاں جاہل ؛ مہرِ تاباں کو دکھانے لگی مشعل قندیل ؛ شرک اسلام کو کہنے لگے اہلِ تثلیث ؛ "لوحِ محفوظ" کو کہتی ہے محرّف انجیل ؛ سامری موسیٰ عمراں کو کہے جادوگر ؛ شیخ کی کرتے ہیں اسکول کے بچے تعجیل ؛ شیر اور بھیڑ کی یکجائی پہ حیرت یوں ہو ؛ ایک ہی کانٹے میں تلنے لگے موزوں وکیل ؛ صاحبِ طیلسان و علم نانِ جویں کے محتاج ؛ ٹھوکریں کھاتے جو پھرتے تھے وہ لیتے ہیں خراج

بہار کے ایک دوست نے مولانا کو لکھ کر بھیجا کہ یہاں فلاں تاریخ میں ایک مشاعرہ ہے۔ اس میں ہم بھی اشعار پڑھنا چاہتے ہیں تم خود یا کسی صاحب سے کچھ اشعار لکھوا کر بھیجو۔ آپ نے چند طلباء سے جو شعر کہتے تھے فرمائش کی لیکن کسی نے تعمیل نہ کی تو آپ نے ارتجالاً یہ چند اشعار کہے۔

(۷)

ترے ہجر میں ہوں میں نوحہ زن، میں اور یہ شبِ تار ہے
جو ابلیس ہے تری یاد ہے، جو رفیق ہے دلِ زار ہے

کوئی سیر باغ میں مست ہے، کوئی ہے دلمن میں بصد خوشی
مرے دل کو چین ہو کس طرح نہ بہار ہے نہ بہار ہے

مرے پاس ہووے جو مال و زر تو ہو خوفِ سارق و راہزن
مجھے بیش و کم سے غرض نہیں، نہ شراب ہے نہ خمار ہے

جہاں تھے حسینوں کے قہقہے، جہاں بلبلوں کے تھے چہچہے
نہ مکان ہے نہ مکین ہے، نہ واں رسن ہے نہ دار ہے

وہ ہماری وضع میں تھی لغزش، جو نماز میں بھی نہیں ہے اب
نہیں کچھ عجیب یہ رنگ ہے، وہ چڑھاؤ تھا یہ اُتار ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عادات واخلاق اک پایہ کے عالم اور فقیہہ ہونے کے باوصف ان کے مزاج میں انکساری، فروتنی اور تواضع حد سے زیادہ تھی جو مولانا کے لئے دلیل کمال ہے ؎

فروتنی است دلیل رسیدگان کمال ✵ کہ چوں بمنزل رسد پیادہ شود

اس انکساری اور تواضع ہی کا نتیجہ ہے کہ آپ شہرت سے حد درجہ نفور رہتے تھے یہاں تک کہ عام مجموں میں جب کبھی آپ کی تلاش ہوتی تو آپ سب سے الگ ایک گوشہ میں بیٹھے ہوئے پائے جاتے۔ محفل و گمنامی کو مولانا نے جلوت و مجلس آرائی کی بہ نسبت ہوئی ہوتوں پر ہمیشہ ترجیح دی ہے۔ وہ خود کہتے ہیں ؎

مجھ کو اُن کی محفلیں ہیں بندیٔ خلوت ✵ وہ اعزازی مجھ کو ہیں فیہ قاری

استغنا و خودداری اہل علم و فضل کے مزاج کے بالکل برعکس مولانا میں بے نیازی، توکل حد درجہ تھا۔ ہندوستان کی متعدد یونیورسٹیوں نے گرانقدر مشاہروں پر مولانا کو بار بار اپنے یہاں بلایا۔ لیکن مولانا نے دارالعلوم کی قلیل تنخواہ کو چھوڑ کر گرانقدر مشاہرہ پر جانا گوارا نہیں فرمایا۔ وہ کسی کے سامنے اپنی ضروریات کا اظہار کریں۔ یہ تو بڑی بات ہے۔ لوگوں کے پیش کردہ تحائف و ہدایا کے لینے میں بھی مولانا تامل فرماتے تھے۔ غالباً کہنے والے نے مولانا ہی کے بارے میں کہا ہے ؎

آگے کسی کے کیوں کریں دست طمع دراز ✵ وہ ہاتھ سو گیا ہے سرہانے دھرے دھرے

زہد و ورع علمی اشتغال و انہماک کی وجہ سے گو عبادت و ریاضت میں ان کی مشغولیت زیادہ نہیں تھی، لیکن اس کے باوجود وہ روشن ضمیر بھی تھے۔ غالباً حضرت گنگوہی قدس سرہ سے ان کو شرف بیعت و صل تھا اور حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمہ اللہ سے اجازت و خلافت۔

سادگی مزاج مولانا مزاج کے بھی بہت سادہ واقع ہوئے تھے۔ مزاج کی سادگی ان کے لباس سے نمایاں تھی۔ عام علماء کی طرح عبا و قبا جبہ و دستار مولانا کا لباس نہ تھا۔ ان کے جسم پر کھادی کا ایک لمبا سا کرتہ۔ معمولی کھدر کا پائجامہ، سر پر دو پلی ٹوپی۔ پاؤں میں نہایت معمولی قیمت کا بوٹ مولانا کا لباس تھا۔ زرق برق پوشاک، قیمتی ملبوس مولانا کے جسم پر کبھی نہیں دیکھا گیا۔ جسم کی آرائش و زیبائش ان کے ہاں پسندیدہ نہیں تھی۔ لیکن اس کے باوجود مزاج میں نہایت نفاست تھی۔

حلیہ قدرت نے حسن سیرت کے ساتھ آپ کو حسن صورت سے بھی نوازا تھا۔ قوی الجثہ، متوسط قد و قامت، دوہرا بدن، صاف رنگ شاداب چہرہ، آنکھوں میں ایک خاص چمک، چہرہ سے جلال و عظمت کے آثار نمایاں تھے۔[1]

وفات حسرت آیات آپ نے ۱۳ رجب بروز منگل بوقت صبح صادق ۱۳۷۴ھ میں وفات پائی اور مدرسہ دارالعلوم کے متصل قطعہ پاکیزگان میں جگہ پائی جہاں دیگر اسلاف امت و سلاطین علوم دین آرام فرما ہیں ؎

سنہ تھا چودھویں صدی کی چودھویں تیرہ رجب
جب ہوئے اوجھل ہماری آنکھوں سے شیخ الادب

---

[1] مصنف علام کے حالات تذکرۃ الاعزاز مصنفہ حضرت مولانا سید انظر شاہ صاحب کشمیری سے ماخوذ ہیں۔ ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صاحب کتاب حضرت مولانا محمد اعزاز علی صاحب مرحوم کی عادت تھی کہ آپ طلباء سے ایسے الفاظ دریافت فرمایا کرتے تھے جو اُردو زبان کے ہیں یا عام طور سے اُردو میں استعمال ہوتے ہیں اور وہی بعینہٖ عربی کے صیغے بن سکتے ہیں۔ مؤلف کے ذوق اور طلباء کی تفریح خاطر کے لئے چند الفاظ بطور نمونہ پیش کئے جاتے ہیں ؎

الفاظ	اُردو زبان	عربی زبان
	معنی	معنی
آج	آج کا دن	جیم پر حرکت پڑھنے سے ماضی کا واحد غائب ہے اَجَّ۔ الماڑ کھاری ہونا۔
آرام	راحت	اِرَم کی جمع ہے۔ میدان میں رہنمائی کے لئے نصب کئے ہوئے پتھر۔
آسیہ	عورت کا نام	ستون۔ اس کی جمع اُدا ہیں ہے۔
آم	مشہور پھل ہے	اَمَ (ن) اَوْماً سخت پیاسا ہونا۔
آلو	مشہور ترکاری	اَلَوَ سے ماضی متکلم ہے بمعنی کوتاہی کرنا۔
بادل	بمعنی اَبر	ہنسلی اور گردن کے درمیان کا فاصلہ۔
بالی	مشہور و معروف ہے	بال صیغہ صفت ہے۔ بلی (س) بَلیً پرانا ہونا۔ ایک مچھلی کو بھی کہتے ہیں۔
بتی	بٹی ہوئی روئی جو چراغ میں ڈالتے ہیں	موٹا کپڑا بننے والا یا بیچنے والا۔
بشبش	کسی امر کے پورا ہو جانے پر کہنے کیلئے بولتے ہیں	جنگل بیابان
بلی	مشہور جانور ہے	دور کی غیر معلوم جگہ۔
باجہ	گانے بجانے کا آلہ	اختلاط
تخم	بیج	ملک کی سرحد۔
تالی	کنجی۔ چابی	اسم فاعل ہے۔ پیچھے چلنے والا۔
تیار	آمادہ	جوش مارتے ہوئے سمندر کی لہر۔ مبالغہ ہے تَارَ (ض) تَیْرًا تا۔ البحر جوش مارنا۔
تیر	مشہور ہتھیار ہے۔	تکبر و غرور۔
جال	شکار پھانسنے کا آلہ	قبر یا کنویں کی دیوار۔
جہاز	مشہور سواری ہے	ضروری ساز و سامان جمع اجہزہ
دُو دُو	تو بچے کے ساتھ منع کرتے وقت بولتے ہیں	بچے کے دانت نکلنے کی جگہ۔
اَدْرَک	مشہور ہے	کاف پر حرکت پڑھنے سے باب افعال کی ماضی کا واحد غائب ہے۔ ادرک الشئی وقت پر پہنچنا۔
دِلی	دہلی (مشہور شہر ہے)	دَلْوٌ کی جمع ہے بمعنی ڈول۔
دُم	پونچھ	دام یَدُوم سے امر حاضر کا صیغہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دُور	بعید
دَہی	جما ہوا دودھ
رَاب	میٹھا جوابھی شیرہ سے جدا نہ کیا گیا ہو
رَسّی	گھڑی وغیرہ باندھنے کا آلہ
رَال	تھوک جو چھوٹے بچے کے منہ سے بہے
رَائی	ایک مشہور دانہ ہے۔
راز	بھید
رُوس	مشہور ملک ہے۔
رُوم	
رَان	ایک عضو ہے (گھٹنے سے اوپر کا حصہ)
زَردَہ	مشہور عمدہ کھانا ہے۔
زِیرہ	ایک مصالحہ ہے۔
سات	۷ کا عدد
سالی	بیوی کی بہن۔
سَجایا	خوشنما بنایا۔
شاخ	ٹہنی۔
شادی	خوشی
شِیراز	ملک شیراز
شَرم	حیا۔ غیرت
شملہ	مشہور پہاڑ ہے
صُراحی	پانی کی ٹھلیا
قالین	بیش قیمت نقشی فرش
کالا	سیاہ
کَشُو	مشہور نز کاری
کلی	پھول جو ابھی کھلا نہ ہو
کُودنی	چھلانگنا
کمتر	ادنیٰ۔ کم درجہ
کار	مشہور سواری
کانی	یک چشم عورت

دَار	کی جمع ہے بمعنی گھر۔
عقلمند	
سوتیلا باپ	
پرانے کنوئیں والا۔ یا رنسبتی ہے۔	
بچہ شتر مرغ جمع ارؤل، رئال۔	
رأی بر وزن مرعی سے اسم فاعل ہے بمعنی دیکھنے والا،	
معاروں کا سردار (اصل میں رائز تھا)	
راس کی جمع ہے بمعنی سر۔	
کان کی لَو۔	
موزہ کی طرح ایک قسم کا جوتہ۔	
ایک مرتبہ نگلنے کی مقدار	
ملاقات کی ہیئت، کتان کا ٹکڑا۔	
چھٹا	
سلا (ن، س) سلواً، سُلُوّاً، سِلیٰ، سِلوانا سے اسم فاعل ہے بمعنی بے غم اور دوستی چھوڑ دینے والا۔	
جمع بجیہ۔ خصلت، عادت	
نار پر زبر پڑھنے سے ماضی کا واحد غائب ہے بمعنی بوڑھا ہوا۔	
عربی میں شدا (ن) شدوذ سے اسم فاعل ہے بمعنی مغنی یعنی گویا۔	
وہ دہی جس سے پانی نکال دیا گیا ہو۔	
مصدر ہے بمعنی پھاڑنا، کھاڑی سمندر کے پانی کا گہرا حصہ	
پسٹنے کی ہیئت۔	
واضح۔ ظاہر	
حالت جری میں جمع کا صیغہ ہے۔ بغض رکھنے والے۔	
کال۔ ض) کیلاً، مکالاً، مکیلاً سے ماضی کا تثنیہ غائب ہے بمعنی کھانے کا انداز کرنا اور کاڈیکاڈ سے امر کا جمع حاضر ہے۔ قریب ہونا۔	
درد گردہ والا	
اسم تفضیل کا مؤنث ہے	
را پر حرکت پڑھنے سے ماضی کا واحد غائب ہے چھوٹے چھوٹے قدم سے چلنا۔	
علم سے بھرا ہوا جہاز جمع کارات	
اسم فاعل ہے، کنایہ کرنے والا۔ کنیت رکھنے والا۔	

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کَوْنِیٰ	مشہور پرندہ ہے	(فی دارہ کُوئی) روشن دان بنانا۔
گَیْنِیٰ	استفہام کے لئے ہے	گیس کی جمع ہے۔ دانا۔ زیرک
مُرغ	مشہور و معروف جانور ہے	مُرْغَاء مونث اَمْرَغ کی جمع ہے۔ افعال زدیلہ میں آلودہ
مُرْعِی	" "	مبہم گفتگو
ململ	ایک قسم کا کپڑا ہے۔	لام پر حرکت پڑھنے سے ماضی کا واحد غائب ہے۔ تیز دوڑنا۔
مَیْدَنِیٰ	گیہوں کا باریک پسا ہوا آٹا۔	بمعنی من اجل فعلہ مَیْدَنِیٰ ذالک "اس نے اسکو اسکی وجہ سے کیا" دوری بلندی کا دارہ میرا مکان اسکے مکان کے مقابل ہے
نَائِی	بال بر	نائی نیا ئی سے اسم فاعل ہے دور ہونا۔
نَاقِیٰ	نواسا	ہر بلند چیز۔
نَرْمِیٰ	آہستگی۔ دھیما پن	رمی یرمی سے مضارع کا جمع متکلم ہے۔ پھینکنا۔

دنیائے اَدب کی مشہور ترین کتاب نفحۃ العرب

حضرت مولانا کی مشہور و معروف تالیف ہے جس نے جدید تالیفات میں اپنے لئے ایک خاص مقام پیدا کیا ہے اور ارباب ادب میں اس تالیف کو پسندیدگی اور قدر کی نظروں سے دیکھا گیا ہے۔ فن ادب کی یہ ایک جامع کتاب ہے جس میں مؤلف ممدوح نے کوشش کی ہے کہ اس کے ذریعہ سے طلباء میں اسلامی غیرت و حمیت، ادبی دلچسپی، علو ہمت اور علوم عربیہ کی قوت و استعداد پیدا کیجائے۔ نیز مسائل مبہمہ کی تسہیل، اخلاق فاضلہ کی تحمیل کے ساتھ ساتھ مضامین ایسے شگفتہ اور جاذب ہوں کہ ان کو محبت کے ساتھ یاد کرنے میں طلباء کے اذہان کو نہ تعب ہو اور نہ تشویش۔ حضرت مولانا کی یہ تالیف دار العلوم کے علاوہ اکثر مدارس میں داخل نصاب ہے۔ طلباء کی ادبی استعداد کو جس قدر جلا اس کتاب نے پہنچایا ہے آج تک کسی اور کتاب نے نہیں پہنچایا۔ یہی وجہ ہے کہ اکابر علماء نے بھی اس تالیف کو بیحد پسند فرمایا ہے حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک مکتوب گرامی میں حضرت مولانا اعزاز علی صاحب کو تحریر فرمایا تھا ؎ زدستِ کوتہ خود زیر بارم ٭ کہ از بالا بلنداں شرمسارم

ایک شرمساری تو کتاب کی رسید عرض نہ کرنے کی۔ دوسری شرم ساری علمی سرمایہ کی کمی سے اس کی مدح سے قاصر رہنے کی اس میں کسی قدر ضعف ہمت کا بھی دخل ہوا جا لا اتنا عرض کرنے کی جسارت کرتا ہوں کہ اپنی شانِ خاص میں دوسرے منتخبات سے ممتاز ہے۔ اگر میں درس و تدریس سے قاصر نہ ہوتا تو اپنے متعلقین کو ضرور پڑھاتا۔ باوجود فقدان ہمت کے آنے کے وقت سے ایک معتدبہ وقت تک میری چوکی پر رکھی رہی۔ ذرا وقت ملتا تھا تو اس سے مستفید ہوتا۔

حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی (نور اللہ مرقدہٗ) کی رائے نفحۃ العرب کے متعلق یہ تھی۔

ادب عربی کے ابتدائی اور متوسط درجہ کے لئے آج تک کوئی ایسی کتاب موجود نہ تھی جس میں ادبی محاسن کے ساتھ ساتھ اخلاقی، اصلاحی اور تاریخی حیثیت کا بھی لحاظ رکھا گیا ہو اس کتاب میں ان مواد کے جمع کرنے میں مؤلف نے اپنے جس حسنِ انتخاب کا ثبوت دیا ہے وہ ادبی نصاب کی عام کوتاہیوں کے مقابلہ میں قابل صد تحسین و تہنیت ہے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیرت نبویہ علیہ التحیۃ والتسلیم سیرت صحابۂ کرام عشرۂ مبشرہ وغیرہ کے مبارک عنوانات، ادبی قابلیت پیدا کرنے کے ساتھ پاکیزہ اخلاق، بلند معیار خصائل اور اسلامی مذہبی جذبات کے داعی و محرک ہیں میرے نزدیک ہندوستان کے کسی اسلامی دینی مدرسہ کا اس کے درس سے خالی رہنا ایک مفید شئی سے محروم رہنا ہے اور اس کے تعلیمی نصاب میں کوتاہی کی دلیل ہے۔"

غرضیکہ عربی ادب کا یہ بہترین گلدستہ اور ادیب وقت کے حسن انتخاب کا بہترین نمونہ ہے جو نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ کتب متقدمین سے منتخب کیا گیا ہے۔ میں نے راتوں کو جاگ جاگ کر بڑی کاوش اور نہایت عرق ریزی کیساتھ مضامین کتاب کے مأخذ کا سُراغ لگایا ہے جو درج ذیل ہے۔

فہرست ماخذ مضامین کتاب نفحۃ العرب

نمبر شمار	عنوان اور مضمون	صفحہ	ماخذ مع صفحات و مجلدات	نام مصنف
۱	السیف بالساعد لا الساعد بالسیف	۴۱	العقد الفرید ص۵ ج ۱	شہاب الدین احمد معروف بابن عبد ربہ اندلسی
۲	قال المامون لابی علی المنقری الخ	۴۴	" " ص۲۲۴ ج ۱	" " "
۳	ودخل علی الولید الخ	"	" " "	" " "
۴	صحبۃ الاحداث	۵۵	شذرات الذہب ص۱۹۳ ج ۲	ابو الفلاح عبد الحی بن العماد متوفی ۱۰۸۹ھ
۵	طول الامل	۵۸	" ص۵ ج ۵	" " "
۶	نصیحۃ السلطان ولزوم الطاعۃ	۵۹	العقد الفرید ص۴ ج ۱	شہاب الدین احمد معروف بابن عبد ربہ
۷	ولما حج سلیمان تاذی بحر مکۃ الخ	۶۲	" ص۲۷۵ ج ۳	" " "
۸	روی العتبی عن ابیہ الخ	۶۳	" ص۲۶۱ ج ۲	" " "
۹	استماع الاغتیاب	۶۷	" ص۲۸۱ ج ۱	" " "
۱۰	التضمین العجیب	۷۵	شذرات الذہب ص۳۴۶ ج ۴	ابو الفلاح عبد الحی بن العماد
۱۱	شوم الدار	۷۹	وفیات الاعیان ص۲۵ ج ۱	قاضی شمس الدین احمد بن محمد معروف بابن خلکان
۱۲	کتب زیاد الی معاویۃ الخ	۸۴	العقد الفرید ص۲۹ و ص۵	شہاب الدین احمد معروف بابن عبد ربہ
۱۳	عرض الحدیث علی کتاب اللہ	۸۴	" ص۱۹ ج ۱	" " "
۱۴	وأد البنات	۸۶	الاغانی	ابو الفرج علی بن حسین اصبہانی
۱۵	الفصل بین التانیث اللفظی الخ	۸۸	روح البیان ص۸۸۹ ج ۲ ص۸۸۵	شیخ اسماعیل حقی آفندی
۱۶	الکنایۃ تاء انشاء اللہ تعالیٰ	۸۹	العقد الفرید ص۲۳۰ ج ۱	شہاب الدین احمد معروف بابن عبد ربہ
۱۷	الابرام	۹۴	" ص۱۶۹ ج ۱	" " "

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	عنوان اور مضمون	صفحات	ماخذ مع صفحات و مجلدات	نام مصنف
۱۸	الذکاوۃ	۹۶	" ص ج ۱	"
۱۹	لاتتقی من بناح کلب الا بکسرۃ خبزالخ	۱۰۳	فوات الوفیات ص ۲۲۵ ج ۱	محمد بن شاکر احمد الکتبی
۲۰	قال ابن الکلبی قدم اوس بن حارثہ الخ		العقد الفرید ص ۱۷۶ ج ۱	شہاب الدین احمد معروف بابن عبد ربہ
۲۱	فضل العلماء علی الملوک	۱۰۴	شرح مقامات	علامہ مسعودی
۲۲	قیل للبخیل بن احمد الخ	۱۰۶	العقد الفرید ص ۱۵۲ ج ۱	شہاب الدین احمد معروف بابن عبد ربہ
۲۳	لا تعملوا بقول احد من غیر تدبر	۱۰۷	" ص ۲۵۰ ج ۱	" " "
۲۴	ظرافۃ ادبیۃ تا "لشام بصلۃ"	۱۰۹	" ص ۲۰۴ و ص ۲۰۵	" " "
۲۵	وسمع اعرابی ابا المکنون النوی الخ	۱۱۱	" ص ۳۲۷ ج ۱	" " "
۲۶	ذکاوۃ الملوک وحسن الطلب	۱۱۶	وفیات الاعیان ص ۲۶۱ ج ۱	قاضی شمس الدین احمد بن محمد معروف بابن خلکان
۲۷	کان ابو جعفر منصور ایام بنی امیہ الخ	۱۱۷	العقد الفرید ص ۷۲ ج ۱	شہاب الدین احمد معروف بابن عبد ربہ
۲۸	ان العصا قرعت لذی الحلم	۱۲۳	شرح قصیدہ ابن عبدون ص ۱۶۶	ابو القاسم عبد الملک معروف بابن بدرون
۲۹	لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق	۱۲۶	العقد الفرید ص ۱۸ و ص ۱۹	شہاب الدین احمد معروف بابن عبد ربہ
۳۰	رجل جری علی لسانہ فی جبوتہ الخ	۱۳۰	درۃ الغواص	ابو محمد قاسم بن علی حریری
۳۱	وکتبت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	۱۲۹	جامع ترمذی	ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی
۳۲	الکریم لا ینسی من احسن الیہ	۱۳۱	شذرات الذہب ص ۱ ج ۳	ابو الفلاح عبد الحی بن العماد
۳۳	وافبل اعرابی الی داؤد بن المہلب الخ	۱۴۰	العقد الفرید ص ۷۲ ج ۱	شہاب الدین احمد معروف بابن عبد ربہ
۳۴	الارتجال	۱۴۴	" ص ۳۳۱ ج ۳	" " "
۳۵	تحلم السلاطین علی اہل الدین اذا اجترؤا علیہم	۱۴۶	" ص ۱۷ و ص ۱۸	" " "
۳۶	وارسل ابو جعفر الی سفیان الثوری الخ	"	" ص ۱۵ ج ۱	" " "
۳۷	جود الحاتم الطائی تا "واسنرف"	۱۵۲	البدایۃ والنہایۃ ص ۲۱۷ ج ۲	عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر
۳۸	صفۃ العدل	۱۵۳	العقد الفرید ص ۱۱ ج ۱	شہاب الدین احمد معروف بابن عبد ربہ
۳۹	کتب عمر بن عبد العزیز تا آخر اوصاف عدل	۱۵۴	" ص ۱۱ و ص ۱۳ ج ۱	" " "
۴۰	لا یضیع اجر من غار للہ	۱۵۷	درۃ الغواص	ابو محمد قاسم بن علی حریری
۴۱	ذکرانہ اتی الیہ تا "تقتلت"	۱۶۰	العقد الفرید ص ۱۱۵ ج ۲	شہاب الدین احمد معروف بابن عبد ربہ
۴۲	عن عبد اللہ بن سوار قال تال لی الخ	۱۶۴	" ص ۱۴۴ ج ۱	" " "
۴۳	ان اللہ ہو الرزاق ذو القوۃ المتین	۱۶۶	کتاب العقائد	شیخ عبد الرحمٰن بن سلام المقری
۴۴	بسط المعدلۃ ورد المظالم	۱۶۷	العقد الفرید ص ۹ ج ۱	شہاب الدین احمد معروف بابن عبد ربہ
۴۵	الکرم کرم النفس	۱۷۲	زنات المثانی ج ۳	
۴۶	الشجاعۃ تا "احسن جائزتہ"	۱۷۵	تاریخ ابن عساکر	علی بن ابی محمد معروف بابن عساکر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	عنوان اور مضمون	صفحات	ماخذ مع صفحات و مجلدات	نام مصنف
۴۷	منع المستجیر	۱۸۰	العقد الفرید ص۳۹ وص۴۰ ج ۱	شہاب الدین احمد معروف بابن عبد ربہ
۴۸	حیاتہ الملوک رعایاہم	۱۸۲	الاغانی	ابو الفرج علی بن حسین اصبہانی
۴۹	دجاء اعرابی الی سلیمان تالا علیک"	۱۸۵	العقد الفرید ص۲۹ ج ۱	شہاب الدین احمد معروف بابن عبد ربہ
۵۰	وقال عبد اللہ بن عباس تا ولکن ہک	۱۸۷	" ص۲۷۶ ج ۱	" " "
۵۱	وکتبت عائشۃ تا "والسلام"	"	جامع ترمذی	ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی
۵۲	وخرج الزہری تا "فاستوص بہ خیرا"	"	العقد الفرید ص۱۹ ج ۱	شہاب الدین احمد معروف بابن عبد ربہ
۵۳	الاغتیاب وتعظیمہ	۲۰۱	" ص۱۷۹ ج ۱	" " "
۵۴	غزۃ دینیۃ تفوق غزۃ دنیویۃ	۲۰۲	تاریخ ابن عساکر	علی بن ابی محمد معروف بابن عساکر
۵۵	مناظرۃ ابن عباسؓ	۲۰۶	سنن کبریٰ	ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب نسائی
۵۶	المناظرۃ بین عمر بن عبد العزیز	۲۱۵	العقد الفرید ص۲۰۱ وص۲۰۲ ج ۱	شہاب الدین احمد معروف بابن عبد ربہ
۵۷	نبذۃ من ذکاوۃ العرب	۲۲۳	الاغانی	ابو الفرج علی بن حسین اصبہانی
۵۸	العدالۃ الفاروقیۃ	۲۲۷	العقد الفرید ص۱۰۶ وص۱۰۷ وص۱۰۸	شہاب الدین احمد معروف بابن عبد ربہ
۵۹	صون اللسان عما یؤل الیہ	۲۶۱	العقد الفرید ص۲۲۱ ج ۱	" " "
۶۰	کان الاد یقض المخزومیؓ	۲۶۳	" ص۲۹۲ ج ۱	" " "
۶۱	العفو عن المذنبین	۲۷۳	روح البیان ص۶۸۳ ج ۲	شیخ اسماعیل حقی آفندی
۶۲	مدح الجبین الخ	۲۷۶	العقد الفرید ص۴۲ ج ۱	شہاب الدین احمد معروف بابن عبد ربہ
۶۳	الحذاقۃ فی الرمی الخ	۲۷۷	" ص۵۲ ج ۱	" " "
۶۴	الباحث عن حتفہ بظلفہ الخ	۲۷۹	ص۵۱ ج ۱	" " "
۶۵	اخلاف الوعد الخ	۲۸۰	ص۶۹ ج ۱	" " "
۶۶	حسن الجوار الخ	۲۸۱	ص۷۲ ج ۱	" " "
۶۷	حلم الحجاج الخ	"	ص۱۴۰ ج ۱	" " "
۶۸	البار بامہ الخ	۲۸۲	ص۱۵۶ ج ۱	" " "
۶۹	تعظیم الصحبۃ النبویۃ الخ	۲۸۳	العقد الفرید ص۱۸۵ ج ۱	" " "
۷۰	ثمرۃ السب الخ	"	" ص۱۶۴ ج ۱	" " "
۷۱	الحسود لا یرضی البشر	۲۸۴	" ص۱۷۶ ج ۱	" " "
۷۲	العقوق	۲۸۵	زواجر	حافظ ابن حجر عسقلانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسامحات حواشی نفحۃ العرب

اس میں کوئی شک نہیں کہ جس طرح کتاب نفحۃ العرب ادبی خوبیوں کے لحاظ سے اپنی نظیر آپ ہے۔ اسی طرح اس کا حاشیہ جو خود مولانا کی طرف منسوب ہے حل مطالب میں نہایت کامیاب اور "تصنیف نیکو کند بیاں" کا آئینہ دار ہے مگر اس خوبی کے ساتھ مسامحات سے خالی نہیں اور بعض بعض جگہ تو ناقلین کی دست برد اور ناسخین کی بداحتیاطی نے اس کے معیار ہی کو داغدار بنا دیا حتی کہ بعض مقامات کو دیکھنے سے انتساب الی صاحب الکتاب بھی مشکوک ہو جاتا ہے اگر کسی کتاب پر قلم اٹھانے والے کے لئے بے کم و کاست جملہ امور پر روشنی ڈالنا ضروری ہے تو خوبیوں کے اظہار کے ساتھ ساتھ خامیوں کی نشاندہی اور حتی الوسع اس کا ازالہ بھی اولین فرض ہے۔ (۱) صـ۱ حاشیہ ۱ صحابہ کرام میں مکثرین فی الحدیث چھ حضرات ہیں۔ عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن عمر، جابر بن عبداللہ، انس بن مالک، ابوہریرہ، عائشہ (رضوان اللہ علیہم اجمعین) حاشیہ میں بجائے ابوہریرہ کے عبداللہ بن عباس کو مکرر شمار کیا گیا ہے۔ (۲) صـ۲۳ حاشیہ ۳ عودۃ تعویذ سے مخاطب کا صیغہ ہے اور حاشیہ میں صیغہ متکلم قرار دیا گیا ہے جو صریح غلطی ہے (۳) صـ۲۲ پر "المدة بيت الادوار اھ" کو بطریق رفع حضور صلعم کی طرف منسوب کیا گیا ہے، حالانکہ یہ حارث بن کلدہ طبیب عرب (یا کسی اور) کا کلام ہے نہ کہ حضور علیہ السلام کا قال السخاوی فی "المقاصد الحسنة" لایصح رفعه الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بل ہو من کلام الحارث بن کلدة طبیب العرب اھ وغیرہ وقال ابن القیم الجوزی فی "زاد المعاد" واما الحدیث الدائر علی السنة کثیر من الناس "المعدة بیت الداء والحمیة راس الدواء وعودوا کل جسم ما اعتاد" فھذا الحدیث انما ہو من کلام الحارث بن کلدة طبیب العرب لایصح رفعه الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قاله غیر واحد من ائمة الحدیث انتہی" پس صاحب کتاب کے لئے ضروری تھا کہ وہ اس حدیث پر کلام کرتے جیسے صاحب کتاب نے صـ۴۴ پر قلت العواب ان ابا سالم یدرک زمان المہدی اھ سے ایک معمولی سی تاریخی غلطی پر بھی صراحت کیساتھ متن میں تنبیہ کی ہے۔ (۴) صـ۶۳ حاشیہ ۶ مرت ترجمتہ ماضی کے صیغے سے بظاہر یہ مفہوم ہوتا ہے کہ ترجمہ پہلے گذر چکا حالانکہ ترجمہ صـ۹۷ پر درج ہے (۵) صـ۲۹ حاشیہ ۵ مختار بن ابی عبید اور حاشیہ میں ابن عبیدہ لکھا ہے، دونوں جگہ غلط ہے صحیح مختار بن ابی عبید ہے (۶) صـ۳۱ حاشیہ ۵ "وسماہ قوم المیلیح بتقدیم المیم اھ" علامہ تفتازانی نے مختصر میں کہا ہے۔ کہ ملیح اور شی ہے اور تملیح اور ان دونوں میں مساوات خیال کرنا قطب الدین شیرازی صاحب مفتاح کی غلطی ہے اور پھر یہ غلطی لگاتار ہوتی رہی یہاں تک عدم امتیاز کی بناء پر اسی کو مذہب تصور کر لیا گیا (۷) صـ۴۱ حاشیہ ۵ "النہایۃ" عنوان کے ذیل میں یزیدی (مؤدب مامون) کا ذکر آیا ہے۔ یہ یزیدی کون ہے؟۔ حاشیہ میں لکھا ہے "لعلہ ہو ابو عبداللہ بن العباس بن محمد بن ابی محمد الیزیدی" یہ یزیدی کا ذکر صـ۲۰ پر عنوان "لایضیع اجر من غار للہ" کے ذیل میں بھی آیا ہے وہاں حاشیہ میں مرقوم ہے "ہو ابو عبداللہ محمد بن یحیی بن مبارک الیزیدی" متذکرہ بالا عبارت کئی وجوہ سے محل نظر ہے۔ ۱: اس میں مامون کے معلم کی کنیت ابو عبداللہ قرار دی گئی ہے حالانکہ اس کی کنیت ابو محمد ہے نہ کہ ابو عبداللہ۔ اسی قصہ میں مامون کا قول "انا للہ یا ابا محمد" موجود ہے جس پر بین السطور مرقوم ہے "کنیۃ الیزیدی" ۲: مامون کا معلم ابو محمد یزیدی کا پڑپوتا مانا ہے، حالانکہ معلم خود ابو محمد یزیدی ہے نہ کہ پڑپوتا۔ اس واسطے کہ ہارون الرشید کے یہاں دو معلم تھے۔ ایک امام کسائی جو امین کو قرأۃ پڑھاتے تھے اور دوسرے ابو محمد یزیدی جو مامون کو ادب سکھاتے تھے۔ صاحب منجد نے یحیی کے متعلق (جس کی کنیت ابو محمد ہے) لکھا ہے "ناظر الکسائی فی مجلس الرشید وادب المامون" دائرۃ المعارف انسائیکلو پیڈیا، میں بھی یہی بتایا گیا ہے اس کو ذرا وضاحت کے ساتھ یوں سمجھو کہ ابو محمد یزیدی کے پانچ صاحبزادے تھے۔ ابو عبداللہ محمد بن ابی محمد، ابو اسحاق ابراہیم بن ابی محمد، ابو العباس عبیداللہ بن ابی محمد، ابو علی اسماعیل بن ابی محمد، ابو عبدالرحمن بن ابی محمد۔

ابو عبداللہ محمد بھی اپنے والد ابو محمد یزیدی کی طرح ادب اور نحو کے امام تھے۔ حاصل یہ کہ مامون کا معلم ابو محمد یحیی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بن مبارک بن مغیرہ یزیدی عدوی ہے نہ کہ ابو عبداللہ ابن العباس اھ۔ رہا یزیدی وہ جس کا ص۸ پر ذکر ہے۔ سو غالباً وہ ابو عبداللہ محمد بن ابی محمد یحییٰ بن مبارک ہے۔ ص۸ کی عبارت "ذکرہ صاحب الاغانی فی من ذکرہ من ولد ابی محمد الیزیدی" کے موافق بھی یہی ہے

(۸) ص۵۱ حاشیہ ۹: العواتک کثیرۃ ولعل ہذہ عاتکۃ بنت زید بن عمرو بن نفیل الخ شہاب الدین احمد نے العقد الفرید ج۳ ص۲۳۵ میں کہا ہے:

"وکان لمعاویۃ بن ابی سفیان بن حرب بن امیہ بنت یقال لہا عاتکۃ تزوجہا یزید بن عبد الملک وفیہا یقول الشاعر ؎

یا بنت عاتکۃ التی اتعزل ❊ حذر الردی وبہا الفؤاد موکل

پس ولعل ہذہ عاتکۃ بنت زید الخ کے کیا معنی؟ تامل

(۹) ص۵۸ پر امام شعبی کا ترجمہ لکھا گیا ہے حالانکہ ان کا ذکر اس سے قبل کئی جگہ آچکا ہے (یعنی ص۱۷، ص۴۳، ص۴۵ پر)

(۱۰) ص۶۶ عبارت "وکلہم ولد ما قبل علی ما وہو اکبرہم" میں وہو اکبر سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ خواجہ ابو طالب کی اولاد میں سب سے بڑے حضرت علی رہیں۔ حاشیہ ۴ کی عبارت "ای علی اکبر اولادہ ابی طالب" بھی اسی کی تائید کر رہی ہے۔ حالانکہ اس سے قبل تصریح کی گئی ہے کہ طالب حضرت عقیل سے دس سال اور حضرت عقیل حضرت جعفر سے دس سال بڑے تھے اور ان سب کی پیدائش حضرت علی سے پیشتر ہے اور واقعہ بھی یہی ہے کہ حضرت علی سے حضرت عقیل بیس سال اور حضرت جعفر دس سال بڑے تھے پھر "وہو اکبرہم" چہ معنی دارد؟ اس کی تاویل صرف یہی ہو سکتی ہے کہ "وہو اکبرہم" بلحاظ علم و فضل اور علو مرتبہ ہے نہ کہ بلحاظ عمر۔ ص۱۱ عنوان "ان الحکم الا للہ" اور ص۱۶ عنوان "من اطاع اللہ۔ اطاعہ کل شئ" کے ذیل میں ایک ہی مضمون کو مکرر ذکر کیا گیا ہے جو ادبی اسلوب نگارش کے خلاف ہے۔

(۱۲) ص۵۳ حاشیہ ۱ کما سیجئ کے بجائے کما مر ہونا چاہئے کیونکہ اس غزوہ کا واقعہ ص۱۱۸ پر گذرا ہے۔

۱۳:۔ ص۱۴۴ پر عبارت "وکانت وفاتہا فی شوال بعد بعثہ بثلاث سنین" میں لفظ ثلث غلط ہے۔ کیونکہ حضرت خدیجہؓ کا سنہ وفات ۱۰ نبوی ہے جیسا کہ خود صاحب کتاب نے عنوان "موت ابی طالب وخدیجۃ" کے ذیل میں لکھا ہے۔

۱۴:۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد امجاد میں تین صاحبزادے تھے، حضرت قاسم، حضرت ابراہیم اور حضرت عبداللہ صاحب کتاب نے اسی صفحہ پر طیب اور طاہر کو دو فرزند شمار کیا ہے لیکن ارباب سیر کے نزدیک صحیح یہ ہے کہ طیب اور طاہر حضرت عبداللہ ہی کا لقب تھا۔

۱۵:۔ ص۱۵۵ حاشیہ ۲ میں عبارت "استخر نفسک عن ہذہ الابل" کا مطلب "یقول اختر لنفسک جملا او ناقۃ من الابل وعلینا بقیمتہا غلطۃ کما لا یخفی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست اسمار رجال جنکے تراجم شرح میں موقع بموقع درج ہیں

اسمار	صفحات
الف	
ابراہیم بن ادہمؒ	۱۹۷
ابن اسد مصری	۱۶۳
ابن حمامہ	۲۷۱
ابن المنازل	۲۶۸
ابودلف	۵۳
ابوسعید بغدادی	۵۶
ابوعمرو بن العلاء	۲۶۶
اتز بن الپ ارسلان	
احمد بن شعیبؒ (نسائی)	۲۰۷
ارسطو	۷۴
ازہر بن سعد (سمان محدث)	۱۱۸
اسامہ بن زید	۱۰۵
اسحاق (ابوعمرو شیبانی)	۱۶۸
اسکندر (رومی)	۷۴
اسکندر ذوالقرنین	۷۵
اشعب	۴۹
اصحمہ بن البجر (شاہ حبشہ)	۲۴۴
امرأ القیس	۲۲۵
انس بن مالکؓ	۱۴۲
اوس بن حارثہ	۱۰۲
ایاس بن معاویہ	۷۰
ایوب بن سلیمان بن عبدالملک	۶۳
ب	
بشار بن برد	۵۶
بکر بن محمد (مازنی)	۱۵۸
بوران	۱۲۲
بہرام	۱۷۸
ج	
جابر بن عبداللہؓ	۱۷۲
جالینوس (حکیم)	۶۵
جحدر بن مالک	۱۷۶
جریر بن اوس (حطیئہ)	۲۷۱
جعفر بن یحیی (برمکی)	۶۹، ۱۰۲
جندب بن جنادہ (ابوذر غفاریؓ)	۴۸
جنید بغدادیؒ	۴۲
ح	
حاتم طائی	۱۲۵
حجاج بن یوسف	۱۶۰
حسان بن ثابتؓ	۲۳۰
حسن بصریؒ	۵۰
حسن بن سہل	۱۲۲
حسن بن علی نظام الملک	۱۶۳
حکم بن عمرو بن مجدع	۱۰۷
حیوہ بن شریح	۲۸۲
خ	
خالد بن زید (ابوایوب انصاریؓ)	۱۳۶
خلیل بن ایبک	۸۳
خولہ بنت حکیمؓ	۲۸۳
د	
داؤد بن یزید	۱۴۱
ر	
ربیع بن سلیمان	۱۹۹
ربیع بن یونس (ابوالفضل)	۱۱۷
رقبہ بن مصقلہ	۲۰۲
ز	
زبیدہ خاتون	۲۷۵
زر بن جیش	۷۲
زند بن جون (ابودلامہ)	۱۴۵
زیاد بن سمیہ	۱۲۷
س	
سعد بن محمد (حمیص بیض)	۷۵
سعید (ابن حمید)	۱۶۹
سعید بن مسلم	۱۸۱
سفیان ثوریؒ	۸۳
سفیان بن عیینہؒ	〃
سلمہ بن دینارؒ (ابوحازم)	۱۸۴
سلیمان بن عبدالملک	〃
سلیمان بن مہران (اعمشؒ)	۱۲۷
سالم بن عبداللہ	۵۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسماء	صفحات
ش	
قاضی شریح	۲۶۱
امام شعبی	۵۹
ص	
صعصعہ	۸۷
ط	
طلحہ بن عبیداللہ	۲۱۰
ع	
عائشہؓ	۱۲۹
عباس بن المامون	۱۶۹
عبدالرحمٰن بن ابی الوفاء (انباری)	۱۳۰
عبدالرحمٰن بن صخر (ابوہریرہؓ)	۱۰۶
عبدالرحمٰن بن عتبہ (مسعودی)	۱۰۵
عبدالرزاقؒ (حافظ)	۲۶۰
عبداللہ بن ابی (منافق)	۲۱۰
عبداللہ بن ابی اوفیؓ	۲۸۶
عبداللہ بن ام مکتومؓ	۲۵۱
عبداللہ بن جبیرؓ	۲۱۰
عبداللہ بن حنظلہؓ	۱۷۰
عبداللہ بن خباب	۲۱۷
عبداللہ بن زبیرؓ	۱۶۱
عبداللہ بن سلمہ (ابن قتیبہ)	۱۳۵
عبداللہ بن عباسؓ	۵۹
عبداللہ بن طاؤس	۱۴۷
عبداللہ بن عمرؓ	۸۴
عبداللہ بن محمد (احوص)	۱۱۷

اسماء	صفحات
عبداللہ بن ہارون رشید (مامون)	۴۷
عبدالملک بن عمیر	۷۹
عبدالملک بن مروان	〃
عبدالملک الاصمعی	۲۶۲
عبیداللہ بن زیاد بن ابیہ	۸۰
عدی بن ارطاۃ	۹۷
عطاء بن ابی رباح	۲۶۳
عقیل بن ابی طالب	۱۳۸
علی بن جعد	۲۷۲
علی بن حسن (ابن عساکر)	۱۳۸
علی بن حسین بن علیؓ	۲۴۰
علی بن حسین (ابوالفرج)	۶۸
علی بن حمزہ (کسائی)	۲۵۸
علی بن سلیمان	۱۴۵
علی بن عبداللہ (ابن المدینی)	۷۰
عمر بن عبدالعزیزؒ	۹۷
عمرو بن بحر (جاحظ)	۱۰۹
عمرو بن سعد (ابوکبشہ)	۱۷۲
عمرو بن العاص	۱۲۴
عمرو بن علقمہ بن ابوسفیان	۶۸
عمرو بن معدیکرب	۴۱
عمرو بن ہبیرہ	۱۲۸
عون بن عبداللہ	۲۱۷
عویمر (ابوالدرداءؓ)	۱۲۹
ف	
فتح بن خاقان	۸۶

اسماء	صفحات
فضل بن الربیع	۱۹۶
فضیل بن عیاض	۸۳
ق	
قاسم بن ربیعہ بن جوشن	۹۷
قاسم بن علی (حریری)	۱۵۸
قتادہؒ (حافظ)	۷۰
ل	
لقمان (حکیم)	۱۴۱
م	
مالک بن انسؒ	۱۴۶
مبارک بن محمد (ابن الاثیر)	۱۱۹
متوکل علی اللہ	۷۶
مجالد بن سعید	۲۲۵
محمد بن احمد (حافظ ذہبی)	۱۰۵
محمد بن ادریس (امام شافعیؒ)	۱۹۹
محمدؐ اشعث	۲۲۱
محمد بن زکریا	۱۶۸
محمد بن زیاد (ابن الاعرابی)	۱۷۵
محمد بن السائب (ابن الکلبی)	۱۰۲
محمد بن سیرینؒ	۹۷
محمد بن عبیداللہ (عتبی)	۴۱
محمد بن مسلم (الخواص)	۲۶۰
محمد بن مسلم (زہریؒ)	۸۵
محمد بن نعمان	۸۹
محمد بن یزید (مبرد نحوی)	۵۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسماء	صفحات
مروان بن حکم	۱۷۲
مسلمہ بن عبدالملک	۱۶۵
مصعب بن الزبیر	۸۰
معاویہ	۱۲۹
معمر بن راشد	۲۶۰
معن بن زائدہ	۱۷۳
مغیرہ بن شعبہؓ	۱۸۸
مقاتل بن سلیمان	۱۳۵
منصور بن عمار (ابوالسری)	۲۷۳
مہدی (خلیفہ)	۵۷
ن	
نعمان بن بشیر	۲۲۱
نعمان بن ثابت (ابوحنیفہؒ)	۸۸
نوح علیہ السلام	۹۲
و	
ولید بن عبدالملک	۸۵
ولید بن مصعب (رقعون)	۵۱
ہ	
ہارون الرشید	۵۵
ہارون بن معتصم (واثق باللہ)	۱۵۸
ہشام بن عبدالملک	۱۸۸
ہمام بن غالب (فرزدق)	۸۷
ی	
یحییٰ بن اکثم	۱۶۹
یحییٰ بن زیاد (فراء)	۴۵
یزدجرد اثیم	۱۷۸
یزید بن عبدالملک	۱۲۸
یزید بن محمد (وزیر مہلبی)	۱۳۲
یزید بن معاویہ	۱۳۶

بعض اصحابِ تاریخ کا مختصر تعارف

(جن کے بارے میں صاحبِ کتاب نے سکوت یا لاعلمی کا اظہار کیا ہے)

(الف)

(۱) شیخ ابوعثمان حیری ص ۱۳۳

قال الشیخ "ہو شیخ مشہور عالم زاہد من سکنا الحیرۃ" ص ۶۲ حاشیہ ۵ صاحب تذکرۃ الاولیاء نے ان کے حالات میں لکھا ہے کہ آپ قطبِ وقت، خراسان میں بڑے باوقعت اور علم طریقت و شریعت کے ماہر تھے۔ آپ کے ہمعصر اہل طریقت کا قول ہے ــ کہ دنیا میں تین مرد ہیں۔ نیشاپور میں عثمان (ابوعثمان) حیری۔ بغداد میں جنید، شام میں ابوعبداللہ جلاء بعبداللہ ابن رازی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جنید، رویم، یوسف بن حسین، محمد بن فضل، ابوعلی جرجانی وغیرہ کو دیکھا، لیکن حضرت عثمان (ابوعثمان) حیری کو سب سے زیادہ خداشناس پایا آپ ہی کی ذات سے خراسان میں تصوف کا چرچا ہوا ہے۔ حضرت یحییٰ بن معاذ، حضرت شجاع کرمانی، ابوحفص عمر حداد آپ کے شیوخ طریقت ہیں۔ ــــــــــــــــ (تذکرۃ الاولیاء)

(۲) احمد بن ابی خالد ص ۱۶۹

یہ ادب و کتابت میں بہت نامور، نہایت نیک، مخلص اور دانشمند شامی غلام تھا جس قدر خلیفہ مامون کا خیرخواہ تھا اسی قدر رعایا کا ہمدرد تھا۔ تاریخ اس کا صرف ایک عیب دکھاتی ہے اور وہ یہ کہ یہ کھانے کا سخت حریص تھا۔ ۲۱۱ھ میں اس نے وفات پائی اور مامون خود اس کے جنازہ میں شریک ہوا، دعا کی اور دفن کے بعد اس کی تعریف کی۔ (تاریخ امت)

(۳) حافظ ابن تیمیہ ص ۶۴

شیخ تقی الدین ابوالعباس احمد بن شہاب الدین عبدالحلیم بن مجد الدین عبدالسلام ابن عبداللہ بن ابی القاسم مولود ماہ ربیع الاول ۶۶۱ھ مشہور حافظ و ناقد حدیث صاحب تصانیف کثیرہ، عابد و زاہد ہیں۔ دمشق اور مصر میں عرصہ تک درس حدیث میں مشغول رہے۔ بارہا آپ کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امتحان کیا گیا اور طرح طرح کی اذیتیں پہنچائی گئیں، مصر قاہرہ، اسکندریہ دمشق کے قلعوں میں آپ کو قید رکھا گیا۔ آپ نے ۲۰ ذیقعدہ ۷۲۸ھ میں قید خانہ ہی میں وفات پائی اور اب آپ اپنے بھائی شرف الدین عبداللہ کے پہلو میں آرام فرما ہیں۔ (تذکرۃ الحفاظ ص۴ ج۴)

(ب) (۴) شوذب خارجی ص۲۱۷

قال الشیخ "لم اطلع علی ترجمتہ" ۱۲ حاشیہ ص۵۔ اس کا نام بسطام ہے اور شوذب لقب ہے۔ نہایت فسادی شخص تھا جب مسلمہ بن عبدالملک کو ذ آیا تو اہل کوذ نے اس سے شوذب کی شکایت کی۔ مسلمہ نے مشہور شہسوار سعید بن عمرو حرشی کو دس ہزار سپاہیوں کے ساتھ شوذب کے پاس بھیجا۔ اس وقت وہ اپنے مکان میں تھا۔ لشکر کی اس کثیر تعداد کو دیکھ کر شوذب گھبرا گیا اور اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا کہ جو شخص متمنی شہادت ہے سو اس کے لئے شہادت کا موقع آپہنچا اور جو دنیا کا خواہشمند ہے۔ سو یاد رہے کہ دنیا ختم ہو چکی۔ غرض یہ کہ سعید بن عمرو کے لشکر نے شوذب کو اور اس کے اصحاب کو پیس کر رکھ دیا۔ تاریخ کامل ص۱۶۷ ج۴

(ج) (۵) جعفر طیار ص۲۴۳

جعفر طیار بن ابی طالب ہاشمی مشہور جلیل القدر صحابی، حضور انور کے محبوب چچا زاد بھائی حضرت علی کے بڑے بزرگ صاحب فضائل کثیرہ اور قدیم الاسلام ہیں (دیکھو الہدیۃ المزجاۃ ص۲۲)

(ح) (۶) حرث بن کلدہ ص۱۶۱

حرث بن کلدہ بن حلاج بن ابی سلمہ بن عبدالعزیٰ بن غیرہ بن عوف بن ثقیف۔ جاہلی دور کا مشہور طبیب ہے۔ اس کا نظریہ تھا کہ ہر مرض کی دوا پرہیز کا رہنا ہے۔ حضور صلعم نے حضرت سعد بن وقاص کے علاج کے لئے بلایا تو اس نے شراب تمر دوا تجویز کی۔ دمن اشعارہ ؎

وَاَمَّا اِذَا اسْتَنْعَمْتَ فَعُدْ لَكُمْ ✺ وَاُدْعٰى اِذَا مَا بِتُّ لِلْقَوْمِ نَوَّرَبُّ

فَاِنْ تَكُ خَيْرًا فَالْبَعِيْدُ يَنَالُهٗ ✺ وَاِنْ تَكُ شَرًّا فَابْنُ مَسْعُوْدٍ قَارِبُهٗ (معجم الشعراء ص۱۶۲ و سمط ص۱۵۶ ج۲)

(۷) حماد بن زید ص۹۱

حماد بن زید ۱۷۹ھ امام کبیر، محدث شہیر امام اعظم کے شاگرد رشید ہیں۔ ابن مہدی کا قول ہے کہ اپنے زمانہ میں آئمۃ الناس چار تھے۔ سفیان ثوری کوفہ میں، اوزاعی شام میں اور حماد بن زید بصرہ میں۔ خالد بن خداش کا قول ہے کہ حماد عقلاء اور ذوی الالباب میں سے تھے۔ یزید بن زریع نے موت پر کہا کہ سید المسلمین کی موت ہوئی (تہذیب ص۹ ج۳ و جواہر ص۳۱ ج۱ و ص۲۲۵ ج۲)

(۸) حکیم بن حزام ص

حکیم بن حزام بن خویلد قریشی صحابی حضرت خدیجہ کے بھتیجے ہیں۔ اصحاب فیل کے واقعہ سے تیرہ سال قبل پیدا ہوئے اور ایک سو بیس برس کی عمر میں ۵۴ھ میں یا اس کے بعد مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ ایام جاہلیت اور اسلام میں معززین قریش میں سمجھے جاتے تھے۔ نہایت عاقل، سخی اور نسب کے بڑے واقف کار تھے۔ (الہدیۃ المزجاۃ ص۲۲)

(ر) (۹) رویم ص۴۲

ان کی کنیت ابوالحسن ہے اور نام رویم والد کا نام یزید ہے۔ آپ عالم بالقرآن، واقف اسرار و مشائخ کبار میں سے تھے۔ حضرت عبداللہ خفیف آپ سے وصیت کے طالب ہوئے۔ آپ نے فرمایا اللہ کی راہ میں جان نثار کر دے۔ اگر یہ ہو سکے تو اقوال صوفیہ پر عمل نہ کر۔ آپ فرماتے ہیں کہ ایک بار دوپہر کو بغداد کے بازار میں مجھے پیاس معلوم ہوئی۔ ایک گھر سے پانی مانگا۔ انہوں نے کہا ٹھہر جا میں پانی لایا میں نے پی لیا۔ اس نے کہا دیکھو صوفی نے دن میں پانی پی لیا۔ اس روز سے میں نے کبھی دن میں پانی نہیں پیا۔ آپ نے صبح شباب میں ۳۰۳ھ میں وفات پائی (تذکرۃ الاولیاء و ہامش الکامل ص۱۸۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(ز) (۱۰) زیاد ص۳۶

قال الشیخ "لم اطلع علی ترجمتہ مع بذلنا وسعنا" ص۳۶ حاشیہ ۱ ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے اور نام زیاد، والد کا نام عبدالرحمان ہے اور شبطون کے ساتھ مشہور ہیں۔ صاحب نفح الطیب نے کہا ہے کہ اندلس میں سب سے پہلے امام مالک کے مذہب کو انہیں نے داخل کیا ہے۔ اس سے قبل اہل اندلس مذہب اوزاعی کے متبع تھے۔ امیر ہشام نے ان کو قرطبہ کا قاضی بنانا چاہا تو یہ جان بچا کر بھاگ گئے۔ امیر ہشام نے کہا کاش تمام لوگ زیاد کی طرح ہوتے۔ ان کی وفات ۲۰۴ھ یا ۱۹۳ھ یا ۱۹۴ھ یا ۱۹۹ھ میں ہوئی (دائرۃ المعارف [انسائیکلوپیڈیا] ص۲۱۲ ج۶)

(س) (۱۱) ابو النضر سالم ص۳۶

ابو النضر سالم بن ابی امیہ مولی عمر بن عبید اللہ تیمی متوفی ۱۲۹ھ ثقات تابعین اور جلیل القدر علماء میں سے ہیں۔ اکابر ائمہ دین نے ان سے احادیث روایت کی ہیں تمام کتب میں ان سے احادیث مروی ہیں۔ سفیان بن عیینہ ان کے فضل و عقل اور عبادت کی بہت تعریف کرتے تھے (الجواہر المضیۃ ص۵۳)

(۱۲) ابن دارہ شاعر ص۱۵

قال الشیخ "نام شاعر لیست کہ از دلاوران عرب بود ص۴۲ حاشیہ ۲ اس کا نام سالم ہے اور باپ کا نام مسافر دارہ اس کی ماں کا نام ہے جو قبیلہ بنی اسد سے تھی۔ دارہ چونکہ انتہائی جمیلہ تھی اس لئے "دارۃ القمر" سے تشبیہ دے کر اس کا نام دارہ رکھ دیا گیا۔ سالم بن مسافر اسی کی طرف منسوب ہے۔ ابن دارہ عدی بن حاتم کا بڑا مداح تھا۔ ایک مرتبہ اس نے عدی کی تعریف کی ؎

نَحْنُ فَلَلْنَا بِنِي مَعْدٍ قِرَانًا ۞ تُلَاقِي الرَّبِيعَ فِي دِيَارِ بَنِي نَبْهَلِ ۞ وَأَلْقَى اللَّيَالِيَ مِنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ۞ حُسَامًا كَلَوْنِ الْمِلْحِ سُلَّ مِنَ الْفَلَلِ

أَلَوْكَ حَوَادٍ لَا يَشِقُّ غُبَارُهُ ۞ وَأَنْتَ جَوَادٌ مَا تُقَدَّرُ بِالْمِثْلِ ۞ فَإِنْ تَفْعَلُوا خَيْرٌ فَشُكْرٌ وَإِنْ تَفْعَلُوا ۞ وَإِنْ تَفْعَلُوا شَرًّا فَشَكْرٌ وَأَلْقَى فَعَلْ

عدی نے کہا بس بس۔ میرے پاس صرف ایک ہزار ضائنہ۔ دو ہزار درہم۔ تین غلام اور ایک گھوڑا ہے اس سے زیادہ مال نہیں ہے۔ ابن دارہ نے کسی موقعہ پر ثابت بن رافع فزاری کی ہجو میں یہ شعر کہہ دیا ؎

لَأَمْلَأَنَّ فَزَارِيًّا خَلَوْتُ بِهِ ۞ عَلَى فِرَاشِكَ وَاكْتَبْهَا بِأَسْيَارِ

ثابت بن رافع نے غیظ و غضب میں زمیل بن عبد مناف کے ہاتھوں اسے قتل کرا دیا (الشعر والشعراء لابن قتیبہ ص۱۴۹)

(ط) (۱۳) طاشتکین ص۵۸

قال الشیخ "علم امیر من امراء بغداد" ص۳۶ بین السطور۔ طاشتکین عراقی امیر حاج، م ۶۰۲ھ کا لقب مجیر الدین ہے۔ اس نے اپنی زندگی میں ۲۶ حج کئے ہیں نہایت بہادر، سخی، بردبار اور کم گو شخص تھا ایک ایک ہفتہ گذر جاتا تھا کہ یہ بات نہیں کرتا تھا ایک مرتبہ کسی نے اس سے استغاثہ کیا اس نے بات نہیں کی اس نے کہا۔ خدا نے حضرت موسیٰ سے بات کی ہے۔ اس نے کہا تو موسیٰ نہیں ہے۔ اس نے کہا تو خدا نہیں ہے۔ پس طاشتکین نے اس کی فریاد رسی کی (شذرات الذہب ص۵)

(۱۴) طلیس مغنی ص۵۲

یہ ایک مشہور ڈوم اور گویا تھا جو بقول مشہور "برعکس نہند نام زنگی کافور" انتہائی بدصورت ڈیل ڈول کریہہ الاعضاء اور ایک آنکھ سے کانا تھا۔ اس کے نام اور کنیت میں شدید اختلاف ہے۔ حافظ ابن قتیبہ نے کتاب المعارف میں حضرت عامر بن عبداللہ صحابی کے مناقب کے ذیل میں اس کا نام عبدالملک اور کنیت ابو عبدالمنعم بتائی ہے۔ ابو الفرج اصبہانی نے کتاب الاغانی میں اس کا نام علیلہ بن عبداللہ اور لقب طلیس بتایا ہے۔ ابو القاسم عبدالملک معروف بابن بدرون نے شرح قصیدہ ابن عبدون میں اس کی کنیت ابو نعیم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مانی ہے۔ علامہ جوہری نے صحاح میں کہا ہے کہ اصل میں اس کا نام طائر ہے مگر جب یہ بیمار ہو گیا تو لوگوں نے طویس کر دیا۔ طویس جس طرح گانے میں ضرب المثل ہے اسی طرح نحوست و بدبختی میں بھی ضرب المثل ہے۔ اس کا انتقال بمر یاسی سال ۹۲ھ میں "سویدا" مقام میں ہوا ہے۔ یاقوت حموی نے کتاب "المشترک" میں ذکر کیا ہے کہ اس کی قبر "سقیا الجزل" میں ہے۔ لیکن سقیا الجزل کہاں ہے یہ ذکر نہیں کیا۔ وذکر العلامۃ ابا القاسم الصوت الذی غنی بہ وہو ہذا ؎

قَدْ بَرَانِي الشَّوْقُ حَتَّى ❊ كِدْتُ مِنْ شَوْقِي أَمُوتُ

(ع)

(۱۵) سہیلی ص۱۷۲

قال الشیخ "لم یتیسر لنا ترجمتہ" ص۸۹ حاشیہ ۳۔ اس کا نام عبدالرحمن ہے اور والد کا نام عبداللہ ہے۔ پورا نسب یوں ہے :- عبدالرحمن بن عبداللہ بن احمد بن حسین بن سعدون۔ ان کی تین کنیتیں ہیں۔ ابوالقاسم۔ ابوزید۔ ابوالحسن۔ سہیل مالقہ کے قریب ایک بستی ہے جو سہیل ستارہ کے نام سے موسوم ہے۔ کیونکہ یہ ستارہ سوائے اس پہاڑی کے جو اس بستی کے قریب ہے۔ بلاد اندلس میں کسی اور جگہ سے دکھائی نہیں دیتا۔ علامہ سہیلی تقریباً ۵۰۸ھ میں سہیل بستی میں پیدا ہوئے اور ابوداؤد سلیمان بن یحییٰ ابوعبداللہ بن معمر قاضی ابوبکر بن العربی، شریح بن محمد وغیرہم سے تحصیل علم کی۔ آپ کی مشہور و معروف کتاب "الروض الانف" شرح سیرت ابن ہشام چار جلدوں میں ہے۔ موصوف نے ذکر کیا ہے کہ میں نے اس کی تالیف ایک سو بیس کتابوں سے کی ہے۔ اس کے علاوہ نتائج النظر، کتاب الاعلام بما ابہم فی القرآن من الاسماء الاعلام، کتاب الفرائض، مسئلہ رویۃ اللہ تعالیٰ۔ مسئلہ رویۃ النبیؐ۔ مسئلۃ السرق، عور الدجال بھی آپ ہی کی تصانیف ہیں اور یہ سب اس وقت ہے جبکہ سترہ سال کی عمر میں آپ کی بینائی ختم ہو چکی تھی۔ ۲۵ شعبان ۵۸۱ھ میں آپ کی وفات ہوئی ہے صاحب نفح الطیب نے بیان کیا ہے کہ میں نے بارہا ان کی قبر کی زیارت کی ہے (تذکرۃ الحفاظ ص۱۲۷ واستطرفہ ص۹۰)

(۱۶) عبداللہ بن سوار ص۱۶۴

قال الشیخ "لاندری من ہو" ص۸۴ حاشیہ ۱۔ یہ عبداللہ بن سوار عبدی ہے جو ثغر ہند پر معاویہؓ کا عامل تھا۔ ابن خلدون نے ذکر کیا ہے کہ اس نے اہل تیمان سے جنگ لڑی اور مال غنیمت حاصل کر کے معاویہ کے پاس آیا اور مال غنیمت سے حاصل کردہ گھوڑے اس کو ہدیہ کر کے پھر واپس ہوا اہل تیمان نے ترک کی مدد حاصل کر کے اسکو قتل کر دیا۔ وکان کریما فی الغایۃ لم یکن احد سواد یرقد انما فی عسکرہ۔ (دائرۃ المعارف ج۱۱ ص۵۰)

(۱۷) العرجی ص۱۵۹

قال الشیخ "العرجی منزلے ست براہ مکہ معظمہ وازاں منزل ست عبداللہ بن عمر بن عثمان العرجی شاعر" ص۷۹ حاشیہ ۵ یہ بنی امیہ کا بہت بڑا شاعر تھا۔ ابراہیم بن ہشام مخزومی کی بہت ہجو کرتا تھا ایک مرتبہ اس نے پکڑ کر اس کو قید کر دیا۔ نو سال تک قید رہا۔ بالآخر وہیں اس کا انتقال ہو گیا۔ قال العرجی وہو محبوس ؎

كَانِّيَ لَمْ أَكُنْ فِيهِمْ وَلَمْ تَكُ بَيْنَتِي فِي آلِ عَمْرِو ❊ وَلَمْ تَكُ بَيْنَتِي فِي آلِ عَمْرِو

أَضَاعُونِي وَأَيَّ فَتًى أَضَاعُوا ❊ لِيَوْمِ كَرِيهَةٍ وَسِدَادِ ثَغْرٍ (الشعر والشعراء ص۲۲۴)

(۱۸) عبید بن شریہ ص۱۳۰

مسکوت عنہ ہے۔ عبید بن شریہ جرہمی وہی ہے جو عربی نثر کا ماہر مؤلف تھا جس نے ۶۸۰ء میں معاویہ کے لئے اخبار الیمن واشعارہا وانسابہا تالیف کی تھی جس کے مخطوطے یمن میں موجود ہیں امیر معاویہ نے اس کو صنعاء یمن سے بلوایا اور متقدمین ملوک عرب وعجم کے حالات دریافت کئے جب اس نے امیر معاویہ کے سوالات کا صحیح صحیح جواب دیا تو معاویہ نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کو ان کے حالات واخبار مدون کرنے کا حکم کیا (منجد ص۲۲۲/۲، حاشیہ حسن سندوبی بر البیان والتبیین ص۲۸۱/۱)

(۱۹) عدی بن حاتم ص۱۵۱

عدی بن حاتم بن عبداللہ بن سعد بن حشرج بن امرالقیس الطریف صحابی ہیں۔ ۹ھ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور زمانہ ردت میں انہوں نے اپنی قوم کو فتنۂ ارتداد سے روکے رکھا اور اپنی قوم کا حال اور زکوٰۃ کا مال لے کر حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے جس سے صحابہ بہت خوش ہوئے۔ یہ اپنے نامور والد حاتم کی طرح نہایت سخی اور جواد تھے۔ حضور صلعم کے بعد خلفاء کے زمانہ میں برابر جہاد میں مصروف رہے۔ انہوں نے ایک سو بیس برس کی عمر میں ۶۸ھ میں یا اس کے بعد وفات پائی۔ ان کی سخاوت کے دلچسپ قصوں میں سے جو بروایت معتبر مذکور ہیں ایک یہ ہے کہ ایک مرتبہ کسی ضرورت سے اشعث بن قیس نے ان سے حاتم کی دیگیں عاریۃً منگوائیں۔ انہوں نے دیگوں کو غلہ یا چاندی سے پُر کر کے بھیجدیا۔ اشعث بن قیس نے کہلایا کہ میں نے خالی دیگیں مانگی تھیں۔ عدی نے کہا کہ میں خالی دیگیں نہیں دیا کرتا ہوں۔

(تہذیب التہذیب ص۱۶۶/۱۱ الہدیۃ المزجاۃ ص۱۱)

(۲۰) شیخ ابوحفص عمر حداد ص۱۳۳

قال الشیخ "انا نظن انہ ابوحفص عمر النیسابوری اھ" ص۶۲ حاشیہ ۱ صاحب تذکرۃ الاولیاء نے ان کے حالات میں لکھا ہے کہ آپ قطب عالم شیخ اکرم تھے۔ حضرت ابوعثمان حیری آپ کے مرید ہیں۔ حضرت شاہ شجاع کرمانی آپ کی ملاقات کو آئے اور آپ کے ہمراہ بغداد جا کر مشائخ کاملین کی ملاقات سے بہرہ اندوز ہوئے۔ حضرت جنید بغدادی، حضرت شبلی، حضرت رویم، ابوتراب نخشبی آپ کا بہت اکرام کرتے تھے۔ آپ ایک دینار روز کماتے تھے اور درویشوں کو دے دیا کرتے یا بیوہ عورتوں کے گھر میں پھینک آتے، اس طرح کہ کسی کو معلوم نہ ہو کہ یہ دینار کون پھینک گیا، حضرت عبداللہ سلمی نے وصیت کی تھی کہ میرا سر حضرت ابوحفص کے قدموں پر رکھنا۔ آپ نے ۲۶۰ھ میں وفات پائی ہے (تذکرۃ الاولیاء)

(۲۱) علی بن حسین بن واقد ص۱۶۵

علی بن حسین بن واقد مروزی مولود ۱۲۵ھ متوفی ۲۱۱ھ یا ۲۱۲ھ ضعیف محدثین میں سے ہیں۔ ابن حبان نے امام بخاری سے نقل کیا ہے کہ میں صبح وشام ان کے پاس کو گذرتا تھا، اور ان سے کوئی روایت نہیں لکھتا تھا، انہوں نے اپنے والد ہشام بن سعد، نوح بن ابی مریم۔ ابن المبارک، خارجہ بن مصعب، ابوحمزہ کسائی سے روایت کی ہے۔ (تہذیب التہذیب ص۳۰۸/۷)

(۲۲) کثیر حضرمی ص۱۶۷

(ک) ممکن ہے کہ یہ کثیر بن مرہ حضرمی ہوں، جن کی کنیت ابوشجرہ یا ابوالقاسم ہے۔ ابن سعد نے ان کو تابعین شام کے دوسرے طبقہ میں ذکر کیا ہے۔ ابن سعد، عجلی، نسائی وغیرہم نے ان کی توثیق کی ہے۔ حضرت معاذ بن جبل۔ عمر بن الخطاب، عبادہ بن الصامت ابوالدرداء تمیم داری، عقبہ بن عامر، ابوہریرہ سے انہوں نے روایت کی ہے (تہذیب التہذیب ص۴۲۶/۸)

(۲۳) محرز مولی ابی ہریرہ ص۱۵۱ (م)

محرز بن جعفر حجازی منصوری شاعر ہے۔ علامہ مرزبانی نے عبدالعزیز بن محمد کے مرثیہ میں اس کے یہ اشعار نقل کئے ہیں ؎

لانوم فارق قلبی التہاما ؛ ان الرزیۃ مارزئنا العاما ؛ لورود ذو شفق حمام نبیۃ ؛ لردت عن عبدالعزیز حمایا ؛
فلا یکینک ماودعت قمریۃ ؛ تدعو علی فنن الغصن حاما

(معجم الشعراء ص۴۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۲۴) ابن الصائغ ص۸۶

قال الشیخ "ہو مع بعض شعراء العرب" ص۳۱ بین السطور۔ اس کا نام محمد ہے اور کنیت ابوبکر اور ابن باجہ کے ساتھ مشہور ہے۔ سرقسطہ میں پیدا ہوا پھر وہاں سے فارس کی طرف منتقل ہو گیا تھا۔ تدبیر المتوحد، شرح ارسطو وغیرہ اس کی ہے۔ یہ فلاسفہ کا بڑا حامی تھا اور الحاد کے ساتھ متہم ہوا فتح بن خاقان نے اس کی ایسی ہجو کی ہے کہ شاید ہی کسی نے آج تک کسی کی ایسی ہجو کی ہو (دیکھو شرح ص ۱۱ منہ (شذرات الذہب ص۲۸ ج۵ و منجد ص۵۱۲)

(۲۵) مختار بن ابی عبید ص۸

ص۲ حاشیہ ۵ میں ان کو مختار بن ابی عبیدہ کہا ہے: صحیح مختار بن ابوعبید ہے۔ یہ ۱ھ ہجری میں پیدا ہوا تھا۔ مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکا۔ یہ شرار تابعین میں سے ہے یہاں تک کہ اس نے نبوت کا بھی دعویٰ کیا ہے حضرت عبداللہ بن زبیر نے اپنے بھائی مصعب کے لشکر دے کر بھیجا۔ انہوں نے کوفہ کے قریب ۶۷ھ میں اس کو قتل کر دیا (اکمال ص۱۵)

(۲۶) ابو بلال خارجی ص۲۷

قال الشیخ "لم نقف علی ترجمتہ" ص۲۱، حاشیہ ۳ ابو بلال خارجی حنظلی تمیمی کا نام مرداس ہے اور اس کی ماں کا نام اُدیّہ ہے۔ باپ کا نام حُدَیر یا حدیر ہے۔ یہ خارجیوں میں بڑا عابد زاہد، مجتہد اور عظیم المرتبہ تھا۔ جنگ صفین میں حضرت علیؓ کے ساتھ رہا ہے۔

ابن زیاد نے اولاً اس کو قید کیا پھر اس کو اور اس کے بھائی عروہ بن ادیہ کو دیگر خوارج کے ساتھ قتل کرا دیا تھا۔ ایک مرتبہ یہ ایک اونٹ کے پاس کوفہ کے راجس پر قطران ملا ہوا تھا دیکھتے ہی بیہوش ہو گیا اور جب افاقہ ہوا تو اس نے یہ آیت پڑھی۔ سرابیلھم من قطران وتغشی وجوھہم النار" جب معاویہ نے عبیداللہ بن زیاد کو بصرہ کا والی بنایا تو اس نے اس سے بغاوت کی کیونکہ بجائے خارجیہ کے ساتھ جو ظلم و ستم ہوا تھا اس پر یہ صبر نہ کر سکا چنانچہ اس نے اپنے لوگوں میں عام اعلان کیا کہ بخدا! ہم ان ظالموں کے درمیان ہرگز نہیں رہ سکتے یہ کہہ کر بغاوت شروع کر دی اور یہ شعر پڑھنے لگا ے ابعد ابن وھب ذی النزاھتہ والتقی ، ومن خاض فی تلک الحروب المہالکا، احب بقاء ادارجی سلامتہ ، وقد قتلوا زید بن حصن ومالکا، فیارب سلم منیتی وبصیرتی ، وھب لی التقی حتی الاقی اولئکا، اس پر ابن زیاد نے اسلم بن زرعہ کی سپہ سالاری میں مقابلہ کے لئے دو ہزار کا لشکر بھیجا جنکو ابو بلال اور اس کے ساتھیوں نے شکست دیدی حالانکہ یہ لوگ صرف چالیس آدمی تھے، اس کے بعد ابن زیاد نے عباد بن علقمہ ماز نی کی سپہ سالاری میں ایک بہت بڑا لشکر بھیجا اور گھمسان کی لڑائی ہوئی، جب نماز کا وقت آیا تو ابو بلال نے نماز پڑھنے کی مہلت چاہی لیکن جب یہ لوگ نماز پڑھنے میں مشغول ہوئے تو عباد اپنے لشکر کے ساتھ ان پر ٹوٹ پڑا اور سب کو قتل کر ڈالا، وقد رثاہ عمران بن حطان بقولہ ے یا عین بکی لمرداس ومصرعہ ، یارب مرداس اجعلنی کمرداس، ترکتنی ہامۃ ابکی لمرزئتی ، فی منزل موحش من بعد ایناس، انکرت بعدک من قد کنت اعرفہ ، ومالناس بعدک یا مرداس بالناس ، اما شربت بکاس دار اولہا ، علی القرون فذا قوا جرعۃ الکاس فکل من لم یذقہا شارب عجلا، منہا بانفاس ورد بعد انفاس (دائرۃ المعارف ص۲۹ ، حاشیہ حسن سندوبی بر "البیان والتبیین ص۵)

(۲۷) ابو برزہ ص۲۲

(ف)

ابو برزہ نضلہ بن عبید اسلمی صحابی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ متعدد غزوات میں شریک رہے۔ وفات شریف کے بعد یہ بصرہ چلے گئے اور خلفاء راشدین کے زمانہ میں بھی جہاد میں مصروف رہے یہاں تک کہ خراسان پر جہاد کیا اور مرو یا بصرہ میں ۶۵ھ یا اس سے قبل وفات پائی (الاصابہ ج۳ ص۱۳۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۲۸) ہشام بن عبدالحکم ص۱۰۱

(ہ)

قال الشیخ "لم اقف علی ترجمتہ" ص۲۰۳ حاشیہ ۱ ۔ اس کی کنیت ابو محمد ہے اور نام ہشام۔ یہ کبار شیعہ میں سے تھا۔ اس نے کوفہ میں نشو ونما پایا اس کے بعد بغداد چلا آیا اور یحییٰ بن خالد برمکی اور ہارون الرشید کی قربت حاصل کی۔ اس کی کچھ تالیفات بھی ہیں جو سب مفقود ہیں (معجم ص۵۵۲)

(۲۹) ہشام ابن الکلبی ص۱۰۱

یہ محمد بن السائب الکلبی (صاحب کتب کثیرہ اور مشہور اخباری) کا بیٹا ہے، یہ دونوں باپ بیٹے مشہور اخباری اور راوی انساب تھے، امام جاحظ البیان والتبیین ص۲۵۶ پر کہتے ہیں" ومن نسابی الکلب۔ محمد بن السائب، وہشام بن محمد بن السائب اور ص۲۸۱ پر لکھتے ہیں" ومنہم من الرواۃ والنسابین والعلماء۔ شرقی بن القطامی الکلبی، و محمد بن السائب الکلبی، وعبداللہ بن عیاش الہمدانی، وہشام بن السائب الکلبی اھ" کتاب الاصنام اور دیگر کتب جیدہ اسکی ہیں، امام جاحظ نے ص۱۲۳ پر ابو یعقوب خریمی سے نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے تین آدمیوں جیسا کوئی نہیں دیکھا کہ وہ خود تو دوسروں کو کھا جانے والے تھے لیکن تین آدمیوں کو دیکھ کر اس طرح پگھل جاتے تھے جیسے پانی میں نمک یا آگ میں رانگ، ہشام بن الکلبی، ہیثم بن عدی، کو دیکھ کر اور ہیثم بن عدی، موسیٰ ضبی کو دیکھ کر اور ابوالحسن علی بن عبداللہ بن سیف عُلَوِیہ، ابوالمہنا مخارق مغنی کو دیکھ کر:۔ (البیان والتبیین مع حاشیہ حسن سندوبی)

(۳۰) ہیثم بن عدی ص۹۴

قال الشیخ "لم اطلع علی ترجمتہ" ص۱۲۴ حاشیہ ۴ ابوعبدالرحمٰن ہیثم بن عدی طائی کوفی مولود ۱۲۸ھ متوفی ۲۰۹ھ مشہور مؤرخ اور اخباری شخص ہے اور خارجیوں کا ہمنوا ہے، مجالد۔ ابن اسحاق وغیرہ سے روایت کرتا ہے مگر حدیث میں ضعیف ہے قال ابوداؤد السجستانی "کذاب" اس نے بنوالحارث بن کعب کی ایک عورت کے ساتھ شادی کرلی تھی، بنوالحارث کے معزز لوگ ہارون الرشید کے پاس آئے اور انھوں نے تفریق کا مطالبہ کیا ہارون الرشید نے کہا کہ یہ وہی شخص تو ہے جس کی بابت شاعر نے کہا ہے ؎ اذا نسبت عدیا فی بنی شعل × فقدم الدال قبل العین فی النسب، لوگوں نے کہا: جی حضور! یہ وہی شخص ہے اور شاعر ذہل بن شعلبہ شیبانی کوفی ہے، اس پر ہارون نے اپنے قائد بن میں سے داؤد بن یزید کو حکم کیا کہ ان میں تفریق کرادو پس لوگوں نے اس کو پکڑ کر خوب پیٹا یہاں تک کہ اس نے بیوی کو طلاق دیدی وفی ذلک یقول علی بن جبلۃ العکوک ؎ للہیثم بن عدی نسبۃ جھوت × آیاتہ فاراحتنا من العدد اعد دعدیا فلوما لبقاعلہ، ما عم الناس لم ینقص ولم یزد، نفسی فداء بنی عبدالمدان وقد × تلوہ للوجہ واستعلوہ بالعمد، حتی ازالوہ کرہا عن کریمتہم × وعرفوہ بذل ابن اصل عدی ایا ابن الخبیثۃ من اہجو فاقصر، اذا ہجوت وما تنمی الی احد (شذرات الذہب ص۱۹۲ وتاریخ کامل ص۲۰۵ وحاشیہ حسن سندوبی بر "البیان والتبیین" ص۱۲۰ و ص۱۸۶)

(ی) (۳۱) ابو محمد یحییٰ بن مبارک یزیدی ص۱۰۲

یہ یزید بن منصور حمیری کے لڑکے کو پڑھاتے تھے، اس لئے ان کو یزیدی کہتے ہیں۔ یزیدی، نحوی، لغوی، قاری شاعر ابوبکر وابن العلاء خلیل جعفری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وغیرہ کے شاگرد تھے۔ ایک روز یزیدی خلیل کی ملاقات کو آئے۔ خلیل اپنی گدی پر بیٹھے ہوئے تھے، مگر گدی ایسی نہ تھی جس پر دو آدمی آسانی سے بیٹھ سکیں۔ اس پر بھی خلیل فرطِ محبت میں گدی سے سرک گئے۔ یزیدی نے پاس ادب سے عذر کیا کہ آپ کو تکلیف ہوگی۔ خلیل نے مسکرا کر کہا، بیٹھو کہیں دوستوں میں بھی جگہ تنگ ہوتی ہے۔ خلیل ایسے شخص نہ تھے جو ہر کس و ناکس کو اپنی گدی پر بٹھائیں۔ مگر یزیدی ایسے رتبہ کے شاگرد تھے جن کے لئے خلیل مسند سے سرک گئے۔ ایک روز ایک خوبصورت خوش آواز عورت مامون کے پاس اشعار پڑھ رہی تھی۔ جب خوبصورتی و خوش آوازی جمع ہوتے ہیں تو سننے والوں کے دل سے اس کی کیفیت پوچھئے ؎

خوبی رود و خوبی آواز می برد ہر یکے بہ تنہا دل ☼ چوں شود ہر دو جمع در کیماکار صاحبدلاں بود مشکل

مامون از خود رفتہ ہو کر چیخ اٹھا پھر سنبھل کر کہنے لگا: کیوں استاد کیا سماں ہے۔ کیا دنیا کی کوئی چیز اس سے بہتر ہو سکتی ہے؟ یزیدی نے کہا ہاں شکرِ نعمت میں ایسی لذت حاصل ہوتی ہے جس سے بڑھ کر نعمت میں مزہ نہیں ملتا۔ مامون نے کہا، سچ ہے ابھی ایک لاکھ درہم اہل حاجات کو خیرات کئے جائیں۔ یزیدی نے قریب ایک سو سال کی عمر میں ۲۰۲ھ میں وفات پائی۔ کتاب النوادر، جامع شعر و ادب، کتاب النقط وغیرہ آپ کی تصانیف ہیں۔

(۳۳) شیخ یوسف ص۱۳۳

قال الشیخ "لم نطلع علی ترجمۃ" ص۶۲ حاشیہ ۱۲ شیخ یوسف بن حسین نہایت حسین اور بڑے باکمال اولیاء میں سے ہیں۔ حضرت ذوالنون سے آپ بیعت ہیں اور ابو تراب، ابو سعید خراز جیسے مشائخ سے فیضِ صحبت رکھتے ہیں۔ حضرت ابراہیم خواص فرماتے ہیں کہ میں نے ایک بار خواب میں غیب سے سنی کہ یوسف بن حسین سے کہدو کہ تو راندۂ درگاہ ہے۔ خواب سے بیدار ہوا تو ان سے بیان کرتے ہوئے شرم آئی۔ تیسری بار خواب میں کہا گیا کہ اگر تو نے ان سے نہ کہا تو تجھ کو ایسی سزا ملے گی کہ زندگی بھر تکلیف میں مبتلا رہے گا۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا کوئی شعر سنا۔ میں نے شعر پڑھا تو آپ کی آنکھوں سے خون کے آنسو بہنے لگے اور فرمایا کہ لوگ میرے سامنے قرآن پڑھ رہے تھے مگر مجھے رقت نہ ہوئی اور اس شعر نے مجھے بے قرار کر دیا لوگ مجھے زندیق کہتے ہیں، سچ ہے اور خطاب باری "راندۂ درگاہ ہے"۔ میرے حق میں درست ہے۔ مجھے اس سے بڑا تعجب ہوا۔ اور اسی پریشان میں صحرا کی طرف نکل گیا۔ راستے میں حضرت خضرؑ سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے فرمایا کہ یوسف بن حسین جمیع عشق الٰہی کے گھائل ہیں اور علیین ان کا جگہ ہے۔ اللہ کی راہ میں ایسا مرتبہ حاصل کرنا چاہئے کہ اگر تنزل بھی ہو تو علیین ہو۔ نزع کے وقت آپ نے فرمایا، اے اللہ میں نے خلق کو تو لا اور نفس کو فعلاً نعمت کی، میرے نفس کی خیانت کو خلق کی نعمت کے عوض میں معاف کر دے (تذکرۃ الاولیاء میں ان کے ساتھ ابو عثمان حیری کی فریفتگی کا قصہ بھی مذکور ہے)

فہرست اصحاب تاریخ جن کے حالات شارح کتاب کو بھی معلوم نہ ہو سکے

اسماء	صفحات	اسماء	صفحات	اسماء	صفحات
ابراہیم ابن حبیب)	۲۷۴	ابوالعباس کندی	۵۷	ادریس مخزومی	۲۶۳
ابراہیم بن عبداللہ خراسانی	۵۴	ابوالعاص	۹۸	ایاس بن قبیصہ	۱۰۲
ابن السری	۹۰	ابوالقاسم بن الارزق	۱۹۹	س	
ابن عامر	۱۵۴	ابولؤلؤ	۲۵۶	ربیع الحاجب	۱۶۴
ابوایوب بجستانی	۲۸۳	ابوالمکنون نحوی	۱۱۱	خ	
ابوایوب مرزبانی	۱۲۰	ابی بن خلف		خلیل بن احمد	۱۰۶
ابولیثری	۱۵۰	اسلم بن زرعہ	۲۷۶	س	
				سعید الحری	۱۰۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سعید القصری	۱۰	عمرو بن عبید	۲۸۱	مسعر بن فدکیک	
سنان بن انس نخعی	۲۲	عمرو بن مصبح	۱۹۴	معلی بن جارود عبدی	۲۸۱
سوار المنقری	۶۶	عمرو بن مجرح ؓ	۲۸۵	معلی بن زیاد	۹۱
ص		عمرو بن سعد بن ابی وقاص	۲۲	معلی طائی	۹۰
صاحب الحمائ	۸۵	عنیزبن لبید	۱۳	منذر بن نعمان	۱۷۷
صدقہ بن عبداللہ	۶۱	عوانہ بن الحکم		مہاجر بن عبداللہ	۲۷۷
ع		ف		ن	
عباس الفضل الہاشمی	۱۶۷	فقیہ محدث	۵۸	نعمان بن منذر	۱۰۲
عبدالرحمن بن سلام المقری	۱۶۶	م		ہ	
عبدالاعلی النصبی	۱۳۲	مالک بن منذر	۲۸۴	ہلال بن اسعد مازنی	۶۱
		محمد	۷۷		
علی بن یقطین	۱۹۷	محمد بن زبیر	۲۱۵		

فہرست مضامین کتاب نفحۃ العرب

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان	
دیباچہ	۴۶	یجیب علی السائل ان یتکرر فی سؤالہ	۵۶	ضبط النفس عند کلام الاوغاد والازدال	۷۷
الباب الاول فی النشر	۴۱	کلام العرب خال عن الحشو	۵۷	شؤم الدار	۷۹
السیف باسا عدلا الساعد بالسیف	″	طول الامل	۵۸	من عادی لی ولیا فقد آذنتہ بالحرب	۸۲
الکف عن الدنیا اجوبۃ	۴۲/۴۳	نصیحۃ السلطان ولزوم طاعتہ	۵۹	عرض الحدیث علی کتاب اللہ۔ التسلیم	۸۴/۸۵
مسئلہ	۴۵	البزل۔ اعاذنا اللہ من کثرۃ الاکل	۶۰/۶۱	وأد البنات	۸۶
الف فی الماء واست فی السماء	۴۶	ماتورثہ الحکمۃ البرنانیۃ قلۃ الطعام	۶۴/۶۵	الفصل بین التانیث اللفظی والمعنوی	۸۸
الحلم	۴۸	عدل علیؓ	۶۶	الکنایۃ	۸۹
الطمع	۴۹	استماع الاغتیاب۔ قوۃ الفصاحۃ	۶۷/۶۸	جود سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم	۹۱
کف اللسان عن الوقوع فی عرض الانسان	۵۰	قوۃ الحفظ۔ ذکاوۃ ایاس	۶۹/۷۰	قصۃ سیدنا نوحؑ	۹۲
نوع غریب من المسابۃ	۵۱	قضاء علی کرم اللہ وجہہ	۷۱	مراتب الاصدقاء، اللوبرلم	۹۳/۹۴
معنی قولہم فلان اشأم من طویس	۵۲	عدم الفصاحۃ	۷۲	الشجاعۃ الدینیۃ۔ الذکاوۃ	۹۵/۹۶
من قال مالا ینبغی سمع مالا یشتہی	۵۳	المسمی بالملک لا یکفی لغیرہ	۷۳	الوفاء والمحافظۃ والامانۃ	۹۸
التضرع الی اللہ تعالی شانہ	۵۴	التقنین العیب	۷۵	موعظۃ السلف	۹۹
صحبۃ الاحداث	۵۵	اختلاف العلماء رحمۃ	۷۶	الشرید ذہ فی الاصل الصنوبر	۱۰۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

النجابة	۱۰۱	نبذة من ذكر الحجاج	۱۵۹	رحلته الاولى الى الشام	۲۳۶
لا تشق من نباح كلب الا بكسرة خبزة	۱۰۳	رب اخ لم تلده امك	۱۶۲	رحلته الثانية الى الشام. التزوج بخديجة	۲۳۷ / ۲۳۸
فضل العلماء على الملوك	۱۰۴	ان الله هو الرزاق ذو القوة المتين	۱۶۶	بناء الكعبة	۲۳۹
لا تقبلوا بقول احد من غير تدبر	۱۰۷	بسط العدالة ورد المظالم	۱۶۷	ابتداء الوحي	۲۴۰
اغراء الصديق على الصديق	۱۰۸	نبذة من رقة الحرة	۱۷۰	الدعوة	۲۴۲
ظرافة ادبية	۱۰۹	الكرم كرم النفس	۱۷۳	الهجرة الى الحبشة	۲۴۳
الاستقسام بالازلام	۱۱۲	الشجاعة	۱۷۵	التقاطع فيما بين كفار مكة والمؤمنين	۲۴۴
نصيحة سيدنا نوح لابنه اه	۱۱۴	منع التجبر	۱۸۰	موت ابي طالب وخديجة	۲۴۵
ذكاوة الملوك وحسن الطلب	۱۱۶	صيانة الملوك رعاياهم	۱۸۲	الاسراء والبيعة	۲۴۶
محبة العلم	۱۱۸	المواعظ	۱۸۴	الهجرة	۲۴۷
خوف البعد قدر التقرب	۱۲۰	قصة سيدنا عيسى بن مريم	۱۸۹	الغزوات والسرايا	۲۵۱
الابهام	۱۲۱	قصة سيدنا ابراهيم	۱۹۲	غزوة الحديبية وارسال الرسل	۲۵۳
ان العصا قرعت لذي الحلم	۱۲۳	الكيس من تهيأ للموت	۱۹۵	وفاته، حلية المباركة	۲۵۴
الايثار	۱۲۵	يؤثرون على انفسهم ولو كان بهم خصاصة	۱۹۸	العشرة المبشرة، السيرة الصديقية	۲۵۶
لا عاصة لمخلوق في معصية الخالق	۱۲۶	الانتخاب والتعليم	۲۰۱	السيرة الفاروقية، السيرة العثمانية	۲۵۷
رجل جرى على لسانه في خيرته اه	۱۳۰	عزة دينية تفوق عزة دنيوية	۲۰۲	السيرة العلوية، طلحة، الزبير	۲۵۸
الكريم لا ينسى من احسن اليه	۱۳۱	مناظرة ابن عباس مع الخوارج	۳۰۶	سعد، سعيد، عبد الرحمن، ابو عبيدة	"
لا تحزن اذا اساء ابك الظن اه	۱۳۳	يوم احد	۲۰۹	ثمرة العلم	"
التواضع	۱۳۴	قصة سيدنا موسى واخيه	۲۱۱	اكرام الشيب	۲۵۹
الجواب المفحم	۱۳۷	المناظرة بين عمر بن عبد العزيز اه	۲۱۵	اعتوار الاعراب	۲۶۰
الادب خير الذخائر	۱۳۹	رزء الحسين	۲۱۹	صون اللسان عما يزل اليه	۲۶۱
الفرج بعد الشدة	۱۴۲	نبذة من ذكاوة العرب	۲۲۳	ما العيب لمن خلق قبيح الوجه؟	"
الارتجال	۱۴۴	العدالة الفاروقية	۲۲۷	التفكر في القضاء	۲۶۴
تحلم السلاطين على اهل الدين اه	۱۴۶	السيرة النبوية المحمدية	۲۳۳	كيف النجاة من الالسنة الطاعنة	۲۶۵
حديث عليان اذ ذئب في زنى شاة	۱۴۸	نسبه صلى الله عليه وسلم	"	الفرح على العلم	۲۶۶
جود حاتم الطائي	۱۵۰	وفاة ابيه، ولادته، رضاعته	۲۳۴	جزاء الطمع	۲۶۷
ان الحكم الا لله	۱۵۲	شق صدره صلى الله عليه وسلم	۲۳۵	ستر العيوب والمجاملة مع من يوذيه	۲۷۰
[illegible]	۱۵۳	وفاة امه صلى الله عليه وسلم	۲۳۶	الدناءة	۲۷۱
لا [illegible] غار لله	۱۵۷	وفاة عبد المطلب	"	العلم لا يعطيك بعضه حتى تعطيه كلك	"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معنر عن الذبيين	۲۷۳
احسن الى من اساء اليك	۲۷۴
مدح الجبن	۲۷۶
الحذاقة في الرمي	۲۷۷
الباحث عن حتفه بظلفه	۲۷۹
اخلاف الوعد. حسن الجوار	۲۸۰/۲۸۱
علم الحاج، البارياه	۲۸۱/۲۸۲
تعظيم الصحبة النبوية	۲۸۳
ثمرة الادب	"
الحسود لا يرضى بشيئ. حب الجهاد	۲۸۴/۲۸۵
العقوق	۲۸۵
نخامة مسك	۲۸۶
الباب الثاني في النظم	۲۹۰
الشيخ عمر بن الوردي	"
للشيخ تقي الدين ابي بكر علي الحموي	۲۹۱
وبعضهم لبعض الاكابر	۲۹۲/۲۹۳
مدح النبي المختار / نور الدين ابو الحسن علي بن احمد	۲۹۳
وقال حسان يمدح النبي صلعم	۲۹۵
الاقتداء بالنبي. الرضاء بالقضاء	۲۹۶
الشكر. الدنيا	۲۹۶/۲۹۷
ابو ذبة القرطبي	۲۹۷
الاضبط. زياد بن زيد. الاخطل الشافعي	۲۹۸
وبعض الزهاد. التهامي	۲۹۹
انقلاب الزمان	۲۹۹
معن بن اوس. ابو سعيد	۳۰۰

استنشا المتوكل اه ابو العتاهية	۳۰۱
علو الهمة (القاضي بهجة الله)	۳۰۲
حسان بن ثابت، ابو ذويب الهذلي	۳۰۳
بشار بن برد، ابو الفرج. ابو الحسن المرسوي	۳۰۴
ابو الفتح. وقال آخر لبعضهم	۳۰۵
عبد المطلب. الشبلي. الاسي (ابو بكر)	۳۰۶
ابو محمد القاسم. صفي الدين. ابن رشيق	۳۰۶/۳۰۷
سمت المولى السيد حسين احمد المدني اه	۳۰۷
الاغتراب (ابو العرب)	۳۰۸
فخر الدين. النابغة. ابو العتاهية	"
ليس الغنى من المال	۳۰۹
المشورة، و لبعضهم	۳۱۰
العبرة للعمل لا للقول	"
ضياع العمل، المرتك والملو / مغرك	۳۱۱
رفعة الارذال سببا لهلاكهم	۳۱۲
الفخر بالاباء	"
الطيب الى الات لمؤلف الكتاب	۳۱۳
المدائح (للمؤلف	۳۱۵
لمؤلفه عفرله	۳۱۸
البجار	۳۲۰
التهنئة بالعيد السعيد	۳۲۱
مدح المذموم. حسن الجهل	۳۲۲
مدح الشيب (مسلم بن الوليد)	"
ابو الفتح كشاجم. ابو عبد الله	۳۲۴

الجبن (لبعضهم)	۳۲۵
ذم المذموم، ذم الحسد.	"
تفكر في احسن من بين نبذه الابيات	۳۲۶
عدم الاكتراث بما تفرد به الناس	"
كتمان الاسرار	۳۲۷
الشدائد	"
حسن المناصحة (ابن جابر)	۳۲۸
قلة المال	۳۲۹
الشكوى الى الاصدقاء	۳۳۰
كتب ابو دلف الى بن حامد اه	"
الناس على دين ملوكهم	۳۳۱
لابد للملك من الاعطاء	"
الفرزدق (ابن تميم)	"
حسن الاستيذان (لبعضهم)	"
الشيب (د لاخر)	"
ذمه	۳۳۲
النظر في العواقب	۳۳۳
لابي الطيب المتنبي	۳۳۵
ديوان الحماسة (قال حاتم)	۳۳۷
نادرة. التوديع	۳۴۰
الموت (ابن ابي زمنين)	۳۴۱
الرثاء للمؤلف	۳۴۲
وللشريف الرضي	۳۴۵
المناجاة	۳۴۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمدًا لقادر جعل علم الادب شمسًا منیرۃً آمنۃً من الافول والکسوف وقمرًا مضیئًا لایدرکہ المحاق ولا الخسوف وفلکًا بریئًا من الخرق والالتئام وارضًا تربّی اھلھا وتصونھم من قطوب الایام وخطوب الایام

حل لغات حمدًا مفعول مطلق ہے جس کا عامل محذوف ہے کیونکہ جب مصدر فاعل یا مفعول کی طرف بواسطہ جار یا بلا واسطہ جار مضاف ہوتا ہے تو اس کا عامل وجوبا محذوف ہوتا ہے۔ یہاں حمدًا اپنے مفعول کی طرف بواسطہ لام مضاف ہے لہذا عامل حذف کر دیا گیا اے نحمد حمدا (س) محمدًا، محمدۃ فضیلت کی بنا پر تعریف کرنا ض حامد، محمد بہت عمدہ خصلتوں والا۔ قادر صیغہ صفت ہے، قدر (ن ض س) قدرًا، قدرۃ، مقدرۃ قوی ہونا (ض) قدرًا — الشئ اندازہ کرنا، لامر تدبیر کرنا جعل سے مخطوب الایام تک پورا کلام قادر کی صفت ہے اور جعل بمعنی صیر ہے۔ علم الادب اس کا مفعول اول ہے اور شمسا مفعول ثانی اور اگر جعل بمعنی خلق ہو تو پھر شمسا حال ہو کر منصوب ہوگا، شمس آفتاب ج شموس۔ شمس (ن) شموسا باز رہنا۔ انکار کرنا (ن ض) شمسًا (س) شمسا — الیوم دھوپ والا ہونا۔ منیرۃ من انار الشئ انارۃ روشن ہونا۔ روشن کرنا (لازم و متعدی) آمنۃ امن سے صیغہ صفت مؤنث ہے (س) امنًا، امانا مطمئن ہونا۔ محفوظ ہونا۔ الافول افل (ض ن س) افولا — القمر غائب ہونا۔ الکسوف (ض) کسفت الشمس آفتاب میں گہن لگنا۔ قمرا تین رات کے بعد آخر ماہ تک چاند کو قمر کہتے ہیں اور اس سے پہلے ہلال اور چودھویں کے چاند کو بدر جر اقمار۔ مضیئا چمکدار۔ اضار اضارۃ۔ البیت وضارہ یضورہ ضورا۔ ضیار — القمر روشن ہونا۔ المحاق محق (ف) محقا — الشئ باطل کرنا محاق مہینہ کی آخری رات آخری تین راتیں الخسوف (ض) القمر گہن لگنا۔ المکان دھنس جانا۔ فلکا آسمان ج فلک افلاک والفلک من کل شئ گول اور بڑا ہونا۔ الخرق (ن ض) الثوب پھاڑنا۔ بے سوچے سمجھے کسی چیز کو توڑ کر خراب کر دینا۔ الالتئام التئم الشئ ملنا۔ ارضا زمین ج آراض، اروض، ارض (ن ک) ارضا — المکان سرسبز شاداب منظر ہونا (ف) اریضا (س) ارضا دیمک خوردہ ہونا۔ تربی تربیۃ غذا دینا، پرورش کرنا۔ تصونھم (ن) صونا۔ صیانۃ حفاظت کرنا۔ قطوب ترش روئی (ن ض) انام، انیم مخلوق (انیم کا استعمال صرف اشعار میں ہوتا ہے) خطوب۔ جمع خطب حالت معاملہ عموما بڑے اور ناپسندیدہ معاملہ میں مستعمل ہوتا ہے)

تشریح ہم اس قادر مطلق کی تعریف کرتے ہیں جس نے علم ادب کو روشن آفتاب بنا دیا ہے جو غروب و کسوف سے محفوظ ہے اور چمکتا چاند بنا دیا جس کو تاریکی و بے نوری نہیں پاتی اور ایسا آسمان بنا دیا جو شگاف و پیوند سے پاک ہے اور ایسی زمین جو اہل زمین کو غذا بخشتی ہے اور مخلوق کی ترش روئی اور گردش ایام سے حفاظت کرتی ہے۔

فائدہ مصنفؒ نے اپنی کتاب کو تسمیہ و تحمید ہر دو کے ساتھ شروع کیا ہے جس میں کلام الٰہی کی اقتدا ہے کہ اس کا آغاز ہر دو کے ساتھ ہے، نیز اس میں حدیث کی بھی اتباع ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کل امر ذی بال لم یبدأ ببسم اللہ فھو ابتر او بحمد اللہ اھ جو مہتم بالشان کام اللہ کے نام سے شروع نہ کیا جائے وہ بے برکت ہوتا ہے۔

عہ اخرج عند الدنی وابن مسعود والرہاوی وعند النسائی وابی داؤد والخطیب البغدادی ۲۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وصلوٰۃً علیٰ فصیحٍ بلیغٍ اَدیبٍ کانَّہٗ فحویٰ قولِ اَبِی الطَّیِّبِ فِیْ مَمْدُوْحِہٖ ؎

بِاَبِیْ وَاُمِّیْ نَاطِقٌ فِیْ لَفْظِہٖ ٭ ثَمَنٌ تُبَاعُ بِہِ الْقُلُوْبُ وَتُشْتَرٰی

جَاءَ بِالْبَیِّنَاتِ الْوَاضِحَۃِ الْبَادِیَۃِ، حِیْنَ دَھَمَتِ الدُّنْیَا مَصَائِبُ الْکُفْرِ السُّوْدِ الدَّاھِیَۃِ وَاَتٰی بِالْبَرَاھِیْنِ الْقَاطِعَۃِ وَالْحُجَجِ الرَّاجِحَۃِ، وَمَحٰی حُمَی الدِّیْنِ وَمَحَا اٰثَارَ جُمُوْعٍ لِاَنْیَابِھَا غَیْظًا عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ حَارِجَۃٍ وَبِمَکَایِدِھَا الَّتِیْ تُزِیْلُ الْجِبَالَ الرَّاسِیَاتِ لِاَفْئِدَۃٍ جَارِحَۃٍ،

حل لغات وصلوٰۃً حمداً پر معطوف ہے اور عامل محذوف ای نصلی صلوٰۃً اور درود بھیجتا ہوں فصیح خوش بیان جو فصحاء فصیح (ک) فصاحۃً فصیح ہونا۔ الاعجمی عربی میں گفتگو کرنا۔ بلیغ ص جو بلغاء بلغ (ک) بلاغۃً بلیغ ہونا۔ فحویٰ مضمون کلام، فحا (ن) فحوًا اپنے کلام سے کسی مضمون کی طرف اشارہ کرنا۔ بابی میں با تفدیہ کی ہے اور جار مجرور محذوف یعنی مفدیٌ کے متعلق ہے جو ناطق کی خبر مقدم ہے۔ لفظہ مصدر بمعنی ملفوظ خبر مقدم ہے۔ ثمن، مبتدا مؤخر موصوف ہے۔ تباع جملہ صفت ہے۔ البینات جمع بینۃ دلیل، مراد معجزہ۔ بان (ض) بیاناً، تبیاناً ظاہر ہونا ص بَیِّن جو ابنیاء، اَبْیان۔ الواضحۃ (ض) وضحۃً ووضوحاً۔ الامر ظاہر ہونا ص واضح البادیۃ ظاہر، بدا (ن) بُدُوّاً بداءۃً ظاہر ہونا ص بادٍ جو بادون، بُدیٌ دھمت (س، ف) دھماً۔ الامر اچانک آپڑنا۔ الداھیۃ، سخت مصیبت بڑا معاملہ جو دواہٍ، دواہی الدہر حوادث زمانہ، البراھین جمع برہان دلیل۔ الحجج جمع حجت بمعنی دلیل حج (ن) حجا۔ ہٗ دلیل میں غالب آنا۔ الاماکن زیارت کرنا ص حاج جو حجیج، حُجّاج الحج دعویٰ کرنا، دلیل پیش کرنا، حجۃ سال جو حِجَج۔ الراجحۃ رجح (ف ن ض) رجحاناً۔ رجوحاً۔ الرائی غالب ہونا۔ حمی (ض) حمایۃً۔ الشیٔ روکنا، بچانا ص حامی جو حُماۃ۔ حِمیٰ چراگاہ، ہر وہ چیز جس کی حفاظت کی جائے۔ محا (ن) محواً۔ الشیٔ مٹانا۔ اٰثار جمع اثر نشان۔ جموع جمع جمع بمعنی جماعت۔ انیاب جمع ناب بمعنی دانت۔ حارجۃ اسم فاعل ہے حرج (ن) حرجاً۔ انیابہٖ غصہ سے دانت پیسنا۔ جموع موصوف ہے اور حارجہ صفت لانیا بہا حارجۃ کا مفعول بہ ہے اور لام برائے تقویت عامل ہے۔ مکاید، جمع مکیدۃ بمعنی مکر، دھوکہ، خباثت۔ راسیات۔ جمع راسیۃ ثابت و راسخ رسا (ن) رسوًا، رُسُوًّا، ٹھہرنا ثابت ہونا۔ لافئدھم جمع فؤاد بمعنی دل، فاد (ف) فادًا دل پر مارنا (س) فأدًا دل کی بیماری والا ہونا۔ جارحۃ مجموع کی صفت ہونے کی وجہ سے مجرور ہے جرح (ف) جرحا۔ ہٗ زخمی کرنا۔ بلسانہ عیب لگانا (س) جَرْحًا زخمی ہونا جُرح زخم جرحوح۔

تشریح اور درود بھیجتا ہوں ایسی فصیح و بلیغ پاک ذات پر جو ابو الطیب کے شعر ؎

بِاَبِیْ وَاُمِّیْ نَاطِقٌ فِیْ لَفْظِہٖ ٭ ثَمَنٌ تُبَاعُ بِہِ الْقُلُوْبُ وَتُشْتَرٰی

میرے ماں باپ اس پر قربان جس کی گفتگو ایک قیمت ہے کہ اس سے دلوں کی خرید و فروخت ہوتی ہے ——— کی صحیح مصداق ہے جس نے اسوقت میں روشن و نمایاں معجزات پیش کئے جبکہ تمام عالم پر انواع کفر کی تاریکیاں چھائی ہوئی تھیں، آپ نے دین کی حفاظت کی اور ایسی جماعتوں کے نشانات کو مٹا دیا جو مسلمانوں پر غصہ کی وجہ سے دانت پیسنے والی اور ان کے دلوں کو زخمی کرنے والی تھیں، اپنی ایسی تدبیروں کے ذریعہ سے جو مضبوط پہاڑوں کو بھی اپنی جگہ سے ہلا دیتی تھیں ۱۲

؎ ابو الطیب کے حالات کے لئے ہماری کتاب "ظفر المحصلین باحوال المصنفین" دیکھئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰى مَنْبَعِ الْعُلُوْمِ لَاسِيَّمَا الْعُلُوْمُ الْعَرَبِيَّةُ الْاَدَبِيَّةُ وَعَلٰى مَنْ حَذَا حَذْوَهٗ مِنْ ذُرِّيَّاتِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ، وَصَحَابَتِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ

اَمَّا بَعْدُ فَلَقَدْ رَاَيْتُ طِبَاعَ الْمُسْتَفِيْدِيْنَ مَائِلَةً اِلٰى رِسَالَةٍ تُهَذِّبُ الْاَخْلَاقَ كَاَنَّ قُلُوْبَهُمْ قُلُوْبُ اُولِى الْاِمْلَاقِ وَاَلْسِنَةَ الطَّاعِنِيْنَ فِىْ عِلْمِ الْاَدَبِ مُتَفَوِّهَةً بِاَنَّ عِلْمَ الْاَدَبِ عِلْمٌ يُفْسِدُ الْعُقُوْلَ وَيُهْلِكُ بِالْاَلْبَابِ مُسْتَدِلِّيْنَ بِقَوْلِ الْمَلِكِ الضِّلِّيْلِ ؎ فَمِثْلُكِ حُبْلٰى قَدْ طَرَقْتُ وَمُرْضِعٍ الخ وَبِقَوْلِ الْمُتَنَبِّىْ ؎ مَا اَنْصَفَ الْقَوْمُ ضَبَّةَ الخ وَغَيْرِ ذٰلِكَ ۔

حل لغات اللّٰھم بصریوں کے نزدیک اسکی اصل یا اللہ ہے حرف ندا کو حذف کر کے میم مشدد لے آئے، اور یہ لفظ اللہ ہی کے ساتھ خاص ہے فلا یقال زیدم، عمرو م، وقال الکوفیون اصلہ یا اللہ امنا بخیر ای اقصدنا بخیر۔ منبع چشمہ جو منابع، ینبع (ن س) نبعًا، نبوعًا۔ الماء چشمہ سے نکلنا۔ لاسیما۔ سی اور ما زائدہ یا موصولہ یا موصوفہ سے مرکب ہے سی بمعنی برابر یقال ہما سیان وہ دونوں ایک جیسے ہیں لاسیما کی یا میں تشدید وتخفیف دونوں لغتیں ہیں، کبھی لا کو حذف بھی کر دیتے ہیں۔ مگر یہ لغت ضعیف ہے، لاسیما نحاۃ کے یہاں کلمہ استثناء شمار ہوتا ہے اور اس کا استعمال اکثر واؤ کے ساتھ ہوتا ہے، نیز عام طور سے خصوصًا کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے، اس کے مابعد میں رفع نصب، جر تینوں جائز ہیں، رفع مبتدا یا مبتدا محذوف کی خبر ہونے کی وجہ سے اور نصب استثناء کی وجہ سے اور جر اضافت کی وجہ سے۔ ملا جلال نے امرئ القیس کے قول "ولا سیما یوم بدارۃ جلجل" کو تینوں طریقوں سے روایت کیا ہے۔ علامہ رضی کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ رفع قلیل ہے وصرح صاحب الایضاح ان نصب الاسم بعد لاسیما لیس بقیاس۔ حذا (ن) حذوًا ــہ پیروی کرنا، صحابۃ صحب (س، ضُحبۃً ساتھی ہونا، صاحب ساتھی۔ مالک جو صَحِب، اَصحاب، اصحاب، صحابہ، اصحبان بجمع اصاحیب، صحابہ وہ حضرات جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے بحالت ایمان مشرف ہوئے ہوں اور ایمان ہی پر خاتمہ ہوا ہو۔ طباع جمع طبع بمعنی طبیعت۔ الاخلاق جمع خلق بمعنی طبعی خصلت۔ الاملاق۔ املق الرجلُ محتاج ہونا، ملق (س) ملقًا۔ ہ ــہ لہ چاپلوسی اور خوشامد کرنا۔ السنۃ جمع لسان، زبان، لسن (ن) لَسْنًا تیز زبان والا ہونا (س) لَسَنًا فصیح وبلیغ ہونا۔ الطاعنین۔ طعن (ن ف) طَعْنًا۔ فی الرجل عیب لگانا۔ متفوّھۃً فاہ (ن) فوہًا وتفوہ۔ بکلمۃ بولنا۔ یفتک (ن، ض) فَتْکًا فتوکًا۔ بفلان اچانک پکڑنا۔ قتل کرنا الرجلُ دلیر ہونا۔

تشریح سو خدایا تا روز جزا رحمت کاملہ نازل فرما جملہ علوم بالخصوص علوم عربیہ ادبیہ کے سرچشمہ پر (یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر) اور ان لوگوں پر جو آپ کے پیرو ہیں، آپ کی اولاد، ازواج، اصحاب اور آپ کے جملہ متبعین میں سے۔ حمد وصلوۃ کے بعد پس بیشک میں نے مستفیدین کی طبیعتیں ایسے رسالہ کی طرف مائل دیکھیں جو اخلاق کو پاکیزہ بنائے گویا ان کے دل حاجتمندوں کے سے دل ہیں، اور ملک الضلیل (امرائ القیس) کے قول

؎ فَمِثْلُكِ حُبْلٰى قَدْ طَرَقْتُ وَمُرْضِعٍ ؛ فَاَلْهَيْتُهَا عَنْ ذِىْ تَمَائِمَ مُغْوِلِ ؛ میں تجھ جیسی بہت سی حاملہ اور دودھ پلانے والیوں کے پاس آیا، پس میں نے ان کو اپنی طرف مشغول کر لیا تعویذ والے سے۔ اور متنبی کے قول ؎

؎ مَا اَنْصَفَ الْقَوْمُ ضَبَّةَ ؛ وَاُمَّهَ الْخَطِّ ضَبَّةَ ؛ (قوم نے ضبہ کا انصاف نہ کیا اور نہ اس کی ماں دراز اور ڈھیلی پستان کا) سے دلیل لا کر علم وادب میں طعن کرنے والوں کی زبانوں کو بولتے ہوئے پایا کہ علم ادب عقلوں کو خراب اور دانائی کو ختم کر دینے والا علم ہے ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وھؤلاء الشرذمۃ القلیلۃ ضفادع حیاض لم یرد الا الماء الواصل الی الکعب فلوم الخفاش لا یضر الشمس ودعواء الکلب لا یظلم البدر ولما کان سھر اللیالی مما جبل علیہ عطشی العلوم وحیاری میادین الکمال سھرت لیالیا لا انوم فیھا الا خذ وخذ وھو واحشر معھم یوم لا ظل فیہ الا ظل قادر جبار واقتبست من کتب المتقدمین نوادر اردت ان اعرضھا علی اخوانی من طلبۃ العلم وما قصدت بھذہ الاوراق الا تطھیر الاخلاق ولم ارد بھذہ الحکایات والامثال الا تحصیل الفضائل فان الصبیان الواح قلوبھم اشد قبولا لما نقش علیھا وانی مع اعترافی بقصور العلم وضیق باع اجتھدت کل الاجتھاد فی تحلیۃ البیان وتجلیۃ التبیان فھا ھی فرائد حقرت الیواقیت واللآلی ولن تجد مثلھا علی مر الایام واللیالی

حل لغات: الشرذمۃ لوگوں کی قلیل جماعت ج شراذم شراذیم۔ ضفادع جمع ضفدع مینڈک۔ حیاض جمع حوض۔ لم یرد (ض) ورود الماء پانی پر آنا ص وارد۔ لوم (ن) لوماً، ملاماً، ملامۃ۔ ہ ملامت کرنا ص لائم ج لوام۔ الخفاش چمگادڑ ج خفافیش خفش (س) خفشاً بیدا تشی کمزور نظر والا ہونا، ص خفش، اخفش عواء عوی (ض) عواءً، عوۃً۔ الکلب بھونکنا۔ الکلب کتا ج کلاب، کلب (س) کلباً پیاسا ہونا۔ الکلب دیوانہ ہونا۔ الرجل حریص ہونا۔ سھر (س) سُہُراً ساری رات بیدار رہنا ساہر خوفناک جنگل۔ لا ینوم نام نیاماً او نعاسا یا سونا ص نائم ج نیام نوم عطشی جمع عطشان پیاسا، عطش (س) عَطَشاً پیاسا ہونا ص، عَطشان ج عِطاش۔ حیاری جمع حیران میادین جمع میدان۔ احشر مضارع متکلم ہے حشران (ض) حشراً۔ الناس جمع کرنا اقتبست۔ العلم استفادہ کرنا۔ ہ نار آگ سے آگ لینا قبس چنگاری۔ اخوان جمع اخ۔ قصدت (ض) قصداً ارادہ کرنا الشاعر قصائد بنانا۔ الیہ متوجہ ہونا۔ ہ کسی کے پاس جانا، قصیدہ لاکھی: سات یا دس اشعار سے زاید نظم ج قصائد قصید۔ الصبیان جمع صبی بچہ صبیان، صبوا، صباۃ بچپنے کی طرف مائل ہونا ج اصبیہ، صبیۃ الواح جمع لوح تختی۔ قصوری (ن) ناقص ہونا عاجز ہونا الباع دونوں ہاتھوں کی پھیلانے کی مقدار۔ فرائد جمع فریدۃ یکتا موتی۔ الیواقیت جمع یاقوت۔ اللآلی جمع لولو موتی۔

تشریح: حالانکہ اہل ادب کی یہ مختصر سی جماعت حوض کے مینڈکوں کی طرح ہے جو ٹخنوں پانی سے آگے نہ بڑھے پس چمگادڑ کا آفتاب کو ملامت کرنا نقصان نہیں پہنچاتا اور کتے کا بھونکنا ماہتاب کو تاریک نہیں بناتا رے مہ نورفشاند و سگ بانگ می کند سگ را برس خشم تو با ماہتاب چیست) اور جب راتوں میں جاگنا تشنگان علوم اور میدان کمال کے حیران و سرگرداں پھرنے والوں کی جبلت و فطرت ہے تو میں بھی بہتیری راتوں جاگتا رہا جن میں نیند کا نام تک نہ تھا تاکہ میں بھی انکے نقش قدم پر گام زن ہو سکوں اور اُس دن ان کے ساتھ جمع ہو سکوں جس دن خدائے قادر جبار کی رحمت کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا میں نے پہلے بزرگوں کی کتابوں سے کچھ نوادرات حاصل کئے ہیں جنکو میں اپنے اہل علم بھائیوں کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں اور ان اوراق سے میرا مقصد صرف پاکیزگی اخلاق ہے اور ان حکایتوں اور کہاوتوں کے پیش کرنے سے مقصد صرف تحصیل فضائل ہے، کیونکہ بچوں کے دلوں کی تختیوں پر جو نقش کر دیا جائے وہ اسکو بہت جلد قبول کر لیتی ہیں اور میں نے اپنی علمی کم مائیگی اور تنگی اسباب کے اعتراف کے باوجود خوش بیانی اور فصاحت کلامی کے مزین اور روشن کرنے میں پوری پوری کوشش کی ہے، سو آگاہ رہو کہ یہ علمی جواہر پارے ہیں جنکے سامنے موتی اور یاقوت بھی ہیچ ہیں اور انکا مثل زمانہائے دراز کے گزر جانے پر بھی تو نہ پا سکیگا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وسُمّیت "نفحۃ العرب" وجعلتُھا علی بابین الاول المنثور والثانی المنظوم فان ھبت علیھا قبول القبول واقبلت الیھا قلوب الفحول فھو بمحاسن اخلاقھم خلیق وان عصفت علیھا صرصر الرد والنکیر فھو بمن جاء بھا جدیر، واللہ اسأل سوال متضرع خاضع خاشع ان ینفعھم فی الاولی والاخرۃ اللھم آمین وانا عبدہ

المستکفی بکفایۃ اللہ محمد اعزاز علی غفرلہ من سکنآء امروھہ من مضافات مرادآباد (بلدۃ شھیرۃ فی الھند)

حل لغات سُمّیت ماضی مجہول ہے، چونکہ اس کتاب کا نام سیدی وسندی شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی نور اللہ مرقدہ نے تجویز فرمایا تھا اس لئے مصنف علام نے فعل مجہول سے تعبیر کیا ہے ھبت (ن) ہبوباً۔ الریح ہوا کا چلنا۔ قبول القُبول پہلا قبول بمعنی پُروا ہوا قبلت (ن) قَبُولاً۔ ریح القبول پروا ہوا کا چلنا ثانی قبول بمعنی قبول کرنا (س) قبولاً۔ استئ قبول کرنا۔ الفحول صاحب فضیلت عصفت (ض) عصفاً عصوفاً۔ الریح ہوا کا تیز چلنا۔ صرصر جمع صرصر سخت ٹھنڈی ہوا، آندھی۔ متضرع تضرع الی اللہ عاجزی کے ساتھ دعا کرتا۔ ضرع (ف، ک) ضراعۃً (س) عاجز ہونا۔ الیہ فروتنی کرنا۔ ص ضارع وضرع ج ضروع وضُرَعۃ خاضع (ف) خضعاً خُضُوعاً عاجزی کرنا۔ ص خاضع جمع خضّع۔

تشریح اور اس کتاب کو "نفحۃ العرب" کے نام سے موسوم کیا گیا ہے جس کو میں نے دو بابوں پر منقسم کیا ہے پہلا باب منثور ہے، دوسرا باب منظوم، کیونکہ ؎

سخنہا را بدستور خردمند ۔ ز نظم و نثر باید داد پیوند ۔ کہ گاہے طبع زیں آرام یابد ۔ زمانے زاں دگر ہم کام یابد

پس اگر اس کتاب پر قبولیت کی ہوائیں چل جائیں اور باکمال حضرات کے قلوب اس کی طرف متوجہ ہوجائیں تو یہ چیز ان کے حسن واخلاق کے لائق تر ہے اور اگر اس پر رد اور انکار کی آندھیاں چل پڑیں تو یہ اس شخص کی نسبت جو اس کو لایا ہے مناسب ہے، اور میں عاجزی وانکساری اور خشوع وخضوع کے ساتھ اللہ ہی سے سوال کرتا ہوں اس بات کا کہ وہ اس کتاب سے لوگوں کو بھی اور مجھ کو بھی دنیا وآخرت میں نفع پہنچائے (آمین) ۱۲

محمد حنیف غفرلہ گنگوہی

ھ خود مصنف نے اس کا نام "خیر النشیر" (جو کہ ۱۰۰۱ھ) رکھا تھا، اللہ اللہ سادگی کی حد ہوگئی ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الباب الاول فی النثر

السیف بالساعد لا الساعد بالسیف

تلوار (کی خوبی) بازو سے ہے نہ کہ بازو (کی قوت) تلوار سے

مطلب یہ ہے کہ اگر قوت بازو ہے تو تلوار کا جوہر نمایاں ہوگا ورنہ تنہا شمشیر براں کس کام کی ہے دست نادر باید نہ شمشیر آبدار۔

گر انگشت سلیمانی نباشد ۔ چہ خاصیت دہد نقش نگینہ

قال العتبی بعث عمر بن الخطاب الی عمرو بن معد یکرب ان یبعث الیہ بسیفہ المعروف بالصمصامۃ فبعث بہ الیہ فلما ضرب بہ وجد دون ما کان یبلغ عنہ فکتب الیہ فی ذلک فرد علیہ انما بعثت الی امیر المؤمنین بالسیف ولم ابعث بالساعد الذی یضرب بہ

حل لغات سیف تلوار جر اسیاف، سیوف، ساف (ض) سیفاً تلوار سے مارنا۔ ساعد بازو۔ کہا جاتا ہے شد اللہ عضلی ساعدک" اللہ تعالیٰ تمہارے بازو کو مضبوط کریں، جر سواعد۔ قال (ن) قولاً، قالاً، قیلاً، کہنا، بیان کرنا۔ ص قائل جر قول (ض) قیلولۃ دوپہر کو آرام کرنا ومنہ المثل "اذا قال الرجل تحت الشجرۃ انقض وضنونہ" العتبی" ابو عبد الرحمٰن محمد بن عبید اللہ متوفی ۲۲۸ھ مشہور ادیب اور فصیح و بلیغ شاعر تھے، کتاب الخیل، کتاب اشعار الاعاریب" کتاب الاخلاق وغیرہ آپ کی یادگار ہیں۔ بعث (ف) بعثا بھیجنا، بعث فوج جر بعوث ۔۔۔ الیست دوبارہ زندہ کرنا، یوم البعث روز قیامت۔ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ خلفاء اربعہ میں سے مشہور جلیل القدر صحابی ہیں آپ نے تریسٹھ سال کی عمر میں ابو لؤلؤ مجوسی کے ہاتھ سے شہادت پائی۔ عمرو بن معد یکرب ابو ثور بن عبد اللہ زبیدی، سادات اہل یمن سے ایک صحابی ہیں مشہور شاعر بھی تھے اور جانباز بھی۔ صمصامہ۔ نام تلوار جس کی دھار نہ مڑے۔ دون گھٹیا، کم رتبہ، رد علیہ جواب دیا۔

تشریح فاضل عتبی نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت عمروؓ بن معد یکرب کے پاس پیغام بھیجا کہ وہ اس کے پاس (یعنی میرے پاس) اپنی وہ تلوار بھیج دے جو صمصامہ کے نام سے مشہور ہے۔ حضرت عمروؓ نے وہ تلوار حضرت عمرؓ کے پاس بھیج دی، جب آپ نے تلوار چلائی تو اس کو اس مرتبہ سے کم پایا جسکی خبر آپ کو اس تلوار کے بارے میں پہنچی تھی پس آپ نے اس سلسلہ میں حضرت عمروؓ کے پاس خط لکھا (کہ میں نے تمہاری تلوار کو جیسا سنا تھا ویسا نہیں پایا) حضرت عمروؓ نے جواب دیا کہ میں نے امیر المومنین کے پاس صرف تلوار بھیجی ہے وہ بازو نہیں بھیجا جس سے یہ تلوار چلائی جاتی ہے ۱۲

(فائدہ اولیٰ) منقول ہے کہ جنگ قادسیہ میں شاہ فارس یزدجرد نے مسلمانوں کے مقابلہ کے لئے رستم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو آگے بڑھایا تھا۔ اس کے مقابلہ کے لئے حضرت عمرو بن معدیکرب رضؓ نکلے، رستم ایک بہت بڑے ہاتھی پر سوار تھا حضرت عمرو نے ایک ہی وار میں ہاتھی کی چاروں ٹانگیں صاف کر دیں، رستم ہاتھی کی پشت سے نیچے گرا اور ہاتھی رستم کے اوپر گر پڑا یہاں تک کہ رستم کو قتل کر دیا گیا اور فارسیوں کو شکست ہو گئی علامہ کمال الدین محمد بن موسیٰ دمیری صاحب کتاب حیوۃ الحیوان اس قصہ کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں وہذہ القربۃ لم یسمع بمثلہا فی الجاہلیۃ ولا فی الاسلام

(فائدہ ثانیہ) علامہ سہیلی نے ذکر کیا ہے کہ کعبہ کے قریب جرہم وغیرہ کے دفینہ سے ایک لوہے کا ٹکڑا برآمد ہوا تھا حضرت عمرو بن معدیکرب رضؓ کی تلوار صمصامہ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تلوار ذوالفقار اسی لوہے کی بنی ہوتی تھی، یہ تلوار دراصل شاہ یمن عمرو بن ذی قیعان کی تھی وفیہ یقول عمرو ؎ وسیف لابن ذی قیعان عندی نجر نصلہ من عہد عاد، آپ کو حضرت خالد بن سعید بن العاص بن امیہ نے عطا کی تھی جو آپ کی اولاد کے پاس رہی یہاں تک کہ ان سے خلیفہ مہدی نے اسی ہزار درہم کے عوض میں خرید لیا، اس کے بعد بطریق وراثت منتقل ہوتی رہی یہانتک کہ آخر میں واثق باللہ کے پاس پہنچی اس نے اس کو صیقل کرانا چاہا تو خراب ہو گئی، کہتے ہیں کہ شاہ روم کی طرف سے ہارون الرشید کے یہاں بطور ہدیہ کچھ تلواریں آئیں، ہارون الرشید نے صمصامہ تلوار منگوائی اور رومی قاصد کے سامنے ان کی ایک ایک تلوار کو صمصامہ پر مارا، پھر قاصد کو صمصامہ تلوار دکھائی اس نے دیکھا کہ صمصامہ کی دھار میں ایک بھی نشان نہیں تھا، ؎ تیغے کہ آسائشش از فیض خود دہد آب × تنہا جہاں بگیرد بے منت سپاہی (حافظ)

الکفُّ عن الدّنیا
دنیا سے اعراض

کان ببغداد رجلٌ متعبّدٌ اسمہ رُویم فعُرض علیہ القضاءُ فتولّاہ فلقیہ الجنید یومًا فقال مَن اراد ان یستودعَ سرّہ لمن لا یفشیہ فعلیہ برُویم فان کتم حبّ الدنیا اربعین سنۃً حتی قد رَعلیہ

حل لغات الکف (ن) کفًا۔ عن الامر باز رہنا ــــ ہٗ عن الامر باز رکھنا۔ کفّ بتھیل ج اکُفّ، کُفّ بصرہ اندھا ہونا مکفوف اندھا ج مکافیف۔ الدنیا ج دُنی، دنی (ض) دناءۃ کمینہ ہونا ص دنی ج اَدنیاء، دَنا (ن) دُنوًّا قریب ہونا بغداد ایک مشہور شہر ہے جس کا نام مدینۃ السلام ہے۔ متعبد عبد (ن) عبادۃً، عبودیۃً عاجزی اور پرستش کرنا تعبّد عبادت کے لئے علیحدہ ہونا، متعبد اسی سے اسم فاعل ہے۔ رُویم دیکھو مقدمہ ۲۶۔ فعرض (ض) عرضًا پیش کرنا۔ فتولّاہ تولیۃً ذمہ داری لینا، کسی کام کے لئے تیار ہونا۔ التولیۃ والی بنانا۔ فلقیہ (س) لقاءً ملاقات کرنا۔ الجنید۔ شیخ وقت، عارف طریقت ابوالقاسم جنید بن محمد قواریری متوفی ۲۹۷ھ مشہور عابد وزاہد ہیں۔ سب سے پہلے لوگوں کو علم اشارہ سے آپ ہی نے واقف کیا، آپ حضرت سری سقطیؒ کے بھانجے اور مرید ہیں، کسی نے حضرت سری سقطیؒ سے پوچھا: کیا مرید کا مرتبہ پیر سے زائد بھی ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں آگاہ ہو کہ جنید گو میرا مرید ہے مگر مرتبہ میں مجھ سے زائد ہے۔ ان یستودع ــــ ہ مالا کسی کو بطور امانت مال دینا۔ سرّ بھید جو اسرار بقال صُدُورُ الاَحرارِ قبورُ الاَسرار ۵۰ کے سینے بھید کے لئے قبریں ہیں۔ لا یفشیہ افشاءً بھید ظاہر کرنا۔ کتم (ن) کتمانًا پوشیدہ رکھنا، چھپانا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشریح بغداد کے شہر میں ایک شخص عبادت گزار تھا جس کا نام رُویم تھا، اس پر عہدہ قضا پیش کیا گیا تو اُس نے اس عہدہ کو قبول کر لیا، ایک روز حضرت جنید بغدادیؒ نے اس سے ملاقات کی اور کہا: جو شخص اپنا راز کسی ایسے شخص کے پاس رکھنا چاہے جو اس کو کسی پر ظاہر نہ کرے تو اس کو چاہیئے کہ وہ رویم کو لازم قرار دے کیونکہ وہ دنیا کی محبت چالیس سال تک چھپاتا رہا یہاں تک کہ اس پر قابو پا لیا۔

(تنبیہ) حضرت رویم نے آخر عمر میں دنیا داروں کا لباس اختیار کیا اور منصب قضا اپنے ذمہ لیا اس پر حضرت جنیدؒ نے عارفانہ طنز کیا ہے مگر حضرت رویمؒ کا مقصد طلب دُنیا نہ تھا بلکہ اس سے آپ کی غرض یہ تھی کہ خود لوگوں کے لئے مُبرّن جائیں، خود حضرت جنیدؒ فرماتے ہیں کہ "ہم لوگ فارغ مشغول ہیں اور رویمؒ مشغول فارغ"۔

دردے کہ من از عشق تو دارم حاصل ٭ دل داند و من دانم و من دانم و دل

اُعجوبہ

تعجب خیز بات

قَرَأَ بَعْضُ الْمُغَفَّلِيْنَ فِيْ بُيُوْتٌ بِالرَّفْعِ فَقَالَ لَهُ شَخْصٌ يَا اَخِيْ اِنَّمَا الْقِرَاءَةُ فِيْ بُيُوْتٍ بِالْجَرِّ فَقَالَ يَا مُغَفَّلُ اِذَا كَانَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى قَالَ فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ تَجُرُّهَا اَنْتَ لِمَاذَا؟

حل لغات اُعجوبۃ تعجب خیز بات ج اعاجیب قرأ (ف) قِرَاءَۃً پڑھنا المغفلین جمع مغفل ناسمجھ۔

تشریح ایک ناسمجھ نے (آیت "فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ اھ" میں لفظ بیوت کو رفع کے ساتھ پڑھا، ایک شخص نے اس سے کہا بھائی لفظ بیوت میں قراءت جر کے ساتھ ہے، تو وہ ناسمجھ بولا: او بیوقوف جب خدا نے فی بیوت اذن اللہ ان ترفع فرمایا ہے تو تو جر کیوں دیتا ہے؟

(توضیح) رفع کے دو معنی ہیں ایک رفع الکلفۃ (ف) بمعنی کلمہ کو پیش دینا دوسرے رفع (ف) رفعاً بمعنی بلند کرنا، آیت میں "ان ترفع" کے معنی پیش دینا نہیں بلکہ بلند کرنا ہے۔ نیز "بیوت" سے مُراد لفظ بیوت نہیں بلکہ اس سے مراد مساجد ہیں وہ یہ سمجھا کہ یہاں رفع کے معنی پیش دینا اور بیوت سے مراد لفظ بیوت ہے جس میں رفع کی اجازت دی جا رہی ہے، آیت کا ترجمہ یہ ہے "وہ ایسے گھروں میں جا کر عبادت کرتے ہیں جن کی نسبت اللہ نے حکم دیا ہے کہ ان کا ادب کیا جائے اور ان میں اللہ کا نام لیا جائے"۔ ۱۲

وَحَكَى الْعَسْكَرِيُّ فِيْ كِتَابِ التَّصْحِيْفِ اَنَّهٗ قِيْلَ لِبَعْضِهِمْ، مَا فَعَلَ اَبُوْكَ بِحِمَارِهٖ؟ فَقَالَ بَاعَهٗ (مَكَانَ بَاعَهٗ) فَقِيْلَ لَهٗ لِمَ قُلْتَ بَاعَهٗ؟ قَالَ: فَلِمَ قُلْتَ اَنْتَ بِحِمَارِهٖ؟ فَقَالَ: اَنَا جَرَرْتُهٗ بِالْبَاءِ، فَقَالَ فَلِمَ تَجُرُّ بَاءَكَ؟ وَبَاءِيْ لَا تَجُرُّ، وَمِثْلُهٗ مِنَ الْقِيَاسِ الْفَاسِدِ مَا حَكَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ التَّارِيْخِيُّ فِيْ كِتَابِ اَخْبَارِ النَّحْوِيِّيْنَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِتَمَّامٍ بِالْبَصْرَةِ، بِكَمْ هٰذِهِ التَّمْلَةُ؟ فَقَالَ بِدِرْهَمَانِ (مَكَانَ بِدِرْهَمَيْنِ) فَضَحِكَ الرَّجُلُ، فَقَالَ التَّمَّامُ، اَنْتَ اَحْمَقُ سَمِعْتُ سِيْبَوَيْهِ يَقُوْلُ ثَمَنُهَا دِرْهَمَانِ، وَثُلِّثْتُ يَوْمًا، تَرُدُّ الْجُمْلَةَ الْاِسْمِيَّةَ الْحَالِيَّةَ بِغَيْرِ وَاوٍ وَفِيْ فَصِيْحِ الْكَلَامِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خِلَافًا لِلزَّمَخْشَرِيِّ كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ فَقَالَ بَعْضُ مَنْ حَضَرَ، هٰذِهِ الْوَاوُ فِيْ اَوَّلِهَا، وَقُلْتُ يَوْمًا: اَلْفُقَهَاءُ يَلْحَنُوْنَ فِيْ قَوْلِهِمُ الْبَائِعُ بِغَيْرِ هَمْزَةٍ، فَقَالَ قَائِلٌ قَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَبَايِعْهُنَّ وَقَالَ الْمَامُوْنُ لِاَبِيْ عَلِيٍّ الْمَعْرُوْفِ بِاَبِيْ يَعْلَى الْمُنْقَرِيِّ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ اُمِّيٌّ، وَاَنَّكَ لَا تُقِيْمُ الشِّعْرَ، وَاَنَّكَ تَلْحَنُ فِيْ كَلَامِكَ، فَقَالَ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَمَّا اللَّحْنُ فَرُبَّمَا سَبَقَنِيْ لِسَانِيْ بِالشَّيْءِ مِنْهُ، وَاَمَّا الْاُمِّيَّةُ وَكَسْرُ الشِّعْرِ فَقَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِّيًّا وَكَانَ لَا يُنْشِدُ الشِّعْرَ، فَقَالَ الْمَامُوْنُ، سَاَلْتُكَ عَنْ ثَلَاثِ عُيُوْبٍ فِيْكَ، فَزِدْتَنِيْ عُيُوْبًا رَابِعًا، وَهُوَ الْجَهْلُ، يَا جَاهِلُ اِنَّ ذٰلِكَ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضِيْلَةٌ، وَفِيْكَ وَفِيْ اَمْثَالِكَ نَقِيْصَةٌ وَاِنَّمَا مُنِعَ ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْيِ الظِّنَّةِ عَنْهُ لِاَلَّا يَعِيْبَ فِي الشِّعْرِ وَالْكِتَابِ وَقَدْ قَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْ مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتَابٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ؕ

وَكَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ جَالِسًا عِنْدَ الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، وَكَانَ الْوَلِيْدُ تَحَّانًا، فَقَالَ: اُدْعُ لِيْ صَالِحًا، فَقَالَ الْغُلَامُ: يَا صَالِحًا؛ قَالَ لَهُ الْوَلِيْدُ اُنْقُصْ اَلِفًا، فَقَالَ عُمَرُ: وَاَنْتَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَزِدْ اَلِفًا وَدَخَلَ عَلَى الْوَلِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ رَجُلٌ مِّنْ اَشْرَافِ قُرَيْشٍ، فَقَالَ لَهُ الْوَلِيْدُ، مَنْ خَتَنَكَ؟ قَالَ لَهُ: فُلَانٌ الْيَهُوْدِيُّ، فَقَالَ: مَا تَقُوْلُ؟ وَيْحَكَ، قَالَ لَعَلَّكَ اَنْ تَسْاَلَ عَنْ خِتَانِيْ، يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! هُوَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ ؕ

تشریح امام عسکری نے کتاب التصحیف میں ذکر کیا ہے کہ ایک آدمی سے کہا گیا: "ما فعل ابوک بحمارہ" (تیرے باپ نے اپنے گدھے کا کیا کیا؟) اس نے کہا: باءہ (اس کو فروخت کر دیا) حالانکہ اس کو "باعہ" کہنا چاہیئے تھا، اس سے پوچھا گیا کہ تو نے باءہ کیوں کہا؟ اس نے کہا: تو نے "بحمارہ" کیوں کہا؟ اس نے کہا میں نے تو باء حرف جار کی وجہ سے حمار کو مجرور بولا ہے: اس نے کہا: جب میری باء جر نہیں دیتی تو تیری باء کیوں جر دیتی ہے؟ گویا اس بیوقوف نے "باعہ" میں باء حرف اصلی کو بھی حرف جر سمجھا۔

اسی کے مثل (خطیب بغدادی) ابوبکر (ابن علی بن ثابت متوفی ۴۶۳ھ) نے اخبار النحویین میں حکایت بیان کی ہے کہ ایک شخص نے بصرہ مقام میں ایک ماہی فروش سے کہا: "بکم ہذہ السمکۃ" (یہ مچھلی کتنے کی ہے) ماہی فروش نے کہا: بدرہمان (دو درہم کی) اس کو بدرہمین کہنا چاہیئے تھا (کیونکہ باء حرف جار ہے) ماہی فروش کے اس جواب پر سائل ہنس پڑا۔ ماہی فروش نے غصہ ہو کر کہا تو بیوقوف ہے (جو اس جملے پر ہنستا ہے) میں نے تو خود سیبویہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے "ثمنہا درہمان"۔

ایک روز میں نے (کسی مسئلہ کی تقریر کرتے ہوئے) کہا کہ جملہ اسمیہ حالیہ واو کے بغیر بھی فصیح کلام میں آتا ہے۔ علامہ زمخشری کا اس میں اختلاف ہے، جیسے خداوند تعالیٰ کا ارشاد "وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ" (اور قیامت کے دن تو دیکھے گا ان کو جو جھوٹ بولتے ہیں اللہ پر کہ ان کے منہ ہوں گے سیاہ) اس پر حاضرین میں سے کسی نے کہا "ہذہ الواو فی اولہا" (اس کے شروع میں تو واؤ موجود ہے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک مرتبہ میں نے کہا: "فقہاء البائع" کو جو بغیر ہمزہ پڑھتے ہیں اس میں یہ لوگ غلطی کرتے ہیں کیونکہ بائع ہمزہ کے ساتھ ہے اس پر ایک صاحب بولے: خداوند تعالیٰ نے بھی تو "فبایعہن" بغیر ہمزہ کہا ہے"

خلیفہ مامون نے ابوعلی سے جو ابوعلی منقری کے نام سے مشہور ہے کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تو ان پڑھ ہے شعر نہیں کہہ سکتا اور گفتگو میں بھی غلطی کرتا ہے، ابوعلی نے کہا اے امیر المؤمنین! گفتگو کے اندر تو کبھی کبھی سبقت لسانی کی وجہ سے غلطی ہو جاتی ہے، رہا ان پڑھ ہونا اور شعر نہ کہنا سو (یہ کوئی عیب کی بات نہیں کیونکہ) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اُمی تھے اور شعر نہیں کہتے تھے، مامون نے کہا میں نے تو تجھ سے تیرے تین عیب دریافت کئے تھے تو نے چوتھا عیب (یعنی جہالت و نادانی) اور اضافہ کر دیا، ارے نادان حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمی ہونا اور شعر نہ کہنا فضیلت ہے اور تجھ جیسے کے اندر یہ چیز نقص اور عیب ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو شعر گوئی سے منع فرمایا گیا ہے وہ تو صرف آپ سے تہمت دُور کرنے کی وجہ سے ہے نہ اس وجہ سے کہ لکھنے پڑھنے اور شعر کہنے میں کوئی عیب ہے، اللہ تعالیٰ نے خود ارشاد فرمایا ہے "وَمَا كُنتَ تَتْلُوا" (اور تو پڑھتا نہ تھا اس سے پہلے کوئی کتاب اور نہ لکھتا تھا اپنے داہنے ہاتھ سے تب تو البتہ شبہ میں پڑتے یہ جھوٹے)، حضرت عمر بن عبدالعزیز ولید بن عبدالملک کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ولید دوران گفتگو میں غلطی بہت کرتا تھا چنانچہ اس نے کہا: ادع لی صالح (حالانکہ اس کو "ادع لی صالحاً" کہنا چاہیئے تھا) ایک لڑکے نے کہا: یا صالحاً" ولید نے کہا اس کا الف گرا دے (کیونکہ یا صالح منادی مفرد معرفہ ہے جو مبنی بر ضم ہوتا ہے)، لڑکے نے کہا اے امیر المؤمنین آپ اپنے کلام میں الف زائد کیجئے، کیونکہ ادع لی صالحا میں صالح مفعول ہے)۔

ایک مرتبہ ولید بن عبدالملک کے پاس اشراف قریش میں سے ایک شخص آیا ولید نے اس سے کہا "مَنْ خَتَنَكَ" (تیری ختنہ کس نے کی ہے حالانکہ اس کا مقصد یہ تھا کہ تیرا داماد کون ہے) اس نے کہا فلاں یہودی نے۔ ولید نے کہا، تیرا بُرا ہو کیا کہہ رہا ہے؟ اس نے کہا شاید آپ میرے داماد کو دریافت کر رہے ہیں، اے امیر المؤمنین میرا داماد فلاں بن فلاں ہے۔

مسئلة

تقول: أكلتُ السمكةَ حتى رأسِها (برفع السين ونصبها وجرها) اما الرفع: فبان تكونَ حتى للابتداء ويكون الخبر محذوفا بقرينة أكلتُ وهو ما كولٌ واما النصبُ: فبان تكون حتى للعطف وهو ظاهر والثالث أظهر وكان الفراءُ يقول: اموت وفي نفسي من حتى الا انها ترفعُ وتنصبُ وتجرُّ۔

حل اللغات: أكلت (ن)، اكلاً، ماكلاً كھانا۔ السمكة: مچھلی جو سماک سمک (ن) سَمَكاً (ک)، سَمَاكَة: بلند ہونا۔ رأسها: سر جو أُدُوس، رُدُوس۔ فراء مشہور نحوی کا لقب ہے جسکا نام یحییٰ اور باپ کا نام زیاد ہے اور کنیت ابوزکریا۔ یہ تعجب خیز و حیرت انگیز گفتگو کرتا تھا اس لئے اس کا لقب فرّا ہو گیا، اہل لغت کے ہاں یہ معلم اوّل شمار ہوتا ہے، اس نے فن ادب میں ایک کتاب "کتاب المعانی" بھی ہے جس کے املاء کے وقت حاضرین اس کثرت سے تھے کہ صرف قاضیوں کو گننا تو اسی تھے۔

تشریح: کہے گا تو "اکلتُ السمکۃَ حتی رأسِہا" کھا لیا میں نے مچھلی کو یہاں تک کہ اس کے سر کو بھی، سین کے رفع، نصب، جر تینوں کے ساتھ رفع کی صورت میں حتی ابتدائیہ ہوگا اور اسکی خبر "ماکول" (بقرینہ اکلت) محذوف ہوگی اے حتی رأسُہا ماکول، بصورت نصب عاطفہ ہوگا جو ظاہر ہے، جر کی صورت میں حتی جارہ ہوگا اور یہ اظہر الاقسام ہے۔ فراء کہا کرتا تھا کہ ہر گزرگئی مگر حتی کے بارے میں کوئی قطعی بات نہ پا سکا یہاں تک کہ مجھے یقین ہو گیا کہ (میں مر جاؤں گا اور میرے قلب میں حتی کے متعلق تردد ہی رہیگا کیونکہ یہ رفع بھی دیتا ہے اور نصب بھی اور جر بھی)۔

فائدہ: لفظ حتی بقول فراء عجب چوں چوں کا مُربّہ ہے، عمل کی تین ہی صورتیں ہیں، رفع، نصب، جر، حتی کا مابعد مرفوع، منصوب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجرور تینوں طرح آتا ہے گویا حتی رافع بھی ہے ناصب بھی ہے، جار بھی ہے بصورت رفع حتی ابتدائیہ ہوتا ہے جس کے بعد از سر نو جملہ کا آغاز ہوتا ہے، حتی ابتدائیہ جملہ اسمیہ، فعلیہ مضارعیہ، ماضویہ تینوں پر داخل ہوتا ہے جیسے گذشتہ مثال میں حتی راٰھا ای ماکول، ثانی جیسے قول باری تعالیٰ حتی یقول الرسول الخ بفرقہ یقول علی قراءۃ نافع، ثالث جیسے آیت "حتی عفوا" ابن مالک نے دعویٰ کیا ہے کہ ان آیات میں حتی حرف جر ہے اور اِذَا اور اَنْ جو ان میں مضمر ہے وہ مجرور ہے، مگر اکثر علماء نے اس سے اختلاف کیا ہے، دوسری صورت عطف کی ہے، حتی عاطفہ بھی ہوتا ہے۔ جلال الدین سیوطیؒ نے کہا ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ یہ کہیں قرآن میں بھی استعمال ہوا ہے کیونکہ حتی کے ساتھ عطف بہت کم ہوتا ہے اسی وجہ سے نحویان کوفہ نے اس کا انکار کر دیا حتی عاطفہ بمنزلہ واؤ عاطفہ کے ہوتا ہے لیکن تین اعتبار سے فرق ہے، پہلا فرق یہ ہے کہ حتی کے معطوف کے لئے تین شرطیں ہیں اوّل یہ کہ وہ اسم ظاہر ہو مضمر نہ ہو دوم یہ کہ اس کا ماقبل جمع ہو اور معطوف اس کا بعض ہو، یا حتی کا معطوف کل کا جز ہو یا مثل جز ہو والاول کقولک قدم الحاج حتی المشاۃ والثانی کقولک اکلت السمکۃ حتی رأسھا والثالث کقولک اعجبنی الجاریۃ حتی صوتھا ان تینوں شرطوں کو یوں تعبیر کرو کہ حتی وہیں داخل ہو سکتا ہے جہاں استثناء کرنا صحیح ہو جہاں استثناء صحیح نہ ہوگا وہاں حتی کا آنا بھی صحیح نہ ہوگا،

سوم یہ کہ حتی کا معطوف اپنے ماقبل کے لئے غایت ہوتا ہے، اَتَانِی زَیْدٌ حَتّٰی عَمْرٌو اَیْ اِنْتَھٰی اِتْیَانُ الْقَوْمِ اِلٰی عَمْرٍو فَالْاَوَّلُ نَحْوُ مَاتَ النَّاسُ حَتَّی الْاَنْبِیَاءُ وَالثَّانِیْ نَحْوُ زُرْتُ النَّاسَ حَتَّی الْحَجَّامِیْنَ وَقَدِ اجْتَمَعَا فِیْ قول شعر ؎

فَمَا زَالَتِ الْقَتْلٰی تَسِیْلُ عَلَیْهِمْ ۔ وَمَا زِلْتُ اَبْغِیْهِمْ وَاَدْعُوْ وَاَسْتَغِیْثُ

دوسرا فرق یہ ہے کہ حتی کے ذریعے جملے کا عطف نہیں ہوتا کیونکہ حتی کے معطوف کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ اپنے ماقبل کا جز، ہو یا مثل جز، ہو (کما قد مناہ) وَلَا یَتَأَتّٰی ذٰلِکَ اِلَّا فِی الْمُفْرَدَاتِ، تیسرا فرق یہ ہے کہ جب حتی کے ذریعے سے کسی مجرور پر عطف کیا جائے گا تو جار کا اعادہ ضروری ہوگا فَتَقُوْلُ مَرَرْتُ بِالْقَوْمِ حَتّٰی بِزَیْدٍ، تیسری حالت جر کی ہے، حتی جارہ تین معنی کے لئے آتا ہے ۱ مرادف الی جیسے آیت لَنْ نَبْرَحَ عَلَیْهِ عَاکِفِیْنَ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلَیْنَا مُوْسٰی" یعنی موسیٰؑ کے واپس آنے تک ۲ مرادف کی جیسے آیت" وَلَا یَزَالُوْنَ یُقَاتِلُوْنَکُمْ حَتّٰی یَرُدُّوْکُمْ ۳ مرادف اِلّا جیسے آیت وَمَا یُعَلِّمَانِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰی یَقُوْلَا" ۱۲

اَنِفٌ فِی الْمَاءِ وَاِسْتٌ فِی السَّمَاءِ

ناک پانی میں اور سُرین آسمان میں ،

یہ ایک کہاوت ہے جو ایسے شخص کے لئے بولی جاتی ہے جو ذی وقار نہ ہو اور اپنے آپ کو صاحب عزت خیال کرتا ہو جیسے ہمارے یہاں کہا جاتا ہے" رہیں جھونپڑوں میں اور خواب دیکھیں محلوں کے" ؎

کیوں ہنسی آئے نہ مجھ کو ایسے خیال خام پر
دیکھتے ہیں جھونپڑی میں بیٹھ کے محلوں کے خواب

سَمَّ الْمَامُوْنُ یَوْمًا بَعْضَ الْکُتَّافِیْنَ وَھُوَ یَقُوْدُ وَکَانَ مَمْرُوْرًا فِیْ مَوْکِبِهٖ لَقَدْ سَقَطَ ھٰذَا مِنْ عَیْنِیْ مُنْذُ حِیْنٍ عَلَیَّ بِاَخِیْهِ فَقَالَ الْمَامُوْنُ ھَلْ لِاَحَدٍ یَشْفَعُ اِلٰی ھٰذَا الرَّئِیْسِ لِاَرْفَعَ اِلٰی عَیْنِهٖ بَعْدَ سُقُوْطِیْ

حل لغات اَنِف: ناک جو انوف، ہر چیز کی ابتداء یُقَالُ مَاتَ حَتْفَ اَنْفِهٖ وہ اپنی طبعی موت مرا۔ الْمَاء: پانی (اس کی اصل مَوَہ ہے) جو مِیَاہ، اَمْوَاہ، مَاہَ (ن) مُوْہٌ پانی پلانا۔ اَسْت: سُرین۔ السَّمَاء: آسمان جو سماوات، سمأ (ن) سُمُوًّا بلند ہونا المامون،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابو العباس عبد اللہ بن ہارون الرشید، اس کی ولادت ۱۷۰ھ میں اسی دن ہوئی جس دن ہارون خلیفہ ہوا، جب اس کا سن تیرہ سال کا ہوا تو اس نے امین کے بعد اسکی ولی عہدی کا فرمان لکھا اور اس کو خراسان کا مستقل امیر بنا دیا۔ مامون تمام خلفاء عباسیہ میں علم و عفو میں بے نظیر تھا۔ فضل بن ربیع جوان تمام لڑائیوں کا بانی تھا جو امین کے ساتھ ہوئی تھیں، اس نے اس کو بھی بخش دیا تھا۔ علم سے بہت دلچسپی تھی اس لئے ہمیشہ اہل علم کی ایک جماعت اپنے ساتھ رکھتا تھا اور ان سے علمی بحثیں کرتا تھا ۴۸ سال کی عمر میں ۲۱۸ھ میں وفات پائی اور طرطوس میں مدفون ہوا۔ مدت خلافت بیس سال پانچ ماہ تین دن رہی۔ الکنائین :۔ اے اصحاب الکنائف، بھنگی، کنف (ن) کنفاً۔ الشئ حفاظت کرنا۔ الدار گھر میں پاخانہ بنانا، کنیف پاخانہ جو کُنُف وہو یقول ہو کا مرجع بعض ہے، وکان جملہ حالیہ ہے اور کان کی ضمیر مامون کی طرف راجع ہے۔ مارًا صیغہ صفت ہے۔ مر (ن) مرورًا گزرنا۔ فی مرکبہ سواری جو مراکب، رکب (س) رکوبًا سوار ہونا ص راکب جو رکبان۔

سقط وہو یقول کا مقولہ ہے (ن) سقوطًا گرنا، ۔۔ من عینی میری نظروں سے گر گیا یعنی حقیر ہو گیا، ساقط فرومایہ جو سُقاط۔ حین، وقت جو احیان، حان (ض) وقت آنا۔ غدر (ض ن س) غدرًا خیانت کرنا، ص غادر، جو غُدَّرہ۔ یشفع (ف) شفاعۃً سفارش کرنا ص شفیع جو شفعاء، شَفْعًا جوڑا کرنا۔ الرئیس، سردار جو رُؤَسار، رؤس (ک) ریاستہ رئیس ہونا (ض) سردار ہونا۔ لارفع (ف) رفعًا بلند کرنا (ک) رِفعۃً، رفاعۃً عالی مرتبہ ہونا۔

تشریح ایک روز مامون الرشید نے سواری پر جاتے ہوئے ایک بھنگی کو کہتے ہوئے سنا: یہ شخص (یعنی مامون) میری نظروں سے اسی وقت سے گر گیا (یعنی حقیر ہو گیا) جس وقت سے کہ اس نے اپنے بھائی (محمد امین مقتول ۱۹۸ھ) کے ساتھ غداری کی ہے۔ مامون نے کہا: کیا کوئی ہے جو میری اس رئیس کے پاس سفارش کرے کہ میں اس کی نظر میں اونچا ہو جاؤں نظروں سے گر جانے کے بعد۔

فائدہ ۔ ہارون الرشید نے اپنے تینوں بیٹوں محمد امین، عبد اللہ مامون، قاسم مؤتمن کو یکے بعد دیگرے ولی عہد بنا کر ولی عہدی کا پیمان کو خانہ کعبہ میں رکھ دیا تھا، امین نے مامون کے انکار کے باوجود اپنے بیٹے موسیٰ کو ولی عہد بنا دیا اور حج کے موسم میں ایک امیر کو مکہ بھیج کر اہل حرم سے موسیٰ کی ولیعہدی کی بیعت لے لی اور مامون و مؤتمن کی ولیعہدی کے عہدنامے جو ہارون نے لکھوا کے خانہ کعبہ میں رکھے تھے منگا کر چاک کر دیئے امین کی طرف سے حجاز کا عامل داؤد بن عیسیٰ تھا، اس نے ۲ رجب ۱۹۶ھ میں اہل قریش، علماء، فقہاء اور حجاب کعبہ کو جمع کر کے کہا کہ ہارون نے عہد ولایت کو اس مقدس گھر میں بطور امانت رکھ کر ہم لوگوں کو گواہ بنایا تھا اور عہد لیا تھا کہ اگر اسکی خلاف ورزی ہو تو تم مظلوم کا ساتھ دینا، لہٰذا امین نے چونکہ ظلم کیا ہے اور عہد شکنی کی ہے اس لئے ہم کو مامون کا ساتھ دینا چاہیئے۔ حاضرین نے اس سے اتفاق کیا اور امین کو خلافت سے معزول کر کے مامون کی خلافت پر بیعت کی، اہل مدینہ نے بھی یہی کیا، قصہ کوتاہ، مامون کی فوج نے اس کے غلام طاہر بن حسین اور ہرثمہ کی قیادت میں دونوں سمت سے آکر بغداد کا محاصرہ کر لیا۔ ہر سمت سے منجنیق اور قلعہ شکن آلات نصب کر کے شہر پر پتھر برسانے شروع کئے جس سے بیشتر عمارتیں خراب ہو گئیں اور اہل شہر شدت محاصرہ سے تنگ آ گئے۔ امین نے مجبور ہو کر ہرثمہ سے اپنی جان کی امان طلب کی اس نے منظور کر لیا لیکن طاہر نے امان مسترد کر دی، امین نے اپنے درباریوں کے مشورہ سے یہ کوشش شروع کی کہ مخفی طور پر ہرثمہ کے پاس پہنچ کر اسکی حمایت میں آ جائے، ہرثمہ بھی اس پر راضی تھا، چنانچہ وہ اس کو لینے کے لئے قصر خلافت کے قریب کشتی میں بیٹھ کر رات کو گیا۔ طاہر اس سازش سے غافل نہیں تھا اس نے بھی اپنے آدمی وہاں بھیج دیئے، امین جس وقت قصر سے نکل کر کشتی میں سوار ہوا تو ان لوگوں نے اس پر تیر برسائے اور پتھر پھینکے یہاں تک کہ کشتی ڈوب گئی، ہرثمہ کو اس کے ساتھیوں نے نکالا، امین پانی میں تیرنے لگا اس کو طاہر کے سپاہیوں نے پکڑ لیا اور اس کے حکم سے قتل کر دیا۔ یہ واقعہ ۲۵ محرم ۱۹۸ھ میں ہوا ہے۔ عبارت "عین غدر باخیہ" سے اسی کی طرف اشارہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الحلم

بردباری !

بُردباری خزانہ خرد ست ٭ ہر کرا حلم نیست ویرا درد ست

شتم رجلٌ اباذر الغفاریؓ رضی اللہ عنہ فقال لہ ابوذر یا ھذا ان بینی وبین الجنۃ عقبۃً فان اناجزتُھا فواللہ ما اُبالی بقولک وان شوصتنی دونھا فانی اھل لاشق مما قلت لی

حل لغات اَحلام، (ک) حلماً بردبار ہونا ص حلیم، ج حلماء، حلم بردباری، عقل ج احلام، حُلم خواب ج اَحلام۔ شتم (ض) شتماً گالی دینا، شتیم گالی ج شتائم، اباذر، جندب بن جنادہ متوفی ۳۲ھ جلیل القدر صحابی ہیں۔ آپ کا وصف زہد صحابہ کے مابین ممتاز ہے، آپ ضرورت سے زاید مال جمع کرنا جائز ہی نہیں سمجھتے تھے۔ الغفاری، قبیلہ بنو غفار کی طرف منسوب ہے، غفار کنانہ کا بیٹا ہے اور قبیلہ اسی سے ہے از کنانہ۔ عقبہ، دشوار گزار گھاٹی ج عقاب۔ جز تہا (ن) جَزْءًا، جُزُوْءًا گزر جانا۔ ما اُبالی، مبالاۃً۔ پرواہ کرنا۔ صَدَّنی، (ن) صَدًّا روکنا۔

تشریح ایک شخص نے حضرت ابوذر غفاریؓ کو گالی دی، آپ نے فرمایا میرے اور جنت کے درمیان ایک سخت ترین گھاٹی حائل ہے اگر میں اس سے پار ہو گیا تو بخدا مجھے تیری اس بات کی کوئی پرواہ نہیں، اور اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کے ذریعے ہی روک دیا تو میں اس سے زیادہ کا مستحق ہوں جو تو نے مجھے کہا

گر بدی گفت نزادش دون بائے نشست ٭ مس نہ آنست کہ او مرتبۂ زر شکند

رَوَی الطَّبَرَانِیُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبَیْھَقِیُّ عَنْ اَجَلِّ اَحْبَارِ الْیَھُوْدِ الَّذِیْنَ اَسْلَمُوْا اَنَّہٗ قَالَ لَمْ یَبْقَ مِنْ عَلَامَاتِ النُّبُوَّۃِ شَیْءٌ اِلَّا وَقَدْ عَرَفْتُہٗ فِیْ وَجْہِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ نَظَرْتُ اِلَیْہِ اِلَّا اثْنَیْنِ لَمْ اُخْبَرْھُمَا مِنْہُ، یَسْبِقُ حِلْمُہٗ جَھْلَہٗ وَلَا یَزِیْدُہٗ شِدَّۃُ الْجَھْلِ عَلَیْہِ اِلَّا حِلْمًا، فَکُنْتُ اَتَلَطَّفُ لَہٗ لِاَنْ اُخَالِطَہٗ فَاَعْرِفَ حِلْمَہٗ وَجَھْلَہٗ، فَابْتَعْتُ مِنْہُ تَمْرًا اِلٰی اَجَلٍ فَاَعْطَیْتُہُ الثَّمَنَ فَلَمَّا کَانَ قَبْلَ مَحَلِّ الْاَجَلِ بِیَوْمَیْنِ اَوْ ثَلَاثَۃٍ اَتَیْتُہٗ فَاَخَذْتُ بِمَجَامِعِ قَمِیْصِہٖ وَرِدَائِہٖ وَنَظَرْتُ اِلَیْہِ بِوَجْہٍ غَلِیْظٍ، ثُمَّ قُلْتُ اَلَا تَقْضِیْنِیْ یَا مُحَمَّدُ! حَقِّیْ ؟ فَوَاللّٰہِ اِنَّکُمْ یَا بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ذَوُوْ مَطْلٍ، فَقَالَ عُمَرُ: اَیْ عَدُوَّ اللّٰہِ! اَتَقُوْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَسْمَعُ؟ فَوَاللّٰہِ لَوْلَا مَا اُحَاذِرُ قُرْبَہٗ لَضَرَبْتُ بِسَیْفِیْ رَاْسَکَ، وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْظُرُ عُمَرَ فِیْ سُکُوْنٍ وَتُؤَدَۃٍ وَتَبَسَّمَ، ثُمَّ قَالَ، اَنَا وَھُوَ کُنَّا اَحْوَجَ اِلٰی غَیْرِ ھٰذَا مِنْکَ یَا عُمَرُ! اَنْ تَاْمُرَنِیْ بِحُسْنِ الْاَدَاءِ وَتَاْمُرَہٗ بِحُسْنِ التَّقَاضِیْ، اِذْھَبْ بِہٖ فَاقْضِہٖ وَزِدْہُ عِشْرِیْنَ صَاعًا مَکَانَ مَا رُعْتَہٗ، فَقُلْتُ، یَا عُمَرُ! کُلُّ عَلَامَاتٍ قَدْ عَرَفْتُھَا فِیْ وَجْہِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ حِيْنَ نَظَرْتُ إِلَيْهِ إِلَّا اثْنَتَيْنِ، لَمْ أُخْبِرْهُمَا يَسْبِقُ حِلْمُهُ جَهْلَهُ وَلَا يَزِيْدُهُ شِدَّةُ الْجَهْلِ عَلَيْهِ إِلَّا حِلْمًا فَقَدْ أَخْبَرْتُهُمَا، أُشْهِدُكَ إِنِّي رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا

تشریح حافظ طبرانی، ابن حبان، بیہقی نے اسلام قبول کرنے والے یہودیوں کے ایک بہت بڑے عالم سے روایت کی ہے۔ اس نے کہا، علاماتِ نبوت میں سے کوئی شے باقی نہ رہی جس کو میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ انور کو دیکھ کر معلوم نہ کر لیا ہو، مگر (صرف) دو علامتیں (ایسی رہ گئی تھیں) جن پر میں مطلع نہ ہو سکا۔ اوّل یہ کہ نبی آخر الزمانؐ کی بردباری جہل پر سابق ہوگی، دوم یہ کہ آپؐ پر جہل کی زیادتی بردباری ہی کو زیادہ کریگی پس میں آپؐ کے ساتھ نرم برتاؤ کرتا رہا تاکہ آپؐ کے ساتھ مخالطت کا موقع مل سکے اور میں آپؐ کی بردباری کو معلوم کر سکوں چنانچہ ایک بار میں نے آپؐ سے (بطریق بیع سلم) کچھ کھجوریں مدت مقرر کر کے خرید لیں اور پیشگی قیمت ادا کر دی، اس کے بعد مدت متعینہ سے ایک یا دو روز قبل ہی آپؐ کے پاس آ کر مجمع عام میں چادر اور گریبان پکڑ لیا اور ترش روئی کے ساتھ آپؐ کی طرف گھورتے ہوئے میں نے کہا اے محمدؐ کیا آپ میرا حق ادا نہیں کریں گے؟ اے بنو عبدالمطلب تم بڑے ہی ٹال مٹول کرنے والے ہو۔ (حسن اتفاق) حضرت عمرؓ بھی سن رہے تھے آپؐ نے فرمایا: اور دشمن خدا! کیا تو حضورؐ کے بارے میں ایسی باتیں کرتا ہے جن کو میں (اپنے کانوں سے) سن رہا ہوں بخدا اگر اس چیز کا خوف نہ ہوتا جس کے قرب کا مجھے اندیشہ ہے تو ابھی تیری گردن مار دیتا، حضورؐ حضرت عمرؓ کیطرف خاموشی، سنجیدگی اور مسکراہٹ کے ساتھ دیکھتے رہے پھر ارشاد فرمایا: اے عمر! میں اور یہ تجھ سے کسی اور چیز کے محتاج تھے یعنی اس بات کے کہ تو مجھ کو تو حسن ادائیگی کا حکم کرتا اور اور اس کو نرمی کے ساتھ وصول کرنے کا، اچھا ان کو لے جاؤ اور ان کا حق ادا کر دو نیز اس منازعت کے صلہ میں بیس صاع مزید دیدو (یہودی عالم کہتا ہے کہ) میں نے کہا اے عمر! مجھ کو نبوت کی کل علامتیں آپؐ کا چہرہ اقدس دیکھتے ہی معلوم ہو گئی تھیں صرف دو باقی تھیں سو آج وہ بھی معلوم ہو گئیں، میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں اللہ سے راضی ہوں رب ہونے کر اور اسلام سے راضی ہوں دین ہونے کر اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے راضی ہوں نبی ہونے کر!

الطَّمَعُ

يُقَالُ إِنَّ اشْعَبَ مَرَّ بِوِلْدَانٍ فَجَعَلَ الصِّبْيَانُ يَعْبَثُوْنَ بِهِ فَقَالَ لَهُمْ وَيْلَكُمْ سَالِمٌ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ يُفَرِّقُ تَمْرًا مِنْ صَدَقَةِ عُمَرَ فَمَرَّ الصِّبْيَانُ يَعْدُوْنَ إِلَى دَارِ سَالِمٍ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَدَا اشْعَبُ مَعَهُمْ وَقَالَ مَا يُدْرِيْنِي لَعَلَّهُ يَكُوْنُ حَقًّا۔

حل لغات الطمع (س)، لالچ کرنا، ص طامع ج اطماع، طمعاء۔ اشعب: ابو العلاء ابن زبیر مولود ۹۰ھ حضرت عثمانؓ کے غلام تھے اور حسن قرأت اور عمدگی آواز میں اپنا مثل نہیں رکھتے تھے مگر حرص و لالچ میں ضرب المثل تھے اور نکتہ آفرینی و حاضر جوابی میں یگانۂ روزگار، ایک مرتبہ انھوں نے ہلکی پھلکی نماز پڑھی اور چلنے لگے، اہل مسجد نے اعتراض کیا کہ بہت ہلکی نماز پڑھی ہے، انھوں نے جواب دیا، اس لئے کہ اس میں ریاکاری نہیں تھی، ایک مرتبہ کسی نے ان سے کہا کتنے کبھی مرے احسان کا شکریہ ادا نہیں کیا؟ انھوں نے جواب دیا کہ تیرا احسان تو اسکی نیت نہ رکھنے والے کی طرف سے تھا اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لئے ناشکرے کے پاس پہنچا۔ کہا جاتا ہے کہ آپ نے ۱۵۰ سال کی عمر پائی ہے

الصبیان جو صبی بچہ (دیکھو صبو) یصبون (س) عبثاً کھیلنا، مذاق کرنا، عبث بیکار۔ ویلکم لفظ ویل در اصل کلمہ تحسر ہے جو بوقت مصیبت بولا جاتا ہے جیسے ویلی یا ویلتنا، لیکن جب متکلم دوسرے کے لئے استعمال کرے تو بددعا کے لئے ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ یہ نکرہ ہونے کی صورت میں بھی مبتدا ہو سکتا ہے کیونکہ کلمات دعائیہ میں اس کی گنجائش ہے خواہ دعا خیر ہو جیسے سلام علیک، یا بددعا ہو کقولہ تعالیٰ "فویل للذین یکتبون الکتاب" ہزار عجیب

کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے جیسے آیت "یا ویلتا ألد وانا عجوز" اور شیخ ابن حبان نے اپنی صحیح میں حدیث ابو سعید سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ ویل جہنم کی ایک وادی ہے، یہ عدم اضافت کی صورت میں اضمار فعل کی بنا پر منصوب اور ابتدا کی وجہ سے مرفوع ہوتا ہے اور بصورت اضافت حرف منصوب ہوتا ہے، پھر یہ ان الفاظ میں سے ہے جن سے اکثر اوقات انکے حقیقی معنی مراد نہیں ہوتے جیسے ترتبت یداک، قاتلہ اللہ، لام لہ لاب لک، ثکلتہ امہ وغیرہ سالم بن عبداللہ بن عمر بن الخطاب، ابو عمر والقرشی، المتوفی ۱۰۶ھ احد فقہاء المدینۃ تمرا کھجور واحد تمرۃ ج تمور، تمر (ن) تمرا۔ کھجور کھلانا۔ یغدون (ن) عدوا دوڑنا۔ دار گھر ج دور، دیار أدور، دار (ن) دورا، دورانا چکر لگانا۔ ما یدریني: ما استفہامیہ ہے۔ دری (ض) دریا۔ درایۃ جاننا، حقا (ن، ض) ثابت ہونا۔

تشریح بیان کیا جاتا ہے کہ ایک روز حضرت اشعب (کسی راستہ سے) گزرے تو بچوں نے ان کے ساتھ مذاق کرنا شروع کر دیا حضرت اشعب نے ان سے (پیچھا چھڑانے کے لئے) کہا: کم بختو حضرت سالم بن عبداللہ حضرت عمرؓ کے صدقہ سے کھجوریں تقسیم کر رہے ہیں (اور تم یہاں کھیل رہو، یہ سنتے ہی) بچے حضرت سالم کے مکان کی طرف دوڑ پڑے۔ ان کے ساتھ حضرت اشعب بھی یہ کہتے ہوئے دوڑنے لگے۔ کیا معلوم، ہو سکتا ہے سچ ہی ہو۔ ؎

کاسۂ چشم حریصاں پر نشود تا صدف قانع نشد پر در نشد

کفّ اللسان عن الوقوع فی عرض الانسان

انسان کی آبروریزی سے زبان کی روک تھام!

؎ مریز آبروئے برادر بگوئی × کہ دہرت نریزد بشہر آبروی، ببد گفتن خلق چوں دم زدی × اگر راست گوئی سخن ہم بدی

لما دخل الحسن البصري على الحجاج، فقال له: ما تقول في علي وعثمان؟ قال: اقول فيهما كما قال من هو خير مني بين يدي من هو شر منك، قال: ومن ذلك؟ قال موسى فرعون حيث قال له فرعون: فما بال القرون الأولى: قال علمها عند ربي في كتاب +

حل لغات کف (دیکھو صکک) اللسان (دیکھو صلہ سطر ۱) الوقوع فی فلان وقیعۃ گالی دینا، عیب لگانا، وقوعاً گرنا۔ عرض آبرو ج أعراض، عرض سامان جو عروض رات کا ایک حصہ جو عراض، عرض کنارہ، عرض (ض) عرضا پیش کرنا (س) ظاہر ہونا اور ہمیشہ نہ رہنا (ک) عرضا، عراضۃ چوڑا ہونا۔ دخل (ن) دخولا داخل ہونا۔ علیہ زیارت کرنا۔ الحسن البصری،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابوسعید بن ابی الحسن یسار۔ آپ ۲۱ھ میں پیدا ہوئے اور وادی القریٰ میں نشو ونما پایا اور ۱۱۰ھ میں بصرہ میں وفات پائی۔ ابن سعد نے ان کے تمام اوصاف ایک سطر میں جمع کئے ہیں فرماتے ہیں: کان عالماً رفیعاً ثقۃ جمۃ مامونا عابداً ناسکاً کثیر العلم فصیحاً جمیلاً وسیماً۔ آپ عالم، بلند مرتبہ، معتمد، برہان، نیک خصلت، عبادت گزار، وافر العلم، فصیح، خوبصورت اور خوشرو تھے۔ آپ علوم ظاہریہ کے علاوہ علم باطن کے زیور سے بھی آراستہ تھے، چنانچہ بڑے بڑے ارباب تصوف نے آپ کا نام جلی عنوان سے لکھا ہے۔ حضرت فضیل بن عیاض فرماتے ہیں کہ آپ نے (۱۳۰) صحابہؓ سے ملاقات کی ہے۔

الحجاج: ابو محمد ابن یوسف بن الحکم الثقفی سیاتی ذکرہ ان شاء اللہ تعالیٰ، فرعون عما لقبہ شاہان مصر کا لقب ہے جیسے کسریٰ ملوک فارس کا، قیصر ملوک روم کا، خاقان ملوک چین کا، تبع ملوک یمن کا، فیل ملوک عرب کا، نجاشی ملوک حبشہ کا، خلیفہ ملوک بغداد کا اور سلطان آل سلجوق کا لقب ہے، یہاں فرعون سے مراد ولید بن مصعب بن ریان ہے جو قبطی نسل سے تھا اس کی عمر چار سو سال سے زیادہ ہوئی ہے، حضرت سعید بن جبیر ناقل ہیں کہ تین سو سال تک اس کے سر میں درد تک نہیں ہوا، بال: حال۔ قرون جمع قرن ایک گروہ کے بعد ایک گروہ سینگ آفتاب کی پہلی شعاع، بارش کا بھلا سو سال کا زمانہ۔ قرن (ض) قرناً ملی ہوئی بھوں والا ہونا۔ من اقرن، قرن۔

تشریح: جب حضرت حسن بصریؒ نے حجاج سے ملاقات کی تو حجاج نے آپ سے دریافت کیا: آپ حضرت علیؓ و حضرت عثمانؓ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میں ان کے بارے میں وہی کہتا ہوں جو تجھ سے زیادہ شریر کے سامنے مجھ سے زیادہ بہتر شخص نے کہا تھا۔ حجاج نے کہا وہ کون ہے؟ آپ نے فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون مردود، جب فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا: فما بال القرون الاولیٰ؟ (اچھا تو پہلے لوگوں کا کیا حال ہوا؟) تو حضرت موسیٰؑ نے فرمایا: علمہا عند ربی فی کتاب۔ (ان لوگوں کا علم میرے پروردگار کے پاس دفتر اعمال میں محفوظ ہے) ۱۲ محمد حنیف غفرلہ گنگوہی

نوع غریب من المسابۃ

بدکلامی کا انوکھا انداز۔

قال بعضہم وجد علی قبر مکتوباً انا ابن من کانت الریح طوع امرہ یحبسہا اذا شاء ویطلقہا اذا شاء قال فعظم فی عینی مصرعہ ثم التفت الی قبر اخر قبالتہ فاذا علیہ مکتوب لا یغتر احد بقولہ فما کان ابوہ الا بعض الحدادین یحبس الریح فی کیرہ ویتصرف فیہا قال فعجبت منہما یتسابان میتین۔

حل لغات نوع: قسم ج انواع۔ غریب: عجیب، غیر مانوس، مسافر، اجنبی ج غرباء۔ غرب (ن) غرباً۔ الرجل دور ہونا۔ النجم ڈوبنا، غربۃ پردیسی ہونا۔ (س) غرباً تو سے چہرہ کا کالا ہونا۔ (ک) غرابۃ مخفی و پوشیدہ ہونا۔ مسابۃ مفاعلت سے باہمی گالی گلوچ۔ سب (ن) سبا گالی دینا۔ وجدت (ض) وجداً، وجوداً پانا۔ وجد (ض) وجداً، وجدۃً مستغنی ہونا، موجدۃً غضبناک ہونا۔ قبر: انسان کے دفن کرنے کی جگہ ج قبور۔ قبر (ن) قبراً: مقبرہ میت کو دفن کرنا۔ مکتوباً: کتب (ن) کتبا، کتابۃ لکھنا۔ علیہ واجب کرنا۔ ابن: بیٹا ج ابناء، بنون۔ الریح: ہوا ج ریاح، ج اراویح۔ بو: غلبہ۔ راح (ن) رَوْحاً۔ الیوم تیز ہوا والا ہونا۔ رواحا شام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے وقت آنا یا جانا یا کام کرنا (ض، ر) نجاً۔ البیتُ ہوادار ہونا، راحۃ۔ للمعروف بھلائی خوشی سے کرنے کے لئے جلدی کرنا۔
طَوْع۔ طاع، یطیع فرمانبردار، طاع (ن) طَعاً فرماں بردار ہونا ص طائع جو طَوْع امرہ : حکم جو اوامر، کام، واقعہ، شی جو امور، امر (ن، ا) اَمْراً حکم کرنا (س، ک) اَمْراً، امارۃً امیر و حاکم ہونا۔ یحبسہا (ض) حبساً قید کرنا۔ عن شیٔ روکنا، حَبْس جو حُبُوس، محبس جو محابس قید خانہ۔ یطلقہا اطلق۔ الاسیر قیدی کو چھوڑنا، طلق (ض) طَلْقاً۔ الشیٔ دینا، طَلُقتْ (ن) طلاقاً۔ المرأۃ عورت کا شوہر سے جدا ہونا۔ ص طالق جو طَلُق (ک) طَلْوقاً خوش بیان ہونا۔ طلاقۃ ہنس مکھ ہونا۔ عَظُم (ک) عِظَماً، عظامۃً بڑا ہونا ص عظیم جو عُظَماء، عِظام، عُظُم ہڈی جو عِظام، اَعْظُم۔ عینی آنکھ جو اَعْیُن چشمہ جو عیون، ذات شیٔ جو اعیان، عَیْن نیل گائے، عَانَ (ض، ا) عَیْناً، عَیَنۃً آنکھ کی بڑی چوڑی پتلی والا ہونا۔ عیناً نظر لگانا، مصرعہ صرع (ف) صَرْعاً، مَصْرَعاً پچھاڑ دینا، لا یغترّ اغترار آدھوکا کھانا، غَرَّ (ن) غَرّاً، غُرُوراً دھوکا دینا، ماغرک بفلان تو نے اس پر دلیری کیوں کی (س) غرارۃً شریف ہونا، ناتجربہ کار ہونا، غِرّ، غُرّۃ غرارۃً خوبصورت سفید رنگ والا ہونا۔ الحدادین جمع حداد لوہار۔ کیر لوہاروں کی وہ مشک جس سے وہ بھٹی دھونکتے ہیں جو اُکیار، کیرہ۔

تشریح ایک شخص نے بیان کیا ہے کہ میں نے ایک قبر پر عبارت لکھی ہوئی دیکھی "انا ابن من الی قولہ ولطلقہا اذا شاء" میں اس شخص کا لڑکا ہوں جس کے حکم کی ہوا بھی فرمانبردار تھی جب چاہتا تھا اسکو قید کر لیتا تھا اور جب چاہتا تھا رہا کر دیتا تھا، راوی کہتا ہے کہ: مجھے اس کا پتہ بہت بڑا معلوم ہوا۔ اس کے بعد میں ایک دوسری قبر کی طرف جو اسکے سامنے تھی متوجہ ہوا اس پر لکھا ہوا تھا "لا یغترّ احد الی قولہ ویتصرف فیہا" کوئی شخص اسکی بات سے دھوکا نہ کھائے کیونکہ اس کا باپ تو ایک معمولی آدمی یعنی لوہار تھا جو ہوا کو اپنی مشک میں روک لیتا تھا اور اس میں تصرف کرتا تھا۔ ناقل کہتا ہے کہ میں نے ان دونوں سے بہت تعجب کیا کہ وہ مرنے کے بعد بھی گالی گلوچ کر رہے ہیں

معنی قولہم فلانٌ اَشأمُ من طُوَیس

محاورۂ عرب "فلانٌ اَشأمُ من طُوَیس" کی مُراد

ھو طُوَیس المغنّی لانہ قال: وُلدتُ یوم تُوفّی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، وفُطِمتُ یوم تُوفّی ابوبکر رضی اللہ عنہ، وبلغتُ الحُلُم یوم قُتِل عمر رضی اللہ عنہ وتزوّجتُ یوم قُتِل عثمان رضی اللہ عنہ وجاءنی وَلَدٌ یوم قُتِل علیٌّ واخر یوم مات الحسن مسموماً قال: ومادمتُ بین اظہرکم لا تامنوا من ظہور الدجّال۔

حل لغات اَشأم، اسم تفضیل ہے، شُؤم (ک) شامۃً نامبارک ہونا، طُوَیس، طاؤس کی تصغیر ہے (قالہ الجوہری) یعنی مور جو اطواس، طواویس، طاس (ن) طوساً۔ الوجہ خوبصورت ہونا۔ یہاں طویس سے مراد ایک گویا ہے دیکھو مقدمہ ص۲۷ وُلدت، ولدت (ض) لِدَۃً، ولادۃً جننا، وُلد، ولَد بچہ (مذکر و مؤنث) توفّی توفاہ۔ اللہ موت دینا، وفات موت جو وَفَیات، فُطِمتُ (ض) فَطْماً۔ الولد بچے سے دودھ چھڑانا، افطم الرضیع دودھ پیتا بچہ دودھ چھڑانے کے وقت پر پہنچ گیا، فُطِم دودھ چھڑایا ہوا جو فُطُم، احکم (ن) حُلُماً۔ الصبی بالغ ہونا، دیکھو ص۳۵ مسموماً، سُمّ زہر، سوئی کا ناکا جو سُمام، سُمُوم، سَمَّ (ن) سَمّاً زہر دینا، سُمُوماً۔ الربع جھلنا، مادمتُ (ن، س) دوماً، دَوَاماً، ہمیشہ رہنا۔ اظہرکم جمع ظہر پیٹھ، لا تامنوا : دیکھو ص۳۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشریح اہل عرب کے قول "فلان اُشأم من طویس" میں طویس سے مراد طویس مغنی ہے، اس نے (اپنی بدبختی کی وجہ بیان کرتے ہوئے) کہا ہے کہ میں اس دن پیدا ہوا جس دن حضور اکرم صلعم کی وفات (حسرت آیات) ہوئی اور دودھ چھڑایا گیا، جس دن حضرت ابوبکر صدیقؓ کی وفات ہوئی اور بالغ ہوا جس دن حضرت عمرؓ کو شہید کیا گیا اور شادی کی جس دن حضرت عثمان کو شہید کیا گیا۔ اور میرے بچہ پیدا ہوا جس دن حضرت علی کو شہید کیا گیا اور دوسرا بچہ ہوا جس دن حضرت حسنؓ کو جعدہ نے زہر دیا اور آپ) نے بحالتِ زہر انتقال کیا، اس کے بعد کہتا ہے کہ جب تک کہ میں تم میں رہوں گا اس وقت تک تم ظہور دجال سے مامون نہ ہو سکو گے

مَن قال مالا ینبغی سمع مالا یشتہی

جو شخص نامناسب بات کہیگا ناگوار خاطر سنے گا

بد نہ بولے زیر گردوں گر کوئی میری سنے ❊ ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

یروی ان ابادلف قصدہ شاعر تمیمی، فقال لہ: ممن انت؟ فقال: من تمیم، فقال ابودلف، ؎

تمیم طرق اللؤم اھدی من القطا	ولو سلکت سبل الھدایۃ ضلت

فقال لہ التمیمی، نعم: بتلک الھدایۃ جئت الیک، فأفحمہ۔

حل لغات یروی (ض) روایۃ بیان کرنا، ص راوٍ جو رُواۃ، راودن (س) رَیّا سیراب ہونا ص ریان جو رِوَاء، رُوی خوشگوار پانی، رُوار، رونق۔ ابادلف: ابو القاسم بن عیسیٰ بن ادریس عجلی متوفی ۲۲۶ھ عرب کا امیر، مامون الرشید کا مشہور سپہ سالار اور بہت سی خوبیوں کا مالک تھا، کتاب البزاۃ، کتاب الصید، کتاب سیاست ملوک وغیرہ آپ کی یادگار ہیں۔ ایک بار معتصم کے سپہ سالار اعظم افشین نے ابودلف پر از راہِ عداوت خون کا الزام قائم کر کے چاہا اس کو قصاص میں قتل کر دے، احمد بن ابو داؤد ایادی جس کا رتبہ معتصم کے دربار میں وہی تھا جو مامون کے یہاں قاضی یحییٰ بن اکثم کا تھا، اس کو یہ خبر معلوم ہوئی فوراً سوار ہو کر افشین کے یہاں پہنچا، دیکھا تو جلاد تلوار لئے ہوئے ابودلف کو قتل کرنے کے واسطے تیار ہے جلدی سے آگے بڑھ کر افشین سے کہا: مجھ کو امیر المؤمنین نے یہ پیغام دے کر بھیجا ہے کہ تم ابودلف کو قتل نہ کرو بلکہ میرے سپرد کر دو، اور حاضرین کو اس پر گواہ بنا لیا کہ میں نے امیر المؤمنین کا پیغام پہنچا دیا، اس کے بعد معتصم کے پاس گیا اور سارا ماجرا سنا کر کہا کہ تنگیٔ وقت کے باعث میں نے دریافت کئے بغیر یہ جرأت اس لئے کی کہ مجھے آپکی حسن نیت پر کامل اعتماد تھا، معتصم نے آدمی بھیج کر ابودلف کو بلایا اور اس کو رہا کر کے انعام بخشا۔ قصدہ دیکھو ص۳۵ طرق جمع طریق راستہ طرق (ن) طرقاً طروقاً رات کے وقت آنا ص طارق جو اطراق ــ الباب کھٹکھٹانا۔ اَطرق رائد، سر جھکایا یعنی خاموش رہا اور سوچتا رہا اللؤم دیکھو ص۳۹ ابدی: زیادہ راہ یاب، ہدی، ہدی (ض) ہدایۃ، ہُدیٰ رہنمائی کرنا ص ہاد جو ہُداۃ ــ ہداۃ ــ العروس دلہن کو شوہر کے پاس بھیجنا، اہتدار، راہ پانا، ہَدِیّۃ تحفہ جو ہدایا۔ قطار: ایک پرندہ ہے جس کو کوچ کہتے ہیں۔ سلکت (ن) سلوکاً راستہ چلنا، سلک راستہ، جو مَسالک، سلک لڑی جو سُلوک بسلک، سبیل راستہ جو سُبُل۔ ضلت (ض، س) ضلالۃ، ضلالۃً گمراہ ہونا ص ضال جو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضُلال، ضَلٌّ، ضلال، ضلالۃ گمراہی، فالفحم، فحم (ف)، فحما جواب سے ساکت ہونا (ک) فحوشۃ کا لا ہونا، فحم، فحیم کوئلہ، الفحم خاموش کرنا الجواب المفحم خاموش کن جواب۔

تشریح بیان کیا گیا ہے کہ ابو دلف کے پاس ایک تمیمی شاعر آیا، ابو دلف نے اس سے دریافت کیا، تو کس قبیلہ کا ہے؟ اس نے کہا تمیمی ہوں، ابو دلف نے (اس کی ہجو میں) یہ شعر پڑھا ؎ تمیم اہ قبیلہ تمیم کینگی کے طریقوں پر تو قطا سے زیادہ راہ یاب ہے اور اگر وہ ہدایت کا راستہ اختیار کرے تو گمراہ ہو جاتا ہے۔ تمیمی نے کہا: جی ہاں اسی ہدایت کو لے کر آپ تک پہنچا ہوں، یہ کہہ کر خاموش کر دیا۔

تنبیہ:۔ امام بخاریؒ نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا ہے جب سے میں نے تین باتیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہیں اس وقت سے میرے دل میں بنو تمیم کی محبت اور بڑھ گئی ہے (۱) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دجال کے لیے میری امت میں سب سے زیادہ سخت بنو تمیم ہوں گے (۲) حضرت عائشہؓ کے پاس بنو تمیم کی ایک لونڈی تھی آپؐ نے فرمایا، اے عائشہؓ! اس کو آزاد کر دو کیونکہ یہ اولاد اسمٰعیلؑ سے ہے (۳) آپؐ کے پاس بنو تمیم کے صدقات آئے، آپؐ نے فرمایا: یہ میری قوم کے صدقات ہیں۔[1] علامہ ابن الاثیر فرماتے ہیں کہ اس حدیث سے بنو تمیم کی وہ مذمت دور ہو جاتی ہے جو ان اشعار میں کی گئی ہے ؎

تمیم بطرق اللوم اہ ؎ وَلَوْ اَنَّ بَرْغُوثًا عَلٰی ظَہْرِ قُلَّۃٍ ؎ زَاَحْنَ وَفِیْہِنَّ تَمِیْمٌ لَقِیْدَ لُؤْمَتْ ؎

نے عمرو بن اناہتم سے زبرقان حصین بن بدر تمیمی کے متعلق دریافت کیا اس نے ان کی شان میں ناشائستہ الفاظ استعمال کیے زبرقان نے انکار کیا اور اپنی شرافت ظاہر کی اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اَنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا۔ اسی طرح ایک مرتبہ احنف بن قیس حضرت معاویہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے گدے پر بیٹھنے کے لئے اشارہ کیا مگر یہ زمین پر بیٹھ گئے، حضرت معاویہ نے دریافت کیا کہ گدے پر کیوں نہیں بیٹھے؟ انھوں نے کہا: کہ قیس بن عاصم منقری نے اپنے صاحبزادے کو جو وصیت کی تھی اس میں یہ بھی تھا کہ شاہ وقت کے پاس اتنی دیر مت بیٹھنا جس سے وہ تنگ دل ہو جائے، اور اس سے اتنا قطع تعلق بھی نہ کرنا کہ وہ تجھے بھلا دے، اور اس کے گاؤ تکیہ اور گدے پر مت بیٹھنا، نیز اس کے اور اپنے درمیان ایک دو آدمیوں کی جگہ چھوڑ کر بیٹھنا کیونکہ ممکن ہے اثنار مجلس میں کوئی ایسا شخص آجائے جو اس جگہ کے لائق تر ہو، اور اس کی وجہ سے تمہیں اس جگہ سے اٹھنا پڑے" اس پر حضرت معاویہ نے فرمایا" لقد اُدّبت تمیم الحکمۃ مع رقۃ حواشی الکلام" اور یہ اشعار پڑھے ؎

یا ایہا السائل عما مضی ؎ وعلم ہذا الزمن العائب ؎ ان کنت تبغی العلم او اہلہ ؎ او شاہدًا یخبر عن غائب

فاعتبر الارض بسکانہا ؎ واعتبر الاصحاب بالصاحب

التضرّع الی اللہ تعالیٰ شانہ

جناب باری میں عاجزانہ دعا

فقیر وخستہ بدرگاہت آمدم رحمے ؎ کہ جز دعائے تو ام نیست ہیچ دست آویز

حکی ابراھیم بن عبد اللہ الخراسانی قال حججت مع ابی سنۃ حج الرشید فاذا نحن بالرشید واقف حاسر حافٍ علی الحصباء

[1] مسلم عن زہیر رض ۱۲۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وقد رفع يديه وهو يترتعد ويبكي ويقول يارب انت انت وانا انا العواد بالذنب وانت العواد بالمغفرة اغفر لي فقال لي ابي انظر الى جبار الارض كيف يتضرع الى جبار السماء۔

حل لغات التضرع : دیکھو صفحہ حکی : (ض) حکایۃ۔ الکلام نقل کرنا۔ الخبر بیان کرنا، علیہ چغلخوری کرنا، حکیٰ چغلوں، حجت : دیکھو صفحہ سنۃ : سال جو سنون، سنوات، سنۃ (س) سنہا بہت برسوں والا ہونا۔ الرشید : ہارون ابو محمد ابن مہدی خیزران کے بطن سے ۱۴۵ھ میں مقام رے میں پیدا ہوا اور ہادی کے انتقال کے بعد ۱۴ ربیع الاول ۱۷۰ھ میں جبکہ اس کا سن ۲۵ سال کا تھا تخت خلافت پر بیٹھا اور ۲۳ سال دو ماہ اٹھارہ روز تک خلافت کے امور کو انجام دیا اور ۱۳ جمادی الثانی ۱۹۳ھ میں وفات پائی اور طوس میں دفن ہوا اس نے اپنے عہد خلافت میں ۹ حج کئے ہیں اور ہر مرتبہ اپنے ساتھ ایک سو علماء اور فقہا کو مع ان کے اہل وعیال کے لے گیا جس سال حج کے لئے نہیں جا سکتا تھا اس سال اپنے عوض میں تین سو آدمیوں کو بھیجتا تھا۔ واقف : (ض) وَقْفاً، و قوفاً ٹھہرنا ــــ علی الامر مطلع ہونا ص واقف جو وُقُف، مُوقَف ٹھہرنے کی جگہ جو مَواقِف، حاسران، (ض) حسوراً نکے سر ہونا، حُسّر میدان جسکے پیادے، ــــ البصر نگاہ کا تھک جانا (س) حَسْرَۃً افسوس کرنا، حاف (س) حَفاً ننگے پاؤں ہونا ص حافٍ جو حُفاۃ، الحصباء : سنگریزہ، حصب ان، (ض) حَصْباً کنکری سے مارنا۔ یدیہ : یَدٌ کا تثنیہ ہے ہاتھ (اس کی اصل یدی ہے) جو اَیْدٍ یُدِیٌّ جو ایادی (اس کا استعمال اکثر نعمت میں ہوتا ہے) یرتعد : کانپنا، اُرعِدَ لرزہ گرفت اورا، رُعْداً (ن) رعدا ــــ السحاب بادل کا گرجنا۔ بکی (ض) بُکاءً، بُکیً (رونا ص باکٍ جو بکاۃ۔ العواد : عاد (ن) عَوداً بار بار کرنا ــــ عیادۃ بیمار پرسی کرنا، عود لکڑی، سارنگی جو عیدان اَعْواد المغفرۃ (ض) غُفْراً، غُفْراناً، مَغْفِرۃً چھپانا، معاف کرنا ص غافر جو غَفَرَۃ، غفّار، غَفُور بہت بخشنے والا، مغفر خود (جس کو فوجی ٹوپی کے نیچے پہنتا ہے) جبار : اسماء حسنیٰ میں سے ہے، تسلط والا۔

تشریح ابراہیم بن عبداللہ خراسانی نے بیان کیا ہے کہ میں نے اپنے والد کے ساتھ اسی سال حج کیا جس سال ہارون الرشید نے حج کیا تھا ہم نے دیکھا کہ ہارون الرشید ننگے سر ننگے پاؤں کنکریوں پر کھڑا دونوں ہاتھ اٹھائے لرزہ براندام ہے اور آہ وزاری کے ساتھ یہ کہہ رہا ہے، بارِ الٰہا آپ آپ ہیں اور میں میں ہوں، میں گناہ کا عادی ہوں اور آپ بخشش کے، سو خدایا! میرے گناہوں کو معاف فرما حضرت ابراہیم کہتے ہیں کہ میرے والد نے مجھ سے کہا، جبار ارض (رشید) کو دیکھ کس طرح جبار سماء (اللہ تعالیٰ) سے عاجزی کے ساتھ دعا کر رہا ہے ؎ تواضع زگردن فرازاں نکوست ٭ گدا گر تواضع کند خوئے اوست

صحبۃ الاحداث
نوعمروں کی ہمنشینی !

؎ چو خواہی کہ قدرت بماند بلند ٭ دل اے خواجہ در سادہ رویاں مبند (سعدیؒ)

عن ابی سعید الخراز قال: رأیت ابلیس فی النوم، وهو یرعی ناحیة، فقلت: تعال، فقال: ای شیء اعمل بکم! انتم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طَرَحتُ عن نفوسكم ما أُخادِعُ به الناس، قلتُ: ما هو؟ قال الدنيا، فلمّا ولّى التفتَ إليّ، فقال: غير أنّ لي فيكم لطيفةً، قلتُ: ما هي؟ قال صحبةُ الأحداث۔

حل لغات صحبۃ دیکھو ص۳۸ احداث: جمع حَدَث جوان، حدث (ن) حدوثاً ــــ الامر واقع ہونا، نو پید ہونا، حدث عن فلان روایت کرنا، احدثہ ایجاد کرنا، حَدَث بالکسر نو جوان جو اَحْداث، حادثہ مصیبت جو حوادث، ابوسعید بغدادی مدرس مدرسہ نظامیہ جن کو لسان التصوف کہا جاتا ہے کیونکہ آپ نے تصوف میں چار سو کتابیں لکھی ہیں۔ آپ نے ذوالنون مصری کو دیکھا ہے اور بشر حافی کی صحبت میں رہے ہیں۔ توفی فی اواخر قرن الخامس من الہجرۃ۔ الخز: از، ریشم فروش، خز ریشم جو خَزٌ و زِ۔ النوم: دیکھو ص۳۸ یتر: دیکھو ص۳۴ ناحیۃ: جانب، کنارہ جو نواحی۔ تعال: بفتح لام بمعنی تم اگر اس کے ساتھ ضمیریں ہوں تب بھی لام مفتوح ہی رہتا ہے، فیقال تعالَ یا رجلُ، تعالیا یا رجلان اھ در ہماضمت اللام مع جمع المذکر وکسرت مع المونث۔ طرح (ف) طرحاً ــــ الشیٔ پھینک دینا، مطرح ڈالنے کی جگہ۔ مطارح نفوسکم: جمع نفس روح، نفس (ک) نفاسۃ مرغوب ہونا (ن) نفسًا ــــ بعین نظر بد لگانا، نفست (س) نفسًا، نفاسًا ــــ المرأۃ زچہ ہونا، نَفَس سانس جو انفاس، اخادع: خداعًا وخدع (ف) خِدْعًا دھوکا دینا ص خادع۔ الدنیا: دیکھو ص۳۴ ولّی: پیٹھ پھیرنا، لطیفۃ: نکتہ جو لطائف، لطف (ک) لطافۃ باریک ہونا ص لطیف (ن) لُطفًا مہربان ہونا۔

تشریح ابوسعید خراز سے مروی ہے آپ نے کہا کہ میں نے ایک مرتبہ ابلیس کو خواب میں دیکھا کہ وہ مجھ سے کتراتا ہوا گزر رہا ہے، میں نے کہا: آ ــــ اس نے کہا میں تمہارے پاس آکر کیا کروں جب تم اس چیز کو پس پشت ڈال چکے ہو جس سے میں لوگوں کو دھوکا دیتا ہوں، میں نے کہا وہ کیا؟ اس نے کہا دُنیا۔ پھر اس نے چلتے ہوئے میری طرف متوجہ ہو کر کہا: میرے فائدہ کی لئے تم میں ایک لطیفہ ہے، میں نے کہا وہ کیا؟ اس نے کہا نوعمروں کے ساتھ رہنا۔

؎ دام سخت است مگر لطف خدا یار شود ۔ ورنہ آدم نبرد صرفہ ز شیطان رجیم (حافظ)

یجب علی السائل ان یتفکر فی سؤالہ

سائل کو اپنے سوال میں غور کرنا ضروری ہے!

؎ سخن داں باندیشہ راند کلام ☼ کہ بے فکر باشد سخن ناتمام

دَخل بشّارٌ علی المهدی، وعندهٗ خالُه یزید بن منصور الحمیری، فانشدهٗ قصیدةً یمدحه بها، فلمّا اتمّها، قال له یزید: ما صِناعتُك؟ ایها الشیخ! فقال له: الثُّقبُ اللؤلؤ، فقال المهدیّ: اتهزأ بخالی؟ فقال یا امیر المؤمنین: ما یکون جوابی له؟ وهو یرانی شیخًا اعمٰی، ینشدُ شعرًا، فضحك المهدیّ واجازه۔

حل لغات یجب (ض) وجوبًا لازم ہونا، السائل (ف) سُؤالًا دریافت کرنا ص سائل جو سَأَلَہ، سُؤَل، مسئلہ حاجت مطلب جو مسائل، سوال، جو انشاء ہے۔ تفکر (ض) تفکرًا، فکرًا، فکرۃً، افکر، تفکر ــــ فی الامر سوچنا، فکر جو افکار، دخل (ن) دخولًا داخل ہونا۔ بشار: ابو معاذ بن برد مولود ۹۵ھ متوفی ۱۶۸ھ دولت عباسیہ و امویہ کا مشہور مخضرم شاعر ہے۔ مادر زاد نابینا تھا، اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی آنکھوں کی پتلیاں اُبھری ہوئی تھیں اور ان پر سُرخ گوشت چڑھا ہوا تھا، نکان اقبح الناس عمیٰ، گلام منشور، مزدوج، مسجع، اور الشعار میں تفنن، توسع، تصرف، ابداع، ہر صنف میں ملکہ تامہ رکھتا تھا۔ المہدی: ابو عبداللہ محمد بن ابی جعفر منصور مولود ۱۲۷ھ متوفی ۱۶۹ھ جو سیاتی ذکرہ ان شاء اللہ، خال: ماموں — فانشدہ — الشعر: شعر پڑھنا۔ نشیدہ جر نشائد، انشودہ جر اناشید وہ شعر جس کو ایک دوسرے کے سامنے پڑھا جائے، نشد (ن) (ض) نشداً گم شدہ کو ڈھونڈھنا، ناشدہ قسم کھلانا۔ یمدحہ (ف) مدحاً تعریف کرنا، مدیح تعریف جر مدائح۔ صناعتک صنعۃ پیشہ جر صناع، صنع (ف) صُنعاً بنانا۔ الیہ احسان کرنا۔ اثقب (ان) ثقباً الشیٔ سوراخ کرنا، چھیدنا۔ النار روشن ہونا۔ النجم چمکنا، نجم ثاقب روشن ستارہ، ثقب سُوراخ جر اثقُب، ثقوب۔ اللؤلؤ موتی جر لآلی۔ الشیخ: بوڑھا جر شیوخ اشیاخ جمع مشائخ، شیخ کا اطلاق ہر اس شخص پر بھی ہوتا ہے جو لوگوں میں علم و فضل اور مرتبہ کے لحاظ سے بڑا ہو، شاخ (ض) شیخاً، شیوخۃ بوڑھا ہونا، انتفرأ (س) ہُزأً ٹھٹھا کرنا۔ جوابی جر اجوبہ جاب (ن) جوباً۔ البلاوط کرنا۔ الثوب بیچ سے کاٹنا: اعمیٰ: نابینا جر اعماء عُماۃ، عمی (س) عمیٰ اندھا ہونا۔ ضحک (س) ضحکاً ہنسنا ص ضاحک، اضحوکہ جس پر ہنسی آئے جر اضاحیک۔ اجازہ: انعام دینا، الشیٔ جائز کرنا، جائزۂ عطیہ جر جوائز، جاز (ن) جوازاً گزر جانا۔

تشریح (ایک مرتبہ) بشار خلیفہ مہدی کے ہاں آیا جبکہ وہاں اس کا ماموں یزید بن منصور حمیری بھی موجود تھا، بشار نے مہدی کی تعریف میں ایک قصیدہ سُنایا، ختم ہونے پر یزید نے کہا: بڑے میاں آپ کیا کام کرتے ہیں؟ بشار نے کہا: جی میں موتی چھیدتا ہوں: اس پر مہدی نے کہا، تو میرے ماموں کے ساتھ ٹھٹھا کرتا ہے؟ بشار نے کہا: اے امیر المؤمنین اس کے علاوہ اور کیا جواب ہو سکتا ہے جبکہ وہ مجھ کو دیکھ رہا ہے کہ بوڑھا ہوں نابینا ہوں، شعر کہہ رہا ہوں، اس جواب پر مہدی ہنس دیا اور بشار کو عطیہ سے نوازا ۱۲

كلام العرب خالٍ عن الحشو

کلام عرب غیر ضروری الفاظ سے پاک ہے

رُوِیَ اَنَّ اَبَا العباس الکندیَّ المتفلسفَ رکب الی المبرد وقال انی اجد حشوا فی کلام العرب اجد العرب تقول عبد اللہ قائمٌ ثم تقول اِنَّ عبد اللہ لقائمٌ ومعنی الجمیع واحد فقال المبرد بل المعانی مختلفۃ لاختلاف الالفاظ فقولھم عبد اللہ قائمٌ اخبارٌ عن قیامہٖ وقولھم ان عبد اللہ قائمٌ جوابٌ عن سوال سائل متردد وقولھم ان عبد اللہ لقائمٌ جوابٌ عن انکار منکر لقیامہٖ

حل لغات کلام: اس کا مادہ کلم ہے، کلمہ (ن، ض) کلماً زخمی کرنا، کلام کو کلام اسی لئے کہتے ہیں کہ اس سے بسا اوقات دل زخمی ہو جاتے ہیں ؎ چھری کا تیر کا تلوار کا گھاؤ بھر ؛ لگا جو زخم زباں کا رہا ہمیشہ ہرا ؛ عَرَب، عُرب باشندگان ملک عرب، عرب (ک) عرباً، عُروبۃً فصیح عربی بولنا (س) عَرَباً بگڑے ہوئے معدے والا ہونا، اَعرب — الشیٔ ظاہر کرنا۔ الکلمۃ اعراب لگانا، خال: اسم فاعل ہے۔ فلان خلوۃً خالی ہونا۔ خلوۃً تنہائی اختیار کرنا۔ الخلاء خالی مکان، پاخانہ۔ الحشو: کلام کے اندر ایسی زیادتی جس کی ضرورت نہ ہو۔ روی: دیکھو ص۵ رکب دیکھو ص۴۵ المبرد: ابو العباس محمد بن یزید ازدی مولود ۲۱۰ھ

ھ ان عبد اللہ قائم ثم تقول ا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

متوفی ۲۸۵ھ آپ نے ابو عمرو جرمی، ابو عثمان مازنی، ابو حاتم سجستانی وغیرہم سے شرف تلمذ حاصل کیا، لیکن اساتذہ میں مازنی کو زیادہ مانتے تھے، موصوف نے کتاب سیبویہ جرمی سے شروع کی اور مازنی سے فاتحہ فراغ پڑھا۔ ثعلب ہمیشہ مناظرہ کی تاک میں رہتے تھے مگر ملاقات کا اتفاق نہ ہوتا تھا۔ کسی کا شعر ہے ؎

فَأَبْدَانَا فِي بَلْدَةٍ وَالْتِقَاؤُنَا ۞ عَنِيرٌ كَانَا ثَعْلَبٌ وَالْمُبَرِّدُ

اہل علم کے نزدیک مبرد کو ثعلب پر بدرجہا ترجیح تھی، مبرد فصیح و بلیغ لطیف و ظریف بھی تھے یہ اوصاف ثعلب میں کہاں پھر مبرد کے مقابلہ میں ثعلب کب ٹھہر سکتے تھے، کتاب الکامل، الروضہ، القوافی وغیرہ آپ کی یادگار ہیں۔

تشریح :- بیان کیا گیا ہے کہ ابو العباس کندی متفلسف نے مبرد کے پاس آکر کہا: میں کلام عرب میں حشو پاتا ہوں کیونکہ وہ عبد اللہ قائم بھی کہتے ہیں اور ان عبد اللہ قائم بھی اور ان عبد اللہ لقائم بھی حالانکہ ان سب کے معنی ایک ہیں، مبرد نے کہا (ایسا نہیں ہے) بلکہ (ہر ایک کے) معنی بسبب اختلاف جُداگانہ ہیں چنانچہ ۱ میں صرف قیام کی خبر دینا ہے اور ۲ میں متردد قیام اور طالب حکم کا جواب ہے اور ۳ میں منکر قیام کا جواب ہے

فائدہ : حشو ایک اصطلاحی لفظ ہے جس کا تعلق علم معانی سے ہے اہل معانی کی اصطلاح میں حشو اس زائد لفظ کو کہتے ہیں جس کا زائد ہونا متعین ہو جیسے شعر ؎

وَأَعْلَمُ عِلْمَ الْيَوْمِ وَالْأَمْسِ قَبْلَهُ ۞ وَلٰكِنَّنِي عَنْ عِلْمِ مَا فِي غَدٍ عَمِي

(میں آج اور کل کا جو اس سے پیشتر ہے علم رکھتا ہوں لیکن آنے والے واقعات سے قطعاً نابلد ہوں) اس شعر میں لفظ قَبْلَهُ زائد ہے اور اس کا زائد ہونا متعین ہے

طول الأمل
دراز امید

ہر کرا خوابگہ آخر بد و مشت خاک است ۞ گو چہ حاجت کہ بر افلاک کشد ایوان را

کان طاشتکین قد جاوز تسعین سنة فاستأجر أرضاً وقام مدة ثلثمائة سنة على جانب دجلة ليعمرها داراً، وكان في بغداد رجل محدث يحدث في الخلق يستمتع فيتحدث فقال يا أصحابنا: نهيتكم، مات ملك الموت، فقالوا: وكيف ذلك؟ فقال: طاشتكين عمره تسعون سنة وقد استأجر أرضاً لثلثمائة سنة، فلو لم يعلم أن ملك الموت قد مات ما فعل هذا فتضاحك أصحابه ۔

حل لغات طول : (ن) لمبا ہونا ناص طویل جر طوال، طُوَل، طائل قدرت، غنا۔ الأمل : امید جر آمال، امل (ن، ع) امید کرنا۔ طاشتکین : دیکھو مقدمہ ص۲۵ فاستاجر : کرایہ پر لینا، اجران (ض) اجراً بدلہ دینا أجر بدلہ جو اجور، أجير مزدور جو أجراء، ارضا : دیکھو ص۳۶ دجلہ : عراق کا مشہور دریا جس پر شہر بغداد واقع ہے۔ ليعمرها : عمر (ن) عَمْراً، عُمْراً، عُمْرَى، أعمر النزل آباد کرنا (ان، ض) عُمْراً (ض) عُمْراً لمبی عمر پانا، خلق : مخلوق جر خلائق، خلق (ن) خَلْقاً پیدا کرنا (ک) خُلُقاً پرانا ہونا نہیں کہ، مضارع کا جمع متکلم ہے۔ مبارک باد دینا

www.KitaboSunnat.com

تشنہ میخ طاشکین کی عمر نوے سال سے بھی متجاوز ہو چکی تھی (اس پر بھی) اس نے دریائے دجلہ کے کنارے ایک موقوفہ زمین کو تین سو سال کی مدت تک مکان بنانے کے لئے کرایہ پر لے لیا۔ بغداد میں ایک فیتحہ نامی محدث خلق خدا کو حدیث سنایا کرتے تھے انہوں نے کہا دوستو! مبارک باد ملک الموت مر گیا۔ دوستوں نے کہا: یہ کیسے (ہو سکتا ہے؟) انہوں نے کہا: طاشکین کی عمر نوے سال کی ہو چکی پھر بھی اس نے تین سو سال کے لئے زمین اجرت پر لی ہے، اگر وہ یہ نہ سمجھتا کہ ملک الموت مر گیا تو ایسا نہ کرتا (شیخ کا یہ جواب سن کر سب ساتھی ہنس دیئے

نصیحۃ السلطان ولزوم طاعتہ

بادشاہ کی خیر خواہی اور اس کی اطاعت شعاری

روی الشعبی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال لی ابی اری ھذا الرجل (یعنی عمر ابن الخطاب) یستفھمک ویقدمک علی الاکابر من اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم وانی موصیک بخلال اربع لا تفشین لہ سرا ولا یجربن علیک کذبا ولا تطعن عندہ نصیحۃ ولا تغتابن عندہ احدا قال الشعبی فقلت لابن عباس کل واحدۃ خیر من الف قال ای واللہ ومن عشرۃ الاف ۔

حل لغات | نصیحۃ: بکسر نون خیر وصلاح کی طرف بلانا اور شر و فساد سے روکنا جو نصائح، نصح (ف) نُصحًا نصیحت کرنا، ص بصح: فتح نصیح: جو نصحاء۔ نصوحا خالص توبہ: پختہ توبہ کرنا۔ السلطان: بادشاہ جو سلاطین، لزوما: لزوم (س) لزوما، لزاما۔ الشئی لازم ہونا، وُ المال واجب ہونا۔ الامر علم واجب ہونا۔ طاعۃ: فرماں برداری۔ دیکھو صفحہ ۵۲ الشعبی: ابوعمر ابن شراحیل جلیل القدر تابعی اور مشہور محدث ہیں ان کو پانچ سو صحابہ کی زیارت کا شرف حاصل ہے، عاصم کہتے ہیں کہ کوفہ بصرہ، حجاز میں شعبیؒ سے زیادہ کوئی عالم نہ تھا خود فرمایا کرتے تھے کہ بیس سال سے آج تک کوئی روایت کسی محدث سے ایسی نہیں سنی جس کا مجھے علم نہ ہو، صحابہؓ کے سامنے درس دیتے تھے اور صحابہؓ بھی شریک درس ہوتے تھے، آپ ہی نے سب سے پہلے امام اعظمؒ کی غیر معمولی صلاحیتوں کا اندازہ کر کے انکو علم حاصل کرنے کا شوق دلایا تھا اور امام صاحبؒ برسوں ان کے حلقہ درس میں شریک رہے، آپ ۲۱ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۰۳ھ میں وفات پائی قیل ولدنی خلافۃ عمر سنۃ ۲۱ھ وفات سنۃ ۱۰۴ھ۔ ابن عباس: عبداللہ بن عباسؓ بن عبدالمطلب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی ہیں۔ ہجرت سے تین سال پیشتر پیدا ہوئے اور صغر سنی ہی میں علم و فضل کے اعتبار سے ائمہ میں شمار ہونے لگے وفور علم اور کثرت فہم کی وجہ سے آپکو "حبر الامۃ" کہا جاتا تھا، جو احادیث آپ سے مروی ہیں انکی تعداد تقریباً ایک ہزار ہے۔ توفی سنۃ ۶۸ھ یستفھمک۔ الامر دریافت کرنا، فہم (س) فَھْمًا سمجھنا، فہم سمجھ جو افہام، فہیم سمجھدار جو فُہَماء۔ الاکابر: اکبر (اسم تفضیل) کی جمع ہے، کبراء کبر (ک) کُبْرًا مرتبہ میں بڑا ہونا۔ ص کبیر جو کُبَراء کبا۔ علیہ الامر دشوار ہونا (س) کِبَرًا عمر رسیدہ ہونا، کِبْر غرور، کُبْر شئی کا بڑا حصہ، موصیک ایصاء وصیت کرنا وصیۃ جو وصایا، ووصیت وصیت کرنے والا جو اوصیاء۔ بخلال: جمع خلۃ "دوستی، خاء و خُلّ" دوست جو اَخلاء، خلیل خالص دوست جو اَخلاء، خُلّان، لا یجربن: تجربۃ آزمانا۔ کِذْبًا (ض) جھوٹ بولنا ص کاذب جو کَذَبَۃ، اُکْذُوبہ جھوٹ بات جو اکاذیب، کَذُّوب بڑا جھوٹا جو کَذُبان۔ لا تطعن (ض) طَعْنًا۔ الدیث بات چھپانا، لا تغتابن: اغتیابا پیٹھ پیچھے بدگوئی کرنا اِیْ: بکسر ہمزہ وسکون یا، حرف جواب ہے بمعنی نعم، علماء نحو کا قول ہے کہ یہ بجز اس کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ قسم سے پہلے آئے اور کسی موقعہ پر نہیں آتا، مگر ابن حاجبؒ نے کہا ہے کہ استفہام کے بعد بھی آتا ہے جیسے آیت وَيَسْتَنْبِئُونَكَ أَحَقٌّ هُوَ قُلْ إِي وَرَبِّي۔ **تشریح** امام شعبیؒ نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ مجھ سے میرے والد نے فرمایا: میں اس شخص کو (یعنی حضرت عمرؓ کو) دیکھتا ہوں کہ تجھ سے اکثر امور میں رائے لیتے ہیں اور اکابر صحابہ پر ترجیح دیتے ہیں۔ سو میں تجھ کو چار باتوں کی وصیت کرتا ہوں: ان کا راز کبھی ظاہر نہ کرنا، اپنے اوپر جھوٹ آزمانے کا موقع نہ دینا، ان سے نصیحت کی بات نہ چھپانا، ان کے پاس کسی کی غیبت نہ کرنا۔ امام شعبیؒ نے حضرت ابن عباسؓ سے کہا: ہر بات ہزار روپے سے بہتر ہے آپ نے فرمایا: ہاں (بلکہ دس ہزار روپے سے بھی بہتر ہے۔

الهَزل
خوش طبعی!

٥ بیتِ من بیت نیست اقلیمست ❊ ہزلِ من ہزل نیست تعلیمست (رودکی)

حُكِيَ عن اشعبَ انهُ حَضَرَ وليمةَ بعضِ وُلاةِ المدينة، وكان رجلاً بخيلاً، فدعا الناسَ ثلاثةَ ايامٍ، وهو يجمعهم على مائدةٍ، فيها جَدْيٌ مَشْوِيٌّ، فيَحُومُ الناسُ حولَهُ، ولا يمسُّه احدٌ منهم لعلمِهم ببُخلِه، واشعبُ كان يَحضرُ مع الناسِ ويَرى الجَدْيَ فقال، في اليومِ الثالثِ: زوجتُه طالقٌ ان لم يكن عُمرُ هذا الجَدْيِ بعدَ ان ذُبِحَ وشُوِيَ اطولَ من عمرِهِ قبلَ ذلك ٥

حل لغات هَزَلَ، (ض) ٹھٹھا کرنا، ہنسی خوش طبعی (ن، س) ہُزالاً کمزور ہونا، ہَزِیل دبلا جہ ہُزلی۔ مکی، دیکھو صفحہ ۵۵ اشعب، دیکھو صفحہ ۲۹ لہ حضَرَ (ن) حُضوراً۔ المجلسَ حاضر ہونا۔ حَضارۃ شہر میں مقیم ہونا، اَحْضَرَ قریب مرگ ہونا۔ ولیمہ، ہر وہ کھانا جو کسی خوشی کے وقت کھلایا جائے جہ ولائم۔ والمشہور انہ اسم لطعام العرس خاصۃ۔ ولاۃ، جمع والی حاکم۔ مدینۃ: شہر، قصبہ جہ مُدُن یہاں مدینہ منورہ مراد ہے جس کا نام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے پہلے یثرب تھا۔ مَدَنَ (ن) مُدُونًا۔ بالمکان اقامت کرنا (فعل غیر مستعمل ہے) بخیلاً، کنجوس جہ بُخَلاء۔ بخل (س) بخلاً (ک) بُخْلاً کنجوس ہونا۔ فدعا: (ن) دَعْوۃً کھلانے کے لئے بلانا، دعاءً پکارنا ص داعی جہ دُعاۃ ــ لہ دعائے خیر کرنا۔ علیہ بد دعاء کرنا۔ مائدۃ، دسترخوان جہ موائد، جَدْی: یکسالہ بکری کا بچہ جہ جداء۔ مشوی: بھونا ہوا گوشت، شوی (ض) شیاً گوشت کو آگ پر بھوننا، شِواءٌ، شَوِی بھونا ہوا گوشت۔ فیحوم (ن) حوماناً چکر لگانا ص حائم جہ حوّم۔ یمسّہ (ن، س) مَسّاً، مَسِیساً چھونا ص ماس۔ ذُبِحَ: (ن) ذبحاً ذبح کرنا، ذبیحہ جو منقریب ذبح کیا جائے جہ ذبائح، مَذْبَح: ذبح کرنے کی جگہ جہ مَذابح۔

تشریح:۔ اشعب سے حکایت ہے کہ وہ ایک مرتبہ مدینہ کے کسی حاکم کے ولیمہ میں شریک ہوا جو بڑا ہی کنجوس تھا چنانچہ وہ لوگوں کو تین روز تک برابر بلاتا رہا اور ایک دسترخوان پر جس میں بکری کا یکسالہ بھونا ہوا بچہ تھا۔ جمع کرتا رہا (بٹھلاتا رہا) لوگ اس کے آس پاس چکر لگاتے رہتے لیکن کوئی چھوتا نہ تھا کیونکہ حاکم کی کنجوسی سے سب واقف تھے، اشعب بھی لوگوں کے ساتھ آتا اور بکری کے بچہ کو دیکھتا تھا جب تیسرا دن ہوگیا تو اشعب نے کہا، حاکم کی بیوی پر طلاق اگر اسکی عمر ذبح کے بعد اس سے زیادہ نہ ہو جو ذبح سے پیشتر تھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَعَاذَنَا اللّٰہُ مِنْ کَثْرَۃِ الْاَکْل

بسیار خوری سے خدا کی پناہ ،

ے باندازہ خورزادا گر مردمی چنیں پرشکم آدمی یا خمی ہ نداردمند تن پروراں آگہی ہ کہ پرمعدہ باشد حکمت تہی

قال صدقۃ بن عبداللہ المازنی، اولم علیّ ابی، لما تزوجت، فعملنا عشر جفان ثریدًا من جزورٍ، فاول من جاء نا ھلال (وھو ھلال بن اسعد المازنی من شعراء الدولۃ الاموّیۃ) فقدمت الیہ جفنۃً فاکلھا، ثم اُخری حتی اُتی علی عشر جفان، ثم استسقی فاُتی بقربۃ من نبیذ، فوضع طرفھا فی شدقہ فافرغھا فی جوفہ ثم خرج فاستأنفنا عمل الطعام

حل لغات اعاذنا: پناہ دینا، عاذ (ن) عَوْذًا پناہ لینا ص عائذ ج عُوذ۔ اولم: شادی بیاہ کا کھانا تیار کرنا۔ جفان: جمع جفنۃ عربوں کا سب سے بڑا پیالہ، اس کے بعد قصعہ ہے جس میں دس آدمی سیر ہو سکتے ہیں پھر صحفہ جو پانچ کے لئے کافی ہے، پھر مکلکہ جو دو تین کے لئے کافی ہے پھر صیغہ جو صرف ایک کے لئے ہے (قالہ الکسائی) ثرید: ثرائد، ثرد (ن) ثَرْدًا۔ انجز روٹی توڑ کر شوربے میں تر کرنا۔ جزور: ذبح کے لئے اونٹنی یا بکری ج جُزُر، جزر (ض) جَزْرًا، جِزَارًا۔ الشاۃ ذبح کرنا، جَزَّار قصاب۔ اتی (ض) علیہ پورا کرنا۔ بہ لانا۔ اتیانًا آنا۔ استسقی: پانی طلب کرنا، سقی (ض) سُقْیًا پلانا ص ساقی ج سُقاۃ، سقاء مشک ج اَسْقِیہ۔ قربۃ: مشک ج قِرَب، قِرْبَۃ اور سقاء پانی کی مشک کو کہتے ہیں اور زِقّ، سکر اور شراب کی مشک کو اور رَکْوَۃ شہد کی مشک کو کہتے ہیں (قالہ فی الفرائد) نبیذ شراب جو نشہ آور نہ ہو، انگور، کھجور، کشمش، شہد، جو، گیہوں سب سے بنائی جاتی ہے۔ وضع: وضعًا رکھنا ضد رفع۔ نفسہ اپنے آپ کو ذلیل کرنا، وَضِیع خسیس۔ المرأۃ جننا۔ شدق جبڑا ج اشداق۔ افرغھا: برتن خالی کرنا۔ جوف: پیٹ، اندرونی حصہ ج اجواف، جوف (س) جوفًا کھوکھلا ہونا، اجوف کھوکھلا، فاستأنفنا: از سر نو کرنا۔

تشریح صدقہ بن عبداللہ مازنی نے بیان کیا ہے کہ میرے والد نے میری شادی کے موقعہ پر ولیمہ کیا تو ہم نے اونٹ کے گوشت سے ثرید کے دس پیالے تیار کئے، پس (مدعوین میں سے) سب سے پہلے دولت امویہ کا مشہور شاعر ہلال بن اسعد مازنی آیا، میں نے ایک پیالہ اس کے سامنے کر دیا اس نے اس کو کھالیا پھر دوسرا پھر تیسرا یہاں تک کہ دس کے دس چٹ کر گیا اس کے بعد اس نے پانی طلب کیا تو نبیذ کی ایک مشکیزہ لائی گئی، اس نے اس کا کنارہ جبڑوں میں رکھا اور تمام نبیذ پیٹ میں انڈیل لی، جب وہ چلا گیا تو ہمیں از سر نو کھانا تیار کرنا پڑا۔

وَکَانَ سَبَبُ مَوْتِ سُلَیْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِکِ اَنَّ نَصْرَانِیًّا اَتَاہُ، وَھُوَ بِدَابِقَ بِزُنْبِیْلٍ مَمْلُوْءٍ بَیْضًا وَاٰخَرَ مَمْلُوْءٍ تِیْنًا قَالَ قَتِّرُوْا وَاجْعَلْ یَاْکُلُ بَیْضَۃً وَتِیْنَۃً، حَتّٰی عَلَی الزُّنْبِیْلَیْنِ، ثُمَّ اَتَوْہُ بِقَصْعَۃٍ مَمْلُوْءَۃٍ فَتًّا بِسُکَّرٍ فَاَکَلَہٗ فَاتْخَمَ، فَمَرِضَ، فَمَاتَ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حل لغات دابق: حلب کے قریب ایک بستی ہے، زنبیل: ٹوکرا۔ تین: انجیر، مخ: مغز، استخوان۔ اتخم: بدہضمی ہونا۔

تشریح: سلیمان بن عبدالملک کی موت کا سبب یہ ہوا کہ مقام دابق میں ایک نصرانی ایک ٹوکرا انڈوں کا اور ایک انجیروں کا بھرا ہوا لے کر آیا، سلیمان نے انجیروں کو چھیلنے کا حکم دیا خدام نے چھیل دیئے تو اس نے ایک ایک انڈا اور ایک ایک انجیر کھانا شروع کیا اور دونوں ٹوکرے ختم کر گیا پھر بوجھ سے بھرا ہوا ایک پیالہ شکر کیسا تھ لایا گیا اس کو بھی کھا گیا اور بدہضمی میں مبتلا ہو کر مر گیا۔

وَلَمَّا حَجَّ سُلَيْمَانُ تَاَذَّى بِحَرِّ مَكَّةَ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: لَوْ اَتَيْتَ الطَّائِفَ فَاتَاهَا، فَلَمَّا كَانَ بِسُحُقٍ لَقِيَهُ ابْنُ اَبِي الزُّبَيْرِ فَقَالَ، يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! اِجْعَلْ مَنْزِلَكَ عَلَيَّ، قَالَ، كُلُّ مَنْزِلٍ، فَرَمَى بِنَفْسِهِ عَلَى الرَّمْلِ، فَقِيلَ لَهُ، يُسَاقُ اِلَيْكَ الْوِطَاءُ؟ فَقَالَ، اَلرَّمْلُ اَحَبُّ اِلَيَّ، وَاَعْجَبُ بَرْدُهُ، فَالْزَقَ بِالرَّمْلِ بَطْنَهُ، قَالَ فَاُتِيَ اِلَيْهِ بِخَمْسِ رُمَّانَاتٍ فَاَكَلَهَا، فَقَالَ اَعِنْدَكُمْ غَيْرُ هٰذِهِ؟ فَجَعَلُوا يَاْتُونَهُ بِخَمْسٍ بَعْدَ خَمْسٍ، حَتّٰى اَكَلَ سَبْعِينَ رُمَّانَةً، ثُمَّ اَتَوْهُ بِجَدْيٍ وَسِتِّ دَجَاجَاتٍ، فَاَكَلَهُنَّ وَاَتَوْهُ بِزَبِيبٍ مِنْ زَبِيبِ الطَّائِفِ فَنَثَرَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاَكَلَ عَامَّتَهُ وَنَعَسَ، فَلَمَّا انْتَبَهَ اَتَوْهُ بِالْغَدَاءِ، فَاَكَلَ كَمَا اَكَلَ النَّاسُ فَاَقَامَ يَوْمَهُ وَمِنْ غَدٍ، قَالَ لِعُمَرَ: اَرَانَا قَدْ اَضْرَرْنَا بِالْقَوْمِ، وَقَالَ لِابْنِ اَبِي الزُّبَيْرِ اتَّبِعْنِي اِلٰى مَكَّةَ، فَلَمْ يَفْعَلْ، فَقَالُوا لَهُ: لَوْ اَتَمَمْتَهُ فَقَالَ: اَقُولُ مَاذَا؟ اَعْطِنِي ثَمَنَ قِرَايَ الَّذِي قَرَيْتُكَ۔

حل لغات تاذی: تکلیف اٹھانا، اذی (س) اَذیً، اذاۃ: تکلیف پانا۔ ص: اذٍ، حَرّ: سیاہ سنگلاخ زمین۔ حرا (س ان ض) حَرًّا، حَرَّۃ، حَرارۃ: گرم ہونا۔ مکہ، مشہور جگہ ہے زادہا اللہ شرفاً۔ طائف: مکہ کے قریب ایک نہایت خوشگوار شہر ہے جس کو حسین ابن سلامہ نے تقریباً ۳۰۰ھ میں آباد کیا تھا۔ سُحُق: جمع سُحُوق، سحق (ک) سُحُوقۃ۔ النخلۃ: درخت خرما کا طویل ہونا (ف) سُحُقاً۔ ہ: باریک کوٹنا۔ الثوب: کپڑے کا بوسیدہ ہونا، سُحُقاً دوری۔ الوِطاء: فرش۔ الرمل: ریت، برد: ٹھنڈی۔ فالزق: چپٹا لیا، رُمّان: انار۔ جدی: بکسالہ بکری کا بچہ، دجاجۃ: مرغی۔ زبیب: کشمش۔ نعس: اونگھنا۔ غداء: ناشتہ۔ قِرای: مہمان نوازی۔

تشریح: جب سلیمان حج کے لئے گیا تو مکہ کی سنگلاخ تپتی ہوئی زمین سے غیر معمولی تکلیف اٹھائی، حضرت عمر بن عبدالعزیز نے کہا اگر آپ طائف تشریف لیجائیں تو بہت اچھا ہو، سلیمان طائف آگیا جب اونچی اونچی کھجوروں کے باغ میں پہنچا تو ابن ابی الزبیر سے ملاقات ہوئی اس نے کہا: آپ میرے یہاں آجایئے اقامت کریں۔ سلیمان نے کہا میرے لئے تو ہر جگہ منزل ہی ہے، یہ کہہ کر ریت پر لیٹ گیا لوگوں نے کہا: فرش بچھایا جائے؟ اس نے کہا مجھے ریت ہی مرغوب ہے، کیونکہ ریت کی ٹھنڈی اچھی معلوم ہو رہی تھی۔ راوی کہتا ہے کہ اس کے پاس پانچ انار لائے گئے اس نے پانچوں کو کھا کر کہا: اور ہیں؟ لوگوں نے یکے بعد دیگرے پانچ پانچ انار لانے شروع کئے اور اس طرح وہ ستر انار کھا گیا پھر ایک بھنی ہوئی بکری اور چھ مرغیاں لائی گئیں وہ ان کو بھی چٹ کر گیا اس کے بعد طائف کی عمدہ کشمشیں اس کے سامنے پھیلا دی گئیں اس میں سے بھی اکثر کو کھا گیا، اس کے بعد سو گیا کچھ دیر بعد بیدار ہوا تو ناشتہ لایا گیا اور ناشتہ بھی اتنا ہی کھایا جتنا اوروں نے کھایا، الغرض اس روز دن بھر اگلے روز عمر سے کہنے لگا کہ شاید ہم نے قوم کو نقصان میں ڈال دیا۔ ابن ابی الزبیر سے کہا کہ تو مکہ تک میرے ساتھ چل، وہ نہ مانا لوگوں نے کہا: اگر چلے چلو تو بہتر ہے، اس نے کہا: کیا عرض کروں؟ اب تک جو مہمان نوازی کی ہے اس کی قیمت مل جائے تو غنیمت ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَوَى الْعُتْبِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الشَّمَرْدَلِ وَكِيْلِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الطَّائِفَ دَخَلَ هُوَ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَاَيُّوْبُ ابْنُهُ بُسْتَانًا لِعَمْرٍو، قَالَ: فَجَالَ فِي الْبُسْتَانِ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: نَاهِيْكَ بِمَالِكُمْ هٰذَا مَالًا، ثُمَّ اَلْقٰى صَدْرَهُ عَلٰى غُصْنٍ، وَقَالَ: وَيْلَكَ يَا شَمَرْدَلُ، مَا عِنْدَكَ شَيْءٌ تُطْعِمُنِيْ؟ قُلْتُ: بَلٰى، وَاللّٰهِ عِنْدِيْ جَدْيٌ كَانَتْ تَغْذُوْ عَلَيْهِ بَقَرَةٌ وَتَرُوْحُ اُخْرٰى، قَالَ: عَجِّلْ بِهٖ وَيْحَكَ، فَاَتَيْتُهُ بِهٖ كَاَنَّهُ عُكَّةُ سَمْنٍ، فَاَكَلَهُ وَمَادَعَا عُمَرَ وَلَا ابْنَهُ حَتّٰى اِذَا بَقِيَ الْفَخِذُ، قَالَ: هَلُمَّ اَبَا حَفْصٍ، قَالَ: اَنَا صَائِمٌ فَاَتٰى عَلَيْهِ۔

حل لغات: العتبی: دیکھو صفحہ ۱۱ شمردل بن شریک بن عبدیر یوعی شعراء دولت امویہ میں سے ہے اور جریر و فرزدق کا ہمعصر تونی نحو ۱۰۰ھ عمرو بن العاص مشہور صحابی ہیں رضی اللہ عنہ ایوب بن سلیمان بن عبدالملک متوفی ۱۳۸ھ۔ جال: پھرنا۔ ناہیک: کلمہ تعجب ہے۔ غصن: شاخ۔ عکۃ: کمن: گھی کا ڈبہ۔ الفخذ: ران۔ ہلم: بمعنی تعال"

تشریح فاضل عتبی نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضرت عمرو بن العاص کے وکیل شمردل نے بیان کیا ہے کہ جب سلیمان طائف آیا تو وہ اور حضرت عمر بن عبدالعزیز اور سلیمان کا لڑکا ایوب تینوں حضرت عمرو کے باغ میں آئے سلیمان تھوڑی دیر تو باغ میں ٹہلتا رہا اس کے بعد تعجب کرتا ہوا کہنے لگا: مال تو بہت خوب ہے، پھر ایک شاخ سے لگ کر بولا: اے شمردل کیا تیرے پاس میرے کھلانے کیلئے کچھ نہیں؟ میں نے کہا: بخدا میرے پاس بکری کا ایک بچہ ہے جس کو ایک گائے جس کو ایک گائے جس کو دودھ پلاتی تھی اور ایک شام کو۔ سلیمان نے کہا جلدی لے آ، میں اس کو لے آیا گویا وہ گھی کا کپہ ہے پس سلیمان پورے کو تنہا کھا گیا نہ حضرت عمر کو پوچھا اور نہ اپنے لڑکے کو بلایا، اور جب صرف ایک ران رہ گئی تو حضرت عمر سے کہنے لگا۔ تشریف لائیے، آپنے فرمایا: میں تو روزہ دار ہوں، وہ اس کو بھی صاف کر گیا۔

ثُمَّ قَالَ: وَيْلَكَ يَا شَمَرْدَلُ! مَا عِنْدَكَ شَيْءٌ تُطْعِمُنِيْ؟ قُلْتُ: بَلٰى وَاللّٰهِ، دَجَاجَتَانِ هِنْدِيَّتَانِ كَاَنَّهُمَا رَالَا النَّعَامِ، فَاَتَيْتُهُ بِهِمَا، فَكَانَ يَاْخُذُ بِرِجْلِ دَجَاجَةٍ، فَيُلْقِيْ عِظَامَهَا نَقِيَّةً حَتّٰى اَتٰى عَلَيْهِمَا، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَقَالَ، وَيْلَكَ يَا شَمَرْدَلُ: مَا عِنْدَكَ شَيْءٌ تُطْعِمُنِيْ؟ قُلْتُ: بَلٰى عِنْدِيْ حَرِيْرَةٌ كَاَنَّهَا قَرَاضَةُ ذَهَبٍ، قَالَ: عَجِّلْ بِهَا وَيْلَكَ، فَاَتَيْتُ بِعِسٍّ يَغِيْبُ فِيْهِ الرَّاْسُ، فَجَعَلَ يَقْلَعُهَا بِيَدِهٖ وَيَشْرَبُ، فَلَمَّا فَرَغَ تَحَثَّاءَ، فَكَاَنَّمَا صَاحَ فِيْ جُبٍّ، ثُمَّ قَالَ: يَا غُلَامُ! اَفَرَغَتْ مِنْ غَدَائِيْ؟ قَالَ، نَعَمْ، قَالَ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: ثَمَانُوْنَ قِدْرًا، قَالَ: اْتِنِيْ بِهَا قِدْرًا قِدْرًا قَالَ، فَاَكَلَ مِمَّا اَكَلَ مِنْ كُلِّ قِدْرٍ ثَلَاثَ لُقَمٍ، وَاَكَلَ مَا اَكَلَ لُقْمَةً ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ، وَاسْتَلْقٰى عَلٰى فِرَاشِهٖ ثُمَّ اَذِنَ لِلنَّاسِ، وَوُضِعَتِ الْخِوَانَاتُ وَقَعَدَ وَاَذِنَ لِلنَّاسِ فَمَا اَنْكَرَ شَيْئًا مِنْ اَكْلِهٖ،

حل لغات رالا النعام: راو رال کا تثنیہ ہے بچہ شتر مرغ جو اردل، رئلان، رئال، رئال۔ رجل: پاؤں، عظام: جمع عظم ہڈی۔ نقیۃ: صاف۔ حریرہ: ایک قسم کا کھانا جو دودھ اور روغن ملا کر تیار کیا جاتا ہے۔ قراضہ: سونے چاندی کا برادہ عس، بڑا پیالہ جو عساس، عساس۔ تحثا: ڈکارلی۔ جب: کنواں۔ قدر: ہانڈی جو قدور۔ خوانات: جمع خوان، دسترخوان،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشریح: پھر کہا، ما عندک شئ تطعمنی؟ میں نے کہا: دو ہندی مرغیاں ہیں گویا شتر مرغ کے بچے ہیں، میں وہ بھی لے آیا، بس سلیمان ایک ایک ٹانگ اٹھاتا تھا اور صاف کر کے ہڈی ڈالتا ہوا ہی نظر آتا تھا اسی طرح سب چٹ کر گیا اور پھر کہنے لگا: یا شمردل اھ میں نے کہا، حریرہ ہے گویا سونے کا برادہ ہے، میں اس کی بھی اتنا بڑا پیالہ بھر کے لایا جسے آدمی کا سر چھپ جائے سلیمان اس کو بھی ہاتھوں ہے چاٹ گیا۔ اس کے بعد اتنی زور سے ڈکار لی گویا کنوئیں میں دھڑ دک رہا ہے اس کے بعد خادم سے بولا۔ ناشتہ تیار کر چکا؟ اس نے کہا: ہاں! سلیمان نے پوچھا کتنا ہے؟ خادم نے کہا: اسی ہانڈیاں! سلیمان نے کہا ایک ایک لاکارہ، چنانچہ ہر ایک ہانڈی سے زیادہ سے زیادہ تین اور کم از کم لقمہ کرتا تھا یہاں تک کہ اسی کی اسی ہانڈیاں صفا کر گیا، پھر ہاتھ صاف کر کے بستر پر چت لیٹ گیا، اس کے بعد عام لوگوں کو کھانے کے لیے بلایا گیا اور دسترخوان چنے گئے تو پھر لوگوں کے ساتھ بیٹھ گیا اور جتنا دیتے گئے اتنا ہی کھاتا گیا کسی چیز سے انکار نہیں کیا۔ ؎ تنور شکم دمبدم تا فتن ۔ مصیبت بود روز نا یافتن:۔

ماتورثہ الحکمۃ الیونانیۃ

یونانی فلسفہ کیا خرابی لاتا ہے؟

یحکی ان المامون لما ھادن بعض ملوک الروم طلب منہ خزانۃ کتب الیونان وکانت عندہ مجموعۃ فی بیت لا یظھر علیہ احد فجمع الملک خاصتہ من ذوی الرأی واستشارھم فی ذلک فکلھم اشار بعدم تجھیزھا الا مطرانا واحدا فانہ قال جھزھا الیھم فما دخلت ھذہ العلوم علی دولۃ شرعیۃ الا افسدتھا ولو قعت بین علمائھا وکان الشیخ تقی الدین ابن تیمیہ یقول ما اظن ان اللہ یغفل عن المامون ولا بد ان یقابلہ علی ما اعتمدہ مع ھذہ الامۃ من ادخال ھذہ العلوم الفلسفیۃ بین اھلھا۔

حل لغات ھادن: مہادنۃ صلح کرنا، ہدن (ض) ہدونا آرام پانا۔ ہدنۃ مصالحت، سکون ج ہدن۔ خزانۃ: خزینہ گنجینہ ج خزائن۔ بیت: گھر ج بیوت، ابیات۔ مجرا با بیت، بات (س) بیتا، بیتوتۃ شب باشی کرنا، بیت نواب گاہ، بیات شبخوں ڈالنا۔ مطران: پادریوں کا بہت بڑا بزرگ ج مطارنۃ، مطارین (دھو دون البطرک وفوق الاسقف، دولۃ: حکومت ریاست غلبہ ج دُوَل، دال (ن) دَوْلۃ۔ الزمان ایک حال سے دوسرے حال کی طرف پلٹنا۔ تقی الدین ابن تیمیہ دیکھو مقدمہ ص۲۵، اظن: (ان) ظنا جاننا، گمان کرنا، یقین کرنا۔ ہ، بکذا تہمت لگانا، ظنین متہم ج اظنۃ، ظن گمان ج ظنون۔ یغفل (ان) غفلۃ غافل ہونا، چھوڑ دینا، بد: چارہ کار۔

تشریح: بیان کیا گیا ہے کہ جب مامون الرشید نے روم کے بادشاہ سے مصالحت کی تو اس بادشاہ روم سے یونانی کتابوں کا ذخیرہ طلب کیا جو اس کے پاس ایسی جگہ محفوظ تھا جہاں کسی کی رسائی نہ تھی بادشاہ نے اپنے مخصوص اہل الرائے کو جمع کر کے اس سلسلہ میں مشورہ لیا تو ایک بزرگ پادری کے علاوہ سب نے نہ دینے کا مشورہ دیا بزرگ پادری نے کہا۔ آپ یہ ذخیرہ ضرور بھیج دیجئے کیونکہ یہ علوم کسی شرعی ریاست و حکومت میں نہیں پہنچتے مگر یہ کہ اس کو خراب کر دیتے ہیں اور ان کے علماء میں اختلاف پیدا کر دیتے ہیں

؎ علم بے دیناں رہا کن جہل را حکمت مخوانا ز خیالات وظنون اہل یوناں دم مزن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیخ تقی الدین ابن تیمیہؒ فرمایا کرتے تھے کہ میرا خیال نہیں ہے کہ خداوند تعالیٰ مامون کو یونہی چھوڑ دیں گے بلکہ اس کو اُمّتِ مسلمہ کے درمیان ان علوم فلسفیہ کے داخل کرنے کا ضرور بدلہ دیں گے۔

فائدہ: دُوَل اسلامیہ میں علم فلسفہ، علم نجوم کا چرچا سب سے پہلے خلیفہ ابوجعفر منصور کے زمانہ میں ہوا ہے، ابوجعفر علم فقہ اور دیگر علوم کے ساتھ ساتھ علم فلسفہ اور علوم نجوم کا بھی بڑا دلدادہ تھا، جب ہارون الرشید کے بڑے بیٹے مامون کے ہاتھ میں خلافت کی باگ آئی تو وہ بھی اپنے دادا ابوجعفر کے قدم بقدم چلا اور بیش بہا تحائف و ہدایا کے ذریعہ شاہانِ روم سے کتب فلاسفہ کا مطالبہ کیا، شاہانِ روم کے ہاں افلاطون، ارسطاطالیس، بقراط، جالینوس، اقلیدس، بطلیموس وغیرہم کی جو کتابیں موجود تھیں وہ سب انہوں نے مامون کے ہاں بھیج دیں، مامون نے ماہر مترجمین سے ان کتابوں کے ترجمے کرائے اور لوگوں کو انکے پڑھنے پڑھانے کی دعوت دی، لوگوں نے منازل رفیعہ و مراتب سنیہ اور مامون کی بارگاہ میں قرب حاصل کرنے کی غرض سے علم فلسفہ کو غیر معمولی دلچسپی لی لان الناس علی دین ملوکھم، یہاں تک کہ مامون کے دور میں علم فلسفہ کا بازار گرم ہوگیا اور اس فن کی اس درجہ مدت کی گئی کہ دولت عباسیہ دولت رومیہ کے ہم پلہ ہوگئی

قِلَّةُ الطَّعَامِ

کم کھانا،

ے آں حکیمے کہ در حکمت سفت ✺ کُلُ قلیلاً تعش کثیراً گفت

حُکِیَ اَنَّ الرَّشِیْدَ کَانَ لَهٗ طَبِیْبٌ نَصْرَانِیٌّ فَقَالَ لِعَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ بْنِ وَاقِدٍ لَیْسَ فِیْ کُتُبِکُمْ مِنْ عِلْمِ الطِّبِّ شَیْءٌ، وَالْعِلْمُ عُلْمَانِ، عِلْمُ الْاَبْدَانِ وَعِلْمُ الْاَدْیَانِ فَقَالَ لَهٗ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ قَدْ جَمَعَ اللّٰهُ تَعَالٰی الطِّبَّ کُلَّهٗ فِیْ کَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ مِنْ کِتَابِهٖ قَالَ: وَمَا هِیَ؟ قَالَ: وَلَا تُسْرِفُوْا فَقَالَ النَّصْرَانِیُّ: وَلَا یُؤْثَرُ عَنْ نَبِیِّکُمْ فِی الطِّبِّ شَیْءٌ، فَقَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الطِّبَّ فِیْ خَبَرٍ وَاحِدٍ، قَالَ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ الْمَعِدَةُ بَیْتُ الْاَدْوَاءِ وَاَعْطِ کُلَّ بَدَنٍ مَا عَوَّدْتَهٗ فَقَالَ النَّصْرَانِیُّ، مَا تَرَکَ کِتَابُکُمْ وَلَا نَبِیُّکُمْ لِجَالِیْنُوْسَ طِبًّا۔

حل لغات طعام، کھانا، خوراک جو اُطْعِمَہ، طعم (س) طُعْماً۔ الشیٔ چکھنا۔ علیہ قادر ہونا۔ الطعام کھانا (ف) طَعْماً آسودہ ہونا، طَعْم مزہ جو طُعُوم۔ طبیب، فن طب کا جاننے والا جو اطباء، طب (ن ض) طِبّاً علاج کرنا، نرمی کرنا، یقال مَنْ اَحَبَّ طَبَّ، جو دوست رکھتا ہے نرمی کرتا ہے۔ علی بن حسین بن واقد دیکھو مقدمہ ص۲۹ الابدان جمع بدن جسم بدن (ن) بَدْناً، بُدُوْناً (ک) بدانتہ موٹے بدن والا ہونا ص بادن جو بُدُن، بَدَنَۃ وہ گائے یا اونٹ جس کی قربانی مکہ میں حج کے موقعہ پر کیجائے جو بُدُن ادیان جمع دین مذہب حساب (ومنہ یوم الدین) عَادَ، بدلہ، فرماں برداری، دان (ض) دِیناً، دیانۃ مذہب اختیار کرنا، بدلہ دینا، دَیْناً قرض دینا ص دائن، دَیْن قرض جو دُیُون۔ دَانَ الرجل فرمانبردار ہونا وتسرفوا، اسرافاً فضول خرچی، شرف (س) شَرَفاً۔ القوم تجاوز کرنا۔ الامر بیکار چھوڑنا۔ لایؤثر (ن ض) اَثْراً، اثارۃ۔ الحدیث نقل کرنا، اثر نشان جو آثار۔ ادواء جمع داء بیماری، دوی (س) دَوًی بیمار ہونا، (ض) دَوِیاً کنکناہٹ سنائی دینا۔ عوّدتہ، خوگر وعادی بنانا، جالینوس، حکیم مشہور یونانی فلسفی ہے جو حضرت عیسیٰؑ کے دو سو سال بعد اور حکیم بقراط کے چھ سو سال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعد اور اسکندر کے پانچ سو سال بعد ہوا ہے (طبقات الامم) بمقام برغامس پیدا ہوا اور یہیں نشو و نما پایا۔ اس کے والد نے اولاً اس کو علم ہندسہ، علم حساب، علم ریاضی کی تعلیم دی اسوقت اس کی عمر پندرہ سال کی تھی، بعدہٗ علم منطق، علم فلسفہ پڑھایا اس کے بعد اس کے والد نے ایک خواب دیکھا جس میں تعلیم طب کی طرف اشارہ تھا اس لئے سترہ سال کی عمر میں جالینوس کو ایک معلم کے پاس چھوڑ دیا گیا جس نے کامل التفات کے ساتھ علم طب کی تعلیم دی۔ جالینوس نے پوری جد و جہد کے ساتھ علم طب کو حاصل کیا، اس کی گہرائیوں کو پہنچا اور اتنی مہارت حاصل کی کہ سرآمد روزگار ہو گیا۔ ابن اصیبعہ کہتے ہیں کہ علم طب جالینوس پر ختم ہو گیا، علامہ صاعد نے ابو الحسن علی بن حسین مسعودی کا قول نقل کیا ہے کہ ارسطاطالیس کے بعد بقراط اور جالینوس سے زیادہ علم طب کا جاننے والا کوئی نہیں ہوا۔ جالینوس نے اپنی تصنیفات میں حکماء سوفسطائیین، شعاویس، ارسطارخیس، اوقس، بولیس وغیرہم کی غلطیوں پر جا بجا تنبیہ اور حجج صحیحہ کے ساتھ رد کیا ہے۔ جالینوس نے مسیحیوں کے زمانہ میں وفات پائی ہے۔

تشریح : بیان کیا گیا ہے کہ رشید کے ہاں ایک نصرانی طبیب تھا (ایک بار) اس نے علی بن حسین بن واقد سے کہا: تمہاری کتاب (قرآن) میں طب کے بارے میں کچھ بھی نہیں حالانکہ علم درحقیقت دو ہی ہیں علم الابدان، علم الادیان علی بن حسین نے فرمایا: خداوند تعالیٰ نے کل کا کل علم طب اپنی کتاب کے صرف ایک ہی کلمہ میں جمع کر دیا ہے۔ نصرانی نے کہا وہ کونسا کلمہ ہے؟ آپ نے فرمایا: "وَ لَا تُسْرِفُوا" فضول خرچی مت کرو۔ نصرانی نے کہا تمہارے نبی سے تو علم طب کے بارے میں کچھ بھی منقول نہیں۔ آپ نے فرمایا: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا علم طب صرف ایک ہی حدیث میں جمع کر دیا ہے۔ نصرانی نے کہا وہ کونسی حدیث ہے؟ آپ نے فرمایا: "المعدۃ بیت الداء" معدہ تمام بیماریوں کا گھر ہے۔ اور ہر بدن کو اتنا ہی دے جتنا کہ تو نے اس کو خوگر بنایا ہے"۔ نصرانی نے کہا: تمہاری کتاب اور تمہارے نبی نے جالینوس کے لئے طب نہیں چھوڑا۔

عدل علی رضی اللہ عنہ و توقیہ عن التجاوز عن حدود اللہ تعالیٰ

حضرت علیؓ کا انصاف اور حدود اللہ کی پابندی

ے اعدل تکن من صروف الدہر ممتنعا × فالصرف ممتنع للعدل فی عمر

قال کثیر الحضرمی دخلت مسجد الکوفۃ من قبل ابواب کندۃ فاذا نفر خمسۃ یشتمون علیاً رضی اللہ عنہ وفیھم رجل علیہ برنس یقول اعاھد اللہ لاقتلنہ فتعلقت بہ وتفرقت اصحابہ عنہ فانیت بہ علیاً رضی اللہ عنہ فقلت انی سمعت ھذا یعاھد اللہ لیقتلنک فقال ادن ویحک من انت فقال انا سوار المنقری فقال علی رض خل عنہ فقلت اخلی عنہ وقد عاھد اللہ لیقتلنک قال افاقتلہ ولم یقتلنی قلت فانہ قد شتمک قال فاشتمہ ان شئت او دعہ ۔

ے قال السخاوی فی "المقاصد الحسنۃ" "لا یصح رفعہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بل ھو من کلام الحارث بن کلدہ طبیب العرب او غیرہ" (شیخ زادہ بیضاوی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حل لغات عدل (ض) عَدْلاً، مَعْدِلَۃً انصاف کرنا، ص عادل ج عَدول (ک) عدالۃً عادل ہونا (س) عَدْلاً ظلم کرنا۔ توقیہ: بچنا، تقی پرہیزگار ج اتقیاء وقی (ض) وقایۃً حفاظت کرنا۔ حدود جمع حد، احکام شرعیہ۔ کثیر حضرمی (دیکھو مقدمہ ص۲۹) نفر تین سے دس تک مردوں کی جماعت ج انفار، نفر (ض) نفراً نفرت کرنا نفیراً چل پڑنا، نفیر کوچ کرنے والی جماعت۔ برُنس: لمبی ٹوپی جو عرب میں پہنی جاتی تھی، ہر وہ لباس جو ٹوپی کی جگہ کام دے سکے۔ اُدْنُ، خَلِّ، دَعْہُ تینوں امر حاضر کے صیغے ہیں دنو قریب ہونا، خلیت عنہ راستہ چھوڑ دینا ودع چھوڑ دینا۔

تشریح کثیر حضرمی نے ذکر کیا ہے کہ میں کوفہ کی مسجد میں ابواب کندہ کی جانب سے داخل ہوا، دیکھا تو پانچ آدمی حضرت علیؓ کو گالی دے رہے ہیں اور ایک صاحب کلاہ دراز کہہ رہا ہے: بخدا میں (حضرت) علیؓ کو قتل کروں گا، اس کے ساتھی تو سب متفرق ہو گئے، میں اس سے اُلجھ گیا اور پکڑ کر حضرت علیؓ کے پاس لے آیا اور کہا کہ میں نے اس کو یہ کہتے ہوئے سُنا ہے: بخدا میں علی کو قتل کروں گا۔ آپ نے اس سے فرمایا: تو کون ہے؟ قریب کو آ، اس نے کہا میں سوار مضری ہوں، آپ نے فرمایا: چھوڑ دو جی جانے دو۔ میں نے کہا: کیسے چھوڑ دوں یہ تو قسم کھا کر کہتا ہے کہ میں علی کو قتل کروں گا۔ آپ نے فرمایا: تو کیا (تم چاہتے ہو کہ) میں اس کو قتل کر ڈالوں حالانکہ اس نے مجھے قتل نہیں کیا۔ میں نے کہا: گالی تو دی ہے۔ آپ نے فرمایا: چاہے تو تو بھی گالی دے لے ورنہ چھوڑ دے

وَرُوِيَ فِي هٰذَا عَنْهُ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ اَنَّهُ قَالَ "كَيْفَ اَقْتُلُ قَاتِلِيْ" مَعْنَاهُ اَنَّهُ لَا يَجُوْزُ لِيْ اَنْ اَقْضِيَ عَلَيْهِ بِالْقِصَاصِ فَاِنَّهُ اِنْ اُرِيْدَ بِالْقَتْلِ اِرَادَةُ الْقَتْلِ مَجَازًا فَهُوَ مُرِيْدُ الْقَتْلِ لَا الْقَاتِلُ، وَلَا يُقْتَصُّ مِمَّنْ اَرَادَ قَتْلَ اَحَدٍ وَاِنْ اُرِيْدَ بِالْقَتْلِ الْقَتْلُ حَقِيْقَةً فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَتْلِيْ فَالْاَمْرُ مُفَوَّضٌ اِلٰى اَوْلِيَائِيْ لَا اِلَيَّ، فَلَا يُمْكِنُ لِيْ قَتْلُهٗ۔

عدل ہی کے سلسلہ میں آپ کا یہ قول ہے "میں اپنے قاتل کو کیسے قتل کروں" یعنی میرے لئے اپنے قاتل پر قصاص کا فیصلہ ممکن نہیں، اس لئے کہ اگر قتل سے مُراد ارادۂ قتل ہو تب تو وہ حقیقۃً قاتل نہیں بلکہ مرید قتل ہے اور مرید قتل سے قصاص نہیں لیا جاتا اور اگر قتل سے مُراد قتل حقیقی ہو تو جب وہ میرے قتل سے فارغ ہو چکا تو قصاص کا حق اولیا کی طرف منتقل ہو گیا پس میرے لئے اپنے قاتل کو قتل کرنا ناممکن ہے

اِستماعُ الاغتياب

غیبت کی سماعت

قَالَ الْعُتْبِيُّ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ سَعِيْدِ الْقُصَرِيِّ، قَالَ: نَظَرَ اِلَيَّ عَمْرُو بْنُ عُتْبَةَ وَرَجُلٌ يَشْتِمُ بَيْنَ يَدَيَّ رَجُلًا، فَقَالَ لِيْ: وَيْلَكَ (وَمَا قَالَ لِيْ وَيْلَكَ قَبْلَهَا) نَزِّهْ سَمْعَكَ عَنِ اسْتِمَاعِ الْخَنَا كَمَا تُنَزِّهُ لِسَانَكَ عَنِ الْكَلَامِ بِهٖ، فَاِنَّ السَّامِعَ شَرِيْكُ الْقَائِلِ، وَاِنَّهٗ عَمَدَ اِلٰى شَرِّ مَا فِيْ وِعَائِهٖ فَاَفْرَغَهٗ فِيْ وِعَائِكَ، وَلَوْ رُدَّتْ كَلِمَةُ جَاهِلٍ فِيْ فِيْهِ لَسَعِدَ رَادُّهَا كَمَا شَقِيَ قَائِلُهَا وَقَدْ جَعَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى شَرِيْكَ الْقَائِلِ فَقَالَ: سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حل لغات اغتیاب: پیٹھ پیچھے بدگوئی کرنا۔ العتبی: دیکھو ص۱۰۱ عمرو بن عُتبہ بن ابوسفیان بن حرب المتوفی فی حدود ۱۰۱ھ بنوامیہ میں نہایت نیک وصالح، شیریں بیان، فصیح اللسان، عدل پسند اور ظلم کو ناپسند کرنے والے تھے، جب حجاج کے جور وستم کی وجہ سے عبدالرحمن بن محمد بن اشعث مقابلہ کے لئے اٹھے تو انکے ساتھ حضرت عمرو بھی نکلے اور مقابلہ میں قتال کیا یہاں تک کہ جاں بحق ہو گئے،

یشتم: دیکھو ص۴۲ ویلک: دیکھو ص۵۵ نزہ: تنزیہہ سے امر حاضر ہے اپنے آپ کو گناہ سے پاک رکھنا نزہ (س، ک) نزاہۃ بُرائی سے دُور رہنا۔ الخنا بُری بات، خنا (ن) خَنًا، خنی (س) خنیً بدزبانی کرنا، وعار برتن (وبطلق علی الصدر تشبیہاً) جراوعیہ جرا وَدَعٍ، وَدَعٌ یعنی وَغیاً جمع کرنا۔ فیہ: فی بمعنی منہ، ہا، ضمیر حالت جری میں ہے۔ سَعَد (ف) سعادۃ نیک بخت ہونا ص سعید جو سُعداء شقی (س) شِقاوۃ، شَقوۃ بدبخت ہونا ص شقی جو اَشقیاء۔ سُحت: حرام، ہر وہ کمائی جو خبیث وقبیح ہو اور اس سے عار لازم آئے جیسے رشوت سود وغیرہ۔ سحت (ف) سُحتاً حرام مال کھانا۔ ہ ہلاک کرنا۔ کشی یحیٰ فاضل عبتی نے بواسطہ والد سعید قصری سے نقل کیا ہے آپنے فرمایا: کمبخت (اس سے پہلے کبھی آپنے مجھ سے یہ نہیں کہا) اپنے کانوں کو بھی بُری بات سُننے سے اسی طرح بچا جس طرح بُری بات کہنے سے اپنی زبان کو بچاتا ہے کیونکہ سامع (سُننے والے) کہنے والے کا شریک ہوتا ہے کہنے والا اپنے ظرف کی خباثت تمہارے ظرف میں اونڈیلنا چاہتا ہے اگر جاہل کی بات اسی کے منہ پر مار دی جائے تو لوٹانے والا یقیناً نیک بخت ہوگا جیسا کہ اس کا کہنے والا بدبخت ہے، بیشک خداوند تعالیٰ نے سننے والے کو کہنے والے کا شریک قرار دیا ہے فقال "سماعون اھ غلط باتیں سننے والے ہیں حرام کھانے والے ہیں ؎ گذرگاہ قرآن دپندست گوش ؎ بہ بہتان وباطل شنیدن مکوش

قوۃ الفصاحۃ

زورِ بیان!

؎ نازک کلامیاں مری توڑیں عدو دل ❁ میں وہ بلا ہوں کہ شیشے سے پتھر کو توڑ دوں (ذوق)

قال صاحب الاغانی ان رجلاً قال لجریر من اشعر الناس قال قم حتی اعرفک الجواب فاخذ بیدہ وجاء الی ابیہ عطیۃ وقد اخذ عنزاً فاعتقلہا وجعل یمص ضرعہا فصاح بہ اخرج یا ابن فخ ج شیخ ذمیم رث الھیئۃ وقد سال ابن العنز علی لحیتہ فقال ترٰی ھذا قال نعم قال اوتعرفہ قال لا قال ھذا ابی اتدری لم کان یشرب من ضرع العنز قال لا قال مخافۃ ان یسمع صوت الحلب فیطلب منہ ثم قال اشعر الناس من فاخر بھذا الاب ثمانین شاعراً وقارعہم فغلبہم جمیعاً۔

حل لغات فصاحۃ: دیکھو ص۴۲ صاحب الاغانی: ابوالفرج علی بن حسین اصبہانی ماہر انساب، صاحب تاریخ اور مشہور ادیب ہے کتاب التعدیل والانصاف، کتاب الدیارات، آداب الغرباء کتاب ایام العرب وغیرہ سب آپ ہی کی تصانیف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور اغانی جیسی مایہ ناز کتاب بھی آپ ہی کی ہے جس کے بارے میں اہل علم کا اتفاق ہے کہ لم یعمل فی بابہ مثلہ، اس کتاب کی تالیف میں آپ نے پچاس سال صرف کئے ہیں یہی وہ کتاب ہے جس کے صلہ میں آپ نے سیف الدولہ سے ایک ہزار اشرفیوں کا انعام پایا تھا، صاحب ابن عباد کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ ان کے ساتھ سفر میں بھی برائے مطالعہ کتب ادبیہ کا اتنا عظیم ذخیرہ ہوتا تھا کہ تیس اونٹوں پر لادا جاتا تھا لیکن جب ان کے پاس الاغانی پہنچی تو سفر میں صرف یہی کتاب ہوتی تھی۔ جریر ابو حزرہ بن عطیہ تمیمی مولود ۴۳ھ متوفی ۱۱۰ھ مشہور اسلامی شاعر ہے، فرزدق اور اخطل کا ہم عصر ہے، جریر اور فرزدق کی باہمی نوک جھونک مشہور ہے لیکن اہل ادب کے نزدیک جریر فرزدق سے اشعر ہے۔ ایک اعرابی سے دریافت کیا گیا ان میں زیادہ شاعر کون ہے! اس نے کہا: قصر شعر تین چیزوں پر مبنی ہے، فخر، مدیحہ، ہجا جریر تینوں میں غالب ہے۔ عنزا بکری ج عنوز، عنز (ن) عنزاً۔ ہ نیزہ مارنا۔ فاعتقلہا: بکری کی ٹانگ کو اپنی ران اور پنڈلی کے درمیان دبا کر دوہنا یمصّ: (س، ن) چوسنا۔ ضرعہا: تھن۔ صاح: (ض) صیحۃ، صیاحا چیخنا۔ بہ پکارنا۔ علیہ ڈانٹنا۔ یا ابت: اصل میں یا ابی تھا یا متکلم کو تا سے بدل دیا گیا۔ ذمیم، برا، ذمہ (ن) ذمّا، مذمۃ برا کہنا، ذمام حق، حرمت ج اذمۃ ذمۃ امان، عہد ج ذمم۔ رث: کہنہ رثّ (ض) رثاثۃ۔ الثوب بوسیدہ ہونا ص رث ج رثاث، کلام رث "غث" گھٹیا درجہ کا کلام، ہیئۃ: حالت، شکل ج ہیئات۔ سال: (ض) سیلاً، سیلانا بہنا، سیل، سیلاب ج سیول، لبن: دودھ ج البان لبن (ض، ن) لبنا دودھ پلانا۔ لبون دودھ والی ج لبان، لبنی، لبانۃ حاجت ج لبان۔ لحیۃ: داڑھی ج لحی لم: ما استفہامیہ ہے جس پر حرف جار داخل ہے اس صورت میں الف کو حذف کرنا اور میم پر فتحہ دینا ضروری ہے جیسے فیم، الام، علام، بم، شعر کی وجہ سے میم کو ساکن بھی کر دیتے ہیں جیسے مصرعہ یا ابا الاسود لم خلقتنی۔ وما قول حسان مصرعہ: علی ما قام یشتمنی لئیم: فضرورۃ، حلب (ن، ض) حلبا، حلابا دوہنا ص حالب ج حلبۃ، حلب دوہا ہوا دودھ، حلاب دودھ دوہنے کا برتن۔ الدہر اشطرہ زمانہ کے امور خیر و شر کو آزمایا ہے۔

تشریح صاحب اغانی نے ذکر کیا ہے کہ ایک شخص نے جریر سے پوچھا: سب سے زیادہ شاعر کون ہے؟ جریر نے کہا: اٹھو، تاکہ اس کا جواب سمجھا دوں، جریر اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے باپ عطیہ کے پاس لے گیا، وہ ایک بکری پکڑے ہوئے تھا، اس نے بکری کی ٹانگ اپنی رانوں اور پنڈلیوں میں دبا کر اس کا تھن چوسنا شروع کر دیا، جریر نے اس کو آواز دی: ابا جان آیئے! تو ایک بدشکل خستہ حال بوڑھا باہر آیا جس کی داڑھی پر بکری کا دودھ بہ رہا تھا: جریر نے کہا: دیکھ لیا، اس نے کہا ہاں دیکھ لیا۔ جریر نے کہا: جانتا ہے یہ کون ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ جریر نے کہا یہ میرا باپ ہے، (اچھا) یہ بھی معلوم ہے کہ بکری کے تھن سے منہ لگا کر کیوں پی رہا تھا؟ اس نے کہا: نہیں، جریر نے کہا: اس خوف سے کہ کہیں دوہنے کی آواز سن کر دودھ نہ طلب کر لیا جائے، اس کے بعد جریر نے کہا: لوگوں میں سب زیادہ شاعر وہ شخص ہے جس نے اس (خبیس) باپ پر اپنی شاعروں کے مقابلہ میں فخر کیا ہے اور سب پر غالب آگیا ہے۔

قوۃ الحفظ
قوت حافظہ

رُوِی عن ابن المدینی انہ سأل اعرابیًّا علی باب قتادۃ (ھو تابعی جلیل) یقال: ولد اکمہ قد اتفقوا علی انہ احفظ اصحاب الحسن البصری) وانصرف، فقعدوا قد حاجّہ قتادۃ بعد عشر سنین، فوقف اعرابی فسألھم فسمع قتادۃ کلامہ، فقال: صاحب القدح ھذا، فسألوہ فاقربہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حل لغات ابن المدینی ابوالحسن علی بن عبداللہ بن جعفر المدینی البصری المتوفی ۲۳۴ھ سرتاج ائمہ حدیث ہیں آپنے علم حدیث میں دو سو کے لگ بھگ کتابیں تصنیف کی ہیں۔ آپکے حلقہ درس میں بڑے بڑے علماء شریک ہوتے جن کو آپ حدیث کا املا کراتے تھے، قال البخاری "ما استصغرت نفسی عند احد قط الا عند علی بن المدینی" الخ: مادر زاد نابینا۔ الحسن البصری: دیکھو ص۵ فقدوا: فقد گم کرنا۔ قدح: پیالہ۔

تشریح: حافظ ابن المدینی سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے جلیل القدر تابعی حضرت قتادہ (ابن دعامہ ابوالخطاب سدوسی متوفی ۱۱۷ھ) جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ آپ مادر زاد نابینا تھے (قال فی الکشاف" لم یرَ فی ہذہ الامۃ اکمہ ممسوح غیرہ) اور اہل علم کا اتفاق ہے کہ آپ حضرت حسن بصری کے اصحاب میں سب سے زیادہ حافظ ہیں، اس نے دروازہ پر سوال کیا اور واپس ہو گیا اہل خانہ نے ایک پیالہ گم پایا، حضرت قتادہ دس سال بعد حج کیلئے تشریف لے گئے (اور اس سائل کی ملاقات ہوئی) تو وہ خاموش رہا لوگوں نے اس سے بابت پیالہ کی، حضرت قتادہ اسکی گفتگو کی آواز سن کر بولے، پیالے (کا چرانے) والا یہی ہے لوگوں نے اس سے دریافت کیا تو اس نے اس کا اقرار کیا۔

ع اللہ رے نزا حافظ کیا یاد غضب ہے ؛

ذکاوۃ ایاس

ایاس کی ذہانت

هُوَ اَبُوْ وَاثِلَةَ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ بْنِ اِيَاسِ بْنِ هِلَالِ بْنِ رَبَابِ الْمُزَنِيُّ قَاضِي الْبَصْرَةِ وَمِنْ ذَكَاوَتِهٖ اَنَّهٗ اخْتَصَمَ اِلَيْهِ رَجُلَانِ فِيْ قَطِيْفَتَيْنِ، حَمْرَاءَ وَخَضْرَاءَ، فَقَالَ اَحَدُهُمَا دَخَلْتُ الْحَوْضَ لِاَغْتَسِلَ وَوَضَعْتُ قَطِيْفَتِيْ، ثُمَّ جَاءَ هٰذَا وَوَضَعَ قَطِيْفَتَهٗ بِجَنْبِ قَطِيْفَتِيْ، ثُمَّ دَخَلَ، وَاغْتَسَلَ، فَخَرَجَ قَبْلِيْ وَاَخَذَ قَطِيْفَتِيْ، فَتَبِعْتُهٗ فَزَعَمَ اَنَّهَا قَطِيْفَتُهٗ، فَقَالَ اَلَكَ بَيِّنَةٌ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: اِيْتُوْنِيْ بِمِشْطٍ، فَاُتِيَ بِهٖ، فَسَرَّحَ رَاْسَ هٰذَا. ثُمَّ هٰذَا فَخَرَجَ مِنْ رَاْسِ اَحَدِهِمَا صُوْفٌ اَحْمَرُ وَمِنْ رَاْسِ الْاٰخَرِ اَخْضَرُ، فَقَضٰى بِالْاَخْضَرِ لِصَاحِبِ الْاَحْمَرِ وَبِالْاَحْمَرِ لِصَاحِبِ الْاَخْضَرِ ؛

حل لغات ذکاوۃ (س، ف، ک) ذکاء تیز خاطر ہونا ض ذکی ج اذکیاء (ن) ذکاۃ ذبح کرنا، ذکاء آفتاب کا اسم علم غیر منصرف ابن ذکاء صبح۔ ایاس: آپ کی کنیت ابو واثلہ ہے اور باپ کا نام معاویہ ہے عمر بن عبدالعزیز کی جانب سے بصرہ کے قاضی تھے، آپ تیز فہمی میں ضرب المثل ہیں، قال حبیب فی العباس بن المامون ؎ اقدام عمرو فی سماحۃ حاتم ؛ فی حلم احنف فی ذکاء ایاس ؛ توفی ۱۲۲ھ وہوابن ست (۶) وسبعین اختصم۔ القوم وخصم (ض) خصما جھگڑا کرنا خصم مدمقابل ج خصوم خصیم جھگڑالو ج خصماء قطیفۃ چھوٹی دار چادر ج قطف۔ تطایف، قطف الثمر پھل چننا قطف توڑا ہوا پھل۔ انگوروں کا خوشہ ج قطوف جنب پہلو۔ کفارہ۔ جنب (ن) جنبا ۔ہٗ دفع کرنا (ن رض۔ س) جنابۃ ناپاک ہونا۔ فتبعتہ (س) تبعا پیچھے چلنا ص تابع ج تبعۃ۔ توابع۔ تبع یمن کے بادشاہوں کا لقب ج تبابعہ۔ فزعم ان۔ ف) زعما سچ یا جھوٹ کہنا اس کا استعمال اکثر مشکوک یا ایسی چیزوں میں ہوتا ہے جس کے جھوٹ ہونیکا یقین ہو۔ مشط کنگھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ج مشاط امشاط۔ سرح۔ الشعر کنگھا کرنا۔ مسرحہ کنگھی ج مسارح۔ المواشی جانوروں کو چرنے کیلئے چھوڑنا۔ مسرح چراگاہ۔ ج مسارح الزوجۃ۔ طلاق دینا۔ عنہ کشادگی کرنا۔ صوف اون ج اصواف۔ صاف (ن) صوفا صوفانا (س) صوفا۔ الکبش۔ مینڈھے کا بہت اون والا ہونا۔ صوفان بہت اون والا۔

تشریح

حضرت ایاس کی زیر کی کا ایک قصہ یہ ہے کہ آپ کے پاس دو شخص سرخ اور سبز دو چادروں کے سلسلے میں ایک جھگڑا لے کر آئے ان میں سے ایک نے کہا: میں غسل کرنیکے لئے حوض میں داخل ہوا اور میں نے اپنی چادر حوض کے کنارے رکھدی۔ اس کے بعد یہ شخص آیا اور اپنی چادر میری چادر کے پاس رکھ کر حوض میں داخل ہوا اور غسل کر کے مجھ سے پہلے باہر نکل آیا اور میری چادر اٹھا کے چلنے لگا۔ میں نے اس کا پیچھا کیا تو یہ کہتا ہے کہ چادر میری ہے۔ حضرت ایاس نے کہا: تیرے پاس بینہ ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے کہا ایک کنگھی لاؤ۔ کنگھی لائی گئی تو آپ نے دونوں کے سر میں کنگھی کی۔ پس ایک کے سر میں سے سرخ اور دوسرے کے سر میں سے سبز اون برآمد ہوئی آپ نے سرخ چادر کا فیصلہ سرخ اون والے کے حق میں اور سبز چادر کا فیصلہ سبز اون والے کے حق میں کر دیا۔

قَضَاءُ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ

حضرت علیؓ کا فیصلہ

عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ، جَلَسَ رَجُلَانِ يَتَغَدَّيَانِ مَعَ اَحَدِهِمَا خَمْسَةُ اَرْغِفَةٍ وَمَعَ الْاٰخَرِ ثَلٰثَةُ اَرْغِفَةٍ فَلَمَّا وَضَعَا الْغَدَاءَ بَيْنَ اَيْدِيْهِمَا مَرَّ بِهِمَا رَجُلٌ فَسَلَّمَ، فَقَالَا، اِجْلِسْ لِلْغَدَاءِ، فَجَلَسَ، وَاَكَلَ مَعَهُمَا وَاسْتَوْفَوْا فِيْ اَكْلِهِمُ الْاَرْغِفَةَ الثَّمَانِيَةَ فَقَامَ الرَّجُلُ، وَطَرَحَ اِلَيْهِمَا ثَمَانِيَةَ دَرَاهِمَ وَقَالَ: خُذَا هٰذَا عِوَضًا مِمَّا اَكَلْتُ لَكُمَا وَثَلٰثَتُهٗ مِنْ طَعَامِكُمَا فَنَازَعَا وَقَالَ صَاحِبُ الْخَمْسَةِ الْاَرْغِفَةِ لِيْ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ وَلَكَ ثَلَاثَةٌ، فَقَالَ صَاحِبُ الثَّلَاثَةِ: لَا اَرْضٰى اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الدَّرَاهِمُ بَيْنَنَا نِصْفَيْنِ، وَارْتَفَعَا اِلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَصَّا عَلَيْهِ قِصَّتَهُمَا، فَقَالَ لِصَاحِبِ الثَّلَاثَةِ الْاَرْغِفَةِ: قَدْ عَرَضَ عَلَيْكَ صَاحِبُكَ مَا عَرَضَ وَخُبْزُهٗ اَكْثَرُ مِنْ خُبْزِكَ، فَارْضَ بِثَلَاثَةٍ، فَقَالَ، لَا وَاللّٰهِ، لَا رَضِيْتُ اِلَّا بِاَكْثَرَ بِمِرِّ الْحَقِّ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، لَيْسَ لَكَ فِيْ مِرِّ الْحَقِّ اِلَّا دِرْهَمٌ وَّاحِدٌ، وَلَهٗ سَبْعَةٌ، فَقَالَ الرَّجُلُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! هُوَ يَعْرِضُ عَلَيَّ ثَلَاثَةً، فَلَمْ اَرْضَ، وَاَثَرْتَ عَلَيَّ بِاَخْذِهَا، فَلَمْ اَرْضَ، وَتَقُوْلُ لِيْ الْاٰنَ: اَنَّهٗ لَا يَجِبُ فِيْ مِرِّ الْحَقِّ اِلَّا دِرْهَمٌ وَّاحِدٌ، فَقَالَ لَهٗ عَلِيٌّ عَرَضَ عَلَيْكَ الثَّلَاثَةَ صُلْحًا، فَقُلْتَ، لَمْ اَرْضَ اِلَّا بِمِرِّ الْحَقِّ وَلَا يَجِبُ لَكَ بِمِرِّ الْحَقِّ اِلَّا وَاحِدٌ فَقَالَ الرَّجُلُ، فَعَرِّفْنِيْ بِالْوَجْهِ فِيْ مِرِّ الْحَقِّ حَتّٰى اَقْبَلَهٗ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَلَيْسَ الثَّمَانِيَةُ الْاَرْغِفَةُ اَرْبَعَةً وَّعِشْرِيْنَ ثُلُثًا اَكَلْتُمُوْهَا وَاَنْتُمْ ثَلَاثَةُ اَنْفُسٍ، وَلَا يَعْلَمُ الْاَكْثَرُ مِنْكُمْ اَكْلًا، وَلَا الْاَقَلُّ فَتَحْمِلُوْنَ فِيْ اَكْلِكُمْ اِلَى السَّوَاءِ، قَالَ بَلٰى، قَالَ، فَاَكَلْتَ اَنْتَ ثَمَانِيَةَ اَثْلَاثٍ وَاِنَّمَا لَكَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تِسْعَةٌ أَثْلَاثٍ، وَأَكَلَ صَاحِبُكَ ثَمَانِيَةَ أَثْلَاثٍ، وَلَهُ خَمْسَةَ عَشَرَ ثُلُثًا، أَكَلَ مِنْهَا ثَمَانِيَةً وَيَبْقَى لَهُ سَبْعَةٌ، وَأَكَلَ لَكَ وَاحِدَةً مِنْ تِسْعَةٍ، فَلَكَ وَاحِدٌ بِوَاحِدِكَ وَلَهُ سَبْعَةٌ بِسَبْعَةٍ، فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: رَضِيتُ الْآنَ۔

حل لغات زر بن حبیش ابو مریم اسدی کوفی، حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کے اصحاب میں سے عراق کے مشہور قاری ہیں۔ آپ کی ساٹھ سال زندگی جاہلیت میں گذری اور ساٹھ ہی سال آپ نے اسلام کے دور میں گذارے۔ ارغفۃ جمع رغیف روٹی طرح (ف) طَرْحًا الشیءَ پھینک دینا۔ نلتہ نال ینیل نیلاً پانا۔ حاصل کرنا۔ خبز روٹی تمر رسی۔

تشریح حضرت زر بن حبیش سے مروی ہے آپ نے فرمایا: دو آدمی ناشتہ کرنے کیلئے بیٹھے۔ ان میں سے ایک کے پاس پانچ اور دوسرے کے پاس تین روٹیاں تھیں جب انہوں نے ناشتہ سامنے رکھا تو ایک شخص نے انکے پاس آکر سلام کیا انہوں نے کہا تشریف لائیے ناشتہ کیجئے وہ بیٹھ گیا اور ان سب نے مل کر آٹھوں روٹیاں کھالیں (ناشتہ سے فراغت کے بعد) وہ شخص جو بعد میں آیا تھا اٹھا اور ان کو آٹھ درہم دیکر بولا: میں نے جو تمہارے ناشتہ سے فائدہ اٹھایا ہے اس کے عوض میں اپنے اپنے حق کے مطابق یہ آٹھ درہم لے لو۔ ان دونوں میں جھگڑا ہوگیا۔ پانچ روٹیوں والے نے کہا: پانچ درہم میرے ہیں اور تین تمہارے۔ تین روٹیوں والا بولا کہ میں اس وقت تک راضی نہیں ہو سکتا جب تک آٹھوں درہم ہمارے درمیان برابر نہوں (جب آپس میں فیصلہ نہ ہوا تو) حضرت علیؓ کے پاس آئے اور پورا قصہ کہہ سنایا۔ آپ نے تین روٹیوں والے سے کہا تیرے ساتھی نے تجھ پر (جو کچھ) پیش کیا وہ (تیرے علم میں ہے) جو اس نے پیش کیا حالانکہ اس کی روٹیاں زائد تھیں پس تو تین درہم پر راضی ہوجا۔ اس نے کہا: بخدا میں از روئے حق زیادہ لئے بغیر راضی نہ ہونگا۔ آپ نے فرمایا حق کی رو سے تو تیرا صرف ایک درہم ہے اور اس کے سات اس نے کہا: بہت خوب وہ تو مجھے تین دے رہا تھا اور آپ نے بھی لینے کیطرف اشارہ کیا تب بھی میں راضی نہ ہوا اور آپ فرماتے ہیں کہ حق کی رو سے تیرا صرف ایک درہم ہے۔ آپ نے فرمایا: وہ جو تجھ کو تین دے رہا تھا وہ تو از روئے صلح دے رہا تھا تو نے کہا کہ میں از روئے حق زیادہ لوں گا۔ سو از روئے حق تو تیرا ایک ہی درہم ہے۔ اس نے کہا ذرا مجھے سمجھا دیجئے تاکہ میں قبول کر سکوں۔ آپ نے فرمایا: آٹھ روٹیاں تین تہائی کرنے سے ۲۴ ہوتی ہیں جنکو تم تین آدمیوں نے کھایا ہے اور تم میں کم و بیش کھانے والے کا علم نہیں لہٰذا تم کو کھانے میں برابر ہی شمار کیا جائے گا: اس نے کہا: جی ہاں بالکل صحیح ہے۔ آپ نے فرمایا: تیرے کل نو ثلث تھے جس میں سے آٹھ تو خود کھا گیا اور پندرہ ثلث تیرے ساتھی کے تھے جس سے اس نے آٹھ ثلث کھائے ہیں اور سات باقی ہیں تیرے ساتھی نے تمہارے نو ثلث میں صرف ایک ثلث کھایا لہٰذا تیرے ایک ثلث کے عوض میں ایک درہم اور تیرے ساتھی کے لئے سات کے عوض میں سات درہم ہیں اس نے کہا: اب راضی ہوں۔

عَدَمُ القَنَاعَةِ
بے صبری

قناعت کن اے نفس بد اند کے ❁ کہ سلطان و درویش بینی یکے۔

اگر انسان قانع ہو غنی ہوئے وہ عالم سے ❁ ہوا و حرص لیکن اس کی مٹی خوار کرتی ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حُكِيَ ان بعضَ الارقاءِ كان عند مالك، يأكلُ الخاصَّ، ويُطعِمُه الخشكارَ، فانفِ الرقيقُ من ذلك، فطلبَ البيعَ فباعَه وشراه مَن يأكلُ الخشكارَ ويُطعمه النخالةَ فطلبَ البيعَ، فباعه وشراه من يأكلُ النخالةَ ولا يُطعِمُه شيئًا، فطلبَ البيعَ فباعَه وشراه مَن لا يأكل شيئًا، وحلقَ راسَه، وكانَ في الليل يُجلِسُه، ويضعُ السراجَ على راسِه بدلًا من المنارة، فاقام عندَه ولم يطلبِ البيعَ، فقال له النخاسُ: لاي شيءٍ رضيتَ بهذه الحالةِ عندَ هذا المالكِ في هذه المدة؟ فقال اخافُ ان يشتريَني في هذه المرة مَن يضعُ الفتيلةَ في عيني عوضًا عن السراج۔

حل لغات قاعۃ تھوڑی چیز پر راضی ہونا۔ ص قانع ج قنّع ارقاء جمع رقیق غلام۔ رق (ض) رقًا غلام بننا۔ رقۃ پتلا ہونا۔ لہ رحم کرنا خشکار بے چھنا آٹا۔ انف (س) انفًا ناپسند کرنا۔ استنکف ننگ و عار کی وجہ سے باز رہنا۔ نخالۃ بھوسی۔ نخل (ن) نخلًا آٹا چھاننا۔ النصیحۃ خیر خواہی کرنا۔ نُخالۃ خالص خیر خواہی طبیعت ج نخائل حلق (ض) حلقًا مونڈنا۔ حلّاق نائی۔ سراج چراغ جو سر پر رکھا جائے المنارۃ روشنی کی جگہ۔ ڈیوٹ جو منارہ۔ نار (ن) نورًا روشن ہونا۔ نخّاس۔ غلاموں جانوروں کی تجارت کرنے والا۔ نخس (ف۔ ن) نخسًا چونکا لگانا۔ الفتیلۃ بتی ج فتائل۔ فتل (ض) فتلًا رسی بٹنا۔

تشریح بیان کیا گیا ہے کہ ایک غلام ایسے آقا کے ہاں تھا جو خود میدہ کی روٹی کھاتا تھا اور غلام کو بے چھنا آٹا کھلاتا تھا۔ غلام کو یہ چیز ناگوار معلوم ہوئی اس لئے اس نے (آقا سے) فروخت کر دینے کا مطالبہ کیا۔ آقا نے فروخت کر دیا۔ اب اس کو ایسے شخص نے خریدا جو خود بے چھنا آٹا کھاتا تھا اور اس کو بھوسہ کھلاتا تھا۔ غلام نے یہاں بھی بیع کا مطالبہ کیا۔ اس نے بھی بیچ دیا اور اب ایسے شخص نے خریدا جو خود بھوسہ کھاتا تھا اور اسے کچھ بھی نہیں کھلاتا تھا۔ غلام نے پھر وہی مطالبہ کیا۔ اس نے بھی فروخت کر دیا اور اس مرتبہ ایسے شخص نے خریدا جو خود (بھی) کچھ نہیں کھاتا تھا (اور اس کو بھی نہیں کھلاتا تھا) اور اس کا سر مونڈ کر رات بھر جلاتا اور ڈیوٹ کے بجائے اس کے سر پر چراغ رکھتا تھا۔ غلام اس کے ہاں ٹھہر گیا اور بیع کا مطالبہ نہ کیا۔ بندہ فروش نے غلام کو کہا: اس شخص کے ہاں اس حالت میں اتنی مدت تک کس وجہ سے خوش رہا؟ غلام نے کہا: اس اندیشہ سے کہ کہیں اس مرتبہ کوئی ایسا شخص نہ خرید لے جو چراغ کے بجائے میری آنکھ میں بتی رکھا کرے۔

٥ کاسۂ چشم حریصاں پر نشد × تا صدف قانع نشد پر دُر نشد

السمیّ بالملک لا یخضع لغیرہ

بادشاہ نامی کسی کے سامنے نہیں جھکتا

لما استولى الاسكندرُ على مُلك فارس كتبَ الى مُعلِّمه ارسطو يأخذ رايَه في ذلك فكتبَ اليه الرأيُ ان توزِّعَ ملكَهم بينهم وكلَّ مَن ولَّيتَه ناحيةً سَمِّه بالملك وافرِدْه بملكِ ناحيتِه واعقِلِ التاجَ على راسِه وان صغرَ ملكُه فان المسمّى بالملكِ لا يخضع لغيره فلا بدَّ ان يقع بينهم تغالبٌ على الملك فيغدو حربُهم لك حربًا بينهم فان دُنوتَ منهم دانوا لك وان نأيتَ عنهم تعزّزوا بك وفي ذلك شاغلٌ لهم عنك وامانٌ لإحداثهم بعدك شيئًا فعلموا انّ الصفوَ وفرّقَ القومَ في

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْمَمَالِكِ فَسَمَّوْا مُلُوْكَ الطَّوَائِفِ فَيُقَالُ اَنَّهُمْ مَازَالُوْا مُخْتَلِفِيْنَ اَرْبَعَمِائَةِ سَنَةٍ ۔

حل لغات لا یخضع دیکھو ۴۰ استولی غالب ہونا۔ الاسکندر ابن فیلپس المقدونی الرومی یونانی حکمرانوں میں سے ایک مشہور شہنشاہ تھا جو بلاد کثیرہ و ممالک بعیدہ کو فتح کرتا ہوا اقصی ہند و اقصی چین و ترک تک پہنچ گیا تھا اسکی مملکت شرق و غرب دونوں جانبوں کو محیط تھی اس لئے اسکو ذوالقرنین کہا جاتا ہے۔ اس نے داریوش (دارا ابن دارا ابن بہمن بن اسفندیار بن بشتاسف بن لہراسف) کو قتل کرنے سے چھ سال قبل اور قتل کے چھ سال بعد بارہ سال تک حکومت کی ہے اور ۲۵ بادشاہوں کو قتل کیا ہے بارہ شہر تعمیر کئے ہیں۔ ہراۃ۔ مَرو (بلاد خراسان میں) سمرقند (بلاد صغد میں) اسکندریہ (بلاد قبط میں) اسی کے آباد کئے ہوئے ہیں جب یہ ہندوستان سے بابل کی طرف واپس ہوا تو راستہ میں کسی نے زہر دے کر ختم کر دیا (وقیل ان بعض خدمہ اصابہ بسہم) اس کے انتقال کے بعد بطلیموس بن لاوس، اریدا ؤس، انطیوخوس سلوقوس چاروں نے اس کے ملک کو چوتھائی چوتھائی تقسیم کر لیا۔ فارس۔ فارس بن کیورث کیطرف منسوب ہے۔ ارسطو ارسطاطالیس کا مخفف ہے۔ ارسطاطالیس نیقوماخوش فیثاغورثی کا لڑکا ہے۔ نیقوماخوش کا ترجمہ فاہر الخصوم اور ارسطاطالیس کا ترجمہ تمام الفضیلۃ ہے۔ ارسطو افلاطون کا شاگرد ہے۔ اور وہ فیثاغورس کا اور وہ اصحاب سلیمان بن داؤد علیہما السلام کا۔ ارسطو کو سترہ سال کی عمر میں اس کے باپ نے افلاطون کے پاس چھوڑ دیا تھا۔ چنانچہ یہ تقریباً بیس سال تک افلاطون کے پاس رہا اور اس سے علم حاصل کرتا رہا حتی صار حکیماً مبرزاً یشتغل علیہ۔ افلاطون کی توجہ اپنے تلامذہ میں سب سے زیادہ ارسطو ہی کیطرف رہتی تھی اور وہ اس کو عاقل کے لقب سے پکارتا تھا۔ اسی کا نتیجہ تھا کہ ارسطو اپنے سب ساتھیوں پر فائق رہا۔ کہا جاتا ہے کہ فلسفہ یونان ارسطو ہی پر ختم ہو گیا۔ ارسطو سے مختلف لوگوں نے علم حاصل کیا مگر اس کے تلامذہ میں سب سے زیادہ فلسفہ حاصل کرنیوالا شاہ اسکندر ہے جسنے ارسطو کے ہاں پانچ سال تک تعلیم پائی ہے۔ ارسطو نے ایک سو سے زائد کتابیں لکھی ہیں۔ کتاب الملاظہ۔ کتاب الملوط کتاب الجیل۔ جمیع الکیان۔ کتاب السماء والعالم۔ کتاب الآثار العلویہ۔ کتاب الحیوان، کتاب النبات، کتاب النفس، کتاب الحس والمحسوس۔ کتاب الشباب والہرم وغیرہ سب اسی کی ہیں۔ کتاب النفس کا ایک نسخہ کسی کے ہاتھ لگا جس کا حکیم ابو نصر فارابی نے سو مرتبہ مطالعہ کیا تھا اس پر حکیم موصوف کی یہ عبارت تحریر تھی "انی قرأت ہذا الکتاب مائۃ مرۃ" تو زع۔ بہیم پراگندہ کرنا۔ علیہم تقسیم کرنا۔ وزع یزع وزعاً۔ فلاناً رد کرنا وزوعاً بھڑکانا۔ افرودہ یکسو کرنا۔ اعقد (ض) عقداً باندھنا۔ گرہ لگانا۔ تاج شاہی ٹوپی جو تیجان۔ تاج (ن) توجاً تاج پہننا حربہم لڑائی جو حروب۔ حرب (ن) حرباً سب کچھ چھین لینا۔ حارب لڑائی کرنا۔ حزبہ چھوٹا نیزہ جو حراب۔ دلوت دیکھو ۴۲ دالوا جمع غائب ہے۔ مطیع ہونا۔ دیکھو ۶۵ قایت نامی ینامی نامیا دور ہونا ص ناپہ۔

تشریح

جب اسکندر نے ملک فارس پر غلبہ حاصل کر لیا تو اس نے اس سلسلے میں اپنے اُستاد ارسطو کی رائے حاصل کرنیکی غرض سے اسکے پاس ایک خط لکھا ارسطو نے رائے ظاہر کرتے ہوئے لکھا کہ ملک فارس کو اہل فارس کے درمیان تقسیم کر دے اور جس کو جس خطہ کا والی بنائے اسی کو ملک کیساتھ موسوم کر دے اگرچہ اس کا ملک چھوٹا ہی ہو اس واسطے کہ جو شخص ملک کے ساتھ موسوم ہوتا ہے وہ کبھی دوسرے کے لئے فروتنی نہیں کرتا۔ پس لامحالہ ان میں ایک دوسرے پر زبردستی تسلط جمالینے کا داعیہ پیدا ہوگا اور انکی وہ لڑائی جس میں وہ تیرے ساتھ قتال کا ارادہ رکھتے ہیں خود ان کی آپس کی لڑائی ہو کر رہ جائیگی۔ اب اگر تو ان سے قریب ہوگا تو وہ تیرے مطیع ہونگے اور اگر تو ان سے دور رہیگا تو وہ تیرے ذریعے فخر کریں گے اس صورت میں وہ تیرے مقابلہ سے غافل ہو جائیں گے اور تیرے بعد والے نوجوانوں کے لئے بھی کچھ امن ہوگا۔ اسکندر کو یقین ہو گیا کہ ارسطو کی رائے ٹھیک ہے۔ چنانچہ اس نے قوم کو مختلف ممالک میں متفرق کر دیا اور ہر ایک کو ملک کا خطاب دیدیا۔ کہا جاتا ہے کہ (ارسطو کی مذکورہ بالا رائے کے نتیجہ میں) وہ لوگ چار سو سال آپسی اختلاف کے شکار بنے رہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(تنبیہ) بعض حضرات کو یہ سخت مغالطہ ہو گیا ہے کہ سکندر مقدونی ہی وہ ذوالقرنین ہے جس کا ذکر قرآن کی سورۂ کہف میں کیا گیا ہے۔ یہ قول باتفاق جمہور علماء سلف قطعاً باطل ہے کیونکہ قرآن کی تصریحات کے مطابق ذوالقرنین صاحب ایمان اور مرد صالح بادشاہ تھا اور اسکندر مقدونی مشرک وجابر جس کے شرک وظلم کی صحیح تاریخ خود اس کے بعض امراء دربار نے بھی مرتب کی ہے حافظ ابن حجر شارح بخاری فرماتے ہیں کہ سکندر یونانی کسی طرح بھی قرآن میں مذکور ذوالقرنین نہیں ہو سکتا۔ حافظ عماد الدین ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ اسحٰق بن بشر نے بروایت سعید بن بشیر قتادہ سے نقل کیا ہے کہ ذوالقرنین کا نام سکندر تھا اور یہ سام بن نوح علیہ السلام کی نسل سے تھا۔ یحییٰ اسکندر بن فیلیس (مقدونی) کو ذوالقرنین کہنے لگے ہیں جو رومی اور بانی اسکندریہ ہے۔ مگر واضح رہے کہ یہ دوسرا ذوالقرنین پہلے سے بہت زمانہ بعد پیدا ہوا ہے۔ کیونکہ سکندر مقدونی حضرت مسیح علیہ السلام سے تقریباً تین سو سال قبل ہوا ہے جس کا وزیر مشہور فلسفی ارسطاطالیس تھا اور اوّل ذوالقرنین مسلمان اور عادل بادشاہ تھا اور اس کے وزیر حضرت خضر (علیہ السلام) تھے اور ان دونوں کے درمیان تقریباً دو ہزار سال سے بھی زیادہ کا فصل ہے۔ پس کہاں یہ (مقدونی) اور کہاں وہ (ذوالقرنین) قصص القرآن بالتغییر۔

اَلتَّضْمِیْنُ الْعَجِیْب

انوکھی بندش

یُحْکٰی اَنَّ الْحَیْصَ بَیْصَ الشَّاعِرَ قَتَلَ جِرْوَ کَلْبَۃٍ فَاَخَذَ بَعْضُ الشُّعَرَاءِ کَلْبَہٗ وَعَلَّقَ فِیْ رَقَبَتِہَا رُقْعَۃً وَاَطْلَقَہَا عِنْدَ بَابِ الْوَزِیْرِ، فَاَخَذَتِ الرُّقْعَۃَ فَاِذَا مَکْتُوْبٌ فِیْہَا ؎

یَا اَھْلَ بَغْدَادَ اِنَّ الْحَیْصَ بَیْصَ اَتٰی	بِجُرْاٰۃٍ اَلْبَسَتْہُ الْعَارَ فِی الْبَلَدِ
اَبْدٰی شَجَاعَۃً، بِاللَّیْلِ مُجْتَرِءًا	عَلٰی جَرْوٍ ضَعِیْفِ الْبَطْشِ وَالْجَلَدِ
فَانْشَدَتْ اُمُّہٗ مِنْ بَعْدِ مَا احْتَسَبَتْ	دَمَ الْاُبَیْلَقِ عِنْدَ الْوَاحِدِ الصَّمَدِ
اَقُوْلُ لِلنَّفْسِ تَاْسَاءً وَّتَعْزِیَۃً	اِحْدٰی یَدَیَّ اَصَابَتْنِیْ وَلَمْ تُرِدِ
کِلَاھُمَا خَلَفٌ مِّنْ بَعْدِ صَاحِبِہٖ	ھٰذَا اَخِیْ حِیْنَ اَدْعُوْہُ وَذَا وَلَدِیْ

حل لغات التضمین شاعر کا دوسرے کے شعر کو اپنے کلام میں شامل کر لینا۔ حیص بیص ابوالفوارس شہاب الدین سعد بن محمد بن سعد بن صیفی تمیمی متوفی ۵۰۳ھ فصیح و بلیغ شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک اچھا شافعی فقیہ بھی تھا اس نے مقامات میں قاضی محمد بن عبدالجبار الوزان کے پاس فقہ حاصل کیا تھا مگر طبیعت پر شعر و شاعری غالب تھی۔ حیص بیص کے معنی شدت و اختلال کے ہیں۔ یقول العرب وقع فی حَیْصَ بَیْصَ "وہ ایسی گڑبڑی میں پڑ گیا جس سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں اس نے ایک بار لوگوں کو سخت پریشانی میں مبتلا پایا تو کہنے لگا: مالک فی حیص بیص؟ اسی وقت سے اسکا عرف حیص بیص ہو گیا۔ جِرْو درندہ کا بچہ جیسے کتا، بھیڑیا، شیر وغیرہ و اجراء کلبہ کُتیا۔ جرأۃ دلیری۔ جُرُوْ (ک) جَرَاءَۃً۔ جُرْأَۃً۔ علیہ دلیری کرنا ص جَرِیْ ج اَجْرَاء۔ عار شرم و ننگ۔ جُرَیْوٌ جِرْو کی تصغیر ہے۔ البطش (ن ض) بَطْشًا۔ بہ سختی کے ساتھ پکڑنا الجلد (ک) جلادۃ۔ جلود چمڑا ک ہونا۔ احتسبت ثواب کی اُمید رکھنا دم خون ج دماء۔ ابیلق ابلق کی تصغیر ہے چتکبرا۔ الصمد بے نیاز۔ ازل سے ابد تک باقی رہنے والی ذات وہ ذات جس کے سب محتاج ہوں اور وہ کسی کی محتاج نہ ہو۔ صمد (ن ض) صَمْدًا۔ الیہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قصد کرنا۔ تاسانہ۔ تعزیۃ تعلیل یا حالیت یا مفعول مطلق ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ **تشریح** بیان کیا جاتا ہے کہ ایک بار حبیس بیس شاعر نے ایک کتیا کے بچے کو مار ڈالا۔ ایک شاعر نے کتیا کی گردن میں ایک رقعہ لٹکا کر وزیر کے دروازہ کی طرف چلتی کر دی (کتیا کی گردن سے) رقعہ لٹکا گیا تو اس میں یہ لکھا ہوا تھا ؎ یا اہل بغداد اہ بغداد والوحبیس بیس نے ایسی دلیری کی ہے جس نے اس کو شہر بھر میں شرم و عار کا جامہ پہنا دیا۔ اس نے رات کے وقت ایک کمزور و ناتواں پلے پر حملہ کرتے ہوئے بہادری ظاہر کی ہے پلے کی ماں نے اپنے بچے کے خون کو باعث ثواب سمجھتے ہوئے کہا کہ میں اپنے جی کو صبر کرنے کیلئے کہتی ہوں کیونکہ میرے ایک ہاتھ کا صدمہ مجھ کو بے ارادہ پہنچا ہے۔ وہ دونوں ایک دوسرے کا خلیفہ ہے۔ یہ میرا بھائی ہے جبکہ اسکو کسی مصیبت میں بلاؤں اور یہ میرا بیٹا ہے یعنی اگر ایک گیا تو مشکلات کیلئے دوسرا باقی ہے۔ اور اگر فصل لوں تو کوئی بھی نہ رہے گا لہٰذا درگذر ہی بہتر ہے۔" **(فائدہ)** تضمین فن بدیع کی ایک عمدہ ترین صنعت ہے جس کو کلام میں ملاحت آجاتی ہے۔ تضمین کا مطلب یہ ہے کہ ایک شاعر دوسرے شاعر کے کلام کو زائد ہو یا کم اپنے کلام کے ساتھ اس طرح پیوند کرلے کہ سامع امتیاز نہ کر سکے کہ یہ کلام کس کا ہے۔ مذکورہ بالا اشعار میں آخری دو شعر ایک عربیہ عورت کے ہیں جس کے بھائی نے اس کے لڑکے کو قتل کر دیا تھا شاعر ثانی نے ان دو شعروں کی تضمین کر کے حبیس بیس کی مذمت کی ہے کیونکہ تضمین کے بعد کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ کتیا اس کی بہن ہے اور جس پلے کو اس نے قتل کیا ہے وہ اس کا بھانجا ہے۔"

اختلاف العلماء رحمۃ

علماء کا اختلاف بھی رحمت ہے

قال المتوکل: یوماً لجلسائہ اتعلمون اول ما عتب المسلمون علی عثمان رضی اللہ عنہ فقال احدھم نعم یا امیر المؤمنین انہ لما قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، قام ابوبکر رضی اللہ عنہ علی المنبر دون مقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمرقاۃ، ثم قام عمر رضی اللہ عنہ دون مقام ابی بکر رضی اللہ عنہ بمرقاۃ ثم لما ولی عثمان رضی اللہ عنہ صعد ذروۃ المنبر، فانکر المسلمون علیہ ذلک وارادوا ان ینزل دون مقام عمر بمرقاۃ فقال عبادۃ للمتوکل: یا امیر المؤمنین! ما احد اعظم منۃ علیک من عثمان فقال وکیف ذلک؟ ویلک قال: لانہ صعد ذروۃ المنبر فلو انہ کلما قام خلیفۃ، نزل عن مقام من تقدمہ بمرقاۃ، کنت انت تخطب علینا فی بئر،

حل لغات المتوکل ابو الفضل متوکل باللہ بن معتصم باللہ مولود ۲۰۶ھ مشہور عباسی خلیفہ ہے۔ جلساء جمع جلیس ہمنشین۔ عتب (ن ض) عُتبا۔ مَعْتَبۃ، خفگی ظاہر کرنا، قبض قریب المرگ ہونا۔ مرتا (ض) قبضا۔ بیدہ پکڑنا۔ قبضۃ مٹھی بھر لینا۔ منبر ج منابر مرقاۃ سیڑھی کا پایہ ہر مُراق۔ رقی (س) رُقیا چڑھنا (ض) رُقیا منتر کرنا ص راقی ج رُقاۃ، صعد (س) صُعُودا چڑھنا ص صاعد۔ صَعِید مٹی۔ زمین کا بلند حصہ۔ ذِروۃ بلندی ج ذُرًی (ن) ذرو ا ہوا میں اُڑ جانا، تخطب (ن) خُطبۃ خطبہ دینا۔ تقریر کرنا (ک) خطابۃ لیکچرار ہونا ص خطیب ج خُطباء (ن) خَطبا۔ خِطبۃ منگنی کرنا ص خاطب۔ بئر کنواں ج آبار۔ **تشریح** :۔ ایک روز خلیفہ متوکل نے اپنے ہمنشینوں سے کہا:۔ جانتے ہو حضرت عثمانؓ پر مسلمانوں کو سب سے پہلے کس چیز نے غضبناک کیا؟ انہیں سے ایک شخص نے کہا: ہاں اے امیر المؤمنین (میں جانتا ہوں۔ واقعہ یہ ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ حضور صلعم کی جگہ سے ایک سیڑھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نیچے کھڑے ہوئے۔ اس کے بعد حضرت عمرؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی جگہ سے ایک سیڑھی نیچے کھڑے ہوئے۔ اور جب عثمانؓ خلیفہ ہوئے تو آپ سب سے اوپر والی سیڑھی پر چڑھ گئے۔ مسلمانوں نے اس پر نکیر کی، اور چاہا کہ آپ حضرت عمرؓ کی جگہ سے ایک سیڑھی نیچے کھڑے ہوں حضرت عبادہ نے متوکل سے کہا:۔ اے امیر المومنین آپ پر حضرت عثمانؓ سے زیادہ احسان کرنیوالا کوئی نہیں۔ خلیفہ نے کہا: یہ کیسے ؟ اس نے کہا:۔ اس لئے کہ حضرت عثمانؓ منبر کے اوپر چڑھ گئے۔ اگر ہر خلیفہ سابق خلیفہ کی جگہ سے ایک سیڑھی نیچے ہی کھڑا ہوا کرتا تو آج آپ ہم کو کنویں میں (کھڑے ہوئے) خطبہ دیتے ہوتے۔

؎ گلہائے رنگ رنگ سے ہے رونقِ چمن ﷺ اے ذوق اس جہاں کو ہے زیب اختلاف سے

فائدہ:۔ اختلاف کی دو قسمیں ہیں مذموم اور مستحسن مذموم وہ ہے جو عقائد اور اصول دین کی بابت ہو جیسے یہود و نصاریٰ کا اختلاف اور مستحسن وہ ہے جو اعمال اور فروع دین میں ہو کما قال علیہ السلام، اختلاف الامۃ رحمۃ "ایک مرتبہ ایک یہودی نے از راہ تلمیں حضرت علیؓ سے کہا کہ تم لوگ اپنے نبی کو ابھی دفن بھی نہ کر پائے تھے کہ اختلاف میں پڑ گئے۔ آپ نے فرمایا کہ ہم نے اپنے نبی کے کسی اصول میں اختلاف نہیں کیا بلکہ آپ کی ہدایات کے بقا کے لئے اختلاف کیا ہے، تم اپنی کہو کہ دریا کے پانی سے تمہارے پاؤں سوکھنے بھی نہ پائے تھے کہ اپنے نبی سے کہنے لگے، "اجعل لنا الٰھا کما لھم الٰھۃ" وہذا من الاجوبۃ المسکتۃ۔

ضَبطُ النفسِ عِندَ کلامِ الاوغادِ والارذال

رذیل اور کمینہ لوگوں سے گفتگو کے وقت نفس کو قابو میں رکھنا

؎ وفا کنیم و ملامت کشیم و خوش باشیم ﷺ کہ در طریقت ما کافریست رنجیدن

قال محمد بلغنا عن علی رضی اللہ عنہ انہ بینما ھو یخطب یوم الجمعۃ اذ حکمت الخوارج من ناحیۃ المسجد فقال علی رضی اللہ عنہ کلمۃ حق اُرید بھا الباطل لن نمنعکم مساجد اللہ ان تذکروا فیھا اسم اللہ ولن نمنعکم الفیٔ ما دامت ایدیکم مع ایدینا ولن نقاتلکم حتی تقاتلونا ثم اخذ فی خطبتہ ومعنی قولہ حکمت الخوارج نداؤھم بقولھم ان الحکم الا للہ وکانوا یتکلمون بذلک اذا اخذ علیؓ فی الخطبۃ لیشوشوا خاطرہ فانھم کانوا یقصدون بذلک نسبتہ الی الکفر لرضاہ بالتحکیم فی صفین ولھذا قال علی رضی اللہ عنہ کلمۃ حق اُرید بھا الباطل یعنی تکفیرہ +

حل لغات ضبط (ن۔ض) ضبطاً غالب آنا۔ قوی ہونا۔ اوغاد جمع وغد۔ کمینہ۔ وغد (ک) وغادۃ ضعیف العقل ہونا۔ ارذال جمع رذیل حقیر۔ رذل (ک۔س) رذالۃ قابل حقارت ہونا ص رُذل ج رُذال حکمت ان الحکم الا للہ کہنا۔ خوارج جمع خارجی۔ ایک فرقہ ہے جو حضرت علیؓ کو حق پر نہیں مانتا۔ رافضی بھی ایک فرقہ ہے جو حضرت علیؓ کے علاوہ دیگر خلفاء کو حق پر نہیں مانتا یہ دونوں فرقے گمراہ ہیں کسی نے خوب کہا ہے ؎

ایک ہی بس لفظ سے ہے دونوں فرقوں کا خروج ؛ خا۔ خر سے خارجی ور ائے خر سے رافضی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفیٔ مالِ غنیمت ۔ سایہ ۔ خراج ۔ فاء ض) فَیْئاً لوٹنا سایہ کا ہٹ جانا ۔ الغنیمۃ ، غنیمت حاصل کرنا ۔ یتشاورا ۔ الامر مخلوط کرنا التحکیم حَکَم بنانا ۔ صِفّین ۔ نہر فرات کے کنارے جانب غرب میں مقام رقہ کے قریب ایک جگہ ہے ۔ جہاں حضرت علیؓ اور معاویہؓ کے درمیان جنگ ہوئی تھی "

تشریح :۔ محمد کہتے ہیں کہ ہم کو حضرت علیؓ سے یہ خبر پہنچی ہے کہ آپ جمعہ کے روز خطبہ دے رہے تھے کہ اچانک مسجد کے ایک کنارے سے خارجیوں نے اِنِ الحکمُ اِلّا لِلّٰہِ کا نعرہ بلند کیا ۔ آپ نے فرمایا (اِنِ الحکمُ اِلّا للّٰہِ تو) حق بات ہے (جس میں کوئی شک نہیں مگر) اس سے باطل کا ارادہ کیا جارہا ہے ۔ ہم تم کو خانہائے خدا میں اللہ کو یاد کرنے سے روکیں گے نہ تم سے مالِ غنیمت روکیں گے جبتک کہ ہمارا تمہارا ساتھ ہے ۔ نیز جبتک تم ہم سے قتال نہ کروگے ہم بھی تم سے قتال نہیں کریں گے ۔ اس کے بعد پھر آپ خطبہ میں مشغول ہوگئے ۔ محمد کے قول " اذ حکمت الخوارج " کا مطلب خارجیوں کا اِنِ الحکمُ اِلّا لِلّٰہِ (حکم خدا ہی کا ہے) پکارنا ہے ۔ خارجیوں کا یہ عام شیوہ تھا کہ جب حضرت علیؓ خطبہ شروع کرتے تو یہ لوگ برائے تشویش خاطر ان الحکم الا للّٰہ کہنا شروع کردیتے تھے اس سے وہ لوگ حضرت علیؓ کو کفر کی طرف منسوب کرتے تھے ۔ کیونکہ آپ جنگ صفین میں ثالث بنانے پر راضی ہوگئے تھے ۔ اس لئے آپ نے فرمایا کلمۃ حق ارید بہا " الباطل " باطل سے مُراد حضرت علیؓ کو کفر کی طرف منسوب کرنا ہے "

فائدہ) جنگ صفین کا وقوع حضرت عثمانؓ کے قصاص کے داعیہ میں ہوا ہے ۔ حضرت عثمانؓ کی شہادت سودان بن حمران کی تلوار کے وار سے ۱۸ ذی الحجہ ۳۵ھ کو ہوئی ہے ۔ اسی تاریخ سے اُمت میں فتنہ کا آغاز ہوا ہے ۔ صورت یہ ہوئی کہ اہل شام جن پر ایک مدت سے امیر معاویہؓ حکومت کرتے چلے آرہے تھے ان کے ذہنوں میں بات اُتار دیگئی کہ حضرت عثمانؓ کے قاتلین اصحاب علیؓ ہیں ۔ چنانچہ شام کے روسا ، سردار اور سپاہیوں نے یہ قسم کھالی تھی کہ جب تک خلیفہ مقتول کا قصاص نہ لے لیں گے اُسوقت تک فرش پر سوئیں گے اور نہ اپنی بیویوں سے ملیں گے ۔ حضرت علیؓ نے بصرے کو ذمہ میں آکر جریر بن عبداللہ بجلی کو امیر معاویہؓ کے پاس بیعت کیلئے بھیجا ۔ امیر معاویہ نے کچھ جواب نہیں دیا اور اہل شام نے تو صاف طور سے حضرت علیؓ کی بیعت سے نہ صرف انکار کیا بلکہ یہ الزام بھی لگایا کہ وہ خود خلیفہ مظلوم کے قتل میں شریک یا ان کے قاتلین کے حامی ہیں ۔ جریر نے واپس آکر حضرت علیؓ کو شام کی کیفیت سنائی تو آپ کیلئے اب بجز اس کے کوئی چارۂ کار نہ تھا کہ لشکر کشی کریں چنانچہ آپ فوج لیکر نکلے اور مقام نخیلہ میں قیام کیا جب امیر معاویہ کو معلوم ہوا تو وہ بھی شامی فوجوں کو لیکر روانہ ہوئے حضرت علیؓ جزیرہ کے راستے کر رقہ پہنچے اور وہاں دریائے فرات کو عبور کیا ۔ جب آگے بڑھے تو شامی فوجیں سامنے آگئیں دونوں لشکروں کے طلایوں میں ایک خفیف سی جھڑپ ہوگئی رُک گئی ۔ اس کے بعد فریقین ایک دوسرے کے بالمقابل خیمہ زن ہوگئے اور دونوں طرف سے نمائندے برابر آتے جاتے رہے ، لیکن ہر بار گفتگو بے نتیجہ رہی ۔ یہاں تک کہ ۸ صفر ۳۷ھ کو حضرت علیؓ نے عام حملہ کردیا ۔ فریقین پوری قوت کیساتھ میدان جنگ میں آگئے اور ہولناک جنگ شروع ہوگئی شامیوں کے پیاپے حملوں سے عراقیوں کے میمنہ نے شکست کھائی ۔ حضرت علیؓ نے میسرہ کو اپنا قرار گاہ بنایا وہاں بھی اہل مصر تاب لاکر بھاگے حضرت علیؓ نے اشتر سے کہا ان لوگوں کو موت سے بھاگ کر کہاں جاتے ہو ؟ اشتر کے جوش دلانے پر مصری پھر پلٹے اور ایسا سخت حملہ کیا کہ شامیوں کی صفیں اُلٹ دیں ۔ خونریز جنگ ہو ہی رہی تھی کہ یکایک نیزوں پر قرآن اُٹھا کر اہل شام پکارنے لگے : کہ ہمارے اور تمہارے درمیان میں کتاب اللہ ہے ۔ عراقیوں نے قرآن دیکھ کر ہاتھ روک لیا اور کہا ہم کو کتاب اللہ کا فیصلہ منظور ہے ۔ حضرت علیؓ نے کہا : اللہ کے بندو ! تم حق پر ہو اپنا ہاتھ نہ روکو فتح میں اب دیر نہیں ہے ۔ انہوں نے قرآن اس نیت سے نہیں اُٹھایا کہ اسپر عمل کرنے کیلئے تیار ہیں بلکہ یہ ان کی ایک چال ہے جس سے تم کو فریب دینا چاہتے ہیں ۔ اہل عراق بولے کہ ہم سے یہ نہیں ہوسکتا کہ کوئی کتاب اللہ کی طرف بُلائے اور ہم انکار کردیں ۔ مسعر اور اس کے ہمراہیوں نے کہا کہ آپ کتاب اللہ کے فیصلے کو منظور کیجئے ورنہ ہم ساتھ چھوڑ دیں گے ۔ مجبوراً لڑائی بند کردی گئی ۔ اور حضرت علیؓ نے اشعث بن قیس کو بھیجا کہ معاویہؓ کا مقصد دریافت کریں ، امیر معاویہؓ نے کہا ، ہم یہ چاہتے ہیں کہ ایک پنچ تمہاری طرف سے اور ایک پنچ ہماری طرف سے مقرر ہو وہ دونوں کتاب اللہ کی رو سے ہماری اور تمہاری نزاع کا فیصلہ کردیں اور ہر فریق ان کے فیصلہ پر راضامند

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو جائے۔ اشعث بن قیس نے واپس آکر حضرت علیؓ کو اطلاع کی عراقیوں نے یک زبان ہو کر کہا یہ صلح نہایت مناسب ہے، چنانچہ رؤسائے عراق نے اپنی طرف سے ابوموسیٰ اشعریؓ امیر کوفہ کو پنچ منتخب کیا اور اہل شام کیطرف سے عمروؓ بن عاص مقرر ہوئے اور دونوں پنچوں نے فریقین سے عہد لکھوا لیا۔ اس طرح اس تباہ کن جنگ کا خاتمہ ہوا۔ جس میں نوے ہزار جانباز مسلمان مقتول ہو چکے تھے۔ عہدنامہ ثالثی کے لکھے جانے کے بعد امیر معاویہ اپنی فوج کو لے کر دمشق روانہ ہو گئے۔ ادھر عراقیوں میں جس وقت اشعث بن قیس اس عہدنامہ کو سنانے کیلئے نکلے تو بنی تمیم کے ایک سردار عروہ بن ادیہ نے کہا: قرآن کے فیصلہ میں تم نے آدمیوں کو کیوں ثالث مانا؟ ہم سوائے اللہ کے کسی کا حکم نہیں مانیں گے۔ جب کوفہ کے قریب آئے تو بارہ ہزار آدمی فوج سے الگ ہو کر مقام حروراء میں خیمہ زن ہو گئے اور اعلان کر دیا کہ ہمارا امیر شبیث بن ربعی ہے۔ عبداللہ بن عباسؓ انکی فہمائش کیلئے بھیجے گئے ان لوگوں نے انکے ساتھ بحث شروع کر دی۔ پھر حضرت علیؓ بھی پہنچ گئے اور پوچھا کہ: تم لوگ کیوں ہماری جماعت سے علیحدہ ہو گئے؟ خوارج: اس لئے کہ آپ نے اللہ کے حکم میں انسانوں کو ثالث بنا لیا۔ حضرت علیؓ: کیا میں نے تم کو پہلے اس ثالثی کو قبول کرنے سے منع نہیں کیا تھا تم لوگوں نے تو خود اصرار کر کے مجھے اس پر مجبور کیا ہے۔ خوارج: مسلمانوں کے خون کے معاملہ میں اشخاص کو ثالث بنانا کہاں سے روا ہے؟ حضرت علیؓ: ہم نے اشخاص کو کب حکم مانا ہے۔ ہمارا فیصلہ تو قرآن پر ہے۔ اشخاص اسکی رُو سے حکم ہوں گے۔

خوارج: پھر اس فیصلہ کیلئے مدت مقرر کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ حضرت علیؓ: تاکہ اتنے عرصہ میں اُمت اس سے واقف ہو جائے، لوگوں کو غور و فکر کرنے کا موقع مل سکے اور صحیح راستہ پر آجائیں۔ خوارج: ہم اقرار کرتے ہیں کہ اس معاملہ میں ہمارا ثالثی قبول کرنا کفر تھا ہم اس کفر سے توبہ کرتے ہیں آپ بھی اگر تائب ہو جائیں تو ہم ساتھ چلنے کیلئے تیار ہیں۔ حضرت علیؓ: صرف چھ مہینے کی بات ہے شہر میں چلو اس درمیان میں خراج کی وصولی بھی ہو جائیگی اور سواریاں بھی توانا ہو جائیں گی اس کے بعد دشمن کے مقابلہ کیلئے نکلیں گے۔ الغرض بڑی مشکلوں سے انکو کوفہ میں لائے۔ (تاریخ اُمت مختصراً)۔

شُؤمُ الدَّارِ
گھر کی نحوست

قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ الْكُوفِيُّ: كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ بِقَصْرِ الْكُوفَةِ الْمَعْرُوفِ بِدَارِ الْإِمَارَةِ حِينَ جِيءَ بِرَأْسِ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ، فَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَرَأَيْتُ قَدْ ارْتَعَتْ فَقَالَ: مَالَكَ؟ فَقُلْتُ: أُعِيذُكَ بِاللهِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! كُنْتُ بِهٰذَا الْقَصْرِ بِهٰذَا الْمَوْضِعِ مَعَ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زِيَادٍ فَرَأَيْتُ رَأْسَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ (رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا) بْنِ أَبِي طَالِبٍ بَيْنَ يَدَيْهِ فِي هٰذَا الْمَكَانِ، ثُمَّ كُنْتُ فِيهِ مَعَ الْمُخْتَارِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ الثَّقَفِيِّ فَرَأَيْتُ رَأْسَ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زِيَادٍ بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ كُنْتُ فِيهِ مَعَ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَرَأَيْتُ رَأْسَ الْمُخْتَارِ بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ هٰذَا رَأْسُ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ بَيْنَ يَدَيْكَ قَالَ! فَقَامَ عَبْدُ الْمَلِكِ مِنْ مَوْضِعِهِ وَأَمَرَ بِهَدْمِ الطَّاقِ الَّذِي كُنَّا فِيهِ۔

حل لغات شوم دیکھو صفحہ ۵۳ الدار دیکھو صفحہ ۵ عبدالملک بن عمیر بن سوید لخمی کوفی حلیف بن عدی متوفی ۱۳۶ھ عبدالملک بن مروان متوفی ۸۶ھ ایک خلیفہ کا نام ہے جس کے ہاتھ پر لوگوں نے بیعت کی تھی۔ قصر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محل ج قصور مصعب بن الزبیران کی کنیت ابوعیسیٰ ہے۔ یہ حضرت عبداللہ بن الزبیر بن العوام کے بھائی ہیں جب حضرت عبداللہ مکہ کے والی تھے اس وقت انھوں نے انکو عراق کا والی بنادیا تھا۔ ۷۲ھ میں عبدالملک بن مروان نے انکو اور ان کے بیٹے عیسیٰ کو قتل کیا ہے۔ ارتقبت ارتیاع سے ماضی متکلم ہے بمعنی ترصدت۔ عبیداللہ بن زیاد بن ابیہ امیر معاویہ کی طرف سے سجستان۔ خراسان۔ عراق وغیرہ کے حاکم تھے ۶۷ھ میں عبیداللہ اور ابراھیم اشتر نخعی کے درمیان جنگ ہوئی ہے۔ اشتر نخعی کے ساتھ آٹھ ہزار کوفی تھے اور عبیداللہ کے ساتھ چالیس ہزار شامی موصل کے قریب فریقین کی مڈبھیڑ ہوئی اہل شام شکست کھا گئے اور عبیداللہ شہید ہوگئے۔ حسین بن علی سیجی ذکرہ۔ مختار بن عبید غلط ہے صحیح مختار بن ابی عبید ہے دیکھو مقدمہ ص۳۳۵ ہدم (ض) بدأ عمارت ڈھانا۔ الطاق محراب ج طیلقان۔

تشریح عبدالملک بن عمیر کوفی نے بیان کیا ہے کہ جس وقت حضرت مصعب بن زبیر کا سر لاکر عبدالملک بن مروان کے سامنے رکھا گیا اس وقت میں عبدالملک کے پاس کوفہ کے مشہور محل دارالامارہ میں تھا۔ عبدالملک نے مجھے لرزہ براندام دیکھ کر کہا:۔ تجھے کیا ہوا؟ میں نے کہا: امیرالمومنین! خدا آپ کی حفاظت کرے میں ایک مرتبہ اس محل میں اسی جگہ عبیداللہ بن زیاد کے ساتھ تھا تو میں نے اس مکان میں حضرت حسین بن علی (رضی اللہ عنہ) کا سر مبارک عبیداللہ کے سامنے دیکھا۔ پھر ایک بار اسی مکان میں مختار بن ابی عبید ثقفی کے ساتھ تھا تو عبیداللہ بن زیاد کا سر مختار کے سامنے دیکھا اس کے بعد ایک دفعہ اسی مکان میں مصعب بن زبیر کے ساتھ تھا تو مختار بن ابی عبید کا سر مصعب کے سامنے دیکھا۔ اب یہ مصعب بن زبیر کا سر آپ کے سامنے ہے۔ عبدالملک کا بیان ہے کہ (یہ سنتے ہی) عبدالملک بن مروان اس جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور جس محراب میں ہم تھے اس کو ڈھا دینے کا حکم کر دیا۔"

(فائدہ) اولیٰ:۔ ابن ماجہ کے علاوہ ارباب صحاح نے امام مالک کی حدیث عن الزہری عن سالم و حمزۃ ابنی عبداللہ بن عمر عن ابیہما روایت کیا ہے ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال "ان یکن الخیر فی شیٔ ففی ثلاث المرأۃ والدار والفرس" کہ اگر کسی چیز میں خیر ہے تو عورت، گھر اور گھوڑے میں ہے، ایک روایت میں ہے "الشؤم فی ثلاث المرأۃ والدار والفرس" کہ نحوست تین چیزوں میں ہے عورت میں، گھر میں اور گھوڑے میں، ایک اور روایت میں ہے "الشؤم فی اربع المرأۃ والدار والفرس والخادم"۔ امام ابوداؤد نے حضرت انسؓ سے روایت کی ہے، قال قال رجل یا رسول اللہ انا کنا فی دار کثر فیہا عددنا واموالنا فقولنا الی دار قل فیہا عددنا واموالنا فقال ذروہا ذمیمۃ۔ ایک شخص نے حضور صلعم سے عرض کیا:۔ یارسول اللہ! ہم ایک مکان میں رہتے تھے وہاں ہمارے افراد اہل وعیال بھی کثرت سے تھے اور ہمارے پاس مال بھی کافی تھا، ہم اس مکان سے دوسرے مکان میں منتقل ہوگئے تو ہمارے افراد بھی کم ہوگئے اور مال بھی کم ہوگیا۔ حضور نے ارشاد فرمایا:۔ اس گھر کو چھوڑ دو اس حال میں کہ وہ برا ہے۔" اس سے معلوم ہوا کہ بعض اماکن میں نحوست ہوتی ہے۔ علماء کی ایک جماعت جن میں امام مالک بھی ہیں حدیث کو اسی پر محمول کرتی ہے اور کہتی ہے کہ بعض گھروں میں رہنا سہنا من جانب اللہ باعث ضرر اور باعث ہلاکت ہوجاتا ہے۔ بخاری و مسلم کی روایت "انما الشوم فی ثلث الفرس والمرأۃ والدار" سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض گھوڑے اور عورتیں بھی منحوس ہوتی ہیں لیکن جمہور علماء اسکے قائل

عہ ہذہ الدار کانت دار الاسود بن عوف اخی عبدالرحمن بن عوف وہما سائل ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں وہ کہتے ہیں کہ ان چیزوں میں نحوست کا اعتقاد شیوہ اہل جاہلیت ہے۔ جیسا کہ حضرت عائشہ کی حدیث ناطق ہے، مسند ابوداؤد طیالسی میں ہے کہ کسی نے حضرت عائشہ سے کہا کہ ہر حضرت ابوہریرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان کرتے ہیں "الشؤم فی ثلاث المرأۃ والدار والفرس" حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ابوہریرہ پوری بات محفوظ نہیں کرسکے کیونکہ وہ آپ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے جب آپ فرمارہے تھے۔ قاتل اللہ الیہود یقولون الشؤم فی ثلاث المرأۃ والدار والفرس" پس ابوہریرہ نے حدیث کا آخری حصہ سنا شروع کا حصہ سننے سے رہ گیا۔ نیز عبداللہ بن عباس کی روایت میں دیگر اشیاء کی طرح ان چیزوں میں بھی ثبوت نحوست کی نفی موجود ہے حضرت سعد بن مالک فرماتے ہیں کہ حضور نے ارشاد فرمایا "ہامہ۔ عدوی بدشگونی کوئی چیز نہیں اگر ہوتی تو گھر میں گھوڑے میں عورت میں ہوتی کہ یہ اس کے قابل ہیں لیکن ان میں نحوست نہیں ہے پس کسی چیز میں نحوست نہیں ہورہا حضور صلعم کا گھر چھوڑ دینے کو فرمانا سو امام خطابی اس کا جواب دیتے ہیں کہ اس مکان میں رہنے کے سبب سے نقصان اور خرابی کی جو بات ان کے دلوں میں جم گئی تھی۔ اس کا ازالہ مقصود ہے۔ تاکہ وہ شرک خفی میں مبتلا نہ ہوں۔ بدشگونی مقصود نہیں"

(فائدہ ثانیہ) بعض اوضاع بعض احوال پر اور بعض اسماء بعض امور پر دال ہوتے ہیں تو اگر بعض کلمات صالحہ سے نیک فالی لیجائے مثلاً کوئی طالب امر کسی سے سنے یا واجد یا نجیح یا کوئی مسافر سنے یا راشد یا واجد الطریق یا کوئی بیمار سنے یا سالم تو ان امور مشروعہ سے نیک فالی میں کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ نیک فالی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے ایک شخص سے دریافت کیا: تیرا کیا نام ہے؟ اس نے کہا: جمرہ (یعنی چنگاری) آپ نے پوچھا: کس کا لڑکا ہے؟ اس نے کہا شہاب کا (یعنی شعلہ) آپ نے پوچھا: کہاں سے آیا ہے؟ اس نے کہا: حرقہ سے آپ نے پوچھا: کہاں رہتا ہے؟ اس نے کہا: حرہ میں (یعنی سیاہ پتھریلی زمین گویا وہ جل کر کوئلہ ہوگئی ہے) آپ نے فرمایا: گھر والیں جا کیونکہ تیرے گھر والے سب جل چکے ہیں: اس نے جا کر دیکھا تو واقعی سب جل چکے تھے، کہتے ہیں کہ ایک امیر کے زمانہ میں آسمان سے کچھ ستارے ٹوٹ کر گر گئے جس سے امیر کو بہت دہشت ہوئی اور اس نے مجوسیوں

لہ قال الحافظ الدمیاطی ومن اغرب ما وقع لی فی تأویلہ ما رویناہ بالاسناد الصحیح عن یوسف بن موسی القطان عن سفیان بن عیینۃ عن الزہری عن سالم عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال "البرکۃ فی ثلاث فی الفرس والمرأۃ والدار" قال یوسف سالت سفیا بن عیینۃ عن معنی ہذا الحدیث فقال سفیان سالت عنہ الزہری فقال الزہری سالت عنہ سالما فقال سالم سالت عنہ ابی عبداللہ بن عمر فقال عبداللہ بن عمر سالت عنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اذا کان الفرس ضروبا فہو مشؤوم واذا کانت المرأۃ قد عرفت زوجا غیر زوجہا فحنت الی الزوج الاول فہی مشؤومۃ واذا کانت الدار بعیدۃ عن المسجد فلا یسمع فیہا الاذان والاقامۃ فہی مشؤومۃ واذا کن بغیر ہذہ الصفات فہن مبارکات،

وفی سنن ابی داؤد من حدیث فروۃ بن مسیک قال قلت یا رسول اللہ! ارض عندنا یقال لہا ارض ابین ہی ارض ریفنا ومیرتنا وانہا وبئۃ او قال وباؤہا شدیدۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعہا عنک فان من القرف التلف، قال ابن الاثیر القرف ملامسۃ الدار ومداناۃ المرض والتلف الہلاک، وہذا لیس من باب العدوی وانما ہو من باب الطب فان استصلاح الہواء من اعون الاشیاء علی صحۃ الابدان وفساد الہواء من اسرع الاشیاء الی الاسقام ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اہل علم لوگوں سے اس کی بابت دریافت کیا لیکن کسی نے تسلی بخش وجہ بیان نہیں کی تو جمیل شاعر نے کہا ؎

ہذی النجوم تساقطت ہ لرجوم اعداء الامیر اس سے امیر نے نیک فالی لی اور جمیل کو انعام واکرام سے نوازا:۔

(فائدہ ثالثہ) تقرر مذکور میں عبید اللہ بن زیاد کے سامنے امام حسینؓ کا سر کٹ کر آیا اور عبید اللہ کا سر مختار کے سامنے اور مختار کا سر مصعب کے سامنے اور مصعب کا عبدالملک کے سامنے۔ یہ سارے انقلابات ۶۱ھ سے ۷۱ھ تک یعنی صرف دس سال کے اندر اندر واقع ہوئے ہیں (محمد حنیف غفرلہ گنگوہی)

مَنْ عَادٰی لِی وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ

جو میرے دوست کا دشمن ہوگا اس سے میرا اعلان جنگ ہے!

یہ حدیث قدسی کا ایک ٹکڑا ہے جو بخاری میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔ رسول خدا نے فرمایا: حق سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جو شخص میرے دوست کو اذیت دے گا تو اس کو اپنی لڑائی سے خبردار کرتا ہوں: حضرات ائمہ نے کہا ہے کہ کوئی گناہ ایسا نہیں ہے جس کے مرتکب سے متعلق اللہ نے یہ فرمایا ہو کہ میں اس سے لڑوں گا سوائے اولیاء اللہ کو تکلیف دینے کے اور سود خوری کے اس کے بارے میں بھی فرمایا ہے "فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ" اگر تم سود خوری سے باز نہ آئے تو اللہ اور اس کے رسول سے لڑنے کیلئے تیار ہو جاؤ:

ذکر الشیخ الصفوی ان المنصور بلغہ ان سفیان الثوری ینقم علیہ فی عدم اقامۃ الحج، فلما توجہ المنصور الی الحجر و بلغہ ان سفیان بمکۃ ارسل جماعۃ امامہ وقال لھم: حیثما وجدتم سفیان خذوہ، واصلبوہ، فنصبوا الخشب، لیصلبوا سفیان علیہ، وکان سفیان بالمسجد الحرام، ورأسہ فی حجر الفضیل بن عیاض ورجلاہ فی حجر سفیان بن عیینۃ، فقیل لہ خوفا علیہ، باللہ: لا تشمت بنا الاعداء، قم فاختف، فقام ومشی حتی وقف بالملتزم، وقال ورب ھذہ الکعبۃ، لا یدخلھا (یعنی مکۃ) المنصور وکان وصل الی الحجون فزلقت بہ راحلتہ فوقع عن ظھرھا، ومات من فورہ، فخرج سفیان وصلی علیہ ھذا کلامہ + ...

حل لغات عادی عداوۃ دشمنی کرنا۔ ولیا دوست ج اولیاء لفظ ولی فعیل بمعنی مفعول ہے جیسے قتیل بمعنی مقتول اور جریح بمعنی مجروح پس ولی وہ شخص ہوگا جو خدا وند تعالیٰ کی حفاظت میں ہو قال تعالیٰ "ھو یتولی الصالحین" یا فعیل فاعل کا مبالغہ ہے جیسے رحیم بمعنی راحم اور علیم بمعنی عالم اس صورت میں ولی وہ ہے جو عبادت خداوندی میں اس طرح مستغرق ہو کہ عصیان وفتور کا نام تک نہ آئے، ولایت کے لئے یہ دونوں معنی ضروری ہیں چنانچہ ولی سنی باللہ محفوظ ہوتا ہے جیسے نبی من جانب اللہ معصوم ہوتا ہے پس جس شخص کا عمل از روئے شرع قابل اعتماد نہ ہو وہ ہرگز ولی نہیں ہو سکتا، بلکہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایسا شخص کھلا دھوکے باز اور مغرور ہے ذکرہ الامام ابو القاسم القشیریؒ۔ اَذِنَتہ آگاہ کرنا، اذن (س) اِذنا اجازت دینا الحرب لڑائی دیکھو حَرْبٌ۔ الصفوی صلاح الدین ابو الصفا خلیل بن ایبک متوفی ۷۶۴ھ اپنے وقت کے مشہور عالم تھے، التشبہ علی التشبیہ کتاب اعیان المصر فی اعوان النصر۔ جنان الجناس وغیرہ انہی کی ہیں۔ منصور۔ ابو جعفر عبداللہ بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباسؓ مشہور عباسی خلیفہ ہے۔ اس کی پیدائش حمیمہ میں ۱۰۱ھ میں ہوئی تھی۔ خلافت عباسیہ کے لئے جدوجہد اور اس کے انتظام و اہتمام میں سفاح کا دست راست تھا۔ جس وقت اس کی وفات ہوئی یہ حج کے لئے گیا ہوا تھا عیسیٰ بن موسیٰ نے اس کے لئے بیعت لی اور اس کو صورت حال سے مطلع کیا۔ وہ واپس آرہا تھا راستہ میں قاصد طلا۔ عجلت کے ساتھ انبار پہنچکر تخت نشین ہوا۔ منصور شجاعت۔ بیدار مغزی۔ علم اور مدبری کے لحاظ سے خلفاء عباسیہ میں سب سے فائق تر تھا۔ کام سے کبھی تھکتا نہ تھا۔ صبح سے عصر تک انتظام فوج۔ تدبیر مہمات اور رعایا کے معاملات کے انصرام میں مصروف رہتا۔ عصر کی نماز کے بعد اپنے خانگی امور کو دیکھتا۔ شام کو لوگوں کے ساتھ بیٹھتا۔ عشاء کی نماز کے بعد اطراف ممالک سے جو خطوط اور اطلاعات موصول ہوتی تھیں ان کو پڑھتا پھر سو جاتا۔ رات کے آخری حصہ میں اٹھ کر اطمینان کے ساتھ تہجد کی نماز پڑھتا۔ جب صبح صادق طلوع ہوتی مسجد میں فجر کی نماز پڑھتا اس سے فارغ ہو کر ایوان خلافت میں آکر بیٹھ جاتا۔ ۱۵۸ھ میں حج کو جارہا تھا راہ میں بیمار ہوا اور مکہ کے متصل برمیمون میں پہنچکر ۶ ذی الحجہ کو انتقال کر گیا مدت خلافت چھ دن کم بائیس سال رہی۔ سفیان الثوری ابو عبداللہ بن سعید کوفی مولد ۹۷ھ متوفی ۱۶۱ھ مشہور ائمہ مجتہدین میں سے ہیں جنکی دینداری زہد ورع مجمع علیہ ہے۔ یَقِم (ض۔ س) نَقْمًا۔ علی فلان عیب لگانا۔ برا جاننا۔ فی عدم فی تعلیلیہ ہے جیسے حدیث میں ہے۔ ان امرأۃ دخلت النار فی ہرۃ حبستہا اھ۔ ای لاجل ہرۃ۔ اصلبوہ (ن۔ ض) صَلْبًا سولی دینا۔ صَلِیْب جس پر سولی دیجائے ج صُلُب۔ صُلبان (ک) صَلابۃً سخت ہونا۔ صُلْب سخت۔ ریڑھ کی ہڈی ج اصلاب فنصبوا (ض) نَصْبًا کھڑا کرنا۔ گاڑنا (س) نَصْبًا تھکنا۔ نُصُب کھڑی کی ہوئی چیز۔ بُت ج اَنْصَاب۔ نصیب حصہ ج اَنْصِبَۃ اَنْصِبَاء۔ الخشب موٹی لکڑی ج خُشُب۔ خشب (ض) خَشْبًا ملانا۔ صاف کرنا۔ حَجْرٌ گودج حُجُور حجر (ن) حَجْرًا روکنا۔ حَجَرٌ پتھر ج اَحْجَار۔ فضیل بن عیاض ابو علی تمیمی یربوعی۔ مشہور عابد و زاہد ہیں۔ سمرقند میں پیدا ہوئے اور ابی ورد میں نشو و نما پایا اور ایک مدت تک کوفہ میں رہ کر امام اعظم سے فقہ و حدیث میں تلمذ کیا۔ آپ کے تلامذہ میں امام شافعی یحیی القطان۔ ابن مہدی وغیرہ ہیں۔ پہلے قطاع الطریق تھے پھر ہادی طریق اور مقتدا بنے اور ایسے باخدا ہوئے کہ علی رازی نے فرمایا کہ میں تیس سال آپ کی صحبت میں رہا مگر کبھی ہنستے نہیں دیکھا البتہ اس روز کہ آپ کے صاحبزادے علی فوت ہوئے میں نے سبب پوچھا تو فرمایا کہ خدا نے ایک بات پسند کی میں نے بھی اسی کو پسند کیا۔ توفی ۱۸۷ھ

سفیان بن عیینہ ابو محمد بن عمران مشہور محدث فقیہ حافظ آٹھویں طبقہ کے کبار داعیان میں سے تھے ۱۵ شعبان ۱۰۷ھ میں کوفہ میں پیدا ہوئے چار سال کی عمر میں قرآن پاک پڑھ لیا والد ماجد کے ساتھ مکہ معظمہ تشریف لے گئے، ۲۰ سال کی عمر میں کوفہ آئے اور امام اعظم سے حدیث اور فقہ حاصل کیا۔ فرمایا کرتے تھے کہ امام صاحب نے ہی پہلے مجھے محدث بنایا۔ امام شافعی کا قول ہے کہ اگر آپ اور امام مالکؒ نہ ہوتے تو حجاز سے علم چلا جاتا۔ آپ نے اپنی عمر میں ستر حج کئے ہیں۔ آخری حج کے موقعہ پر فرمایا کہ میں ہر مرتبہ دعا کرتا رہا کہ بار الہا! یہ حاضری آخری حاضری نہ ہو جائے لیکن اب اسی دفعہ سوال کے بعد سوال کرنے سے شرم آرہی ہے چنانچہ اسی سال (۱۹۸ھ) وفات ہوگئی۔ لا تشمت اعدائہ۔ اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعد وہ دشمن کے غم سے خوش کرنا۔ شمت (س) شماتۃً کسی کی مصیبت پر خوش ہونا ص شامت ج شمات اختف اختفاء سے امر حاضر ہے پوشیدہ ہونا۔ الملتزم دیوار کا وہ حصہ جو حجر اسود اور باب کعبہ کے درمیان ہے۔ الحجون ایک پہاڑی ہے۔ زلقت (ن۔ س) زَلَقاً پھسلنا۔

تشریح شیخ صفوری نے ذکر کیا ہے کہ خلیفہ منصور کو یہ اطلاع ملی کہ حضرت سفیان ثوری اس پر عدم اقامت حق کیوجہ سے طعن تشنیع کرتے ہیں جب منصور حج کے لئے گیا اور اس کو یہ معلوم ہوا کہ حضرت سفیان مکہ میں ہیں تو اس نے اپنے آگے ایک جماعت کو بھیجا اور ان سے یہ کہدیا کہ تم جہاں بھی حضرت سفیان کو پاؤ پکڑ کر سولی دیدو چنانچہ لوگوں نے حضرت سفیان کو سولی دینے کے لئے لکڑی (صلیب) قائم کی اس وقت حضرت سفیان مسجد حرام میں بایں حالت (تشریف فرما) تھے کہ آپ کا سر حضرت فضیل بن عیاض کی گود میں اور پاؤں حضرت سفیان بن عیینہ کی گود میں اور پاؤں حضرت سفیان بن عیینہ کی گود میں تھے۔ بوجہ خوف حضرت سفیان ثوری سے کہا گیا: آپ ہمارے دشمنوں کو اپنے اوپر قابو یافتہ ہونیکا موقعہ دیکر خوش نہ کیجئے بلکہ یہاں سے اٹھ جائیے اور کسی جگہ چھپ جائیے۔ حضرت سفیان اٹھے اور ملتزم کے پاس جاکر ٹھہر گئے اور فرمایا: اس کعبہ کے رب کی قسم منصور مکہ میں داخل ہی نہ ہو سکے گا۔ حالانکہ منصور جبل حجون کے قریب پہنچ چکا تھا جب جبل حجون پر پہنچا تو اسکی سواری پھسل گئی اور منصور سواری کی پیٹھ سے گرتے ہی مر گیا۔ حضرت سفیان باہر تشریف لائے اور اس کے جنازہ کی نماز پڑھی۔ یہ پورا کلام شیخ صفوری کا ہے۔

وَكَتَبَ زِيَادٌ إِلَى مُعَاوِيَةَ: قَدْ أَخَذْتُ الْعِرَاقَ بِيَمِينِي، وَبَقِيَتْ شِمَالِي فَارِغَةً (يُعَرِّضُ لَهُ بِالْحِجَازِ) فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا) فَرَفَعَ يَدَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ اللّٰهُمَّ اكْفِنَا شِمَالَ زِيَادٍ فَخَرَجَتْ فِي شِمَالِهِ قُرْحَةٌ فَقَتَلَتْهُ

حل لغات زیاد بن سمیہ معاویہ دیکھو صفحہ ۔ شمال بایاں ہاتھ۔ عبداللہ بن عمر ابو عبدالرحمن بعثت سے کچھ پہلے پیدا ہوئے۔ کم سنی کیوجہ سے غزوہ اُحد میں شریک نہ ہو سکے ہاں غزوہ خندق۔ بیعت رضوان میں شریک رہے۔ آپکا شمار مکثرین فی الحدیث میں سے ہے آپنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے (۱۶۳۰) حدیثیں روایت کی ہیں ۷۳ھ یا ۷۴ھ میں وفات پائی ہے۔ قرحہ پھوڑا جس میں پیپ ہو۔

تشریح: زیاد نے امیر معاویہ کو خط لکھا کہ میں عراق کو دائیں ہاتھ میں لے چکا ہوں بایاں ہاتھ خالی ہے (گویا وہ حجاز کے بارے میں تعریض کر رہا ہے کہ اگر آپ کہیں تو اسپر بھی حملہ کردوں) حضرت ابن عمرؓ کو اس کی اطلاع ملی آپنے آسمان کیطرف ہاتھ اُٹھا کر دعا کی: بار الہا! زیاد کے بائیں ہاتھ سے ہماری کفایت فرما۔ پس اس کے ہاتھ میں ایک پھوڑا نکلا اور اس نے اس کو ہلاک کر دیا۔

عرضُ الحَدیثِ علی کتابِ اللہ

کتاب اللہ سے حدیث کا موازنہ!

دَخَلَ الزُّهْرِيُّ عَلَى الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ مَا حَدِيثٌ يُحَدِّثُ بِهِ أَهْلُ الشَّامِ قَالَ وَمَا هُوَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يحدثونا ان الله اذا استرعى عبدا رعية كتب له الحسنات ولم يكتب له السيات قال باطل يا امير المؤمنين انبئ خليفة اكرم على الله ام خليفة غير نبي قال بل خليفة نبي قال فان الله يقول لنبيه داود يا داود انا جعلناك خليفة في الارض فاحكم بين الناس بالحق ولا تتبع الهوى فيضلك عن سبيل الله ان الذين يضلون عن سبيل الله لهم عذاب شديد بما نسوا يوم الحساب فهذا وعيد يا امير المؤمنين لنبي خليفة فما ظنك بخليفة غير نبي قال ان الناس ليغرونا عن ديننا ۔

حل لغات عرض پیش کرنا دیکھو ۵۰ الزہری ابو بکر محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن شہاب بن عبد اللہ بن الحارث ابن زہرہ بن کلاب ابن مرہ قرشی، مدنی، حجاز اور شام کے کبار علماء میں سے ہیں جنکی جلالت شان پر اہل علم کا اتفاق ہے بقول خلیفہ ۵۱ھ میں اور بقول یحیی بن بکیر ۵۲ھ میں اور بقول واقدی ۵۵ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۲۳ھ میں وفات پائی۔ ولید بن عبد الملک خلفاء بنو امیہ کا چھٹا خلیفہ ہے جس نے مسجد اقصیٰ اور جامع دمشق وغیرہ تعمیر کی ہے۔ تو فی ۹۶ھ۔ استرعی رکھوالی اور نگہبانی چاہنا۔ لیغرونا لام برائے تاکید ہے۔ یغرون جمع غائب ہے دھوکہ دینا۔ دیکھو صـ۵۶

تشریح:

امام زہری ولید بن عبد الملک کے پاس تشریف لائے۔ ولید نے کہا: یہ کیا حدیث ہے جو اہل شام ہم سے بیان کرتے ہیں؟ زہری نے کہا: وہ کیا؟ ولید نے کہا: اہل شام بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کو اپنی رعیت کا حاکم بناتا ہے تو وہ اسکی نیکیاں (ہی نیکیاں) لکھتا ہے برائیاں نہیں لکھتا۔ امام زہری نے کہا: امیر المومنین! بالکل جھوٹ ہے۔ بھلا (جو شخص) نبی (بھی ہو) اور خلیفہ (بھی ہو) اللہ کے نزدیک زیادہ مکرم ہے یا (وہ شخص جو) صرف خلیفہ (ہو نبی نہ ہو) ولید نے کہا (نہیں) بلکہ (وہ شخص جو) خلیفہ (بھی ہو اور) نبی بھی ہو اللہ کے نزدیک زیادہ مکرم ہے۔ امام زہری نے کہا: (جب یہ بات ہے تو دیکھو) اللہ رب العزت اپنے نبی حضرت داؤدؑ سے فرماتا ہے "یا داؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض" ہم نے تجھ کو زمین پر حاکم بنایا ہے سو لوگوں میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کرتے رہنا اور آئندہ بھی نفسانی خواہش کی پیروی مت کرنا اگر ایسا کرو گے تو) وہ خدا کے رستہ سے تجھ کو بھٹکا دیگی۔ جو لوگ خدا کے رستہ سے بھٹکتے ہیں ان کیلئے سخت عذاب ہوگا۔ اس وجہ سے کہ وہ لوگ روز حساب کو بھول رہے ہیں"۔ پس اے امیر المومنین! جو شخص نبی اور خلیفہ (دونوں ہو اس) کیلئے جب یہ وعید ہے تو (پھر) اس شخص کے بارے میں آپکا کیا خیال ہے جو خلیفہ ہو اور نبی نہ ہو؟ ولید نے کہا: ٹھیک ہے لوگ ہم کو سیدھے رستہ سے بھٹکاتے ہیں"۔

التلمیح

پر لطف اشارہ

حکی صاحب الحدائق ان الفتح بن خاقان ذکر ابن الصائغ فی قلائد العقیان فقال فیه احد عین الدین وکمد نفوس المهتدین لا یتطهر من جنابة ولا یظهر محتالا نابة فبلغ ذلك ابن الصائغ فمر یوما علی الفتح بن خاقان وهو جالس فی جماعة فسلم علی القوم وضرب علی کف الفتح وقال انها شهادة یا فتح ومضی ولم یرد احد ما قال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

للفتح فتغيّر لونُه فقيل له: ما قال لك؟ فقال انی وصفتُه كما تعلمون فی قلائد العقيان فما بلغتُ بذلك عُشر ما بلغ هو منی بهذه الكلمة فانه اشار بها الی قول المتنبی ۔

واذا اتتك مذمّتی من ناقص	فهی الشهادة لی بانی كامل

حل لغات "تلمیح اشارہ کرنا فتح ابونصر محمد بن عبیداللہ بن خاقان قیسی اشبیلی۔ ایک بہت اچھا صاحب علم جادو بیان اور تاریخی شخص تھا، جس نے قلائد العقیان مطمح الانفس ومسرح التاس فی ملح اہل الاندلس وغیرہ کتابیں لکھی ہیں۔ ابن الصائغ دیکھو مقدمہ ص۳۰ ارندہ آشوب چشم والا۔ رمدا (س) رَمَدًا۔ العین دُکھنا۔ کمد (س) کَمَدًا غم کیوجہ سے بیمار دل ہونا۔ محایل جمع خیلہ علامت کتف کندھا جو اُکتاف۔ کتف (س) کَتَفًا بڑے کندھوں والا ہونا۔ الرجل مشکیں کسنا۔ کتیفہ دروازے کی چٹخنی جو کتائف۔

تشریح :۔ صاحب حدائق نے بیان کیا ہے کہ فتح بن خاقان نے قلائد العقیان میں ابن الصائغ کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ ابن الصائغ کی چشم دین ہمارہ یعنی اسکا دین خراب اور ہدایت یافتہ لوگ اس کی وجہ سے سخت اندوہگیں ہیں۔ نہ جناب سے پاک ہوتا ہے نہ اس سے رجوع الی اللہ کی کوئی علامت ظاہر ہوتی ہے۔ یہ بات ابن الصائغ کو بھی معلوم ہوگئی تو ایک روز فتح بن خاقان کے پاس کو گذرا جبکہ ابن خاقان ایک جماعت میں بیٹھا ہوا تھا۔ ابن الصائغ نے قوم کو سلام کیا اور ابن خاقان کے شانہ پر مار کر کہا اے فتح! یہی تو شہادت ہے" بس یہ کہہ کر چلتا بنا۔ حاضرین مجلس میں سے کوئی بھی نہ سمجھ سکا کہ اس نے ابن خاقان سے کیا کہا۔ مگر ابن خاقان کا چہرہ متغیر ہوگیا۔ لوگوں نے پوچھا کہ آخر اس نے آپ کو کیا کہا ہے؟ ابن خاقان نے کہا کہ میں نے قلائد العقیان" میں اس کے متعلق جو کچھ کہا ہے وہ تو تم کو معلوم ہی ہے مگر مجھ کو جو کچھ صرف ایک کلمہ میں سمجھ گیا ہے میں اس کے دسویں حصہ کو بھی نہیں پہنچ سکا۔ کیونکہ وہ انہا شہادۃ کہہ کر متنبی کے شعر ؎ واذ اتتک مذمتی الخ کی طرف اشارہ کر گیا ہے (ترجمہ) تجھے میری برائی کا ناقص کیطرف سے پہنچنا ہی شہادت ہے کہ میں کامل ہوں!

(فائدہ) اہل بدیع کی اصطلاح میں کسی قصہ معلومہ یا کلمہ مشہورہ یا شعر معروف یا مثل سائر کیطرف اشارہ کرنے کو تلمیح کہتے ہیں جیسے ابوتمام کا یہ شعر ؎ وَثَنَا اللّٰہُ مَا اَدْرِیْ اَاَحْلَامُکُمْ نَامُ ۔ اَلْمُتَّتْ بِنَا اَمْ کَانَ فِی الرَّکْبِ یُوْشَعُ (ترجمہ شعر) بخدا میں نہیں جانتا کہ سونے والے کے خواب ہم پر نازل ہوگئے یا قافلہ میں حضرت یوشع ہیں؟ شاعر نے رحلت کنندہ احبا کے ساتھ اپنے ملاقی ہونے کو اور رات کی تاریکی کے پردے سے محبوب کے سورج جیسے چہرہ کے طلوع ہونے کو ذکر کیا ہے پھر اس کو نادر اور عجیب سمجھ کر تجاہلا بطریق حیرت کہتا ہے کہ کیا یہ کوئی خواب ہے جو میں دیکھ رہا ہوں؟ یا قافلہ میں حضرت یوشع موجود ہوئے کہ آپ کی دعا سے سورج غروب ہونے سے رُک گیا؟ یہی حضرت یوشع بن نون کے مشہور قصہ کیطرف اشارہ ہے کہ آپ قوم جبارہ سے جمعہ کے روز جہاد کر رہے تھے، سورج غروب ہونے لگا فتح میں کچھ دیر تھی۔ آپنے محسوس کیا کہ اگر سورج فتح سے پہلے غروب ہوگیا تو لڑائی ختم کرنی پڑیگی کیونکہ سنیچر کے روز لڑائی ممنوع تھی۔ پس آپ نے سورج سے ٹھہر جانے دعا کی اور وہ قبول ہوگئی۔ سورج رُک گیا اور آن کی آن میں کفار پر فتح حاصل ہوگئی ۱۲

وَأَدُ البَنات

نوزائدہ کا زندہ دفن!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اول مَن مَنَعَ عن الوأد صَعْصَعَةُ بن ناجيةَ جَدُّ الفرزدقِ وذلك انه أَضَلَّ ناقتين له فخرج في بغائهما فلمّا أجنّه الليلُ رُفِعت له نارٌ فأمّها فاذا شيخٌ وامرأةٌ ماخضٌ فسلّم فردّ الشيخُ فسأل عن الناقتين فقال وجدتُهما وقد أحيانا اللهُ بهما ثم قال الشيخ لنسائه كُنَّ عندكنّ ان جاءنا غلامٌ فما أدري ما أصنع به وان جاءتنا جاريةٌ فأقتلُها ولا أسمعَنَّ صوتَها فجاءت جاريةً فاشتراها صعصعةُ بناقتيه وبحِمْلِه الذي ركبَه في طلبهما وجعل ذلك سنةً فكلُّ مَن أرادان يَئِدَ ابنةً له جاءه فاشتراها منه بلقحتين وجمل فجاء الاسلام وقد فدى ثلثمائة موؤدة

حل لغات

وأد (ض) زندہ درگور کرنا۔ وَئِيد۔ وَئِيدہ۔ موؤدہ زندہ درگور کی ہوئی لڑکی۔ صعصعہ بن ناجیہ صحابی ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کرنے کے بعد کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے زمانہ جاہلیت میں کچھ اچھے کام کئے ہیں کیا مجھے ان کا اجر ملے گا؟ حضورؐ نے دریافت فرمایا کیا کام کئے ہیں؟ انہوں نے کہا: تین سو بچیوں کو ایک ایک اونٹ اور دو دو اونٹنیوں کے عوض خرید کر زندہ کیا ہے۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا: "هٰذا مِن بابِ البِرِّ وَلَكَ اَجْرُهٗ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى" بالاسلام وفيه يقول الفرزدق مفتخرًا ؎ وَمِنَّا الَّذِي مَنَعَ الْوَائِدَاتِ ۔ بِتِ وَاَحْيَا الْوَئِيدَ فَلَمْ يُوَدْ ۔ جدّ دادا ج اَجْداد جدد (ض) جُدُّا عال مرتبہ ہونا۔ جِدًّا کوشش کرنا۔ الفرزدق ابوفراس ہمام بن غالب بن صعصعہ مولود ۳۸ھ متوفی ۱۱۰ھ فرزدق سفرجل کے وزن پر ہے۔ اس روٹی کو کہتے ہیں جو تنور میں گرجائے بروایت بعض پارہ از خمیر، فرزدق اور اس کا بھائی اخطل دونوں اچھے شاعر تھے جب اس کی بیوی نوار انتقال ہوا تو اکثر اہل کوفہ جنازہ میں شریک ہوئے۔ حضرت حسن بصریؒ نے فرزدق سے کہا: یا آبا فراس! ما اَعْدَدْتَ لِهٰذَا الْيَوْمِ؟ قَالَ: شَهَادَةَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُنْذُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً

ایک مرتبہ سلیمان بن عبدالملک نے اس کو یہ شعر پڑھتے ہوئے سنا ؎ قبّحتِ بجانبی مصرعات ۔ دہرت افض اخلاق الحتام کہا: کمبخت تجھ پر تو حد واجب ہوگئی، اس نے جواب دیا: امیر المومنین! خدا نے "وانہم یقولون مالا یفعلون" فرماکر مجھ سے حد معاف کردی، ایک مرتبہ یہ حضرت حسن بصریؒ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کسی نے حضرت حسن سے پوچھا کہ اگر کوئی "تاواللہ، بلی واللہ" کے ساتھ قسم کھائے تو آپ کی کیا رائے ہے؟ فرزدق نے کہا: تم نے اس بارے میں میرا قول نہیں سنا؟ حضرت حسن نے کہا: وہ کیا؟ اس نے کہا ؎ لست بماخوذ بلغو تقوله ۔ اذا لم تعد عاقدات العزائم حضرت حسن نے کہا: بہت خوب، پھر کسی نے پوچھا کہ ایک عورت کو اسکے جمیل کے ساتھ قید کیا گیا اس کی بابت آپ کی کیا رائے ہے فرزدق نے کہا: اس کی بابت تم نے میرا قول نہیں سنا؟ حضرت حسن نے کہا: کونسا قول؟ اس نے کہا ؎ وذات جليل اكتهار رماحنا ۔ حلال لمن يبنى بها لم تطلق حسن بصری نے فرمایا: ہم تو آپ کو شاعر سمجھتے تھے مگر آپ صرف شاعر ہی نہیں بلکہ فقیہ بھی ہیں، بُغَاتَهَا جستجو، تلاش۔ بغی (ض) بُغَاءً۔ بَغْيًا۔ بُغْيَةً طلب کرنا۔ ظلم کرنا۔ ماخِض باغ ج بُغَاة بُغيہ مطلوب۔ اجنّہ الليلُ رات کی تاریکی نے اس کو چھپادیا: امّہا (ن) اَمًّا قصد کرنا۔ امامۃ امام بننا، ماخِض مخاض (س) مَخَاضًا۔ المرأۃ دردزہ میں مبتلا ہونا ناص ماخِض ج مخاض۔ مواخِض۔ لِقْحَتين لقح بہت دودھ دینے والی اونٹنی ج لِقَح۔ لِقاح۔ لقحت (س) لَقَحًا۔ الناقۃ۔ حاملہ ہونا ناص لاقح۔ لقوح۔ فدی (ض) فِدًى، فِدَاءً۔ مال دیکر چھڑانا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشریح: سب سے پہلے زندہ درگور کرنے سے روکنے والا صعصعہ بن ناجیہ فرزدق کا دادا ہے۔ اس کا واقعہ یہ ہے کہ صعصعہ کی دو اونٹنیاں گم ہو گئی تھیں وہ انکی تلاش میں نکلا جب رات کی تاریکی چھا گئی تو اس نے اپنے سامنے کچھ فاصلہ پر آگ روشن ہوتی ہوئی دیکھ کر اسکا قصد کیا (جب آگ کے پاس پہنچا تو) اچانک ایک بوڑھا اور ایک مبتلائے درد زہ عورت کو موجود پایا) صعصعہ نے سلام کے بعد بوڑھے سے اپنی اونٹنیوں کے متعلق پوچھا۔ بوڑھے نے کہا: میں نے انکو پایا ہے اور اللہ نے ہم کو انکے ذریعے زندہ کر دیا ہے۔ پھر بوڑھے نے ان عورت سے کہا جو اس کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں اگر ہمارے لڑکا پیدا ہوا تو اسکے متعلق تو میں کچھ نہیں جانتا کہ میں اس کا کیا کروں گا اور اگر لڑکی ہوئی تو یقیناً میں اس کو قتل کر دونگا اور اسکی آواز تک نہ سن سکوں گا۔ پس ان کے ہاں لڑکی ہی پیدا ہوئی۔ صعصعہ نے اپنی دونوں اونٹنیوں اور اس اونٹ کے عوض میں خرید لیا جس پر سوار ہو کر اونٹنیاں تلاش کرنے کیلئے نکلا تھا۔ اس کے بعد اپنا یہ شیوہ بنا لیا کہ جو شخص بھی اپنی لڑکی کو زندہ گور کرنا چاہتا تھا تو اونٹنیوں اور ایک اونٹ کے عوض میں خرید لیتا یہاں تک کہ دور اسلام کی آمد تک صعصعہ تین سو زندہ درگور ہونے والی لڑکیوں چھڑا چکے تھے

الفصل بین التانیث اللفظی والمعنوی

تانیث لفظی و معنوی کا فرق!

ذکر ان قتادۃ دخل الکوفۃ فالتف علیہ الناس فقال سلوا عما شئتم وکان ابو حنیفۃ حاضراً وھو غلام حدیث السن فقال سلوہ عن نملۃ سلیمان اکانت ذکراً ام انثی فسألوہ فأفحم فقال ابو حنیفۃ رضی اللہ عنہ کانت انثی فقیل لہ من این عرفت فقال من کتاب اللہ وھو قولہ قالت نملۃ ولو کان ذکراً لقیل قال نملۃ وذلک ان النملۃ مثل الحمامۃ والشاۃ فی وقوعھما علی الذکر والانثی فیمیز بینھما بعلامۃ نحو قولھم حمامۃ ذکر وحمامۃ انثی یعنی ان التانیث لفظی ومعنوی واللفظی لا یعتبر فی لحوق علامۃ التانیث بالفعل البتۃ بدلیل انہ لا یجوز قامت طلحۃ ولا حمزۃ علی مذکر فتعین ان یکون اللحوق انما ھو للتانیث المعنوی

حل لغات قتادہ دیکھو صفحہ فالتف علیہ القوم جمع ہونا۔ لفٌ پارٹی ج اَلفاف، لفّ (ن) لفّا۔ الشیٔ۔ لپیٹنا۔ فی الاکل مختلف قسم کے کھانوں کو ملا کر بری طرح سے کھانا۔ ومنہ فی الحدیث۔ اِنّ الآکل لفّ وَاِنْ شَرِبَ اَشْتَفّ " کھاتا ہے تو سب ہڑپ کر جاتا ہے، پیتا ہے تو سب صاف کر دیتا ہے۔ ابو حنیفہ امام الائمہ، سراج الامہ، حافظ الحدیث، سید الفقہاء نعمان بن ثابت فارس کے مشہور صاحب ثروت و ثروت خاندان سے تھے۔ آپ کے جد امجد حضرت علیؓ کی خلافت میں مسلمان ہو چکے تھے آپ ۸۰ھ میں عبد الملک بن مروان کے زمانہ خلافت میں کوفہ میں پیدا ہوئے اس وقت بہت سے صحابہؓ حیات تھے جن سے آپنے ملاقات کی اور تابعی ہوئے۔ فقاوی حافظ ابن حجر میں تصریح ہے کہ امام صاحب ایک جماعت صحابہؓ کو پایا جو کوفہ میں تھے۔ یہ فضیلت آپکے معاصر ائمہ میں کسی کو حاصل نہ ہوئی۔ آپ نے عکرمہ، عطاء بن ابی رباح سالم بن عبد اللہ، سلیمان، حماد جیسے مایۂ ناز محدثین و فقہا سے حدیث نبوی کا ذخیرہ جمع کیا ہے۔ حافظ ابن حجر مکی نے الخیرات الحسان میں لکھا ہے کہ امام صاحب نے چار ہزار اساتذہ سے حدیث حاصل کی ہے۔ آپ متوسط قد خوشرو، شیریں اور بلند آواز، نہایت ذہین، بحد متقی، خدا ترس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شب بیدار تھے ۱۱۲ھ میں مسند اجتہاد پر جلوہ افروز ہوئے۔ ۴۰ برس کی عمر میں یہ سلسلہ شروع ہوا تو حماد کے پرانے شاگرد حتی کہ آپ کے بعض استاد بھی آپ کے درس میں شریک ہونے لگے۔ آپ نے ماہ رجب ۱۲۰ھ میں وفات پائی۔ کئی مرتبہ نماز جنازہ پڑھی گئی۔ بغداد میں خیزران کے مقبرہ میں دفن ہوئے۔ سلطان الپ ارسلان سلجوقی نے ۴۵۹ھ میں اس پر ایک قبہ اور اس کے قریب ایک مدرسہ بنوا دیا۔ غلام نوجوان حلقہ بگوش ہو گئے۔

نملۃ چیونٹی جو نمال۔ اَلْجِم خاموش کر دیا گیا۔ دیکھو ۱۷ سطر ۵ حمامۃ کبوتر (نر و مادہ) تشریح یہ بیان کیا گیا ہے کہ حضرت قتادہؒ کوفہ میں تشریف لائے تو لوگ ٹوٹ ٹوٹ کر کوفہ میں جمع ہو گئے۔ آپ نے فرمایا: جو چاہو پوچھو۔ امام ابو حنیفہ بھی مجلس میں حاضر تھے اور اس وقت آپ نو عمر بچے تھے۔ آپ نے فرمایا: حضرت سلیمانؑ کی چیونٹی کے متعلق پوچھو کہ وہ نر تھی یا مادہ؟ لوگوں نے دریافت کیا تو حضرت قتادہ دم بخود رہ گئے۔ امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا: وہ تھی۔ سوال کیا گیا آپ کو کہاں سے معلوم ہوا؟ آپ نے فرمایا: قول باری "قالت نملۃ" سے (کیونکہ اسمیں فعل کو مؤنث لایا گیا ہے) اگر چیونٹی نر ہوتی تو "قال نملۃ" کہا جاتا۔ اسلئے کہ نملۃ کا اطلاق حمامۃ و شاۃ کی طرح نر و مادہ دونوں پر ہوتا ہے۔ اگر کہیں نر یا مادہ مراد ہو تو علامت کے ساتھ فرق کیا جاتا ہے جیسے حمامۃ ذکر۔ حمامۃ انثی اھ آپ کا مقصد یہ ہے کہ تانیث کی دو قسمیں ہیں لفظی و معنوی۔ تانیث لفظی میں فعل کے ساتھ علامت تانیث کے لحوق کا بالکل اعتبار نہیں ہوتا۔ اس لئے طلحہ و حمزہ علم مذکر ہونے کی حالت میں قامت طلحۃ۔ حمزۃ جائز نہیں۔ معلوم ہوا کہ قالت نملۃ میں جو فعل کو مؤنث لایا گیا ہے وہ تانیث معنوی کی وجہ سے ہے۔

الکنایۃ

لقی شیطان الطاق رجلاً من الخوارج وبیدہ سیف فقال لہ الخارجی واللہ لاقتلنک او تبرأ من علی فقال انا من علی ومن عثمان بری +

حل لغات الکنایہ۔ کنی (ض) کنایۃ لفظ بولنا اور اس کے غیر مدلول کا ارادہ کرنا۔ مثلاً تم کہو زَیْدٌ کَثِیْرُ الرَّمَادِ (زید بہت راکھ والا ہے) اور مراد لو کہ زید سخی ہے۔ یہاں کنایہ سے مراد توریہ ہے جس کو ابہام، توجیہ، تخییر وغیرہ سے بھی تعبیر کرتے ہیں اصطلاح میں کنایہ اس کو کہتے ہیں کہ متکلم شئی معین کو کسی ایسے لفظ سے تعبیر کرے جس کے دو معنی ہوں (خواہ دونوں حقیقی ہوں یا ایک حقیقی اور ایک مجازی) ایک معنی قریبی ہوں جس پر اس لفظ کی دلالت صحیح ہو اور ایک بعیدی کہ اس پر لفظ کی دلالت صریح نہ ہو اور متکلم قریبی کو چھپا کر بعیدی معنی کا ارادہ کرے جیسے آیت "اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی" میں استوی کے دو معنی ہیں۔ قریبی یعنی استقرار فی المکان اور بعیدی یعنی استیلاء اور غلبہ اور یہی معنی مقصود ہیں۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ سے بوقت ہجرت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کسی نے پوچھا۔ مَنْ ھٰذَا۔ (یہ کون ہے) آپ نے فرمایا: ھَادٍ یَھْدِیْنِیْ (ایک رہبر ہے میری رہنمائی کرتا ہے) ھادٍ سے مراد ھادی اسلام لیا ہے۔ شیطان الطاق محمد بن نعمان جہمی معاصر ابو حنیفہ۔ اتبرأ کا ہ ا والی یا الا کے معنی میں ہے اور فعل مضارع بتقدیر اَنْ منصوب ہے۔ جیسے "لَاَزْمَنَّکَ اَوْ تُعْطِیَنِّیْ حَقِّیْ"۔

تشریح یہ:۔ شیطان طاق نے ایک خارجی سے ملاقات کی جس کے ہاتھ میں تلوار تھی۔ خارجی نے کہا: بخدا میں تجھے مار ڈالوں گا الا یہ کہ تو حضرت علی سے برأت ظاہر کرے۔ شیطان طاق نے کہا: "اَنَا مِنْ عَلِیٍّ وَمِنْ عُثْمَانَ بَرِیْئٌ"۔ (توضیح) انا من علی کے دو معنی ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ میں حضرت علیؓ و حضرت عثمانؓ دونوں سے بری ہوں۔ خارجی نے یہی سمجھ کر اس کو چھوڑ دیا (اس صورت میں لفظ مِنْ بَرِیْ سے متعلق ہوگا) دوسرے یہ کہ انا من علی مستقل جملہ ہو اور من عثمان بری مستقل دوسرا جملہ ہو۔ شیطان طاق کا مقصد یہی تھا۔ اس صورت میں معنی یہ ہوئے کہ میں حضرت علیؓ کیساتھ غایت درجہ محبت رکھنے کیوجہ سے گویا حضرت علیؓ کا جزء ہوں اور حضرت عثمانؓ سے بری ہوں۔

؎ اے ذوق نہ کر تو میں آمیزش ظلمت ۔ کیا کام تبرے کو محبت میں علی کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(فائدہ) حجاج ابن یوسف نے حضرت سعید بن جبیر کو جب قتل کرنے کا ارادہ کیا تو ان کو بلا کر کہا: تو میرے بارے میں کیا کہتا ہے؟ آپ نے فرمایا: انک قاسط عادل، حاضرین نے اس کا مطلب یہ سمجھا کہ قاسط قسط سے ہے اور عادل عدل سے تو انہوں نے حجاج کو عدل و انصاف کے ساتھ متصف کیا ہے اس لئے سب نے آپ کی تعریف کی لیکن حجاج آپ کا مطلب سمجھ گیا چنانچہ اس نے کہا: جاہلو! اس نے تو مجھے ظالم اور کافر قرار دیا ہے پھر اس نے یہ آیت پڑھی "واما القاسطون (ای الجائرون عن سنن الہدی) فکانوا لجہنم حطبا، ثم الذین کفروا بربہم یعدلون" ای یجعلون لہ عدیلا، منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ کی خدمت میں ایک شخص آیا اور اس نے کہا "انی احب الفتنۃ واکرہ الحق واشہد بما لم ارہ" یہ سن کر حضرت عمر نے اس کو قید کر دیا۔ پھر یہ قصہ حضرت علی کو معلوم ہوا تو آپ نے فرمایا: عمر! تم نے اس کو ظلماً قید کیا ہے، حضرت عمر نے کہا: یہ کیسے حضرت علی نے فرمایا! اس لئے کہ وہ مال و دولت اور اپنی اولاد سے محبت کرتا ہے وقد قال اللہ تعالیٰ "انما اموالکم واولادکم فتنۃ" نیز وہ موت کو ناگوار سمجھتا ہے حالانکہ موت حق ہے، قال اللہ تعالیٰ "وجاءت سکرۃ الموت بالحق" اور وہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ ایک ہے حالانکہ اس نے خدا کو نہیں دیکھا اس پر حضرت عمر نے فرمایا لولا علی لہلک عمر:۔

ایضاً ودخل معلّی الطائی علی ابن السّری یعودہ فی مرضہ فأنشد شعراً یقول فیہ ؎

فلیسوان من الالہ بصحۃ	ونال السری بن السری شفاءہ
لارتحلن العیس شہراً بحجۃ	ویعتق شکراً سالمٌ وحفاءہ

فلما خرج من عندہ قال لہ اصحابہ واللہ ما نعلم عبدک سالماً، ولا عبدک حفاءً فمن اردت ان تعتق قال: ہما ہرتان عندی، والحجّ فریضۃٌ واجبۃٌ فما علیّ فی قولی شیءٌ ان شاء اللہ تعالیٰ

حل لغات ایضاً مفعول مطلق ہونے کی وجہ سے منصوب ہے اور عامل محذوف ہے اے اض ایضاً یا ضمیر سے حال ہے اے قال راجعا، اض (ض) اَیْضًا لوٹنا۔ متکلم کا ایک مضمون کے بعد اسی کے مناسب دوسرا مضمون لانا یجود دیکھو صفحہ ۶۰ مَنَّ (ن) مَنًّا منّۃً۔ علیہ احسان کرنا۔ علیہ بما صنع احسان جتانا منون۔ موت۔ ریب المنون حوادث زمانہ نال دیکھو صفحہ ۷۹ شفاء صحت، شفی (ض) شِفاءً صحت یاب ہونا۔ شفا ہر چیز کا کنارہ ج اَشفار العیس جمع اَعیَس بھورے رنگ کا اونٹ یعتق (ض) عِتقًا آزاد ہونا ص عتیق ج عُتَقاء (ن) عَتْقًا (ک) عتاقۃً پرانا ہونا برتان ہرۃ بلی ج ہِرّ تصغیر ہریرۃ ہِرَّ (ض) ہریرًا کتے کا بھونکنا۔

تشریح معلّی طائی نے بغرض عیادت ابن السری کے پاس آکر کہا بخدا اگر اللہ نے تندرستی عطا کر دی اور سری بن السری کو صحت حاصل ہو گئی) تو فرض حج کے لئے ایک ماہ تک بھورے اونٹوں پر سفر کروں گا اور شکریہ میں سالم و حفاء کو آزاد کیا جائے گا۔ جب وہ باہر آیا تو اس کے ساتھیوں نے کہا: واللہ ہمیں تو تیرے کسی غلام کا علم نہیں نہ سالم کا نہ حفا کا تو پھر تو نے کیسے آزاد کرنے ارادہ کیا ہے؟ معلی طائی نے کہا: میرے پاس دو بلیاں ہیں اور حج فریضہ واجب ہے پس میرے اوپر اس قسم کیوجہ سے کوئی چیز واجب نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جُودُ سَیِّدِ الْمُرسَلِین صلی اللہ علیہ وسلم

سردارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت

رَوٰی حماد بن زید عن المعلّٰی بن زیاد عن الحسن ان رجلاً جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسالہ فقال اجلس سیرزقک اللہ ثم جاء آخر ثم آخر فقال لھم اجلسوا فجاء رجل باربع اواقٍ فاعطاہ ایاھا وقال: یارسول اللہ ھٰذہ صدقۃ فدعا الاول فاعطاہ اوقیۃً، ثم دعا الثانی فاعطاہ اوقیۃً، ثم دعا الثالث فاعطاہ اوقیۃً، وبقیت معہ اوقیۃٌ فعرض بھا للقوم، فما قام احدٌ، فلما کان اللیل وضعھا تحت راسہ، وفراشہ عباؤہ فجعل لا یاخذہ النوم، فیرجع فیصلی فقالت لہ عائشۃ: یارسول اللہ! حلّ بک شیءٌ؟ قال لا: قالت فجاءک امرٌ من اللہ، قال لا: قالت: انک صنعت منذ اللیلۃ شیئًا، لم تکن تفعلہ فاخرجھا، وقال ھٰذہ التی فعلت بی ما ترین، انی خشیت ان یحدث امرٌ من اللہ، ولم امنھا

حل لغات

جود کرم بخشش۔ حماد بن زید دیکھو مقدمہ ص۲۷ اواقی جمع اوقیہ ایک وزن جو سات مثقال کا ہوتا ہے اور ایک مثقال کچھ دبیش، ڈیڑھ درہم کے وزن کا ہوتا ہے۔ فراشہ بچھونا جو فرش۔ عباءۃ کملی، چوغہ، ج اُعبیۃ۔ النوم دیکھو ص۲۹ حلّ (ن، ض) حلولاً نازل ہونا (ض) حلاً حلال ہونا۔ لم امنھا (ف، ض) منحاً عطا کرنا، منحۃ عطیہ جو منح۔

تشریح: حماد بن زید نے بواسطہ معلی بن زیاد حضرت حسن بصریؒ سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مانگنے کیلئے آیا آپ نے فرمایا: بیٹھ جا، عنقریب خدا تجھے رزق دے گا: اس کے بعد دوسرا پھر تیسرا آیا۔ آپ نے سب سے یہی فرمایا: بیٹھ جاؤ اتنے میں ایک شخص نے آپ کی خدمت میں چار اوقے پیش کر کے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ صدقہ ہے: آپ نے ان تینوں کو باری باری بلا کر ایک ایک اوقیہ دیدیا اور ایک بچے پاس رہ گیا آپنے دوبھی قوم پر پیش کیا مگر کوئی تیار نہ ہوا۔ جب رات ہوگئی تو آپ نے اس کو اپنے سرہانے رکھ لیا اور حال یہ کہ آپ کا بچھونا آپ کی کملی تھی، پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اس اوقیہ کی وجہ سے کچھ ایسے بے چین ہوگئے کہ آپ کو نیند ہی نہیں آتی چنانچہ آپ بار بار اُٹھتے اور نماز پڑھتے۔ حضرت عائشہؓ نے دریافت کیا: یارسول اللہ! کیا طبیعت ناساز ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ تو کیا کوئی وحی آگئی؟ فرمایا: نہیں۔ تو پھر کیا بات ہے آپ شروع رات سے ایک ایسا کام کر رہے ہیں جو اس سے پہلے کبھی نہیں کرتے تھے، آپ نے وہ اوقیہ نکالا اور فرمایا: یہ ہے جس نے میرے ساتھ اس (بے چینی) کو (لاحق) کیا ہے جس کو تو دیکھ رہی ہے۔ مجھے اس کا اندیشہ ہے کہ کہیں خدا کی طرف سے حکم (موت) آجائے اور میں اس کو نہ دے پاؤں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قِصَّۃ سیدنا نوح علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام

ہمارے سردار حضرت نوح علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا قصہ

؎ گرت چو نوح نبی صبر ہست برغم طوفان ﴿﴾ بلا بگردد و کام ہزار سالہ برآید (حافظ)

اَرسل اللّٰہ نوحًا الیٰ قومہ وکانوا یعبدون الاصنام فامرھم ان یعبدوا اللّٰہ فلم یسمعوا قولہ وانقفوا علیٰ اذاہ وکان کلما ینصحھم جعلوا اصابعھم فی اذانھم لئلا یسمعوا ویغطون وجوھھم کراھۃ النظر الیہ واستمر علیٰ ھذہ الحالۃ تسعمائۃ وخمسین سنۃ ثم امرہ اللّٰہ ان یصنع الفلک فعملھا طبقات علیٰ حسب الحیوانات من خشب الاثنوس۔ ثم بعد ذلک دعا نوح علیٰ قومہ فاجاب اللّٰہ دعاءہ وامرہ ان یاخذ من جمیع الحیوانات ذکرًا وانثیٰ وان یاخذ کل صنف من النباتات وان یاخذ من اٰمن بہ ففعل کما امرہ واخذ ما یکفیھم من الزاد مدۃ ستۃ اشھر واوحی اللّٰہ الیہ ان یرکب فی السفینۃ وقت ما یفور الماء من التنور فعند ذلک خرج وارکب ونادیٰ من اٰمن فحضروا وکانوا اربعین نفسا۔

حل لغات قصہ واقعہ ج قصص، قص (ن) قصصاً۔ علیہ الخبر بیان کرنا۔ الشعر قینچی سے بال کاٹنا۔ نوح بن لامک بن متوشلخ ابن اخنوخ (ادریس) بن یارد بن مہلائیل بن قینان بن شیث بن آدم علیہ السلام۔ قوم اسم جمع ہے اسکا بلفظہ کوئی واحد نہیں۔ قیاس کے مطابق اسکی جمع بھی نہیں آتی "اقاویم" جو جمع لائی جاتی ہے وہ شاذ ہے۔ الاصنام جمع صنم بُت، صَنِمَ (س) صَنَماً قوی ہونا۔ اذاہ رنج دکھ۔ تکلیف۔ اذیٰ تکلیف پانا۔ اصابعھم اُصبُع کی جمع ہے۔ انگلی۔ اذان جمع اذن کان یغطون تغطیۃ چھپانا۔ وجوہ جمع وجہ چہرہ۔ الفلک کشتی۔ الاثنوس۔ ایک پھلدار درخت ہے جس کی لکڑی سخت، کالی اور پتے صنوبر کیطرح ہوتے ہیں۔ الزاد توشہ ج ازودہ، مزود توشہ دان جو مزاود۔ زاد (ن) زودا توشہ لینا۔ السفینۃ۔ کشتی ج سُفُن یفور (ن) فورا الماء پانی کا زمین سے اُبلنا القدر ہانڈی کا جوش مارنا التنور جو تنایر" یہ لفظ عجمی ہے جس کو اہل عرب نے معرب کر لیا۔ کیونکہ اس کی اصلی بنا تنرو ہے اور کلام عرب میں کوئی لفظ ایسا نہیں ہے جس میں راء سے پہلے نون ہو ذکرہ القرطبی:۔

تشریح:۔ اللہ رب العزت نے حضرت نوح کو ان کی قوم کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا۔ قوم بُت پرستی میں مبتلا تھی آپ نے ایک اللہ کی پرستش کا حکم کیا مگر قوم نے آپ کی بات نہ سنی اور (اُلٹے) درپے آزار ہو گئے۔ حضرت نوح جب بھی ان کو نصیحت کرنا چاہتے وہ لوگ کانوں میں انگلیاں دے لیتے تاکہ آپ کی بات نہ سن پائیں نیز آپکو دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے تھے اسلئے چہرے چھپا لیتے تھے۔ آپ برابر تبلیغ کرتے رہے اور قوم اپنی سرکشی پر تلی رہی اسی طرح ساڑھے نو سو سال گزر گئے (جب قوم کسی طرح راہ راست پر نہ آئی تو) اللہ نے حضرت نوح کو حکم کیا کہ ایک کشتی تیار کر لو۔ آپ نے آبنوس کی لکڑی سے جمیع حیوانات کے مطابق طبقات در

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طبقات ایک کشتی تیار کی اس کے بعد آپنے قوم کے حق میں بد دعا کی اللہ نے قبول کر لی اور حکم کیا کہ جمیع حیوانات سے مذکر و مؤنث اور جو لوگ آپ پر ایمان لائے ہیں انکو اپنے ساتھ لے لو۔ حضرت نوح کو جیسا حکم کیا گیا آپنے ویسا ہی کیا اور اپنے ساتھ اتنا توشہ جو چھ ماہ تک کافی ہو سکتا تھا لے لیا۔ اس کے بعد اللہ نے آپ کیطرف وحی بھیجی کہ جب زمین سے پانی اُبلنے لگے تو کشتی میں سوار ہو جانا۔ پس جب زمین سے پانی اُبلنا شروع ہوا تو آپ باہر تشریف لائے اور جو لوگ آپ پر ایمان لائے تھے انکو آواز دی وہ حاضر ہو گئے جن کی تعداد صرف چالیس تھی۔

(فائدہ) دوسری روایت یہ ہے کہ صرف آٹھ آدمی تھے، تیسری روایت حضرت مقاتل کی ہے کہ (۸۰) آدمی تھے چوتھی روایت حضرت ابن عباسؓ سے ہے کہ کل اسّی آدمی تھے، کہتے ہیں کہ موصل کی جانب ایک بستی ہے جس کو "قریۃ الثمانین" کہتے ہیں اس کی وجہ تسمیہ یہی ہے کہ اس کو اسی آدمیوں نے آباد کیا تھا۔

مراتبُ الاَصدقاء

دوستوں کے مراتب!

اَقَلُّ الاَصدقاءِ حالۃً مَن تشکو الیہ ولم یکن عندہ غیر سماعِ الشکوی والاِصغاءِ الیھا لان سماعَ الشکوی وبثّھا فیہ تخفیفٌ عن المکروب والنفسُ تستروحُ الیہ لھذا قال الشاعر

ولابدّ من شکوی الی ذی مروأۃٍ	یُواسیک او یُسلیک او یتوجّعُ

لان المشکوّ الیہ اِما ان یُواسیک فی ھمّک وھذہ الرتبۃُ العُلیا وھو الصدیقُ الکریمُ ذو المروأۃ واِما ان یُسلیک وھی الرتبۃُ الوسطی وھو الصدیقُ الحکیمُ المھذّبُ ذو التجارۃ الذی حَلَبَ شطرَ الدھر واما ان یتوجّع وھذہ الرتبۃ السفلی وھو الصدیقُ العاجزُ فاَخلِ الصدیقَ مِن احدٍ ھذہ المراتب کان وجودہ وعدمہ سواءً بل عدمہ خیرٌ من وجودہ۔

حل لغات مراتب جمع مرتبہ درجہ والا۔ الاصدقاء جمع صدیق دوست تشکو (ن) شکوی، شکایۃً شکایت کرنا ص شاکٍ۔ الاصغاء بغور سننا۔ صغا (ن، س) صغواً۔ الیہ جھکنا۔ بثّھا (ن ض) بثاً۔ الخبر پھیلانا مکروب غمزدہ کرب (ن) کرباً۔ سخت غمزدہ ہونا۔ کرب غمزدہ کروب۔ کربۃ مشقت۔ تستروح آرام پانا۔ مُرَوّأۃ۔ مروت۔ یواسیک مواساۃ غمخواری کرنا۔ یسلیک اسلاء بے غم کرنا۔ سلا (ج) سلوٌ، بے غم ہونا۔ یتوجع توجعاً۔ وجع (س) وَجَعاً درد مند ہونا۔ الشکوا الیہ جس کے پاس شکایت لیجائے، ہمک ہم غم ج ہموم ہم (ن) ہمّاً قصد کرنا۔ بالشیٔ ارادہ کرنا۔ نہمام کرگزرنیوالا۔ حلب اشطر الدھر دیکھو ص ۶۹

تشریح ۱۔ سب سے کمتر دوست وہ ہے جس کے پاس تو شکایت کرے اور اس سے شکایت سننے کے علاوہ کچھ نہ ہو سکے کیونکہ شکایت سننے اور اسکے فاش کرنے میں بھی غمزدہ کے غم میں تخفیف اور جی کو راحت ہوتی ہے اسلئے شاعر نے کہا ہے ؎ ولابدّ الخ شکایت صاحب مروت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے پاس کرنا چاہیئے جو غمخواری کرے یا تسلی دے یا شریک غم ہو کیونکہ مشکوالیہ یا تو غمخواری کریگا اور یہی دوستی کا اعلیٰ مرتبہ ہے اور ایسا شخص صاحب مروت اور سچا دوست ہے یا تسلی دیگا اور یہ درمیانہ درجہ ہے اور ایسا شخص بھی دوست تہذیب یافتہ اور صاحب تجربہ ہے جس نے زمانہ کے امور خیر و شر کو آزمایا ہے یا شریک غم ہوگا دوستی کا یہ ادنیٰ درجہ ہے اور ایسا شخص عاجز دوست ہے پس دوست اگر ان تینوں مرتبوں سے خالی ہو تو اس کا ہونا نہ ہونا برابر ہے بلکہ ہونے سے نہ ہونا بہتر ہے:

(فائدہ) ربیعہ بن مقروم نے سچے دوست کی پہچان یہ بتائی ہے ؎

اخوک اخوک من یدنو اذا ترجوا × موزتہ وان دُعی استجابا، اذا حاربتَ حاربَ من تُعادی ہ وزاد سلاحہ منک اقترابا، تیرا بھائی (دوست) حقیقت میں وہ ہے جو تجھ سے قریب ہو اور جس کی دوستی کی تجھ کو اُمید ہو اور اگر وہ مصیبت کے وقت بلایا جائے تو وہ تیرے بلانے کو مان لے اور فوراً حاضر ہو جائے، جب تو دشمن سے لڑے تو وہ بھی اس سے لڑے اور اس کے ہتھیار تجھ سے قربت اور محبت بڑھا دیں یعنی وہ تیرے دشمنوں کو مارے اور اس سے تیری محبت زائد ہو لیکن حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں سچا دوست مثل عنقار ہے، ایک فیلسوف سے کسی نے پوچھا: ما الصدیق؟ دوست کے کیا معنی؟ اس نے کہا: اسم بلا مسمّیٰ صرف ایک اسم ہے جس کے مسمّی کا کچھ پتہ نہیں، فضیل نے حضرت سفیان سے کہا: کسی قابل اعتماد دوست کو بتائے، آپ نے جواب دیا: یہ تو ایسی گمشدہ چیز ہے جو تلاش سے بھی نہیں ملتی، ولنعم ما قال ابو اسحاق الشیرازی ؎

سألتُ الناسَ عن خل وفی × فقالوا ما الی ہذا سبیل، تمسک ان ظفرت بود حر × فان الحرّ فی الدنیا قلیل:۔

الابرام

بور کرنا!

؎ اذا دخل الثقیل بارض قوم ❊ فما للساکنین سوی الرحیل

اَهدٰی رجلٌ من الثقلاء الی رجلٍ من الظُّرفاءِ جملاً ثم نزل علیہ حتی ابرمہ فقال فیہ ؎

یا مُبرِمًا اَهدی جملٌ خُذْ وانصرفْ فی جمل	قال: وما اوقارُها، قلتُ زبیبٌ وعسل
قال ومَن یقودُها قلتُ لہ الفارجُل	قال ومَن یسُوقُها قلتُ لہ الفابطل
قال وما لباسُهم قلتُ حُلیٌ وحُلل	قال وما سِلاحُهم قلتُ سیوفٌ واسَل
قال عبیدٌ لی اذًا قلتُ نعَم ثم خَول	قال بہذا فاکتبُوا اذاً علیکم لی سجِل
قلتُ لہ الفی سجِل فاضمن لنا ان ترتحِل	قال وقد اَضجرتکم قلتُ اجَل فتوا جَل
قال وقد ابرمتکُم قلتُ لہ الامرُ جَلل	قال وقد اثقلتکُم قلتُ لہ فوقَ الثِقَل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قالَ فانی راحلٌ قلتُ العجلَ ثم العجلَ | یا کوکبَ الشؤمِ ومن اربی علی نحسِ زحل
یا جبلاً من جبلٍ | فی جبلٍ فوقَ الجبلَ

حل لغات الابرام برم (س) بُرماً تنگدل ہونا۔ بُرم بخیل۔ الثقلاء جمع ثقیل بوجھل۔ ثقل (ک) ثُقلاً بھاری ہونا۔ ثِقل بوجھ برائے اثقال (فیفے۔ مرادے۔ مثقال تولنے کے اوزان جو مثاقیل۔ الظرفا جمع ظریف زیرک۔ خوش طبع۔ ظرف (ک) ظرافۃً خوش طبع ہونا۔ جملا اونٹ جو جمال۔ جمل (ک) جمالاً خوبصورت ہونا۔ خاص جمیل۔ اوقار جمع وقر بوجھ۔ وقر (ض) وقراً بوجھل کرنا۔ ذبیب کشمش، عُسل شہد جو عُسُل و اَعسال۔ عسل (ن، ض) عَسلاً کھانے میں شہد ملانا۔ عَسّال شہد فروش۔ یقود (ن) قوداً چوپائے کو آگے سے کھینچنا۔ قیادۃ سالار جیش ہونا۔ مِس قائد جو قادہ۔ یسوق (ن) سَوقاً پیچھے سے ہانکنا۔ سائق جو ساقہ۔ ساق پنڈلی جو سیقان، سُوق بازار جو اسواق، سیاق کلام اسلوب کلام، بَطل بہادر جو اَبطال، بطل (ک) بطالۃً بہادر ہونا۔ حُلی جمع حَلی زیور حلی (س، ض) حَلیاً۔ المرآۃ آراستہ کرنا۔ حُلل جمع حلۃ کپڑوں کا جوڑا۔ سلاح ہتھیار جو اسلحہ۔ اَسل نیزہ۔ ہریر تیز اور چمکتی تلوار۔ خَوَل غلام۔ کنیز۔ سجل چمک، مہر معاہدات کا رجسٹر۔ سجل کنکر۔ اضجر کم ملول کرنا۔ ضجر (س) ضجراً۔ بہ منہ تنگدل ہونا۔ جلل، بڑا یا آسان معاملہ۔ (من الاضداد) زُحل ایک سیارہ کا نام ہے جسکو بلندی اور بُعد کیلئے بطور مثال کے بیان کرتے ہیں (عدل اور علمیت کیوجہ سے غیر منصرف ہے (زحل (ف) زحواً دور ہونا۔ زائل ہونا۔ جبل پہاڑ جو جبال"

تشریح: ایک ثقیل الطبع شخص نے ایک خوش مزاج آدمی کو بطور ہدیہ ایک اُونٹ دیا پھر اسکے یہاں آکر ڈیرہ ڈیر پڑ رہا اور اسکی جان کو آگیا، اس پر خوش طبع نے کہا: ایک اونٹ کا ہدیہ دیکر عاجز کرنیوالے! تو دو ہزار اونٹ لے لے اور چلا جا، اسنے کہا: انکا کیا ان کا کیا ہوگا: میں نے کہا کشمش اور شہد۔ اس نے کہا: ان کو کون چلائے گا۔ میں نے کہا دو ہزار آدمی۔ اس نے کہا: کون ہانکے گا؟ میں نے کہا دو ہزار ہیلوان۔ اس نے نے کہا: ان کا لباس کیا ہوگا؟ میں نے کہا زیورات اور حلے۔ اس نے کہا ان کے ہتھیار کیا ہونگے؟ میں نے کہا تلواریں اور نیزے اس نے کہا۔ تو غلام بھی ہونے چاہئیں۔ میں نے کہا ہاں! نوکر چاکر بھی۔ اسنے کہا: تو ایک دستاویز لکھدو جو واجب العمل ہو۔ میں نے کہا: دو ہزار دستاویزیں مگر تو سدھارنے کی ذمہ داری لے۔ اس نے کہا: میں نے تم کو پریشان کر دیا؟ میں نے کہا: ہاں ہاں! اسنے کہا واقعی میں نے تم کو تھکا مارا؟ میں نے کہا: ..... معاملہ اس سے بھی بڑھ گیا۔ اس نے کہا: سچ سچ۔ میں نے تم کو گرانبار کر دیا؟ میں نے کہا: بے حد بوجھل کر دیا۔ اس نے کہا: اچھا میں جارہا ہوں۔ میں نے کہا: جلد اور بہت جلد۔ اے زحل کی نحوست سے بڑھکر نحوست کے ستارے۔ اے بڑے اُونچے پہاڑ اونچے پہاڑوں میں سے کہ ایسے پہاڑ پر ہے جو پہاڑوں سے اونچا پہاڑ ہے۔

الشجاعۃ الدینیۃ

دینی بہادری!

من خُطَبِ امیر المؤمنین وثانی الخُلَفاء الراشِدین ابی حفص عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ خُطبتُہ التی قال فیھا: یا ایھا الناس مَن رَأی منکم فِیَّ اعوجاجاً فلیقوّمہ، ای یُعدّلہ، فقام الیہ اعرابیٌّ من المسجد وقال: واللہ لو رأینا فیک اعوجاجاً لقوّمناہ بسُیوفنا، فقال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ الحمد للہ الذی جَعَلَ فی ھذہ الامۃ مَن یُقوّم اعوجاجَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عمر بسیفہ فرحمک اللہ یا عمر فقد عدت جواب ھذا الاعرابی وھو واحد من رعایاک، وفرد من افراد شعبک عددتہ نعمۃ تحمد اللہ علیھا وتختر لک المقال بوصیۃ وصی بھا الرسول صلوا اللہ وسلامہ علیہ احد اصحابہ وھو ابوذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال اوصانی خلیلی بصفات من الخیر، اوصانی لا اخاف فی اللہ لومۃ لائم واوصانی ان اقول الحق وان کان مرا۔

حل لغات الشجاعۃ بہادری۔ خطب جمع خطبہ دیکھو ۹۷ اعوجاج کجی۔ عوج (س) عوجا۔ اعوج۔ تعوج۔ العود۔ لکڑی کا ٹیڑھا ہونا۔ رعایا جمع رعیۃ حاکم کے ماتحت عام لوگ۔ شعب جمع شعبہ گروہ فرقہ، شعب (ف) شعبا جمع کرنا متفرق کرنا، سنوارنا۔ بکارنا۔ (من الاضداد) المقال گفتگو۔ خلیلی جنسور صلی اللہ وسلم مراد ہیں دیکھو ۵۹ لومۃ دیکھو ۳۵۹ مرا کڑوا، مرارۃ کڑوا ہونا۔

تشریح امیر المؤمنین ثانی خلفاء راشدین ابو حفص عمر بن الخطاب کے خطبات میں سے ایک خطبہ وہ ہے جس میں آپ نے فرمایا تھا: لوگو! اگر کوئی مجھ میں کج روی دیکھے تو اسے چاہیئے کہ درست کر دے (یہ سن کر حاضرین مسجد میں سے ایک بدوی اٹھکر بولا۔ بخدا اگر ہم کجی دیکھیں گے تو تلوار سے درست کر دیں گے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا! الحمد للہ اھ تمام تعریفیں اس ذات کیلئے ہیں جس نے اس اُمت میں ایسا شخص بھی پیدا کر دیا جو عمر کی کجی اپنی تلوار سے درست کر سکتا ہے (راوی نے کہا) اے عمرؓ! اللہ آپ پر رحم فرمائے آپنے اس دیہاتی کے جواب کو نعمت شمار کیا جس پر آپ اللہ کا شکر ادا کر رہے ہیں۔ حالانکہ یہ دیہاتی آپکی رعیت کا ایک شخص اور آپکے گروہ کا ایک فرد ہے ہم گفتگو اس نصیحت پر ختم کرتے ہیں جو اللہ کے رسولؐ نے اپنے ایک صحابی ابوذر غفاریؓ کو فرمائی تھی۔ ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ مجھ کو میرے مخلص دوست نے اوصاف خیر کی نصیحت فرمائی ہے اول یہ کہ اللہ کے معاملہ میں ملامت گر کی ملامت کا خیال نہ کروں، دوم یہ کہ میں حق بات کہوں اگرچہ وہ تلخ ہی ہو۔"

الذکاوۃ
ذہانت

کتب عمر بن عبد العزیز الی عدی بن ارطاۃ ان اجمع بین ایاس بن معاویۃ والقاسم بن ربیعۃ الجرشی فول القضاء انفذھما فجمع بینھما فقال لہ ایاس ایھا الرجل سل عنی وعن القاسم فقیھی البصرۃ الحسن وابن سیرین وکان القاسم یاتی الحسن وابن سیرین وکان ایاس لا یاتیھما فعلم القاسم انہ ان سالھما اشار الیہ فقال القاسم لا تسال عنی ولا عنہ فواللہ الذی لا الہ الا ھو ان ایاس بن معاویۃ افقہ منی واعلم بالقضاء فان کنت کاذبا فما ینبغی ان تولینی وان کنت صادقا فینبغی لک ان تقبل قولی فقال لہ ایاس انک جئت برجل فاوقفتہ علی شفیر جھنم فنجی نفسہ منھا بیمین کاذبۃ یستغفر اللہ منھا وینجو مما یخاف فقال لہ عدی اما اذ فھمتھا فانت لھا فاستقضاہ۔

قال الراوی ۱۲

www.KitaboSunnat.com

حل لغات الذکاوۃ (دیکھو صـ۳۲) عمر بن عبدالعزیز بن مروان بن الحکم بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس۔ ابوحفص قریشی مدنی دمشقی فقیہ پرہیزگار، انصاف پسند امیر تھے۔ سلیمان بن عبدالملک نے ماہ صفر ۹۹ھ میں اپنی وفات کے دن خلافت کیلئے آپ کا انتخاب کیا اس وقت آپکی عمر چالیس سال کی تھی آپنے اڑھائی سال امور خلافت کو انجام دیا اور رجب ۱۰۱ھ میں دُنیا سے رخصت ہوگئے۔ قال انس مارأیت اشبہ صلوۃ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ہذا الفتی" عدی بن ارطاۃ فزاری حضرت عمر بن عبدالعزیز کے گورنر تھے ۱۰۲ھ میں شہید ہوئے ہیں ایاس بن معاویہ دیکھو صـ۷ قاسم بن ربیعہ بن جوشن غطفانی بصری۔ دل امر حاضر ہے دیکھو صـ۳۲ انفذ نافذ تر نفذ (ن) نفوذاً۔ الامر جاری ہونا پورا ہونا۔ ایہا الرجل ای منادی مبنی برضم ہے اور یا ندائیہ مقدرہ کیوجہ سے محلاً منصوب ہے کلمہ ای اسم معرف باللام کی ندا کا آلہ ہے یا ایہا انس یا ایہا النبی۔ اور ہا برائے تنبیہ ہے فقیہی فقیہہ کا تثنیہ ہے۔ ۵، فقہ (ک) فقاہۃ فقیہہ ہونا (س) دانشور ہونا۔ ص فقیہہ جو فقہاء الحسن البصری دیکھو صـ۵ ابن سیرین ابوبکر محمد بن سیرین ان کے والد سیرین "جرجرایا" (عراق کے باشندے تھے اور عین التمر میں ٹھٹھیرے کا کام کرتے تھے۔ اسی عین التمر کے معرکے میں حضرت خالد بن ولیدؓ کے ہاتھ گرفتار ہوئے اور کسی کو تقسیم کر دیئے گئے۔ بعد میں حضرت انس بن مالک کی غلامی میں آئے جنہوں نے بیس ہزار درہم پر مکاتبت کر کے آزاد کر دیا۔ ابن سیرین کی والدہ صفیہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی باندی تھیں لیکن اس شان کی جب ان کے نکاح کا وقت آیا تو تین ازواج مطہرات نے انکی مشاطگی کا کام انجام دیا اور اٹھارہ بدری صحابہ کرام جنمیں ابی بن کعبؓ بھی تھے تقریب میں شامل ہوئے سیرین کثیر الاولاد تھے بیان کیا جاتا ہے کہ صرف اتہات الاولاد سے انکے تیس لڑکے تھے لیکن محمدؒ حضرت صفیہ کے بطن سے ۳۳ھ میں پیدا ہوئے۔ محمد بن سیرین فارس میں مدت تک حضرت انسؓ بن مالک کیساتھ کاتب کی حیثیت سے رہے تھے۔ اور اس تقریب سے انکو حضرت انسؓ سے علمی استفادہ کا بہت کافی موقع ملا تھا۔ علاوہ ازیں حضرت ابوہریرہؓ ابن عمر، عمران بن حصین جیسے جلیل القدر صحابہؓ کے فیض صحبت سے مشرف ہوئے تھے جسکی وجہ سے آپ علم کے پیکر ہوگئے تھے۔ علمی کمالات اور زہد و ورع کیساتھ ابن سیرین بہترین معبر خواب کی حیثیت سے عوام و خواص میں زیادہ شہرت رکھتے ہیں۔ اس فن میں کمال کیوجہ وہ خود بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت یوسفؑ کو خواب میں دیکھا اور درخواست کی کہ مجھ کو خواب کی تعبیر سکھا دیجئے۔ آپنے فرمایا: منہ کھولو، میں نے منہ کھولا آپ نے اس میں لعاب دہن ڈال دیا اس واقعہ کے بعد سے میں خواب کی تعبیر بیان کرنے لگا۔ آپ ماہ شوال ۱۱۰ھ میں فوت ہوئے۔ اوقفہ ایقافاً ٹھیرانا۔ کھڑا کر دینا۔ شفیر ہر چیز کا کنارہ، مشفر ہونٹ جو مسافر جہنم دوزخ (غیر منصرف ہے) نجی نجاۃ (ن) رہائی پانا ص ناج جو فواج، بخوا بخوٰی سرگوشی کرنا۔ **تشریح**: حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے عدی بن ارطاۃ کے پاس لکھا کہ ایاس بن معاویہ اور قاسم بن ربیعہ جُرشی کو جمع کر کے امور قضا میں جو نافع تر ہو اس کو عہدہ قضاء پر مامور کر دو۔ عدی بن ارطاۃ نے دونوں کو جمع کیا ایاس نے کہا آپ میرے اور قاسم دونوں کے متعلق فقیہ بصرہ حضرت حسن بصری اور محمد بن سیرین سے دریافت کر لیجئے (کہ ہم میں عہدۂ قضاء کے لائق کون ہے) ان دونوں حضرات کے ہاں قاسم بن ربیعہ کی آمد و رفت تھی اور ایاس انکے پاس آتے جاتے نہ تھے اس لئے قاسم بن ربیعہ کو یقین تھا کہ اگر ان حضرات سے دریافت کیا گیا تو وہ میرے ہی بارے میں مشورہ دیں گے۔ اس لئے قاسم بن ربیعہ نے کہا کہ آپ میرے متعلق دریافت کریں نہ ایاس کے متعلق۔ قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں بیشک ایاس مجھ سے زیادہ فقیہ اور امور قضاء کے واقف کار ہیں۔ اگر میں اس قسم میں جھوٹا ہوں تب تو مجھے قاضی بنانا کسی طرح زیبا ہی نہیں اور اگر میں سچا ہوں تو تسلیم کر لینا چاہیئے۔ ایاس نے عدی سے کہا: آپ نے ایک شخص کو جہنم کے کنارہ پر کھڑا کیا اس نے جھوٹی قسم کھا کر خود کو بچا لیا ..... جھوٹی قسم سے استغفار کرے گا اور جس چیز کا خوف تھا اس سے نجات ہو جائے گی۔ عدی نے ایاس سے کہا: جب آپ اس مضمر ارادے کو بھی سمجھ گئے تو آپ قاسم سے کہیں زیادہ عہدۂ قضاء کے لائق ہیں چنانچہ عدی نے ایاس ہی کو قاضی بنایا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الوفاء والمحافظة والامانة

وفاء ، حفاظت ، امانت ،

؎ وفا و عہد نکو باشد اربیا موزی وگرنہ ہر کہ تو بینی ستمگری داند (حافظ)

كان ابو العاص بن الربيع بن عبد العزى بن عبد شمس ختن رسول الله صلى الله عليه وسلم على ابنته زينب تاجرا تضاربه قريش باموالهم، فخرج الى الشام سنة الهجرة، فلما قفل عرض له المسلمون، واسروه، واخذوا ما معه، وقد موا به المدينة ليلا، فلما وصلوا الفجر، قامت زينب على باب المسجد، فقالت: يا رسول الله، قد اجرت ابا العاص وما معه، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: قد اجرنا من اجرت، ودفع اليه ما اخذوه منه، وعرض عليه الاسلام، فابى وخرج الى مكة، ودعا قريشا. فاطعمهم، ثم دفع اليهم اموالهم، ثم قال: هل وفيت؟ قالوا: نعم، قد ادّيت الامانة ووفيت، قال: اشهدوا جميعا، اني اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله، وما منعني ان اسلم الا ان يقولوا اخذ اموالنا، ثم هاجر، فاقره رسول الله صلى الله عليه وسلم على النكاح، وتوفي في سنة اثنتي عشرة +

حل لغات الوفاء (ض) باوعدہ پورا کرنا۔ الامانۃ (ک) امین ہونا ض امین جمع امناء۔ ختن داماد، عورت کی طرف سے رشتے جیسے سسر۔ سالا وغیرہ ختان، ختن (ض، ن) ختنا۔ الصبی ختنہ کرنا ان ختونا داماد بننا۔ تضاربہ کسی کے مال سے تجارت کرنا اور نفع میں شریک ہونا اسروہ (ض) اسرا قید کرنا۔ اسیر قیدی جو اساری، اسرکل کا کل یقال ہذا لک باسرہ یہ کل تمہارے لئے ہے۔ اجرت اجارۃ پناہ دینا ابی (ف۔ ض) ابا انکار کرنا ض اب ج آباء

تشریح: حضرت ابو العاص بن ربیع بن عبد العزیٰ بن عبد شمس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد تجارت پیشہ آدمی تھے۔ قریشی انکو مضاربت پر مال دیتے تھے اور یہ تجارت کرتے تھے۔ ایک بار کے سال آپ ملک شام کیطرف نکل گئے۔ جب واپس ہوئے تو مسلمان انکے درپے ہوگئے۔ قید کرلیا اور جو کچھ انکے پاس تھا سب لیا اور رات میں مدینے لے گئے۔ جب فجر کی نماز پڑھ چکے تو حضرت زینب مسجد کے دروازے پر آئیں اور کہا: یا رسول اللہ! میں نے ابو العاص کو پناہ دیدی۔ آپ نے فرمایا: جس کو تو نے پناہ دیدی اسکو ہمنے بھی پناہ دیدی اس کے بعد آپنے وہ تمام مال انکو واپس کردیا جو مسلمانوں نے ان کو لے لیا تھا پھر ان پر اسلام پیش کیا تو انہوں نے انکار کردیا اور مکہ چلے گئے وہاں جاکر قریش کو جمع کیا اور قریش کا جو مال و متاع ان کے پاس تھا وہ سب واپس کرکے کہا: میں نے پورا پورا ادا کردیا؟ قریش نے کہا: ہاں آپنے امانت کا حق ادا کردیا آپنے فرمایا: تم سب شاہد رہو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔ اسکے بعد فرمایا مجھے اسلام قبول کرنے سے کوئی چیز مانع نہ تھی بجز اس کے کہ تم کہو: ہمارا مال لیکر چلا گیا۔ اس کے بعد آپنے ہجرت کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو نکاح پر برقرار رکھا اور ۱۲ھ میں آپ نے وفات پائی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَوعِظَةُ النَّملَةِ

چیونٹی کی نصیحت !

رُوِیَ ان سلیمانَ لما سمع قولَ النملةِ (لا یحطمنکم سلیمانُ وجنودُہ) قال ائتونی بھا فاُتِیَ بھا فقال لہ لم حذرتِ النملُ من ظلمی ما علمتِ انی نبیٌّ عدلٌ فلمَ قلتِ لا یحطمنکم سلیمانُ وجنودُہ فقالتِ النملةُ اما سمعتَ قولی وھم لا یشعرون ومع ذلک انی لم اُرِد حطمَ النفوسِ وانما اَردتُ حطمَ القلوبِ خشیتُ ان یَروا ما انعم اللہُ بہ علیک من الجاہ والملکِ العظیم فیقعوا فی کفرانِ النعمِ فلا اقلَّ من ان یَشتغلوا بالنظرِ الیک عن التسبیحِ فقال لھا سلیمانُ اَعظِینی فقالتِ النملةُ اَعلِمتَ لِمَ سُمِّیَ ابوک داؤدَ قال لا قالت لانہ داوی جرحةَ قلبِہ وھل تدری لِمَ سُمِّیتَ سلیمانَ قال لا قالت لانک سلیمُ الصدرِ والقلبِ ثم قالت اتدری لِمَ سَخَّرَ اللہُ لک الریحَ قال لا قالت اَخبرک اللہ تعالیٰ بذلک ان الدنیا کلھا ریحٌ فمَن اعتمدَ علیھا فکانما اعتمدَ علی الریحِ ۔

حل لغات لا یحطمنکم (ض) حطماً توڑنا۔ حُطَمہ دوزخ تیز آگ۔ جنود جمع جند لشکر۔ حذرت تحذیر (تفعیل) خوف دلانا۔ حذر (س) حَذَراً بچنا چوکنا رہنا۔ جاہ مرتبہ۔ کفران ناشکری۔ نِعَم جمع نعمۃ۔ داوی مداواۃ۔ المریض علاج کرنا۔ دوی (س) دَوِیٌ بیمار ہونا۔ جرحۃ زخم دیکھو ۔

تشریح:۔ بیان کیا گیا ہے کہ جب حضرت سلیمانؑ نے چیونٹی کا یہ قول سنا لا یحطمنکم الخ تو پیس ڈالے تم کو سلیمان اور اسکی فوجیں اور انکو خبر بھی نہو۔ تو آپنے فرمایا: اسکو میرے پاس لاؤ۔ خدام اسکو آپکے پاس لائے آپنے اس سے کہا: تونے چیونٹیوں کو میرے ظلم سے کیوں ڈرایا، تو نہیں جانتی کہ میں نبی ہوں عادل ہوں پھر تونے لا یحطمنکم کیوں کہا: چیونٹی: آپنے میرا قول "وھم لا یشعرون" نہیں سنا؟ علاوہ ازیں حطم سے مراد حطم نفوس (جانوں کا کچلنا) نہیں بلکہ حطم قلوب (دلوں کا شکستہ کرنا ہے) یعنی چیونٹیوں کو ہوشیار کرنے سے میرا یہ مطلب ہی نہ تھا کہ سلیمان اور اس کے لشکر والے تمہاری جانوں کو ضائع کر دیں گے۔ میرا مطلب تو یہ تھا کہ مبادا تمہارے دلوں کو شکستہ کر دیں (کیونکہ مجھ کو یہ اندیشہ ہوا کہ جو کچھ مراتب عالیہ اور سلطنت عظیمہ خدا نے آپکو انعام کی ہے اسکو یہ تمام چیونٹیاں دیکھیں گی (اور اپنے آپکو اس سے خالی پاویں گی) تو لامحالہ خدا کی ان نعمتوں کی ناشکری کریں گی جو ان پر ہیں ورنہ کم از کم آپکو اور آپکے لشکر والوں کو دیکھکر خدا کے ذکر اور تسبیح سے تو رُک جاویں گی۔ آپنے چیونٹی سے کہا مجھے نصیحت کر۔ چیونٹی نے کہا: آپکو معلوم ہے۔ آپکے والد کا نام داؤد کیوں رکھا گیا؟ آپ نے فرمایا: نہیں، چیونٹی نے کہا: اس لئے کہ انہوں نے اپنے قلبی زخم کا علاج کیا ہے۔ اور جانتے ہو کہ آپ کو سلیمان کے ساتھ کیوں موسوم کیا گیا؟ آپنے فرمایا: نہیں، چیونٹی نے کہا: اس لئے کہ آپ سلیم الصدر اور سلیم القلب ہیں اور جانتے ہو اللہ نے آپ کیلئے ہوا کو کیوں مسخر کیا؟ آپ نے فرمایا: نہیں: چیونٹی نے کہا: اس سے یہ بتلایا ہے کہ دنیا کل کی کل ہوا کے مثل ہے جس نے دنیا پر اعتماد کر لیا اس نے گویا ہوا پر اعتماد کر لیا:

(فوائد) چیونٹی کے قول کی حکایت میں حق تعالیٰ کا ارشاد "یا ایھا النمل ادخلوا مساکنکم لا یحطمنکم سلیمان وجنودہ وھم لا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یشعرون" کلام کی گیارہ اجناس ندا، کنایہ، تنبیہ، تسمیہ، امر، قصہ، تحذیر، خاص، عام، اشارہ اور عذر پر مشتمل ہے پس "یا" ندا ہے اور "ای" کنایہ ہے اور "ھا" تنبیہ ہے اور "النمل" تسمیہ ہے اور "ادخلوا" امر ہے اور "مساکنکم" قصہ ہے اور "لایحطمنکم" تحذیر ہے اور "سلیمان" تخصیص ہے اور "جنودہ" تعمیم ہے اور "ہم" اشارہ ہے اور "لایشعرون" عذر ہے پھر اس آیت میں پانچ حقوق کی ادائیگی کیطرف اشارہ بھی ہے یعنی اللہ کا حق، رسول کا حق، اپنا حق، رعیت کا حق اور سلیمان علیہ السلام کے لشکر کا حق (اتقان)۔

(تنبیہ) علماء حیوانات نے سالہا سال جو تجربے کئے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ حقیر ترین جانور اپنی حیات اجتماعی اور نظام سیاسی میں بہت ہی عجیب اور شئون بشریہ سے بہت قریب واقع ہوا ہے، آدمیوں کی طرح چیونٹی کے خاندان اور قبائل ہیں ان میں تعاون باہمی کا جذبہ، تقسیم عمل کا اصول اور نظام حکومت کے ادارات نوع انسانی کے مشابہ پائے جاتے ہیں، محققین یورپ نے مدتوں ان اطراف میں قیام کرکے جہاں چیونٹیوں کی بستیاں بکثرت ہیں بہت قیمتی معلومات بہم پہنچائی ہیں (حاشیہ عثمانی)

الشر یبدء فی الاصل اصغرہ

(دراصل چھوٹا شر بڑے شر کا آغاز کرتا ہے)

یہ عنوان ایک شعر کا مصرعہ ہے پورا شعر یوں ہے ؎ الشر یبدء فی الاصل اصغرہ * ولیس یفصلی بنار الحرب جانیہا، لڑائی کو اوّل دفعہ تھوڑا تکرار و فساد پیدا کرتا ہے اور لڑائی کی آگ میں وہ شخص جو لڑائی کا باعث ہوتا نہیں گرتا یعنی وہ بچ رہتا ہے اور اوروں پر مصیبت آتی ہے ؎

حذر کن ز پیکار کمتر کسے ☼ کہ از قطرہ سیلاب دیدم بسے :-

من العجائب انّ اھل قریتین قُتلوا بالسیف عن آخرھم بسبب قطرۃ من عسلٍ وسببُ ذلک ان رجلاً نحالاً فی قریۃ اخذ ظرفاً من العسلِ لیبیعہ فی قریۃٍ اُخری، فجاء الی زیات وفتح الظرف لیریہ العسل، فقطرت من العسل قطرۃٌ علی الارض، فانقضّ علیھا زنبورٌ فخطفتہ قطۃٌ، فخطف القطۃ کلبٌ، وکانت القطۃ للزیاتِ، والکلبُ للعسّال، فلما رأی الزیاتُ انّ الکلبَ افترس لِقطّۃَ، ضَرَبَ الزیاتُ الکلبَ فقتلہ، فلمّا رأی العسّالُ کلبَہ قد قُتِلَ ضرب الزیاتَ، فقتلہ، فلمّا رأی ولدُ الزیاتِ انّ اباہ قد قُتِلَ ضربَ العسّالَ فقتلہ فلمّا سمع اھلُ القریتین بقتلِ الرجلین، لبسوا عُدّۃَ حربھم، ولا زالوا یقتتلون حتی قتلوا تحت السیفِ عن آخرھم، وکان سببہ قطرۃ عسلٍ کما قیل: ومُعظمُ النار من مُستصغرِ الشرر۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حل لغات بدأ (ف) بدا شروع کرنا۔ اَبدَا۔ اللہ پیدا کرنا ص بادی۔ مبدی۔ عن اخرہم حالیت کی بنا پر محلاً منصوب ہے اے حال کونہم ناشئین عن اولہم الی اخرہم۔ جار اوّل اور مجرور ثانی کو برائے تخفیف حذف کر دیا گیا۔ نحّالا نحل کی طرف منسوب ہے جیسے تمّار زبّان۔ نحل شہد کی مکھی۔ نحال شہد فروش۔ زیات زیتون کا تیل نیچنے والا۔ زیت زیتون کا تیل ج زیوت۔ زات (ض) زیتا۔ الطعام کھانے میں زیتون کا تیل ڈالنا۔ لیثریہ لام امر کی ہے اور یثری ارادۃً سے مضارع کا واحد غائب ہے۔ ارادۃً دکھانا۔ قطرت (ن) ٹپکنا۔ انقض۔ الجدار دیوار کا پھٹنا۔ زنبور بھڑ۔ خطفۃ (س۔ ن) خطفاً اچک لینا۔ البرق البصر چندھا کر دینا۔ السمع چوری سے سننا خطف چور۔ قبطۃ بلی، قط بلاوج قطاط۔ قطط۔ کلب کتا دیکھو صلہ عسّال شہد فروش دیکھو صلہ افترس۔ الاسد فریستہ گردن توڑ دینا۔ عدّہ سامان جنگ ج عُدَد۔ عُدوان، عَدَا۔ شمار کرنا۔ فنوا (س) فناً معدوم ہونا۔ شرر چنگاری۔

تشریح: عجیب بات ہے کہ دو گاؤں والے اوّل سے آخر تک صرف ایک قطرہ شہد کی وجہ سے فنا ہو گئے۔ صورت یہ ہوئی کہ ایک شہد فروش نے شہد سے بھرا ہوا برتن دوسرے گاؤں میں فروخت کرنے کیلئے لیا اور کسی زیت فروش کے پاس آکر شہد دکھانے کیلئے برتن کھولا تو شہد کا ایک قطرہ زمین پر ٹپک گیا۔ پھر اپنے شہد کا قطرہ دیکھا تو) اسپر لوٹ پڑی۔ پھر بلی نے اچک لیا بلی کو کتے نے جھپٹ لیا۔ بلی زیات کی تھی اور کتا شہد فروش کا جب زیات نے دیکھا کہ کتے نے بلی کی گردن مروڑ ڈالی تو اس نے کتے کو ختم کر دیا۔ شہد فروش نے دیکھا کہ کتا ختم کر دیا گیا تو اس نے زیات کو مار ڈالا۔ زیات کے لڑکے نے دیکھا کہ میرا باپ قتل کر دیا گیا ہے تو اس نے شہد فروش کو ختم کر دیا۔ جب گاؤں والوں نے دو آدمیوں کے قتل کی خبر سنی تو سب جنگی سامان پہن کر تیار ہو گئے اور آپس میں لڑتے رہے یہاں تک کہ اوّل سے آخر تک سب قتل ہو گئے۔ اس پوری جنگ کا سبب ایک قطرہ شہد تھا۔ سچ ہے بیشتر آگ کے شعلے چھوٹی سی چنگاری سے بھڑک اٹھتے ہیں: ؎ لاتحقرن صغیرۃ ان الجبال من الحصی

النجابۃ شرافت

؎ نعم الالٰہ علی العباد کثیرۃ ❁ واجلّہن نجابۃ الأولاد

قال المبرّد: اول ما ظهر من نجابة المامون وسداده انی كنت أؤدّبه فوجّهت اليه يوما ليخرج فأبطأ، فقلت لسعيد الجوهري، وهو في حجره: ان هذا الفتى قد اشتغل بالبطالة، فقال سعيد: قومه بالادب، فلما خرج، ضربته ثلاث درر فانه ليبكي، اذ ابو جعفر بن يحيى قد استأذن عليه، فوثب الى فراشه مسرعا، وهو يمسح عينيه فجلس، ثم قال ليدخل فدخل فقمت من المجلس وخشيت ان يشكوني الى جعفر، فالقى منه ما اكره، فاقبل عليه بوجه طلق، وحادثه وضاحكه، فلما هم بالحركة قال يا غلام! دابته، ورجعت فقال ما حملك ان قمت عنا؟ فقلت: خفت ان تشكوني اليه، فيؤذيني، فقال: انا لله، يا ابا محمد ما كنت اطلع الرشيد على هذا، فكيف اطلع جعفرا على انى احتاج الى ادب، يغفر الله لك، فكنت اهابه بعد ذلك

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حل لغات النجابۃ (ک) شریف الاصل ہونا۔ ص نجیب الیزیدی دیکھو مقدمہ ص۳۱ سداد (ر) درستی اور راستی در کردار و گفتار سدد (س، ض) سَدَدًا۔ سداد اً درست ہونا۔ استد۔ بند ہونا۔ سد مسدّدہ قائم مقام اُدبہ تادیباً ادب سکھلانا۔ ادب (ک) ادباً دانشمند ہونا (ض) دعوت کا کھانا تیار کرنا۔ اُدبہ، مادُبہ۔ کھانا جو دعوت کیلئے تیار کیا جائے جو مادب۔ اُدب۔ اخلاقی ملکہ جو ناشائستہ باتوں سے روکے جو آداب۔ ابطأ (ک) بُطأً، بُطُوءً دیر کرنا۔ ص ابطئ الفتی نوجوان۔ غلام جو فتیان۔ فتی (س) فتی جوان ہونا۔ البطالۃ۔ بیکاری دیکھو ص۹۵ دُرّ جمع دُرّۃ کوڑا۔ اُدرّ۔ علیہ الفرس لگاتار مارنا۔ جعفر بن یحییٰ ابوالفضل برمکی بارون الرشید کا وزیر تھا۔ انتہائی ذکی و ذہین فصیح و بلیغ۔ جود و سخا کا پیکر۔ قتل بغداد ۱۸۷ھ وثب (ض) وثباً اُٹھنا کودنا۔ واثبہ فعل محذوف کا مفعول ہے اے احضر دابۃ۔ چوپایہ۔ سواری جو دواب۔ دب (ض) دَبًا۔ دُبیباً رینگنا۔ ہاتھوں یا پیروں کے بل چلنا۔ فیہ جبن تو بینا جھرکنا۔ اہابہ، ہیبۃ ڈرنا۔

تشریح:۔ یزیدی نے بیان کیا ہے کہ مامون کی شرافت سے جو علامت سب سے پہلے ظاہر ہوئی وہ یہ تھی کہ میں اسکو (گفت شنید نشست و برخاست کا) ادب سکھلاتا تھا۔ ایک روز میں نے اس کے پاس (اسکو بلانے کیلئے) ایک آدمی بھیجا۔ اس نے آنے میں تاخیر کی۔ میں نے سعید جو ہری سے جس کی تربیت میں مامون تھا کہا: یہ لڑکا تو بیکاری میں مصروف رہنے لگا۔ سعید نے کہا: اسکو ٹھیک کر دیجئے۔ سعید باہر گیا تو میں نے اس کے تین قمچیں لگا دی وہ رونے لگا (ابھی رو ہی رہا تھا کہ) اچانک جعفر بن یحییٰ آپہنچا اور اندر آنے کی اجازت چاہی۔ مامون فوراً بستر کیطرف لپکا اور آنکھوں (سے آنسوؤں) کو پونچھ پانچھ کر بیٹھ گیا اور کہا: تشریف لائیے۔ جعفر بن یحییٰ اندر آیا اور میں مجلس سے کھسک لیا مجھے یہ خوف ہوا کہ مبادا مامون جعفر سے میری شکایت کر دے اور مجھے اس کی ڈانٹ ڈپٹ سننی پڑے۔ مگر مامون جعفر کیطرف خندہ پیشانی کے ساتھ مخاطب ہوا اور بات چیت ہنسی مذاق سب کچھ کرتا رہا جعفر نے سواری طلب کی (اور سوار ہو کر) واپس ہو گیا۔ اس کے بعد) میں واپس ہوا۔ مامون نے مجھ سے کہا: آپ کس لئے اُٹھ کر چلے گئے تھے؟ میں نے کہا اس لئے کہ مبادا تو اس سے شکایت کر دے اور وہ مجھے سرزنش کرتے۔ مامون نے کہا: اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن: اے ابو محمد جعفر تو جعفر اس کی اطلاع ہارون کو بھی نہیں کر سکتا۔ علاوہ ازیں میں تو ادب کا بے حد محتاج ہوں۔ اللہ آپ کو معاف کرے"۔ یزیدی کہتا ہے کہ میں اس کے بعد اس سے ڈرتا رہتا تھا"۔

قَالَ ابْنُ الْكَلْبِيِّ: قَدِمَ اَوْسُ بْنُ حَارِثَةَ بْنِ لَامٍ الطَّائِيُّ وَحَاتِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الطَّائِيُّ عَلَى النُّعْمَانِ بْنِ الْمُنْذِرِ، فَقَالَ لِاِيَاسِ بْنِ قَبِيصَةَ الطَّائِيِّ: اَيُّهُمَا اَفْضَلُ؟ قَالَ: اَبَيْتَ اللَّعْنَ اَيُّهَا الْمَلِكُ: اِنِّيْ مِنْ اَحَدِهِمَا، وَلٰكِنْ سَلْهُمَا عَنْ اَنْفُسِهِمَا، فَاِنَّهُمَا يُخْبِرَانِكَ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ اَوْسٌ فَقَالَ: اَنْتَ اَفْضَلُ اَمْ حَاتِمٌ؟ فَقَالَ: اَبَيْتَ اللَّعْنَ، اِنَّ اَدْنٰى وَلَدِ حَاتِمٍ اَفْضَلُ مِنِّيْ، وَلَوْ كُنْتُ اَنَا وَوَلَدِيْ وَمَالِيْ لِحَاتِمٍ لَاَهَبْنَا فِيْ غَدَاةٍ وَاحِدَةٍ، ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِ حَاتِمٌ، فَقَالَ لَهُ: اَنْتَ اَفْضَلُ اَمْ اَوْسٌ؟ فَقَالَ: اَبَيْتَ اللَّعْنَ، اِنَّ اَدْنٰى وَلَدِ لِاَوْسٍ اَفْضَلُ مِنِّيْ، فَقَالَ النُّعْمَانُ: هٰذَا وَاللّٰهِ السُّؤْدَدُ، وَاَمَرَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِمِائَةٍ مِنَ الْاِبِلِ۔

حل لغات ابن الکلبی دیکھو مقدمہ ص۳۱ اوس بن حارثہ لام الطائی۔ ابو بحیر عربوں میں ایک مشہور نجی جرمی شخص تھا مات ۶۰ھ حاتم بن عبداللہ طائی یحیٰ ذکرہ انشاء اللہ، ابیت اللعن ایام جاہلیہ کے بادشاہوں کا تحیہ ہے جسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلے اس تحیہ کیساتھ شاہ قحطان کو یاد کیا گیا ہے۔ لاتہنا لام کلمہ لو کا جواب ہے۔ اتہب اتہاب سے ہنی کا واحد غائب ہے اور ناضمیر جمع متکلم مفعول ہے اے لو ہنیا کھنامرۃ واحدۃ السودد سرداری، بلند مرتبہ، سادون سیادۃ، سُوْدُدًا شریف بزرگ ہونا۔ سید سردار جو سادۃ۔

تشریح:۔ ابن الکلبی نے بیان کیا ہے کہ اوس بن حارثہ طائی اور حاتم بن عبداللہ طائی دونوں نعمان بن منذر کے پاس آئے۔ نعمان نے ایاس بن قبیصہ طائی سے کہا: ان میں کون افضل ہے؟ ایاس نے کہا: باعث لعنت امور سے اللہ آپکی حفاظت فرمائے: میں تو انہیں میں کا ایک ہوں۔ آپ انہیں سے دریافت کر لیجئے کیونکہ یہ خود بھی آپ کو صحیح صحیح بتلا دیں گے۔ پس نعمان کے پاس اوس بن حارثہ آیا تو نعمان نے اس سے پوچھا: تو افضل ہے یا حاتم؟ اس نے کہا ابیت اللعن! حاتم کی ادنیٰ سے ادنیٰ اولاد بھی مجھ سے بہتر ہے اگر میں اور میری اولاد اور میرا مال سب حاتم کی ملکیت ہو تو ایک ہی روز میں ہم سب کو ہبہ کر ڈالے اس کے بعد حاتم آیا۔ نعمان نے اس سے بھی یہی پوچھا "تو افضل ہے یا اوس؟ حاتم نے کہا: ابیت اللعن! اوس کی ادنیٰ سے ادنیٰ اولاد بھی مجھ سے بہتر ہے" نعمان نے کہا: واللہ یہ سب بلند رتبہ اور سردار ہیں اس کے بعد ہر ایک کے لئے ایک ایک سو اونٹ کا حکم دیا۔

لا یتقی من نباح الکلب الا بکسرۃ خبزۃ تلقی الیہ

کتے کی بھونکوں سے روٹی کا ٹکڑا ڈالے بغیر نہیں بچ سکتا!

جلس المهدی هو ابن المنصور ثالث خلفاء بنی العباس مولده سنة سبع وعشرين ومائة وكان ملكه عشر سنين وشهرًا ونصفًا. مات في سنة تسع وستين ومائة وعاش ثلاثًا واربعين سنة وصلّى عليه ولده هارون الرشيد جلوسًا عامًا، فدخل عليه رجلٌ وبيده منديلٌ فيه نعلٌ، فقال يا امير المؤمنين هذه نعل رسول الله صلى الله عليه وسلم قد اهديتها لك، فاخذها منه، وقبّلها ووضعها على عينيه، واعطاه عشرة آلاف درهم فلما خرج، قال لجلسائه، ما ترون؟ اني اعلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لو يرها فضلًا عن ان يكون قد لبسها ولو كذبًا لقال للناس: اتيت امير المؤمنين بنعل رسول الله صلى الله عليه وسلم فردّها علي، وكان من يصدّقه اكثر ممن يكذّبه، اذ كان من شان العامة الميل الى اشكالها والنصرة للضعيف على القوي وان كان ظالمًا فاشترينا سانه وقبلنا هديته، وصدقنا قوله، وكان الذي فعلناه ارجح وانجح۔

حل لغات لا یتقی اتقاء، بچنا، محفوظ رہنا، نباح کتے کی آواز نبح (ف ض) نبا حا کتے کا بھونکنا ص نابح ج نوابح، بھونکنے والا۔ کلب دیکھو صفحہ ۵ کسرۃ ٹکڑا ج کسر (ض) کسرا توڑنا۔ کسر ایک سے کم جیسے تہائی، چوتھائی ج کسور، خبزۃ روٹی خبز (ض) خبزا روٹی پکانا۔ القوم روٹی کھانا۔ خبّاز نانبائی۔ منديل رومال ج مناديل۔ تمندل و تندل رومال سے پونچھنا۔ نعل جوتا۔ ہر وہ چیز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس سے قدم کو چھپایا جائے۔ نعلین۔ نعل (س) نعلاً جوتہ پہننا۔ الدابۃ نعل لگانا۔ قبل تقبیلاً بوسہ دینا فضلاً مصدر ہے جو اہل عرب کے قول فضل عن المال کذا" اذا ذہب اکثرہ وبقی اقلہ سے ماخوذ ہے،

یہ ادنیٰ اور اعلیٰ دو چیزوں کے درمیان اس امر پر تنبیہ کرنے کے لئے واقع ہوتا ہے کہ نفی اعلیٰ کے وقوع سے ادنیٰ کی نفی ہو جائے۔ اس لئے اس کا نفی کے بعد واقع ہونا ضروری ہے خواہ نفی حرفی ہو یا نفی ضمنی۔ ابو علی فارسی کے نزدیک اس کے منصوب ہونے کی ایک وجہ یہ ہے کہ یہ فعل مقدر سے مفعول مطلق ہونیکی بنا پر منصوب ہے تقدیر عبارت یوں ہے" فضل انتفاء الرویۃ فضلاً عن انتفاء اللبس" بعض حضرات نے ذکر کیا ہے کہ جس ترکیب میں فضلاً واقع ہو وہ" فما تنفعہم شفاعۃ الشافعین" کے قبیل سے ہوتی ہے بایں معنی کہ جیسے اس میں قید اور مقید دونوں کی نفی ہے یعنی ان کے لئے نہ شافعین ہیں اور نہ نفع شفاعت ہے اسی طرح مثال" فلان لایملک درہما فضلاً عن دینار" کا مطلب یہ ہے کہ فلاں درہم ہی کا مالک نہیں ہے چہ جائیکہ وہ دینار کا مالک ہو۔ ارجح بہتر۔ انجح انسب، نجح (ف) نجاحاً سہل اور آسان ہونا۔ نجح درست رائے۔"

تشریح:۔ ایک مرتبہ خلیفہ مہدی نے (خلفاء عباسیہ میں سے تیسرا خلیفہ ہے۔ اسکی پیدائش ۱۲۷ھ میں ہے اور مدت خلافت ساڑھے دس سال ہے ۴۳ سال کی عمر میں ۱۶۹ھ میں وفات پائی اور جنازہ کی نماز اس کے لڑکے ہارون رشید نے پڑھائی ہے) دربار عام کیا تو ایک شخص نے جس کے ہاتھ میں رومال میں لپٹا ہوا جوتا تھا آکر کہا: امیر المؤمنین! یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعل مبارک ہے۔ آپ کو ہدیہ کرنا چاہتا ہوں۔ مہدی نے اس کو بوسہ دیا آنکھوں سے لگایا اور اس کو دس ہزار درہم پیش کر دیئے۔ جب وہ چلا گیا تو مہدی نے اپنے ہم نشینوں سے کہا: میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو دیکھا بھی نہ ہوگا چہ جائیکہ آپ نے پہنا ہو۔ لیکن اگر ہم اس کی تکذیب کر دیتے تو لوگوں سے کہتا کہ میں امیر المومنین کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعل مبارک لے کر گیا مگر اس نے قبول نہیں کی اور اسکی تصدیق کرنیوالے تکذیب کرنیوالوں کی نسبت زیادہ ہوتے کیونکہ عوام کا میلان اس قسم کی چیزوں کی طرف اور قوی سے ضعیف کی نصرت کی طرف اگرچہ وہ ظالم ہی ہو زیادہ ہوتا ہے۔ پس ہم نے اس کے ہدیہ کو قبول کر کے اس کی زبان خرید لی۔ اور اس کی بات کو سچ مان لیا۔ یہ جو کچھ ہم نے کیا ہے یہی اولیٰ و انسب ہے ؎ بعذر توبہ تواں رستن از عذاب خلائق ۔ و ایک من نتواں ارزیاں مردم رست

فضل العلماء علی الملوک
بادشاہوں پر علماء کی فضیلت

علم دادند بادریس وبقارون زر وسیم ✺ شد یکے فوق سماک و دگرے تحت سمک

حکی المسعودی فی شرح المقامات ان المھدی لما دخل البصرۃ رأی ایاس بن معاویۃ وھو صبی وخلفہ اربعمائۃ من العلماء واصحاب الطیالسۃ وایاس یقدمھم فقال المھدی اُفٍ لھؤلاء اما کان فیھم شیخ یقدمھم غیر ھذا الحدث ثم ان المھدی التفت الیہ وقال کم سنک یا فتی قال سنی (اطال اللہ بقاء امیر المؤمنین) سن اسامۃ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بن زید ابن حارثۃ لما ولاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیشا فیھم ابو بکر وعمر فقال لہ تقدم بارک اللہ فیک (قلت) الصواب ان ایاسا لم یدرک زمان المھدی قال الحافظ الذھبی فی تاریخ الکبیر ان ایاسا قاضی البصرۃ توفی فی زمن بنی امیۃ سنۃ مائۃ وتسع عشرۃ ولم یلحق دولۃ بنی العباس ویقال سنہ اذ ذاک سبع عشرۃ سنۃ ولاہ قضاء البصرۃ عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ وحسبک بمن یختارہ عمر بن عبد العزیز لھذا المنصب

حل لغات المسعودی عبد الرحمن بن عتبہ بن عبد اللہ بن مسعود کوفی۔ جلیل القدر تبع تابعین میں سے ہیں اور تصنیف میں بڑا طول رکھتے ہیں۔ "مروج الذہب" شرح مقامات آپ ہی کی تصانیف ہیں۔ صبتی بچہ دیکھو صفحہ ۳۹ الطیلسان جمع طیالسان سبز چادر جس کو مشائخ۔ علماء شرفاء استعمال کرتے تھے۔ اُفّ لغۃ تراشہ۔ ناخن یا کان کے میل کو کہتے ہیں۔ عرفاً گھرا اٹھنے یا کسی چیز کو ناپسند کرنے کے وقت استعمال میں آتا ہے۔ مؤلف بسیط نے اسمیں اُنتالیس لغتیں درج کی ہیں۔ قرآن میں یہ لفظ اُفٍّ، اُفٍّ۔ اُفٌّ ہر طرح پڑھا گیا ہے اَفَّ (ن ض) اَفًّا بیقراری کی وجہ سے اُف اُف کہنا۔ شیخ دیکھو صفحہ ۵ الحدث دیکھو صفحہ ۵۶ سنک سن عمر، اسامہ بن زید ابن حارثہ ابو زید کلبی تنوخی مشہور صحابی ہیں رضی اللہ عنہ آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے "بلقار" کی طرف ایک دستہ کا امیر بنا کر بھیجا تھا اسوقت آپ کی عمر بیس سال سے بھی کم تھی ۵۷ سال کی عمر میں ۵۴ھ میں وفات پائی۔ الحافظ الذہبی شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن قایماز دمشقی مولود ۶۷۳ھ متوفی ۷۴۸ھ محدث کبیر و مورخ شہیر تھے۔ فن رجال میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔ یوں تو آپ کی جملہ تصانیف علمی شاہکار ہیں "تاریخ اسلام" (۲۰ جلد) "تاریخ النبلاء" (۲۰ جلد) مختصر تاریخ ابن عساکر (۱۰ جلد) طبقات الحفاظ، الدول الاسلامیہ، خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں۔

تشریح: مسعودی نے شرح مقامات میں نقل کیا ہے کہ جب خلیفہ مہدی بصرہ آیا تو ایاس بن معاویہ کو دیکھا کہ ایک نوعمر نوجوان ہے جس کے پیچھے چار سو علماء فضلاء شرفاء ہیں اور یہ سب سے آگے ہے۔ مہدی نے کہا: افسوس ہے ان لوگوں پر۔ کیا انہیں اس نوجوان کے علاوہ کوئی سن رسیدہ بزرگ نہ تھا جو آگے ہوتا۔ اس کے بعد مہدی نے ایاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا: صاحبزادے! تمہاری عمر کیا ہے؟ ایاس نے کہا امیر عمر اللہ امیر المؤمنین کی حیات دراز کرے) حضرت اسامہؓ بن زید بن حارثہ کی عمر کے برابر ہے) جبکہ آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لشکر کا سردار بنایا تھا جس میں حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ بھی تھے۔ مہدی نے کہا: تقدم بارک اللہ فیک (اس سے معلوم ہوا کہ ایاس نے مہدی کا زمانہ پایا ہے اور ملاقات بھی کی ہے مصنف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ (ایاس نے مہدی کا زمانہ نہیں پایا۔ چنانچہ حافظ ذہبی نے تاریخ میں ذکر کیا ہے کہ ایاس جو بصرہ کے قاضی تھے انکی وفات بنو امیہ کے زمانہ میں ۱۱۹ھ میں ہوئی ہے اور دولت عباسیہ کو نہیں پایا کہا جاتا ہے کہ اسوقت آپکی عمر ۷۰ سال کی تھی حضرت عمر بن عبد العزیزؒ نے آپکو بصرہ کا قاضی بنایا تھا حضرت عمر بن عبد العزیز کا آپکو عہدہ قضا کیلئے منتخب کرنا آپکے فضل و کمال اور بلند پایہ ہونے کیلئے کافی ہے۔

فائدہ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک موقعہ پر کسی جگہ ایک دستہ فوج بھیجنا تھا اسی سلسلہ میں آپ نے اس دستہ کے ہر ہر شخص سے قرآن پڑھوا کر سنا ان میں ایک شخص سب سے کم عمر تھا آپنے اس سے دریافت فرمایا کہ تجھے قرآن کتنا یاد ہے؟ اس نے عرض کیا: فلاں فلاں سورہ اور سورۂ بقرہ یاد ہے۔ آپ نے فرمایا: جا تو ان سب کا امیر ہے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن عساکر نے (ج ۱ ص ۱۲۰) بطریق زہری حضرت عروہ سے روایت کی ہے کہ حضرت اسامہؓ فرماتے ہیں کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عوص والوں پر یلغار کرنے اور انہیں جلا دینے پر مامور کیا۔ فرمایا: اللہ کا نام لو اور روانہ ہو جاؤ۔ پس میں جھنڈا حضرت بریدہ کو دیدیا گیا وہ اسے لیکر حضرت اُسامہؓ کے گھر آئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق حضرت اُسامہؓ نے مقام جرف پر پڑاؤ کیا اور "بقایہ سلیمان" کو چھاؤنی بنایا گیا لوگ نکل نکل کر آنے لگے۔ پرانے بیمار مہاجرین میں سے کوئی مہاجر ایسا نہ تھا جو اس لشکر میں شامل نہ کیا گیا ہو۔ مہاجرین میں سے حضرت عمرؓ، ابو عبیدہ، سعد بن ابی وقاص سعید بن زید وغیرہم و انصار میں سے حضرت قتادہ بن نعمان، سلمہ بن اسلم شامل تھے کچھ مہاجرین نے جن میں حضرت عیاش بن ربیعہ پیش پیش تھے کہا: بھلا یہ نوعمر (اسامہ) مہاجرین کا سردار بنایا جا رہا ہے اور اس بات کا خاصہ چرچا ہونے لگا حضرت عمرؓ نے یہ بات حضورؐ تک پہنچائی۔ حضور سن کر غضبناک ہوئے۔ (مرض کی شدت کی بناء پر) سر اقدس پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔ جسم اطہر چادر میں ملبوس تھا (مگر اسی حال میں) منبر تک تشریف لائے اور حمد و ثناء کے بعد فرمایا:۔

لوگو! میں نے اسامہ کو امیر لشکر بنایا ہے اسکے متعلق میں کیا سن رہا ہوں؟ بخدا اُسامہ کے امیر بنائے جانے پر اعتراض ایسا ہی ہے جیسے اس کے باپ کی امارت پر۔ حالانکہ وہ بھی امارت کا اہل تھا اور اس کا بیٹا بھی اہل ہے۔[1] اس کے بعد منبر سے اُترے اور گھر میں تشریف لے گئے یہ ہفتہ کا روز اور ربیع اوّل کی دس تاریخ کا واقعہ ہے۔ خلیفہ مہدی کے مسطورہ بالا سوال میں جو لطیف طعن تھا۔ حضرت ایاس خداداد فراست سے اسکو فوراً سمجھ گئے اور حضرت اسامہؓ کیطرف اشارہ کرکے آپ نے سمجھایا کہ "بزرگی بعقل ست نہ بہ سال"

ہر کس سزاوار باشد بصدر ❁ کرامت بفضلست و رتبت بقدر
دیکھ چھوٹوں کو ہے اللہ بڑائی دیتا ❁ آسماں آنکھ کے تل میں ہے دکھائی دیتا

ویُذکر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ مَرّ یومًا فی السوق علی المشتغلین بتجاراتھم فقال: انتم ھٰھنا، ومیراثُ رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یُقسمُ فی المسجد، فقاموا سراعًا، فلم یجدوا فیہ الا القرآن او الذکر او مجالس العلم، فقالوا: این ما قلتَ یا ابا ھریرۃ! فقال: ھذا میراثُ محمدٍ صلی اللہ علیہ وسلم یُقسم بین ورثتہ، ولیس موارثہ دنیاکم. قیل للخلیل ابن احمد: ایھما افضل؟ العلمُ او المالُ، قال: العلمُ، قیل لہ: فما بالُ العلماء یَزدحمون علی ابواب الملوک، والملوکُ لا یزدحمون علی ابواب العلماء، قال: ذلک لمعرفۃ العلماء بحق الملوک وجھل الملوک بحق العلماء۔

حل لغات ابو ہریرہ مشہور صحابی ہیں رضی اللہ عنہ آپکے نام میں تقریباً ۳۰ قول ہیں۔ صحیح قول یہ ہے کہ آپ کا نام عبدالرحمٰن بن صخر ہے زمانہ جاہلیت میں آپکا نام عبد شمس تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نام بدلکر عبدالرحمٰن رکھا تھا۔ امام شافعیؒ کا بیان ہے کہ آپکے زمانہ میں آپ سے زیادہ حافظ حدیث کوئی نہ تھا۔ آپنے ۷۸ سال کی عمر میں ۵۸ھ یا ۵۹ھ میں وفات پائی اور بقیع میں مدفون ہوئے۔ دقول ابن الملقن بعسقلان[2] "زلۃ" تشریح:۔ ذکر کیا جاتا ہے کہ ایک مرتبہ ابو ہریرہؓ بازار میں ان لوگوں کے پاس سے گزرے جو اپنی اپنی تجارتوں میں مشغول تھے آپنے فرمایا: تم لوگ یہاں (تجارتوں میں مشغول) ہو اور مسجد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث تقسیم ہو رہی ہے (یہ سنکر) لوگ فوراً اُٹھ

[1] عسقلان اور رملہ کے درمیان فلسطین میں ایک مقام ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کھڑے ہوئے دیکھا تو وہاں قرآن حکیم، ذکر خدائے عزوجل، مجالس علمیہ کے علاوہ کچھ بھی نہ تھا۔ لوگوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے پوچھا: آپنے جو کہا تھا وہ کہاں ہے؟ آپنے فرمایا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث یہی تو ہے جو آپکے ورثہ کے درمیان تقسیم کیا جا رہا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث تمہاری دنیا نہیں ہے۔ خلیل بن احمد سے دریافت کیا گیا علم بہتر ہے یا مال؟ آپنے کہا۔ علم، سوال ہوا کہ پھر علماء کو کیا ہوا کہ بادشاہوں کے دروازوں پر بھیڑ لگاتے ہیں اور بادشاہ علماء کے دروازوں پر بھیڑ نہیں لگاتے۔ خلیل نے کہا: اسکی وجہ یہ ہے کہ علماء بادشاہوں کے حقوق سے واقف ہیں اور بادشاہ انکے حقوق سے ناواقف

لاتعملوا بقول احد من غیر تدبر

کسی کی بات پر بے سوچے سمجھے عمل مت کرو!

ے قول کس چوں بشنوی در دے تامل کن تمام ❊ حاف را بر دار و در دی را رہا کن والسلام

حدث الشعبی قال: صاد رجل قمریۃ فقالت: ما تریدان تصنع؟ قال اذبحک، و آکلک، فقالت: واللہ ما اشبع من جوع، وخیر لک من اکلی ان اعلمک ثلث خصال واحدۃ وانا فی یدک، والثانیۃ وانا علی الشجرۃ، والثالثۃ وانا علی الجبل، قال: ھات قالت: لا تلھفن علی ما فات، فخلی سبیلھا. فلما صارت علی الشجرۃ، قالت: لا تصدقن بما لا یکون انہ سیکون، فلما صار علی الجبل، قالت لہ: یا شقی لو ذبحتنی، اخرجت من حوصلتی درتین، کل واحدۃ عشرون مثقالا قال: فعض الرجل علی شفتہ تلھفا ثم قال ھات الثالثۃ، فقالت: انت قد نسیت ثنتین، فکیف اخبرک بالثالثۃ، الم اقل لک: لا تلھفن علی ما فات ولا تصدقن بما لا یکون انہ سیکون انا، ولحمی، ودمی وریشی لا یکون فی عشرون مثقالا، فکیف یکون فی حوصلتی درتان کل واحد عشرون مثقالا، ثم طارت. وذھبت +

حل لغات الشعبی دیکھو ص۵۹ صاد (ض) صیدا شکار کرنا۔ صیاد شکاری، قمریۃ فاختہ کی مانند ایک مشہور پرندہ ہے۔ ج قماری، اذبحک دیکھو ص۹۵ اشبع اشباعا۔ ہ کھلا کر شکم سیر کرنا۔ شبع (س) شبعا شکم سیر ہونا۔ شبعان شکم سیر۔ شبع کھانے کی وہ مقدار جو سیر کردے، جوع بھوک، جاع (ن) جوعا بھوکا ہونا ص جائع ج جیاع ھات اسم فعل ہے بمعنی اعطنی بقول بعض اس کی اصل آت ہے۔ ہمزہ کو ہا سے بدل دیا گیا جیسے ہیا اور ہراق میں یؤیدہ قول العرب ما اتیک لا تلھفن (س) لھفا غمگین ہونا۔ افسوس کرنا ص لہف۔ لہیف۔ لہفان افسوس کرنیوالا۔ ملہوف غمگین جس کا مال ضائع ہوگیا ہو۔ حوصلۃ حوصلہ پوٹا۔ مثقال۔ دیکھو ص۹۵ عض (س) عضا دانت سے کاٹنا۔ پکڑنا۔ درۃ موتی ج درر۔ ذرر شفتہ، ہونٹ ج شفاہ شفہ (ف) شفہا ہونٹ پر مارنا۔ نسیت (س) نسیا نسیانا بھولنا۔ دمی دم خون ج دماء طارت (ض) طیرا۔ طیرانا۔ الطائر اڑنا۔ صیتہ مشہور ہونا۔ طیر طائر پرندہ۔ طیارہ ہوائی جہاز۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشریح ۱۔ امام شعبی نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص نے قمری شکاری قمری نے اُس سے کہا: تو کیا کرنا چاہتا ہے؟ اُس نے کہا تجھے ذبح کر کے کھاؤں گا۔ قمری نے کہا "بخدا میں تجھے بھوک سے شکم سیر نہیں کر سکتی۔ اس سے بہتر یہ ہے کہ میں تجھے تین باتیں بتا دوں۔ ایک بات تو میرے ہاتھ میں رہتے ہوئے۔ دوسری اس وقت جب میں درخت پر پہنچ جاؤں۔ تیسری اس وقت جب میں پہاڑی پر چلی جاؤں۔ شکاری نے کہا ضرور بتا۔ قمری نے کہا، ضائع شدہ چیز پر ہرگز افسوس نہ کرنا۔ شکاری نے قمری کو چھوڑ دیا جب وہ درخت پر پہنچ گئی تو اس نے کہا: جو بات نہ ہونے والی ہو (یعنی ناممکن ہو) اس کے ہونے کا یقین نہ کرنا جب قمری پہاڑی پر چلی گئی تو اس نے کہا: بدنصیب اگر تو مجھے ذبح کر لیتا تو میرے پوٹے سے بیس بیس مثقال کے دو موتی نکلتا: راوی کہتا ہے کہ شکاری نے افسوس کے ساتھ ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا: اچھا تیسری بات بتا۔ قمری نے کہا، جب تو پہلی دو باتیں بھول گیا تو تیسری بات کیا بتاؤں؟ میں نے تجھ سے پہلے ہی نہیں کہا تھا کہ مافات پر افسوس نہ کرنا

برگذشتہ حسرت آوردن خطاست ✺ بازنا ید رفتہ یاد آں ہیاست

اور ناممکن بات کے ہونے کی تصدیق نہ کرنا۔ بھلا میں، میرا خون، میرے پر یہ سب مل کر بیس مثقال کے برابر نہیں تو میرے پوٹے میں بیس بیس مثقال کے دو موتی کیسے ہو سکتے ہیں۔ یہ کہہ کر قمری پھر سے اُڑی اور چمپت ہو گئی۔

اِغراءُ الصَّدیقِ علی الصَّدیق

دوست کو دوست کے خلاف اُبھارنا۔

وَجَّهَ عبدُ الملكِ الشعبيَّ الى ملكِ الروم في بعضِ الامورِ، فاستكبرَ الشعبيُّ فقالَ له مِنْ اهلِ بيتِ الملكِ انتَ؟ قالَ: لا، فلمّا اراد الرجوعَ الى عبدِ الملكِ، حَمَّلَه رقعةً لطيفةً، وقالَ له: اذا بلّغتَ صاحبَكَ جميعَ ما يحتاجُ الى معرفتِهِ من ناحيتِنا فادفَعْ اليه هذه الرقعةَ. فلمّا رجعَ الى عبدِ الملكِ، ذكرَ له ما احتاجَ الى ذكرِهِ، ونَهَضَ، فلمّا خَرَجَ، ذكرَ الرقعةَ فرجعَ فقالَ: يا اميرَ المؤمنينَ اللهَ حَمَّلَني اليكَ رقعةً أُنسيتُها، فدفعَها اليه، ونَهَضَ، فقرأَها عبدُ الملكِ وامرَ بردِّهِ، فقالَ، اعلِمتَ ما في الرقعةِ؟ قالَ: لا، قالَ: فيها، عَجِبتُ مِنَ العربِ كيفَ ملكتْ غيرَها! افتدري لِمَ كتبَ الىَّ بهذا؟ قالَ: لا، قالَ حَسَدَني عليكَ، فاراد ان يُغْرِيَني بقتلِكَ، فقالَ الشعبيُّ، لوَرَاكَ يا اميرَ المؤمنينَ! اما استكبرني، فبلغَ ذلكَ ملكَ الروم، فذكرَ عبدَ الملكِ وقالَ: للهِ ابوه، واللهِ ما اردتُّ الا ذلكَ،

حل لغات اِغراء: برانگیختہ کرنا۔ الشعبی دیکھو صفحہ ۱۲۲ استکبر: بزرگی پندا شت۔ نہض (ف) نہضاً: نہوضاً۔ اٹھنا۔ نا ہض: مقابلہ کرنا۔ حَسَد: حسد دلانا۔ حسد (ض۔ ن) حَسَداً: دوسرے سے نعمت کے زوال اور اپنے لئے حصول کی تمنا کرنا۔ حاسد: حسد کرنے والا۔

تشریح ۔ ۱۔ عبدالملک نے امام شعبی کو امور مملکت کے سلسلے میں قیصر روم کے پاس بھیجا۔ شاہ روم نے امام شعبی کو ایک عظیم شخصیت تصور کیا اور کہا: آپ شاہی خاندان سے ہیں؟ امام شعبی نے کہا: نہیں: جب آپ نے واپسی کا ارادہ کیا تو شاہ روم نے انکو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک دلچسپ مکتوب دیکھا، جب تو اپنے ساتھی کو ہمارے ملک کے تمام قابل ذکر حالات پہنچا چکے تو یہ رقعہ پیش کر دینا۔ امام شعبی عبدالملک کے پاس واپس آئے اور جو امور قابل ذکر تھے ان کا تذکرہ کیا اور اُٹھ کر چلے آئے راستہ میں وہ رقعہ یاد آیا تو آپ پھر لوٹے اور کہا، امیرالمؤمنین شاہ رُوم نے ایک خط بھی دیا تھا مجھے یاد نہیں رہا اور وہ خط عبدالملک کو دیدیا اور پھر واپس ہو گئے۔ عبدالملک نے خط پڑھنے کے بعد امام شعبی کو بُلا کر کہا، جانتے ہو خط میں کیا (لکھا) ہے؟ امام شعبی نے کہا نہیں۔ عبدالملک نے کہا، خط میں لکھا ہے کہ "مجھے اہل عرب پر بڑا تعجب ہے کہ انہوں نے اس جیسے (شعبی جیسے) شخص کے ہوتے ہوئے دُوسرے کو حکمران کیسے بنا لیا؟" اس کے بعد عبدالملک نے امام شعبی سے کہا، جانتے ہو اس نے یہ کیوں لکھا ہے؟ شعبی نے کہا نہیں۔ عبدالملک نے کہا اس نے مجھے آپ کے خلاف اُبھارا ہے۔ جس سے اس کا منشا آپ کے قتل پر برانگیختہ کرنا ہے۔

امام شعبی نے کہا، (اور خوب کہا) امیرالمؤمنین! (قیصر نے آپ کو نہیں دیکھا) اگر وہ آپ کو دیکھ لیتا تو مجھے اتنا بڑا نہ سمجھتا۔ اس کی اطلاع قیصر روم کو بھی ہو گئی تو اس نے عبدالملک کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا، "بخدا میرا یہی مقصد تھا"

ظرافتِ ادبیہ

ادبی چٹکلہ

قَالَ اَبُوْعُثْمَانَ بْنُ بَحْرِ الْجَاحِظُ: اَخْبَرَنِیْ رَجُلٌ مِّنْ رُؤَسَاءِ التُّجَّارِ قَالَ، کَانَ مَعَنَا فِی السَّفِیْنَةِ شَیْخٌ شُرْسِیُّ الْخُلُقِ طَوِیْلُ الْاَطْرَاقِ، وَکَانَ اِذَا ذُکِرَ لَهُ الشِّیْعَةُ غَضِبَ وَاحْمَرَّ وَجْهُهٗ، وَزَوٰی مِنْ حَاجِبَیْهِ فَقُلْتُ لَهٗ یَوْمًا: یَرْحَمُکَ اللّٰهُ مَا الَّذِیْ تَکْرَهُهٗ مِنَ الشِّیْعَةِ؟ فَاِنِّیْ رَاَیْتُکَ اِذَا ذُکِرُوْا غَضِبْتَ، وَقَبَضْتَ قَالَ، مَا اَکْرَهُ مِنْهُمُ الْاَهْذِهِ الشِّیْنِ فِیْ اَوَّلِ اِسْمِهِمْ، فَاِنِّیْ لَمْ اَجِدْهَا قَطُّ اِلَّا فِیْ کُلِّ شَرٍّ، وَشُؤْمٍ، وَشَیْطَانٍ، وَشَغَبٍ، وَشِقَاءٍ، وَشَنَارٍ، وَشَرٍّ، وَشَیْنٍ، وَشَکْوٰی، وَشُهْرَةٍ، وَشَتْمٍ، وَشَتٍّ، قَالَ اَبُوْعُثْمَانَ، فَمَا ثَبَتَ لِشِیْعِیٍّ بَعْدَهَا قَائِمَةٌ۔

حل لغات ظرافت دیکھو ص۵۲ ابوعثمان عمرو بن بحر بن محبوب الجاحظ الاصفہانی، امام الادباء صاحب التقلم متوفی ۲۵۵ھ عقیدۃً معتزلی تھا فرقہ جاحظیہ اسی کی طرف منسوب ہے۔ امام جاحظ گو بدصورتی میں ضرب المثل ہے اور کسی نے یہاں تک کہدیا ہے ؎

لو مسخ الخنزیر مسخا ثانیا ما کان الا دون مسخ الجاحظ

نیز خلیفہ متوکل علی اللہ نے جب اسکو اپنی اولاد کی تعلیم کے لئے بُلایا تو اس کی بدصورتی سے نہایت منقبض ہوا اور دس ہزار درہم دیکر واپس کر دیا۔ مگر خداوند تعالیٰ نے دولت علم سے بھی ایسا نوازا تھا کہ فضل و کمال میں انکی نظیر نہ تھی۔ کتاب الحیوان، کتاب المرجان، کتاب البیان والتبیین وغیرہ اس کا بین ثبوت ہے۔ اطراق دیکھو ص۵۳ اربد از بداوۃ خاکسار ہونا، شرسی بدخلق۔ شرس (س) شرسا۔ شراسۃ بدخلق ہونا۔ شیعہ پیرو، مددگار جو شیع، اشیاع۔ اس لفظ کا غالب استعمال ان لوگوں کے لئے ہے جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے طرفدار ہیں۔ زوی یزوی زیا، زویا۔ الشیٔ جمع کرنا۔ قبض کرنا۔ شوم دیکھو ص۵۲ شیطان سرکش و نافرمان جو شیاطین شطن (ن) شطنا سے ہے بمعنی مخالفت کرنا، کیونکہ شیطان نے اللہ کے حکم کی مخالفت کی ہے یا شطنت۔ الدار شطونا سے ہے بمعنی دُور ہونا کیونکہ شیطان اللہ کی رحمت سے دُور ہے۔ شغب (ف۔ س) شغبا۔ فساد برپا کرنا۔ شقاء دیکھو ص۶۸ شنار عار، بدزبانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عیب شین۔ عیب بشتم دیکھو مادہ شتم شح (ن ض س) شحا بخل کرنا۔

تشریح ۱۔ ابوعثمان (عمرو) ابن بحر جاحظ نے کہا ہے کہ مجھ سے ایک بہت بڑے تاجر نے بیان کیا ہے کہ ہمارے ساتھ کشتی میں ایک بوڑھا تھا نہایت بدخلق بڑا خاموش۔ جب بھی اس کے سامنے شیعہ کا تذکرہ ہوتا تو وہ غصہ سے بھڑک اٹھتا اس کے چہرہ کا رنگ بدل جاتا بھڑک چڑھ جاتا۔ ایک روز میں نے اس سے کہا، خدا آپ پر رحم کرے۔ آپکو شیعہ کی کونسی بات ناگوار ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ جب بھی آپکے سامنے شیعہ کا تذکرہ ہوتا ہے تو آپ غضبناک اور منقبض ہو جاتے ہیں۔ بوڑھے نے کہا: مجھے کوئی بات ناگوار نہیں البتہ لفظ شیعہ کے شروع میں جو شین ہے بس یہ ناگوار ہے۔ کیونکہ شین ہر امر فری شر میں موجود ہے۔ جیسے شر (برائی) شوم (نحوست) شیطان (سرکش) شغب (فساد برپا کرنا) شقاء (بدبختی) شنار (عار) شرر (چنگاری) شین (عیب) شوک (کانٹا) شکوہ (شکایت) شہرۃ (بدنامی) شتم (گالی) شح (بخل)۔ ابوعثمان جاحظ کہتا ہے اس کے بعد شیعی کے پاؤں نہ جم سکے۔

وَقَالَ رَجُلٌ لِبَعْضِ وُلَاةِ بَنِي الْعَبَّاسِ، وَأَنَا أَجْعَلُ فِي هِشَامِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ أَنْ يَقُولَ فِي عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِنَّهُ ظَالِمٌ قَالَ لَهُ، نَشَدْتُكَ اللهَ أَنَا مُحَمَّدٍ! أَمَا تَعْلَمُ؟ إِنَّ عَلِيًّا بَارَزَ الْعَبَّاسَ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ نَعَمْ، قَالَ، فَمِنَ الظَّالِمِ مِنْهُمَا؟ فَكَرِهَ أَنْ يَقُولَ الْعَبَّاسُ فَيُوَاقِعَ سَخَطَ الْخَلِيفَةِ أَوْ يَقُولَ، عَلِيٌّ، فَيُنْقِصَ أَصْلَهُ، قَالَ، مَا مِنْهُمَا ظَالِمٌ قَالَ، فَكَيْفَ يَتَنَازَعُ اثْنَانِ فِي شَيْءٍ لَا يَكُونُ أَحَدُهُمَا ظَالِمًا؟ قَالَ قَدْ تَنَازَعَ الْمَلَكَانِ عِنْدَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَا فِيهِمَا ظَالِمٌ وَلَكِنْ لِيُنَبِّهَا دَاوُدَ عَلَى الْخَطِيئَةِ، وَكَذَلِكَ هَذَانِ أَرَادَا تَنْبِيهَ أَبِي بَكْرٍ مِنْ خَطِيئَتِهِ، فَسَكَتَ الرَّجُلُ وَأَمَرَ الْخَلِيفَةُ لِهِشَامٍ بِصِلَةٍ

حل لغات دُلاۃ جمع دالی حاکم۔ ہشام بن عبدالحکم دیکھو مقدمہ صفحہ ۳۱ نشدتک (ن ض) نشدۃ۔ ہ اللہ قسم دینا۔ العثارۃ گم شدہ کو ڈھونڈنا۔ بارز لڑائی کے مقابلہ پر نکلنا۔ برز (ن) برزا میدان کی طرف نکلنا (ک) برازۃ افضل یا شجاعت میں اپنے ہمسروں سے بڑھ جانا۔ سخط غصہ، اسکت، خاموش کر دیا۔

تشریح ۱۔ ایک شخص نے کسی عباسی خلیفہ سے کہا کہ میں ہشام بن عبدالحکم کو (جو آنکہ وہ حضرت علیؓ کو خلفاء ثلاثہ سے افضل مانتا ہے) حضرت علیؓ کو ظالم کہنے پر مجبور کر دوں گا۔ چنانچہ اس نے کہا اے ابو محمد! میں تجھے خدا کا واسطہ دیکر پوچھتا ہوں کیا تو نہیں جانتا کہ حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے روبرو حضرت عباس کے ساتھ جھگڑا کیا تھا۔ ہشام نے کہا۔ ہاں میں جانتا ہوں۔ اس نے کہا (جب آپس میں جھگڑا ہوا ہے تو یقیناً ان میں سے کوئی ایک ظالم ہوگا تو فرمائیے) ان میں کون ظالم ہے؟ (ہشام کیلئے دو ہی راستے تھے یا حضرت علیؓ کو ظالم کہے یا حضرت عباس کو) ہشام نے یہ کہنا تو مناسب نہیں سمجھا کہ حضرت عباس ظالم ہیں، کیونکہ (اس صورت میں) خلیفہ کی ناراضگی میں پھنس جاتا اور یہ کہنا بھی اچھا نہ سمجھا کہ حضرت علیؓ (ظالم ہیں) کیونکہ اس کے اعتقاد کو ٹھیس لگتی تھی (جب دونوں صورتوں میں نجات کا راستہ نہ ملا تو) اس نے (تیسری صورت اختیار کرتے ہوئے) کہا، ان میں سے کوئی بھی ظالم نہیں۔ سائل نے کہا: یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ دو شخص ایک چیز کے بارے میں جھگڑا کریں اور کوئی بھی ظالم نہ ہو؟ ہشام نے کہا: (ہو سکتا ہے۔ چنانچہ) دو فرشتوں نے حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس جھگڑا کیا تھا اور ان میں کوئی بھی ظالم نہ تھا بلکہ یہ جھگڑا صرف حضرت داؤدؑ کو آپکی غلطی پر تنبیہ کرنے کیلئے تھا، اسی طرح ان حضرات نے بھی حضرت ابوبکرؓ کو (بزعم خود) انکی غلطی پر متنبہ کرنا چاہا تھا۔ پس ہشام نے (اس جواب سے) سائل کو خاموش کر دیا اور خلیفہ نے ہشام کیلئے انعام کا حکم دے دیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(فائدہ اولیٰ) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات حسرت آیات کے بعد حضرت عباسؓ و علیؓ دونوں حضرت ابوبکرؓ کے پاس تشریف لائے اور حضورؐ کے ترکہ سے وراثت کا مطالبہ کیا۔ حضرت عباسؓ نے چچا ہونے کے رشتے سے مطالبہ کیا اور حضرت علیؓ نے حضورؐ کی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ زہرہ کا حصہ طلب کیا کیونکہ آپ کے نکاح میں تھیں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کہا، حضورؐ کے ترکہ میں وراثت نہیں چلے گی۔ کیونکہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا ہے: "لا نورث ماترکنا صدقۃ" عبارت "ان علیا بارز العباس اھ" میں اسی کی طرف اشارہ ہے:

فائدہ ثانیہ: حضرت داؤدؑ کے پاس جھگڑا کرنیوالے فرشتے تھے یا انسان؛ نیز حضرت داؤد علیہ السلام نے کونسی گناہ کیا تھا جس پر آپ کو تنبیہ کی گئی؟ یہ ایک معرکۃ الآراء مقام ہے جس کو اہل علم کی موشگافیوں نے کچھ سے کچھ بنا دیا ہے۔ دراصل اسرائیلی روایات کی یہ خصوصیت ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کی ذوات قدسی صفات کی جانب ایسی مضحکہ خیز حکایات منسوب کرتی ہیں جن کو پڑھ کر ان مقدس ہستیوں کے متعلق نبی یا رسول ہونے کا تو کیا یقین ہو سکتا ہے، بھی باور نہیں ہوتا کہ وہ با اخلاق بزرگ ہستیاں ہیں۔ چنانچہ ان حکایات میں سے ایک خرافی روایت حضرت داؤد سے بھی تعلق رکھتی ہے۔ توراۃ کے صحیفہ سموئیل میں ہے:

"اور شام کے وقت داؤد اپنے پلنگ پر سے اٹھ کر شاہی محل کی چھت پر ٹہلنے لگا اور چھت پر سے ایک نہایت خوبصورت عورت کو نہاتے ہوئے دیکھا تو لوگ بھیج کر اس عورت کا حال دریافت کیا۔ کسی نے کہا اوریا کی بیوی ہے۔ داؤد نے اسے بلا کر اس سے صحبت کی پھر وہ اپنے گھر چلی گئی اور حاملہ ہو گئی۔ صبح کو داؤد نے یواب کیلئے اوریا کے ہاتھ ایک خط بھیجا جس میں لکھا تھا کہ اوریا کو گھمسان میں سب سے آگے رکھنا تاکہ وہ مارا جائے۔ چنانچہ اوریا مارا گیا اور جب اس کی بیوی کے سوگ کے دن پورے ہو گئے تو داؤد نے اسے اپنے محل میں رکھ لیا اور وہ اسکی بیوی ہو گئی۔ پر اس کام سے جو اس نے کیا تھا خداوند ناراض ہوا"۔

اس داستان میں حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف جو ناپاک اعمال منسوب کئے گئے ہیں وہ کھلا بہتان ہے۔ نعوذ باللہ منہ۔ محافظ ابن کثیر، ابن حزم، خفاجی، قاضی عیاض، ابوحیان، امام رازی اور دیگر محققین نے ان خرافات کو مردود قرار دے کر یہ ثابت کیا ہے کہ اس سلسلہ میں نبی معصوم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی تفصیل منقول نہیں ہے جس کی پیروی ضروری ہو جائے اور واقعہ کی اصل حقیقت وہ ہے جو حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے منقول ہے کہ حضرت داؤدؑ نے تقسیم کار کے پیش نظر اپنے معمولات کو چار دنوں پر اس طرح تقسیم کر دیا تھا۔ ایک دن خالص عبادت الٰہی کے لئے۔ ایک فصل مقدمات کیلئے۔ ایک خالص ذات کے لئے ایک بنی اسرائیل کی رشد و ہدایت کے لئے ——— اور اسمیں کوئی شبہ نہیں کہ انبیاء علیہم السلام کیلئے کثرت عبادت کے مقابلہ میں ادائیگی فرض میں انہماک عنداللہ زیادہ محبوب ہے لہٰذا حضرت داؤدؑ کی یہ تقسیم اگرچہ زندگی کے نظم کے لحاظ سے ہر طرح قابل ستائش تھی لیکن اسمیں ایک دن کو عبادت الٰہی کیلئے اس طرح خاص کر لینا کہ ان کا تعلق مخلوق خدا سے منقطع ہو جائے منصب نبوت اور منصب خلافت کے منافی تھا اس لئے آپکی اس روش کو ختم کرنے کے لئے اللہ نے اس طرح آزمائش میں مبتلا کر دیا کہ دو شخص جن کے درمیان ایک خاص مناقشہ تھا عبادت کے مخصوص دن میں حجرہ کی دیوار پھاند کر اندر داخل ہو گئے۔ حضرت داؤدؑ نے اچانک خلاف عادت اس طرح دو انسانوں کو موجود پایا تو بتقاضائے بشری گھبرا گئے۔ دونوں نے صورتحال کا اندازہ کرتے ہوئے عرض کیا آپ خوف نہ کریں۔ ہماری اچانک اس طرح داخل ہونے کی وجہ یہ قضیہ ہے اور ہم اس کا فیصلہ چاہتے ہیں۔ تب حضرت داؤدؑ نے واقعات کو سنا اور فیصلہ فرمائی (جو قرآن میں مذکور ہے) فیصلہ کرنے کے بعد حضرت داؤدؑ کو فوراً تنبہ ہوا کہ مجھ کو خدائے تعالیٰ نے اس آزمائش میں کس لئے ڈالا ہے اور وہ حقیقت حال کو سمجھ کر خدا کی درگاہ میں سربسجود ہوئے اور استغفار کیا۔ (قصص القرآن تبغیر)

(وَسَمِعَ) اَعْرَابِیٌّ اَبَا الْمَکْنُوْنِ النَّحْوِیَّ وَھُوَ یَقُوْلُ فِیْ دُعَاءِ الْاِسْتِسْقَاءِ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَاِلٰھَنَا وَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَوْلَانَا فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ نَبِيِّنَا ، وَمَنْ اَرَادَ بِنَا سُوْءً فَاَحِطْ ذٰلِكَ السُّوْءَ بِهٖ كَاحَاطَةِ الْقَلَائِدِ بِاَعْنَاقِ الْوَلَائِدِ ثُمَّ اَرْسِخْهُ عَلٰى هَامَتِهٖ كَرُسُوْخِ التَّسْجِيْلِ عَلٰى هَامِ اَصْحَابِ الْفِيْلِ اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيْثًا مَرِيْعًا مُجَلْجِلًا مُسْتَمْتِرًا سَحًّا مَسْكُوْبًا طَبَقًا غَدَقًا مُنْفَجِرًا نَافِعًا تَمِتُّنَا وَغَيْرَ ضَارٍّ لِحَاقَتِنَا ، فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ ، يَا خَلِيْفَةَ نُوْحٍ ، هٰذَا الطُّوْفَانُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ، دَعْنِيْ حَتّٰى اٰوِيَ اِلٰى جَبَلٍ يَعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَاءِ۔

حل لغات استسقاء بارش طلب کرنا دیکھو صلہ احط احاطے سے امر حاضر ہے۔ قلائد جمع قلادہ ہار۔ مالا۔ اعناق جمع عنق گردن الولائد جمع ولیدۃ نادینہ۔ ولدت لذۃ۔ ولادۃ جننا۔ ارسخہ ارساخ سے امر حاضر ہے ثابت اور مضبوط کرنا۔ رسخ، (ن) سوغا گڑھنا۔ ہامہ تخفیف میم بمعنی پیشانی اور ہامۃ بتشدید میم ہر زہر دار کیڑا جیسے سانپ بچھو وغیرہ ہر ہوام۔ اور کبھی ہوام کا اطلاق ان کیڑوں پر بھی ہوتا ہے جو زہر دار نہیں جیسے حدیث میں ہے۔ "ایوذیک ہوامّ راسک"۔ یہاں ہوام راس سے مراد جوئیں ہیں۔ السجیل کنکر۔ فرابی نے مجاہد سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ سجیل فارسی زبان کے دو لفظ ہیں جن کو اہل عرب نے ایک کلمہ بنا دیا۔ ایک کلمہ سنج بمعنی پتھر اور دوسرا کلمہ جیل بمعنی مٹی۔ پس اس کے معنی سنگِ گل یعنی کنکر ہوئے۔ ابن جنی نے کتاب المحتسب میں ذکر کیا ہے کہ حبش کی زبان میں سجل کے معنی کتاب کے ہیں۔ بعض نے سجیل کو اسی سے ماخوذ مانا ہے۔ اصحاب الفیل، اصحاب ابرہہ جنہوں نے مکہ پر چڑھائی کی تھی۔ غیثا مراد بارش۔ مغیثا فریادرس۔ مریعا امرع۔ الوادیُ ومرع (س) مُرْعًا (ک) مراعۃ سرسبز ہونا۔ مجلجلا گرجنے والا بادل۔ مستمرا استمر المطر بکثرت ہونا۔ سحا (دن) وسحوحا بہت بہنا۔ طبقا۔ عام بارش۔ غدقا۔ موٹی موٹی بوندوں والی بارش۔ الطوفان، غرق کرنے والا سیلاب۔ اخفش نے کہا ہے کہ از روئے قیاس اس کا واحد طوفانۃ ہے۔ دعنی ودع یدع چھوڑنا۔ اوی (ض) اویا۔ اوا۔ الیہ پناہ لینا۔ اوی جائے پناہ یعصمنی (ض) عصمۃ، بچانا۔ محفوظ رکھنا (س) عصما۔ الظبی سفید ٹانگوں والا ہونا۔ عصم۔ وہ کھیل جس میں ایک یا دونوں سفید پاؤں والا جانور ہو۔

تشریح:۔ ایک دیہاتی نے ابوالمکنون نحوی کو دعا استسقاء میں یہ کہتے ہوئے سنا۔ اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! اے ہمارے آقا! رحمت کا ملہ نازل فرما ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور جو شخص ہمارے ساتھ برائی کا ارادہ کرے تو اس برائی سے اس کا اس طرح احاطہ کر جس طرح ہار عورتوں کی گردنوں کا احاطہ کر لیتا ہے۔ پھر اس برائی کو اس کی کھوپڑی پر اس طرح جما دے جس طرح اصحاب فیل کی کھوپڑیوں پر کنکریں گڑ گئی تھیں۔ اے اللہ! ہمیں ایسی بارش سے سیراب کر جو فریادرس ہو۔ باعث ارزانی ہو۔ خوب گرج کر برسنے والی ہو، بہت بہنے والی ہو، عام ہو، موسلا دھار ہو۔ ہم سب کیلئے نافع ہو۔ کسی کے لئے نقصان دہ نہ ہو۔ یہ سنکر دیہاتی نے کہا: اے خلیفۂ نوح! قسم ہے رب کعبہ کی یہ (جو تو طلب کر رہا ہے) بالکل طوفان ہے (جو ساری دنیا کو غرق آب کر دے گا) ذرا مجھے اتنی مہلت دے کہ میں کسی پہاڑ کی پناہ لوں جو مجھے پانی سے محفوظ رکھ سکے"۔

الاستقسام بالازلام

تیروں سے فال نکالنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معنی الاستقسام بالازلام طلب معرفۃ ما قسم من الخیر والشر بواسطۃ ضرب القداح وقیل معنی الاستقسام بالازلام طلب معرفۃ کیفیۃ قسمۃ الجزور باقداح وھی عشرۃ اقدام الفذ ثم التوأم ثم الرقیب ثم الحلس ثم النافس ثم المسبل ثم المعلی وھذہ الاقداح السبعۃ لھا انصباء من جزور ینحرونھا ویقسمونھا علی العادۃ بینھم والثلثۃ الاخر لانصیب لھا وھو السفیح والمنیح والوغد کان اھل الجاھلیۃ یجمعون عشرۃ انفس ویشترون جزورا ویجعلون لحمہ ثمانیۃ وعشرین جزءً ویجعلون لکل واحد من حصا الازلام نصیبا معلوما للفذ سھم وللتوأم سھمان وللرقیب ثلثۃ اسھم وللحلس اربعۃ اسھم وللنافس خمسۃ وللمسبل ستۃ وللمعلی سبعۃ ویجعلون الازلام فی خریطۃ ویضعونھا علی ید رجل ثم یجعل ذلک الرجل یحرکھا فیخرج باسم کل رجل قدحا منھا ومن خرج لہ قدح من ارباب الانصبا یجعل للفقراء ولا یاکل منہ شیئا ویفتخرون بذلک وینذمون من لم یدخل فیہ و یسمونہ البرم یعنی اللئیم +

حل لغات ازلام جمع زلم فال نکالنے کا تیر۔ اقداح۔ جمع قدح بے نصل اور بے پر کا تیر۔ خریطہ تھیلا، خرط (ن) خرطا۔ الجواہر تھیلے میں جمع کرنا۔ الورق ہاتھ سے مار کر پتے جھاڑنا۔ العود خراد سے ہموار کرنا۔ الجزور دیکھو صـ۶۱۔ انصباء جمع نصیب حصہ۔ ینذمون دیکھو صـ۶۹ البرم دیکھو صـ۹۵

تشریح:۔ الاستقسام بالازلام کے معنی فال نکالنے کے تیروں کے واسطے مقسوم شدہ خیر و شر کو جاننا ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ بے نصل تیروں کے ذریعہ سے اونٹوں (گوشت) کی تقسیم کی کیفیت کو جاننا ہے اور وہ (بے نصل تیر جن کے ذریعہ سے کیفیت طلب کی جاتی تھی) دس ہیں۔ فذ۔ توأم۔ رقیب۔ حلس۔ نافس۔ مسبل۔ معلیٰ۔ جن اونٹوں کو وہ لوگ ذبح کر کے حسب عادت تقسیم کرتے تھے ان کے گوشت سے ان مذکورہ بالا تیروں کے حصے متعین تھے اور دو کے تین تیروں کا یعنی سفیح، منیح، وغد کا کوئی حصہ مقرر نہ تھا۔ زمانہ جاہلیت میں اہل (عرب کی یہ عادت تھی کہ) دس آدمی جمع ہو کر اونٹ خرید لیتے تھے اور (ذبح کر کے) انکے گوشت کے اٹھائیس حصے کر کے ہر تیر کا حصہ مقرر کر لیتے تھے بایں طور کہ فذ کا ایک حصہ توأم کے دو رقیب کے تین حلس کے، چار نافس کے پانچ مسبل کے چھ معلی کے تھا۔ اس بعد سب تیروں کو ایک تھیلے میں رکھ کر ایک شخص کے ہاتھ پر رکھ دیتے تھے وہ اس کو ہلاتا تھا اور جس کے نام پر حصوں والے تیروں میں سے کوئی تیر نکل آتا تھا تو وہ اس کا حصہ خود نہ کھاتا تھا بلکہ فقراء کو دیدیتا تھا اس عمل پر وہ لوگ فخر کرتے تھے اور جو شخص اس میں شریک نہ ہوتا اسکو ملامت کرتے اور کنجوس کہا کرتے تھے۔"

فائدہ بعض مفسرین نے کلام پاک کی آیت "وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ" میں ازلام سے مراد تقسیم کے تیر لیے ہیں جو زمانہ جاہلیت میں لحم ذبیح کے بانٹنے میں استعمال ہوتے تھے اور وہ ایک صورت قمار (جوئے) کی تھی جیسے آج کل چٹھی ڈالنے کی رسم ہے۔ ان تیروں کی تفصیل آپکے سامنے آچکی۔ علامہ ابن حاجب نے ان سب کے ان اشعار میں ذکر کیا ہے ؎

ھی فذ توام ورقیب ٭ حلس ونافس ثم مسبل۔
والمعلی لہ غدم سفیح ٭ ومنیح وذی الثلاثۃ تھمل ٭ ولکل مما عدا ما نصیب ٭ مثلہ ان تعدادل ادل ٭

حافظ عماد الدین ابن کثیر وغیرہ محققین کے نزدیک راجح یہ ہے کہ ازلام سے مراد وہ تیر ہیں جن سے مشرکین مکہ کسی اشکال اور تردد کے وقت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنے ارادوں اور کاموں کا فیصلہ کرتے تھے۔ یہ تیر خانہ کعبہ میں قریش کے سب سے بڑے بت "ہبل" کے پاس رکھے تھے کسی پر "امرنی ربی" لکھا تھا کسی پر "نہانی ربی" تحریر تھا۔ اسی طرح ہر تیر پر یوں ہی اکثل کچو باتیں لکھ چھوڑی تھیں۔ جب کسی کام میں مذبذب ہوا تو تیر نکال کر دیکھ لئے اگر "امرنی ربی" والا تیر نکل آیا تو کام شروع کر دیا اور اس کے خلاف نکلا تو رک گئے۔ گویا بتوں سے یہ ایک قسم کا مشورہ اور استعانت تھی۔ چونکہ اس رسم کا مبنی خالص جہل، شرک، اوہام پرستی پر تھا اس لئے قرآن کریم نے نہایت تغلیظ و تشدید کے ساتھ اس کی حرمت کو ظاہر فرمایا ہے۔

نصیحتِ سیدنا نوحؑ لابنہ ونتیجۃ مخالفۃ اوامر الوالدین

حضرت نوح کی نصیحت اپنے بیٹے کو اور والدین کی مخالفت کا نتیجہ

؎ چو کنعاں را طبیعت بے ہنر بود ✺ پیمبر زادگی قدرش نیفزود (سعدی)

وخرج عن طاعته ولدٌ كنعان فقال له "يا بُنَيَّ اركب معنا ولا تكن مع الكافرين فاجابه بقوله "سآوي الى جبل يعصمني من الماء" قال "لا عاصم اليوم من امر الله الا من رحم" و حال بينهما الموج فكان من المغرقين" ثم نبع الماء من الارض ونزل المطر من السماء حتى علا الماء فوق الجبال فمكث الطوفان ستة اشهر ثم اوحى الله تعالى الى الارض والسماء بقوله يا ارض ابلعي ماءك ويا سماء اقلعي وغيض الماء وقضي الامر واستوت على الجودي وكان هذا الاستواء على جبل الجودي يوم عاشوراء وبعد ان جفت الارض "قيل يا نوح اهبط بسلام منا وبركات عليك وعلى امم ممن معك" ثم ان من كان مع نوح من المؤمنين عاشوا بعد ذلك قليلا فلم يبق الا نوح واولاده الثلاثة سام وحام ويافث ونساؤهم ففرق بينهم ابوهم نوح حتى ذهب كل الى ناحية فعمرها باولاده حتى صار الادميون كما ترى من عهد نوح الى وقتنا هذا من نسله عليه السلام ولذا سمي ابا البشر الثاني بعد سيدنا آدم عليه السلام۔

حل لغات نصیحۃ دیکھو ص۵۹ سآوی مضارع ہے دیکھو ص۱۲ "یعصمنی" دیکھو ص۶۸ نبع دیکھو ص۳۸ حال حیلولۃ حائل ہو جانا۔ علا (ن) علوًا بلند ہونا۔ مکث (ن) مکثًا (ک) مکاثۃ ٹھیرنا ص ماکث، مکیث، الطوفان دیکھو ص۱۱۲ ارض دیکھو ص۳۶ ابلعی امر حاضر ہے۔ بلع (ف) بلعًا نگلنا۔ یہاں زمین کا پانی کو چوس لینا اور خشک کر دینا مراد ہے۔ اقلعی۔ عن کذا باز رہنا۔ قلع (ف) قلعًا الشئ جڑ سے اکھاڑنا۔ غیض۔ غاض (ض) غیضًا پانی کا کم ہونا۔ نیچے اُتر جانا۔ الجودی ایک پہاڑ کا نام ہے جو بعض کے نزدیک موصل میں تھا اور بعض کے نزدیک شام میں اور بعض کے نزدیک بابل میں۔ توارۃ میں جودی کو "ارارات" کے پہاڑوں میں کہا گیا ہے۔ ارارات درحقیقت جزیرہ کا نام ہے۔ یعنی اس علاقہ کا نام ہے جو فرات و دجلہ کے درمیان دیار بکر سے بغداد تک مسلسل چلا گیا ہے۔ عاشوراء محرم کی دسویں تاریخ۔ یہ اسلامی نام ہے۔ جفت (س، ض، ف) جفافًا، جُفوفًا خشک ہونا ص جاف۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جف لوگوں کی جماعت، جُفٹ خشک زمین۔ اہبط (ن، ض) ہُبُوطًا پہاڑ سے اُترنا۔ نقصان یا لڑائی میں پڑنا۔ اَللّٰھُمَّ غَبَطًا لَا ہُبُوطًا ؛ اے اللہ! لوگ ہم پر غلط کریں نہ یہ کہ ہم اپنی حالت سے پستی میں آجائیں۔ ہُبُوط، ڈھلوان جگہ۔ نشیب کی زمین۔ اَلَم جمع اُمت گروہ۔ عاشوا (ض) عَیشًا۔ مَعِیشَۃ زندگی بسر کرنا۔ ض عائش۔ معاش جس چیز سے زندگی بسر ہو سکے۔ ج مَعَائِش؛

تشریح: حضرت نوح علیہ السلام کا لڑکا (یام یعنی) کنعان آپکی اطاعت سے باہر ہو گیا۔ آپ نے اُس سے کہا۔

؎ ای بیا در کشتی با با نشیں ❊ تا نگردی غرق طوفاں ای پسر

بیٹا! ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور کافروں کے ساتھ مت رہ۔

؎ گفت می رفتم براں کوہ بلند ❊ عاصمست آں گہ مرا از ہر گزند

وہ بولا میں کسی پہاڑ پر چڑھ جاؤنگا جو مجھے پانی سے بچا لیگا۔ آپ نے فرمایا! (کس غلط میں پڑا ہے؟ یہ معمولی سیلاب نہیں۔ عذاب الٰہی کا طوفان ہے پہاڑ کی کیا حقیقت) کوئی چیز آج خدا کے عذاب سے نہیں بچا سکتی مگر جس پر خدا ہی رحم کرے (وہ بچ سکتا ہے۔

؎ اندریں گفتن بدند و موج تیز ❊ بر سر کنعاں زدو شد ریز ریز

باپ بیٹے کی یہ گفتگو پوری نہ ہوئی تھی کہ (دونوں میں پانی کی ایک موج حائل ہو گئی اور کنعان ڈوبنے والوں میں سے ہو گیا۔ پھر اس قدر پانی آیا کہ گویا زمین کے پرنالے پھٹ گئے اور آسمان کے دہانے کھل گئے یہاں تک کہ پانی پہاڑ سے بھی اُونچا ہو گیا اور چھ ماہ کی مدت تک یہ طوفان یوں ہی رہا اس کے بعد اللہ نے زمین و آسمان کو حکم کیا کہ اے زمین اپنا پانی نگل جا اور اے آسمان تھم جا۔ اور پانی سکھا دیا گیا اور (ان مجرمین کو سزا دینے کا) کام پورا ہو گیا۔ اور کشتی جودی پہاڑ پر جا لگی اور جودی پہاڑ پر کشتی کا ٹھہرنا محرم کی دسویں تاریخ میں تھا۔ جب زمین خشک ہو گئی تو حکم ہوا اے نوحؑ! ہماری سلامتی کے ساتھ اتر اور برکتوں کے ساتھ تجھ پر اور ان فرقوں پر جو تیرے ساتھ ہیں۔ پھر جو لوگ حضرت نوح کے ساتھ تھے یعنی مومنین وہ طوفان کے بعد تھوڑے عرصہ تک زندہ رہے (بعد کو سب ختم ہو گئے) صرف حضرت نوحؑ اور آپکے تین لڑکے حام۔ سام۔ یافث اور انکی بیویں باقی رہیں۔ حضرت نوح نے ان سب کو متفرق مقامات میں منتقل کر دیا اور یہ لوگ اپنی اپنی اولاد کو لے کر مختلف خطوں میں جا بسے (اور نسل بڑھتی رہی) یہاں تک کہ حضرت نوح کے زمانہ سے آج تک آدمیوں کی تعداد اس حد تک پہنچ گئی جس کو تم دیکھ رہے ہو۔ اسی لئے حضرت نوحؑ کو حضرت آدمؑ کے بعد ابو البشر ثانی کہا جاتا ہے۔

(فائدہ) کنعان حضرت نوحؑ کا حقیقی لڑکا تھا یا غیر حقیقی، صحیح یہ ہے کہ حقیقی بیٹا تھا مگر اس حضرت نوحؑ کی مبارک و رشد کی جگہ اپنی کافر والدہ کی آغوش تربیت اور خاندان کے ماحول نے بُرا اثر ڈالا اور وہ نبی کا بیٹا ہونے کے باوجود کافر ہی رہا ؎

پسر نوح با بداں بنشست ❊ خاندان نبوتش گم شد

زینہار از قرین بد زینہار ❊ وقنا ربنا عذاب النار

قرآن اس کا شاہد ہے قال تعالیٰ وَنَادٰی نُوْحُ ِ ابْنَہٗ، یہ حضرت نوحؑ کا قول بھی اسی کا مؤید ہے کیونکہ آپنے "یَا بُنَیَّ" کہہ کر پکارا ہے۔ رہا یہ کہنا کہ لفظ ابن کا اطلاق مجازی ہے سو یہ حقیقت سے مجاز کیطرف بلا ضرورت عدول کرنا ہے جو جائز نہیں بعض علماء کا خیال یہ ہے کہ حقیقی بیٹا نہ تھا پھر اس بارے میں دو جماعتیں ہیں ایک تو یہ کہتی ہے کہ ربیب تھا یعنی حضرت نوحؑ کی بیوی کے پہلے شوہر کا لڑکا تھا جو حضرت نوحؑ سے نکاح کے بعد ان کی آغوش میں پلا بڑھا اور دوسری جماعت حضرت نوحؑ کی اس کافرہ بیوی پر خیانت عصمت کا الزام لگاتی ہے ان حضرات کو اس قول کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ ایک نبی معصوم کا بیٹا کافر ہونا یہ بعید ہے۔ مگر یہ خیال صحیح نہیں کیونکہ حضرت ابراہیم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علیہ السلام کے باپ آزر بُت تراش و بُت پرست کافر تھے جب کہ ایک جلیل القدر پیغمبر کے باپ کے کفر سے منصب نبوت میں مطلق فرق نہیں آتا تو پھر نبی کے بیٹے کے کفر سے اس پیغمبر کی عظمت میں کیا نقص آسکتا ہے۔ بلکہ حقیقت شناس کی نظر میں تو یہ قدرت کاملہ کا مظہر اتم ہے کہ وہ بنجر زمین میں گلاب اُگا دیتا ہے اور گلاب کے مہکتے ہوئے پھولوں کے ساتھ خار پیدا کر دیتا ہے ؎

ہنر بنمائی اگر داری نہ گوہر ❁ گل از خارست و ابراہیم از آزر

؎ در کارخانۂ عشق از کفر ناگزیرست ❁ آتش کرا بسوز د کہ بولہب نباشد

نیز نبی کے پاس صبح و شام خدائے برتر کی وحی آتی ہے پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ نبی کے گھر میں ایک فاحشہ و زانیہ اسکی رفیق حیات بھی ہے اور خدا کی وحی یا اس سے قطعاً خاموش ہو اگر حضرت نوح کی بیوی ایک مرتبہ بھی ایسا اقدام کرتی تو وحی الٰہی فوراً نبی کو مطلع کر کے تفریق کرا دیتی یا کم از کم "تو بتہ نصوحاً" پر جا کر معاملہ ٹھہرتا بہرحال صحیح یہ ہے کہ کنعان حقیقی بیٹا تھا اور کافر تھا

۔البتہ یہ سوال ضرور ہوتا ہے کہ جب حضرت نوحؑ نے " رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا" فرما کر بددعا کی ہے تو کنعان کے کافر ہونے کے باوجود اسکی نجات کیوں طلب کی؟ جواب یہ ہے کہ حضرت نوحؑ کنعان کو اسکی منافقانہ اوضاع و اطوار کو دیکھ کر غلط فہمی سے مومن سمجھ رہے تھے۔ اس لئے نجات طلب کی۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ آپ اسکو کافر ہی سمجھتے تھے۔ مگر سوال کا منشا یہ ہو کہ " انجاء" کے ذکر میں "اہل" کو چونکہ عام مومنین سے الگ کر کے بیان فرمایا تھا اس لئے آپ نے سمجھا کہ میرے اہل کو اس دنیوی عذاب سے محفوظ رکھنے کیلئے ایمان شرط نہیں اور " الا من سبق علیہ القول" مجمل تھا اس لئے مصداق کی تعیین نہیں کر سکے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کو شفقت پدری کے جوش میں یہ خیال ہوا کہ شاید طوفان کے حیرت انگیز ہولناک منظر کو دیکھ کر ایمان لے آئے فصار قولہ یا بنی ارکب معنا ہ بمنزلۃ ان یقول "یا بنی آمن بالقدر ولا تکن مع الکفرین فی الکفر وارکب مع المومنین"

ذکاوۃ الملوک وحسن الطلب

بادشاہوں کی ہوشیاری اور سوال کی خوبی !

ولما دخل ابو جعفر المنصور المدینۃ قال للربیع: ابغنی رجلاً عاقلاً عالماً بالمدینۃ لیقفنی علی دورھا فقد بعُد عھدی بدیار قومی: فالتمس لہ الربیعُ فتیً من اعقل الناس، واعلمھم فکان لا یبتدئ باخبار حتی یسأل المنصورُ فیجیبہ باحسن عبارۃ واجود بیان، واوفی معنیً، فاعجب المنصورُ بہ، وامر لہ بمال، فتأخر عنہ، ودعتہ الضرورۃ الی استیجازہ فاجتاز ببیت عاتکۃ فقال: یا امیر المؤمنین ھذا بیتُ عاتکۃ الذی یقول فیہ الاحوص ؎

یا بیتَ عاتکۃ الذی اتعزّل	حذر العِدا وبہ الفؤادُ موکّل

ففکر المنصورُ فی قولہ، وقال: لم یخالف عادتہ بابتداء الاخبار دون الاستخبار الا لامرٍ واقبل یردد القصیدۃ، ویتصفحھا بیتاً بیتاً حتی انتھی الی قولہ فیھا ؎

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وارك تفعل ما تقول وبعضهم	مَزِقُ اللسانِ يقول ما لا يفعلُ

فقال: يا ربيعُ: هل أوصلتَ الى الرجلِ ما أمرنا له به؟ فقال: أخّرتُه عنه: لعلّةٍ ذكرها الربيعُ، فقال: عجّل له مضاعفًا: وهذا لطفُ تعريضٍ من الرجل وحُسنُ فهمٍ من المنصور

حل لغات ذکاوۃ دیکھو صـ۲۰۰، المنصور الربیع ابو الفضل بن یونس بن ابی فروہ کیسان الحفار، انتہائی ذکی، فصیح بلیغ، نافذ امور حساب دان تھا، ابتدا میں منصور کے یہاں دربان تھا پھر ابو ایوب مرزبانی کے عہدہ وزارت پر آگیا تھا مات مسموماً سنہ ۱۲۰ھ البغی۔ بغا (ن) بُغواً۔ الشیٔ غور سے دیکھنا۔ بغی (ض) بُغیاً۔ بُغیۃ۔ الشیٔ طلب کرنا، علیہ ظلم کرنا، ص باغ ج بُغاۃ۔ بُغی زانیہ، بغایا دو جمع دار دیکھو صـ۲۰۰ فتی جوان دیکھو صـ۲۰۰ استنجاز طلب وفاء عہد۔ اجتاز اجتیازاً گذرنا۔ احوص تنگ گوشہ چشم والا۔ عبداللہ بن محمد عاصم انصاری شاعر متوفی سنہ ۱۲۰ھ کا لقب ہے۔ اتعزل مضارع متکلم ہے تعزل سے بچنا ہونا۔ عزل (ض) عزلاً جدا کر دینا۔ الاعداء جمع عدو دشمن۔ الفواد دل دیکھو صـ۲۰۰ تیصفحها یصفح۔ الشیٔ تامل کرنا۔ صفح (ف) صفحاً عنہ اعراض کرنا۔ گناہ معاف کرنا۔ مذق اللسان جسکی زبان جھوٹ اور سچ دونوں طرف چلتی ہو۔ مذق (ن) دودھ میں پانی ملانا۔

تشریح جب ابو جعفر منصور مدینہ میں آیا تو اس نے ربیع سے کہا کہ پوری چھان بین کیساتھ کوئی ایسا آدمی تلاش کر جو دانشمند ہو اور مدینہ سے خوب واقف ہو تاکہ مجھے مدینہ کے محلوں سے باخبر کر سکے کیونکہ اپنی قوم کے وطن اور محلوں سے میرا تعلق بعید ہو چکا ہے۔ یعنی میں عرصہ تک اپنی قوم کے گھروں کی خبر گیری نہیں کر سکا۔ ربیع نے ایک دانشمند اور صاحب علم جوان تلاش کیا جو خبر دہی میں اس وقت تک لب کشائی نہ کرتا تھا جب تک کہ منصور اس سے دریافت نہ کرے (جب منصور اس سے کچھ دریافت کرتا تو) سنجیدہ عبارت اور عمدہ بیان کیساتھ جواب دیتا تھا منصور نے اس کو بہت پسند کیا اور کچھ مال (دیدینے) کا حکم کیا مگر (مال دینے میں) تاخیر کی گئی یہاں تک کہ اس کو ایک ایسی ضرورت پیش آگئی جس نے طلب ایفاء وعدہ پر مجبور کر دیا۔ ایک روز وہ عاتکہ کے مکان پر گذرا تو اس نے کہا: امیر المومنین! یہ عاتکہ کا وہ مکان ہے جس کے بارے میں احوص نے یہ شعر کہا ہے ؎ یا بیت عاتکۃ اے قیامگاہ عاتکہ میں تجھ سے بوجہ خوف دشمنان کنارہ کش ہو گیا لیکن میرا دل تجھ ہی سے وابستہ ہے منصور نے اس بات میں خوب غور کیا اور (دل میں) کہا کہ خلاف عادت اس شخص کا بلا استفسار خبر دینا بلا وجہ نہیں ہے اسلئے منصور قصیدہ کو بار بار پڑھنے لگا اور ایک ایک شعر میں جستجو کرنے لگا تا آنکہ وہ احوص کے اس شعر پر پہنچا ؎ وارک اے ہاں بیشک تو جو کہتا ہے وہی کرتا ہے اور بعض لوگ ملاوٹی باتیں کرنیوالے ہیں جو کہتے ہیں وہ نہیں کرتے منصور نے کہا، ربیع! ہمنے جو اس شخص کیلئے مال کا حکم کیا تھا وہ اسکو دیا ہے؟ (یا نہیں) ربیع نے کہا: میں نے کسی وجہ سے مؤخر کر دیا تھا اور وہ وجہ بھی ذکر کر دی۔ منصور نے کہا: بہت جلد روپیہ اور دو چند کر کے دے دو۔

كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ مَنْصُورٌ أَيَّامَ بَنِي أُمَيَّةَ إِذَا دَخَلَ دَخَلَ مُسْتَتِرًا، فَكَانَ يَجْلِسُ فِي حَلْقَةِ أَزْهَرَ السَّمَّانِ الْمُحَدِّثِ، فَلَمَّا أَفْضَتِ الْخِلَافَةُ، قَدِمَ عَلَيْهِ أَزْهَرُ، فَرَحَّبَ بِهِ وَقَرَّبَهُ وَقَالَ لَهُ: مَا حَاجَتُكَ يَا أَزْهَرُ؟ قَالَ: دَارِي مُنْهَدِمَةٌ وَعَلَيَّ أَرْبَعَةُ آلَافِ دِرْهَمٍ، وَأُرِيدُ لَوْ أَنَّ ابْنِي مُحَمَّدًا ابْنِي بِعِيَالِهِ فَوَصَلَهُ بِاثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا، وَقَالَ: قَدْ قَضَيْنَا حَاجَتَكَ يَا أَزْهَرُ، فَلَا تَأْتِنَا طَالِبًا فَأَخَذَهَا وَارْتَحَلَ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ سَنَةٍ أَتَاهُ فَلَمَّا رَآهُ أَبُو جَعْفَرٍ قَالَ: مَا حَاجَتُكَ؟ يَا أَزْهَرُ! قَالَ: جِئْتُكَ مُسَلِّمًا، قَالَ: إِنَّهُ يَقَعُ فِي خُلُدِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّكَ جِئْتَ طَالِبًا، قَالَ: مَا جِئْتُكَ إِلَّا مُسَلِّمًا قَالَ: قَدْ أَمَرْنَا لَكَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِاثْنَيْ عَشَرَ اَلْفًا وَاذْهَبْ فَلَا تَأْتِنَا طَالِبًا وَلَا مُسَلِّمًا، فَأَخَذَهَا وَمَضٰى، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ سَنَةٍ أَتَاهُ، قَالَ مَا حَاجَتُكَ؟ يَا أَزْهَرُ! قَالَ: أَتَيْتُ عَائِدًا، قَالَ: إِنَّهُ يَقَعُ فِي خَلَدِي أَنَّكَ جِئْتَ طَالِبًا، قَالَ: مَا جِئْتُ إِلَّا عَائِدًا، قَالَ قَدْ أَمَرْنَا لَكَ بِاثْنَيْ عَشَرَ اَلْفًا وَاذْهَبْ فَلَا تَأْتِنَا طَالِبًا وَلَا مُسَلِّمًا وَلَا عَائِدًا، فَأَخَذَهَا، وَانْصَرَفَ فَلَمَّا مَضَتِ السَّنَةُ أَقْبَلَ، فَقَالَ لَهُ: مَا جَاءَ بِكَ؟ يَا أَزْهَرُ! قَالَ: دُعَاءٌ كُنْتُ أَسْمَعُكَ تَدْعُو بِهِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! جِئْتُ لِأَكْتُبَهُ، فَضَحِكَ أَبُو جَعْفَرٍ، وَقَالَ: إِنَّهُ دُعَاءٌ غَيْرُ مُسْتَجَابٍ وَذٰلِكَ إِنِّي قَدْ دَعَوْتُ اللّٰهَ بِهِ أَنْ لَّا أَرَاكَ فَلَمْ يَسْتَجِبْ لِي، وَقَدْ أَمَرْنَا لَكَ بِاثْنَيْ عَشَرَ اَلْفًا وَتَعَالَ مَتٰى شِئْتَ فَقَدْ أَعْيَيْتَنِي فِيكَ الْحِيَلُ۔

حل لغات النُّمان روغن فروش، ابوبکر ازہر بن سعد باہلی مولود ۱۱۱ھ متوفی ۲۰۳ھ محدث کا لقب ہے۔ انہوں نے ۹۴ سال کی عمر پائی ہے۔ شذرات الذہب ص۵ افضت افضاء سے ماضی ہے پہنچا۔ رحب مرحبا کہنا۔ بنی بعیالہ زن خویش را بخانہ خود آوردن عائداً عیادۃ سے اسم فاعل ہے۔ بیمار پرسی کرنا۔ اعیتنی اِعیاء سے ہے تھکا دینا:

تشریح: ابوجعفر منصور بنو امیہ کے زمانہ میں جب کبھی آتا تھا تو چھپ (چھپا) کر آتا تھا اور ازہر سمان محدث کے حلقہ میں شریک ہو جاتا تھا جب اس کے پاس خلافت پہنچی تو ازہر سمان محدث اس کے پاس آئے منصور نے خوش آمدید کہا اور کہا: کیسے تشریف لائے؟ آپ نے کہا میرا مکان منہدم ہو گیا اور مجھ پر چار ہزار درہم کا قرضہ ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ میرا بیٹا محمد اپنے بیوی بچوں کو گھر لے آئے۔ منصور نے بارہ ہزار درہم دیکر کہا ہم نے آپکی ضرورت پوری کر دی آئندہ ہمارے پاس سوال کے لئے نہ آیئے۔ ازہر سمان بارہ ہزار درہم لیکر واپس ہو گئے اور ایک سال کے بعد پھر منصور کے پاس آئے منصور نے آپکو دیکھ کر کہا: ما حاجتک یا ازہر؟ آپ نے کہا: سلام کرنے کیلئے حاضر ہوا ہوں منصور نے کہا: امیر المؤمنین کے دل میں تو یہی آرہا ہے کہ آپ سوال کیلئے آئے ہیں۔ آپ نے کہا: نہیں میں تو صرف سلام کیلئے آیا ہوں۔ منصور نے کہا ہم نے آپ کیلئے بارہ ہزار درہم کا حکم کر دیا آپ تشریف لے جایئے اور آئندہ نہ سوال کیلئے آیئے نہ سلام کیلئے آپ بارہ ہزار درہم لے کر واپس ہو گئے۔ ایک سال کے بعد پھر منصور کے پاس آئے منصور نے کہا: ما حاجتک یا ازہر؟ آپ نے کہا بیمار پرسی کے لئے آیا ہوں منصور نے کہا: میرا دل تو یہی کہہ رہا ہے کہ آپ سوال کیلئے آئے ہیں۔ آپ نے کہا نہیں میں تو صرف بیمار پرسی کیلئے آیا ہوں۔ منصور نے کہا۔ ہم نے آپ کیلئے بارہ ہزار درہم کا حکم کر دیا آپ تشریف لیجائیں اور آئندہ نہ سوال کیلئے آئیں نہ سلام کیلئے نہ عیادت کیلئے۔ آپنے وہ بھی لے لئے اور واپس ہو گئے۔ ایک سال کے بعد پھر آئے۔ منصور نے پھر کہا: ما حاجتک یا ازہر؟ یا امیر المؤمنین! میں آپکو ایک دعا پڑھتے ہوئے سنا کرتا تھا اس کو لکھنے کیلئے آیا ہوں۔ ابوجعفر نے ہنستے ہوئے کہا، وہ تو غیر مقبول ہے۔ اس واسطے کہ میں نے (بارہا) یہ دعا کی ہے کہ میں آپ کو نہ دیکھوں مگر قبول نہیں ہوئی۔ اچھا ہم نے آپ کیلئے بارہ ہزار درہم کا حکم کیا اور آپ کو عام اجازت دی جب چاہیں تشریف لائیں کیونکہ میں حیلہ کرتا کرتا عاجز آ گیا۔

محبۃ العلم
علم دوستی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كان ابن الاثير مجد الدين ابو السعادات صاحب جامع الاصول، والنهاية في غريب الحديث من اكابر الرؤساء محظيًا عند الملوك وتولى لهم المناصب الجليلة فعرض له مرض كف يده ورجليه فانقطع في منزله، وترك المناصب و الاختلاط بالناس، وكان الرؤساء يغشونه في منزله فحضر اليه بعض الاطباء والتزم بعلاجه، فلما طبّبه وقارب البرء واشرف على الصحة دفع للطبيب شيئًا من الذهب، وقال: امض لسبيلك فلامه اصحابه على ذلك وقالوا هلا ابقيت عليه الى حصول الشفاء، فقال لهم: انني متى عوفيت طلبت المناصب ودخلت فيها، وكلفت قبولها، واما ما دمت على هذه الحالة فاني لا اصلح لذلك، فاصرف اوقاتي في تكميل نفسي ومطالعة كتب العلم، ولا ادخل معهم فيما يغضب الله ويرضيهم، والرزق لابد منه. فاختار رحمه الله تعالى عطلة جسمه ليحصل له بذلك الاقامة على لعطلة من المناصب وفي تلك المدة الف كتاب جامع الاصول والنهاية وغيرهما من الكتب المفيدة +

حل لغات ابن الاثیر۔ مجد الدین لقب۔ ابو السادات کنیت۔ مبارک نام۔ والد کا نام محمد اور کنیت ابو الکرم ہے ابن الاثیر سے مشہور ہیں۔ آپ ۵۴۴ھ میں بمقام جزیرہ ابن عامر پیدا ہوئے اور یہیں نشو و نما پایا آئمہ کبار سے علم نحو، علم حدیث و دیگر علوم حاصل کئے اسکے بعد شہر موصل منتقل ہو گئے اور ایک عرصہ تک شاہ مجاہد الدین قایماز کی خدمت میں رہتے رہے، بعدہٗ عز الدین مسعود کا قرب حاصل ہوا اور اسکی وفات کے بعد اس کے لڑکے نور الدین ارسلان شاہ کے ہاں آپ کو ایک خاص مقام حاصل ہوا آخر عمر میں کسی عارضہ کی بناء پر معذور ہو گئے تھے اس لئے آپ جملہ عہدوں سے دست بردار ہو کر عزلت گزیں ہو گئے اور اسی تدبیں "النہایہ" چار جلدوں میں لکھی ہے۔ اس کے علاوہ آپ کی مشہور کتاب "جامع الاصول" دس اجزاء میں ہے۔ توفی ۶۰۶ھ غریب الحدیث وہ علم جس میں احادیث غریبہ سے بحث کی جائے محظیا حظی (س) حظوۃ محظوظۃ حصہ پانا۔ حظی صاحب رتبہ المناصب جمع منصب مرتبہ عہدہ۔ کفّ دیکھو صفحہ ۴۲ یغشونہ (س) غشاناً (ن) غشوا کسی کے پاس آنا (س) غشیاً۔ غشایۃ ڈھانکنا۔ المرأۃ۔ جماع کرنا۔ غشوۃ۔ غشاوۃ پردہ۔ غاشیہ دل کا پردہ۔ قیامت۔ ملاقاتی دوست احباب۔ الاطبا: جمع طبیب دیکھو صفحہ ۶۵۔ البرء بری (س ف ک) بُرْءاً۔ من المرض چنگا ہونا (س) برأۃ نجات پانا۔ تہمت سے پاک ہونا۔ بری جر بُرآء۔ باری پیدا کرنے والا۔ امض مضی (ض ن) مُضوّاً مضیاً گذرنا۔ ہلا کلمہ تخصیض و تندیم ہے ہل اولا سے مرکب ہے ماضی پر داخل ہو تو ترک فعل پر ملامت کیلئے ہوتا ہے جیسے ہلا امنت تو ایمان کیوں نہیں لایا اور مضارع پر داخل ہو تو برانگیختہ کرنے کیلئے ہوتا ہے جیسے ہلا تومن عطلۃ بیکاری۔

تشریح: ابن الاثیر مجد الدین ابو السعادات صاحب جامع الاصول" و صاحب نہایہ" بڑے متمول لوگوں میں سے تھے اور بادشاہوں کے ہاں آپکی کافی وقعت تھی بڑے بڑے عہدوں کے والی رہ چکے تھے قسمت کی بات آپ کو ایسی بیماری لاحق ہو گئی جس سے آپکے ہاتھ پاؤں بیکار ہو گئے (اور چلنے پھرنے سے بھی معذور ہو گئے۔ اس لئے آپ عزلت گزیں ہو گئے اور جملہ عہدوں سے دست بردار یہاں تک کہ ملنا جلنا بھی ترک کر دیا مگر رؤسا کا گھر پر بھی آنا جانا رہتا تھا۔ اسی دوران میں آپ کے پاس ایک طبیب آیا اور پورے التزام کیساتھ علاج کرنا شروع کیا جب آپ صحت یاب اور تندرست ہونیکے قریب ہو گئے تو طبیب کو کچھ سونا دیکر کہا (اب) آپ تشریف لیجائیے۔ اس پر دوست احباب نے آپکو ملامت کی اور کہا، آپنے طبیب کو صحت یاب ہونے تک کیوں نہیں رہنے دیا؟ آپ نے کہا جب میں چنگا ہو جاؤں گا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو پھر عہدوں کے لئے طلب کیا جاؤں گا اور مجھے ان کے قبول کرنے پر مجبور کیا جائیگا (اس طرح مجھے اصلاح نفس کا موقعہ نہیں ملے گا) اور جب تک میں اس حالت میں رہوں گا تو ظاہر ہے کہ میں کسی عہدے کے قابل نہیں۔ پس میں اپنے اوقات کو تکمیل نفس اور مطالعہ کتب میں صرف کروں گا اور خدا کو ناخوش لوگوں کو خوش کرنے والے امور میں داخل ہونے سے بچ جاؤں گا۔ رہا رزق سو (رزق مقسوم کا ملنا) ضروری ہے۔ پس آپ نے بحیثیت طبیب جسم کی بیماری کو عہدوں سے برطرف ہو جانے پر ترجیح دی

خلوتے خواہم کہ دور چرخ اگر چوں گرد باد ❁ خاکدانِ دہر را بیزد نیابد گردِ من
غالب بریدم از ہمہ خواہم کہ زیں پس ❁ کنجے گزینم و پرستم خدائے را

اور اسی مدت میں جامع الاصول۔ النہایہ وغیرہ کتب مفیدہ تصنیف کیں ؎

کارے کنیم ورنہ خجالت برآورد ❁ روزے کہ رخت جاں بجہاں دگر کشیم (حافظ)

خَوْفُ العَبْدِ قدرَ التقرّب

بندہ کا خوف بقدر مرتبہ

؎ صحبتِ شاہ راز روئے قیاس ❁ ہمچو دریائے بیکرانہ شناس
بچنیں بحر پُر ز خوف و خطر ❁ ہر کہ نزدیک تر پریشاں تر

یقال: ان ابا ایوب المرزبانی وزیر المنصور کان اذا دعاہ المنصور یُصفرُّ ویُرعَد فاذا خرج من عندہ یرجع الیہ لونہ فقیل لہ: انا نراک مع کثرۃ دخولک علی امیر المؤمنین وانسہ بک تتغیر، اذا دخلت علیہ، فقال مثلی و مثلکم مثل بازیٍ ودیكٍ تناظرا، فقال البازی للدیك ما اعرف اقلّ وفاءً منك لاصحابك قال: وکیف؟ قال توخذ بیضتہ وتحضنك اھلك، وتخرج علی ایدیھم، فیطعمونك بایدیھم حتی اذا کبرت، سرت لاین نوامنك الا طرت من ھنا الی ھنا، وصحت، واذا علوت علی حائط دار، کنت فیھا سنین طرت منھا الی غیرھا واما انا فاوخذ من الجبال وقد کبر سنی، فتخاطا عینی، واطعم الشئ الیسیر واسھر فامنع من النوم وانسی الیوم والیومین، ثم اطلق علی الصید حتی فاطیر لہ واخذہ واجیٔ بہ الی صاحبی، فقال لدیكٍ: ذھبت عنك الحجۃ، اما لو رأیت بازیین فی سفود علی النار، ما عدت لھم، وانا فی کل وقت اری السفافید مملوۃً دیوکاً فلا تکن حلیما عند غضب غیرك وانت لو عرفتم من المنصور ما اعرفہ لکنتم اسوأ حالا منی عند طلبہ لکم۔

حل لغات یصفر اصفرارا زرد رنگ ہونا۔ صفر (س) صفرا، الانامل خالی۔ صُفر خالی۔ یُرعد دیکھو صفحہ ۵۵ آنس انسیت انس (س) ک انسا۔ انستہ مانوس ہونا۔ انس۔ انسی دیکھو۔ انس آدمی جو اناس۔ انسان آنکھ کی پتلی بازی بازج ابواز۔ بواز۔ دیك مرغ جو دیوک دیکہ۔ تحضنك (ن) حضانۃ۔ الصبی پرورش کرنا۔ حضن محرک۔ کبرت (س) کبرا۔ مکبر عمر رسیدہ ہونا۔ ک، کبرا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرتبہ میں بڑا ہونا۔ سرت (ض) سَیْراً چلنا۔ سفر کرنا۔ ص سائر، ہر چیز کا بقیہ لاید نو (ن) دنو اقریب ہونا۔ طرت (ض) طیراناً اڑنا۔ صحت (ض) صَیْحاً۔ صَیْحۃً، صُیاحاً چیخنا چلانا۔ یہ آواز دینا۔ صیحہ، چیخ، عذاب، حائط دیوار جو حیطان حاط (ن) حَیْطۃً نگہبانی کرنا۔ یہ گھیر لینا۔ تخاط (ض) خیاطۃً سینا خیاط درزی۔ خَیْط دھاگا جو خیوط۔ آساہر دیکھو ص۳۰ سفود گوشت بھوننے کی سیخ جو سفافید۔ عدت (ن) عَوْداً لوٹنا مملوۃ ملاء (ف) مَلْأً۔ مَلَاءَۃً بھرنا (ک) مَلَاءَۃً تواگر ہونا۔ نقش بحر، بیان کیا گیا ہے کہ ابو ایوب مرزبانی وزیر منصور کی یہ حالت تھی کہ جب منصور اسکو (کسی ضرورت سے) بُلاتا تو وہ لرز جاتا اور اس کا رنگ زرد پڑ جاتا اور جب اسکے پاس سے واپس ہوتا تو رنگ پھر اپنی حالت پر آجاتا لوگوں نے اس سے کہا آپ سے امیر المومنین کو کافی اُنس ہے اور آپکی آمد و رفت بھی بکثرت ہے اس کے باوجود ہم آپ (کے رنگ) کو اس کے پاس جاتے وقت متغیر دیکھتے ہیں۔ وزیر نے کہا: میری اور تمہاری مثال بالکل اس باز اور مرغ کی سی ہے جنہوں نے آپس میں مناظرہ کیا اور باز نے مرغ سے کہا: میں تجھ سے زیادہ اپنے مالک کی بے وفائی کرنیوالا کسی کو نہیں پاتا۔ مرغ نے کہا: یہ کیسے؟ باز نے کہا: تو انڈے کیلئے تو ہمیشہ لوگ تیری پرورش کرتے ہیں تو ان کے ہاتھوں پر نکالا جاتا ہے یعنی وہ تیری پیدائش کا تمام انتظام اپنے ہاتھوں سے کرتے ہیں اپنے ہاتھوں سے کھلاتے ہیں اور جب تو بڑا ہو جاتا ہے تو بھاگنے لگتا ہے جہاں کوئی تیرے پاس آیا اور تو اِدھر اُدھر بھاگا اور دیکھنے لگا اور جس مکان میں تو سالہا سال رہ چکا ہوتا ہے جب اس کی دیوار پر چڑھتا ہے تو یہاں سے وہاں (وہاں سے یہاں) اکڑا پھرتا ہے

حق نمکی نمی شناسی ❁ وز منعم خویش می ہراسی

اور میں سیانا ہونے کی حالت میں پہاڑوں سے پکڑا جاتا ہوں میری آنکھوں کو سیا جاتا ہے۔ معمولی سی غذا کھلایا جاتا ہوں بیدار رکھا جاتا ہوں دو دو روز تک بھلایا جاتا ہوں، پھر مجھے اکیلے کو شکار پر چھوڑا جاتا ہے تو میں (پھر سے) اُس کی طرف اڑ جاتا ہوں اور شکار کر کے اپنے مالک کے پاس لے آتا ہوں۔

اے مرغِ دست آموز را چند انکہ کس دور انگند ❁ بانشاطِ بال آید باز چوں گوید بیا)

مرغ نے باز سے کہا: تجھ سے دلیل جاتی رہی (یعنی تو مات کھا گیا) اگر کسی باز کو سیخوں میں آگ پر (بھنتا ہوا) دیکھتا تو کبھی بھی ان کے پاس واپس نہ آتا۔ میں تو ہر وقت سیخوں کو مرغ سے بھرپور دیکھتا ہوں ؎

نرود مرغ سوئے دانہ فراز × چوں دگر مرغ بیند اندر بند ❁ بند گیرد از مصائب دگراں × تا نگیرند دیگراں ز تو پند

پس (بفحوائے مثل مشہور "لاتکن حلوا تُمَرُّ وَتُرَدُّ ولا مُرًّا فتُلفظ" اور "لاتکن رطبا فتعصر ولا یابسا فتکسر" اور بمقتضا حدیث لاتکن مُرًّا فتعق ولا حلوا فتترط" بقول شاعر ؎

نہ حلوا بن کہ چٹ کر جائیں بھوکے ❁ نہ کڑوا بن کہ جو چکھے سو تھوکے

دوسرے کے غصہ کے وقت اتنا ڈھیلا نہیں ہونا چاہیئے (وزیر نے نتیجہ کے طور پر کہا کہ اگر تم لوگ منصور کی اس ہیبت کو پہچان لیتے جس کو میں پہچانتا ہوں تو تم لوگ اس کے طلب کرنے کے وقت مجھے کہیں زیادہ بدحواس اور پریشان نظر آتے کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

مقرباں را بیش تر بود حیرانی ❁ کا یشاں دانند سیاست سلطانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

هو بالوحي والتحية أن يقول المتكلم كلاما مبهما يحتمل معنيين متضادين لا يتميز أحدهما عن الآخر ولا يأتي في كلامه ما يحصل به التمييز مثاله ما حكي عن بعض الشعراء هنأ الحسن بن سهل باتصال بنته بوران بالمأمون مع من هناه، فأثاب الناس كلهم وحرمه، فكتب اليه إن انت تماديت على حرماني عملت فيك شيئا لا يعلمه أحد من خلقك أم هجوتك فاستحضره وسأله عن قوله، فاعترف فقال: لا أعطيك أو تفعل فقال ؎

بارك الله للحسن، وبوران في الختن	يا امام الهدى ظفرت ولكن ببنت من

فلم يعلم ما أراد بقوله "ببنت من" في الرفعة او في الحقارة، فاستحسن الحسن منه ذلك وناشده، اسمعت هذا المعنى ام ابتكرته؟ فقال: لا والله انما نقلته من شعر شاعر مطبوع كان كثير العبث بهذا النوع واتفق انه فصل قباء عند خياط اعور اسمه زيد، فقال له الخياط على طريق العبث به ساتيك به، لا ترى اقباء هو ام دراج؟ فقال له: لئن فعلت لا نظمن فيك بيتا لا يعلم احد ممن سمعه ادعوت لك ام دعوت عليك؟ ففعل الخياط فقال:

؎ خاط لي زيد قباء ليت عينيه سواء

حل لغات ابہام: ابہم۔ الامر علیہ مشتبہ ہونا۔ یہاں ابہام سے مراد فن بدیع کی ایک خاص صنعت ہے جسکو توجیہ اور محتمل الضدین بھی کہتے ہیں۔ ہنأ: تہنیۃ مبارک باد دینا۔ الحسن بن سہل ابو محمد سرخسی وزیر مامون الرشید متوفی ۲۳۶ھ بوران حسن بن سہل کی لڑکی کا نام ہے جو مامون الرشید کے نکاح میں تھی۔ بعض نے اس کا نام خدیجہ کہا ہے اور بوران لقب (داؤدی اشہر) مامون کے بعد اسی سال کی عمر میں ۲۷۱ھ میں وفات پائی۔ تمادیا: فی غیہ دیر تک رہنا اور اصرار کرنا۔ الختن دیکھو ص۹۵، ناشدہ دیکھو ص۵۷ ابتکرتہ کسی چیز کے ابتدائی حصہ پر قابض ہونا یہاں ابداع و ایجاد مراد ہے۔ بکر (ان) بکورا صبح کیوقت آنا۔ بکرہ صبح (س) بکوا و ابکورا بکورۃ جلدی کرنا۔ بکر کنواری جو ابکار۔ باکورہ پہلا میوہ جو بواکیر۔ خیاط دیکھو ص۱۲۱ اعور کانا جو عورا، عور (س) عوارا کانا ہونا۔ قباء ایک کپڑا ہے جو کپڑوں کے اوپر پہنا جاتا ہے جو اقبیہ۔ دراج ایک قسم کا لباس ہے جو قبا کے طرز پر ہوتا ہے۔

تشریح: ابہام اسکو کہتے ہیں کہ متکلم کوئی مبہم بات کہے جس میں دو متضاد معنی کی گنجائش ہو اور آپس میں ممتاز نہ ہوں اور متکلم اپنے کلام میں کوئی ایسا قرینہ بھی نہ لائے جس سے امتیاز حاصل ہو سکے۔ اسکی مثال وہ ہے جو ایک شاعر سے منقول ہے کہ اس نے مامون کیساتھ حسن بن سہل کی لڑکی بوران کی شادی کے موقعہ پر مبارک باد دینے والوں کیساتھ مبارکباد پیش کی۔ حسن بن سہل نے اوروں کو تو سب کچھ (تھوڑا بہت) عطیہ دیدیا مگر شاعر کو کچھ نہ دیا۔ شاعر نے اس کے پاس لکھا اگر تو مجھے محروم کرنے پر مصر رہیگا تو میں تیرے حق میں ایک ایسی چیز تیار کروں گا جس سے کوئی نہ سمجھ سکے گا کہ میں نے تیری تعریف کی ہے یا ہجو۔

چہ آں شاعر کہ ہجا گو نباشد ☆ چو شیرے کہ چنگال و دنداں ندارد

حسن بن سہل نے شاعر کو بلوا کر دریافت کیا۔ شاعر نے اقرار کر لیا۔ حسن بن سہل نے کہا کہ میں (بھی) تجھے اسوقت تک کچھ نہیں دونگا جب تک کہ تو وہ چیز نہ کرے، شاعر نے کہا ؎ بارک اللہ: خداوند تعالیٰ حسن اور بوران کو مبارک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رشتہ مبارک کرے۔ اے پیشوائے ہدایت تو کامیاب ہو گیا لیکن کس بیٹی کے ساتھ۔ پس کوئی نہ سمجھ سکا کہ اس نے بنت من سے کیا کا ارادہ کیا ہے۔ رفعت و بلندی کا یا حقارت و ذلت کا۔ حسن بن سہل کو یہ بات بہت پسند آئی اور اس کو قسم دیکر پوچھا کہ تو نے یہ معنی کسی سے سنے ہیں یا خود ایجاد کئے ہیں؟ اس نے کہا۔ نہیں بخدا میں نے (ایجاد نہیں کئے بلکہ میں نے ایک بے تکلف کہنے والے شاعر سے نقل کئے ہیں جو اس قسم کا ٹھٹھا کرتا رہتا تھا چنانچہ ایک مرتبہ اس کو ایک کاتب درزی کے پاس جس کا نام زید تھا قبا سلوانے کا اتفاق ہوا۔ درزی نے اس سے مذاق کے طور پر کہا: میں اس کو ایسا سیوں گا کہ تجھے معلوم نہ ہوگا کہ قبا ہے یا دراج: شاعر نے کہا اگر تو نے ایسا کیا تو میں بھی تیرے بارے میں ایسا شعر کہوں گا جس سے سننے والا نہیں سمجھ سکے گا کہ میں نے تیرے لئے دعا کی ہے یا بد دعا۔ درزی نے (جیسا کہا تھا ویسا ہی) کر ڈالا تو شاعر نے کہا ؎ خاطی اللہ زیدنے میرے لئے قبا سی ہے کاش اسکی دونوں آنکھیں برابر ہوتیں:

(توضیح) لیت عینیہ سواء۔ دعا بھی ہو سکتی ہے یعنی کیا اچھا ہوتا کہ زید کی دونوں آنکھیں صحیح ہوتیں اور بد دعا بھی ہو سکتی ہے۔ یعنی کیا اچھا ہوتا کہ جس طرح اس کی ایک آنکھ کانی ہے اسی طرح دوسری بھی کانی ہوتی۔ اردو میں اس کی مثال یہ شعر ہے۔ ؎

کیا ہی تاثیر ہے واللہ تری صحبت کو ؎ یک بیک لحظہ میں ہو جاتا ہے احمق دانا

اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ تیری صحبت میں احمق دانا ہو جاتا ہے۔ دوسرے یہ کہ دانا آدمی احمق بن جاتا ہے:

اِنَّ العَصَا قُرِعَتْ لِذِی الحِلْمِ

بیشک لاٹھی دانشمند ہی کے لئے کھٹکھٹائی جاتی ہے!

یہ عنوان حارث بن وعلہ ذہلی کے شعر کا ایک مصرعہ ہے پورا شعر یوں ہے ؎

وزعمتم ان لا حلوم لنا ❊ انّا العصا قرعت لذی الحلم،

(تم یہ سمجھ بیٹھے کہ ہم کو عقل نہیں ہے سو ہمنے تمہارا مطلب سمجھ لیا کیونکہ فہیم آدمی مضمون تنبیہ جلد سمجھ جاتا ہے)

ان العصا قرعت لذی الحلم ایک کہاوت ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ دانشمند کو جب تنبیہ کی جاتی ہے تو وہ فوراً متنبہ ہو جاتا ہے

متلمس کہتا ہے لذی الحلم قبل الیوم ما تقرع العصا ❊ وما علّم الانسانَ الا لیعلما

فرزدق کہتا ہے فان کنتُ انسانی حلومٌ مجاشع ❊ فانّ العصا کانتْ لذی الحلم تقرع

قرع عصا کا وقوع سب سے پہلے عامر بن الظرب یا قیس بن خالد یا عمر بن مجد یا عمر بن مالک کے لئے ہوا ہے تین سو سال کی عمر میں اس کی عقل میں کچھ فتور آگیا تھا تو اس نے اپنی اولاد سے کہا کہ جب تم مجھے غفلت میں پاؤ تو متنبہ کر دیا کرو:

قال ابن الکلبی لما افتقر عمرو بن العاصی قیس ارية سار حتی نزل غزة فبعث الیه علجها ان ابعث الی رجلا من اصحابك اکلمه ففکر عمرو وقال ما لهذا احدٌ غیری قال فخرج حتی دخل علی العلج فکلمه فسمع کلاما لم یسمع قط مثله فقال العلج حتی تنی هل فی اصحابك احدٌ مثلك قال لا تسأل عن هذا انی هین علیهم اذ بعثوا الیك و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَرضوني للعرضوني له ولا يدرون ما تصنع بي قال فأمر له بجائزة وكسوة وبعث الى البواب اذا مر بك فاضرب عنقه
وخذ ما معه فخرج من عنده فمر برجل من نصارى غسان فعرفه فقال يا عمرو قد احسنت الدخول فأحسن الخروج فغطن
لما اراده فرجع فقال الملك ما ردك الينا قال نظرت فيما اعطيتني فلم اجد ذلك يسع بني عمي فاردت ان اتيك
بعشرة منهم تعطيهم هذه العطية فيكون معروفك عند عشرة خيرا من ان يكون عند واحد فقال صدقت العجل بهم و
بعث الى البواب ان خل سبيله فخرج عمرو وهو يلتفت حتى اذا امن قال لا عدت لمثلها ابدا فلما صار الى عمرو
ودخل عليه العلج قال له انت هو قال نعم على ما كان من غدرك ۔

حل لغات العصا لاٹھی جمع عُصِیّ۔ عصی (س) عصاً لاٹھی لینا (ن) عَصْواً لاٹھی سے مارنا (ض) معصیۃ نافرمانی کرنا۔ عَصِیّ۔ نافرمان قرعت (ف) له العصا متنبہ کرنا۔ البابُ کھٹکھٹانا الحلم، عقل دیکھو صـ۱۲ ابن الکلبی دیکھو صـ۱۲ عمرو بن العاص بن وائل۔ ابو عبداللہ قریشی صحابی ہیں رضی اللہ عنہ

سنہ ۸ھ میں ایمان لائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ ذات السلاسل میں تین سو سپاہیوں کا امیر بنا کر بھیجا وہاں جا کر مزید مدد ضرورت محسوس کی تو مہاجرین کے ایک لشکر سے ان کی مدد کی گئی جن میں ابوبکرؓ، عمرؓ، ابوعبیدہ بن الجراح وغیرہم تھے۔ آپ عمان، شام، فلسطین، مصر وغیرہ کے حاکم بھی رہے ہیں۔ نوے سال کی عمر میں ۴۳ھ میں وفات پائی۔ قساریہ قیصریہ کی تحریف ہے اور چند شہروں کا نام ہے جو قیاصرہ روم کے ناموں پر رکھے گئے تھے جیسے قیساریہ فلسطین قیساریہ قیساریہ کیا دو کیا۔ عزہ فلسطین کا ایک بہت بڑا شہر ہے یہیں حضرت امام شافعیؒ پیدا ہوئے (بقول صاحب قاموس) اور یہیں ہاشم بن عبد مناف کا انتقال ہوا۔ بعث دیکھو صـ۱۲ علج۔ علج موٹا قوی عجمی کافر (دقیل ہوا لکافر مطلقا) جو علوج۔ اعلاج جلجۃ، علج (س) علجاً مضبوط ہونا۔ یہاں علج سے مراد ارطبون جو رومیوں کا سب سے بڑا چالاک سردار تھا۔ قط ظرف زمان ہے استغراق ماضی کے لئے آتا ہے اور نفی کے ساتھ خاص ہے خواہ لفظاً ہو جیسے ما فعلت ہذا قط، یا معنی ہو جیسے لم یسمع قط مثلہ، قطان، قطان القلم قلم پر قط لگانا الشعر بال چھوٹے اور گھنگھریالے ہونا ص قطط، ہین، کمزور، ذلیل جراٰھوا جائزہ عطیہ، کسوہ لباس جرکبی، بواب دربان۔ نصاری جمع نصران متبعین حضرت عیسیٰ، غسان ایک یمنی قبیلہ تھا جو حوران کے چشمہ غسان پر وارد ہوا تھا اسی وجہ سے اس کا نام پڑ گیا۔ فطن (ن، س، ک) فطنا۔ فطنا سمجھنا۔ فطن زیرک سمجھدار ج فطن فدر دیکھو صـ۱۲ ابن الکلبی نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمرو بن العاص قیساریہ کو فتح کرنے کے بعد آگے بڑھے اور شہر عزہ تک پہنچ گئے وہاں کے سردار ارطبون نے آپکے پاس خبر بھیجی کہ اپنا کوئی آدمی میرے پاس بھیج دو تاکہ میں اس سے بات چیت کر لوں۔ حضرت عمرو نے خوب غور کیا اور (دل میں) کہا کہ اس کام کے لئے میرے علاوہ اور کوئی (مناسب) نہیں چنانچہ آپ نکل پڑے اور ارطبون کے پاس آکر بات چیت کی ارطبون نے جو سنجیدہ اور پُرمعنی کلام آپ سے سنا اس قسم کا کلام اس نے کبھی نہیں سنا تھا اسلئے اس نے ازراہ تعجب کہا، آپکے اصحاب میں آپ جیسا کوئی اور بھی ہے؟ حضرت عمروؓ نے جواب دیا: یہ مت پوچھ میں تو انہیں بہت ہی بے وقعت ہوں اسی وجہ سے انہوں نے مجھے تیرے پاس بھیجدیا اور اس (مہم) کیلئے پیش کر دیا جس کیلئے کہ پیش کر دیا انکو کیا پتہ کہ تو میرے ساتھ کیا کریگا۔ ابن الکلبی کہتے ہیں کہ ارطبون نے حضرت عمرو کیلئے عطیہ کا اور لباس کا حکم کر دیا اور دربان کو ہدایت کر دی کہ جب یہ شخص تیرے پاس پہنچے تو اسکی گردن اڑا دینا اور جو کچھ اسکے پاس مال متاع ہو لے لینا حضرت عمرو ارطبون کے پاس سے آئے تو راستہ میں قبیلہ غسان کے ایک نصرانی سے ملاقات ہوئی اس نے کہا: عمرو! جس طرح تو سنبھل کر داخل ہوا تھا اسی طرح ہوشیاری کیساتھ نکلنا۔ حضرت عمرو اسکی بات کو تاڑ گئے اور فوراً واپس ہو گئے۔ ارطبون نے دیکھتے ہی کہا: واپس آنیکا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا مطلب؟ حضرت عمرؓ نے کہا: میں آپ کے عطیہ کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ میرے چچازاد بھائیوں کیلئے ناکافی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ ان میں سے دس کو آپ کے پاس لے آؤں تاکہ آپ انکو بھی تھوڑا بہت عطیہ دیدیں اس صورت میں آپ کا عطیہ دس کے پاس پہنچے گا جو تنہا ایک کے پاس پہنچنے سے بہتر ہے (یہ بات ارطبون کی سمجھ میں آگئی) اس نے کہا: واقعی تو نے ٹھیک کہا ہے۔ انکو بہت جلد لے آ، اور دربان سے کہدیا کہ اس کو جانے دے۔ حضرت عمرؓ دوگوشہ چشم سے آگے پیچھے دیکھتے ہوئے باہر آئے اور جب آپکو اطمینان ہوگیا تو کہنے لگے کہ آئندہ اس قسم کی سفارت کے لئے نہیں آؤں گا اس کے بعد حضرت عمرؓ کی اس سے مصالحت ہوگئی اور ارطبون آپکے پاس آیا تو آپ کو دیکھ کر طعن کرتے ہوئے کہنے لگا: آپ ہی ہیں وہ؟ جس نے جھوٹ بول کر جان بچائی تھی: آپنے فرمایا: البیری غداری کیوجہ سے (مجھے جھوٹ بولنا پڑا)

الایثار

خود پر دوسروں کو ترجیح دینا

ومن حدیث الحاتم الطائی) ان ماویۃ امرأۃ حاتم حدثت ان الناس اصابتہم سنۃ فاذہبت الخف والظلف، فبلنا ذات لیلۃ باشد الجوع، فاخذ حاتم عریانا وہو ابن الحاتم واخذت سفانۃ (بنت الحاتم) فعللنا ہما حتی ناما ثم اخذ یعللنی بالحدیث لانام، فرققت لما بہ من الجہد، فامسکت عن کلامہ لینام، ویظن انی نائمۃ، فقال لی امۃ مرارا فلم اجبہ، فسکت، ونظر من وراء الخباء، فاذا شئ قد قبل فرفع رأسہ فاذا امرأۃ تقول: یا ابا سفانۃ قد اتیتک من عند صبیۃ جیاع، فقال: احضری صبیانک: فواللہ لاشبعنہم قالت: فقمت سریعا، فقلت: بماذا؟ یا حاتم! فواللہ ما نام صبیانک من الجوع الا بالتعلیل، فقام الی فرسہ، فنحرہ، ثم اججر نارا ورفع الیہا شفرۃ وقال: اشتوی وکلی واطعمی ولدک، وقال لی ایقظی صبیتک فایقظتہما، ثم قال واللہ ان ہذا اللوم ان تاکلوا واہل الصرم جیاع لحالکم، فجعل یاتی الصرم بیتا بیتا، ویقول علیکم النار، فاجتمعوا واکلوا، وتقنع بکسائہ، وقعد ناحیۃ حتی لم یوجد من الفرس علی الارض قلیل ولا کثیر، ولم یذق منہ شیئا،

حل لغات الایثار اکرام کرنا۔ اپنی ضرورت پر دوسروں کی ضرورت کو ترجیح دینا۔ اثر (س)، اثرا: للامر پورے انہماک سے مشغول ہونا۔ الحاتم الطائی ابو سفانہ ابن عبد اللہ بن سعد، مذہبا نصرانی تھا لیکن جود وسخا میں اپنی نظیر آپ تھا حیوان نوازی قیدیوں کی رہائی غمزدوں کی غمخواری عہد جاہلی کی پاسداری اس کا عام شیوہ اور فطری چیز تھی۔ اصابتہم سنۃ قحط سالی الخف والظلف ای ذوات الخف اونٹ کے گھر ظلف پھٹے ہوئے کھر جیسے گائے بکری وغیرہ کے جو اخلاف ظلوف، عللنا۔ بکذا بہلانا۔ الجہد رنج مشقت۔ استعانت قال تعالیٰ۔ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰہِ جَہْدَ اَیْمَانِہِمْ" انہوں نے بہت زور لگاکر قسم کھائی۔ جہدا کوشش کرنا۔ الخباء۔ اُون یا بالوں کا خیمہ جو خبیۃ خبا (ف) خباۃ۔ الشئ چھپانا۔ خبیئۃ پوشیدہ چیز جو خباء، صبیۃ جمع صبی بچہ دیکھو ص۳۱ جیاع۔ جمع جائع دیکھو ص۱۰۱ اشبعتہم دیکھو ص۱۰۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِمَ ذَا ہی بای شئی تشبعہ۔ جری حالت میں ما استفہامیہ کا الف گرا دینا اور حرکت فتحہ باقی رکھنا ضروری ہے تاکہ وہ الف کے حذف ہونے پر دلالت کرے اور ما استفہامیہ کو ما موصولہ سے ممتاز بنا سکے جیسے بہ یرجع المرسلون اجج تاجیجاً النار آگ روشن کرنا۔ اج (ن) اُجیجاً بھڑکنا خاص اُجاج، اُجاج کھاری پانی۔ شفرہ بڑی چھری۔ استوی امر حاضر کا واحد مؤنث ہے دیکھو صہ الیقظی۔ الیقاظاً بیدار کرنا یَقِظَ، یَقِظُ یقظاً بیدار ہونا خاص یَقِظ، یَقِظان جر اَلیقاظ۔ الصِّرُ جماعت جر اَلصِّرام۔ اَصارِم، مراد اہل محلہ، صرم (ض) صُرماً۔ الشئ۔ کاٹنا۔ مُزَم کھال۔ (معرب چرم) تقنع کپڑے میں لپٹنا"

تشریح :۔ حاتم طائی (کی جود وسخا) کا ایک واقعہ خود اس کی بیوی ماویہ نے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ ایسی قحط سالی واقع ہوئی کہ اونٹ گائے، بکری سب ہی ہلاک ہو گئے اور ایک رات تو ہمنے بہت ہی بھوک کیساتھ گذاری پس حاتم نے اپنے لڑکے عدی کو اور میں نے حاتم کی لڑکی سفانہ کو بہلانا شروع کیا یہاں تک کہ وہ دونوں (بھوکے ہی) سو گئے۔ پھر حاتم نے باتوں باتوں میں مجھے بہلانا شروع کیا تاکہ میں بھی سو جاؤں۔ حاتم کی بیقراری اور رنج کسی دیکھ کر مجھے بہت ترس آیا اور میں خاموش ہو گئی تاکہ وہ بھی سو جائے اور یہ خیال کرے کہ میں سو گئی۔ چنانچہ حاتم نے مجھے کئی بار کہا، سو گئی؟ میں نے جواب نہیں دیا۔ پس وہ خاموش ہو گیا (کچھ دیر کے بعد) خیمہ کے سامنے سے کوئی آتا ہوا نظر آیا۔ حاتم نے سر اُٹھا کر دیکھا کہ ایک عورت ہے جو یہ کہہ رہی ہے۔ ابو سفانہ! میں تیرے پاس بھوکے (پیاسے) بچوں کو چھوڑ کر آئی ہوں۔ حاتم نے کہا اپنے بچوں کو میرے پاس لے آ! بخدا میں ان کو سیر کر دوں گا۔ حاتم کی بیوی کہتی ہے کہ میں نے فوراً اُٹھ کر کہا: حاتم کس چیز کیساتھ سیر کریگا؟ جبکہ خود تیرے بچے بھوک کیوجہ سے بلا بہلائے نہیں سوئے۔ پس حاتم نے اُٹھکر اپنے گھوڑے کو ذبح کر ڈالا اور آگ روشن کر کے اس عورت کو ایک چھری دیکر کہا (اس کے گوشت کو) بھون کر تو بھی کھا اور بچوں کو بھی کھلا۔ اور مجھے کہا، تو بھی اپنے بچوں کو جگا دے۔ میں نے بچوں کو بیدار کیا، حاتم نے کہا خدا کی قسم! یہ بڑی کمینگی ہے کہ تم لوگ کھاتے رہو اور اہل محلہ کی حالت (بھوک کیوجہ سے) تم جیسی ہو۔ پس حاتم نے محلہ میں گھر گھر جاکر اعلان کر دیا "علیکم النار۔ علیکم النار۔ اہل محلہ سب جمع ہو گئے اور سب نے (پیٹ بھر کر) کھالیا مگر حاتم چادر میں لپٹ کر ایک کونے میں بیٹھا رہا اور ایک بوٹی تک نہیں کھائی۔ یہاں تک کہ گھوڑے کا گوشت سب ختم ہو گیا۔

(تنبیہ) حاتم طائی کا یہ قصہ متعدد کتب میں منقول ہے جو حاتم کی جود وسخا کے پیش نظر کچھ مستبعد نہیں، لیکن اس میں اشکال یہ آن پڑتی ہے کہ اس میں گھوڑا ذبح کرایا گیا ہے حالانکہ حاتم کے متعلق مستند طور پر یہ مشہور ہے کہ وہ گھوڑے اور ہتھیاروں کے سوا سب کچھ سخاوت کر دیتا تھا، دراصل بات یہ ہے کہ حاتم کی فیاضی کے بہت سے قصے زیب داستان کے لئے بڑھا بھی لئے گئے ہیں بالکل اسی طرح جیسے راویوں نے امیہ کے اشعار دین میں، عنترہ کے فخر و حماسہ میں۔ ابو العتاہیہ کے زہد و ورع میں ابو نواس کے بے باکی اور مزاح میں گھڑ لئے ہیں

لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ خالقہ

خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں!

دَخل ابو النضر سالم مولی عمر بن عُبید اللہ علی عامل للخلیفۃ، فقال لہ: ایا النضر! انا نأتینا کُتُبٌ عن عند الخلیفۃ، فیھا وفیھا ولا نجد بدّاً من انفاذھا، فما تری؟ قال لہ ابو النضر: قد اتاک کتابٌ من اللہ تعالیٰ قبل کتاب الخلیفۃ، فایّھما اتبعت کنت من اھلہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشریح: حضرت ابو النضر سالم مولی عمر بن عبید اللہ، خلیفہ کے کسی عامل کے پاس تشریف لائے: عامل نے کہا: ابو النضر! ہمارے پاس خلیفہ کی جانب سے ایسے خطوط آتے ہیں جن میں مختلف قسم کے احکام ہوتے ہیں اور ہم کو ان کے نافذ کئے بغیر چارہ نہیں۔ آپ کا کیا خیال ہے؟ آپ نے فرمایا: تیرے پاس خلیفہ کی کتاب سے پہلے اللہ کی کتاب آچکی پس انہیں سے جس ایک کا اتباع کریگا۔ ابھی کے متبعین میں سے شمار ہوگا۔

ونظیرُ هذا القول ما رواه الاعمش عن الشعبي ان زيادًا كتبَ الى الحَكَم بن عمرو الغفاريّ، وكان على الطائفة، ان امير المؤمنين كتبَ اليّ ان اصطفي له الصفراء والبيضاء ولا اقسمَ بين الناس ذهبًا ولا فضةً، فكتبَ اليه: اني وجدتُ كتابَ الله قبل كتاب امير المؤمنين، والله لو ان السموات والارض كانتا رتقًا على عبدٍ فاتقى اللهَ لجعل له منهما مخرجًا. ثم نادى في الناس، فقسمَ لهم ما اجتمع من الفيء۔

حل لغات: اعمش ابو محمد سلیمان بن مہران تابعی کوفی مولود ۶۱ھ متوفی ۱۴۷ھ عشت (س) عَمَشًا۔ عینہ آنکھ کا کمزور ہونا۔ چندھا ہونا۔ اعمش ج عُمْش۔ الشعبی دیکھو صفحہ ۵۹ زیاد بن سُمَیّہ شیعہ علیؓ میں سے تھے اور انکی طرف سے فارس کے والی مقرر تھے۔ ۴۴ھ میں امیر معاویہؓ نے انکو اپنے خاندان میں شامل کیا کیونکہ بعض لوگوں نے یہ بیان کیا کہ زیاد کی والدہ سُمَیّہ کے ساتھ ابوسفیان نے زمانہ جاہلیت میں نکاح کیا تھا اور یہ انہیں کے بیٹے ہیں اسوقت سے یہ زیاد بن ابی سفیان کہے جانے لگے۔ لیکن اکثر لوگ اس نسبت کو تسلیم نہیں کرتے۔ ۴۵ھ میں امیر معاویہؓ نے زیاد کو بصرہ کا والی مقرر کیا اور ۵۱ھ میں مغیرہ بن شعبہ کی وفات کے بعد کوفہ کی ولایت بھی سپرد کردی۔ زیاد نے ۵۳ھ میں طاعون میں مبتلا ہوکر انتقال کیا۔ الحکم بن عمرو بن المجدع صحابی ہیں رضی اللہ عنہ، بصرہ میں سکونت پذیر تھے زیاد بن سُمَیّہ نے انکو خراسان میں اپنا نائب مقرر کیا تھا بقول اصح ۵۰ھ میں مقام مرو میں وفات پائی۔ انکو حکم بن اقرع بھی کہتے ہیں۔ اصطفیٰ اصطفاءً سے مضارع متکلم ہے منتخب کرنا۔ الصفراء سونا۔ البیضاء چاندی۔ رتقًا (ن) جوڑنا۔ الفیء مال غنیمت۔

تشریح: اس قول کی نظیر وہ ہے جسکو حافظ اعمش نے امام شعبی سے روایت کیا کہ زیاد نے حضرت حکم بن عمرو غفاریؓ کے پاس جو ایک جگہ کے حاکم تھے لکھا کہ امیر المؤمنین نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں امیر المؤمنین (کی ضروریات) کے لئے سونا چاندی جمع کرلوں اور لوگوں میں تقسیم نہ کروں۔ حضرت حکم بن عمرو نے (اس کے جواب میں) لکھا کہ میں نے امیر المؤمنین کی کتاب سے پہلے اللہ کی کتاب پائی ہے خدا کی قسم اگر آسمان و زمین کسی بندے پر بند ہوجائیں اور وہ اللہ سے ڈرتا رہے تو یقیناً اللہ تعالیٰ اس کے لئے نکلنے کا کوئی نہ کوئی راستہ کردیں گے۔ اس کے بعد آپنے لوگوں میں اعلان کیا اور تمام جمع شدہ مال غنیمت انمیں تقسیم کردیا۔

وَمِثْلُهُ قَوْلُ الْحَسَنِ حِيْنَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ ابْنُ هُبَيْرَةَ، وَأَتَى الشَّعْبِيُّ فَقَالَ لَهُ: مَا تَرَى؟ أَبَا سَعِيْدٍ! فِي كُتُبٍ تَأْتِيْنَا مِنْ عِنْدِ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ فِيْهَا بَعْضُ مَا فِيْهَا، فَإِنْ أَنْفَذْتُهَا وَافَقْتُ سَخَطَ اللهِ وَإِنْ لَمْ أُنَفِّذْهَا خَشِيْتُ عَلَى دَمِيْ، فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ: هٰذَا عِنْدَكَ الشَّعْبِيُّ فَقِيْهُ الْحِجَازِ، فَسَأَلَهُ فَرَفَقَ لَهُ الشَّعْبِيُّ وَقَالَ لَهُ: قَارِبْ وَسَدِّدْ، فَإِنَّمَا أَنْتَ عَبْدٌ مَأْمُوْرٌ ثُمَّ الْتَفَتَ ابْنُ هُبَيْرَةَ إِلَى الْحَسَنِ، وَقَالَ: مَا تَقُوْلُ يَا أَبَا سَعِيْدٍ! فَقَالَ الْحَسَنُ: يَا ابْنَ هُبَيْرَةَ!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَاطَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِيْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ، فَانْظُرْ مَا كَتَبَ إِلَيْكَ فِيْهِ يَزِيْدُ فَاعْرِضْهُ عَلَى كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَمَا وَافَقَ كِتَابَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَأَنْفِذْهُ، وَمَا خَالَفَ كِتَابَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَلَا تُنْفِذْهُ، فَإِنَّ اللّٰهَ أَوْلٰى بِكَ مِنْ يَزِيْدَ، وَكِتَابُ اللّٰهِ تَعَالٰى أَوْلٰى بِكَ مِنْ كِتَابِهٖ فَضَرَبَ ابْنُ هُبَيْرَةَ بِيَدِهٖ عَلٰى كَتِفِ الْحَسَنِ، وَقَالَ، هٰذَا الشَّيْخُ صَدَقَنِيْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، وَأَمَرَ لِلْحَسَنِ بِأَرْبَعَةِ آلَافٍ وَلِلشَّعْبِيِّ بِأَلْفَيْنِ، فَقَالَ الشَّعْبِيُّ، رَفِّقْنَا فَرَفَّقَ لَنَا، فَأَمَّا الْحَسَنُ فَأَرْسَلَ إِلَى الْمَسَاكِيْنِ، فَلَمَّا اجْتَمَعُوْا فَرَّقَهَا، وَأَمَّا الشَّعْبِيُّ فَقَبِلَهَا وَشَكَرَ عَلَيْهَا۔

حل لغات الحسن البصری دیکھو صفحہ ۵۰۔ ابن ہبیرہ عمرو الفزاری متوفی ۱۰۲ھ مسلمہ بن عبدالملک کے بعد ہشام کی جانب سے عراق کا امیر تھا کچھ دن کے بعد کسی ناراضگی کی وجہ سے اس کو معزول کر کے خالد بن عبداللہ قسری کو اس کی جگہ مقرر کر دیا تھا خالد ایک روز اچانک کوفہ آیا اس وقت ابن ہبیرہ نماز جمعہ کی تیاری میں مصروف تھا داڑھی میں کنگھا کر رہا تھا خالد کو دیکھ کر ابن ہبیرہ نے کہا: قیامت بھی اسی طرح دفعۃً آئیگی اس کے بعد خالد نے اسکو پکڑ کر بیڑیاں پہنا دیں اور قید خانہ میں ڈالدیا۔ ابن ہبیرہ کے غلاموں نے ایک خفیہ سرنگ کھود کر ابن ہبیرہ کو قید خانہ سے نکال لیا۔ یزید بن عبدالملک بن مروان مولود ۴۵ھ سلیمان بن عبدالملک کے بعد ۱۰۱ھ میں خلیفہ ہوا اور ۴ سال ایک مہینہ تک خلیفہ رہا ۴۸ سال کی عمر میں ۲۵ شعبان ۱۰۵ھ میں مقام بلقاء میں وفات پائی اور اپنے بعد اپنے بھائی ہشام اور اپنے بیٹے ولید کو یکے بعد دیگرے ولی عہد بنایا ——— یزید پہلا خلیفہ ہے جس نے شراب پینی شروع کی اور مغنیات کے راگ سننے میں وقت برباد کیا۔ رفق (ن، س، ک) نرمی کرنا۔ قارب، قارب فی الامر میانہ روی اختیار کرنا۔ سدد (س۔ض) سَدْدًا۔ سدادًا درست ہونا۔ فی قولہ ٹھیک بات کہنا۔ تشریح:۔ اسی کے مثل حضرت حسن بصریؒ کا قول ہے ایک مرتبہ آپ کو ابن ہبیرہ نے بلایا اتفاق سے امام شعبیؒ بھی تشریف لے آئے۔ ابن ہبیرہ نے حضرت حسن سے کہا: ابوسعید! ان خطوط کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جو ہمارے پاس یزید بن عبدالملک کے پاس سے آتے ہیں اور انمیں بعض (احکام) وہ ہوتے ہیں جو کتاب اللہ کے خلاف ہوتے ہیں۔ اگر میں ان کو نافذ کروں تو اللہ کی ناراضگی کا اندیشہ ہے اور نافذ نہ کروں تو جان کا خوف ہے۔ حضرت حسن نے کہا تیرے پاس فقیہ حجاز امام شعبی موجود ہیں ان سے پوچھ لے۔ امام شعبی نے ابن ہبیرہ کے مسئلہ میں نرمی اختیار کی اور کہا: راہ راست پر رہ اور میانہ روی اختیار کر کیونکہ تو بہرحال محکوم ہے ابن ہبیرہ نے حضرت حسن سے کہا: آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپنے کہا: خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں اس لئے یزید جو کچھ تیرے پاس لکھے اسمیں غور کر اور کتاب اللہ سے اسکا موازنہ کر۔ پھر جو حکم کتاب اللہ کے موافق ہو اس کو نافذ کر اور جو خلاف ہو اسکو ہرگز نافذ نہ کر اس واسطے کہ خدا تیرے لئے یزید سے بہتر ہے اور خدا کی کتاب یزید کی کتاب سے بہتر ہے۔ ابن ہبیرہ نے حضرت حسن کے شانہ پر ہاتھ مارا اور کہا: کعبہ کے رب کی قسم اس شیخ نے سچ کہا۔ اس کے بعد حضرت حسن کیلئے چار ہزار اور شعبی کے لئے دو ہزار درہم کا حکم کیا۔ پس امام شعبی نے کہا: ہم نے (مسئلہ میں) نرمی اختیار کی تو ہمارے لئے (عطیہ میں بھی) نرمی کیگئی۔ پھر حسن نے تو وہ چار ہزار درہم غریبوں کو بلا کر تقسیم کر دیئے اور امام شعبی نے شکریہ کے ساتھ قبول کر لیے۔

وَكَتَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ إِلٰى مُعَاوِيَةَ أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّهٗ مَنْ يَلْتَمِسْ رِضَا اللّٰهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللّٰهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَا النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰهِ وَكَلَهُ اللّٰهُ إِلَى النَّاسِ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حل لغات ابوالدرداء انصاری۔ خزرجی مشہور جلیل القدر صحابیؓ ہیں آپکے نام و ولدیت میں اختلاف ہے لیکن عامر بن قیس زیادہ مشہور ہے مگر بہ نسبت نام کے ان کی کنیت بہت مشہور ہے ان کے والد کا نام بعض قیس بعض ثعلبہ بعض عامر بعض مالک بعض زید بعض عبداللہ کہتے ہیں۔ بعض اہل علم کہتے ہیں کہ صحابہؓ کا علم چھ جلیل القدر صحابہ میں منحصر ہو گیا تھا انہیں سے ایک ابوالدرداء بھی ہیں۔ ایک حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو حکیم امت کا لقب عطا فرمایا ہے۔ حضرت معاویہؓ نے حضرت عمرؓ کے زمانہ میں آپکو دمشق کا قاضی مقرر کر دیا تھا دمشق ہی میں آخر خلافت حضرت عثمان میں غالباً ۳۲ھ میں وفات پائی۔ آپ سے (۱۷۰) حدیثیں مروی ہیں جن میں سے تیرہ حدیثیں صحیحین میں ہیں۔ معاویہ ابوعبدالرحمٰن بن ابی سفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس الاموی القرشی، بعثت سے پانچ (یا اس سے کچھ زائد) سال قبل پیدا ہوئے صلح حدیبیہ کے بعد پوشیدہ طور پر ایمان لائے مگر اپنی ماں کے خوف سے چھپائے رکھا یہاں تک کہ فتح مکہ کے زمانہ میں اسلام ظاہر کیا (بعض فتح مکہ میں بھی ایمان لانا بیان کرتے ہیں) اسکے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان ہائے مبارک کے کاتب رہے اور خلفاء کے زمانہ میں برابر جہاد میں مشغول رہے۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں دمشق اور شام کے حاکم مقرر ہوئے اور حضرت عثمانؓ کی شہادت تک اس پر قائم رہے حضرت علیؓ نے خلیفہ ہونے پر ان کو معزول کر دیا۔ مگر حضرت معاویہؓ نے عزل سے انکار کیا اسکے سلسلہ میں صفین کی مشہور لڑائی ہوئی (جس کو ہم صفحہ پر ذکر کر چکے ہیں) حضرت امام حسنؓ خلیفہ ہوئے اور انہوں نے چند ماہ کے بعد حضرت معاویہؓ سے صلح کر لی اس کے بعد سے حضرت معاویہ خلیفہ متفق علیہ ہو گئے اور ۲۰ سال تک خلیفہ رہے۔ تقریباً اسی سال کی عمر میں رجب ۶۰ھ میں وفات پائی۔ حضرت معاویہ سے تمام کتب صحاح میں احادیث مروی ہیں۔ آپکی مرویات کی تعداد (۱۳۰) ہے جنمیں سے تیرہ احادیث صحیحین میں مروی ہیں۔ **تشریح:۔** حضرت ابوالدرداءؓ نے حضرت معاویہ کے پاس لکھا۔ اما بعد! جو شخص اللہ کی رضا کا طالب ہو لوگوں کی ناراضگی کے باوجود اللہ اسکو کافی ہو گا لوگوں کے بارے اور جو شخص لوگوں کی خوشنودی چاہے اللہ کی ناراضگی کے باوجود اللہ اسکو لوگوں کے حوالے کر دیگا۔

وَكَتَبَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا إِلٰى مُعَاوِيَةَ، أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ مَنْ يَعْمَلُ بِمَسَاخِطِ اللّٰهِ يَصِيرُ حَامِدُهُ مِنَ النَّاسِ ذَامًّا لَهُ وَالسَّلَامُ۔

حل لغات عائشہ بنت ابی بکر صدیقؓ، ام المؤمنین۔ محبوبۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ مشہور فقیہہ صحابیہ ہیں اور عورتوں میں تو علم فقہ میں آپکا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ آپکے فضائل بکثرت احادیث میں مروی ہیں۔ سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ آپ سب سے برگزیدہ رسول کی محبوبہ تھیں۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ مجھ کو عائشہ کے بارے میں اذیت نہ دو کیونکہ مجھ کو انکے سوا کسی دوسری بیوی کے بستر پر وحی نہیں آئی ہے۔ آپ بعثت سے چوتھے یا پانچویں سال پیدا ہوئیں مکہ میں سیدہ خدیجہؓ کی وفات کے بعد بعمر چھ یا سات سال آپکا عقد سردار دو عالم کیساتھ ہوا مدینہ منورہ میں ۱ھ یا ۲ھ میں بعمر نو یا دس سال رخصتی ہوئی اور حضورؐ کی وفات کے وقت انکا سن اقدس اٹھارہ سال کا تھا۔ ۱۷ رمضان ۵۸ھ یا ۵۹ھ میں وفات پائی اور بقیع میں دفن ہوئیں۔ حضرت ابوہریرہؓ کے بعد صحابہؓ میں سب سے زیادہ احادیث آپ ہی سے مروی ہیں۔ آپ کی مرویہ احادیث کی تعداد (۲۱۰) ہے جن میں (۱۹۶) حدیثیں صحیحین میں سے ہیں بقیہ دیگر کتب احادیث میں ہیں۔ آپکے مناقب وفضائل محتاج بیان نہیں۔ ہم نے یہ چند سطریں صرف تبرکاً سپرد قلم کی ہیں۔

مساخط جمع مسخط۔ سبب ناراضی۔ سخط (س) سُخطاً۔ الرجل۔ وعلیہ غضب ناک ہونا۔ سُخْط ناراضی اور بقول بعض بڑے لوگوں کی ناراضی۔ **تشریح:۔** حضرت عائشہؓ نے امیر معاویہؓ کے پاس لکھا: اما بعد!
جو شخص اللہ کی ناراضگی کے عمل کرے گا تو اس کی تعریف کرنے والے بھی اس کو برا کہنے لگیں گے۔

نخواہی کہ نفرین کنند از پست ✱ نکو باش تا بد نگویند کست :۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رجل جرى على لسانه في حيوته ما جرى عليه بعد وفاته

ایک شخص کی زبان پر زندگی ہی میں وہ بات آگئی جو مرنے کے بعد اس پر گذری !

روى الانباري باسناده الى هشام الكلبي، قال، عاش عُبيد بن شَرِيّة الجرهمي ثلثمائة سنة، وادرك الاسلام، فاسلم و دخل على معاوية بالشام، وهو خليفة، فقال له: حدثني باعجب ما رأيت، قال: مررت ذات يوم بقوم يدفنون ميتا لهم، فلما انتهيت اليهم، اغرورقت عيناي بالدموع فتمثلت بقول الشاعر ؎

يا قلب انك من اسماء مغرور	فاذكر وهل ينفعنك اليوم تذكير
قد بحت بالحب ما تخفيه من احد	حتى جرت لك اطلاقا محاضير
فلست تدري وما تدري اعاجلها	ادنى لرشدك ام ما فيه تاخير
فاستقن الله خيرا وارضين به	فبينما العسر اذ دارت مياسير
وبينما المرء في الاحياء مغتبط	اذا هو الرمس تعفوه الاعاصير
يبكي الغريب عليه ليس يعرفه	وذو قرابته في الحي مسرور

قال: فقال لي رجل: اتعرف من صاحب هذا الشعر قلت لا، قال: ان صاحب هذا الميت الذي دفناه الساعة، وانت الغريب الذي تبكي عليه، ولست تعرفه وهذا الذي خرج من قبره اقرب الناس رحما اليه، واسرهم بموته فقال له معاوية: لقد رأيت عجبا فمن الميت؟ قال: عنيز بن لبيد العذري

حل لغات لسان دیکھو ص۳ الانباری کمال الدین عبدالرحمٰن بن ابی الوفا۔ محمد بن انباری وافر العلم، معتمد، عابد و زاہد اور علم ادب و نحو کے امام تھے سادہ لباس اور سادہ زندگی آپکا طرۂ امتیاز تھا۔ آپنے علم لغت اور علم ادب ابو منصور جوالیقی سے اور علم نحو ابو السعادات ہبۃ اللہ بن الشجری سے حاصل کیا تھا اور اس درجہ مہارت حاصل کی کہ سرآمد روزگار ہوگئے۔ نزہۃ الالبا۔ اسرار العربیۃ۔ حواشی الیضاح۔ شرح دیوان متنبی۔ شرح حماسہ۔ کتب حیض بیض وغیرہ بہت سی کتابیں لکھی ہیں ۹ شعبان ۵۷۷ھ میں جمعہ کی رات میں انتقال ہوا اور شیخ ابو اسحاق شیرازی کے قریب مدفون ہوئے عاش دیکھو ص۱۱۵ عبید بن شریۃ دیکھو مقدمہ ص۲۲ یدفنون (ض) دفنا۔ الیت گاڑنا۔ دفینہ گاڑا ہوا جو دفائن اغرورقت۔ العین ڈبڈبا آنا۔ الدموع جمع دمع آنسو، دمعت (ف) دمعا (س) دموعا۔ العین آنسو بہانا۔ بحت (ن) بوحا۔ الشئ ظاہر کرنا۔ بواح کھلم کھلا۔ بوح آفتاب کا طلوع ہے۔ اطلاقا۔ جمع طلق گھوڑے کی دوڑ کا ایک چکر۔ محاضیر جمع محضر۔ دستاویز۔ فبينما العسر۔ العسر مبتدا ہے اور خبر محذوف ہے ای العسر ثابت لک لفظ بین مابعد والے جملہ کیطرف مضاف ہے اور مضاف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ومضافٌ الیہ کے درمیان کلمہ تا فاصل ہے اور تین کلمہ آذکیوجہ سے منصوب ہے کیونکہ اسمیں مفاجاۃ کے معنی موجود ہیں۔ عسر (س) عُسراً عُسراً (ک) عُسارۃً دشوار ہونا۔ عُسر۔ عُسرۃ تنگی سختی۔ میاسیر۔ جمع میسور آسان کیا ہوا۔ یسر (ض) یُسراً نرم ہونا۔ جوا کھیلنا (ک) یُسراً کم ہونا۔ ص یسیر (س) یُسراً۔ الامر آسان ہونا۔ ایُسر دولت مند ہونا ص مُوسِر یسار، یسری بایاں۔ یُسر جوا۔ ذبح شدہ جانور جن پر جوا کھیلا جائے۔ میسرہ۔ بائیں جانب کا دستہ فوج۔ ج مَیاسِر۔ مغتبط خوش عیش۔ غبط (ض) غبطۃً کسی کی نعمت کو دیکھ کر ویسا ہی اپنے لئے تمنا کرنا ص غابط جو غبطۃً۔ غبط رشک

الرمس قبر جو سطح زمین کی بلند نہ ہو ارماس۔ رُموس۔ رمس (ن۔ ض) رَمساً۔ ہ ڈھانپنا۔ تعفوہ۔ عفت الریحُ مٹا دینا۔ اعاصیر جمع اِعصار، بگولہ۔ عصر (ض) عَصراً نچوڑنا۔ عَصیر۔ عُصارۃ نچوڑا ہوا۔ عُصُر۔ عصر زمانہ جو اَعصار۔

تشریح:۔

عبدالرحمٰن انباری نے اپنی سند کیساتھ ہشام کلبی کی روایت کی ہے آپنے کہا کہ عُبید بن شریہ جرہمی تین سو سال تک زندہ رہے اسلام کا زمانہ پایا تو مشرف باسلام ہوئے اور حضرت معاویہؓ سے ملک شام میں انکے دور خلافت میں ملاقات کی۔ حضرت معاویہؓ نے کہا: آپنے (اپنے مشاہدات میں) جو واقعہ عجیب تر دیکھا ہو۔ بیان کیجئے۔ آپنے کہا، ایکدن میرا گذر ایک گڑھے پر ہوا جو کسی مردہ کو دفن کرتے تھے میں انکے قریب آیا تو مرنے کے بعد سب سے پہلی منزل یعنی قبر کی سختیں نظر آئیں پھر میں جو نصیحت حاصل کرا اور کیا آج تجھ کو نصیحت مفید ہوگی۔ تونے راز محبت کو فاش کر دیا کہ وہ کسی سے بھی مخفی نہیں ہے یہاں تک کہ دوڑ گئے تیری محبت کو لیکر شہری باشندے یا چل پڑیں تیری محبت کی داستانیں گھوڑدنکی چال یعنی تیری محبت کی داستانیں جابجا پہنچ گئیں نہ تو اب جاتا ہے اور نہ آئندہ جانے گا کہ دنیا کا قریبی زمانہ تیری ہدایت کے قریب تر ہے یا وہ کہ جس میں تاخیر ہے۔ اللہ سے خیر کا طالب بن اور اس پر راضی رہ۔ کیونکہ تنگی کیساتھ ہی اچانک گھومنے لگتے ہیں جوئے کے پاسے یعنی تنگی کے دوران میں یکایک سہولت کا دور آجائیگا اسی دوران میں کہ آدمی زندوں میں شادماں ہوتا ہے۔ ناگاہ تیز آندھیاں (یا بگولے) اسکی قبر کے نشان بھی مٹا دیتی ہیں پردیسی اس پر رُکتا ہے حالانکہ وہ اسکو جانتا بھی نہیں اور اس کا رشتہ دار خاندان میں خوش ہوتا ہے عبید بن شریہ کہتے ہیں کہ (انہی کو) ایک شخص نے مجھ سے کہا: جانتا ہے اس شعر کا کہنے والا کون ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ اس نے کہا: یہی مرحوم ہے جس کو ہمنے ابھی دفن کیا ہے اور تو مسافر ہے جو اسپر گذر رہا ہے اور اس کو نہیں جانتا۔ اور یہ شخص جو اس مردے کو لحد میں اتار کر اسکی قبر سے باہر آیا ہے اسکا قریبی رشتہ دار ہے جو اس کے مرنے سے بیحد خوش ہے (وراثت کی بنا پر) امیر معاویہؓ نے کہا: واقعی آپنے بہت عجیب واقعہ دیکھا ہے! اچھا (یہ تو بتلائیے کہ مرنے والا کون تھا؟ آپنے کہا عنیزین لبید عذری۔

(تنبیہ) شیخ یوسف بن سلیمان شنتمری نے شرح شواہد کتاب سیبویہ میں فرزدق کی طرف منسوب کرکے نقل کیا ہے کہ وہ ایک جنازہ کے دفن میں شریک ہوا تو کسی نے اس کو یہ شعر سُنایا ؎

وبینما المرء فی الاحیاء مغتبطا ❊ اذصار فی الرمس تعفوہ الاعاصیر

اس پر فرزدق نے کہا: جانتے ہو اس شعر کا قائل کون ہے؟ لوگوں نے کہا: نہیں فرزدق نے کہا: یہی شخص ہے جس کو ابھی دفن کیا ہے، موصوف نے شعر مذکور کے بعد یہ شعر نقل کیا ہے ؎

حتی کان لم یکن الا ذکرہ ❊ والدہر اینما حال دہاریر۔ واللہ اعلم:۔

الکریم لا ینسی من احسن الیہ

شریف آدمی اپنے محسن کو بھولا نہیں کرتا!

حُکِیَ اَنَّ الوزیر المہلبی سافر قبل ان یتولی الوزارۃ، وکان فقیرا جدًّا: فلقی فی سفرہ مشقۃً عظیمۃً،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فاشتهی اللحم فلم یقدر علیه، فقال: ارتجالاً ؎

الاموتُ یُباعُ فاشتریهِ	فهذا العیشُ ما لا خیرَ فیهِ
الاموتٌ لذیذُ الطعمِ یاتی	یُخلِّصُنی من الموتِ الکریهِ
اذا ابصرتُ قبرًا من بعیدٍ	وَددتُ لو انّنی مما یلیهِ
الا رحمَ المهیمنُ نفسَ حرٍّ	یُقرِّبُ بالوفاءِ علی اَخیهِ

قال، وکان معه رفیق، یقال له عبد اللہ الضبی فلمّا سمعهٗ اشتری له لحما بدرهم وطبخهٗ واطعمهٗ ایاه، ثم ارتفع وانقلبت بالمهلبی الاحوال واثری وتولّی الوزارة العظمٰی لمعز الدولة وافتقر رفیقه جدًّا فبلغه وزارة المهلبی فقصدهٗ وکتب الیه فی رقعة

الا قُل للوزیرِ فدتک نفسی	مقالةَ مُذکرٍ ما قد نسیهِ
اتذکرُ اذ تقولُ لضنکِ عیشٍ	الاموتٌ یُباعُ فاشتریهِ

فلمّا وقف علی رقعته، امر له بسبعمائة درهم، ووقع فی رقعته مثل الذین ینفقون اموالهم فی سبیل اللہ کمثل حبّة انبتت سبع سنابل فی کل سُنبلة مائة حبة" ثم دعا به، وخلع علیه وزاده فی برّه، وولّاه علی عمل

حل لغات الوزیر المہلبی یزید بن محمد متوفی ۲۵۹ھ شیعہ آل علی سے ہے اور شاعر ہے متوکل کی تعریف میں بہت سے قصائد لکھے ہیں۔ ارتجالاً فی البدیہ کہنا۔ الکریہ ناگوار وددت وُدًّا وِدادًا مَوَدّة محبت کرنا۔ خواہش کرنا۔ وَدُود بہت محبت کرنیوالا۔ المُہَیمِن خوف امن دینے والا۔ روزی۔ موت حیات وغیرہ کا کفیل۔ اثری اِثراءً وثری (ن) ثَرًا (س) ثَرِیَ۔ الرجل مالدار ہونا۔ ثروۃ مالداری۔ ضَنک تنگ ضنک (ک) ضَنَکًا ضنوکۃ تنگ ہونا۔ وقع توقیعًا شاہی مہر لگانا جنّة دانا جمع جبات۔ انبتت۔ انباتًا اگانا۔ سنابل جمع سُنبلة خوشہ۔

تشریح ۱۔ منقول ہے کہ ایک مرتبہ وزیر مہلبی اپنے وزیر ہونے سے قبل کسی سفر میں گیا۔ اس زمانہ میں بہت ہی تنگدست اور نادار تھا سفر میں غیر معمولی مشقت و تکلیف سے دوچار ہونا پڑا۔ گوشت (کھانے) کی خواہش ہوئی تو حاصل نہ کر سکا تو اس نے برجستہ کہنا شروع کیا ؎

الاموت اہ کیا کہیں موت فروخت نہیں ہو رہی کہ میں اس کو خرید لوں۔ کیوں کہ یہ زندگی بہت ہی بے کیف زندگی ہے۔ کیا مزیدار موت نہیں ہے جو مجھے آجائے اور اس ناگوار زندگی سے مجھے چھٹکارا دے دے جب میں دوسرے کسی قبر کو دیکھتا ہوں تو میری یہی خواہش ہوتی ہے کہ کاش میں بھی اسی کے پاس ہوتا۔ خدا اس شریف آدمی پر رحم کرے جو اپنے بھائی کے رنج کو دور کر دے۔ عبد اللہ ضبی وزیر (مذکور) کا رفیق سفر تھا، جب اس نے سنا تو وزیر کیلئے ایک درہم کا گوشت خرید کر لایا اور پکا کر کھلا دیا۔ اس کے بعد دونوں جدا ہو گئے (چند روز بعد) مہلبی کی حالت بدل گئی مالدار ہو گیا اور معز الدولہ کا وزیر اعظم ہو گیا ادھر، اسکا رفیق سفر عبد اللہ ضبی غریب ہو گیا

دمے وزایک وضع پہ رنگ جہاں نہیں ❊ وہ کونسا چمن ہے کہ جسکو خزاں نہیں (ناسخ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اس کو مہلبی کی وزارت کی خبر ملی تو اس نے ایک خط میں (مندرجہ ذیل قطعہ) لکھ کر بھیجا ؎ الا قل للوزیر اھ وزیر سے کہدے میری جان تجھ پر قربان۔ اس بات کی یاددہانی کے لئے جس کو کہ وہ بھول گیا تجھے وہ یاد ہے جبکہ تو تنگی عیش کیوجہ سے یہ کہہ رہا تھا: کیا کہیں موت فروخت نہیں ہو رہی کہ میں اسکو خرید لوں۔

وزیر (مضمون) رقعہ پر مطلع ہوا اور اس کے لئے سات سو درہم کا حکم کر کے اس کے خط کو بایں آیت مہر زد کر دیا۔ مثل الذین" جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں ان کے خرچ کئے ہوئے مالوں کی حالت (عند اللہ) ایسی ہے جیسے ایک دانہ کی حالت جس سے (فرض کرو) سات بالیں جمیں اور ہر بال کے سو دانہ ہوں (اسی طرح خداوند تعالیٰ ان کا ثواب سات سو حصہ تک بڑھاتا ہے) پھر اسکو بلا کر خلعت دی اور مزید عملیہ کے بعد اس کو کسی کام پر لگا دیا" ؎ اے شمع بیا تا من و تو زار بگریم × کا حوال دل سوختہ ہم سوختہ داند

لاتحزن اذا اساء وابك الظن وكنت محسنا فانه خير لك

اگر تو پاک دامن ہے تو لوگوں کی بدظنی سے غمگین نہ ہو کیونکہ یہ تیرے لئے بہتر ہی ہے!

مرا چوں بود دامن از جرم پاک ❁ نیاید ز خبث بداندیش باک (سعدی)

تو بھلا ہے تو برا ہو نہیں سکتا نے ذوق ❁ ہے برا وہ ہی کہ جو تجھکو برا جانتا ہے

ودع تاجر من تجار نیسابور جاریته عند الشیخ ابی عثمان الحیری فوقع نظر الشیخ علیها یوما فعشقها وشغف بها فکتب الی شیخنا ابی حفص الحداد بالحال فاجابه بالامر بالسفر الی الری الی صحبة الشیخ یوسف فلما وصل الی الری وسال الناس عن منزل الشیخ یوسف اکثر الناس فی ملامته وقالوا کیف یسال تقی مثلك عن بیت شقی فاسق فرجع الی نیسابور وقص علی شیخنا القصة فامره بالعود الی الری فعاد لملاقاة الشیخ یوسف المذکور فسافر مرة ثانیة الی الری وسال عن منزل الشیخ یوسف وامثال بذلك الناس وازدراهم به فقیل له انه فی محلة الخمارة فاتی الیه وسلم علیه فرد علیه السلام وعظمه وکان الی جانبه صبی بارع الجمال والی جانبه الاخر زجاجة مملوءة من شیء کانه الخمر بعینه فقال له الشیخ ابو عثمان ما هذا المنزل فی هذه المحلة فقال ان ظالما شری بیوت اصحابنا وصیرها خمارة ولم یحتج الی شراء داری فقال له ما هذا الغلام وما هذا الخمر فقال اما الغلام فولدی من صلبی واما الزجاجة فخل فقال ولو توقع نفسك فی مقام التهمة بین الناس فقال لا یعتقدون انی ثقة امین فیستودعونی جواریهم فابتلی بهن فبکی ابو عثمان بکاء شدیدا وعلم قصد شیخنا فهکذا حوال اهل الله نفعنا الله تعالی بهم۔

حل لغات

اودع ایداعاً کسی کے پاس امانت رکھنا۔ عشقہا (س) عشقاً محبت میں حد سے بڑھ جانا۔ ص عاشق جو لمشاق۔ یشغف (س۔ ف) شغفاً۔ بہ فریفتہ ہونا۔ حبۂ محبت کا دل کے پردے میں پہنچنا۔ ابو حفص دیکھو مقدمہ ص۲۹ الری ملکت ایران میں ایک عجیب و غریب پُررونق و خوش منظر قدیم ترین شہر ہے جس کو مسلمانوں نے حضرت عمرؓ کے زمانہ میں عروہ بن زید کے ہاتھ پر فتح کیا تھا۔ خلیفہ مہدی نے ۱۵۸ھ میں اسکی اصلاح کرائی ہے یوسف دیکھو مقدمہ ص۳۲ ازدراء حقیر سمجھنا۔ تزاری (ض) زرایۃ علیہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عملہ عیب لگانا۔ الخمار مے فروش۔ بارع۔ برع ان۔ س۔ ک، بُرُوعاً براعۃ علم یا فضیلت یا جمال میں کامل ہونا۔ زُجاجۃ شیشہ کے برتن کا ٹکڑا۔ وعن ابی عبیدۃ یقال للقدح زجاجۃ قال عنترۃ ع بزجاجۃ صفراء ذات اسرۃ ؛ قال تعالیٰ " المصباح فی زجاجۃ اے فی قندیل من الزجاج۔ زج (ض) زُجاجاً و ازواجاً۔ حاجبہ لمبی اور باریک ابرو والا ہونا ص ازج مملوۃ دیکھو صـ۱۲۱!

تشریح : نیشاپور کے ایک تاجر نے اپنی کنیز شیخ ابوعثمان حیری کو بطور امانت سپرد کی ایک روز شیخ کی اس پر نظر پڑگئی تو بالقصد بشریت اس سے محبت ہوگئی اور اس پر فریفتہ ہوگئے۔ ابوعثمان نے اپنے شیخ ابوحفص حداد کے پاس اپنا حال لکھا تو ابوحفص نے انکو ری کیطرف سفر کرنے اور شیخ یوسف کی صحبت اختیار کرنے کا حکم کیا شیخ ابوعثمان رَی پہنچے اور شیخ یوسف کا مکان دریافت کیا لوگوں نے ملامت کرتے ہوئے کہا: آپ جیسا متقی آدمی ایک بدبخت فاسق و فاجر شخص کا مکان دریافت کرے تعجب کی بات ہے

؎ بدگمانی لازم بدباطناں افتادہ است ❊ گوشۂ از خلق جا کردم کجیں پنداشتند

یہ سُن کر شیخ عثمان نیشاپور واپس آگئے اور شیخ ابوحفص سے پُورا قصہ بیان کیا۔ شیخ نے پھر رَی جانے اور شیخ یوسف سے ملاقات کرنیکا حکم کیا

؎ کسے را کہ نزدیک ظنت بد اوست ❊ چہ دانی کہ صاحب ولایت خود اوست

شیخ ابوعثمان نے دوبارہ رَی کا سفر کیا اور شیخ یوسف کا مکان دریافت کیا اور لوگوں کی ملامت اور شیخ یوسف کی بُرائی کی کوئی پرواہ نہیں کی آپکو بتایا گیا کہ وہ شرابیوں کے محلے میں رہتا ہے

آپ انکی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام کیا شیخ نے سلام کا جواب دیا اور تعظیم کی شیخ کے پاس ایک طرف نہایت خوبصورت لڑکا اور اور دوسری طرف شیشی تھی جو بعینہٖ شراب جیسی چیز سے بھری ہوئی تھی شیخ ابوعثمان نے شیخ یوسف سے کہا: آپکا مکان اس محلہ میں کیوں ہے؟ شیخ یوسف نے کہا ایک ظالم نے ہمارے سب محلے والوں کے مکانوں کو خرید کر شراب خانہ بنا دیا اور میرے مکان کے خریدنے کی اس کو ضرورت نہیں ہوئی۔ شیخ ابوعثمان نے کہا: یہ لڑکا کون ہے؟ اور شراب کا کیا مطلب؟ آپنے کہا لڑکا تو میرا حقیقی بیٹا ہے۔ رہی شیشی سو (اسمیں) سرکہ ہے۔ شیخ ابوعثمان نے کہا: آپنے خود کو مظنۂ تہمت کیوں بنا رکھا ہے۔ آپنے کہا: تاکہ لوگ میرے متعلق یہ خیال نہ کریں کہ میں قابل اعتماد اور امین ہوں یہاں تک کہ وہ اپنی کنیزیں مجھے سپرد کریں اور میں انکی محبت میں مبتلا ہوجاؤں۔

؎ نیک باشی و بدت گویند خلق ❊ بہ کہ بد باشی و نیکت گویند

پس شیخ ابوعثمان رو پڑے اور شیخ کا مطلب سمجھ گئے۔ اہل اللہ کے حالات ایسے ہی ہوتے ہیں۔ نفعنا اللہ تعالیٰ بہم۔

التواضع

خاکساری!

؎ زمیں پہ نور قمر کے گرنیسے صاف اظہار روشنی ہے ❊ کہ ہیں جو روشن ضمیر انکا فروغ انکی فروتنی ہے (ذوق)

قال مقاتل بن سلیمان یوماً، وقد دخلتہ أبّھۃ العلم: سلونی عما تحت العرش الی اسفل الثری فقال لہ رجل: ما نسألک عن شیٔ من ذلک، إنما نسألک عما معک فی الارض، أخبرنی عن کلب اھل الکھف، ما کان لونہ؟ فأفحمہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ولما شُهِرت تاليفُ ابن قُتَيبةَ، ولُحِظَ بعين العالم للتفنين، صَعِدَ المنبرَ، وقد غصّ المحفل، واعتلى تبريزاً على علماءِ وقتِهِ مع فضلِ جاهٍ اشتمل به من السلطانِ، فقال: ليسأَلني مَن شاء عمّا شاءَ، فقام اليه احدُ الاغفال فقال له: ما الفتيلُ، والقِطميرُ فلم يُحِر جواباً، وأُفحِمَ، ونزل خجلاً، وانصرف الى منزله كسلاً، فلما انظر اللفظتين وجدَ نفسه اذكرَ الناسِ بهما، وهذا من عقاب العُجب، وقال قتادةُ: ما سمعتُ شيئاً قطُّ الا حفظتُه، ولا حفظتُ شيئاً فنسيتُه، ثم قال يا غلام! هاتِ نعلَيَّ، فقال هما في رجليك، ففضحه الله. وكان بشر بيش رجلٌ من اهل الدين والورع وحجّ في ايام ابي حامد، وصحبَه، ففاتت صلوةُ الصبح يوماً لاحد اصحابه، فلامه على ذلك، فلما كان في اليوم الثاني، ادرك الحاجُّ من صلوةِ الصبح ركعةً واحدةً، فلما لقيه صاحبُه بعد الصلوة قال له: هذا كما رأيتَ، وانما ذكرتَ عملك على معنىً لتبصرةِ والارشادِ، فلو ذكرتَه على غير ذلك لفاتتك الثانيةُ۔

حل لغات مقاتل بن سلیمان ابوالحسن صاحب تفسیر مشہور متوفی ۱۵۰ھ اصل کے اعتبار سے بلخی ہیں بعد میں بصرہ منتقل ہو گئے تھے۔ ضحاک مجاہد۔ زہری وغیرہ سے روایت رکھتے ہیں لیکن بعض علماء ان سے مطمئن نہیں حافظ وکیع نے تو انکو کذاب کہا ہے۔ اُبَّهَة بڑائی۔ نخوت اَبَہ (ف) اُبنا۔ لہ تاڑ جانا۔ تأبہ علیہ تکبر کرنا۔ کہف کھوہ غار (غار اور کہف میں فرق یہ ہے کہ غار چھوٹا ہوتا ہے اور کہف وسیع) العرش۔ تخت شاہی۔ کنویں کا مَن جو عروش، عُرُوش، عرش (ن ض) عُرُوشاً لکڑی کا مکان بنانا۔ عُرَیشہ چھوٹی چھونپڑی (ض) عروشاً اقامت کرنا۔ ثری نمناک مٹی، مراد زمین۔ الحمہ دیکھو صـ۵ شہرت۔ شہر (ف) شہرا۔ شہرۃ آشکار اکرنا۔ ابن قتیبہ ابو محمد عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ دینوری مولود ۲۱۳ھ متوفی ۲۷۶ھ عالم فاضل اور صاحب تصانیف ہیں۔ ادب الکتاب۔ کتاب المعارف وغیرہ مختلف کتابیں لکھی ہیں لحظ (ف) لحظہ۔ بالعین گوشہ چشم سے دیکھنا۔ صعد دیکھو صـ۷۶ غُصَّ (س۔ ن) غصصاً۔ المکان بھر جانا اور تنگ ہو جانا۔ المحفل مجلس جو محافل۔ حفل (ض) حفلاً۔ القوم اکٹھا ہونا ص حافل۔ صرعٌ حافلٌ بھرا ہوا تھن تبریز ابرز الرجل ہمسروں سے فائق ہونا۔ برز (ن) بروزاً میدان کی طرف نکلنا۔ مبارزۃ لڑائی کیلئے مقابلہ پر نکلنا۔ الاغفال۔ جمع غفل بیوقوف۔ الفتیل کھجور کی گٹھلی کے شگاف کی باریک بتی۔ فتل (ن) فتلاً الحبل۔ رسی بٹنا۔ قطمیر گٹھلی کے اوپر کا باریک چھلکا۔ فلم یحر۔ احار الجواب احارۃ جواب دینا۔ حار (ن) حَوراً لوٹنا۔ متحیر ہونا۔ نعوذ باللہ من الحور بعد الکور۔ ہم زیادتی کے بعد نقصان سے اللہ کی پناہ لیتے ہیں۔ کسل۔ درماندگی۔ کسل (س) کسلاً کاہل ہونا ص کسّل۔ کسلان جو کسائی۔ قتادہ دیکھو صـ۷۔ فقہ (ن) فقہاً سوا کرنا۔ تبریش مملکت اندلس میں ایک بہت بڑا شہر ہے۔ الورع پرہیزگاری۔ لامہ دیکھو صـ۳۹۔

تشریح: ایک روز مقاتل بن سلیمان نے علمی نخوت میں آکر کہا: از عرش تا فرش جو چاہو مجھ سے پوچھو" ایک شخص نے کہا: ہم آپ سے آسمانی باتیں نہیں پوچھتے ہم تو صرف وہ چیز معلوم کرتے ہیں جو آپکے ساتھ زمین میں ہے۔ بتلایئے اصحاب کہف کا کتا کس رنگ کا تھا؟ پس اسکو دم بخود کر دیا یعنی وہ لاجواب ہو گیا اور ساری نخوت خاک میں مل گئی (ع ہائے کیسی اس بھری مجلس میں رسوائی ہوئی) جب حافظ ابن قتیبہ کی تصنیفات مشہور ہو گئیں اور ایک ماہر فنون عالم ہونے کی نظروں سے دیکھے جانے لگے تو ایک روز ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منبر پر تشریف لائے جبکہ مجلس عوام و خاص سے بھری ہوئی تھی۔ حافظ موصوف اپنے ہمسروں پر اور ہم عصر علماء پر فائق ہونے کیساتھ شاہ وقت کی جانب سے صاحب فضل و جاہ بھی تھے۔ آپنے کہا: جو چاہو پوچھ لو! مجلس سے ایک بدھو اُٹھ کر بولا: فرمائیے "فتیل اور قطمیر کے کیا معنی ہیں؟ حافظ موصوف سے جواب نہ بن پڑا۔ خاموش کر دیئے گئے۔ شرمندہ ہو کر منبر سے اُترے اور اپنا سا منہ لئے گھر کو چلے گئے اور جب ان دونوں لفظوں میں غور کیا تو اپنے آپ کو لوگوں سے کہیں زیادہ جہان کا رپایا (یہ رسوائی اور شرمندگی، خود بینی اور نخوت کی شامت تھی

ے مباش غرہ بعلم و عمل کہ شد ابلیس × بدیں سبب ز درگاہ عزت و دور

ایک مرتبہ حافظ قتادہ نے کہا: میں نے کبھی کوئی بات نہیں سنی جس کو محفوظ نہ کر لیا ہو اور کوئی بات محفوظ نہیں کی جسکو بھول گیا ہوں اسکے بعد خادم سے کہا، میرے جوتے تو لا، خادم نے کہا: جوتے تو آپکے پاؤں میں ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے (اس بڑے بول کیوجہ سے) الجھن رسوا کر دیا:

ے مثل ہلال بدر ہے کب طالب خطر ☼ خود نما نہیں ہے جو صاحب کمال ہے (امیر)

شہر شریش میں ایک پرہیزگار اور متدین شخص تھا جو ابو حامد کے زمانہ میں حج کے لئے گیا اور آپکے ساتھ رہا۔ ایک روز ساتھیوں میں سے ایک شخص کی صبح کی نماز فوت ہو گئی تو اس نے اس کو ملامت کی جب دوسرا روز ہوا تو خود اس نے نماز صبح کی صرف ایک رکعت پائی۔ نماز کے بعد اس شخص نے (جسکو اس نے ملامت کی تھی) ملاقات کی اور کہا: یہ جو کچھ ہوا ہے اس وقت ہے جبکہ تو نے صرف رہنمائی کے طور پر کہا تھا اور اگر (خود بینی، نخوت، ریاکاری وغیرہ میں سے) کسی اور طریقہ سے کہتا تو تیری دوسری رکعت بھی فوت ہو جاتی:

ے زاہد غرور داشت سلامت نبرد راہ ☼ رند از رہ نیاز بدار السلام رفت (حافظ)

وكان ابو ايوب الانصاريّ (واسمه خالد بن زيد) مع عليّ بن ابى طالب فى حروبه كلها، ومات بالقسطنطينية مُرابطاً سنة احدى وخمسين، وذلك مع يزيد بن مُعاوية لما اعطاه ابوه القسطنطينية خرج معه، فمرض، فلما ثقل قال لاصحابه اذا انا مُتُّ فاحملونى، فاذا صافقتم العدو فادفنونى تحت اقدامكم، ففعلوا، و دفنوه قريباً من سورها وهو معروف الى اليوم، معظم، يستشفون، فيشفون، فكان اشارة الى ان من تواضع لله رفعه الله

حل لغات | ابو ایوب خالد بن زید بن کلیب انصاری خزرجی مشہور صحابی ہیں۔ عقبہ ثانیہ میں حاضر خدمت ہو کر مشرف با اسلام ہوئے۔ بدر اور تمام غزوات میں شرکت کی ہجرت کے وقت حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر کو سکونت سے مشرف فرمایا تھا تمام کتب صحاح میں آپ سے احادیث مروی ہیں اور آپ کی مرویات پچاس حدیثیں ہیں۔ کوفہ جاتے وقت حضرت علیؓ نے آپ کو مدینہ میں اپنا نائب مقرر کیا تھا۔ ۵۱ھ یا ۵۲ھ میں آپنے وفات پائی۔ یزید بن معاویہ اسکی ولادت ۲۶ھ میں ہوئی۔ جبکہ امیر معاویہؓ حضرت عثمانؓ کی طرف سے کل ملک شام کے والی ہو چکے۔ امیر معاویہؓ نے اپنی زندگی میں صوبہ جات کے امراء اور وفود سے مشورہ لے کر یزید کی ولی عہدی کی بیعت لے لی تھی لیکن مدینہ کے چند ممتاز رؤساء امت عبداللہ بن زبیر۔ امام حسین۔ عبداللہ بن عباس۔ عبداللہ بن عمرؓ اس بیعت کے خلاف تھے۔ عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عباس نے جب دیکھا کہ یزید کی خلافت پر اجماع عام ہو گیا تو ان حضرات نے بیعت کر لی لیکن حضرت امام حسین اور عبداللہ بن زبیر نے بیعت نہیں کی یہاں تک کہ ۱۰ محرم ۶۱ھ کو کربلا کے میدان میں جنگ ہوئی۔ ایک طرف امام حسین کے ۸۰ آدمیوں کی مختصر جماعت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھی اور دوسری طرف عراقی فوج تھی جس میں ایک بھی شام کا آدمی نہ تھا۔ بہت تھوڑے عرصہ میں لڑائی کا فیصلہ ہوگیا۔ امام حسینؓ اور ان کے ۷۱ ہمراہی شہید ہوئے اور ابن سعد کے ۸۸ آدمی مارے گئے اس کے بعد حصین بن نمیر یزید کی ہدایت کے مطابق عبداللہ بن زبیر کے مقابلہ کے لئے ۲۶ محرم کو ایک لشکر لیکر مکہ پہنچا، ابن زبیر مقابلہ کیلئے نکلے لیکن شکست کھائی اور مکہ میں آگئے۔ شامیوں نے محاصرہ کیا اور منجنیق سے شہر پر پتھر پھینکے اسی دوران میں خبر آگئی کہ یزید نے وفات پائی شامیوں نے محاصرہ اٹھالیا اور لڑائی ختم ہوگئی یزید نے ۱۴ ربیع الاول ۶۴ھ میں ۳۹ سال کی عمر میں سرزمین شام کے شہر حوران میں وفات پائی۔ مدت خلافت ۳ سال آٹھ مہینے ۱۴ دن رہی۔ حروب جمع حرب لڑائی۔ مرابطا رابطہ مرابطۃ۔ الجیش لشکر کا دشمن کی سرحد کے پاس ہمیشہ قیام رکھنا۔ صافقتم۔ مصافقۃ مقابلہ کیلئے دشمن کے مدمقابل کھڑا ہونا۔ اوفنونی دیکھو صفحہ ۱۳۰۔ صور شہر بناہ جراسوار:۔ .... تشریح:۔ حضرت ابوایوب انصاریؓ جنکا نام زید، خالد بن زید حضرت علیؓ کے ساتھ آپکی تمام لڑائیوں میں شریک رہے اور قسطنطنیہ میں بحالت لشکر کشی ۵۲ھ میں وفات پائی۔ صورت یہ ہوئی کہ یزید کو اس کے باپ نے ملک قسطنطنیہ دیدیا تھا جب قسطنطنیہ پر لشکر کشی ہوئی تو حضرت ابوایوبؓ یزید کے ساتھ تھے راہ میں بیمار ہوگئے اور جب طبیعت زیادہ ناساز ہوگئی تو اپنے ساتھیوں سے کہا انتقال کے بعد میرے جنازے کو اٹھالینا اور جب تم لوگ دشمن کے مقابلہ میں صف آرا ہو جاؤ تو میرے جنازے کو اپنے قدموں کے نیچے دفن کر دینا۔ ساتھیوں نے (حسب وصیت) ایسا ہی کیا اور آپ کو قسطنطنیہ کی شہر پناہ کے قریب دفن کر دیا جو آج تک مشہور ہے اور لوگ آپکے توسل سے شفایاب ہوتے ہیں

؎ مشو بمرگ زاہد اہل دل نومید ❊ کہ خواب مردم آگاہ عین بیدارست

آپکا قدموں کے نیچے مدفون ہونیکی وصیت کرنا اس طرف اشارہ ہے کہ عاجزی کرنے والے کو اللہ تعالیٰ بلند کرتے ہیں چنانچہ صحیح مسلم شریف میں حضرت ابوہریرہ کی حدیث کے الفاظ ہیں "ما تواضع احد للہ الا رفعہ اللہ"

؎ ذرے ہوئے بلند ہوا ان کو لے اڑی ❊ قطرے ہوئے جو پست گہر ہو کے رہ گئے

الجواب المفحم

مسکت جواب

قال هشام اسلم عقيل (شقيق علی) سنة ثمان من الهجرة وتوفي سنة خمسين وكان اسرع الناس جوابا فنسبوه الى الحماقة. قال ابن عساكر دخل على معاوية بعد ما ذهب بصره فاقعده معه على سريره وقال انتم يا بني هاشم تصابون في ابصاركم فقال عقيل وانتم يا بني امية تصابون في بصائركم. وقال هشام ان عقيلا قدم على اخيه علي بالعراق فسأله فقال ما اعطيك شيئا فقال انى فقير ومحتاج فقال اصبر حتى يخرج عطائي من المسلمين واعطيك فالح عليه فقال علي لرجل خذ بيده وانطلق به الى الحوانيت فافتح اقفالها وخذ ما فيها فقال عقيل انت اردت ان تجعلني سارقا فقال علي انت اردتني اخذ اموال المسلمين واعطيك

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایاها فقال عقیل لاذهبن الی رجل هو اولی منك یعنی معاویة فقال انت وذاك فذهب الی معاویة فاعطاه مائة الف درهم وقال اصعد المنبر واذكر ما اولاك علیؓ وما اولیتك فصعد المنبر وقال ایها الناس انی اخبركم انی اردت علیا علی دینه فاختار دینه علی وانی اردت معاویة علی دینه فاختارنی علی دینه فقال معاویة هذا الذی تزعم قریش انه احمق وایاها اعقل منه. وكان طالب سن من عقیل بعشر سنین وعقیل اسن من جعفر بعشر سنین و كلهم ولد واقبل علی وهو اكبرهم ـــــــــــــــــــ

حل لغات | الفهم دیکھو ص۵، عقیل بن ابی طالب ہاشمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد اور حضرت علیؓ و جعفرؓ کے حقیقی بھائی اور صحابی ہیں غزوہ حنین اور غزوہ موتہ میں شریک تھے۔ حضرت معاویہؓ کی آخر خلافت میں یا یزید کی اوّل حکومت میں وفات پائی۔ ان سے سنن نسائی و ابن ماجہ میں روایت ہے۔ شقیق حقیقی بھائی۔ نظیر پھٹی ہوئی چیز کا آدھا حصہ۔ شقہ (ن) شقاً۔ الشیٔ پھاڑنا۔ مشقۃ۔ الامر دشوار ہونا۔ شق شقاق ج شقوق۔ شق جانب۔ شقہ دور کا سفر۔ مشقت ج مشاق۔ نسبوہ (ن ض) نسباً۔ نسبۃ نسبت کرنا۔ نسب قرابت ہ الساب الحماقۃ بیوقوفی۔ حمق (س ک) حمقاً۔ حماقۃ بے وقوف ہونا ناص احمق ج حمقی و حمقیٰ ابن عساکر ابوالقاسم علی بن ہبۃ اللہ بن عبداللہ بن الحسین بن عساکر الشافعی متوفی ۵۷۱ھ شہرہ آفاق محدث اور تاریخی شخص ہے (۱۲۰۰) شیوخ سے روایت رکھتے ہیں۔ ان کی انتہائی ذہانت و فطانت کیوجہ سے اہل بغداد انکو شعلۂ نار" کہا کرتے تھے۔ انکی تاریخ دمشق اسمّٰی" جلدوں میں ہے جس کے دیکھنے سے حیرت ہوتی ہے کہ ایک شخص نے اس کو کیونکر تصنیف کیا۔ ابصار جمع بصر آنکھ، بصر (س ک) بصراً۔ بصارۃ۔ ہ یہ جاننا۔ دیکھنا۔ بصیرۃ زیرکی۔ عبرت۔ ج بصائر۔ باصرہ آنکھ ج بواصر۔ حوانیت جمع حانوت دوکان۔ اقفال جمع قفل۔ تالا۔ اقفل۔ الباب دروازہ پر تالا لگانا۔ قفل (ن ض) قفولاً سفر سے لوٹنا ص قافل ج قافلہ۔ قفال۔ سارقا چور ج سُرّق۔ سرق (ض) سَرقاً۔ سَرقۃ چرانا۔ انت وذاك ای کن انت مع ذلك اگر مبتدا کے بعد معیت پر دلالت کرنیوالا حرف واؤ واقع ہو تو خبر محذوف ہوتی ہے جیسے، کل رجل وضیعتہ، پس انت مبتدا ہے اور ذاك اس پر معطوف ہے اور خبر محذوف ہے تقدیر عبارت یوں ہے۔ انت مقرون مع ذاك، اور خبر انشاء کے معنی میں ہے اولاك ایلاء عطاء کرنا۔ اسن اسم تفضیل ہے بڑی عمر والا:

تشریح: ہشام نے بیان کیا ہے کہ حضرت علیؓ کے حقیقی بھائی حضرت عقیل نے ۱۰ھ میں اسلام قبول کیا اور ۵۰ھ میں وفات پائی آپ بڑے حاضر جواب تھے مگر لوگ آپ کو حماقت کی طرف منسوب کرتے تھے ابن عساکر کہتے ہیں کہ جب آپ کی بینائی ختم ہوگئی تو آپ حضرت معاویہؓ کے پاس تشریف لائے حضرت معاویہؓ نے آپکو اپنے پاس تخت پر بٹھایا اور (طنزاً) کہا، اے بنو ہاشم! کیا بات آخر میں) تمہاری بصارت جاتی رہتی ہے! حضرت عقیلؓ نے (فوراً) جوابدیا اور تمہاری بینائی جاتی رہتی ہے (یعنی غرق ہو جاتے ہیں) یعنی ہم آنکھوں کے اندھے ہیں تو تم دل کے اندھے ہوتے ہو ہشام نے بیان کیا ہے کہ ایکمرتبہ حضرت عقیلؓ اپنے بھائی حضرت علیؓ کے پاس عراق تشریف لائے اور کوئی چیز طلب کی حضرت علیؓ نے فرمایا میں نہیں دے سکتا۔ آپنے فرمایا، میں غریب اور محتاج ہوں۔ حضرت علی نے فرمایا جب تک مسلمانوں کے پاس سے عطاء یعنی وہ حصہ جو غازیوں کو ہر سال ملتا ہے، آئے اسوقت تک توقف کرتا کہ میں کچھ دے سکوں۔ آپنے اصرار کیا حضرت علیؓ نے ایک شخص سے کہا: اس کا ہاتھ پکڑ کر دکانوں کیطرف لے جا اور تالے کھول کر جو کچھ ہو سب نکال کر دیدے حضرت عقیلؓ نے کہا آپ مجھ کو چور بنانا چاہتے ہیں؟ حضرت علیؓ نے فرمایا: تو کیا تو یہ چاہتا ہے کہ مسلمانوں کا مال لیکر تجھے دیدوں؟ حضرت عقیلؓ نے کہا: اچھا میں اپنے دینے کے معاملہ میں آپ سے بہتر شخص یعنی معاویہؓ کے پاس جاتا ہوں۔ آپنے فرمایا: تو (جان) اس کے پاس ہو آ، حضرت عقیلؓ معاویہؓ کے پاس آئے۔ معاویہؓ نے آپکو ایک لاکھ درہم دے کر کہا: میں نے اور حضرت علیؓ نے جو کچھ تجھ کو دیا ہے منبر پر اس کا اعلان کردے۔ حضرت عقیل منبر پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آئے اور کہا: لوگو! میں تم کو بتلاتا (چاہ) تا ہوں کہ میں نے حضرت علیؓ کو ان کے دین پر (ترجیح دینا) چاہا تو آپ نے دین کو مجھ پر ترجیح دی اور میں نے امیر معاویؓ کو اپنے دین پر (ترجیح دینا چاہا تو معاویہ نے اپنے دین پر مجھے ترجیح دی۔ حضرت معاویہ نے کہا: یہی ہے وہ جس کو قریش پاگل سمجھتے ہیں؟ بھلا اس سے زیادہ کون ہوشیار ہوگا۔ حضرت طالب حضرت عقیل سے اور حضرت عقیل جعفر سے دس سال بڑے تھے اور ان سب کی پیدائش حضرت علیؓ سے پہلے ہے اور حضرت علیؓ سب سے کم عمر ہونے کے باوجود فضل و کمال میں بڑے ہیں۔

الادبُ خیرُ الذّخائر

ادب بہترین ذخیرہ ہے!

ے انا ابنُ نفسی وکینتی لؤمی ۔ من عجم کنتُ او من العرب ❊ اِنّ الفتیٰ مَن یقول ہا اَنَا ذَا ۔ لیس الفتیٰ من یقول کان ابی

عن الحجاج بن یوسف لتفقد انه امر صاحب حراسته ان یطوف باللیل فمن وجده بعد العشاء ضرب عنقه فطاف لیلةً فوجد ثلاثة صبیان یتمایلون علیهم اثار الشراب فاحاط بهم وقال لهم من انتم حتی خالفتم امر امیر المؤمنین

فقال الاول ے انا ابنُ مَن دانت الرقابُ له	لما بین مخنوم ومهاوخادمها
تاتیه بالرغم وهی صاغرةٌ	یاخذ من مالها ومن دمها

فامسك عن قتله وقال لعله من اقارب امیر المؤمنین ثم قال للاخر من انت فقال ے

انا ابنُ الذی لاتنزل الارضُ قدرَهٗ	وان نزلت یومًا فسوف تعودُ
تری الناس افواجًا الی ضوء نارِهٖ	فمنهم قیامٌ حولها وقعودُ

فامسك عن قتله وقال لعله من اشراف العرب ثم قال للثالث من انت فقال ے

انا ابنُ الذی خاض الصفوفَ بعزمه	وقومها بالسیف حتی استقامت
رکابه لاتنفك رجلاه منهما	اذا الخیل فی یوم الکریهة ولت

فامسك عنه وقال لعله من اشجع العرب فلما اصبح رفع امرهم الی الحجاج فاحضرهم وکشف عن حالهم فاذا الاول ابن حجام والثانی ابن قوال والثالث ابن حائك فتعجب الحجاج من فصاحتهم وقال لجلسائه علموا اولادکم الادب فوالله لولا الفصاحة لضربتُ اعناقهم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حل لغات الادب دیکھو مقدمہ ص۶ الحجاج بن یوسف سیاتی ذکرہ انشاء اللہ صاحب حراسۃ پہرہ دار۔ حرس (ن ض) حرساً حفاظت کرنا حارس ج حُرّاس۔ حَرَسۃ۔ یتمایلون تمایُلاً۔ فی مشیہ ناز و انداز سے چلنا۔ دانت دیکھو ص۶۵۔ رقاب جمع رقبۃ گردن۔ رغم۔ رغم انفہٗ (س، ن) رُغماً۔ ذلیل ہونا۔ ناناپسند کرنا۔ رُغم ناپسندیدگی۔ قِدر ہانڈی ج قُدور۔ خاض (ن) خَوضاً۔ الماء داخل ہونا۔ لا تنفک انفکاکاً جدا ہونا۔ یوم الکریہۃ لڑائی کا دن۔ ولت پشت پھرانا۔ اشجع بہادر ابن قوّال فی الحاشیۃ "کان فی النسخۃ المنقول عنہا قوال (بالقاف) فنقلتہ کما کان وربط البیتین (انا ابن) علی ہذا ظاہر لا یخفی۔ ثم اُخبرت عن بعض المہرۃ انہ "قوال" بالفاء للنسبۃ الی قول بالفم بالقلی وتخذ ویقال لطباخ یطبخ الفول وغیرہ وباعہ فاستحسنتہ انتہی۔ حائک کپڑا بننے والا ج حاکہ۔ حَوکہ۔ حاک (ن) حَوکاً۔ حیاکاً۔ الثوب بُننا۔ حُماکہ کارگہ۔ کھڈی۔

نشریح

حجاج بن یوسف ثقفی سے منقول ہے کہ اس نے کوتوال (اپنے پہرہ دار) کو حکم کیا کہ رات میں شہر کا گشت کیا کرے اور عشاء کے بعد جسکو پھرتا ہوا پائے قتل کردے۔ پہرہ دار نے رات میں گشت کیا اور تین لڑکوں کو پایا جو جھومتے ڈولتے ہوئے جارہے تھے اور ان پر نوشی کے آثار نمایاں تھے۔ پہرہ دار نے انکو گھیر لیا اور کہا: تم کون ہو؟ جو تم نے امیر المؤمنین کے حکم کی خلاف ورزی کی۔ پس ان میں سے ایک لڑکے نے کہا ؎ انا ابن من دانت اھد میں اس شخص کا بیٹا ہوں جس کے سامنے خادم و مخدوم سب ہی کی گردنیں جھک جاتی ہیں۔ لوگوں کی گردنیں اسکے پاس ذلت کیساتھ آتی ہیں اور وہ ان سے مال بھی لیتا ہے اور خون بھی لیتا ہے۔ پہرہ دار اس کے قتل سے رُک گیا اور (دل میں) کہا کہ شاید یہ امیر المؤمنین کے خاص لوگوں میں سے ہے۔ دوسرے سے کہا، تو کون ہے؟ اس نے کہا ؎ انا ابن الذی اھ میں اُس شخص کا بیٹا ہوں جس کی ہانڈی کبھی آتش داں (چولہے) سے نہیں اُترتی اور اگر کسی روز اُتر بھی جاتی ہے تو پھر فوراً اسی کی طرف واپس ہوجاتی ہے تو لوگوں کو اس کی آگ کے پاس بھیڑ لگائے دیکھے گا کہ کوئی کھڑا ہے اور کوئی بیٹھا ہے۔ پہرہ دار نے اس سے بھی ہاتھ روک لیا اور دل میں یہ خیال کیا کہ شاید یہ عرب کے شریف خاندان کا بچہ ہے۔ تیسرے سے کہا: تو کون ہے؟ اس نے کہا ؎ میں اس شخص کا بیٹا ہوں جو ہجوم مردی سے صفوں میں گھس جاتا ہے اور ننگی تلوار سے صفوں کو سیدھی کر ڈالتا ہے۔ اس کے پاؤں رکاب سے اس وقت بھی جُدا نہیں ہوتے جبکہ گھوڑے میدان کارزار میں پیٹھ دے بھاگتے ہیں۔ پہرہ دار اس سے بھی رُک گیا اور یہ سمجھا کہ شاید یہ عرب کے کسی بہادر شخص کا لڑکا ہے صبح ہونے پر پہرہ دار نے ان کا قصہ حجاج کے گوشگذار کیا حجاج نے ان کو بُلا کر اُن کے متعلق تفتیش کی تو معلوم ہوا کہ پہلا لڑکا نائی کا ہے دوسرا حجام کا اور تیسرا لڑکا جولاہے کا۔ حجاج کو ان کی فصاحت کلامی پر حیرت ہوئی (کہ انہوں نے اپنے ذلیل پیشوں کو کتنے بہتر انداز میں بیان کیا ہے اور اپنے صحیح احوال کو کس خوبی اور دانشمندانہ طرز سے ظاہر کیا ہے بیشک ان کا یہ طرز بیان قابل داد ہے) حجاج نے ہم نشینوں سے کہا کہ اپنی اولاد کو ادب کی تعلیم دو اس واسطے کہ اگر ان کے کلام میں فصاحت نہ ہوتی تو بخدا میں انکی گردن مار دیتا۔"

وَاَقْبَلَ اَعْرَابِیٌّ اِلٰی دَاوٗدَ بْنِ الْمُھَلَّبِ، فَقَالَ لَہٗ: اِنِّیْ مَدَحْتُکَ فَاسْمَعْ، قَالَ: عَلٰی رِسْلِکَ ثُمَّ دَخَلَ بَیْتَہٗ، وَتَقَلَّدَ سَیْفَہٗ، وَخَرَجَ، فَقَالَ: قُلْ، فَاِنْ اَحْسَنْتَ حَکَّمْتُکَ وَاِنْ اَسَأْتَ قَتَلْتُکَ، فَاَنْشَأَ یَقُوْلُ: ؎

اَمِنْتُ بِدَاوٗدَ وَجُوْدِ یَمِیْنِہٖ	مِنَ الْحَدَثِ الْمَخْشِیِّ وَالْبُؤْسِ وَالْفَقْرِ
فَاَصْبَحْتُ لَا اَخْشٰی بِدَاوٗدَ نَبْوَۃً	مِنَ الْحَدَثَانِ اِذْ شَدَدْتُ بِہٖ اَزْرِیْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَهٗ حِكَمُ لُقْمَانَ وَصُوْرَةُ يُوْسُفَ | وَحُكْمُ سُلَيْمَانَ وَعَدْلُ اَبِيْ بَكْرٍ
فَتًى تَفْرَقُ الْاَمْوَالُ مِنْ جُوْدِ كَفِّهٖ | كَمَا يَفْرَقُ الشَّيْطَانُ مِنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

فَقَالَ: قَدْ حَكَّمْنَاكَ، فَاِنْ شِئْتَ عَلٰى قَدْرِكَ، وَاِنْ شِئْتَ عَلٰى قَدْرِيْ، قَالَ: بَلْ عَلٰى قَدْرِيْ فَاَعْطَاهُ خَمْسِيْنَ اَلْفًا، فَقَالَ لَهٗ جُلَسَائُهٗ: هَلَّا اخْتَكَمْتَ عَلٰى قَدْرِ الْاَمِيْرِ؟ قَالَ لَمْ يَكُ فِيْ مَالِهٖ مَا يَفِيْ بِقَدْرِهٖ، قَالَ لَهٗ دَاوٗدُ: اَنْتَ هٰذَا اَشْعَرُ مِنْكَ فِيْ شِعْرِكَ، وَاَمَرَ لَهٗ بِمِثْلِ مَا اَعْطَاهُ

حل لغات داؤد بن یزید بن حاتم بن قبیصۃ بن المہلب بن ابی صفرۃ متوفی ۲۰۵ھ خلیفہ ہارون الرشید نے محمد بن زہیر ازدی کو معزول کر کے داؤد کو مصر کا والی مقرر کر دیا تھا۔ داؤد ۲۰۴ھ میں مصر آیا اور اور خیر و صلاح کیساتھ لوگوں کو مطمئن کر دیا۔ علی رسلک رسل نرمی۔ آہستگی۔ یعنی آہستہ و باوقار رہ اور جلدی مت کر۔ حکمناک اپنے مال میں دوسرے کو حاکم بنانا۔ اُمنت۔ دیکھو صـ۳۶ الحدث مصیبت دیکھو صـ۵۶ الخشی خشیۃ سے ہے ڈرنا۔ البؤس سختی و بلا۔ نبوۃ نبا جنبہ عن الفراش اسکے پہلو نے بستر پر آرام نہیں پایا۔ ازر پیٹھ۔ قوت شد بہ زرہٗ اسکو اسکے ذریعہ قوت حاصل ہوئی۔ حکم بمعنی حکمت۔ لقمان بن باعور شہور حکیم ہیں جن کا ذکر قرآن کی سورہ لقمان میں ہے ان کو اللہ نے حضرت داؤدؑ کے تین سال بعد علم و حکمت سے بہرہ مند کیا تھا۔ جامع التواریخ میں ہے کہ لقمان حکیم سیاہ فام اور عرب کے یا بنی اسرائیل کے غلام تھے انکے آقا نے انکی کوئی حکمت دیکھ کر انکو آزاد کر دیا تھا بعض علماء انکو حضرت ایوب کا بھائی اور بعض بنی اسرائیل کا قاضی اور بعض حضرت سلیمانؑ کا خادم اور بعض بعینہٖ سلیمان اور بعض نبی کہتے ہیں بقول صاحب الکمال زیادہ صحیح یہ ہے کہ آپ نبی نہ تھے بلکہ حکیم تھے۔ تفرق (س) فرقاً۔ منہ گھبرانا۔ یعنی دفاعہ پورا کرنا۔

تشریح:

ایک دیہاتی نے داؤد بن مہلب کے پاس آکر کہا: میں نے آپکی تعریف میں چند شعر کہے ہیں (برائے کرم) ان کو سن لیجئے۔ داؤد نے کہا: ذرا ٹھہر (جلدی مت کر یہ کہکر) گھر میں گیا اور تلوار لگا کر باہر آیا اور کہا: اب سنا اگر تو نے عمدہ اشعار کہے تب تو ہم تجھے ضرور کچھ نہ کچھ دیں گے ورنہ قتل کریں گے۔ دیہاتی نے شعر پڑھنا شروع کیا ؎ امنت بداود اھ میں داؤد کی ذات گرامی اور اس کی داد و دہش کیوجہ سے ہر اندیشہ ناک مصیبت اور سختی و تنگدستی سے مطمئن ہو گیا۔ پس میں داؤد کیوجہ سے بے آرامی کا اندیشہ نہیں رکھتا کیونکہ میں نے اپنی کمر اس سے مضبوط کر لی داؤد کی حکمت و دانائی لقمان جیسی ہے اور صورت یوسف جیسی اور حکم سلیمان جیسا اور انصاف ابوبکر جیسا۔ وہ ایسا جوان ہے کہ مال اس کے ہاتھ کی سخاوت سے ایسا گھبراتا ہے جیسے شب قدر سے شیطان۔

داؤد نے کہا ہم نے تیرے لئے مال کا فیصلہ کر دیا اب اگر تو چاہے تو تیری حیثیت کے لحاظ سے (دیا جائے) اور اگر تو چاہے تو میں اپنی حیثیت کے (مناسب دوں) اس نے کہا: نہیں بلکہ میرے مرتبہ کے لحاظ سے پس داؤد نے اس کو پچاس ہزار درہم دیدیئے۔ ہمنشینوں نے دیہاتی سے کہا کہ تو نے امیر المؤمنین کی حیثیت کے مطابق کیوں نہیں چاہا؟ اس نے کہا: امیر المؤمنین کی حیثیت کے لحاظ سے تو اس کا کل مال بھی پورا نہیں اُترتا (کیونکہ امیر المؤمنین کا رتبہ اس سے فزوں تر ہے) داؤد نے کہا: تو مذکورہ بالا اشعار کی بہ نسبت اس جملہ میں شاعر تر ہے چنانچہ داؤد نے جتنا پہلے دیا تھا اتنا ہی اور دیدیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفرج بعد الشدة

سختی کے بعد آسانی

مکن زغصہ شکایت کہ در طریق طلب ❁ براحتے نرسید آنکہ زحمتے نکشید
ہر محنتے مقدمۂ راحتے بود ❁ شد ہمزبان حق چو زبان کلیم سوخت

جاء فی حدیث أنس رضی اللہ عنہ، قال: کان رجل علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتجر من بلاد الشام الی المدینۃ ولا یصحب القوافل توکلا منہ علی اللہ تعالی، فبینما ہو جاءٍ من الشام عرض لہ لِصٌّ، علی فرس، فصاح بالتاجر قِفْ فوقف التاجر وقال لہ: شلتک بمالی، فقال لہ اللصّ: المالُ مالی، وانما اریدُ نفسک، فقال لہ: انظرنی حتی اُصلّی قال: افعل ما بدا لک، فصلّی اربع رکعاتٍ ورفع رأسہ الی السماء، یقول: یا ودود یا ودود: یا ذا العرش المجید! یا مُبدئُ یا مُعیدُ! یا فعّالُ لما یُرید! اسألک بنور وجہک الذی ملأ ارکان عرشک واسألک بقدرتک التی قدرت بہا علی جمیع خلقک واسألک برحمتک التی وسعت کلّ شئ، لا الٰہ الا انت، یا مغیثُ اغثنی، ثلث مراتٍ، واذا بفارسٍ بیدہ حربۃٌ، فلما نظرہ اللصّ ترک التاجر ومضی نحوہ، فلما دنا منہ، طعنہ فارداہ عن فرسہ، ثم قتلہ وقال للتاجر: اعلم انی ملکٌ من السماء الثالثۃ لما دعوت الاولی، سمعنا لابواب السماء قعقعۃً فقلنا امرٌ حدث، ثم دعوت الثانیۃ، ففُتحت ابواب السماء، ولہا شررٌ، ثم دعوت الثالثۃ فہبط جبریل علیہ السلام ینادی، من لہذا المکروب فدعوت اللہ ان یولینی قتلہ فاعلم یا عبد اللہ ان من دعا بدعائک فی کل شدۃٍ اغاثہ اللہ، وفرج عنہ ثم جاء التاجر الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، فاخبرہ الخبر، فقال لقد لقنک اللہ اسماءہ الحسنی التی اذا دعا بہا اجاب، واذا سُئل بہا اعطی

حل لغات الفرج کشادگی۔ فرج (ض) فَرجًا و فرج۔ الشئ کھولنا۔ اللہ الغمّ عنہ غم کو دور کرنا۔ فرج پھٹن شرم گاہ ج فروج۔ فرّجہ سختی اور غم سے نجات۔ الشدۃ سختی۔ انس بن مالک بن نضر الانصاری خزرجی خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشہور صحابی ہیں ہجرت کے پہلے ہی سال انکی والدہ ام سلیمؓ ان کو ہمراہ لیکر حضور انورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ یہ بچہ حضورؐ کی خدمت کرے گا اس وقت یہ آٹھ یا نو یا دس برس کے تھے۔ چنانچہ آپنے دس برس حضورؐ کی خدمت کی ہے ایک مرتبہ ان کی ماں خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ اپنے چھوٹے خادم انس کیلئے دعاء فرمایئے۔ حضورؐ نے فرمایا: اللّٰھم کثر مالہ و ولدہ و ادخلہ فی الجنۃ: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ اسی دعا کا اثر ہے کہ میری صلب سے سو سے زائد اولادیں پیدا ہو چکی اور میرے باغیچے سال میں دو مرتبہ پھلتے ہیں اور تیسری بات (دخول جنت) کی مجھے خدا سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اُمید ہے۔ حضرت انسؓ کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک موئے مبارک تھا آپنے وصیت کی تھی کہ مرنے کے بعد اس کو میرے مُنہ میں رکھدیا جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ آپنے حضرت عمرؓ کے زمانہ سے بصرہ میں سکونت اختیار فرمائی اور وہیں ۹۰ھ یا ۹۱ھ یا ۹۲ھ میں وفات پائی اور بصرہ کے باہر دفن ہوئے۔ حضرت انسؓ کی مرویات کی تعداد (۲۲۸۶) ہے جو حضرت ابوہریرہؓ کے بعد تمام اصحاب سے زائد ہے۔ القوافل جمع قافلۃ دیکھو ص۱۳۵ جاء جاءٍ یجیٔ سے اسم فاعل ہے۔ لُصّ جمع لُصوص۔ لَصَّ (س) لُصُوصاً چور ہونا، صاح دیکھو ص۶۹ قف دقوف سے امر حاضر ہے شاتک مفعول مطلق ہے اور فعل محذوف ہے والاصل اشأن شاتک لے اقصد۔ قصدک۔ انظرنی۔ انظار اً مہلت دینا۔ العرش دیکھو ص۱۳۵۔ جرعہ چھوٹا پیالہ دیکھو ص۴۰۔ دنا ان، دنواً قریب ہونا طعنہ طعناً نیزہ مارنا۔ ارداہ۔ ارداءً ہلاک کرنا (ردی (س) ردیً ہلاک ہونا۔ تعقعقہ ہتھیار کی جھنکار دانتوں کی کڑکڑاہٹ بادل کی گرج کی لگاتار سخت آواز جو قعاقع۔ شرر چنگاری۔ ہبط ہبوطاً اوپر سے نیچے اترنا دیکھو ص۱۱۵۔ المکروب دیکھو ص۹۳

تشریح:۔ حضرت انسؓ کی حدیث میں آیا ہے آپنے فرمایا کہ ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بلاد شام سے مدینہ تک (مختلف جگہوں میں) خدا پر بھروسہ کرتے ہوئے بلا معیت قافلہ تجارت کرتا تھا۔ ایک مرتبہ وہ شام سے واپس ہو رہا تھا کہ اچانک ایک چور سامنے آیا جو گھوڑے پر سوار تھا۔ اس نے تاجر کو آواز دی ٹھہر جا! تاجر ٹھہر گیا اور چور سے بولا کہ مال حاضر ہے لے لے چور نے کہا: مال تو میرا ہے ہی میں تو تیری جان چاہتا ہوں تاجر نے کہا، مجھے اتنی مہلت دے کہ میں نماز پڑھ لوں۔ چور نے کہا: جو چاہے سو کر۔ تاجر نے چار رکعت نماز پڑھی اور آسمان کی طرف سر اُٹھا کر دُعا کی: اے بے حد محبت کرنے والے، صاحب عرش بزرگ شان والے۔ اے ابتداءً پیدا کرنے والے اور اعادہ کرنیوالے اور جو چاہے سو کر گذرنے والے! میں آپکے اس نور کا واسطہ دیکر سوال کرتا ہوں جس نے بھر دیا ہے آپکے ارکان عرش کو اور آپ کی اس قدرت کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں جس کے ذریعے آپ جملہ کائنات پر قادر ہیں اور آپ کی اس رحمت کا آسرا لے کر سوال کرتا ہوں جو ہر شئی کو عام ہے آپکے سوا کوئی معبود نہیں، اے فریاد رس میری مدد فرما"

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے ❁ پر نہیں قوت پرواز مگر رکھتی ہے (اقبال)

تاجر نے تین مرتبہ دعاء کی تو یکایک ایک شہسوار آیا جس کے ہاتھ میں ایک نیزہ تھا۔ جب چور نے اس کو دیکھا تو تاجر کو چھوڑ اسکی طرف لپکا۔ جب قریب پہنچا تو شہسوار نے اس کو تیر مار کر گھوڑے سے گرایا اور قتل کر دیا اور تاجر سے کہا: کہ میں فرشتہ ہوں تیسرے آسمان سے آیا ہوں جب تو نے پہلی بار دعاء کی تو ہم نے آسمان کے دروازوں سے ایک جھنکار سُنی تو ہم نے خیال کیا کہ یقیناً کوئی حادثہ پیش آیا ہے اور جب تو نے دوسری بار دُعا کی تو آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے درآنحالیکہ اس سے آگ کے شرارے اُڑ رہے تھے۔ جب تیسری بار دُعاء کی تو حضرت جبرائیلؑ نے اُتر کر ندا دی: یہ عزہ کون ہے؟

بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن ❁ اجابت از درِ حق بہر استقبال می آید

پس میں نے اللہ تعالیٰ سے دُعا کی خدایا اس کے قتل پر مجھے مامور فرما، بندۂ خدا! جو شخص بھی آڑے وقت میں ان کلمات کے ساتھ دعا کرے گا یقیناً اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرمائے گا اور اس کے غم کو دُور کریں گے۔ اس کے بعد تاجر نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر قصہ بیان کیا، آپنے فرمایا کہ اللہ رب العزت نے تجھ کو ان پیارے ناموں کی تلقین کی ہے کہ جب ان کے توسل سے دعاء کی جائے تو اللہ قبول کرتا ہے اور جب ان کے واسطے سے سوال کیا جائے تو خداوند تعالیٰ ان کو عطا فرماتے ہیں"

(فائدہ) حق تعالیٰ کے پاکیزہ ناموں میں سے ننانوے نام قرآن پاک میں موجود ہیں جنکے متعلق ارشاد خداوندی ہے "وَلِلّٰہِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْہُ بِہَا" کہ اللہ کے نام بہت اچھے ہیں سو ان کے ذریعہ اللہ کو پکارو۔ صحیحین، ترمذی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور نسائی میں حضرت ابوہریرہ سے ان ناموں کے ساتھ دعا مانگنے کی فضیلت مروی ہے "اللہ کے ننانوے نام ہیں جو شخص ان کو یاد رکھے گا جنت میں داخل ہوگا، لوامع النجوم میں لکھا ہے کہ "اللہ تعالیٰ کے ایکہزار نام ایسے ہیں جن کو خود اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا اور ایک ہزار ایسے ہیں جو مسلمانوں کی زبان پر جاری ہیں جن میں سے توریت میں (۳۰۰) انجیل میں (۳۰۰) زبور میں (۳۰۰) اور قرآن پاک میں (۱۰۰) لکھے ہوئے ہیں، ان میں سے ننانوے نام لوگوں پر ظاہر فرما دیئے گئے اور ایک نام خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا اور وہی اسم اعظم ہے، اسکے متعلق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بعض قرآنی کلمات اور بعض اسماء الٰہی کی بابت ارشاد فرمایا ہے کہ جب ان کے توسط سے دعا کیجاتی ہے تو وہ قبول ہو جاتی ہے لیکن آپ نے متعین طور پر یہ نہیں بتایا کہ ان میں سے کونسا لفظ اسم اعظم ہے، محدثین اور بزرگان دین میں سے اکثر کی رائے یہ ہے کہ لفظ "اللہ" اسم اعظم ہے۔ شاہ عبدالقادر جیلانی فرماتے ہیں کہ لفظ اللہ اس طرح اسم اعظم ہے کہ تم اس کو اس طور پر زبان سے کہو کہ دل میں اس کے سوا کوئی خیال ہی نہ آئے شیخ بایزید بسطامی سے کسی نے معلوم کیا کہ اسم اعظم کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: کوئی متعین نہیں بلکہ اس کا ضابطہ یہ ہے کہ جب تیرا دل دوسوا اس غیر اللہ سے) فارغ ہو اور حق تعالیٰ کی وحدانیت پر مطمئن ہو ایسی حالت میں جس اسم الٰہی کیساتھ توجہ قلبی سے دعا کرے وہ دعا قبول ہوگی)

اور حقیقت بھی یہی ہے کیونکہ قبولیت دعا کے لئے خشوع وخضوع یعنی رونا گڑگڑانا، طہارت وتقوی کامل یقین ومحبت اور کامل توجہ دعا کے جزو اعظم ہیں جب ان امور کی رعایت رکھتے ہوئے دعا کیجائے تو حق تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے جس اسم کیساتھ خدا کو پکارا جائے اس کی تاثیر اسم اعظم کی تاثیر ہوگی ؎

ذوق اسماء الٰہی ہیں سب اسم اعظم ❊ اس کے ہر نام میں عزت ہے زاک نام میں خاص

الارتجال

بدیہہ گوئی!

خرج المهدي يتصيد، ومعه علي بن سليمان، فسنح له قطيع من الظباء، فأرسلت الكلاب، وأجريت الخيل فرمى المهدي سهما، فصرع ظبيا، ورمى علي بن سليمان سهما فصرع كلبا، فقال ابو دلامة

قد رمى المهدي ظبيا	شق بالسهم فؤاده
وعلي بن سليما	ن رمى كلبا فصاده
فهنيا لهما كل	امرئ يأكل زاده

فضحك المهدي حتى كاد يسقط، ومن ملحه أنه دخل على المهدي وعنده وجوه بني هاشم، فقال انا أعطي

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہ عہدًا لئن لم تجد واحدًا ممن فی البیت، لاقطعنّ لسانک فنظر الی القوم فکلما نظر الی واحدٍ غمزہ بانّ علیہ رضاہ قال: فعلمت انی وقعت و انّہا عزمۃ من عزماتہ لابدّ منہا، فلما رأی عنی الی السلامۃ من ہجاء نفسی

فقلت: ؎	الا ابلغ لدیک ابا دلامۃ	فلیس من الکرام ولا کرامۃ	
	اذا لبس العمامۃ قلت قردًا	وخنزیرا یکون بلا عمامۃ	
	جمعت دمامۃ وجمعت لؤمًا	کذاک اللؤم تتبعہ الدمامۃ	
	فان تک قد اصبت نعیم دنیا	فلا تفرح فقد دنت القیامۃ	

فضحکوا ولم یبق احدٌ الا اجازہ،

حل لغات الارتجال: ارتجل۔ الکلام فی البدیہہ کہنا۔ الرجلُ۔ پیدل چلنا۔ المہدی ص۵ علی بن سلیمان ابن علی بن عبداللہ بن العباس الہاشمی ابوالحسن متوفی ۱۷۵ھ موسیٰ ہادی کیطرف سے مصر کا امیر تھا ہادی کے بعد ہارون الرشید نے بھی انکو امارۃ مذکورہ پر برقرار رکھا۔ یہ بڑا انصاف پسند اور رعیت کا بہی خواہ امیر تھا۔ سمخ (ف) سمخًا پیش آنا۔ ظاہر ہونا۔ قطیع۔ بکریوں اور چوپاؤں کا گلہ ج قطاع قطعان جج اقاطیع۔ الظباء جمع ظبی ہرن۔ صرع (ف) صرعًا پچھاڑنا۔ ابودلامہ زند بن الجون حبشی غلام مگر نہایت فصیح زبان اور عہد بنی عباس کے باکمال شعراء میں سے تھا۔ فصاحت و بلاغت۔ جزالت شعر۔ بدیہہ گوئی میں اپنے ہمعصر شعراء میں نمایاں مقام رکھتا تھا اور شراب کے ذکر و وصف میں یگانہ تھا زیر عنوان قصہ اسکی بدیہہ گوئی کا ایک نمونہ ہے۔ بعض حضرات نے اسکا نام زید بتایا ہے مگر یہ غلط ہے چنانچہ ابن خلکان اور خطیب بغدادی دونوں زند لکھتے ہیں۔ اسکا انتقال ۱۶۱ھ میں ہوا ہے بعض کا خیال ہے کہ یہ ہارون الرشید کے تخت نشین خلافت ہونے یعنی ۱۷۰ھ تک زندہ رہا ہے لیکن پہلی روایت ہی صحیح ہے۔ تتمہ دیکھو ص۱۳۸ فوائد اول جزائد، لمح جمع لمحۃ۔ مزید اربات، غمزہ۔ بالعین آنکھ سے اشارہ کرنا۔ قرد بندر، قردًا۔ المال جمع کرنا۔ خنزیر سور ج خنازیر، دمامۃ، دمم (ن، ض س، ک) الرجلُ دمامۃ بدصورت ہونا ص دمیم ج دِمام۔ الارض ہموار کرنا۔

تشریح:۔ ایک مرتبہ خلیفہ مہدی علی بن سلیمان کے ساتھ شکار کیلئے گیا تو ہرنیوں کی ایک ڈار سامنے آئی پس (ان پر) شکاری کتے چھوڑ دیئے گئے اور (انکے پیچھے) گھوڑے دوڑا دیئے گئے۔ تیراندازی شروع ہوئی تو مہدی نے ایک ہرن کو شکار کرلیا اور علی بن سلیمان نے تیر چلایا تو ایک کتے کو پچھاڑ دیا پس ابودلامہ نے برجستہ کہا ؎ قدرمی المہدی نے ایک ہرن پر تیر چلایا تو اس کا دل پھاڑ ڈالا اور علی بن سلیمان نے کتے کے تیر مارا اور اس کو شکار کرلیا دونوں کو مبارک ہو۔ ہر شخص اپنا اپنا توشہ کھائے یہ سن کر مہدی اتنا ہنسا کہ قہقہہ کرنے کے قریب ہوگیا۔

ابودلامہ کا ایک لطیفہ اور ہے وہ یہ کہ ایک مرتبہ ابودلامہ مہدی کے پاس آیا اور اس وقت مہدی کے دربار میں سرداران بنی ہاشم کا اجتماع تھا خلیفہ نے کہا میں اللہ سے عہد کرتا ہوں اگر تو نے حاضرین مجلس میں سے کسی کی ہجو کی تو میں تیری زبان کاٹ لوں گا۔ ابودلامہ نے (بغرض انتخاب) قوم کو دیکھا تو ہر ایک نے آنکھ سے اشارہ کردیا کہ ہم پر تیر انوش کرنا واجب ابودلامہ کہتا ہے کہ میں سمجھ گیا کہ آج تو مصیبت میں پھنس گیا اور خلیفہ کا اللہ سے عہد کرلینا ایک ایسا عزم ہے جو لابدی ہے پس اپنی ہجو کے علاوہ نجات کی کوئی صورت نظر نہ آئی۔ اسلئے میں نے کہا۔

؎ الا ابلغ اھ ذرا ابودلامہ تک یہ پیغام پہنچا دے کہ تو نہ خود شریف ہے اور نہ شریفوں کی نسل سے ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر وہ سر پر پگڑی رکھ لے تو تُو (دیکھ کر) کہے گا کہ بندر ہے اور اگر ٹوپی ہو تو کہے گا کہ سور ہے، اے ابو دلامہ! تو بدسیرتی اور بدصورتی کا جامع ہے، بیشک بدسیرتی کے لئے بُرائی لازم ہے۔ اگر تو نے دُنیا کی بے شمار نعمتیں حاصل کر لی ہیں تو اس پر مت پھُول کیونکہ قیامت قریب آگئی۔ یہ سُن کر حاضرینِ مجلس سب ہنس پڑے۔ اور ان میں کوئی ایسا نہ رہا جس نے ابو دلامہ کو عطیات نہ دیئے ہوں۔

تحلُّمُ السَّلاطِین علی اَھلِ الدِّین اذا اجترؤا علیھم

اہلِ دین کی دلیری پر بادشاہوں کی بردباری!

رُوی زیاد عن مالك بن أنس قال: بَعَث ابو جعفر المنصور الیّ والی ابن طاؤس فاتیناہ فدخلنا علیه، فاذا هُوَ جالس علی فُرُش قد نضرت وبین یدیه نُطاع قد بُسطت وجلاوزة باید یهم السُیوفُ یضربون الاعناقَ فاومأ الینا اَن اجلسا، فجلسنا، فاطرق عنّا قلیلاً، ثم رفع راسَهٗ، والتفت الی ابن طاؤس، فقال له: حدِّثنی عن ابیك، قال: نعم سمعتُ ابی یقول: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انّ اشدّ الناس عذابًا یومَ القیامة رجلٌ اَشرکه اللهُ فی حُکمِه، فاَدْخَلَ علیه الجورَ فی عدلِه، فامسك ساعةً، قال مالكٌ: فضممتُ ثیابی من ثیابه مخافةَ ان یملأ ثیابی من مزدمه، ثم التفت الیه ابو جعفر، فقال: عِظنی یا ابن طاؤس! قال نعم یا امیر المؤمنین: الا تری کیف فعل ربُّك بعادٍ اِرَمَ ذاتِ العِمادِ التی لم یُخلق مثلُها فی البلاد وثمودَ الذین جابوا الصخرَ بالواد (الی قوله) اِنّ ربَّك لبالمرصاد. قال: مالك فضممتُ ثیابی من ثیابه مخافةَ ان یملأ ثیابی من مزدمه فامسك ساعةً حتی بَرَدَ ما بیننا وبینه، ثم قال: یا ابن طاؤس! ناوِلنی هذه الدواةَ، فامسك عنه، ثم قال: ناوِلنی هذه الدواةَ، فامسك عنه. فقال: ما یمنعُك ان تُناوِلنیها؟ قال: اَخشی ان تکتُبَ بها معصیةً، فاکونَ شریکَك. فلما سمع ذلك قال: قُم عنی قال ابنُ طاؤس ذلك ما کُنّا نبغی منذ الیوم، قال مالكٌ: فما زلتُ اعرِفُ لابن طاؤس فضلَه وارسل ابو جعفر الی سفیان الثوری، فلما دخل علیه قال: عِظنی یا عبد الله! قال: وما عَمِلتَ فیما علمتَ فاعظُكَ فیما جهلتَ فما وجد له المنصور جوابًا۔

حل لغات تحلم برداشت کرنا۔ بردباری اختیار کرنا دیکھو ص۴۵۔ السلاطین جمع سلطان بادشاہ۔ اجترؤا اجتراء جری ہونا۔ جرء (ک) جراءۃ۔ جرأۃ۔ علیہ دلیری کرنا من جری جرأ جراء۔ زیاد دیکھو مقدمہ ص۲۶ مالک بن انس بن مالک بن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابی عامر بن عمرو الاصبحی المدنی ابو عبداللہ مشہور ائمہ دین میں سے ہیں جن کی رفعت شان پر اعلام امت کا اتفاق ہے۔ آپ بطن مادر میں کم و بیش تین برس رہے اور بقول اصح ۹۳ھ میں پیدا ہوئے۔ اس لئے آپ تبع تابعین میں ہیں اور امام اعظم سے تیرہ سال چھوٹے ہیں کیونکہ امام صاحب کی ولادت ۸۰ھ میں ہوئی ہے اور علامہ کوثری کی تحقیق کے مطابق ۲۲ سال چھوٹے ہیں کیونکہ انکی تحقیق کے مطابق امام صاحب ۸۰ھ میں پیدا ہوئے ہیں امام مالکؒ نے علم تنگدستی میں حاصل کیا پھر ایسی برکت ہوئی کہ امیر کبیر ہوگئے۔ آپنے اپنے زمانے کے تمام مشاہیر محدثین سے احادیث سنیں جیسے نافع مولیٰ حضرت ابن عمرؓ۔ زید بن اسلم۔ حمید الطویل۔ ہشام بن عروہ زرقانی نے لکھا ہے کہ آپنے نو سو[1] نامور شیوخ سے علم اخذ کیا ہے۔ ۱۷ سال کی عمر میں درس و تدریس میں شہرت حاصل کی اور عمر بھر مدینہ شریف میں فیض علم پہنچاتے رہے اور سوائے ایک مرتبہ حج کرنے کے مدینہ شریف سے باہر نہیں گئے۔ مدینہ میں مدت العمر سواری پر سوار نہیں ہوئے جب اصرار کیا گیا تو فرمایا کہ مجھے شرم آتی ہے کہ اس سرزمین کو گھوڑوں کے سموں سے روندوں جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بابرکت اور مقدس قدم رکھے ہوں آپنے دس ہزار حدیثیں لکھی تھیں جن میں سے منتخب کرکے کتاب کا نام "موطا" رکھا تھا۔ آپ کی یہ کتاب اول کتاب نہ سہی لیکن اسمیں شک نہیں کہ ہمارے ہاتھوں میں جو کتابیں موجود ہیں اور جن کی صحت پر علماء امت کو اتفاق ہے ان میں سب سے پہلی کتاب ہے آپکی وفات ۱۴ ربیع اول ۱۷۹ھ میں ہوئی

ابن طاؤس ابو محمد عبداللہ بن طاؤس بن کیسان الیمانی الانباری متوفی ۱۳۲ھ بہترین بندگان خدا میں سے ہیں انکے والد طاؤس اونچے درجے کے فقیہ اور محدث ہیں جن کی وفات ۱۰۶ھ میں ہے۔ لغت: آن، اس، ک، نقض، ہ، نقضہ۔ الوجوہ: شگفتہ ہونا ص ناصر۔ ج نقض۔ نقاض۔ نقطع۔

چمڑے کا وہ فرش جو مجرم کو قتل کرنے کے لئے بچھایا جائے۔ ج نطاع۔ بسطت (ن) بسطاً (ک) بسطاۃ بسیط ہونا ص باسط (اللہ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے) بساط فرش ج بسُط، جلاوزہ جمع جلواز قتل کرنے والا سپاہی۔ اومأ اشارہ کرنا۔ اطرق دیکھو ص۵۳۔ الجور ظلم و ستم۔ جار (ن) جوراً ظلم کرنا۔ ازم میدان میں رہنمائی کیلئے نصب کئے ہوئے پتھر ج ارم۔ یہاں ارم مراد قوم عاد ہے۔ مرصاد گھات ج مراصید۔ رصد (ن) رُصُداً۔ ہ گھات میں بیٹھنا انتظار کرنا ص راصد نگہبان ج رُصّد۔ برد سرد ہونا۔ دوات سیاہی دان ج دُوی، دُوِیّ، ـــــ نشر مجر۔

زیاد نے حضرت مالک بن انسؓ سے روایت کی ہے آپنے فرمایا کہ (ایک مرتبہ) ابو جعفر منصور نے مجھے اور ابن طاؤس کو بلا بھیجا ہم دونوں اس کے پاس آئے وہ نرم نازک عمدہ ترین بچھونوں پر بیٹھا ہوا تھا اس کے سامنے چمڑے کا فرش پھیلا ہوا تھا۔ جلاد[2] تھے جن کے ہاتھوں میں تلواریں تھیں اور گردنیں مارنے کیلئے تیار تھے منصور نے ہم کو اشارہ سے کہا: بیٹھ جاؤ! ہم بیٹھ گئے۔ کچھ دیر تک وہ خاموش رہا اس کے بعد سر اٹھا کر ابن طاؤس کی طرف متوجہ ہوا اور کہا: اپنے والد سے سُنی ہوئی کوئی حدیث بیان کر (اس فرمائش سے ابن طاؤس کو اس امر کا موقع مل گیا کہ وہ خلیفہ کو اس کی بے اعتدالیوں پر تنبیہ کرے چنانچہ) آپنے (بیدھڑک) فرمایا: ہاں میں نے اپنے والد کو کہتے ہوئے سُنا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ قیامت کے روز سب سے زیادہ عذاب والا وہ شخص ہوگا جس کو اللہ نے اپنے حکم میں شریک کیا ہو یعنی اسے حاکم بنایا ہو اور اس نے خدا کے قانون عدل میں ظلم شامل کر دیا ہو۔ منصور کچھ دیر کیلئے خاموش ہوگیا۔ حضرت مالکؒ فرماتے ہیں کہ مجھ کو منصور کے انداز غضب سے ابن طاؤس کے قتل کا پورا یقین ہوگیا۔ اس لئے میں نے اپنا دامن سمیٹ لیا کہ مبادا میرے کپڑے ان کے خون سے آلودہ ہو جائیں اس کے بعد ابو جعفر پھر ان کی طرف متوجہ ہوا اور کہا: ابن طاؤس مجھے نصیحت کر! آپنے کہا: ہاں امیر المومنین! اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے "کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپکے پروردگار نے قوم عاد یعنی قوم ارم کے ساتھ کیا معاملہ کیا جن کے قد و قامت ستون جیسے (دراز) تھے (اور) جن کی برابر (زور و قوت میں دنیا بھر کے) شہروں میں کوئی شخص پیدا

---

[1] مزید حالات کے لئے ہماری کتاب "ظفر المحصلین باحوال المصنفین" دیکھئے ۱۲

www.KitaboSunnat.com

نہیں کیا گیا اور (کیا آپکو معلوم نہیں کہ) قوم ثمود کیساتھ (کیا معاملہ کیا) جو وادی القریٰ میں (پہاڑ کے پتھروں کو تراشا کرتے تھے اور مکانات بنایا کرتے تھے) اور میخوں والے فرعون کے ساتھ جنہوں نے شہروں میں سر اُٹھا رکھا تھا اور انہیں بہت فساد مچا رکھا تھا سو آپ کے رب نے ان پر عذاب کا کوڑا برسایا (یعنی عذاب نازل کیا) بیشک آپ کا رب نافرمانوں کی گھات میں ہے (جنہیں سے مذکورین کو تو ہلاک کر دیا اور موجودین کو عذاب کر نیوالا ہے) حضرت مالکؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنا دامن سمیٹ لیا کہ مبادا میرے کپڑے ان کے خون سے آلودہ ہو جائیں۔ منصور کچھ دیر تک خاموش رہا یہاں تک کہ وہ آتش غضب سرد ہو گئی جو ہمارے اور منصور کے درمیان مشتعل تھی۔ اس کے بعد منصور نے کہا: دوات دے۔ آپ رُکے رہے۔ منصور نے کہا: تجھے دوات دینے سے کون چیز روک رہی ہے؟ آپ نے کہا: مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ تو اس سے کوئی گناہ (کی بات) لکھے اور میں تیرا شریک قرار پاؤں۔ یہ سُن کر منصور نے تہنگ آکر کہا: تم دونوں میرے پاس سے اُٹھ جاؤ۔ ابن طاؤس نے کہا: ہم تو شروع سے یہی چاہتے تھے۔ حضرت مالکؒ فرماتے ہیں کہ میں اس روز سے ہمیشہ عبداللہ بن طاؤس کی فضیلت اور برتری کا معترف رہا کہ ظالم بادشاہ کے سامنے انہیں حق گوئی میں کوئی جھجک محسوس نہیں ہوئی۔ بیدھڑک حق بات صاف صاف کہہ ڈالی یہ بھی خیال نہ کیا کہ غصہ میں بھرا بیٹھا ہے کہیں قتل نہ کرا دے "افضل الجہاد کلمۃ حق عند سلطان جائر" اسی کو کہتے ہیں

؎ از تابِ آفتابِ حوادث چہ غم خورد ❊ آنرا کہ سائبان عنایت پناہ اوست

؎ آئینِ جواں مرداں حق گوئی و بے باکی ❊ اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

——— ایک مرتبہ ابوجعفر نے حضرت سفیان ثوریؒ کو بلایا جب آپ تشریف لائے تو کہا: ابو عبداللہ! مجھے نصیحت کر۔ آپ نے فرمایا: جو کچھ تو جانتا ہے اسی پر تو نے کونسا عمل کر لیا جو میں تجھے اسکے متعلق نصیحت کروں جس سے تو ناواقف ہے۔ پس منصور کو کوئی جواب نہیں بن پڑا۔ سفیان ثوریؒ نے اس مختصر سے جملہ میں اسکو پوری نصیحت فرما دی کہ جتنا تجھے معلوم ہے اس پر عمل نہیں تو نامعلوم کی نصیحت عبث ہے۔ (فائدہ) آیت الم ترکیف اھ میں جس قوم کا تذکرہ ہے اس کے دو لقب ہیں عاد اور ارم کیونکہ عاد بیٹا ہے عاص کا اور وہ ارم کا، اور وہ سام بن نوح کا پس انکو عاد کہتے ہیں تسمیۃ لہم باسم ابیہم اور کبھی ارم تسمیۃ لہم باسم جد ہم۔ اور اس ارم کا ایک بیٹا عابر ہے اور عابر کا بیٹا ثمود جسکے نام سے ایک قوم مشہور ہے پس عاد و ثمود دونوں ارم میں جا ملے ہیں عاد بواسطہ عاص اور ثمود بواسطہ عابر کے اور یہاں لفظ ارم اسلئے بڑھا دیا کہ اس قسم عاد میں دو طبقے ہیں متقدمین جن کو عاد اولیٰ کہتے ہیں اور متاخرین جن کو عاد اخریٰ کہتے ہیں پس ارم بڑھانے سے اشارہ ہو گیا کہ عاد اولیٰ مراد ہے کیونکہ بوجہ قرب و قلت وسائط کے علم کا اطلاق عاد اولیٰ پر ہوتا ہے (کذا فی الحاشیہ)

حدیثُ عِیانٍ اَوذِئبٌ فی زِیِّ شَاۃٍ

آنکھ دیکھی بات یا بکری کے رُوپ میں بھیڑیا!

؎ شکلِ ایشاں شکلِ انساں فعلِ شاں فعلِ سباع ❊ ہم ذئاب فی ثیاب او ثیاب فی ذئاب (جامی)

فَاِذَا نَا بِمَجْلِسِ عُمْدَۃِ الْقَرْیَۃِ رَجُلٌ مُمْتَلِئٌ صِحَّۃً وَّقُوَّۃً بِصَوْتٍ قَوِیٍّ جَھِیْرٍ وَعِمَامَۃٍ کَبِیْرَۃٍ حَمْرَاءَ فِیْ عُنُقِہٖ سُبْحَۃٌ ضَخْمَۃٌ، وَفِیْ یَدِہٖ عَصًا غَلِیْظَۃٌ، قَدْ رُصِعَتْ بِالْمَسَامِیْرِ، دَخَلَ یُھَلِّلُ، وَیُکَبِّرُ مِنْ غَیْرِ اِسْتِئْذَانٍ وَلَا سَلَامٍ، فَاَوَّلُ مَا وَقَعَ فِیْ قَلْبِیْ اَنَّہٗ مُخَادِعٌ کَذَّابٌ فَاَنَبْرَیْتُ لَہٗ دُوْنَ الْجَالِسِیْنَ، فَقُلْتُ لَہٗ: مَنِ الرَّجُلُ؟ فَقَالَ فُلَانٌ: فَقُلْتُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وما عَمَلُكَ؟ فقال مِنَ المتوكّلين، فقلتُ: كيف تعيش؟ فقال من عند الكريم، فلم أزل ستره حتى صار حقيقة في غير حياء انه مكث اعواما ستة ينفق من تحت السجادة واقل وكان يجد كل صباح عشرون قرشا، ثم حسده اقاربه على هذا الرزق، لما افشى السر فانقطع عنه، وكان من العابدين القانتين، فقلتُ يا للعجب! تشكر ربك وتعبده، فينقطع عنك رزقه ومعونته، وهو الذي يقول: لئن شكرتم لازيدنكم، والله انك لمفتر كذاب، فعلاه خزي ولو يستطيع ان يجيب شيئا، ثم استبان من خلال حديثه انه تارك بلدته وزوجه واولاده، وعاق لامه وانه يرحل من قرية الى قرية ويدخل على النساء ويجالسهن، وذكر بعض الجالسين كثيرا من معايبه ومخازيه، فشرحت للناس فضل الكسب وعمل اليد، وبينت لهم ان نبي الله داود عليه الصلوٰة والسلام كان يأكل من عمل يده، وان عمر رضي الله تعالىٰ عنه كان يعظم الرجل ويكبره فاذا علم انه لا عمل له اسقطه من وازدراه وانه لو كانت السماء تمطر ذهبا، او الارض تتفجر فضة، لفسد النظام، واختل العمران، ولكان الانبياء والاولياء، اولى بهذا المغنم الفياض فامن الناس بالحق وكفروا بالباطل وخرج الدجال مذءوما ولو يعثر له احد بعد على اثر

حل لغات

عیان مصدر بمعنی اسم فاعل ہے اور حدیث کی اضافت عیان کی طرف از قبیل اضافت موصوف الی الصفۃ ہے یعنی کھلم کھلا چشم دید واقعہ ہے۔ ذئب بھیڑیا جرذان، اِرَنی ہیئت، فجأنا مفاجاۃ تت ماضی کا واحد غائب ہے اچانک آجانا عمدۃ القریۃ مصر کا ایک مشہور گاؤں ہے۔ جہیر بلند آواز والا۔ جہر (ک) جہارۃ۔ الصوت بلند ہونا (ف) جہرا۔ جہارا۔ بالقول آواز بلند کرنا۔ سبحۃ، تسبیح کے پرئے ہوئے دانے، سبح (ف) سبحانا سبحان اللہ کہنا۔ سبوح باری تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے۔ سباحۃ فی الماء۔ تیرنا۔ ضخمۃ ضخم کی تانیث ہے موٹا۔ ضخم (ک) ضخامۃ موٹا ہونا۔ رصعت۔ رصع الذہب بالجواہر۔ سونے میں جواہر بٹھانا۔ المسامیر جمع مسمار لوہے کی کیل۔ سمر (ن) سمرا۔ العین گرم سلائی سے آنکھ پھوڑنا۔ سمور آرات میں قصہ گوئی کرنا۔ مخادع فریب دہندہ۔ فانبرت ابھری۔ لہ پیش آنا۔ صار حتی جہرا کھلم کھلا کہنا اعوام جمع عام سال سجادہ جائے نماز قرش ایک ترکی سکہ جو چالیس پارہ کے برابر ہوتا ہے القانتین جمع قانت فرماں بردار، مفتر افترا کرنے والا اسم فاعل ہے اپنی طرف سے گھڑ لینا۔ خزی شرمندگی۔ ذلت۔ خزی (ض) خزیا ذلیل ہونا۔ خزایۃ۔ منہ شرم کرنا اس خزی مؤنث خزیان جو خزایا۔ استبان ظاہر ہوا۔ خلال دیکھو ۵۹ عاق والدین کی نافرمانی کرنا لا۔ عق (ن) عقوقا۔ امہ نافرمانی کرنا اس عاق جو عققۃ، مخازی جمع مخزاۃ رسوا کن اشیاء۔ وازدراہ دیکھو ۱۳۳ اختل اختلالا خلل پذیر ہونا العمران آبادی، لم یعثر (ن) عثرا۔ عثورا مطلع ہونا۔

تشریح:-

عمدۃ القریۃ کی مجلس میں ایک شخص ہٹا کٹا چاق چوبند تندرست، توانا بڑے دھڑ کے کیساتھ سرخ پگڑی باندھے ہوئے ہمارے پاس اچانک آدھمکا جس کے گلے میں موٹے موٹے دانوں والی مالا تھی اور ہاتھ میں لوہے کی پھلیوں سے جڑی ہوئی بہت موٹی لاٹھی تھی اس نے نہ اجازت طلب کی نہ سلام کیا اور لا الٰہ الا اللہ، اللہ اکبر کہتا ہوا داخل ہوگیا۔ اس کو دیکھتے ہی میرے دل میں یہ بات آئی کہ یہ شخص پکا مکار، دھوکے باز اور جھوٹا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ے ای دروں پر بہنہ از تقوی ☆ وز بروں جامۂ ریا داری
پردۂ ہفت رنگ را بگذار ☆ تو کہ در خانۂ بوریا داری

پس حاضرین میں سے صرف میں نے سامنے آکر کہا: کون صاحب ہیں؟ اس نے کہا: فلاں شخص ہوں۔ میں نے کہا: آپ کا کیا شغل ہے؟ اس نے کہا، متوکلین میں سے ہوں، میں نے کہا: آپکا گذارہ کیسے ہوتا ہے؟ اس نے کہا: کئی لوگوں کے ذریعے سے پس میں اسکو (پینترے بازی کی) ڈھیل دیتا رہا یہاں تک کہ وہ کھل گیا اور اس نے مجھ سے بلا شرمائے صفائی کے ساتھ کھلم کھلا کہنا شروع کیا کہ میں چھ سال تک جائے نماز کے نیچے سے خرچ کرتا رہا۔ کم سے کم جو مقدار میں ہر صبح پاتا تھا وہ میں قرض ہوتی تھی آہستہ آہستہ یہ راز فاش ہوگیا اور احباب اس رزق غیبی کی وجہ سے مجھ سے حسد کرنے لگے یہاں تک کہ روزی بند ہوگئی۔ ورنہ میں تو بڑے عابد و زاہد اور پارسا لوگوں میں سے تھا۔ میں نے کہا: تعجب کا مقام ہے آپ اپنے خدا کی عبادت بھی کریں اور اس کا شکر بھی ادا کریں پھر بھی وہ اپنا رزق اور وظیفہ تجھ سے بند کردیں حالانکہ اس نے وعدہ کیا ہے کہ اگر تم میری نعمتوں کا شکر ادا کرو گے تو میں تمکو اور زیادہ دونگا بخدا تو بڑا جھوٹا معلوم ہوتا ہے پس اسپر جھینپ چڑھ گئی اور جواب نہ دے سکا

بروئے ریا خرقہ سہلست دوخت ☆ گرش باخدا در توانی فروخت

اس کے بعد دوران گفتگو میں اسکی اور بہت سی باتیں آشکارا ہوئیں معلوم ہوا کہ وہ اپنا شہر اپنے بیوی بچے چھوڑے ہوئے ہے اور والدین کا نافرمان بھی ہے گاؤں گاؤں گھومتا پھرتا ہے عورتوں کے پاس آتا جاتا ہے ان کے پاس بیٹھتا اٹھتا ہے اس کے علاوہ لوگوں نے اسکی اور بہت سی برائیاں اور عیوب ذکر کئے۔ پس میں نے لوگوں کو کمائی اور دستکاری کی فضیلت کو واضح کیا اور بتایا کہ اللہ کے نبی حضرت داؤد اپنے کام کاج اور اپنی کمائی سے کھاتے تھے۔ حضرت عمرؓ ہر شخص کی تعظیم و تکریم کرتے تھے مگر جب آپکو معلوم ہوتا تھا کہ اس کا کوئی کام نہیں ہے تو اسکو غیرت دلاتے اور نظروں سے گرا دیتے تھے۔ میں نے یہ بھی کہا کہ اگر آسمان سونا برساتا اور زمین چاندی اگلتی تو نظام عالم بگڑ جاتا۔ آبادیاں خراب ہوجاتیں اور اگر بالفرض اسمیں کوئی خوبی ہوتی تو انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ اس نعمت کے زیادہ حقدار تھے پس لوگوں نے حق بات کو تسلیم کیا اور باطل کو ٹھکرا دیا اور وہ دجال رسوا ہوکر چلا گیا اور کسی نے اس کا نشان بھی نہ پایا۔

کجاست صوفی دجال قفل دلہا شکل ☆ بگو بسوز کہ مہدی دیں پناہ رسید (حافظ)

(فائدہ) صحیح بخاری میں حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے "قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اکل احد طعاما قط خیرا من ان یاکل من عمل یدیہ وان نبی اللہ داود علیہ السلام کان یاکل من عمل یدیہ" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص اپنی کمائی سے بہتر روزی نہیں کھاتا اور اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنی دستکاری سے کھاتے تھے

جودُ الحاتِم الطائی

حاتم طائی کی سخاوت

رَوَی مُحرِزٌ مولیٰ ابی ھریرۃ قال: مَرَّ نفرٌ من عبد القیس بقبرِ حاتمٍ فنزلوا قریبًا منہ فقام الیہ رجلٌ، یقال لہ ابو الخیبری، وجعل یرکُضُ برجلہ قبرَہٗ ویقول قُرِیًا، فقال لہ بعضھم ویلک، ما یدعوک؟ ان تعرِضَ لرجل قد مات قال: انّ طیّئًا تزعم انّہ ما نزل بہ احدٌ الا کرامۃ لہ اجتھم اللیل، فاموا، فقام ابو الخیبری فزعًا، وھو یقول: وا رحلتاہ

www.KitaboSunnat.com

فقالوا له: مالك قال: أتاني حاتمٌ في النوم، وعقرنا فتى بالسيف، وانا انظر اليها، ثم انشدني شعرا لحفظة يقول فيه

ابا الخيبري وانت امرؤٌ	ظلومُ العشيرة شتّامُها
اتيت بصحبك تبغي القِرى	لدى حُفرة قد صدت هامُها
اتبغي لِيَ الزمَّ عند المبيت	وحولك طيٌّ وانعامُها
فانا لنشبع اضيافنا	ونأتي المطيّ فنعتامُها

فقاموا، واذا ناقة الرجل تكوس عقيرا، فنحروها، وباتوا ياكلون وقالوا: قرانا حاتمٌ حيّا وميتا، وارادوا صاحبهم، وانطلقوا سائرين، واذا برجلٍ راكبٍ بعيرا، ويقود اخر، قد لحقه، وهو يقول: ايكم ابو الخيبري؟ قال الرجل انا، قال: فخذ هذا البعير انا عديّ بن حاتم، جاءني حاتمٌ في النوم، وزعم انه قراكم بناقتك، وامرني ان احملك فشأنك، والبعير، ودفعه اليهم، وانصرف والى هذه القضية اشار ابن دارة الغطفاني قوله يمدح عدي بن حاتم

ابوك ابو سفانة الخير لم يزل	لدن شبّ حتى مات في الخير راغبا
به تُضرَبُ الامثال في الشعر ميتا	وكان له اذ ذاك حيا مصاحبا
قرى قبره الاضياف اذ نزلوا به	ولو يقرِ قبرٌ قبله الدهر راكبا

حل لغات

الحاتم الطائی دیکھو ص۱۲۵ محرز دیکھو مقدمہ ص۲۹ ابی ہریرہ دیکھو ص۱۰۶ قبر دیکھو ص۵ رکس (ن) رکسا۔ الفرس ایڑ لگانا۔ رکضہ حرکت۔ دھکا۔ اقرنا امر حاضر ہے۔ قری (ض) قِریٰ۔ الضیف میزبانی کرنا۔ قِریٰ مہمانی کا کھانا۔ دیلک دیکھو ص۵، اجنہم اللیل چھپانا۔ وارا احتشاء واؤ ندبہ کیلئے ہے اور راء ملندوبہ کے آخر میں الف استغاثہ کا ہے اور ہاء سکتہ کیلئے ہے عقرنی عقرا۔ ذبح کرنا زخمی کرنا۔ ابل کو پنیں کاٹنا۔ ابا الخیبری منادی منصوب ہے اور حرف ندا محذوف اور جواب ندا شعر ثانی "اتیت بصحبک" میں ہے۔ العشیرة قبیلہ، شتام بہت گالی دینے والا دیکھو ص۲۰ حفرة گڑھا۔ قبر۔ ج حُفَر، حَفَر (ض) حُفرا۔ گڑھا کھودنا۔ حافرہ کھودی ہوئی زمین۔ ابتدال حالت۔ صدیٰ (ا) صدی (ا) سخت پیاسا ہونا ص صدٍ، صادٍ، صَدیان ج صُدّان۔ ہام بتخفیف میم اہل جاہلیت کے اعتقاد کے مطابق ایک جانور ہے جو مردے کی ہڈیوں سے پیدا ہوتا ہے نیز یہ بھی کہتے تھے کہ ہامہ ایک جانور کا نام ہے جو سر قتل سے نکلتا ہے اور ہمیشہ فریاد کرتا ہے کہ مجھے پانی دو مجھے پانی دو یہاں تک کہ مقتول کا خون بہا لے لیا جائے۔ بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ ہامہ الو ہے کہ وہ جس گھر پر بیٹھتا ہے اور بولنے لگتا ہے تو وہ گھر ویران ہو جاتا ہے۔ شریعت مطہرہ نے اس قسم کے اعتقادوں کو باطل قرار دیا ہے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ لاطیرة ولاهامة۔ بدشگونی اور ہامہ کچھ نہیں ہے۔ البیت خوابگاہ۔ النعام جمع نعم چوپایہ اونٹ۔ للتبع دیکھو ص۱۰۱ اضیاف جمع ضیف مہمان۔ فتعتامها اعتیام سے تبع سنگم ہے اختیار کرنا۔ تکوس (ن) کوسا۔ البعیر ایک ٹانگ کے زخمی ہونے کی وجہ سے تین ٹانگوں پر چلنا۔ انحروها ذبح کیا۔ اردفوا ارداف۔ دوسرے کو اپنے ساتھ سوار کرنا۔ ابن دارہ دیکھو مقدمہ ص۲۰۔ عدی بن حاتم دیکھو مقدمہ ص۲۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تتمہ میر: حضرت ابوہریرہؓ کے آزاد کردہ غلام محرز نے بیان کیا ہے کہ قبیلہ عبدالقیس کا ایک گروہ حاتم کی قبر کے پاس گذرا تو انہوں نے حاتم کی قبر کے پاس پڑاؤ ڈالا، ابوالخیبری نام کا ایک شخص اٹھ کر حاتم کی قبر کو ٹھوکر لگاتا ہوا کہنے لگا: ہماری میزبانی کرو کسی نے اس سے کہا: کم بخت تو مُردہ شخص سے میزبانی چاہتا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ قبیلہ طی کا یہ خیال ہے کہ کسی شخص نے حاتم کی قبر کے پاس قیام نہیں کیا مگر یہ کہ حاتم نے اس کی میزبانی کی ہے اتنے ہی میں انکو رات (کی تاریکی) نے چھپا لیا اور وہ سو گئے (کچھ دیر کے بعد) ابوالخیبری گھبرا کر یہ کہتا ہوا۔ اُٹھا: اے میری اونٹنی! ساتھیوں نے اس سے کہا: تجھے کیا ہوا؟ اس نے کہا: ابھی ابھی خواب میں میرے پاس حاتم طائی آیا اور اس نے میری نظروں کے سامنے میری اونٹنی کی کونچیں کاٹ دیں پھر اس نے کچھ اشعار پڑھے جو ابتک مجھے محفوظ ہیں ؎ ابا الخیبری اھ اے ابوالخیبری تو قبیلہ طی پر ظلم کرنیوالا ہے بہت ہی بدگو آدمی ہے تو اپنے رفقاء کیساتھ آیا ہے مہمانی کا طالب ہے اس گدھے کے پاس کہ جسکا اُلو سخت پیاسا ہے۔ کیا تو میرے لئے شب گزاری کے وقت مذمت کو جیا ہے۔ حالانکہ تیرے پاس قبیلے طے اور اس کے چوپائے موجود ہیں، پس بیشک ہم اپنے مہمانوں کو شکم سیر کرتے ہیں اور بہترین سواریوں کا انتخاب کرتے ہیں۔ پس سب لوگ اُٹھ کھڑے ہوئے اور دیکھا تو واقعی اس کی اونٹنی زخمی تھی لنگڑا کر چل رہی تھی لوگوں نے اسکو ذبح کیا اور سب نے کھاتے پیتے رات گذاری اور کہنے لگے کہ حاتم نے زندگی میں بھی ہماری میزبانی کی اور مرنے کے بعد بھی۔ اس کے بعد وہ لوگ اپنے ساتھی (ابوالخیبری) کو سواری پر سوار کر کے چل پڑے تو اچانک ایک شخص آیا جو اونٹ پر سوار تھا اور ایک آدمی اسکو پیچھے سے ہانک رہا تھا اور یہ کہہ رہا تھا کہ تم میں ابوالخیبری کون ہے؟ ابوالخیبری نے کہا: میں ہوں۔ اس نے کہا: تو یہ اونٹ لے لے۔ میں حاتم کا بیٹا ہوں۔ آج رات خواب میں حاتم نے آکر مجھ سے کہا کہ میں نے ان لوگوں کی میزبانی انہیں کی اونٹنی سے کی ہے اور مجھے حکم کیا کہ میں تم کو سواری دیدوں۔ سو یہ سواری ہے جو چاہو سو کرو۔ چنانچہ وہ ان کو دیکر چلا گیا۔ ابن دارہ غطفانی نے عدی بن حاتم کی تعریف کرتے ہوئے اسی قصہ کی طرف اشارہ کیا ہے ؎ ابوسفانۃ اھ تیرا باپ ابوسفانۃ الخیر جوانی سے مرنے تک ہمیشہ خیر کا خواہاں رہا۔ اشعار میں اس کا نام اس کے مُردہ ہو جانے کے باوجود ضرب المثل ہے اور زندگی میں وہ خود صاحب خیر تھا اس کی قبر نے مہمانوں کی میزبانی کی۔ جب وہ وہاں اترے اور اس سے قبل زمانہ بھر میں کسی قبر نے کسی سوار کی میزبانی نہیں کی۔

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ
حکم خدا ہی کیلئے ہے

ع الی اللہ کل الامر فی خلقہ معا ❊ اولیس الی المخلوق شئی من الامر

لما فتحت مصر اتی اهلها عمرو بن العاص حين دخل يوم من اشهر العجم. فقالوا ايها الامير ان لنيلنا هذا سنة لا يجرى الا بها قال وما ذاك؟ قالوا: اذا كان احدى عشرة ليلة تخلو من هذا الشهر عمدنا الى جارية بكر بين ابويها فارضينا ابويها، وجعلنا عليها من الثياب والحلى افضل ما يكون ثم القيناها فى هذا النيل، فقال لهم عمرو: ان هذا لا يكون ابدا فى الاسلام، وان الاسلام يهدم ما كان قبله، فاقاموا و النيل لا يجرى قليلا ولا كثيرا. حتى هموا بالجلاء، فلما رأى ذلك عمرو كتب الى عمر بن الخطاب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بذلك فكتب له ان قد اصبت بالذى قلت، وان الاسلام يهدم ما كان قبله وبعث بطاقة فى داخل كتابه وكتب الى عمرو انى قد بعثت اليك ببطاقة فى داخل كتابى فالقها فى النيل، فلما قدم كتاب عمر الى عمرو بن العاص اخذ البطاقة ففتحها فاذا فيها من عبد الله عمر بن الخطاب امير المؤمنين الى نيل مصر فان كنت تجرى من قبلك فلا تجر، وان كان الله يجريك فاسأل الواحد القهار ان يجريك فالقى البطاقة فى النيل قبل الصليب بيوم، فاصبحوا، وقد اجراه الله تعالى ستة عشر ذراعا فى ليلة واحدة فقطع الله تلك السنة عن اهل مصر الى اليوم

حل لغات عمرو بن العاص دیکھو صفحہ ۱۳۲ جاریۃ بکر کنواری لڑکی۔ بین ابویہا یعنی وہ لڑکی جو والدین کی حیات میں پرورش یافتہ ہو کردہ ناز و نعم میں پلنے کی بنا پر موٹی تازی ہوتی ہے۔ الحلی۔ زیورات۔ یہدم یعنی اسلام رسوم باطلہ کو ختم کر دیتا ہے۔ الجلاء جلاان) جُلُوا۔ جَلَا مِنَ الرجل عن بلدہ جلاوطن کرنا۔ الامر واضح کرنا۔ بطاقۃ خط، پرچہ۔ پرزہ جو بطائق۔

تشریح: جب (ملک مصر فتح کر لیا گیا تو اہل مصر نے حضرت عمرو بن العاصؓ کے پاس آکر کہا: امیر المؤمنین! ہمارے دریائے نیل کا ایک طریقہ ہے جس کے بغیر (اس میں پانی) جاری نہیں ہوتا، آپ نے کہا وہ کیا؟ (طریقہ ہو) انہوں نے کہا جب اس مہینہ کی گیارہ تاریخ گذر جاتی ہے تو ہم ناز و نعم میں پلی ہوئی ایک لڑکی لیتے ہیں اور اس کے والدین کو (کچھ دے۔ لاکر) راضی کر کے لڑکی کو عمدہ سے عمدہ زیورات اور کپڑے پہنا کر دریائے نیل میں ڈال دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ تو اسلام میں کبھی نہیں ہو سکتا کیونکہ دین اسلام نے جملہ رسومات جاہلیہ کو مٹ دیا ہے۔

پس وہ لوگ کچھ روز تک انتظار کرتے رہے مگر دریائے نیل میں پانی جاری نہ ہوا کم نہ زیادہ۔ یہاں تک کہ اہل مصر شہر بدر ہونے پر آمادہ ہو گئے۔ حضرت عمروؓ نے یہ حالت دیکھ کر حضرت عمرؓ کے پاس لکھا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: آپ نے جو کچھ کہا صحیح کہا۔ بیشک دین اسلام نے جملہ رسومات جاہلیہ کو ختم کر دیا ہے:

حضرت عمرؓ نے رقعہ کے اندر ایک چھوٹا سا پرچہ رکھ کر حضرت عمروؓ کے پاس لکھ دیا کہ میں خط کے اندر ایک پرچہ تمہارے پاس بھیج رہا ہوں اس کو دریائے نیل میں ڈال دینا: جب حضرت عمروؓ کے پاس وہ خط آیا تو آپ نے اس کو کھولا دیکھا تو اس میں یہ لکھا ہوا تھا: اللہ کے بندے امیر المؤمنین عمر بن الخطاب کی طرف سے دریائے نیل کے نام۔ اگر تو از خود جاری ہوتا ہے تو تو جاری (ہو یا) نہ ہو (ہمیں کوئی پرواہ نہیں) اور اگر تجھے خدا جاری کرتا ہے تو میں خدائے واحد قہار سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تجھے جاری کر دے: حضرت عمرؓ نے اس پرچہ کو صلیب (کواکب اربعہ کے طلوع ہونے) سے ایک روز قبل دریائے نیل میں ڈال دیا۔ پس اہل مصر نے اس حالت میں صبح کی کہ اللہ نے دریائے نیل کو ایک ہی رات میں (اس کی عادت سے) سولہ ہاتھ (اونچا) جاری فرما دیا اور اہل مصر کے اس طریقہ (جاہلیہ) کو ہمیشہ کیلئے ختم کر دیا: شیخ سعدیؒ نے سچ کہا ہے ؎ تو ہم گردن از حکم داور مپیچ ؛ کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ ؛

صفۃ العدل

انصاف کی تعریف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قال معاویۃ: وانی لاستحیی ان اظلم من لا یجد ناصرا علی الا اللہ استعمل ابن عامر عمرو بن اصبع علی الاھواز فلما عزلہ قال لہ ما جئت بہ قال لہ: ما معی الا مائۃ درھم واثواب، قال: کیف ذلک؟ قال: ارسلتنی الی بلد اھلہ رجلان رجل مسلم لہ مالی وعلیہ ما علی ورجل لہ ذمۃ اللہ ورسولہ، قال فواللہ ما دریت این اضع یدی، قال (الراوی) فاعطاہ عشرین الفا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الظلم ظلمات یوم القیمۃ

تشریح: حضرت معاویہؓ فرماتے ہیں کہ میں ایسے شخص پر ظلم کرنے سے شرماتا ہوں جس کا اللہ کے سوا کوئی مددگار نہیں۔ ابن عامر نے حضرت عمرو بن اصبع کو اہواز کا حاکم بنا دیا تھا جب اس نے آپ کو معزول کیا تو آپ سے کہا: کیا لائے ہو؟ آپ نے کہا: میرے ساتھ ایک سو درہم اور چند کپڑوں کے سوا کچھ نہیں۔ ابن عامر نے کہا یہ کیسے؟ آپ نے کہا: تو نے مجھے ایسے شہر کی جانب بھیجا تھا جس میں دو ہی قسم کے آدمی ہیں ایک تو مسلمان جن کیلئے وہی چیز سود مند ہے جو میرے لئے مفید ہے اور جو چیز میرے لئے ضرر رساں ہے وہی ان کیلئے نقصان دہ ہے، دوسرے وہ شخص جس کے لئے اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ ہے پس میں کس کے مال پر ہاتھ ڈالتا راوی کہتا ہے کہ ابن عامر نے آپ کو بیس ہزار درہم عنایت کئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ظلم قیامت کے دن بہت سی تاریکیوں کا مجموعہ ہوگا۔

کتب عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ لما ولی الخلافۃ الی الحسن بن ابی الحسن البصری ان یکتب الیہ بصفۃ الامام العادل فکتب الیہ الحسن رحمۃ اللہ، اعلم یا امیر المؤمنین ان اللہ جعل الامام العادل قوام کل مائل وقصد کل جائر وصلاح کل فاسد وقوۃ کل ضعیف ونصفۃ کل مظلوم ومفزع کل ملھوف والامام العدل یا امیر المؤمنین کالراعی الشفیق علی ابلہ الرفیق الذی یرتاد لھا اطیب المرعی، ویذودھا عن مراتع المھلکۃ ویحمیھا من السباع ویکنفھا من اذی الحر والقر والامام العدل یا امیر المؤمنین کالاب الحانی علی ولدہ، یسعی لھم صغارا ویعلمھم کبارا ویکتسب لھم فی حیوتہ ویدخر لبعد مماتہ

حل لغات: عمر بن عبد العزیز دیکھو ص۹۷، الحسن البصری دیکھو ص۵، قوام منتظم امور، مدبر، قصد استقامت، میانہ روی، جائر جار (ان بجوز) عن الطریق راستہ سے ہٹ جانا۔ علیہ ظلم کرنا ص جائر ج جورہ۔ نصفۃ عدل وانصاف۔ مفزع جائے پناہ۔ فزع (ف) فزعا۔ سہ خوف کرنا (س) فزعا دہشت زدہ ہونا۔ ملہوف غمزدہ دیکھو ص۱۱۱ یرتاد ارتیاد طلب کرنا۔ مرعی چراگاہ گھاس یذود (ن) ذودا۔ ہٹانا۔ دفع کرنا۔ مراتع جمع مرتع چراگاہ، مہلکہ مصدر میمی ہے۔ یحمیھا دیکھو ص۳۷۔ سباع جمع سبع، درندہ یکنف دیکھو ص۳۱، حر گرمی، قر ٹھنڈک، الحانی اسم فاعل ہے حنی (س) حفا حفاوۃ عزت واکرام میں مبالغہ کرنا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشریح:۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے خلیفہ ہونے کے بعد حضرت حسن بصریؒ کے پاس خط لکھ کر امام عادل کے اوصاف دریافت کیے، آپ نے لکھا امیر المؤمنین! واضح ہو کہ اللہ نے امام عادل کو ہر ٹیڑھے کو سیدھا کرنے والا، ہر کج رو کو سیدھی راہ پر لانے والا، ہر فاسد کی اصلاح، ہر ضعیف کی قوت ہر مظلوم کیلئے انصاف، ہر غمزدہ کیلئے ملجا و ماویٰ بنایا ہے امام عادل مثل چرواہے کے ہے جو اپنے ڈھوروں پر نہایت شفیق و مہربان ہوتا ہے ان کیلئے عمدہ چراگاہ تلاش کرتا ہے مہلک چاروں سے روکتا ہے درندوں سے حفاظت کرتا ہے گرمی سردی کی تکلیفوں سے بچاتا ہے اور امام عادل مثل باپ کے ہے جو اپنی اولاد کی ہر طرح دیکھ بھال کرتا ہے اولاد چھوٹی ہوتی ہے تو ان کیلئے دوڑ دھوپ کرتا ہے جوانی ہو جاتی ہے تو انکو تعلیم دیتا ہے اپنی زندگی ہی میں ان کیلئے کماتا ہے اور مرتے وقت ان کیلئے سب چھوڑ کر چلا جاتا ہے۔

والإمام العدل يا امير المؤمنين! كالأم الشفيقة البرة الرفيقة بولدها حملته كرهاً ووضعته كرهاً وربته طفلاً تسهر بسهره وتسكن بسكونه، ترضعه تارة. وتفطمه أخرى وتفرح بعافيته، وتغتم بشكايته والإمام العدل يا امير المؤمنين! وصي اليتامى وخازن المساكين، يربي صغيرهم، ويمون كبيرهم والإمام العدل يا امير المؤمنين كالقلب بين الجوانح تصلح الجوانح بصلاحه، وتفسد بفساده والإمام العدل يا امير المؤمنين! هو القائم بين الله وبين عباده. يسمع كلام الله ويسمعهم، وينظر الى الله ويريهم، وينقاد الى الله، ويقودهم، فلا تكن يا امير المؤمنين! فيما ملكك الله كعبد ائتمنه سيده. واستحفظه ماله فبدد المال وشرد العيال فافقر اهله، وفرق ماله، واعلم يا امير المؤمنين! ان الله انزل الحدود ليزجر بها عن المحارم، والفواحش، فكيف اذا اتاها من يليها. وان الله انزل القصاص حيوة لعباده فكيف اذا قتلهم من يقتص لهم۔

حل لغات البرة بمعنی بارۃ، برّ (ن، ض) برّا حسن سلوک کرنا۔ والدہ اطاعت کرنا۔ کرہ مشقت، تسہر دیکھو ص۳۵ تفطم دیکھو ص۵۲ تفرح (س) خوش ہونا۔ تغتم اغتماماً غمگین ہونا۔ شکایۃ بیماری، وصی وصیت کرنیوالا، جس کو وصیت کی جائے۔ یتامیٰ جمع یتیم نابالغ بچہ جس کا باپ مرگیا ہو، یتیم (ض، س، ک) یتماً یتیم ہونا۔ خازن جمع کنندہ جو خزانہ خزن (ن) خزناً۔ المال ذخیرہ کرنا۔ خزن (س) خزناً (ک) خزانہ۔ اللحم بدبودار ہونا۔ ص خزین۔ یمون (ن) مؤنۃ نان نفقہ برداشت کرنا۔ ض مانن، الجوانح جمع جانحہ پسلی، جمع (ف ان ض) جنوحاً۔ ایسے مائل ہونا۔ آمنہ امین بنایا۔ بدد۔ الشیٔ متفرق کرنا بتردد دھتکارنا بھگانا۔ شرد (ن) شرداً شرودا، شرادا بدک کر بھاگنا۔ علی اللہ اطاعت سے نکل جانا (ص) شارد جو شرد زجرا (ن) زجرا روکنا۔ الفواحش جمع فاحشہ سخت قبیح چیز۔

تشریح:۔ اور امام عادل شفیقہ اور مہربان ماں کی طرح ہے جس نے اپنے بچے کو بڑی مشقت کیساتھ پیٹ میں رکھا اور پھر بڑی مشقت کیساتھ اس کو جنا اور پھینے سے اسکو اس طرح پالتی ہے کہ اس کے جاگنے سے خود بھی جاگتی ہے اور اس کے سکون سے سکون پاتی ہے۔ کبھی اسکو دودھ پلاتی ہے کبھی چھڑاتی ہے اس کی عافیت سے مسرور ہوتی ہے اور اس کی بیماری سے غمگین۔ اور امام عادل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یتیموں کا رکھوالا ہے ناداروں کے لئے ذخیرہ کرنیوالا ہے ان کے چھوٹوں کی پرورش کرتا ہے اور بڑوں کے نان نفقہ کا بار اُٹھاتا ہے اور امام عادل پسلیوں کے درمیان دل کی طرح ہے کہ اس کے درست ہونے سے تمام اعضاء درست رہتے ہیں اور اس کے خراب ہونے سے خراب ہو جاتے ہیں اور امام عادل قائم بین اللہ اور بین العباد ہوتا ہے اللہ کا کلام سنتا ہے۔ بندوں کو سناتا ہے۔ اللہ کو دیکھتا ہے بندوں کو دکھلاتا ہے۔ اللہ کا مطیع ہوتا ہے اور بندوں کو اس کی اطاعت کیطرف لاتا ہے۔ پس اے امیر المؤمنین! اللہ نے جن چیزوں کا تجھے مالک بنایا ہے ان میں اس غلام کی طرح نہ ہو جانا جس کو اس کے آقا نے امین سمجھ کر اپنے مال کی حفاظت چاہی اور اس نے مال کو بکھیر دیا اور اہل وعیال کو دھتکار رکھا پس گھر والوں کو محتاج اور مال کو تاراج کر دیا۔ امیر المؤمنین! واضح ہو کہ اللہ نے منکرات و فواحشات سے روکنے کیلئے کچھ حدود و احکام نازل کئے ہیں۔ سو اگر والی حدود ہی بدکاریں کرنے لگے تو خدا اس کو کیوں نہیں عذاب دے گا اور اللہ نے فریضہ قصاص نازل کیا ہے جو بندوں کیلئے باعث حیات ہے اب اگر والی قصاص ہی ظلماً قتل کرنے لگے تو اللہ اسکی پکڑ کیوں نہیں کریگا

واذکر یا امیر المؤمنین الموتَ وما بعدہٗ وقلّةَ اَشیاعِك عندہٗ وانصارَك علیه، فتزوّد له ولما بعدہٗ من الفزع الاکبر، واعلم یا امیر المؤمنین! انّ لك منزلاً غیر منزلِك الذی انتَ فیه، یطولُ فیه ثواؤُك، ویفارقك اَحِبّاؤُك یسلمونك فی قعرةٍ فریدا وحیدا، فتزوّد له ما یصحبُك یومَ یفرُّ المرءُ من اَخیه واُمّه و اَبیه وصاحبتِه وبَنیه، واذکر یا امیر المؤمنین! اذا بُعثِرَ ما فی القبور وحُصّل ما فی الصُّدور، فالاسرارُ ظاهرة، والکتابُ لا یُغادِرُ صغیرةً ولا کبیرةً اِلّا اَحصاها فالآن یا امیر المؤمنین! وانت فی مَهَلٍ قبلَ حلولِ الاجلِ وانقطاعِ الاَمل، لاتحکُم بحکم الجاهلین، ولا تسلك بهم سبیلَ الظّلمین، ولا تُسلِّطِ المستکبرین علی المستضعفین، فانهم لا یرقبون فی مؤمنٍ اِلّاً ولا ذمّةً فتبوّئ باوزارك واوزارٍ مع اوزارك، وتحمل اثقالك واثقالاً مع اثقالك، ولا یغرّنّك الذین یتنعّمون بما فیه بؤسُك، ویاکلون الطیباتِ فی دنیاهم باذهابِ طیّباتك فی اٰخرتك، لا تنظر الی قدرتك الیوم، ولکن انظر الی قدرتك غدا، وانتَ مأسورٌ فی حبائل الموت وموقوفٌ بین یدی اللّٰه فی مجمع من الملائکة والنبیین، والمرسلین وقد عنتِ الوجوهُ للحیّ القیّوم، انی یا امیر المؤمنین! وان لم ابلُغ بعظتی ما بلغه اولوالنهیٰ من قبلی، فلم اَلُكَ شفقةً ونصحًا، فانزل کتابی کمداوی حبیبه، یسقیه الادویة الکریهة لما یرجو له فی ذلك من العافیة والصحة والسلام علیك یا امیر المؤمنین ورحمة اللّٰه وبرکاته۔

حل لغات اَشیاع جمع شیعہ ناصر و مددگار دیکھو صفحہ ۱۰۱ الفزع دیکھو صفحہ ۱۵۶ فزع اکبر سے مراد نفخہ ثانیہ یا وہ وقت ہے جب موت کو ذبح کیا جائیگا (کما ورد فی الحدیث) ثواء ثوی (ض) ثواءً، ثُوِیًّا۔ المکان۔ فیہ، بہ اقامت کرنا۔ قعر گڑھا جہ قعور۔ بعثر، بعثرۃ، بکھیرنا

www.KitaboSunnat.com

لا یغادر مغادرۃ ترک کرنا چھوڑنا۔ مہل نرمی۔ آہستگی، مہل (ف) مہلاً۔ مہلۃ۔ فی العمل اطمینان سے کام کرنا (س) مہلاً۔ الرجل ٹھہلنا میں پیش قدمی کرنا۔ لایرقبون (ن) رقوباً نگہبانی کرنا۔ انتظار کرنا۔ اِلّ عہد، تبور (ن) بُوراً۔ الیہ لوٹنا۔ بالحق اقرار کرنا۔ اوزار جمع وزر گناہ، لالغ نک دیکھو ص۵۲ بُوس، شدت، حبائل جمع حبالۃ پھندا۔ محنت (ن) عُنُوّاً فرماں بردار ہونا۔ نُہی جمع نہیۃ عقل، لم اَلُ الو سے مضارع متکلم مجزوم ہے بمعنی کوتاہی کرنا۔ اصل میں اَلُوتھا (بالہمز تین) اوّل کلمہ میں دو ہمزہ جمع ہو گئے اور ہمزۂ ثانیہ ساکنہ کا ماقبل مفتوح ہے لہٰذا الف سے بدل دیا اور آخر کلمہ (یعنی واؤ) حرف جزم یعنی لم کیوجہ سے ساقط ہو گیا۔ مداوی مداواۃ سے اسم فاعل ہے۔

تشریح:۔ امیرالمؤمنین! موت اور مابعد الموت کی مصیبتوں کو اور اس موقعہ پر یار و مددگار کے نہ ہونے کو یاد کر اور موت و مابعد الموت سے فزع اکبر (نفخۂ ثانیہ یا فزع موت) تک کیلئے زادِ راہ حاصل کر اور یاد رکھ کہ جس گھر میں تو اب ہے اس کے علاوہ تیرا ایک اور گھر ہے جس میں تجھے عرصہ دراز تک رہنا ہے تجھے تیرے دوست احباب تن تنہا ایک گڑھے میں ڈال کر علیحدہ ہو جائیں گے پس وہ سامان کر جو اس دن تیرے ساتھ رہے جس دن ہر شخص اپنے بھائی، ماں، باپ، بیوی، اولاد سے کنارہ کش ہو گا اور اس وقت کو یاد کر جب کہ قبروں سے مُردوں کو زندہ کیا جائے گا اور جو کچھ دلوں میں ہے سب آشکارا کر دیا جائے گا اور ڈھکی چھپی چیزیں عیاں ہوں گی اور نامۂ اعمال قلمبند کئے بغیر نہ کسی چھوٹے گناہ کو چھوڑتا ہے نہ بڑے گناہ کو پس اے امیرالمؤمنین! اب کہ تو موت آنے اور امید ختم ہونے سے پیش تر نرمی اور سہولت میں ہے۔ خلاف شرع حکم اور رعایا کے ساتھ ظالمانہ برتاؤ کر اور زیر دستوں پر طاقتوروں کو مسلط نہ کر کیونکہ وہ کسی مومن کے بارے میں نہ قرابت کا پاس کرتے ہیں نہ قول و قرار، پس تیرے سر تیرے گناہوں کے ساتھ اوروں کے گناہوں کا بھی وبال ہو گا اور تو اپنے بوجھ کے ساتھ اور کتنے ہی بوجھ اُٹھائے گا اور تجھے وہ لوگ دھوکے میں نہ ڈالیں جو ایسی چیزوں سے راحت کی زندگی بسر کرتے ہیں جن میں تیرا نقصان ہے اور تیری اُخروی لذتوں کو پامال کر کے دُنیا میں مزے اُڑاتے ہیں۔ تو آج اپنے بل بوتے کو نہ دیکھ بلکہ کل کی طاقت پر نظر رکھ جب کہ تو موت کے پھندوں میں پھنسا ہو گا اور ملائکہ اور انبیاء اور رسولوں کے مجمع میں اللہ کے دربار میں کھڑا ہو گا اور تمام چہرے اس حیّ و قیوم کے سامنے جھکے ہوں گے ؎ (حاکم زحکم دم نزند گر گواہ نیست ❁ حاکم کہ خود گواہ بود قصہ مشکلست)

امیرالمؤمنین! اگرچہ میں اتنی نصیحت نہیں کر پایا جتنی کہ پہلے دانشوروں کی ہے تاہم میں نے شفقت و خیر خواہی میں کوتاہی نہیں کی۔ لہٰذا میرے اس خط کو ایک شفیق معالج خیال کر جو صحت و عافیت کی توقع پر اپنے محبوب کو کڑوی دوائی پلاتا ہے۔ والسلام علیک یا امیرالمؤمنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

؎ تحمل چو زہرت نماید نخست ❁ دلے شہد گردد چو در طبع رست

لا یضیع اجر من غار للہ

غیرت مندوں کا اجر ضائع نہیں ہوتا!

ذکر الحریری فی الدرۃ ان ابا العباس المبرد ذکر ان ابا عثمان المازنی قصدہ بعض اھل الذمۃ لیقرأ علیہ، کتاب سیبویہ، وبذل لہ مائۃ دینار، فامتنع ابو عثمان من قبول بذلہ، فقلت لہ جُعلت فداک، اترک ھذہ النفقۃ مع فاقتک وشدۃ اضاقتک فقال ان ھذا الکتاب یشتمل علی ثلثمائۃ کذا وکذا آیۃ من کتاب اللہ تعالیٰ، ولست

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أرأيت إن أمكن منه ذمياً غيرة على كتاب الله وحمية له، قال فانفق أن غنت جارية بحضرة الواثق

بقول العرجي	أظلوم إن مصابكم رجلا		اهدى السلام تحية ظلم

فاختلف من بالحضرة في اعراب رجل فمنهم من نصبه بأن، على أنه اسمها، ومنهم من رفعه على أنه خبرها والجارية مصرة على أن شيخها اباعثمان لقنها اياه، بالنصب فأمر الواثق باحضاره، قال ابوعثمان فلما مثلت بين يديه، قال: من الرجل؟ قلت من بني مازن، قال: من اي الموازن؟ أمازن تميم ام مازن قيس ام مازن ربيعة، قلت من مازن ربيعة، فكلمني بكلام قومي، وقال لي: باسمك؟ يريد ما اسمك، وهم يقلبون الميم ياء، و الياء ميما، اذا كان في اول الاسماء فكرهت ان اجيبه على لغة قومي لئلا أواجهه بالمكر، فقلت: بكر يا امير المؤمنين ففطن لما قصدته، واعجب منه، ثم قال: ما تقول في قول الشاعر ؎ اظلوم ان (البيت) أترفع رجلا أم تنصبه، فقلت: بل الوجه النصب قال، ولم ذلك؟ فقلت: ان مصابكم رجلا مصدر بمعنى اصابتكم، فأخذ اليزيدي في معارضتي، فقلت هو بمنزلة قولك: أن ضربكم زيدا الظلم فالرجل مفعول بمصابكم ومنصوب به، والدليل عليه ان الكلام معلق الا ان يقول ظلم فيكم فاستحسنه الواثق ثم امر لي بالف دينار، وردني مكرما، قال ابوالعباس: فلما عاد الى البصرة قال: كيف رأيت يا اباالعباس اردد نا لله تعالى مائة فعوضنا بالف ۔

حل لغات غار (س) غيرة۔ الرجل غیرت کھانا، غیور جو غیاری۔ الحریری ابوقاسم بن علی بن محمد بن عثمان بصری شہر بصرہ کے قریب قصبہ مشان کے اندر ۴۴۶ھ میں پیدا ہوئے۔ نہایت ذکی۔ ہوشیار۔ نازک خیال۔ فصاحت و بلاغت میں یکتا علم لغت امثال نحو، معانی۔ بیان۔ بدیع میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ مقامات حریری اس کا بین ثبوت ہے اس کے علاوہ درة الغواص فی اوہام الخواص، ملحة العرب وغیرہ بھی آپ نے لکھی ہیں۔ ان کی وفات ۵۱۶ھ میں ہوئی ہے۔ المبرد دیکھو ص۵ ابوعثمان المازنی بکر بن محمد بن بقیہ، ازدی بصری بڑے متقی، پرہیزگار اور اپنے زمانہ کے امام تھے۔ علم صرف کو سب سے پہلے آپ ہی نے مدون کیا۔ اس سے قبل یہ علم علم نحو میں گڈمڈ تھا آپ نے علم ادب ابوعبید، اصمعی، ابوزید انصاری وغیرہ سے حاصل کیا تھا، مبرد، ریاشی، تبریزی ان کے شاگرد تھے۔ قاضی بکار بن قتیبہ کہتے ہیں کہ میں نے کسی نحوی کو نہیں دیکھا کہ وہ فقہا سے مشابہت رکھتا ہو مگر حیان بن ہرمز اور مازنی، مبرد کہتے ہیں کہ نحو میں سیبویہ کے بعد مازنی سے بڑھ کر کوئی نہ تھا۔ علل النحو، کتاب الالف واللام، کتاب التصریف کتاب الدیباج۔ کتاب ما یلحن فیہ العامہ انہی کی تصانیف ہیں جو ایک سے ایک عمدہ ہے مازنی نے ۲۴۷ھ یا ۲۴۸ھ یا ۲۴۹ھ میں وفات پائی، اہل الذمہ دارالاسلام میں معاہد کے ساتھ رہنے والے یہود و نصاریٰ وغیرہم، بدل (ن، ض) بذلا الشیٔ دینا۔ جہدہ پوری کوشش کرنا۔ العرجی عرج ایک منزل ہے جو مکہ معظمہ کے راستہ میں پڑتی ہے۔ الواثق۔ ابوجعفر ہارون بن معتصم بن ہارون الرشید یہ ایک رومی کنیز قراطیس کے شکم سے تھا ۱۹۶ھ میں مکہ کے راستہ میں اس کی پیدائش ہوئی تھی معتصم کی وفات کے دن یوم پنج شنبہ ۸ ربیع الاول ۲۲۷ھ کو اس کے ہاتھ پر خلافت کی

عہ تفصیلی حالات کیلئے ہماری کتاب "منظر المحصلین باحوال المصنفین" دیکھئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیعت ہوئی اور اس کا لقب واثق باللہ رکھا گیا۔ اس کی عمر ۳۶ سال تھا کہ مرض استسقاء میں مبتلا ہوا اور ۶ ذی الحجہ ۲۳۲ھ کو انتقال کر گیا مدت خلافت پانچ سال ۹ ماہ اور گیارہ روز رہی۔ العرجی دیکھو مقدمہ ص ۲۵، اظلوم ہمزہ ندائیہ ہے اور ظلوم ظالم کا مبالغہ ہے جس سے مراد محبوب ہے۔ مصاب مصدر میمی ہے نشانہ پر تیر مارنا۔ دردمند بنانا۔ رجلا مصاب کا مفعول بہ ہے اور موصوف ہے اہدی السلام تحیۃ جملہ صفت ہے۔ ظالم ان کی خبر ہے۔ تمثلت (کہ) مثولا بین یدیہ کسی کے سامنے کھڑا ہونا۔ شالۃ افضل ہونا (ان مثولا مانند ہونا۔ فمثلۃ امم ماضی کی عبرت ناک سزائیں جو مثلات "

تشریح

علامہ حریری نے "درۃ الغواص" میں ابوالعباس مبرد نحوی سے بیان کیا ہے کہ کچھ ذمیوں نے چاہا کہ ابوعثمان مازنی سے کتاب سیبویہ پڑھیں اور اس سلسلہ میں بطور نذرانہ ان کو سو اشرفیاں دیں مگر ابوعثمان قبول کرنے سے باز رہے۔ میں نے کہا: آپ پر قربان ہو جاؤں آپ اس قدر تکلیف اور فقر و فاقہ کے باوجود اس تحفہ کو چھوڑ رہے ہیں" آپ نے کہا: یہ کتاب قرآن پاک کی تین سو آیتوں پر مشتمل ہے غیرت کا یہ تقاضہ نہیں کہ میں ایک ذمی کو اس پر قابو دوں، مبرد کہتا ہے کہ اتفاق کی بات ایک کنیز نے واثق باللہ کے روبرو عرجی شاعر کا یہ شعر گایا ؎ اظلوم اہ ظالم! تیرا ایسے شخص (کے دل) کو گھائل کرنا جس کا صرف اتنا قصور ہے کہ اس نے ہدیہ سلام پیش کیا ہے عظیم ترین ظلم ہے (مجلس ارباب علم سے بھری ہوئی تھی)، اہل مجلس نے رجل کے اعراب میں اختلاف کیا چنانچہ بعض نے قرآن کا اسم قرار دیتے ہوئے نصب دیا اور بعض نے اس کی خبر مانتے ہوئے رفع دیا کنیز نے (کسی کا کہا نہ مانا اور اس پر) اصرار کیا کہ مجھے استاد ابوعثمان مازنی نے نصب بتایا ہے واثق (بھی علم دوست آدمی تھا اس لئے تحقیق کے پیچھے پڑ گیا اور اس نے مازنی کو طلب کیا۔ مازنی کہتے ہیں کہ جب واثق کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے کہا کس قبیلہ سے ہو؟ میں نے کہا بنی مازن سے، واثق نے کہا کون سے مازن سے مازن تمیم سے یا مازن قیس سے یا مازن ربیعہ سے؟ میں نے کہا: مازن ربیعہ سے، پس واثق نے میری قوم (ربیعہ) کے محاورہ کے مطابق ما اسمک کے بجائے "باسمک" کہا کیونکہ مازن ربیعہ کے لوگ "با" کی جگہ میم اور میم کی جگہ با بولتے ہیں "جب" سوموں کے شروع میں ہوں" میں نے اپنی قوم کی زبان کے مطابق جواب دینا اس لئے مناسب نہ سمجھا کہ مواجہت بالکسر لازم آتی تھی اس لئے میں نے (اپنی لغت کو چھوڑ کر) کہا: بکر، اے امیرالمؤمنین! واثق میرا مقصد سمجھ گیا اور بہت خوش ہوا۔ اس کے بعد کہا: اظلوم ان مصابکم رجلا" میں رجل کو نصب دیتے ہو یا رفع؟ میں نے کہا: نصب، واثق نے کہا، کس لئے؟ میں نے کہا: مصابکم مصدر ہے بمعنی اصابتکم یزیدی (اس مجلس میں موجود تھا اس) نے مجھ سے معارضہ شروع کر دیا میں نے کہا، یہ کلام، بمنزلہ "ان ضربکم زیدا ظلم" کے ہے۔ رجلا مصابکم کا مفعول ہے اس لئے منصوب ہے دلیل یہ ہے کہ کلام ظلم کہنے پر موقوف ہے ظلم کہنے کے بعد کلام تام ہو جاتا ہے" واثق نے اس تقریر کو پسند کیا اور مجھے ہزار اشرفیاں دیکر اعزاز و اکرام کیساتھ رخصت کیا۔ مبرد کہتا ہے کہ جب مازنی (مالا مال ہو کر) بصرہ آئے تو مجھ سے کہا: ابوالعباس! دیکھا میں نے سو اشرفیاں واپس کیں اللہ نے اس کے بدلے میں ہزار اشرفیاں مرحمت فرما دیں،

؎ مکن سعدیا دیدہ بر دست کس ☼ کہ بخشندہ پروردگار است و بس

نُبذَۃٌ مِنْ ذِکرِ الحَجَّاج

حجاج کا تھوڑا سا تذکرہ!

؎ بقوے کہ نیکی پسند خدائے ۔۔۔ دہد خسرو عادل نیک رائے ، چو خواہد کہ ویراں کند عالمے ۔ کند ملک در پنجۂ ظالمے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یقال: ان الحجاج بعد قتل ابن الزبیر ذھب الی المدینۃ، وعلی وجھہ لثام، فرأی شیخا خارجا من المدینۃ، فسألہ عن حال اھل المدینۃ، فقال: شر حال، قتل ابن حواری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، قال من قتلہ؟ قال الفاجر اللعین الحجاج، علیہ لعائن اللہ ورسولہ من قلیل المراقبۃ للہ، فغضب الحجاج غضبا شدیدا، ثم قال: ایھا الشیخ! اتعرف الحجاج اذا رأیتہ؟ قال نعم: ولا عرفہ اللہ خیرا، ولا وقاہ ضیرا، فکشف الحجاج اللثام عن وجھہ، وقال ستعلم الآن اذا سال دمک الساعۃ، فلما تحقق الشیخ انہ الحجاج، قال: ان ھذا لھو العجب، یا حجاج! انا فلان اصرع من الجنون فی کل یوم خمس مرات، فقال الحجاج اذھب لا شفی اللہ الا بعد من جنونہ ولا عافاہ وخلوص ھذا من ید الحجاج من العجب، لان اقامۃ علی القتل ومبادرتہ الیہ امر لو یثقل مثلہ عن احد، وکان یخبر عن نفسہ، ویقول ان اکبر لذاتہ سفک الدماء قال بعضھم والاصل فی ذلک انہ لما ولد، لم یقبل ثدیا فتصور لھم ابلیس فی صورۃ الحرث بن کلدۃ طبیب العرب، وقال: اذبحوا لہ تیسا اسود، واعقوہ من دمہ واطلوا بہ وجھہ، ففعلوا بہ ذلک، فقبل ثدی امہ، وذکر انہ اتی الیہ بامرأۃ من الخوارج، فجعل یکلمھا، وھی لا تنظر الیہ ولا ترد علیہ کلاما فقال لھا بعض اعوانہ یکلمک الامیر وانت معرضۃ، فقالت انی استحی ان انظر الی من لا ینظر اللہ الیہ فامرھا فقتلت، وقد احصی الذی قتل بین یدیہ صبرا فبلغ مائۃ الف وعشرین الفا۔

حل لغات نبذۃ شی کا حصہ، ٹکڑا، گوشہ جمع نُبذ، نبذ (ض) نبذا۔ الشیٔ پھینک دینا۔ العہد توڑنا الحجاج مشہور ظالم کا نام ہے اسکی کنیت ابو محمد اور باپ کا نام یوسف الحکم ہے ۴۵ھ میں یا اس کے کچھ بعد پیدا ہوا۔ عبدالملک بن مروان کی جانب سے عراق اور خراسان کا گورنر تھا۔ عبدالملک کی وفات کے بعد جب ولید بن عبدالملک ولی عہد ہوا تو اس نے بھی اس کو مذکورہ بالا عہدے پر برقرار رکھا۔ حجاج کی ستم ظریفی اور خونریزی کے واقعات عجائبات عالم میں سے ہیں۔ تواریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے ایک لاکھ بیس ہزار مسلمانوں کو اپنی حکومت کے زمانہ میں ظلماً قتل کرایا ہے۔ لڑائیوں کے مقتولین ان کے علاوہ ہیں۔ حجاج خود کہا کرتا تھا کہ میرے نزدیک لذیذ ترین شے خونریزی ہے۔ اس نے صحابہؓ پر جو مظالم کئے ان کا ادنیٰ نمونہ یہ ہے کہ عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن زبیر کو شہید کرایا حرم مکہ میں کشت و خون کیا۔ خانہ کعبہ پر منجنیق سے گولہ باری کی جس کی وجہ سے حرم شریف کے پردے جل گئے سب سے اخیر میں جن بزرگ کو اس نے شہید کیا وہ سعید بن جبیر یعنی ابن عباس کے شاگرد رشید تھے۔ حجاج کے پیٹ میں سخت درد ہوتا تھا۔ حاضرین کی تشخیص میں آرا کا اختلاف ہوا ایک حاذق طبیب نے کہا: پیٹ میں کیڑے پڑگئے ہیں چنانچہ ایک دھلے میں گوشت باندھ کر اس کے حلق میں ڈالا اور دیر تک یونہی رکھا پھر اسکو نکالا تو اس میں سینکڑوں کیڑے لپٹے ہوئے تھے۔ حجاج تو غضب الٰہی میں مبتلا تھا اس کو کوئی دوا کیوں مفید ہوتی۔ اسکی حالت یہ تھی کہ اس کے نزدیک آگ جلائی جاتی تھی تو کچھ تسکین ہوتی تھی مگر اسکو درد سے آگ کی گرمی کا بالکل احساس نہ ہوتا تھا۔ یہ اس کے مظالم کا نتیجہ تھا جس کو اللہ نے مخلوقات کو دکھا دیا

ہر آں کز ستم خنجرے برکشید ☆ فلک ہم بداں خنجرش سر برید

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حجاج نے حضرت حسن بصریؒ کی خدمت میں کہلا بھیجا کہ دعا فرمائیں،

آپ نے جواب دیا کہ میں نے منع کیا تھا کہ اولیاء اللہ، علماء، سادات کو ستانا تو نے نہ مانا۔ یہ اسی کا نتیجہ ہے حجاج نے کہلا بھیجا کہ آپ صحت کی دعا نہ کیجئے میری یہ خواہش بھی نہیں ہے، آپ یہ دعا کیجئے کہ اللہ جلد موت دے تاکہ اس عذاب سے نجات ملے۔ حسنؒ یہ سن کر بہت روئے۔ حجاج پندرہ دن تک اسی حالت میں رہا اور شہر واسط جو ۸۳ھ میں اس نے آباد کیا تھا بعمر ۵۴ سال ۹۵ھ میں مرگیا جب اس کے مرنے کی کیفیت حضرت حسنؒ بصری کو پہنچی تو آپنے سجدہ شکر ادا کیا۔ لوگوں نے اسکی قبر کو زمین کے برابر کرکے اس پر پانی بہا دیا تاکہ پتہ نہ لگے۔ ابن الزبیر عبداللہ ابن زبیر بن العوام مشہور صحابی ہیں رضی اللہ عنہما ان کی ماں حضرت اسماءؓ بنت ابی بکرؓ ہیں ان کے باپ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی ہیں انکی دادی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی اور ان کے دادا حضرت خدیجہؓ کے بھائی ہیں۔ ہجرت کے بعد یہودیوں نے یہ مشہور کر دیا کہ ہم نے ایسا منتر کر دیا ہے کہ مہاجرین کے اولاد نہیں ہوگی حسن اتفاق چھ ماہ تک ایسا ہی ہوا مگر سال کے اندر عبداللہ پیدا ہوئے تو صحابہؓ نے فرط مسرت میں نعرۂ تکبیر بلند کیا۔ پیدائش کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کئے گئے آپنے کھجور چبا کر ان کے منہ میں ڈالی اور دعا خیر کی۔ ان کی شہادت حجاج کے لشکر کے ہاتھوں مکہ معظمہ میں حرم کے اندر جمادی الاول ۷۳ھ میں ہوئی حجاج نے بی بی اسماء کے ساتھ سخت کلامی اور عبداللہ کی نعش کے ساتھ کمال بے حرمتی کی۔ لثام نقاب، ڈھالا جو لثم، لعائن، قال الشیخ فی الحاشیۃ "تبعت کتب اللغۃ من الاقرب والقاموس والمنتہی التی عندی فلم اجد فی شیٔ منہا ولعل العائن جمع لعنۃ علی غیر قیاس انتہی۔ من قلیل کلمہ من تعلیلیہ ہے اور مخذوف سے متعلق ہے۔ نیر ضرب، اصرع مرگی ہونا، سفک الدماء خونریزی سفک (ض) سفکا۔ الدم خون بہانا۔ ثدیا۔ پستان جو ثدی ثدی (س) ثدی تر ہونا۔ ثمیاء بڑی پستان والی عورت، اعرث بن کلدہ دیکھو مقدمہ ص ۲۶ تیسا بکرا، زہرن جو تیوس، العقوہ العاقا چاٹنا۔ لعق (س) لعقا لعقۃ چاٹنا۔ لعقہ چمچہ بھر چیز، لعوق ہر وہ چیز ہو چاٹی جاسکے، ملعقہ چمچہ جو ملاعق، اطلواہ، طلی (ض) طلیا ملنا۔ اعوان جمع عون مددگار۔

تشریح: بیان کیا جاتا ہے کہ حجاج بن یوسف حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کو قتل کرانے کے بعد چہرہ پر نقاب ڈالے ہوئے مدینہ طیبہ آیا۔ شہر سے باہر ایک بوڑھے سے ملاقات ہوئی، حجاج نے اس سے شہر والوں کی حالت دریافت کی، بوڑھے نے کہا: بہت بری حالت ہے۔ جو اری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے کو قتل کر دیا گیا، حجاج نے پوچھا کس نے قتل کیا ہے؟ بوڑھے نے کہا: (فاسق و) فاجر حجاج نے یہ نہ جانا کہ اس کو بالکل خدا کا خوف نہیں ہے۔ اللہ اور اللہ کے رسول کی اس پر لعنت ہو یہ سن کر حجاج تنگ بجز لا ہو گیا اور بوڑھے سے بولا: او بوڑھے! اگر حجاج کو دیکھے تو پہچان لے گا؟ بوڑھے نے کہا ہاں، نہ شناسا کرے اس کو اللہ بھلائی سے اور نہ بچائے اس کو ضرر سے، حجاج نے چہرہ سے نقاب اٹھائی اور کہا: اب معلوم ہو جائے گا۔ جب تیرا خون از میں پر بہے گا۔ جب بوڑھے کو یقین ہو گیا کہ حجاج ہی ہے تو اس نے کہا: حجاج! یہ تو بڑی عجیب بات ہے میں فلاں شخص ہوں۔ مجھے ہر روز پانچ مرتبہ مرگی ہوتی ہے، حجاج نے کہا: دور ہو خدا تجھے جنون سے کبھی شفا نہ دے۔ اس بوڑھے کا حجاج (جیسے ستم شعار) کے پنجۂ (ظلم) سے نجات پانا عجیب ہے کیونکہ قتل کے بارے میں حجاج جیسی جرأت و پیش قدمی کسی کی بھی منقول نہیں وہ خود اپنے بارے میں کہتا تھا کہ میرے نزدیک لذیذ ترین شئی خونریزی ہے،

ملکہ کر ہمارا نام زمین پر مٹا دیا ❊ ان کا تو کھیل خاکہ میں ہم کو ملا دیا

بعض حضرات نے اس کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ حجاج پیدا ہوا تو (دودھ پینا تو درکنار) اس نے پستان کو منہ تک نہیں لگایا، حجاج کے گھر والے جب پریشان ہو گئے تو انکے پاس ابلیس مردود نے حرث بن کلدہ طبیب عرب کی شکل میں آکر کہا: اسکو کالا بکرا ذبح کرکے خون چٹا دو اور چہرہ پر بھی مل دو، گھر والوں نے ایسا ہی کیا تب حجاج نے اپنی ماں کے پستان کو قبول کیا:

؎ خوئے بد در طبیعتے کہ نشست ❊ نرہد جز بوقت مرگ از دست

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذکر کیا جاتا ہے کہ حجاج کے پاس ایک خارجیہ عورت لائی گئی حجاج اس سے گفتگو کرتا رہا مگر عورت نے نہ اس کی طرف نظر اٹھائی نہ اس کی بات کا جواب دیا حجاج کے خدام نے عورت سے کہا خلیفہ تجھ سے گفتگو کر رہا ہے اور تو رخ پھیرے ہوئے ہے: عورت نے کہا مجھے ایسے شخص کی طرف نظر کرنے سے شرم آتی ہے جس کی طرف خدا نظر نہیں کرتا۔ حجاج نے اس کے قتل کا حکم کر دیا اور وہ اسی وقت قتل کر دی گئی،

؎ چاٹے بغیر خون کوئی رہتی ہے تیری تیغ ❊ ہے یہ تو اس کو چاٹ ستمگر لگی ہوئی (ذوق)

حجاج کے ہاتھ سے علماء مقتول ہونیوالوں کو شمار کیا گیا تو انکی تعداد (۱۲۰۰۰۰) تک پہنچ گئی

؎ اے نازنیں بسر تو چہ مذہب گرفتہ ❊ کت خون ما حلال تر از شیر مادرست (حافظ)

فائدہ: اسلام میں چار شخص ایسے گذرے ہیں جن میں سے ہر ایک نے لاکھوں آدمیوں کو ظلماً قتل کیا ہے اوّل حجاج بن یوسف دوم ابو مسلم خراسانی سوم بابل حربی چہارم برنقی:۔

رُبَّ اَخٍ لَّمْ تَلِدْهُ اُمُّكَ

بہت سے منہ بولے بھائی!

اِتَّفق اَنَّه كان شاعرٌ من العجم يُعرَف بالغسّانی وَفَدَ علی اَحمد بن مروان وكانت عادتُه اذا وفد عليه يُكرِمُه، ويُنزِلُه ولا يستحضِرُه الّا بعد ثلاثة اَيّامٍ، واتّفق اَنّ الغسّانی لم يكن اَعدّ شعرًا يمدحُه به ثقةً بنفسه، فاقام ثلثة اَيّامٍ ولم يُفتَح عليه بشیٔ، فاخذ قصيدةً من شعر ابن اسد ولم يُغيّر منها غير الاسم فغضب الامير وقال: هذا الاعجمی يسخر منّا وامر ان يُكتَب بذلك الی ابن اسد فاعلم الغسّانی بعض الحاضرين بذلك فجهّز الغسّانی غلامًا جلدًا الی ابن اسد بسيستان وقال له: اذا دخلتَ عليه ويُعرّفه العذر، فوصل الغلام الی ابن اسد قبل وصول ذاصر ابن مروان، فلمّا علم ذلك كتب الجواب الی ابن مروان انه لم يقف علی هذه القصيدة ابدًا، ولم يرها الا فی كتابه، فلما وقف ابن مروان علی الجواب اساء علی اساعی وسبّه وقال: انما تريد اِسلة بين الملوك، ثم احسن الغسّانی واكرمه غاية الاكرام وعاد الی بلاده فلم يمض علی ذلك مدة حتّی اجتمع اهل ميافارقين، ودعوا ابن الاسد علی ان يُوَلّوه عليهم، واقيمت الخطبة للسلطان ملك شاه واسقاط اسم ابن مروان، فاجابهم الی ذلك، وحشد ابن مروان، ونزل علی ميافارقين، فاعجزه امرها، فسار الی نظام الملك والسلطان، يستمدّهما، فانفذ اليه جيشًا، ومدّ امر الغسّانی الشاعر وكان قد تقدّم عند السلطان، فصدّقوا الحملة علی ميافارقين فملكوها عنوةً، وقُبض علی ابن اسد وجيء به الی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابن مروان فامر بقتله، فقام الغسانی وجرد العنایة فی الشفاعة حتی خلصه، وکفله بعد عنف شدید، ثم اجتمع به وقال تعرفنی؟ قال: لا، والله، ولکن اعرف انک ملک من السماء، من الله علیّ بک لبقاء مهجتی، فقال: انا الذی ادعیت قصیدتک، وسترت علیّ، وما جزاء الاحسان الا الاحسان، فقال ابن اسد: ما سمعت بقصیدة بخلت، فنفعت صاحبها، الا هذه فجزاک الله خیرا، وانصرف الغسانی من حیث جاء۔

حل لغات

ثم قلده دیکھو صـ۵۲ ابن اسد مصری ظریف خوش طبع شاعر تھا۔ شیخ صلاح الدین نے بیان کیا ہے کہ میں نے اس کو قاہرہ میں بارہا ملاقات کی ہے اور اس کے اشعار سنے ہیں اس نے شاشات خلیج، زوائد، نوادر، امثال وغیرہ میں کتابیں بھی لکھی ہیں۔ قاہرہ میں موجود ہیں ۶۳۲ھ میں وفات پائی۔ تیخر (س) تیخرا، تیخرا۔ بہ، منہ ٹھٹھا کرنا، جلد مضبوط، قوی ج اجلاد۔ السامی، چغل خور، میافارقین میافارقین ایک لڑکی کا نام تھا۔ اسی نے شہر میافارقین بنایا تھا اس لئے اس کو میافارقین کہتے ہیں اس سے پہلے اس کو مدینۃ الشہداء کہا جاتا تھا حشدان، ض، حشدا۔ الشئ جمع کرنا۔ مراد لشکر کشی، نظام الملک حسن بن علی بن اسحاق بن عباس، کنیت ابو علی، لقب نظام الملک قوام الدین تھا۔ بروز جمعہ ۲۱۔ ذیقعدہ ۴۰۸ھ کو نوقان ضلع طوس میں پیدا ہوا۔ طوس مردم خیز جگہ ہے یہاں نظام الملک، غزالی، فردوسی تین بڑے مشہور شخص گذرے ہیں۔ کسی کا شعر ہے:۔ ؎ ہر دو پیر و شاعر و مفتی کہ از طوسی بود ؎ چوں نظام الملک و غزالی و فردوسی بود

نظام الملک وزیر سلطنت، عالم دین، قدر شناس علماء تھا۔ اس کی مجلس ہر وقت علماء کبار اور صوفیاء نامدار اور اہل ادب سے بھری رہتی تھی۔ اسی نے نظامیہ یونیورسٹی کی ۴۵۹ھ میں بنیاد رکھی جس کی تکمیل ۴۵۹ھ میں ہوئی اس جامعہ کیلئے تین کروڑ سالانہ کی جاگیر وقف کی۔ حدیث شریف کے درس میں طالب علمانہ طور سے حاضر ہوتا۔ کبھی ہے کبھی خود بھی روایت کرتا اور کہا کرتا کہ میرا شمار راویان حدیث میں ہوگا۔ جس وقت اذان سنتا تھا خواہ کیسے ہی ضروری کام میں مصروف کیوں نہ ہو چھوڑ کر اٹھ جاتا تھا اور نماز کے بعد اس کو انجام دیتا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ شخص اپنی عقل و تدبیر کی وجہ سے دولت سلجوقیہ کی پیشانی کا نور تھا۔ اصول جہانداری پر فارسی زبان میں "سیاست نامہ" اسی کی تصنیف ہے جو اب تک علماء اور ادباء میں مقبول ہے، ۱۰ رمضان ۴۸۵ھ میں ایک باطنی ملحد نے قتل کر دیا اس سازش میں تاج الملک خسرو بھی شریک تھا، ابو السیجا مقاتل بن عطیہ نے مرثیہ میں یہ قطعہ کہا ؎

کان الوزیر نظام الملک لؤلؤۃ ✻ یتیمۃ صاغہا الرحمٰن من شرف
عرت فلم تعرف الایام قیمتہا ✻ فردہا غیرۃ منہ الی الصدف

ترجمہ: نظام الملک ایک نفیس موتی تھا جسے رحمٰن نے دریائے شرف سے نکالا تھا اس نے دنیا کو اپنی آب و تاب دکھائی مگر دنیا نے اس کی قدر و قیمت نہ پہچانی۔ اس لئے غیرت الٰہیہ نے اس کو پھر صدف ہی میں رکھ دیا۔ ملک شاہ اتز بن الپ ارسلان بن داؤد بن میکائل ابن سلجوق مولود ۴۴۷ھ متوفی ۴۸۵ھ نہایت عادل، دیندار، عالی مرتبہ بلند حوصلہ بادشاہ تھا۔ آل سلجوق میں اس کا عہد ہر لحاظ سے ممتاز ہے جس طرف اس نے رخ کیا کامیابی حاصل کی۔ انطاکیہ سے قسطنطنیہ تک رومیوں کو پسپا کرتا ہوا چلا گیا اور ان کے ملک میں جا بجا تقریباً پچاس منبر قائم کئے۔ قیصر نے ایک ہزار دینار سالانہ جزیہ پر صلح کی اور ان تمام فتوحات میں دو ماہ سے زائد نہیں صرف ہوئے یستمد امدد طلب کرنا۔ تنوذ ان، زبردستی یا صلح لے لینا۔ غناء۔ بہ جھکنا (س) تھکنا۔ تہجۃ روح۔ ہر چیز کا بہتر اور خالص حصہ ج تہج (ف) تہجا بیماری کے بعد چہرہ پر رونق آنا۔ تجدت (ف) تجدا۔ تجودا جھٹلانا۔ کفر کرنا۔ ص جاحد (س) تجدا الشئ کم ہونا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشریح:۔ ایک مرتبہ ایک عجمی شاعر جو غسانی کے ساتھ مشہور ہے احمد بن مروان کے پاس آیا۔ احمد بن مروان کی عادت تھی کہ جب غسانی اس کے پاس آتا تو اعزاز و اکرام کے ساتھ اس کی میزبانی کرتا اور تین روز سے قبل کبھی نہ بلاتا۔ حسن اتفاق شاعر نے اپنی قدرت کلامی پر اعتماد کرتے ہوئے کوئی شعر پہلے سے تیار نہیں کیا تھا جس سے وہ اس کی تعریف کر سکے۔ تین روز تک قیام کیا مگر شعر کی آمد نہیں ہوئی (جب مجبور ہو گیا) تو اس نے ابن اسد کے اشعار کا ایک قصیدہ سُنا ڈالا اور اس میں نام کے علاوہ کوئی تغیر نہیں کیا۔ امیر کو غصہ آ گیا اس نے کہا یہ عجمی ہم سے ٹھٹھا کرتا ہے۔ فوراً حکم کیا کہ ابن اسد کے پاس لکھا جائے کہ یہ اشعار تیرے ہیں یا غسانی کے (حاضرین میں سے کسی نے غسانی کو اطلاع کر دی غسانی نے فوراً ایک چست و چالاک غلام کو ابن اسد کے پاس روانہ کیا تاکہ وہ غسانی کی طرف سے معذرت کر دے۔ غلام نے ابن مروان کے قاصد سے پہلے ابن اسد کے پاس جا کر صورت حال سے باخبر کر دیا۔ ابن اسد نے ابن مروان کے پاس لکھ دیا کہ میں تو اس قصیدہ کو جانتا بھی نہیں صرف آپ ہی کے خط میں دیکھا ہے۔ جب ابن مروان جواب پر مطلع ہوا تو اس نے چغلخور کو سرزنش کی اور کہا: تو مجھے بادشاہوں کے درمیان رسوا کرنا چاہتا ہے؟ اس کے بعد غسانی کو انعام دیا اور اعزاز و اکرام کیا۔ غسانی اپنے شہر میں لوٹ آیا۔ اس (قصہ) پر کچھ زیادہ مدت نہیں گذری تھی کہ میافارقین والے متفق ہو گئے اور ابن اسد کو دعوت دی کہ ہم آپ کو اپنا سردار بنانا چاہتے ہیں اور سلطان ملک شاہ کیلئے اور ابن مروان کے نام کو ساقط کرنے کیلئے خطبہ قائم کیا گیا۔ اور ابن اسد نے ان کی اس بات کو قبول کر لیا۔ ادھر ابن مروان فوج جمع کر کے میافارقین پر پہنچ گیا۔ مگر میافارقین کے معاملہ نے اس کو عاجز کر دیا۔ اس لئے اس نے نظام الملک اور ملک شاہ کے پاس قاصد بھیج کر مدد طلب کی۔ انہوں نے غسانی شاعر کی معیت میں امداد کا فوجی دستہ روانہ کر دیا۔ غسانی شاعر پہلے ہی ملک شاہ کے پاس آیا ہوا تھا۔ انہوں نے میاں فارقین والوں پر زور دار حملہ کیا اور زبردستی قابض ہو گئے ابن اسد کو گرفتار کر کے ابن مروان کے پاس لایا گیا۔ ابن مروان نے قتل کا حکم کر دیا۔ غسانی شاعر نے اٹھ کر بے لوث سفارش کی اور بڑی جانفشانی اور شفقت کے ساتھ کفالت کر کے اس کو نجات دلائی اس کے بعد ابن اسد اور غسانی کی تنہائی میں ملاقات ہوئی۔ غسانی نے کہا مجھے پہچانتا ہے؟ ابن اسد نے کہا نہیں صرف اتنا جانتا ہوں کہ تو کوئی آسمانی فرشتہ ہے اللہ نے تیرے ذریعہ میری جان بچا کر احسان عظیم فرمایا ہے غسانی نے کہا۔ میں وہی شخص ہوں جس نے (کسی ضرورت سے) تیرے قصیدہ کو اپنی طرف منسوب کیا تھا اور تو نے اس کے راز کو چھپا لیا تھا۔ احسان کا بدلہ تو احسان ہی ہے۔ ابن اسد نے کہا: میں نے اس کے علاوہ کسی قصیدے کے متعلق نہیں سُنا کہ اس کا انکار کیا گیا ہو پھر بھی اس نے صاحب قصیدہ کو نفع پہنچایا ہو۔ اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔ اس کے بعد غسانی جہاں سے آیا تھا وہیں واپس ہو گیا۔"

وعن عبد الله بن سوّار قال: قال لي الربيعُ الحاجب: أتُحِبّ ان تسمع حديث ابن هبيرة مع مسلمة؟ قلتُ: نعم، قال: فأرسل لخصيّ كان لمسلمة يقوم على وضوئه فجاءه فقال: حدّثنا حديث ابن هبيرة مع مسلمة قال: كان مسلمة بن عبد الملك يقوم من الليل فيتوضّأ ويتنفّل حتى يصبح فيدخل على امير المؤمنين، فاني لاصُبّ الماءَ على يديه من آخر الليل وهو يتوضّأ اذ صاح صائحٌ من وراء الرواق انا بالله وبالامير فقال مسلمة: صوتُ ابن هبيرة اخرُج اليه فخرجتُ اليه ورجعتُ واخبرتُه، فقال: أدخِلْه فدخل فاذا رجل يَميد نعاسًا، فقال: انا بالله وبالامير، قال انا بالله وانتَ بالله ثم قال:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انا بالله و بالامير، قال: انا بالله وانت بالله، حتى قالها ثلاثا، ثم قال: انا بالله، فسكت عنه، ثم قال لي: انطلق به، فوضئه، وليصل، ثم اعرض عليه احب الطعام، فاته به وافرش له في تلك الصفة، لصفة بين يدي بيوت النساء ولا توقظه حتى يقوم متى قام، فانطلقت به فتوضأ وصلى وعرضت عليه الطعام، فقال شربة سويق، فشرب، و فرشت له فنام، وجئت الى مسلمة، فاعلمته، فغدا الى هشام، فجلس عنده حتى اذا حان قيامه قال: يا امير المؤمنين لي حاجة، قال: قضيت الا ان تكون في ابن هبيرة، قال: رضيت يا امير المؤمنين، ثم قام منصرفا، حتى اذا كاد ان يخرج من الايوان رجع فقال يا امير المؤمنين اعوذ بك ان تستثني في حاجة من حوائجي، واني اكره ان يتحدث الناس انك احدثت علي الاستثناء، قال لا استثني عليك، قال: فهو ابن هبيرة، فعفا عنه

حل لغات عبداللہ ۔ دار دیکھو مقدمہ ص ۲۸ ابن ہبیرہ دیکھو ص ۱۲۸ مسلمۃ بن عبدالملک بن مروان متوفی ۱۲۰ھ دولت امویہ میں مشہور فاتح حکمران تھا۔ ہمیشہ رومیوں کے مقابلہ میں رہا۔ ہر سال ان کے اوپر فوج کشی کرتا تھا اور ان کے ہاتھ سے بڑے بڑے قلعے چھین لیتا تھا۔ اس نے جو قلعے لئے تھے ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں طوانہ، ہمواز، مرقلہ، قمونیہ، سطیہ۔ طرسوس وغیرہ عبدالملک کی جانب جزیرہ آذربیجان کا والی تھا اور اسی نے ۱۰۲ھ میں زید بن مہلب بن ابی صفرہ کو قتل کیا ہے۔ رُواق برآمدہ۔ سائبان اور بقول امام مطرزی چھت سے نے کر نیچے تک کا پردہ ج اُرْوِقَة۔ رُوق۔ راق (ن) روقا۔ الشراب صاف ہونا۔ روقانا۔ ہٗ الشیٔ پسند آنا۔ میدا (ض) مَیْدًا مَیْدانا ہلنا۔ جھکنا۔ ص مائد ج مَیْدیٰ۔ تعاسس اونگھ۔ نعس (ف، ن) نعسا۔ الرجل اونگھنا۔ سویق ستو۔ حان (ض) حینونۃ وقت کا آنا۔ حین وقت ج اُحْیان۔ ایوان محل ج اَواوین۔

تشریح:۔ عبداللہ بن سوار نے بیان کیا ہے کہ ربیع حاجب نے مجھ سے کہا۔ آپ ابن ہبیرہ کا قصہ سننا چاہتے ہیں جو مسلمہ کیا تھ پیش آیا ہے میں نے کہا۔ ہاں! پس ربیع نے خصی کو بلایا جو مسلمہ کے ہاں رہتا تھا اور اس کو وضو کراتا تھا وہ آگیا۔ ربیع نے اس سے کہا مسلمہ کے ساتھ ابن ہبیرہ کا جو قصہ پیش آیا ہے اس کو بیان کر۔ خصی نے کہا: مسلمہ رات میں اٹھ کر وضو کر کے صبح تک نفل نماز پڑھتا تھا۔ ایک مرتبہ میں اس کو وضو کرا رہا تھا کہ یکایک ایک شخص نے پردے کے پیچھے سے آواز دی۔ میں اللہ کی اور امیر المؤمنین کی پناہ چاہتا ہوں۔ مسلمہ نے کہا یہ آواز تو ابن ہبیرہ کی معلوم ہوتی ہے۔ جاؤ دیکھ کر آؤ۔ میں اس کے پاس گیا اور واپس آکر خبر دی۔ مسلمہ نے کہا اندر بلا لے۔ وہ اندر آگیا۔ دیکھا تو وہ نیند کے غلبہ سے ڈول رہا تھا اس نے کئی مرتبہ کہا انا باللہ و بالامیر۔ مسلمہ نے جواب دیا انا باللہ وانت باللہ۔ تیسری بار انا باللہ کہہ کر خاموش ہو گیا۔ مسلمہ نے مجھ سے کہا: اس کو وضو کرا دے تاکہ نماز پڑھ لے۔ نماز کے بعد کھانے کیلئے پوچھ لینا اور جو مرغوب ہو کھلا دینا۔ اور عورتوں کے مکان کے سامنے جو چبوترہ ہے اسی پر بچھونا بچھا دینا اور جب تک یہ خود نہ اٹھے اس وقت تک بیدار نہ کرنا پس میں نے اس کو وضو کرائی اس نے نماز پڑھی پھر میں نے کھانے کو دریافت کیا تو اس نے ستو کا شربت طلب کیا۔ میں نے پیش کر دیا، اس نے پی لیا۔ اس کے بعد میں نے بچھونا بچھا دیا اور وہ سو گیا۔ میں نے مسلمہ کو اطلاع کی وہ ہشام کے پاس آیا اور کافی دیر تک اس کے پاس بیٹھا رہا جب اٹھنے کا وقت آیا تو مسلمہ نے کہا: امیر المؤمنین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میری ایک ضرورت ہے؟ اس نے کہا: ہم نے پوری کی الا یہ کہ وہ ابن ہبیرہ کے بارے میں ہو۔ مسلمہ نے کہا: میں راضی ہوں۔ یہ کہہ کر واپس ہو گیا جب محل سے نکلنے کے قریب ہوا تو پھر لوٹ گیا اور کہا: امیر المؤمنین! آپ نے مجھے میری کسی ضرورت میں استثناء کا عادی نہیں بنایا میں اس کو اچھا نہیں سمجھتا کہ لوگ یہ کہیں کہ امیر المؤمنین مسلمہ کے حق میں بھی استثناء کرنے لگا۔ اس نے کہا: اچھا میں کوئی استثناء نہیں کرتا۔ مسلمہ نے کہا: وہ ابن ہبیرہ ہی ہے پس اس کو معاف کر دیا!

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ

اللہ ہی ہے روزی دینے والا زور آور مضبوط!

ع تو بندگی چو گدایاں بشرہ مزد مکن ❁ کہ دوست خود روش بندہ پروری داند،
ع ادیم زمیں سفرۂ عام اوست ❁ چہ دشمنی بریں خوان یغما چہ دوست،

نقل الشیخ عبد الرحمن بن سلام المقرئ فی کتاب العقائد ان سلیمان لما رأی ان اللہ تعالیٰ اوسع لہ الدنیا، وصارت بیدہ، قال: الٰہی لو اذنت لی ان اطعم جمیع المخلوقات سنۃ کاملۃ فاوحی اللہ الیہ انک لن تقدر علی ذلک، فقال: الٰہی اسبوعاً، فقال اللہ تعالیٰ لن تقدر فقال: الٰہی یوماً واحداً، فقال تعالیٰ: لن تقدر، فقال: الٰہی ولو یوماً واحداً: فاذن اللہ تعالیٰ لہ فی ذلک فامر سلیمان الجن والانس. بان یاتوا بجمیع ما فی الارض من ابقار واغنام، ومن جمیع ما یوکل من اجناس الحیوان من طیر وغیر ذلک فلما جمعوا ذلک اصطنعوا لہ القدر الراسیات، ثم ذبح ذلک، وطبخہ وامر الریح ان تهب علی الطعام لئلا یفسد، ثم مد ذلک الطعام فی البریۃ، فکان طول ذلک السماط مسیرۃ شهر، وعرضہ مثل ذلک، ثم وحی اللہ تعالیٰ الیہ یا سلیمان بمن تبتلی من المخلوقات؟ فقال سلیمان: ابتلی بدواب البحر، فامر اللہ حوتاً من البحر المحیط ان یاکل من ضیافۃ سلیمان، فرفع ذلک الحوت رأسہ، وقال یا سلیمان سمعت انک فتحت بابا للضیافۃ، وقد جعلت علیک ضیافتی فی هذا الیوم فقال سلیمان: دونک والطعام، فتقدم ذلک الحوت، واکل من اول السماط فلم یزل یاکل حتی انتهی الی اخرہ فی لحظۃ ثم نادی اطعمنی یا سلیمان واشبعنی، فقال لہ سلیمان: اکلت الجمیع وما شبعت، فقال الحوت هکذا یکون جواب اصحاب الضیافۃ للضیف؟ اعلم یا سلیمان ان لی فی کل یوم مثل ما صنعت ثلاث مرات، وانت کنت السبب فی منعها عنی فی هذا الیوم، وقد قصرت فی حقی، فعند ذلک خر سلیمان ساجداً للہ تعالیٰ وقال سبحان المتکفل بارزاق الخلائق من حیث لا یعلمون.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حل لغات اُسبوع ہفتہ جو اسابیع۔ بُقّار جمع بقر۔ اغنام جمع غنم۔ قدور جمع قدر۔ راسیات جمع راسیۃ اتنی بڑی دیگ جو زمین میں ہونے کی وجہ سے اپنی جگہ سے نہ ہلے ڈھیوشہ۔ بریۃ جنگل بیابان ہرّاری۔ سماط دسترخوان ہُنْمُط حوت مچھلی عموماً بڑی مچھلی پر اطلاق ہوتا ہے ہیہات۔ دونک اسم فعل ہے بمعنی خذ یعنی لے لے بقال۔ دونک زیدا۔ زید کو پکڑ۔ راتبہ وظیفہ جو روانب۔

تشریح: شیخ عبدالرحمٰن بن سلام المقری نے کتاب العقائد میں نقل کیا ہے کہ جب حضرت سلیمانؑ نے دیکھا کہ اللہ نے آپ کے لئے دنیا وسیع کر دی اور جہان آپ کے زیرنگین ہو گیا تو آپ نے عرض کیا: بارالٰہا! اگر آپ مجھے جمیع مخلوقات کو ایک سال تک کھلانے کی اجازت فرمادیں (تو میری بڑی خوش قسمتی ہوگی) اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی۔ سلیمان! یہ تیرے بس کی بات نہیں ہے۔ آپ نے عرض کیا: خدایا! ایک ہفتہ۔ اللہ نے ارشاد فرمایا: یہ بھی تیرے بس کی بات نہیں۔ آپ نے کہا ایک روز۔ اللہ نے فرمایا: تجھ سے یہ بھی نہیں ہو سکتا۔ آپ نے کہا خدایا! ایک وقت کی اجازت تو ہو جانی ہی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی اجازت دیدی۔ پس حضرت سلیمانؑ نے جن وانس سب کو حکم کیا کہ جس قدر بھی ممکن ہو گائے بکری وغیرہ ہوں اور جنس حیوان کی جتنے بھی ماکول جانور ہوں مثلاً پرندے وغیرہ سب کو جمع کریں۔ چنانچہ جن وانس نے سب کچھ جمع کیا اور بڑی بڑی دیگیں تیار کی گئیں، پھر حیوانات کو ذبح کر کے پکایا گیا اور ہر ایک کو کھانے پر چلنے کا حکم دیا تاکہ کھانا خراب نہ ہو پھر کھانے کو جنگل میں چُنا گیا تو اس دسترخوان کے طول وعرض کی مقدار ایک ماہ کی مسافت تھی۔ اللہ نے حضرت سلیمانؑ کے پاس وحی بھیجی کہ بتا مخلوق میں سے کس سے شروع کرنا چاہتا ہے؟ آپ نے عرض کیا: دریائی جانوروں سے۔ سو اللہ نے بحر محیط کی ایک مچھلی کو حکم دیا کہ وہ سلیمان کی ضیافت سے کھائے۔ مچھلی نے سر اُٹھا کر کہا، سلیمانؑ میں نے سنا ہے کہ تو نے ضیافت کا دروازہ کھولا ہے اور میری ضیافت کی ہے۔ حضرت سلیمانؑ نے کہا، لے اور کھانا شروع کر مچھلی آگے بڑھی اور دسترخوان کے ایک کنارے سے کھانا شروع کیا اور آن واحد میں سب چٹ کر گئی اور کہنے لگی: سلیمان! اور کھلا اور مجھے سیر کر حضرت سلیمانؑ نے کہا سب کچھ تو کھا گئی پھر بھی تیرا پیٹ نہیں بھرا۔ مچھلی نے کہا: کیا مہمان کیلئے میزبان کا یہی جواب ہوتا ہے۔ واضح ہو کہ مجھے ہر روز اتنے اتنے تین لقمے ملتے ہیں اور آج میرے وظیفے کے نہ ملنے کا سبب تو ہے۔ تو نے میری حق تلفی کی ہے۔ پس حضرت سلیمانؑ سربسجود ہو گئے اور فرمایا: پاک ہے وہ ذات جو مخلوق کے رزق کی اس طرح متکفل ہے کہ قیاس کو بھی بالاتر ہے۔

جملہ را رزاق روزی می دہد ❊ قسمت ہر کس کہ پیش می نہد
سالہا خوردی و کم نامد ز خور ❊ ترک مستقبل کن و ماضی را نگر

بَسْطُ الْعَدْلِ وَرَدُّ الْمَظَالِم

عدل گستری و دفع مظالم!

ے از تو گر انصاف آید در وجود ❊ بہ کہ عمرے در رکوع و در سجود
ے یا دشاہے کو طرح ظلم انگند ❊ یائے دیوار ملک خویش بکند

روی عن الشیبانی قال حدثنا محمد بن زکریا عن عباس المفضل الہاشمی فی خطبۃ ابن حمید قال انی لواقف علی راس المامون یوما وقد جلس للمظالم فکان اٰخر من تقدم الیہ (وقد ھو بالقیام) امراۃ علیہا ھیئۃ السفر وعلیہا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثیاب رثۃ فوقفت بین یدیہ فقالت السلام علیک یا امیر المؤمنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فنظر المامون الی یحیی بن اکثم فقال لھا یحیی وعلیک السلام یا امۃ اللہ تکلمی فی حاجتک فقالت ؎

یا خیر منتصف یھدی لہ الرشد	ویا اماما بہ قد اشرق البلد
تشکوا الیک عمید القوم ارملۃ	عدا علیھا فلم یترک لھا سبد
وابتز منی ضیاعی بعد منعتھا	ظلما وفرق منی الاھل والولد

فاطرق المامون حینا ثم رفع راسہ الیھا وھو یقول ؎

فی دون ما قلت زال الصبر والجلد	عنی واقرح منی القلب والکبد
ھذا اذان صلوۃ العصر فانصرفی	واحضری الخصم فی الیوم الذی اعد
والمجلس السبت ان یقض الجلوس لنا	ننصفک منہ الا المجلس الاحد

قال فلما کان یوم الاحد جلس فکان اول من تقدم الیہ تلک المرأۃ فقالت السلام علیک یا امیر المؤمنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فقال وعلیک السلام این الخصوم فقالت لوافف علی راسک یا امیر المؤمنین واومأت الی العباس ابنہ فقال یا احمد بن ابی خالد خذ بیدہ فاجلسہ معھا مجلس الخصوم فجعل کلامھا یعلو کلام العباس فقال لھا احمد بن ابی خالد یا امۃ اللہ انک بین یدی امیر المؤمنین وانک تکلمین الامیر فاخفضی من صوتک فقال المامون دعھا یا احمد فان الحق انطقھا واخرسہ ثم قضی لھا برد ضیعتھا الیھا وظلم العباس بظلمہ لھا وامر بالکتاب لھا الی العامل ببلدھا ان یوغر لھا ضیعتھا ویحسن معاونتھا وامر لھا بنفقۃ۔

حل لغات

الشیبانی ابو عمرو اسحاق بن مرار مولود ۹۶ھ متوفی ۲۰۶ھ علم لغت اور فن شعر میں اپنے زمانہ کے امام تھے، امام عبید یعقوب بن سکیت، امام احمد بن حنبل جیسے بلند پایہ حضرات ان کے تلامذہ میں سے تھے، آپ نے بہت سی کتابیں لکھی ہیں جن میں مشہور ترین کتاب النوادر الکبیر ہے آپ نے تقریباً ایک سو دس سال کی عمر پائی ہے، اپنے ہاتھ سے قرآن پاک لکھتے تھے۔ تقریباً اسی قرآن لکھے ہوں گے

محمد بن زکریا متوفی ۳۱۱ھ شہر رئی میں پیدا ہوئے وہیں نشو ونما پایا۔ اس کے بعد تقریباً تیس سال کی عمر میں بغداد منتقل ہو گئے ابتداء علوم عقلیہ علم ادب، شعر وشاعری سے دلچسپی تھی۔ اس کے بعد علم فلسفہ اور علم طب کا شوق پیدا ہوا اور پورے انہماک کیساتھ ادھر لگ گئے یہاں تک کہ حاذق اطباء میں شمار ہونے لگے کتاب الحاوی انہی کی تصنیف ہے جو تیس ۳۰ جلدوں میں سما سکتی ہے اور آج تک مرجع اطباء ہے۔ موصوف نے شاہ منصور بن نوح کیلئے صناعت کیمیا کے اثبات میں ایک کتاب لکھی تھی۔ شاہ نے دیکھ کر کہا: جو کچھ اس میں لکھا ہے اس کو بالفعل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر کے دکھایہ نہ کر سکے تو شاہ نے ان کے سر پر اسی کتاب سے ضربیں لگوائیں جس کے صدمہ سے انکی بینائی جاتی رہی ابن حمید ابو عثمان سعید بغدادی مولی سنہ ۲۶۱ھ صاحب "انتصاف العرب من العجم" المامون (دیکھو صفحہ ۴۰) ثیاب رثہ پھٹے پرانے کپڑے یحیی بن اکثم بن محمد بن قطن بن سمعان ابو محمد تمیمی مروزی مولود سنہ ۱۴۲ھ فقیہ وقت، محدث عصر امور قضاء کا واقف کار اور صاحب بصیرت شخص تھا۔ انہی اوصاف کی وجہ سے مامون نے ان کو بغداد کا قاضی مقرر کیا اور اپنی مملکت کے تمام وزراء کی باگ ڈور ان کے ہاتھ میں دی تھی۔ بیس سال کی عمر میں وہ بصرہ کے قاضی ہوئے اہل بصرہ نے کم عمر سمجھا تو فرمایا کہ میں عتاب بن اسید سے عمر میں بڑا ہوں جن کو حضورؐ نے مکہ معظمہ کا قاضی بنایا تھا اور معاذ بن جبلؓ سے بھی عمر میں زیادہ ہوں جن کو حضورؐ نے یمن کا قاضی بنایا تھا۔ منتصف انتصف سے اسم فاعل ہے۔ حق لیتا۔ عمید القوم سردار جو عمدہ۔ ارملہ۔ فقیر و مسکین اور بیوہ عورت ہو اراہل عداان) عدوانا ظلم کرنا سبد کم بال یقال مالہ سبد ولا لبد اس کے پاس نہ تو بال ہیں اور نہ اون یعنی اسکے پاس کچھ بھی نہیں سبد (ن) سبدًا۔ الشعر بال مونڈنا ابتر ٹوٹا ضیاع زمین العباس بن المامون سنہ ۲۱۳ھ میں ان کے والد مامون نے جزیرہ کا والی مقرر کیا اور جمادی الثانی سنہ ۲۱۸ھ میں طوانہ مقرر کیا کہ اس کو آباد کرے۔ عباس نے ایک میل لمبا اور ایک میل چوڑا شہر آباد کیا اور مختلف جنگ جو قوموں کو وہاں آباد کیا۔ شہر کی فصیل تین میل مدور تھی۔ مامون کے انتقال کے بعد عباس اور اس کے چچا معتصم میں تنازعہ ہوا لیکن آخر میں معتصم کی خلافت پر بیعت کیلئے تیار ہو گیا سنہ ۲۲۳ھ میں معتصم رومیوں کے مقابلہ کیلئے نکلا اور فتح حاصل کرنے کے بعد قسطنطنیہ کیطرف بڑھنا چاہا تو معلوم ہوا کہ کچھ لوگوں نے عباس کے ہاتھ پر بیعت شروع کر دی۔ معتصم نے فوراً واپس آکر عباس کو قید کر لیا اور اسی سال عباس کا انتقال ہو گیا۔ احمد بن ابی خالد دیکھو مقدمہ صفحہ ۲۲۔ یوعز ارضہ ایغار ا بغیر خراج کے زمین دینا"

تشریح:- امام شیبانی سے مروی ہے کہ ہم سے محمد بن زکریا نے بواسطہ عباس مفضل ہاشمی ابن حمید کے خطبہ میں بیان کیا ہے اس نے کہا کہ میں ایک روز مامون کی پس پشت کھڑا ہوا تھا اور مامون مظالم یعنی دعاوی حقوق کی سماعت اور ان کے فیصلوں کیلئے دربار کئے ہوئے تھا سب سے اخیر میں جب کہ مامون اٹھنے کا ارادہ کر چکا تھا ایک عورت آئی جس پر آثار سفر نمایاں اور پھٹے پرانے کپڑے تھے وہ مامون کے سامنے آکر ٹھہر گئی اور سلام کیا۔ مامون نے یحیی بن اکثم کی طرف دیکھا تو یحیی نے عورت کے سلام کا جواب دے کر کہا "اپنی ضروریات کو بیان کر۔ عورت نے کہا ۵ یا خیر منتصف اھ اے بہتر ظالم سے مظلوم کا حق دلانے والے کہ ہدیہ کی گئی ہے اس کیلئے رہنمائی۔ اور اے پیشوائے قوم جس کے سبب سے شہر روشن ہے، تیری جناب میں غریب بیوہ قوم کے سردار کی شکایت کرتی ہے جس نے اس پر زیادتی کی اور اس کے پاس کچھ نہیں چھوڑا، میری زمین روکنے کے بعد ظلماً چھین لی اور مجھ سے میرے بچے اور گھر والے جدا کر دیئے گئے" مامون نے کچھ دیر سکوت کیا اس کے بعد سر اٹھا کر کہا ۵ نی دون ماقلت اھ جس قدر تو نے کہا ہے اس سے کم میں مجھ سے صبر و طاقت رخصت ہو گئی اور میرا قلب و جگر زخمی کیا گیا۔ یہ تو نماز عصر کی اذان کا وقت ہے اس وقت تو تو واپس ہو جا اور جس دن کا میں وعدہ کر رہا ہوں اس دن اپنے مدمقابل کو لے آ۔ اگر شنبہ کے روز ہماری قسمت میں جلوس ہوا تو شنبہ کے روز ورنہ یکشنبہ کو ہم تیرا انصاف کریں گے"

جب اتوار کے روز مامون نے دربار عام کیا تو سب سے پہلے وہی عورت آئی اور اس نے سلام کیا، مامون نے سلام کا جواب دے کر کہا: مقابل کہاں ہے؟ اس نے کہا آپ کے سرہانے کھڑا ہے اس نے مامون کے لڑکے عباس کی طرف اشارہ کیا: مامون نے احمد بن ابی خالد سے کہا: اس کو پکڑ کر عورت کے ساتھ مجرم کی حیثیت سے بٹھا دو: عورت نے گفتگو شروع کی تو اس کی آواز عباس کی آواز پر بلند ہو گئی۔ احمد بن ابی خالد نے کہا، اللہ کی بندی! تو امیر المومنین کے روبرو ہے اس سے ہمکلام ہے ذرا اپنی آواز کو دھیمی رکھ۔ مامون نے کہا "احمد اس کو اسی حال پر چھوڑ دو کیونکہ حق نے اسکو گویا اور عباس کو (اس کے ظلم نے) گونگا بنا دیا۔ پھر اس کی زمین کو واپس کر دینے کا فیصلہ کیا اور عباس کو اس کے ظلم کی بنا پر سزا (تنبیہ) کی اور جس شہر میں وہ عورت رہتی تھی وہاں کے عامل کے پاس حکمنامہ لکھوایا کہ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی زمین بلا خراج کر دی جائے اور اس کے ساتھ ہمدردی کی جائے۔ مامون نے عورت کیلئے نفقہ (آزاد راہ) کا بھی حکم فرمایا۔

نُبذَۃ مِن وقعۃ الحرّۃ

حرہ کا مختصر سا واقعہ

وقعۃ الحرۃ المشہورۃ التی کانت بین اہل المدینۃ عن اخرہم قُتِل فیہا الجمّ الکثیر من الصحابۃ والتابعین وقیل المقتول فیہا من الصحابۃ ثلاثۃ منہم عبداللہ بن حنظلۃ وغسّلتہ الملائکۃ وافتض فیہا الف عذراء ولم تقم الجماعۃ ولا الاذان فی المسجد النبوی مدۃ المقاتلۃ وہی ثلاثۃ ایام

حل لغات نبذۃ ٹکڑا۔ یحوض ۱۶ الحرۃ سیاہ پتھر والی زمین جو حرار (وہی ارض بظاہر المدینۃ) تبید، أبادہ، ابادۃ ہلاک کرنا۔ الجم جموم سے ہے بمعنی کثرت۔ عبداللہ بن حنظلۃ بن ابی عامر الراہب الانصاری (حضرت حنظلۃ جن کے جنازہ کو ملائکہ نے غسل دیا تھا ان کے صاحبزادے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ کی حیات میں پیدا ہوئے۔ آپ کی وفات کے وقت انکی عمر سات سال کی تھی آپ انصار کے پیشوا اور مدینہ کے امیر تھے۔ ذی الحجہ ۶۳ھ میں آپ کو شہید کیا گیا۔ نہبت لوٹ لیا گیا (ف، ن) نہبا۔ الغنیمۃ، مال غنیمت لوٹنا۔ نہبۃ لوٹ مار۔ افتض۔ افتضاض سے ماضی مجہول ہے۔ سہاگ لوٹنا۔ افتض۔ الماء سے ماخوذ ہے بمعنی آہستہ آہستہ پانی گرانا۔ یہاں اس سے مراد زنا ہے۔ عذراء باکرہ عذاری۔ مُحذرۃ لکارت۔

تشریح: حرہ کا مشہور واقعہ جس نے اہل مدینہ کو اول سے آخر تک فنا کر دیا تھا اور اس میں صحابہؓ و تابعین کی ایک کثیر تعداد شہید کی گئی تھی۔ بعض نے کہا ہے کہ اس واقعہ میں حضرات صحابہؓ میں سے تین آدمی شہید کئے گئے جن میں حضرت عبداللہ بن حنظلہ بھی ہیں۔ اس واقعہ میں مدینہ کو لوٹا گیا۔ ایک ہزار دوشیزہ عورتوں کیساتھ زنا کیا گیا اور مسجد نبوی میں جنگ کی مدت تک یعنی تین روز تک نہ جماعت ہوئی نہ اذان کہی گئی۔ (واقعہ کی تفصیل) یزید نے خلیفہ ہونے کے بعد اہل مدینہ کی تعظیم و تکریم کا بہت لحاظ رکھا۔ ان کو لمبے لمبے عطیے بخشے اور ان کے ساتھ مراعات کیں لیکن وہاں کے لوگ عبداللہ بن زبیر کے جنہوں نے مکہ میں خلافت کی بیعت لینی شروع کی تھی۔ طرفدار ہو گئے عبداللہ بن حنظلہ کو اپنا سردار بنایا اور یزید کی بیعت کو فسخ کر کے علانیہ مخالفت کیلئے آمادہ ہو گئے یزید نے جس وقت یہ خیال سنا تو نعمان بن بشیر کو بھیجا کہ جا کر اپنی قوم کو سمجھاؤ انہوں نے ازراہ خیر خواہی اہل مدینہ کو بہت سمجھایا کہ تم لوگ فتنہ اور تفرقہ ڈالنے کی کوشش نہ کرو اور امت کا ساتھ چھوڑ کر اپنے دین اور دنیا کو نہ بگاڑو اہل شام کے مقابلہ کی تم میں طاقت بھی نہیں ہے پھر تم کس بھروسہ پر بغاوت کر رہے ہو۔ لیکن ان کی نصیحت مطلق کارگر نہ ہوئی۔ آخر وہ واپس چلے گئے۔ ادھر مدینہ والوں نے بنی امیہ کے اُن لوگوں پر جو وہاں تھے حملہ کیا وہ مروان کے گھر میں مجتمع ہو گئے۔ انہوں نے اس کا محاصرہ کیا بنی امیہ نے قاصد دوڑا کر یزید سے امداد کی درخواست کی۔ اس نے بارہ ہزار فوج مسلم بن عقبہ کی ماتحتی میں مدینہ کی طرف بھیجی اور ہدایت کی کہ تین بار اہل مدینہ کو سمجھانا کہ وہ سرکشی سے باز آئیں۔ جو اس پر بھی نہ مانیں تو ان سے لڑنا اور تین دن تک قتل و غارت کرنا لیکن دیکھنا علی بن حسین کو کوئی اذیت نہ پہنچے ان کے ساتھ بھلائی سے پیش آنا کیونکہ ان کا خط میرے پاس آیا ہے ..... کہ وہ مدینہ والوں کے ساتھ اس شورش میں شریک نہیں ہیں۔ مسلم کی آمد کی خبر سن کر اہل مدینہ نے بنی امیہ کا محاصرہ اٹھا لیا اور اس شرط پر ان کو چھوڑا کہ نہ وہ مسلم کے ساتھ شریک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوں ذرا اس کو یہاں کی اندرونی حالت سے مطلع کریں۔ جب یہ لوگ نکل کر وادی القریٰ میں پہنچے تو مسلم سے ملاقات ہوئی اس نے حضرت عثمان کے بیٹے عمرو سے مدینہ کی حالت دریافت کی۔ انہوں نے کہا کہ میں بلد کی خلاف ورزی نہیں کر سکتا اور کچھ نہیں بتا سکتا۔ مسلم نے کہا تمہارے باپ کا خیال کرتا ہوں ورنہ گردن اڑا دیتا اس کے بعد عبدالملک بن مروان سے پوچھا اس نے مدینہ کی مفصل کیفیت مسلم کو بتائی اور مشورہ دیا کہ آج مقام ذی خشب میں قیام کرو۔ صبح کو دائیں سمت سے مدینہ سے آگے بڑھ جانا پھر مقام حرہ سے مغرب رو ہو کر مدینہ کی طرف پلٹنا۔ اس طرح پر سورج اہل مدینہ کے سامنے پڑیگا اور تمہارے پیچھے۔ جس کی وجہ سے تمہارے لشکر کی چمک ان کی آنکھوں کو خیرہ اور ان کے دلوں کو مرعوب کر دیگی۔ مسلم نے اسی کے مطابق عمل کیا اور مدینہ کے متصل پہنچ کر وہاں کے رؤساء کو بلایا اور کہا کہ امیر المؤمنین نے فرمایا ہے کہ اہل مدینہ اُمت کی اصل بنیاد ہیں مجھے ان کی خونریزی سخت ناگوار ہے۔ لہٰذا تین دن کی مہلت دی جاتی ہے اس میں جو لوگ سرکشی سے باز آجائیں گے ان کو کچھ تعرض نہیں کیا جائیگا اور جو باز نہ آئیں گے وہ پھر مجھ کو معذور سمجھیں اہل مدینہ نے اس کی کچھ پرواہ نہ کی اس لئے یمن رُدلے کے بعد لڑائی ہوئی اور ان کو شکست ہوئی۔ بہت سے رؤساء اشراف مدینہ مارے گئے اور تین دن تک وہاں قتل عام رہا اس کے بعد مسلم نے اعلان کیا کہ لوگ آکر بیعت کریں جو انکار کرے گا قتل کیا جائے گا۔ سب لوگوں نے آکر بیعت کی۔ یزید کی ہدایت کے مطابق علی بن حسین کے ساتھ مسلم نے نہایت مہربانی کا برتاؤ کیا۔ ان سے بیعت کے بارہ میں بھی کچھ نہیں کہا۔

یہ واقعہ آخر ذی الحجہ ۶۳ھ میں ہوا۔ (تاریخ ملت ج ۳)

خرج جابر بن عبد الله في يوم من تلك الايام وهو اعمى يمشي في بعض ازقة المدينة وصار يعثر في القتلى و يقول تعس من اخاف رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال له قائل من الجيش، من اخاف رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من اخاف المدينة فقد اخاف ما بين جنبي، فحمل عليه جماعة من الجيش ليقتلوه، فاجاره منهم مروان، وادخله بيته قال السهيلي، وقيل في ذلك اليوم من وجوه المهاجرين والانصار رضي الله عنهم الف وسبعمائة وقيل من اخلاط الناس عشرة آلاف سوى النساء والصبيان فقد ذكر ان امرأة من الانصار دخل عليها رجل من الجيش، وهي ترضع صبيها، وقد اخذ ما وجد عندها، ثم قال لها هات الذهب، والا قتلت ولدك، فقالت له: ويحك ان قتلته، فابوه ابو كبشة صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم، وانا من النسوة اللاتي بايعن رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخذ الصبي من حجرها ونيمها في فيه وضرب به الحائط حتى انتشر دماغه في الارض، فما خرج من البيت حتى اسود نصف وجهه، وصار مثلة في الناس، قال السهيلي: واحسب هذه المرأة جدة الصبي لامه اذ يبعد في العادة ان تبايع امرأة، وتكون يوم الحرة في سن من ترضع ولدا صغيرا لها ووقعة الحرة هذه من اعلام نبوته صلى الله عليه وسلم ففي الحديث انه صلى الله عليه وسلم وقف بهذه الحرة، وقال ليقتلن في هذا المكان رجال، هم خيار امتي بعد اصحابي.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حل لغات جابر بن عبداللہ بن عمرو بن حرام ابو عبداللہ الانصاری الخزرجی السلمی مشہور صحابی ہیں اور صحابی زادے ہیں رضی اللہ عنہما غزوہ بدر اور غزوہ احد میں ان کی شرکت مختلف فیہ ہے باقی دس غزوات میں حضورؐ کے ساتھ رہے اخیر عمر میں آپ کی بینائی ختم ہوگئی تھی چورانوے سال کی عمر میں ۷۴ھ میں آپکا انتقال ہوا مدینہ کے اندر صحابہ میں سب سے بعد میں آپ ہی کا انتقال ہوا۔ ازقہ جمع زُقاق گلی، یعثرون (ض) عِثاراً گرنا۔ قتلیٰ جمع قتیل بمعنی مقتول۔ تعس (ف۔س) تَعْساً ہلاک ہونا۔ اجارۃ پناہ دینا، مروان بن حکم بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن مناف الاموی المدنی اس کی ولادت ۲ھ میں ہے لیکن صحبت ثابت نہیں ابتداءً حضرت عثمانؓ کے عہد میں ان کے کاتب اور مشیر رہے اور معاویہ کے عہد میں کئی بار مدینہ کے والی مقرر ہوئے۔ یزید کی وفات کے بعد بنی امیہ کے ہاتھ سے خلافت تقریباً نکل چکی تھی۔ عبیداللہ بن زیاد نے ابن حجر بیعت لینے کا مشورہ دیا اس کے ہمت دلانے سے تیار ہوگئے دمشق اور بالاخر مرج راہط کی فتح کے بعد شام اور مصر دونوں صوبوں پر ۶۴ھ میں ان کی خلافت قائم ہوگئی لیکن خلافت کا زمانہ صرف ۹ ماہ رہا اور ترسٹھ سال کی عمر میں رمضان ۶۵ھ میں انتقال کر گئے۔ اخلاط الناس مختلف قسم کے ملے جلے لوگوں کی جماعت، ہات دیکھو ھٹ۔ قال فی الحاشیۃ "ولعل ہات ہنا من زلات الناسخین فان ہات یقال للمذکر والمؤنث ہاتی، وکیحک کلمہ ترحم وتوجع ہے کبھی مدح اور تعجب کے موقعہ پر آتا ہے اور ویل کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے، ابو کبشہ عمرو بن سعد یا سعید بن عمرو یا عمر بن سعید یا عامر بن سعد الانماری نزیل شام صحابی ہیں اور حضرت ابوبکرؓ سے روایت رکھتے ہیں اور ان سے سالم بن ابی الجعد اور نعیم بن زیاد وغیرہ روایت کرنے والے ہیں مثلۃ آفت، ناک کان کاٹنا۔ قال فی الحاشیۃ "ولعل ہذا سہو من الناسخین والصحیح مثلاً، وہو العبرۃ ومنہ قولہ تعالیٰ "فجعلناہ سلفاً ومثلاً للآخرین"۔ السہیلی دیکھو مقدمہ ص ۲۸۔

تشریح:۔ انہی ایام میں ایکدن حضرت جابر بن عبداللہ باہر تشریف لائے، اس وقت آپکی بینائی ختم ہو چکی تھی۔ آپ مدینہ کی گلی سے گذر رہے تھے اور نعشوں میں آپکے قدم ٹھوکر کھا رہے تھے اور فرماتے جاتے تھے کہ ذلیل ہو وہ شخص جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خوف زدہ کیا، لشکر میں سے کسی کہنے والے نے کہا کس نے خوفزدہ کیا؟ آپنے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے اہل مدینہ کو خوفزدہ کیا اس نے میرے قلب کو خوفزدہ کیا.... پس لشکر میں سے ایک جماعت نے بارادۂ قتل آپ پر حملہ کیا تو مروان نے آپ کو پناہ دی اور گھر میں داخل کر لیا۔ سہیلی کا بیان ہے کہ ان اشراف مہاجرین وانصار میں سے ایک ہزار سات سو آدمیوں کو قتل کیا گیا اور عوام میں عورتوں اور بچوں کے علاوہ دس ہزار کو، یہ بھی ذکر کیا گیا ہے کہ ایک انصاری عورت کے پاس لشکر کا ایک آدمی آیا عورت اپنے بچے کو دودھ پلا رہی تھی۔ اس نے عورت کے پاس جو کچھ (مال ومتاع) پایا سب لے لینے کے بعد کہا، مجھ کو سونا دیدے ورنہ تجھ کو اور تیرے بچے کو قتل کر دونگا، عورت نے کہا، کم بخت اس کو قتل کرتا ہے یاد رکھ اس کا باپ ابوکبشہ ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جاں نثار ہے اور میں ان عورتوں میں سے ہوں جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کی ہے۔ اس شخص نے عورت کی گود سے بچے کو چھین لیا درآنحالیکہ اس کی پستان بچے کے منہ میں تھی اور لیکر دیوار پر دے مارا جس سے اس کا بھیجا (پھٹ کر) زمین پر منتشر ہوگیا۔ پس وہ شخص گھر سے باہر نہ نکلا کہ اس کا آدھا چہرہ سیاہ ہوگیا اور لوگوں میں آفت زدہ (یا باعث عبرت) ہوگیا"۔ سہیلی کہتے ہیں کہ میرے خیال کہ یہ عورت بچے کی ماں نہ تھی بلکہ دادی تھی کیونکہ بتا بارادۂ بعید معلوم ہوتی ہے کہ ایک عورت بیعت بھی کرے اور پھر واقعہ حرہ کے دن اتنی عمر میں ہو کہ اپنے چھوٹے بچے کو دودھ پلاتی ہو۔

واقعہ حرہ آنحضرتؐ کی نبوت کی علامتوں میں سے ایک علامت ہے، حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی حرہ زمین پر کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا تھا کہ اس جگہ میرے اصحاب کے بعد میری امت کے چنیدہ اشخاص قتل کئے جائیں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الکرم کرم النفس

سخاوت (درحقیقت) جان کی سخاوت ہے

رُوِیَ عن معن بن زائدۃ، قال لما ھربتُ من المنصور، خرجتُ من باب حرب، بعد ان اقمتُ فی الشمس ایاماً، وخفّفتُ لحیتی وعارضی ولبستُ جُبّۃ صوفٍ غلیظۃً، وركبتُ جملاً، وخرجتُ علیہ لامضی الی البادیۃ، قال، فتبعنی اسودُ متقلّدٌ سیفاً حتی اذا غبتُ عن الحرس، قبض علی خطام الجمل فاناخہ وقبض علیّ، فقلتُ ماشانک؟ فقال: انتَ بُغیۃُ امیر المؤمنین فقلتُ لہ: ومَن انا حتی یَطلبنی امیرُ المؤمنین؟ فقال: معنُ بن زائدۃ فقلتُ: یاھذا! اتّقِ اللہ وابن انا من معن؟ فقال دَعْ ھذا عنک، فانا واللہ اعرفُ بک، فقلتُ لہ: فان کانتِ القصۃُ کما تقول، فھٰذا جوھرٌ حملتُہ معی، باضعاف ما بذل لہ المنصورُ لمن جاءہ بی، فخذہ ولا تسفک دمی، فقال: ھاتہ، فاخرجتُہ الیہ فنظر الیہ ساعۃً، وقال: صدقتَ فی قیمتہ ولستُ قابلہ حتی اسألک عن شیٔ فان صدقتنی اطلقتک، فقلتُ: قل، فقال: ان الناسَ قد وصفوک بالجود فاخبرنی ھل وھبتَ قط مالک کلّہ؟ قلتُ لا، قال: فنصفہ؟ قلتُ: لا، قال، فثلثہ؟ قلتُ: لا حتی بلغ العُشر فاستحییتُ وقلتُ: انی اظنّ قد فعلتُ ھذا، فقال: ماذاک بعظیم، انا واللہ راجل، ورزقی علی ابی جعفر عشرون درھماً، وھذا الجوھر قیمتہ الف دینار، وقد وھبتُہ لک، ووھبتُک لنفسک، ولیجعلک اللہ اثیراً بین الناس، ولتعلم ان فی الرجال من ھو اجودُ منک ولا تعجبک نفسک، ولتحقر بعد ھذا کلّ شیٔ تفعلہ ولا تتوقف عن مکرمۃ، ثم رمی بالعقد الیّ، وخلّی خطام الجمل وانصرف، فقلتُ: یاھذا قد واللہ فضحتنی ولسفکُ دمی اھونُ علیّ مما فعلتَ، فخذ ما دفعتُہ الیک فانی عنہ فی غنیً فضحک، ثم قال: اردتَ ان تکذّبنی فی مقامی ھذا، فواللہ لا اخذہ ولا اخذ لمعروفٍ ثمناً ابداً ومضی، فواللہ لقد طلبتُہ بعد ان امنتُہ، وبذلتُ لمن جاءنی بہ ما شاء فما عرفتُ لہ خبراً، وکان الارضُ ابتلعتہ، وکان سببُ غضبِ المنصور علی معن بن زائدۃ انہ خرج مع عمرو بن یزید ابن عمرو بن ھُبیرۃ وابلی فی حربہ بلاءً حسناً۔

حل لغات معن بن زائدہ بن مطر ابو الولید منصور کے مشہور سپہ سالاروں میں سے ہے۔ عہد بنی امیہ میں یہ امیر عراقین ابن ہبیرہ فزاری کی جانب سے تھا۔ واسط کے محاصرہ کے زمانہ میں اس کا ساتھ دیا اور بہادری کے ساتھ مدافعت کی اس کے قتل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے بعد منصور کے خوف سے روپوش ہو کر جا بجا پھرنے لگا، اتفاق یہ ہوا کہ چھ سو خراسانیوں کی ایک جماعت منصور سے ابومسلم کا قصاص لینے کیلئے مستعد ہوئی یہ لوگ کاشان کے متصل مقام "نایدہ" میں جمع ہوئے وہاں سے انبار پہنچے، جب شہر میں داخل ہو گئے تو منصور کو اطلاع ملی وہ مقابلہ کیلئے نکلا معن اس وقت شاہی قصر کے سامنے موجود تھا اس نے خلیفہ کی رکاب پکڑ لی اور کہا آپ واپس جائیے ہم مقابلہ کیلئے کافی ہیں منصور نے واپسی سے انکار کیا۔ اسی اثناء میں خراسانی ٹوٹ پڑے معن نے تھوڑے آدمیوں کی مدد سے ان کو مار بھگایا اور اپنی سپہ گیری کا جوہر دکھلایا منصور اس کی بہادری سے حیران رہ گیا اور اس کو شیر مرد کا خطاب دیا اور جب حال اور ماضی سے آگاہ ہوا تو امان عطا کی اور دس ہزار درہم دے کر یمن کی امارت پر بھیج دیا وہاں اس نے بغاوتوں کو مٹا کر امن و امان قائم کیا اور نہایت لیاقت کے ساتھ اپنے فرائض انجام دیئے، جب سیستان میں شورش بڑھی تو منصور نے اس کو وہاں کا والی بنا کر بھیجا اس نے اس صوبہ کو بھی ٹھیک کیا ۱۵۱ھ میں وہیں فوت ہوا اس کو بیجوری میں قتل کر ڈالا معن علم و دانائی میں ممتاز، سخاوت میں حاتم، شجاعت میں رستم تھا۔ ہربت (ن) ہربا بھاگنا، المنصور دیکھو صفحہ ۴۲، عارض رخسار، العرس شاہی محافظ، قال فی المصباح "ولا یستعمل لہ واحد من لفظہ"، خطام مہار نکیل جر خطم، اناخہ اونٹ کو بٹھانا، بغیۃ مطلوب دیکھو صفحہ ۱۲، ان اسم ظرف ہے بمعنی کہاں کبھی تفضیل کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے جیسے "انا من معن بن زائدہ" یعنی اس کو مجھ پر بہت فضیلت ہے، لا تسفک دیکھو صفحہ ۱۶۱ مکرمۃ بزرگی۔ فصفحنی (ف) فضخا، رسوا کرنا۔

تشریح ۱۔ معن بن زائدہ سے مروی ہے اس نے کہا: جب میں نے منصور (کے خوف) سے روپوش ہو کر بھاگنے کا ارادہ کیا تو میں باب عرب سے نکلا جب کہ کئی دن تک دھوپ میں ٹھہرنے کی وجہ سے میری ڈاڑھی اور رخسار پژمردہ ہو چکے تھے۔ میں نے اون کا ایک موٹا سا جبہ پہنا اور اونٹ پر سوار ہو کر نکلا تاکہ جنگل کی طرف چلا جاؤں۔ پس ایک حبشی نے جو تلوار حمائل کئے ہوئے تھا۔ میرا پیچھا کیا اور جب میں شاہی محافظوں سے اوجھل ہو گیا تو اس نے نکیل پکڑ کر اونٹ کو بٹھلایا اور مجھے پکڑ لیا، میں نے کہا: تیرا کیا مقصد ہے؟ اس نے کہا تو امیر المؤمنین کا مطلوب ہے میں نے کہا: میں کون ہوں جو مجھے امیر المؤمنین طلب کرے، اس نے کہا: معن بن زائدہ، میں نے کہا: میاں اللہ سے ڈرو کہاں میں اور کہاں معن بن زائدہ، اس نے کہا: ان باتوں کو چھوڑ میں تجھے اچھی طرح سے جانتا ہوں، میں نے کہا: اگر یہی بات ہے تو میرے ساتھ یہ جوہر ہے جس کی قیمت اس مقدار سے دوگنی ہو گی جس کا منصور نے میرے لانے والے کیلئے وعدہ کیا ہے یہ لے لے اور میرا خون مت بہا، اس نے کہا: لاؤ میں نے دیدیا، اس نے تھوڑی دیر جوہر کی دیکھ بھال کر کے کہا: تو نے اس کی قیمت کے متعلق تو صحیح کہا ہے مگر میں اس کو اس وقت تک قبول نہیں کر سکتا جب تک کہ میں تجھ سے ایک بات دریافت نہ کر لوں اگر تو نے سچ سچ بتلا دیا تو میں تجھ کو چھوڑ دونگا، میں نے کہا اچھا کہیئے، اس نے کہا کہ لوگ تجھے بڑا سخی کہتے ہیں تو کیا تو نے کبھی اپنا کل مال بھی ہبہ کیا ہے؟ میں نے کہا نہیں، اس نے کہا تو جا میں نے کہا نہیں، اس نے کہا بتا، میں نے کہا نہیں، یہاں تک کہ اس دسویں حصے کو دریافت کیا تو مجھے شرم آئی میں نے کہا شاید اتنا تو کیا ہو گا اس نے کہا یہ تو کوئی بڑی سخاوت نہیں، بخدا میں ایک پیادہ شخص ہوں اور ابو جعفر کے ہاں میرا خلیفہ میں درہم ہے اور اس جوہر کی قیمت ایک ہزار اشرفی ہے جو میں تجھے تیری ذلت اور تیری مشہور جود و سخا کی وجہ سے ہبہ کر رہا ہوں تاکہ تجھے یہ معلوم ہو جائے کہ دنیا میں تجھ سے بھی زیادہ سخی موجود ہیں اور تو خود بینی میں مبتلا نہ ہو جا، آئندہ ہرا چھے فعل کو حقیر جانے اور شرافت و بزرگی حاصل کرنے سے باز رہے، اس کے بعد اس نے وہ ہار میری طرف پھینک دیا اور اونٹ کی نکیل چھوڑ کر واپس ہو گیا۔ میں نے کہا، بخدا تو نے مجھے رسوا کر دیا۔ تو نے یہ جو کچھ کیا ہے اس کے مقابلہ میں میرے نزدیک اپنے خون کا بہایا جانا زیادہ آسان ہے۔ بس میں نے جو کچھ دیا ہے اس کو لے لے مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں (یہ سن کر) وہ ہنس پڑا اور کہنے لگا: تو مجھے جھٹلانا چاہتا ہے۔ بخدا میں ہرگز نہیں لے سکتا اور نہ میں اپنے احسان کا بدلہ لیتا ہوں، یہ کہہ کر چلا گیا۔ جب میں بے خوف ہو گیا تو میں نے اس کو بہت تلاش کیا اور اس کے لانے والے کو منہ مانگا مال دینے کا وعدہ کیا مگر اس کا پتہ نہ چلا گویا زمین نگل گئی معن بن زائدہ سے خلیفہ منصور کے ناراض ہونے کا سبب یہ تھا کہ وہ عمر بن یزید بن عمر بن ہبیرہ کے ساتھ الرقہ میں نکلا تھا اور اس نے جنگ میں پوری بہادری کے ساتھ کام کیا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الشجاعۃ
بہادری !

ے خدائے کہ بالا و پست آفرید ❊ زبردست ہر دست دست آفرید

اخرج ابن عساکر فی تاریخہ بسند متصل عن ابن الاعرابی قال بلغنی انہ کان رجل من بنی خلیفۃ قال لہ جحل بن مالک فتاکا مجاعا قد اغار علی عامل الحجاج فکتب الی عاملہ بالیمامۃ یؤنبہ بتلاعبہ بجحل بہ ویامرہ بالاجتہاد فی طلبہ فلما وصل الیہ الکتاب ارسل الی فتیۃ من بنی مرۃ فجعل لھم جعلا عظیما ان ھم قتلوا جحلا او اتوا بہ اسیرا فانطلقوا حتی فاکانوا قریبا منہ ارسلوا الیہ انھم یریدون الانقطاع الیہ والتحرز بہ فاطمأن الیھم ووثق بھم فلما اصابوا منہ غرۃ شدوا وکانا وقد صوابہ علی العامل فوجہ بہ معھم الی الحجاج فلما ادخل علی الحجاج قال لہ ممن انت قال لنا جحل بن مالک قال ما حملک علی ما کان منک قال جراءۃ الجنان وجفاء السلطان وکلب الزمان قال ممن الذی بلغ منک فجرا جانک قال لو بلانی الامیر اکرمہ اللہ لوجدنی من صالحی الاعوان وھو الفرسان وذلک انی ما القیت فارسا قط الا وکنت علیہ فی نفسی مقتدرا فقال لہ الحجاج لقد فاذفون بک الی السید عاقر ضار فان ھو قتلک کفانا مؤنتک وان انت قتلتہ خلینا سبیلک قال اصلح اللہ الامیر عظمت علینا المنۃ وقویت المحنۃ قال الحجاج فانا السنا بتارکیک تقاتلہ الا وانت مکبل بالحدید فامر بہ الحجاج فغلت یمینہ الی عنقہ وارسل بہ الی السجن ثم امر الحجاج بالسید عاقر فجیء بہ مجزء التجلل فاجیم ثلاثۃ ایام وارسل الی جحل وید الیمنی مغلولۃ الی عنقہ واعطی سیفا والحجاج وجلساؤہ فی منظرۃ لھم فلما نظر جحل الی الاسد انشأ یقول (ابیات) فلما نظر الیہ الاسد زار زیارۃ شدیدۃ وتمطی واقبل نحوہ فلما صار منہ علی قدر رمح وثب وثبۃ شدیدۃ فتلقاھا جحل بالسیف فضربہ ضربۃ حتی خالط ذباب السیف لھوات الاسد کانہ خیمۃ صرعتھا الریح وسقط جحل علی ظھرہ من شدۃ وثبۃ الاسد وموضع الکبول فکبر الحجاج والناس جمیعا واکرم جحلا واحسن جائزتہ۔

حل لغات ابن عساکر دیکھو صفحہ ۳۳ ابن الاعرابی ابو عبداللہ محمد بن زیاد کوفی ۱۵۰ھ یا ۱۶۰ھ میں پیدا ہوئے اور منصور ان شبانی تحصیل علم کا شوق پیدا ہوا تو ابو معاویہ ضریر، مفضل ضبی، کسائی وغیرہ کی خدمت میں تلمذ کیلئے حاضر ہوئے۔ ان کا حافظہ خداداد تھا فطری ذہین تھے، طبیعت لغا دتھی تھوڑی محنت سے چند روز میں اپنے معاصرین سے بڑھ گئے پھر بڑھانے کی طرف متوجہ ہوئے۔ ابراہیم حربی ابن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

السکیت، ابوالعباس ثعلب ابو عکرمہ وغیرہ ان کے شرف تلمذ سے بہرہ اندوز ہوئے تقریباً سو شاگردوں کو کتاب کیطرف رجوع کئے بغیر پڑھاتے تھے اور ان کے سوالوں کے جواب بے دھڑک دیتے تھے، فضل شعرانی کا قول ہے کہ زمانہ سابق میں ایک فن کے سردار گذر گئے سفیان ثوری حدیث میں سردار تھے، ابو حنیفہ قیاس میں، کسائی قراءت میں، لیکن اس زمانہ میں ابن الاعرابی سے بڑا کوئی سردار نہیں وہ کلام عرب کے سردار ہیں۔ کتاب النوادر، کتاب الانواع، کتاب النبات، کتاب صفۃ الخیل وغیرہ انہی کی تصانیف ہیں۔ آپ نے ۲۳۱ھ میں وفات پائی، حجدر بن مالک یا حجدر بن ربیعہ یا حجدر بن معاویہ محرزی بہت بڑا ڈاکو تھا ولید بن عبدالملک کے عہد میں یمن میں قانون کو لوٹتا تھا لیکن زبان آوری اور بہادری میں یگانہ تھا، حجاج نے اس کو قید کر لیا تھا لیکن جب اس کی بہادری دیکھی تو اس کو رہا کر دیا اور یمامہ کا والی بنا دیا، فتاک فاتک اسم فاعل کا مبالغہ ہے کر گزرنے والا، اغار، اغارۃ لوٹ ڈالنا، یمامہ اصل میں ایک کنیز کا نام تھا جو تین روز کی مسافت سے سوار کو دیکھ لیا کرتی تھی، بلاد جو اسی کی طرف منسوب اور اسی کے نام سے موسوم ہیں۔ یمامہ مکہ کی جانب وسط شرق میں ایک شہر ہے جو کوفہ بصرہ اور مکہ سے تقریباً مراحل کا فصل ہے۔ بنی یربوع ایک قبیلہ ہے جو یربوع بن حنظلہ بن مالک کی طرف منسوب ہے حضرت متمم بن نویرہؓ صحابی اسی قبیلہ سے ہیں، غرۃ غفلت۔ محفاوہ رسی جس سے باندھا جائے۔ انجمان دل۔ کلب الزمان۔ زمانہ کی سختی۔ بلائی بلوا آزمانا۔ تہم جمع بہمہ بہادر۔ فرسان جمع فارس شہسوار۔ قاذفون جمع قاذف پھینکنے والا۔ عاقر پھاڑنے والا، ضابر ضربی (س) ضرباً۔ الکلب بالصید۔ کتے کا شکار پر جھپٹنا۔ مبع گوشت خون کے چٹ کر جانا ص ضابر جھنوار۔ مکمل کجلہ (ض) کجلاً۔ بیڑی ڈالنا، قید کرنا، غلت۔ ماضی مجہول ہے ہاتھ میں ہتھکڑی یا گلے میں طوق ڈالنا۔ عاث اسم فاعل ہے عثی (ن، ض، س، ک) عثواً و عثیاً فساد میں مبالغہ کرنا ص عاث جو عثاۃ، عمی۔ عمل جمع عجلہ سامان لادنے کی گاڑی۔ منظرہ تماشہ گاہ۔ زارر (ف، ض) زارۃ دھڑکنا۔ تقطی انزال لینا۔ ذباب السیف تلوار کی دھار والی طرف۔ لہوات جمع لہوۃ پیتے ہوئے چکی میں ایک مرتبہ جتنی مقدار میں غلہ ڈالیں لب بھرماں، عطیۃ قوی کبول بیڑی

تشریح:۔ ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں بسند متصل ابن الاعرابی سے تخریج کی ہے۔ آپ نے کہا کہ قبیلہ بنی حنیفہ میں ایک شخص حجدر بن مالک نامی بڑا ہی بہادر و دلیر تھا اور حجاج کے ایک عامل پر لوٹ مار کئے ہوئے تھا۔ حجاج نے یمامہ میں اپنے عامل کے پاس (ایک خط) لکھا جس میں اس کو حجدر بن مالک کے ساتھ دل لگی کرنے پر ڈانٹ ڈپٹ اور اس کو گرفتار کرنے کی تاکید کی تھی۔ جب عامل کے پاس حجاج کا خط پہنچا تو اس نے قبیلہ بنی یربوع کے نوجوانوں میں اعلان کرا دیا کہ جو شخص حجدر کو قتل کرے گا یا گرفتار کر کے لائیگا اس کو بہت کچھ انعام دیا جائیگا۔ پس نوجوان (اس کی تلاش) میں نکل پڑے یہاں تک کہ اسکے قریب پہنچ گئے اور کسی آدمی کے ذریعہ کہلایا کہ ہم لوگ آپکی صحبت خاص سے بہرہ اندوز اور گردش ایام سے آپکی پناہ چاہتے ہیں، حجدر نے ان پر اعتماد کر لیا اور انکی طرف سے مطمئن ہو گیا۔ جب انہوں نے حجدر کو غافل پایا تو ایک روز اس کو رسی میں باندھ کر عامل کے پاس لا کھڑا کیا عامل نے حجدر کو نوجوانوں کی معیت میں حجاج کے پاس بھیجدیا۔ جب اس کو حجاج کے پاس لایا گیا تو حجاج نے کہا: کون ہے؟ اس نے کہا: حجدر بن مالک۔ حجاج نے کہا: لوٹ مار کے وہ قصے جو تجھ سے صادر ہوئے ہیں ان پر تجھے کس چیز نے آمادہ کیا؟ اس نے کہا: دل کی بیتابی، بادشاہ کی ستم ظریفی اور زمانہ کی سختی نے۔ حجاج نے کہا: یہ حالات کس حد تک پہنچ گئے جن حالات نے تجھے اتنا نڈر کر دیا۔ اس نے کہا، امیر المؤمنین مجھے آزمائے تو ایک صالح معین اور بہادر شہسوار پائیے۔

خوش بود گر محک تجربہ آید بمیاں ☼ تا سیہ رو شود ہر کہ در و غش باشد

اس واسطے کہ میری کبھی کسی سوار سے مڈبھیڑ نہیں ہوئی مگر یہ کہ میں نے اپنے آپ کو اس پر غالب پایا ہے۔ ۵

من آنم کہ در شیوۂ طعن و ضرب ☼ بشیراں در آموزم آداب حرب

۔ اس واسطے کہ میری کبھی شہسوار سے مڈبھیڑ نہیں ہوئی مگر یہ کہ میں نے اپنے آپ کو اس پر غالب پایا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حجاج نے کہا ہم تجھے ایک شکار کے خونخوار شیر ببر کے سامنے ڈالتے ہیں اگر اس نے تجھے ختم کر دیا تو تیرے بار قتل سے ہمیں کفایت ہوگی اور اگر تو نے شیر کو مار ڈالا تو ہم تجھے رہا کر دیں گے۔ اس نے کہا: اللہ امیر المؤمنین کا بھلا کرے بڑی عنایت ہوگی۔ حجاج نے کہا، شیر کے ساتھ لڑنے کیلئے یونہی نہیں چھوڑیں گے بلکہ لوہے کی بیڑی میں جکڑ کر چھوڑیں گے چنانچہ حجاج نے بیڑی ڈالنے کا حکم کر دیا بایں اسکا دایاں ہاتھ گردن سے باندھ کر قید خانہ میں بھیجدیا گیا۔ پھر حجاج نے ایک خونخوار شیر لانے کا حکم کیا۔ شیر لایا گیا جو گاڑی میں جُتا ہوا تھا اور اس کو تین روز تک بھوکا رکھنے کے بعد حجدر پر چھوڑا گیا جب کہ اس کا دایاں ہاتھ گردن سے بندھا ہوا تھا۔ حجدر کو ایک تلوار دیدی گئی۔ حجاج اور اس کے ہم نشین سب تماشہ گاہ میں پہنچ گئے شیر کو دیکھ کر حجدر اشعار پڑھنے لگا (راقم نے ان اشعار کو صعوبت فہم کی وجہ سے ذکر نہیں کیا) جب شیر نے حجدر کو دیکھا تو بہت زور سے دھاڑا اور انگڑائی لے کر اس کی طرف لپکا اور جب ایک نیزہ کا فاصلہ رہ گیا تو شیر نے پوری طاقت کیساتھ چھلانگ ماری۔ حجدر نے فوراً تلوار اٹھائی اور ایک زوردار حملہ کیا کہ تلوار کی نوک اس کے جبڑوں میں پیوست ہوگئی اور شیر اس طرح گر پڑا جیسے کسی خیمہ کو ہوا نے اکھاڑ پھینکا ہو۔ ادھر حجدر بھی بیڑی کی سختی اور شیر کی چھلانگ کی شدت سے کمر کے بل گر پڑا۔ پس حجاج نے اور تمام تماشبینوں نے چاروں طرف سے نعرۂ تکبیر بلند کیا اور حجدر بن مالک کو اعزاز و اکرام کے ساتھ بہت کچھ انعام دیا۔

ومن قصة بهرام جور الملك في ابتداء ملكه ان والده يزدجرد الاثيم سلّمه وهو صغير الى المنذر بن النعمان ملك العرب ليتولى تربيته ويخرّجه ففعل ذلك، فلما كبر علّمه الفروسية والله تعالى قد كتبها فيه، وهيّأه لبلوغ غايتها، ثم جاء به الى والده، وعرض عليه فروسيّته، ورميه وحذقه في حمل السلاح، ثم استنطقه فوجده فصيحًا فاضلًا بارعًا في الالسن المتداولة، فاعجب به وانصرف المنذر فبقي بهرام عند ابيه لا يصرفه في امر ولا يوسع عليه في نفقة ويحجبه ويقصيه ويغضّ عنه فصبر حتى ورد رسول الروم الى يزدجرد، فسأله بهرام ان يشفع له عند والده ان يطلق سراحه ليعود الى العرب، فانه قد اشتاق اليهم، فأذن له فانصرف فاقام مكرّمًا عند المنذر حتى مات والده يزدجرد، فاجتمعت عظماء الفرس على رجل من اهل بيت المملكة يسمى كسرى فولّوه عليهم لكراهتهم في يزدجرد لسوء سيرته، ولم يريدوا ابقاء الملك على ولده. فلما بلغ المنذر ذلك اعلم بهرام، وقال له: هل تنتهض لأخذ الملك لك؟ فاني اجمع العرب اسير معك. فقال: ان تفعل نجزبه، فجمع عساكر العرب، وسار حتى اناخ بمدينة ملك الفرس، فخرج اليه المرازبة والعظماء، وقالوا له: نحن قد انعم الله علينا بالخلاص من يزدجرد وظلمه وعسفه ونخشى ان يكون ولده على سيرته وقد قلدنا هذا الملك امورنا، فلا يكن من قبلك الينا شر فقال لهم: اجتمعوا الى بهرام واسمعوا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كلامه واشرطوا عليه ما تريدون فان اتفق ما يرضيكم والا عدت، ففعلوا هم ليوم اجتمعوا فيه لذلك، وكان المنذر قد صنع لهم طعاما وشرابا. واجلس بهرام على تخت من وراء حجاب ثم لما تكامل جمعهم وفرغوا كلهم امر برفع الحجاب والسلام عليه فاحسن الرد عليهم وخطبهم خطبة بليغة فارسية ووعدهم فيها بالجميل والخير والفضل واتباع الشرع ثم قال: واما طلبي الملك فليس بمجرد الارث بل يوضع التاج والحلة والخاتم بين يدي اسدين ضاريين، واحضر انا وملككم الذي تملكتموه فمن انتزع آلة الملك استحق الولاية عليكم فاعجبهم ما سمعوه من فصاحته وشاهدوه من صباحته مع مواعيده الجميلة فاتفقوا على ان يفعلوا ذلك فاخذوا التاج والخاتم والحلة ووضعوها بين يدي اسدين بحق عين مع خروف مسلوخ واجتمع العظماء والمرازبة والموابذة واركان الدولة لمشاهدة ذلك. فقال بهرام لكسرى تقدم لاخذ التاج فرأى الاسد وهي تزأر فارتاع لذلك، فقال: بل تقدم انت، فقال على خيرة الله، وتقدم وبيده كرز الذهب فقصد الى الحلة واطلق الاسدان من السلاسل. فقصد احدهما فلما قرب منه راوغه ثم وثب على ظهره، فركبه وعصره بفخذيه حتى كادت اضلاعه تندق فقصد الاسد الآخر فبادره بالكرز على ام راسه فاشغله ولم يزل ذلك الاسد الذي تحته يقعد ويقوم وهو لا يفك فخذيه عنه ويضربه بالكرز في دماغه حتى قتله ثم عطف على الآخر فقتله فارتفعت الضجات واستبشر الناس ودعوا له ووضع التاج على رأسه وجلس على تخت الملك باستحقاق ؛

حل لغات بہرام جور شاہانِ فارس میں سے پانچواں بادشاہ ہے جو نہایت دلیر بڑا بہادر اور صاحب دبدبہ تھا۔ گورخر کے شکار کا بہت خوگر تھا اس لئے اس کا لقب جور ہو گیا۔ اپنے والد کے بعد ۴۲۵ء میں تخت نشین ہوا اور ۱۲ سال تک حکومت کی۔ تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ یہ ہندوستان تک آیا تھا اور کسی راجہ نے اپنی لڑکی کے ساتھ اس کی شادی بھی کی تھی۔ یزدجرد بہرام جور کے باپ کا نام ہے جو ملک فارس کا حکمران تھا ۴۳۹ء میں تخت نشین ہوا اور رستم ظرفی و خونریزی کے وہ پہاڑ توڑے کہ شاہانِ فارس میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ اس کے ملک کی مدت بھی اکیس سال ہے اس کی موت گھوڑے کے لات مارنے سے واقع ہوئی ہے۔ یخرجہ خرج۔ الولد فی الادب مہذب و تجربہ کار بنانا۔ فروّ شہسواری۔ حذقہ (ض، س) ماہر ہونا۔ یحجبہ پاس آنے سے روکنا۔ یقصیہ اقصاءً دور کرنا۔ یغض (ن) غضاً۔ عنہ طرفہ نگاہ پست کرنا یطلق اطلاقاً چھوڑ دینا۔ سراح تصریح کا اسم ہے کھلی چھوڑ دینا۔ پس یہ مفعول مطلق ہے۔ من غیر لفظہ۔ اشتاق مشتاق ہونا۔ الفرس مملکت فارس کے باشندے۔ تنتهض انتہض۔ القوم للقتال مقابلہ کیلئے کھڑا ہونا۔ یجز جزاءً سے مضارع مجہول ہے اور جزاء شرط ہونے کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وجہ سے مجروم ہے۔ اناخ۔ اونٹ کو بٹھانا۔ مرازبہ جمع مرزبان فارسیوں کا رئیس۔ سردار۔ عسف (ض) السلطان ظلم کرنا۔ الرحل۔ مقصد کی تلاش میں بے راہ چلنا، والا عدت الا حرف استثناء نہیں ہے بلکہ ان شرطیہ اور لا نافیہ سے مرکب ہے۔ قرب مخارج کی وجہ سے نون کا لام میں ادغام ہوگیا والتقدیر وان لم تتفق منہ مایرضیکم کذا فی الحاشیہ۔ ضارین ضار کا تثنیہ ہے۔ ضری (س) ضری الکلب بالصید سے ہے۔ کتے کا شکار پر خوگر ہونا۔ آلۃ الملک سے مراد تاج۔ وردی اور انگوٹھی ہے، صباحۃ نوجہ چہرہ کا چمکدار ہونا۔ مجوعین مجوع اسم مفعول کا تثنیہ ہے بمعنی بھوکا۔ خروف بکری کا بچہ۔ مسلوخ جس کی کھال اتار لی گئی ہو۔ موابذہ جمع موبذ فارسیوں کا فقیہہ اور مجوسیوں کا حاکم۔ آساد جمع اسد شیر۔ تزار (س۔ ض۔ ف) دھڑکنا۔ کرز معرب گرز (کذا فی الحاشیہ) السلاسل جمع سلسلۃ زنجیر راوغہ کشتی لڑنا، فریب دینا۔ وثب (ض) وثوبا کودنا۔ اضلاع۔ جمع ضلع پسلی۔ تندق ٹوٹنا۔ ام الراس دماغ کی جھلی لا یفلت نہ چھڑا سکا۔ ضجات جمع ضجۃ چیخ و پکار۔ شرر۔

تشریح:۔ شاہ بہرام گور کا اس کی مملکت کے ابتدائی دور کا قصہ ہے کہ اس کے باپ یزدجرد اثیم نے بہرام کو اس کی کمسنی میں شاہ عرب منذر بن نعمان کے سپرد کر دیا تھا تاکہ وہ اس کی تربیت کا نگراں ہے اور اس کو فاضل بنائے۔ منذر بن نعمان نے ایسا ہی کیا پس جب بہرام بڑا ہو گیا تو اس کو شہسواری سکھائی۔ اللہ نے اس میں شہسواری پیدا کی اور اس کی انتہا تک پہنچنے کے لائق بنایا اس کے بعد منذر بہرام کو لیکر اس کے باپ کے پاس آیا اور بہرام کی شہسواری۔ تیراندازی ہتھیار اٹھانے کی مہارت وغیرہ کو اس کے باپ پر پیش کیا۔ پھر اس کو بلوایا تو فصیح و بلیغ، صاحب فضیلت، متداول زبانوں میں متفوق پایا۔ جس سے بہرام کا باپ خوش ہوا اور منذر واپس آ گیا۔ بہرام اپنے باپ کے پاس (ایک مدت تک) رہا مگر اس نے بہرام کو نہ کسی کام میں لگایا نہ اس کے خرچ میں توسیع کی اپنے قریب آنے سے بھی روک دیا اور دور رکھنے لگا یہاں تک کہ جب وہ اس کو دیکھتا تو نظریں بچا کر لیتا تھا، بہرام اس پر صبر کرتا رہا۔ جب یزدجرد کے پاس روم کا سفیر آیا تو بہرام نے اس سے کہا کہ آپ میرے لئے والد کے پاس سفارش کریں کہ وہ مجھے چھوڑ دے تاکہ میں عرب چلا جاؤں کیونکہ میں عرب جانے کا بہت مشتاق ہوں (سفیر نے سفارش کی تو باپ نے اجازت دے دی۔ پس بہرام عرب واپس ہو کر منذر کے ساتھ عزت سے مقیم رہا یہاں تک کہ یزدجرد کا انتقال ہو گیا اور باشندگان فارس میں سے شریف لوگوں کی ایک بڑی جماعت شاہی خاندان کے ایک شخص کسریٰ پر متفق ہو گئی اور سب نے اس کو حاکم مان لیا کیونکہ وہ لوگ یزدجرد کو اس کی بداخلاقی کے سبب اچھا نہیں پاتے تھے اور اس کے لڑکے کے پاس ملک کا باقی رہنا گوارا نہیں کرتے تھے۔ جب منذر کو اس کی اطلاع ہوئی تو اس نے بہرام سے کہا کہ اگر میں تیرے لئے ملک گیری کی کوشش کروں تو کیا تو جنگ کیلئے آمادہ ہے؟ کیونکہ میں اہل عرب کو جمع کروں گا اور خود بھی تیرے ساتھ چلوں گا، بہرام نے کہا: اگر آپ اتنی ہمدردی فرمائیں گے تو آپ کو اس کی جزا ملے گی، چنانچہ منذر نے اہل عرب کو جمع کیا اور مدینۃ ملک الفرس میں پڑاؤ ڈالا۔ وہاں کے رؤسا و شرفا نے آ کر منذر سے کہا کہ ایک مدت کے بعد تو اللہ نے یزدجرد اور اس کے ظلم و ستم سے نجات دی ہے ہمیں خوف ہے کہ کہیں اس کا لڑکا بھی اسی کی عادت پر نہ ہو جائے ہم اپنے جملہ امور کا قلادہ اس بادشاہ کی گردن میں ڈال چکے ہیں پس آپ کی طرف سے کوئی شر نہ ہونا چاہیئے، منذر نے کہا: تم لوگ ایک مرتبہ بہرام کے پاس جمع ہو کر اس کا کلام سنو اور جتنی شرطیں چاہے لگا لو اگر تمہاری خوشی کے موافق ہو تو بہتر ہے ورنہ میں واپس ہو جاؤں گا۔ پس ان سے ایک روز جمع ہونے کا وعدہ ہو گیا۔ منذر نے ان کے لئے کھانے پینے کا انتظام کیا اور بہرام کو ایک پردہ کے پیچھے تخت پر بٹھلا دیا۔ جب ان کی جمعیت کامل ہو گئی یعنی سب لوگ آ گئے اور کھانے پینے سے فراغت ہو گئی تو پردہ اٹھانے اور سلام کرنے کا حکم کیا (لوگوں نے بہرام کو سلام کیا) بہرام نے بہتر انداز میں ان کے سلام کا جواب دیا اور فارسی زبان میں ایک بلیغ خطبہ دیا۔ جس میں اس نے نیک کرداری، خیر پسندی اور اتباع شریعت کا وعدہ کیا اس کے بعد کہا کہ رہا میرا ملک طلب کرنا سو محض وراثت کیوجہ سے نہیں ہے۔ بلکہ تاج، حلہ، انگوٹھی تینوں کو شکار کے خوگر شیروں کے درمیان رکھا جائے اور میں اور تمہارا بادشاہ جس کو تم نے اپنے امور کی باگ ڈور سونپی ہے حاضر ہوں اور ہم میں سے جو شخص ملک کا ساز و سامان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(یعنی تاج و حلہ وغیرہ) نکال لے وہی ولایت کا مستحق ہوگا۔ لوگوں کو اس کی فصاحت کلامی اور عمدہ دعوؤں کے ساتھ ساتھ طلاقت لسانی کا بہت تعجب ہوا اور سب مذکور بالا تدبیر کرنے پر متفق ہو گئے چنانچہ انہوں نے تاج انگوٹھی، حلہ تینوں کو بھوکے شیروں کے درمیان رکھا جن کے سامنے پوست کشیدہ بکری کا بچہ تھا۔ اس ہوشربا واقعہ کو دیکھنے کیلئے سرداران قوم مجوسی حکماء ارکان دولت سب جمع ہو گئے بہرام نے کسریٰ سے کہا! بڑھیئے! کسریٰ نے جو یہ دیکھا کہ سامنے شیر ہی شیر دھڑ دھڑ دھاڑ رہے ہیں گھبرا گیا اور کہنے لگا کہ آپ ہی بڑھیئے! بہرام "علی خیرۃ اللہ (اللہ کے بھروسہ پر) کہہ کر ہاتھ میں سونے کا گرز لئے ہوئے آگے بڑھا اور حملہ کرنے کا ارادہ کیا، ادھر شیروں کو زنجیروں سے کھول دیا گیا پس ایک شیر بہرام کی طرف لپکا بہرام نے اس سے کشتی لڑی اور موقع پا کر اس کی پشت پر سوار ہو گیا اور دونوں رانوں سے اتنا دبایا کہ اس کی پسلیاں چُور چُور ہونے لگیں پھر دوسرا شیر بڑھا تو بہرام نے اس کو بھی پرگرز مار گرایا۔ پہلا شیر جو اس کی رانوں میں تھا اسکی حالت یہ تھی کہ کبھی بیٹھتا تھا کبھی اُٹھتا تھا مگر اس کی رانوں سے نہ نکل سکا اور بہرام نے گرز مار مار کر اسے ختم کر دیا۔ پھر دوسرے کی طرف متوجہ ہوا اور اس کو بھی قتل کر ڈالا۔ اور چاروں طرف سے شور برپا ہو گیا لوگوں نے مبارک باد پیش کی اور بہرام کے سر پر تاج رکھ دیا اس طرح بہرام شاہی تخت پر استحقاق کے ساتھ تخت نشین ہو گیا

منع المستجیر

پناہ خواہ کی حفاظت

قال سعید بن مسلم نزل المهدی یوم رجل من اهل الکوفة کان یسعی فی فساد سلطنته و جعل لمن دله علیه او جاءه به مائة الف درهم قال فاقام حینا متواریا ثم انه ظهر بمدینة السلام فکان ظاهرا کغائب خائفا مترقبا فبینا هو یمشی فی بعض نواحیها اذ بصر به رجل من اهل الکوفة فعرفه فاهوی الی مجامع ثوبه و قال هذا بغیة امیر المؤمنین فامکن الرجل من قیاده و نظر الی الموت امامه فبینا هو علی تلک الحالة اذ سمع وقع الحوافر من وراء ظهره فالتفت فاذا معن بن زائدة فقال یا ابا الولید اجرنی اجارک الله فوقف و قال للرجل الذی تعلق به ما شانک قال بغیة امیر المؤمنین الذی نبز رمه و اعطی لمن دله علیه مائة الف فقال یا غلام انزل عن ابتک واحمل خانا فصاح الرجل یا معشر الناس یحال بینی و بین من طلبه امیر المؤمنین قال له معن اذهب فاخبره انه عندی فانطلق الی باب امیر المؤمنین فاخبر الحاجب فدخل الی المهدی فاخبره فامر بحبس الرجل و وجه الی معن من یحضر به فانته رسل امیر المؤمنین و قد لبس ثیابه و قربت الیه دابته فدعا اهل بیته و موالیه فقال لا یخلصن الی هذا الرجل و فیکم عین تطرف ثم رکب و دخل حتی سلم علی المهدی فلم یرد علیه فقال یا معن اتجیر علی قال نعم یا امیر المؤمنین! قال و نعم ایضا و اشتد غضبه فقال معن قتلت فی طاعتکم بالیمن فی یوم واحد خمسة عشر الفا و لی یا امیر کثیرة قد تقدم فیها بلائی و حسن غنائی فما رأیتموا هلا ان تهبوا لی الرجل

www.KitaboSunnat.com

واحدًا استجار بی فاطرق المهدی طویلًا ثم رفع راسه وقد سُرّی عنه فقال قد اجرنا من اجرت قال معنٌ فان رأی امیر المؤمنین ان یصله فیکون قد احیاه اغناه فعل قال قد امرنا له بخمسة آلاف قال یا امیر المؤمنین ان صلات الخلفاء علی قدر جنایات الرعیة وان ذنب الرجل عظیم فاجزل له الصلة قال قد امرنا له بمائة الف قال فتعجلها یا امیر المؤمنین بافضل الدعاء وافضل الصدقة واحقها المال فدعا الرجل فقال له خذ صلتک والحق باهلک وایاک ومخالفة خلفاء الله تعالیٰ

حل لغات | سعید بن مسلم بن قتیبہ ابو عمر باہلی بصری متوفی ۱۸۳ھ امیر عادل، عالم حدیث اور عربی کے ماہر تھے، المہدی، دیکھو صـ۵ نذر (ن، ض) نذر اپنے اوپر کسی چیز کو واجب کر لینا، نوار یا نوار سے اسم فاعل ہے پوشیدہ ہونا۔ مترقبا۔ منتظر۔ الہوی الیہ لینے کیلئے ہاتھ بڑھانا، الحوافر جمع حافر کھر، معن بن زائدہ دیکھو صـ۱۳۵ ابو الولید معن بن زائدہ کی کنیت ہے، تطرف (ض) پلک جھپکنا، سُرّی غصہ ہلکا ہو گیا تھا، اجزل امر حاضر ہے اجزال بمعنی زیادہ عطا کرنا۔

تشریح :- سعید بن مسلم نے بیان کیا ہے کہ خلیفہ مہدی نے اہل کوفہ میں سے ایک شخص کے خون کی نذر مان لی تھی جو ہمیشہ اسکی سلطنت کے بگاڑ میں کوشاں رہتا تھا اور اس شخص کیلئے جو اس کا سراغ لگائے یا اس کو لے کر آئے ایک لاکھ درہم کا وعدہ کر لیا۔ سعید بن مسلم کا بیان ہے کہ وہ شخص ایک عرصہ تک روپوش رہا اس کے بعد مدینۃ السلام (بغداد) میں ظاہر ہوا مگر وہ ظاہر ہو کر بھی غائب کی طرح تھا کہ ہر وقت خوفزدہ اور منتظر حوادث رہتا تھا۔ ایک روز وہ مدینۃ السلام کے کسی کوچہ میں جا رہا تھا کہ ایک کوفی نے دیکھ کر پہچان لیا اور اس کا گریبان پکڑنے کیلئے ہاتھ بڑھایا اور کہا یہ امیر المؤمنین کا مطلوب ہے اس نے اس کو کھینچنے کا موقعہ دیدیا اور اس نے اپنے سامنے موت دیکھ لی۔ اسی حالت میں پیچھے سے کھروں کی آواز سنائی دی اس نے جو اس کی طرف مڑ کر دیکھا تو وہ معن بن زائدہ تھا۔ اس شخص نے کہا ابو الولید! مجھے پناہ دے، اللہ تجھے پناہ دے گا، معن بن زائدہ ٹھہر گیا اور جو شخص اس سے الجھ رہا تھا، اس سے کہا: کیا ارادہ ہے؟ اس نے کہا: یہ امیر المؤمنین کا مطلوب ہے جس کے خون کی وہ نذر کئے ہوئے ہے۔ اور اس کا پتہ بتلانے والے کیلئے ایک لاکھ درہم کا وعدہ کیا ہے معن بن زائدہ نے غلام سے کہا کہ سواری سے اتر کر ہمارے اس بھائی کو سوار کر لے، کوئی شور مچا کر کہنے لگا: لوگو! دیکھو یہ معن بن زائدہ ہمارے درمیان اور امیر المؤمنین کے مطلوب کے درمیان حائل ہو رہا ہے، معن نے کہا، تو جا کر خلیفہ سے کہدے کہ وہ میرے پاس ہے۔ کوفی امیر المؤمنین کے دروازہ پر گیا اور دربان سے کہہ کر مہدی کے پاس آیا اور واقعہ کی اطلاع کی، مہدی نے اسکو توقید کر لیا اور معن کے پاس ایک اور شخص کو بھیج دیا تاکہ وہ اس کو مہدی کے پاس لے آئے۔ معن کے پاس مہدی کے قاصد اس وقت پہنچے جب وہ اپنے کپڑے پہن چکا تھا اور سواری بھی قریب لائی جا چکی تھی۔ معن نے اپنے گھر والوں کو بلا کر کہا کہ جب تک تم میں پلک جھپکنے والی آنکھ موجود ہے اس وقت تک اس کے پاس کوئی شخص پھٹکنے نہ پائے پھر سوار ہو کر مہدی کے پاس آیا اور سلام کیا مہدی نے کوئی جواب نہیں دیا بلکہ عتاب آمیز لہجہ میں کہا معن! تو ہمارے مقابلے میں مجرم کو پناہ دیتا ہے۔ معن نے کہا ہاں اے امیر المؤمنین! مہدی نے کہا: اچھا! ہاں بھی کہتے ہو، مہدی کا غصہ اور بڑھ گیا، معن نے کہا، میں نے تمہاری اطاعت و خوشنودی کی خاطر یمن میں ایک دن کے اندر پندرہ ہزار آدمیوں کو قتل کیا ہے اور میرے تو اس قسم کے بہت سے واقعات گذر چکے ہیں جن میں میری آزمائش اور حسن عمل و خوبی بے نیازی ظاہر ہو چکی تو کیا میں تمہارے نزدیک اس کا بھی اہل نہیں کہ تم میری وجہ سے ایک ایسے شخص کو معاف کر دو جو میری پناہ میں آنا چاہتا ہے۔ مہدی کچھ دیر سر جھکائے بیٹھا رہا اس کے بعد سر اٹھایا تو اس کا غصہ فرو ہو چکا تھا۔ مہدی نے کہا: اچھا جا جس کو تو نے پناہ دی اس کو میں نے بھی پناہ دی۔ معن نے کہا: امیر المؤمنین اگر آپ مناسب سمجھیں تو اس کی کچھ دلدہی کیجئے کیونکہ آپ کا عطا کرنا گویا اسکو زندہ کر دینا ہے۔ مہدی نے کہا: ہم اس کے لئے پانچ ہزار درہم کا حکم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں، معن نے کہا، امیر المومنین! خلفاء کی بخشش رعیت کی خطاؤں کے برابر ہوتی ہیں اس شخص کا جرم عظیم ہے لہذا اس کو عطیہ بھی زیادہ دینا چاہیئے۔ مہدی نے کہا، ہم نے اس کیلئے ایک لاکھ کا حکم کر دیا۔ معن نے کہا: امیر المومنین (دعا ہے یہ ہیں) جلدی کیجیے۔ پھر معن واپس ہو گیا اور اس شخص کو مال مل گیا۔ معن نے اس شخص کو بلا کر کہا کہ اپنا صلہ لیکر گھر والوں کے پاس جا اور آئندہ کبھی خلفاء کی مخالفت نہ کرنا

صیانۃ الملوک رعایاھم

بادشاہوں کی اپنی رعایا کی حفاظت

ے الا تا بغفلت نخسپی کہ نوم ـــــ ❋ ـــــ حرامست بر چشم سالار قوم
رعیت چو بیخند سلطان درخت ـــــ ❋ ـــــ درخت اے پسر با شد از بیخ سخت

قال ابو الفرج الاصبهانی: لما رجع ذو القرنین من المشرق والمغرب توجّه الی بلاد الصین فحاصر مدینتها اشدّ محاصرة فلمّا اشرف علی اخذها نزل الیه ملک الصین تحت اللیل، ولم یعرف احدٌ انه ملک الصین، وقال: انا رسول ملک الصین فلمّا وصل الی الحجاب اخبرهم انه رسول ملک الصین، ویرید الدخول علی الاسکندر، فاعلموا الاسکندر به، وادخلوه علیه، فلمّا دخل سلّمه ووقف بین یدیه، فقال له: تکلّم، فقال لی مامورٌ ان لا اتکلّم الا فی خلوة، ففتّشه الرسل خوفًا من ان یکون معه سلاح او مکیدة فوجدوه خالیا من ذلک فتقرّب الی الملک الاسکندر وقال له: ایها الملک! اعلم انی ملک الصین بنفسی ولست برسوله، وقد حضرت بین یدیک لعلمی انک رجلٌ عاقلٌ، عارفٌ صالحٌ مامونٌ الغائلة، فان کان قصدک قتلی فها انا بین یدیک واغنیک عن القتال وان کان قصدک المال فاطلب، ولا تجز، فانی مجیبک فیما تطلب فقال الاسکندر: خاطرت بنفسک، فقال: ایها الملک انا بین امرین اما ان تقتلنی، فیقیم اهل مملکتی غیری، ویحاربوک وان ترکتنی فی بلادی بما تریده وتنسب الی الجمیل، فلمّا سمع ذو القرنین ذلک اطرق ملیًا متفکرًا، وعلم ان ملک الصین من ذوی العقول ثم انه رفع راسه وقال: اریدُ منک خراج مملکتک ثلاث سنین کوامل معجّلة، ثم بعد ذلک تعطی فی کل سنة نصف الخراج فقال ملک الصین هل تطلب غیر ذلک شیئًا؟ قال: لا فقال: قد اجبتک الی ذلک، فقال الاسکندر کیف یکون حال رعیتک بعد هذا المال المعجّل؟ فقال اعطیک من عندی، ولم اکلف رعیتی الی التعجیل، والله علی ما نقول وکیلٌ، فخرج ملک الصین شاکرًا فلمّا طلع النهار اقبل ملک الصین بعشائره حتی سدّ ما بین المشرق والمغرب، واحاطوا بعساکر ذی القرنین حتی ایقنوا بالهلاک فظنّ الاسکندر وقومه ان ملک الصین خذلهم، فبینما هم فی هذه الفکرة، واذا بملک الصین جاء وعلی راسه التاج فلمّا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

راہ ذوالقرنین، قال: أغدرت فیما قلت؟ قال: لا، ولکن اردت ان أریک أنی لو أخضع لک خوفا، واعلموا ان الذی هو غائب من جیوشی اکثر ممن حضر، فقال له الاسکندر: قد ترکت لک جمیع ما قررته علیک من امر الخراج فلما رجع من بلاد الصین ارسل له ملک الصین تحفا، واموالا کثیرة علی سبیل الهدیة۔

حل لغات صیانۃ (ن) حفاظت کرنا، رعایا جمع رعیۃ ہر وہ چیز جس کی حفاظت ضروری ہو۔ ابوالفرج اصبہانی دیکھو ص۲۰، ذوالقرنین دیکھو ص۲۰، الصین ملک چین، اشراف اشراف نزدیک ہونا، حُجّاب جمع حاجب دربان، خلوۃ تنہائی، فتش تفتیشاً تلاشی لینا، الغائلۃ مصیبت فساد ہلاکت، خوائل، خاطرت مخاطرۃ، بنفسہ خطرہ میں ڈالنا، أفدِ فدی یفدی فدیۃً، فداء سے مضارع متکلم ہے۔ جزاء شرط ہونے کی وجہ سے آخر یا حذف ہوگئی، ثلثا زمانہ کا ایک حصہ۔ قال تعالیٰ: وانا بجزی ثلثا، خراج ٹیکس جو بھیڑ بکری کے مالک سے لیا جائے، عشائر جمع عشیرۃ اعزاء واقارب قبیلہ، سدادا درست کرنا، قدرت دیکھو ص۲ سطر ۱۰، اریک ارارۃ سے مضارع متکلم ہے، جیوش جمع جیش لشکر، تحفا جمع تحفۃ ہدیہ۔

تشریح:۔ ابوالفرج اصبہانی نے بیان کیا ہے کہ جب حضرت سکندر ذوالقرنین مشرق ومغرب کی مہم سے فارغ ہوکر واپس ہوئے تو آپ بلاد چین کی طرف متوجہ ہوئے اور (مختلف) شہروں کا سخت ترین محاصرہ کیا اور جب معاملہ فتح کے قریب آگیا تو شاہ چین نے آکر کہا کہ میں شاہ چین کا فرستادہ ہوں، دربانوں کے پاس پہنچ کر بھی یہی ظاہر کیا اور داخلہ کی اجازت چاہی دربانوں نے حضرت سکندرؓ کو اطلاع کی آپ نے اجازت دیدی اور وہ داخل ہوگیا جب وہ آپ کے سامنے کھڑا ہوا، تو آپ نے فرمایا: کہئے کیا کہنا ہے؟ اس نے کہا: مجھے تنہائی میں گفتگو کا حکم دیا گیا ہے، اس پر اس کی جامہ تلاشی ہوئی کہ مبادا اس کے پاس ہتھیار ہو یا کوئی اور مکاری کا سامان ہو مگر تفتیش کنندگان نے اس کو خالی پایا پس اس نے آپ کے قریب ہوکر کہا شاہ! میں شاہ چین کا فرستادہ نہیں بلکہ خود شاہ چین ہوں اور اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ مجھے یہ معلوم ہے کہ آپ مردصالح واقف کار وسمجھ دار اور ہر طرح قابل اطمینان ہیں۔ سو اگر آپ مجھے ختم کرنا چاہتے ہیں تو میں آپ کے سامنے حاضر ہوں اور جنگ سے بے نیاز کر رہا ہوں اور اگر آپ مال چاہتے ہیں تو مبتا آپ طلب فرمائیں مجھے منظور ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تو نے خود کو خطرہ میں ڈال دیا۔ اس نے کہا: شاہا! میں دو خطروں میں مبتلا ہوں یا تو آپ مجھے قتل کریں گے اس صورت میں میری سلطنت کے لوگ میری جگہ کسی اور کو قائم کرلیں گے اور آپ سے جنگ کریں گے یا آپ مجھے چھوڑ دیں گے اس صورت میں میں اپنے شہروں کا فدیہ دیتا رہوں گا جس میں آپ کی ستائش ہوگی یہ سن کر حضرت ذوالقرنینؓ معاملہ فہمی کی غرض سے دیر تک غور وفکر کرتے رہے اور آپ پر یہ امر واضح ہوگیا کہ شاہ چین سمجھ دار آدمی ہے پھر آپ نے سر اٹھا کر فرمایا کہ میں سلطنت کا تین سالہ پیشگی ٹیکس چاہتا ہوں اس کے بعد ہر سال نصف ٹیکس ادا کرتے رہنا۔ شاہ چین نے کہا بس ..... یا کچھ اور؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ شاہ چین نے کہا، مجھے منظور ہے ؎ چو کارے برآید بلطف وخوشی ☼ چہ حاجت بتندی وگردن کشی

حضرت سکندرؓ نے فرمایا کہ اس پیشگی مال کے بعد تیری رعیت کا کیا حشر ہوگا؟ شاہ چین نے کہا: میں اپنی رعیت کو اس کی تکلیف نہ دوں گا بلکہ اپنے پاس سے ادا کروں گا اللہ ہماری باتوں پر نگہبان ہے۔ پس شاہ چین شکریہ ادا کرتا ہوا واپس ہوگیا اور جب دن چڑھ آیا تو اپنے قبیلہ خاندان کیساتھ متوجہ ہوا اور مشرق سے مغرب تک ساری جگہ کو بند کر دیا اور حضرت ذوالقرنینؓ کے لشکر کا چوطرف احاطہ کرلیا یہاں تک کہ لوگوں کو ہلاکت کا یقین ہوگیا اور سکندر اور آپکی قوم سمجھ گئی کہ شاہ چین نے ہم کو دھوکا دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابھی یہ لوگ اسی سوچ بچار میں تھے کہ اچانک شاہِ چین بھی سر پر تاج رکھے ہوئے آگیا، حضرت ذوالقرنینؑ نے اس کو دیکھ کر کہا: غداری کرنا چاہتا ہے؟ اس نے کہا بالکل نہیں

؎ خلاف وعدہ محالست کز کریم آید ❊ لئیم اگر نکند وعدۂ وفا شاید

میں تو صرف یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ میں نے آپ سے مرعوب ہو کر فروتنی نہیں کی، یہ بھی واضح رہے کہ لشکر کی جو تعداد آپ کے سامنے ہے اس سے ان لوگوں کی تعداد کہیں زائد ہے جو نہیں آسکے، حضرت سکندرؒ نے فرمایا کہ اچھا میں نے ٹیکس کی جو مقدار تجھ پر لازم کی تھی وہ محض تیری خاطر ختم کر دی۔

پس شاہِ چین واپس ہو گیا اور اپنے ملک میں جا کر اس نے آپ کی خدمت میں مال کثیر اور تحائف پیش کئے۔

؎ یک حرف صوفیانہ بگویم اجازت ست ❊ اے نور دیدہ صلح بہ از جنگ آوری

المواعظ
نصائح

؎ امروز قدر پند عزیزاں شناختم ❊ یارب روان ناصح ما از تو شاد باد
؎ آنکس کہ نصیحت زعزیزاں نکند گوش ❊ بسیار نخاید سر انگشت ندامت (حافظ)

لما دخل سلیمانُ بن عبد الملك المدینة سأل هل بالمدینة أحدٌ أدرك أحدًا من اصحاب رسول الله ﷺ؟ فقالوا: ابو حازم، فأرسل اليه، فلما دخل سأله، فقال: يا ابا حازم مالنا نكره الموت؟ فقال لانكم اخربتم آخرتكم، وعمرتم دنياكم فكرهتم ان تنقلوا من عمران الى خراب فقال له: وكيف القدوم على الله؟ قال ما المحسن فكغائب يقدم على اهله واما المسيئ فكابق يقدم على مولاه فبكى سليمان، وقال يا ليت شعري مالنا عند الله؟ قال اعرض عملك على كتاب الله تعالى، فقال: فأي مكان اجده، فقال: فى قوله ان الابرار لفى نعيم وان الفجار لفى جحيم، قال سليمان: فاين رحمة الله؟ قال قريب من المحسنين، قال فاين عباد الله اكرم، قال اولوا المروءة،

حل لغات مواعظ جمع موعظة پند و نصیحت، سلیمان بن عبد الملک مولود ۵۴ھ ولید بن عبد الملک کا بھائی ہے جب ولید کا انتقال ہوا تو یہ رملہ میں تھا، جمادی الثانی ۹۶ھ میں اس کے ہاتھ پر بیعت خلافت ہوئی، یوم جمعہ ۱۲ صفر ۹۹ھ میں قنسرین کے قریب مقام دابق میں انتقال ہوا اس وقت اس کا سن ۴۵ سال کا تھا۔ مدت خلافت ۲ سال آٹھ ماہ پانچ روز ہے۔ ابو حازم کنیت سلمہ نام اعرج لقب، والدہ کا نام دینار تھا، نسلاً عجمی اور فارس کے رہنے والے تھے مگر فضل کمال میں سرآمد روزگار تھے حافظ ذہبی لکھتے ہیں کہ سلمہ واعظ "مدینہ کے عالم اور شیخ تھے" علامہ نووی فرماتے ہیں کہ ان کی ثقاہت و جلالت پر سب کا اتفاق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے انہوں نے صحابہ کرامؓ میں حضرت سہل بن سعد الساعدیؓ سے اور غیر صحابہ میں ابو امامہ اسعد بن السہیب عامر بن عبداللہ عبداللہ بن ابی قتادہ وغیرہم سے حدیث روایت کی ہے۔ عالم کامل ہونے کے باوجود کھجوروں کی تجارت کرکے معاش حاصل کرتے تھے منصور کی خلافت میں ۱۳۸ھ میں آپ نے وفات پائی ہے ذکرہ (س) کراہتہ ناپسند کرنا، اخر بتم خانہ ویران کرنا، عمر تم، تعمیراً آباد کرنا۔ عمران آبادی خراب ویرانہ المسیٔ بدکار، ابق بھگوڑا غلام، ابرار جمع برّ نیک نعیم نعمتہائے جنت، فجار جمع فاجر تباہ کار جحیم دوزخ، دکمتی آگ اولو المروۃ مروت والے

تشریح:۔ جب سلیمان بن عبدالملک مدینہ آیا تو اس نے لوگوں سے پوچھا کہ مدینہ میں کوئی ایسا شخص بھی ہے جس نے اصحاب نبی ﷺ (کے زمانہ) کو پایا؟ لوگوں نے کہا، ابو حازمؒ ہیں، سلیمان نے آپ کی خدمت میں (کسی آدمی کو) بھیجا جب آپ تشریف لائے تو سلیمان نے کہا، ابو حازم! ہم کو کیا ہوا کہ ہم موت کو ناپسند کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا، اس واسطے کہ تم نے اپنی آخرت کو برباد اور دنیا کو آباد کر لیا، پس تم آبادی سے ویرانہ کی طرف منتقل ہونے کو ناپسند کرتے ہو۔ سلیمان نے کہا: خدا کے سامنے پیشی کس طرح ہوگی؟ آپ نے فرمایا: نیک تو اس طرح پیش ہوگا جیسے کوئی غائب آدمی اپنے اہل و عیال میں آتا ہے (کہ وہ خوش و خرم اور مسرور ہوتا ہے) اور بدکار اس طرح پیش ہوگا جیسے کوئی بھگوڑا غلام اپنے آقا کے پاس آتا ہے، پس سلیمان رو پڑا اور کہنے لگا۔ کاش مجھے معلوم ہوتا کہ میرے لئے خدا کے ہاں کیا ہے۔ آپ نے فرمایا، اپنے اعمال کا کتاب اللہ سے موازنہ کر، سلیمان نے کہا، میں ان چیز کو کہاں پاؤں گا؟ آپ نے فرمایا اللہ کے قول: اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ وَّاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ "بے شک نیکوکار جنت کی نعمتوں میں ہوں گے اور نافرمان جہنم کی دہکتی ہوئی آگ میں، سلیمان نے کہا: پھر خدا کی رحمت کہاں رہی؟ آپ نے فرمایا: اچھے کام کرنے والوں کے قریب ہے۔ سلیمان نے کہا، اللہ کے بندوں میں سب سے زیادہ مکرم کون ہے؟ آپ نے فرمایا: اصحاب مروت۔

وجاء اعرابی الی سلیمان بن عبدالملک هذا، فقال: یا امیر المؤمنین! انی اکلمك بکلام، فاحتمله فان وراءه ان قبلته ما تحب، فقال سلیمان هاته یا اعرابی! فقال الاعرابی: انی اطلق لسانی بما خرست عنه الالسن، تادیة لحق الله انه قد اکتنفك رجال قد ساء والاختیار لانفسهم، وابتاعوا دینك بدنیهم، ورضاك بسخطهم، وخافوك فی الله ولم یخافوا الله فیك فهم حرب للآخرة، وسلم للدنیا، فلا تامننهم علی ما استخلفك الله علیه، فانهم لن یبالوا بالامانة، وانت مسئول عما اجترموا، فلا تصلح دنیاهم بفساد آخرتك، فان اعظم الناس عند الله عیبا من باع آخرته بدنیا غیره، فقال سلیمان: انت انت ما انت! یا اعرابی افقد سللت لسانك، وهو سیفك، قال اجل یا امیر المؤمنین: لك لا علیك۔

حل لغات سلیمان دیکھو ص ۱۸۴ احتملہ احتمالاً برداشت کرنا، اطلق۔ فی کلامہ تعمیم کرنا، متقید نہ کرنا۔ لسان دیکھو ص ۳۸ خرست (س) خرساً گونگا ہونا۔ اکتنفك احاطہ کرنا، لن یبالوا مبالاۃ پرواکرنا، اجترموا اجتراماً وجرم (ض) جریمۃً گناہ کرنا، سللت (ن) سلاً۔ السیف تلوار سونتنا:

تشریح:۔ سلیمان بن عبدالملک کے پاس جس کا ذکر ابھی گذرا ہے ایک دیہاتی نے آکر کہا: امیر المؤمنین! میں آپ سے ایک بات کہتا ہوں اسکو برداشت کر لیجئے۔ اگر آپ نے اس کو قبول کر لیا تو اس کے بعد وہ چیز ہے جس کو آپ پسند کرتے ہیں سلیمان نے کہا ضرور، دیہاتی نے کہا: میں ایسی باتوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں اپنی زبان کو بہت تیز رکھتا ہوں جن سے لوگوں کی زبانیں گونگی ہیں محض اللہ کا حق ادا کرنے کی خاطر بے شک آپ کو کچھ ایسے لوگوں نے گھیر لیا ہے جنہوں نے اپنے لئے بُرائی اختیار کرلی ہے اور آپ کی دنیا کو اپنے دین کے عوض خرید لیا ہے اور آپ کی خوشنودی کو اپنے پروردگار کی ناراضگی کے عوض، وہ لوگ خدا کے معاملہ میں تجھ سے ڈرتے ہیں اور تیرے معاملہ میں خدا سے نہیں ڈرتے پس وہ لوگ (تیرے حق میں) آخرت کے اعتبار سے لڑائی ہیں اور دُنیا کے اعتبار سے صلح، پس آپ ان کو اس چیز پر امین نہ بنائیں جس پر اللہ نے آپ کو اپنا نائب بنایا ہے کیونکہ وہ لوگ امانت کی پرواہ نہیں کرتے، ان کے جرائم کے بارے میں آپ سے پرسش ہوگی اس لئے آپ اپنی آخرت خراب کرکے ان کی دُنیا کو درست کرنے کی فکر میں نہ رہیں کیونکہ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عیب دار وہ شخص ہے جو اپنی آخرت کو دوسرے کی دُنیا کے عوض بیچ ڈالے، سلیمان نے اس سے کہا:۔

تو کون ہے؟ کہ اپنی زبان کو تلوار کی طرح چلا رہا ہے۔ دیہاتی نے کہا: ہاں مگر یہ تلوار تیرے لئے نافع ہے ضرر رساں نہیں ہے:

؎ چہ خوش گفت یکروز دارو فروش ✺ شفا بایدت دار و ئے تلخ نوش
چمن میں تلخ نوائی مری گوارا کر ✺ کہ زہر بھی کبھی کرتا ہے کار تریاقی

ولما حج بالناس قال لولد عمه وولي عهده عمر بن عبد العزيز الا ترى هذا الخلق الذي لا يحصى عددهم الا الله تعالى ولا يسع رزقهم غيره، فقال: يا امير المؤمنين! هؤلاء رعيتك اليوم، وهم غدا خصماؤك عند الله، فبكى سليمان بكاء شديدا ثم قال بالله استعين،

حل لغات عمر بن عبد العزیز دیکھو صفحہ ۹ خصماء جمع خصیم مقابل۔ **تشریح:۔**

جب سلیمان حج کیلئے گیا تو اپنے بھتیجے اور ولی عہد عمر بن عبد العزیز سے کہا: تم اس خلقت کو نہیں دیکھتے جس کے عدد کا احصاء، اور رزق کی طاقت خدا کے سوا کسی کو نہیں، حضرت عمر نے فرمایا امیر المؤمنین! آج یہ خلقت آپ کی رعیت ہے اور کل خدا کے سامنے تیری دشمن اور مقابل ہوگی (یہ سُن کر) سلیمان رو دیا اور کہنے لگا: اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں:۔

می کند اشک ندامت نامۂ دل را سفید ✺ صبح از اختر فشانی پاک اما می شود

وقال يوما لعمر ابن عبد العزيز رضي الله تعالى عنه حين اعجبه ما صار اليه من الملك، يا عمر! كيف ترى ما نحن فيه؟ فقال يا امير المؤمنين! هذا سرور لولا انه غرور ونعيم لولا انه عديم، وملك لولا انه هالك، وفرح لولم يعقبه ترح ولذات لولم تقترن بآفات، وكرامة لو صحبتها سلامة، فبكى سليمان رحمه الله حتى اخضلت دموعه لحيته،

حل لغات غرور، تکبر، گھمنڈ، عدیم بمعنی معدوم، ہلاک میں ایک لغت ہے۔ ترح غم ترح (ف) ترحا غمگین ہونا۔ اخضلت تر ہونا ص خضل، عیش خضل، شاداب زندگی۔ **تشریح**

ایک روز سلیمان نے حضرت عمر سے کہا جب کہ وہ اپنے ملک کی ترقی کو دیکھ کر خوش ہو رہا تھا، عمر! ہماری یہ حالت کیسی ہے جس میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم ہیں؟ آپ نے فرمایا، امیر المؤمنین! یہ خوشی کا مقام ہے اگر اس میں گھمنڈ نہ ہو، اور نعمت ہے اگر یہ معدوم نہ ہو اور ملک اگر یہ ہلاک نہ ہو اور خوشی ہے اگر اس کے بعد رنج نہ ہو اور لذتیں ہیں اگر اس کے ساتھ آفتیں نہ ہوں، اور بزرگی ہے اگر اس کے ساتھ سلامتی ہو پس سلیمان رو پڑا اور اتنا رویا کہ آنسوؤں نے اس کی ڈاڑھی تر کر دی۔

؎ بریز اشکِ ندامت کہ ناہمائے سیاہ ❊ بآب دیدہ تواں شست و دستِ استغفار

وقال عبد اللہ بن عباس: ما انتفعتُ بکلام احدٍ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ما انتفعتُ بکلامٍ کتبہ الیّ علیّ بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتب الیّ امّا بعد، فان المرء یسرّہ ادراکُ ما لم یکن لیفوتہ ویسوءُہ فوتُ ما لم یکن لیدرکہ فلیکن سرورک بما نِلتَ من اٰخرتک ولیکن اَسَفُک علی ما فاتک منہا، وما نِلتَ من امر دنیاک فلا تکن بہ فرحًا، وما فاتک منہا فلا تأسَ علیہ جزعًا ولیکن ہمُّک ما بعد الموت، و کتبت عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا الی معاویۃ، امّا بعد، فانہ مَن یعمل بمساخط اللہ یصر حامدُہ من الناس ذامًّا لہ، والسلام

حل لغات عبد اللہ بن عباس دیکھو ص۵۹ نبت (ض س) نیکلا پانا، اَسَف افسوس، لاتاس نہی حاضر ہے ایٔ (س) اسیٰ غمگین ہونا جزع بے صبری کرنا، عائشہ دیکھو ص۱۲۹ معاویہ دیکھو ص۱۲۹ مساخط جمع مسخط سبب ناراضی دیکھو ص۱۲۹

تشریح:۔ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کے کلام سے اتنا استفادہ نہیں کیا جتنا کہ اس کلام سے کیا جو حضرت علیؓ نے میرے پاس لکھا تھا۔ آپ نے مجھے لکھا، امابعد! بیشک آدمی کو اس چیز کا حاصل ہونا خوش کرتا ہے جس کو وہ کبھی فوت نہیں کر سکتا تھا۔ اور اس چیز کا فوت ہونا رنجیدہ کرتا ہے جس کو وہ کبھی حاصل نہیں کر سکتا تھا۔ تیری خوشی آخرت کی کسی بات کے حاصل ہونے سے ہونی چاہیئے اور جو چیز امور اخرویہ میں سے فوت ہو جائے۔ اس پر افسوس ہونا چاہیئے، جو چیز تجھے دنیاوی امور سے حاصل ہو جائے اس پر خوش نہ ہو اور جو اس سے فوت ہو جائے اس پر نا شکیبائی کیسا تھ غمگین نہ ہو تجھے تو مابعد الموت کا فکر ہونا چاہیئے۔ حضرت عائشہؓ نے امیر معاویہؓ کے پاس لکھا۔

امابعد، جو شخص اللہ کی ناراضگی کے عمل کرے گا تو اس کی تعریف کرنے والے بھی اس کو برا کہنے لگیں گے۔

وخرج الزہری یومًا من عند ہشام بارِیحٍ، فقیل لہ: ما ہُنَّ؟ قال: دَخَلَ رجلٌ علی ہشام، فقال: یا امیر المؤمنین! احفظ عنی اربع کلماتٍ فیہنَّ صلاحُ مُلکک واستقامۃُ رعیتک، فقال: ہاتہنَّ، فقال لا تعِدَنَّ عدۃً لا تثِقُ من نفسک بانجازہا قال: ہذہ واحدۃٌ فہاتِ الثانیۃَ، قال: لا یغرّنک المرتقی وان کان سہلًا اذا کان المنحدرُ وعرًا، قال: ہات الثالثۃَ، قال: واعلم ان للاعمال جزاءً

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فاتق العواقب، قال: هات الرابعة، قال: واعلم ان للامور بغتات، فكن على حذر۔

حل لغات الزہری دیکھو ص۵۵ ہشام بن عبدالملک مولود ۷۲ھ اسکی والدہ عائشہ بنت ہشام بن اسمٰعیل مخزومی تھی۔ اپنے بھائی یزید کے انتقال کے وقت یہ حمص میں تھا وہیں بذریعہ برید کے عصا اور خاتم خلافت اس کو بھیجی گئی وہاں سے یہ دمشق آیا اور خلافت کی بیعت لی، ہشام حلیم الطبع عاقل و فرزانہ تھا اس نے ایک بار شرفاء میں سے کسی کو گالی دی اس نے کہا شرم نہیں آتی خلیفہ ہو کر بدزبانی کرتے ہو۔ ہشام نے ندامت سے سر جھکا لیا اور اس سے معافی مانگی، ۶ ربیع الثانی ۱۲۵ھ میں وفات پائی۔ اس کی خلافت اُنیس سال چھ ماہ گیارہ روز رہی، لاتعدلن (فعل) وعداً، عدۃ وعدہ کرنا۔ لاتثق وثوقاً، ثقۃ بھروسہ کرنا، انجاز وعدہ پورا کرنا۔ المرتقی اسم ظرف ہے۔ چڑھنے کی جگہ، سہل، نرم، المنحدر اسم ظرف ہے ڈھلوان جگہ، وعر، دشوار، سخت، بغتات اچانک آجانے والی مصیبتیں، حذر چوکنا رہنا۔

تشریح: ایک مرتبہ امام زہری ہشام کے پاس سے چار باتیں لے کر نکلے کسی نے آپ سے پوچھا وہ کیا کیا ہیں؟ آپ نے کہا: ہشام کے پاس ایک شخص نے آکر کہا: امیر المؤمنین! آپ مجھ سے چار باتیں محفوظ کر لیں جن میں آپکے ملک کی خیر و صلاح اور آپ کی رعیت کی درستگی ہے۔ ہشام نے کہا ضرور! اس نے کہا: ایسا وعدہ ہرگز نہ کر جس کے پورا کرنے کا تجھے اپنی ذات پر اعتماد نہ ہو۔ ہشام نے کہا: ایک بات ہوئی، دوسری لا، اس نے کہا: بلندی پر چڑھنا خواہ کتنا ہی آسان ہو مگر اس سے دھوکا مت کھا جب کہ اس سے اُترنا دشوار ہو۔ ہشام نے کہا تیسری بات لا، اس نے کہا: یاد رکھ! ہر کام کے لئے اس کا بدلہ ہے پس اس کے انجام سے ڈر تا رہ، ہشام نے کہا: چوتھی بات لا، اس نے کہا: یاد رکھ! امور کی آمد اچانک ہوتی ہے پس محتاط رہنا۔

فقعد معاوية بالكوفة يبايع الناس على البراءة من علي بن ابي طالب رضي الله تعالى عنه فقال له رجل: يا امير المؤمنين! نطيع احياءكم، ولا نتبرأ من موتاكم، فالتفت الى المغيرة فقال له: هذا رجل فاستوص به خيرا

حل لغات معاویہ دیکھو ص۱۲۱ احیاء جمع حی زندہ، لانتبرأ برارۃ بیزار ہونا۔ موتیٰ جمع میت مردہ المغیرہ بن شعبہ ثقفی مشہور صحابی ہیں رضی اللہ عنہ آپ عقلاء روزگار میں سے تھے، غزوۂ خندق کے بعد ایمان لائے اور صلح حدیبیہ و بیعت رضوان میں اور اس کے بعد غزوات میں شریک رہے حضرت عمرؓ نے ان کو بحرین اور بصرہ و کوفہ کا والی مقرر کیا تھا۔ بصرہ میں سب سے پہلے دیوان آپ ہی نے قائم کیا تھا۔ تمام کتب صحاح میں آپ کی روایات مروی ہیں صحیحین میں ان سے بارہ احادیث مروی ہیں اور ان کی کل مرویات کی تعداد (۱۳۶) ہے ۵۰ھ میں آپنے وفات پائی ہے، فاستوص استیصاءً وصیت قبول کرنا۔

ترجمہ: حضرت معاویہؓ کوفہ میں بیٹھے ہوئے لوگوں سے حضرت علیؓ سے برات پر بیعت لے رہے تھے ایک شخص نے ان سے کہا: امیر المؤمنین! ہم آپ کے زندوں کی اطاعت کرتے ہیں اور مُردوں سے بیزار نہیں ہیں۔ پس وہ حضرت مغیرہؓ کی طرف متوجہ ہوا تو آپ نے فرمایا: یہ ہے مرد کامل سو اس کی نصیحت قبول کر۔

ناصح از روئے درشتی سخن ار گفت چہ باک ❁ صبر تلخ ست و لیکن بر شیریں دارد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قصۃ سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام

واقعہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام :

من حکم اللہ تعالیٰ ان خلق آدم من غیر اب وام وخلق حواء من غیر ام وخلق عیسیٰ من غیر اب وخلق بقیۃ نوع الانسان من اب وام ولما اراد اللہ ان یخلق نبیہ عیسیٰ ارسل الی مریم جبریل فی صورۃ انسان وکانت وقتئذ معتزلۃ فی مکان شرقی الدار حیث کانت تغتسل من حیضھا فلما رأت جبریل استعاذت منہ لیتبعد عنھا فاجاب بانہ رسول من قبل اللہ جاء ھا لیھب لھا ولدا لیکون نبیا قال انما انا رسول ربک لاھب لک غلاما ذکیا فاجابتہ کیف یکون لی ولد ولم انا لم اتزوج ولست من اھل البغی قالت انی یکون لی غلام ولم یمسسنی بشر ولم اک بغیا فقال لھا ھذا امر ھین علی ربک اراد ذلک لیکون علامۃ للناس علی قدرتہ ورحمۃ لمن اٰمن بہ وقد حکم بایجادہ ولا محالۃ فحملت بہ ولم تمض ساعۃ من حملہ حتی احست بالم الولادۃ فجاءت تحت جذع النخلۃ ووضعتہ فذھبت الی قومھا حاملۃ لہ فظنوا انھا جاءت بہ من طریق الزنا فاتت بہ قومھا تحملہ قالوا یا مریم لقد جئت شیئا فریا وھموا ان یرجموھا بالحجارۃ فاشارت الیھم الیہ لیسألوہ فقالوا الھا کیف نکلم من کان فی المھد صبیا فقال لھم عیسیٰ انی عبد اللہ اتانی الکتاب وجعلنی نبیا وجعلنی مبارکا اینما کنت واوصانی بالصلوٰۃ والزکوٰۃ مادمت حیا وبرا بالدتی ولم یجعلنی جبارا شقیا والسلام علی یوم ولدت ویوم اموت ویوم ابعث حیا فعند ذلک تحققت لھم براءتھا ولما بلغ عیسیٰ ثلاثین سنۃ بعثہ اللہ رسولا وانزل علیہ الانجیل واٰمن بہ خلق کثیر۔

حل لغات حکم جمع حکمت دانائی، حق کے موافق کہنا، بمعتزلۃ الگ ہونا۔ الشیٔ وعنہ جدا ہونا، زکیا گناہوں سے پاک بغیا بدکار وزنا کار عورت جو بغایا بغی سے فعول کا وزن ہے واؤ کو یا کر کے عین کو کسرہ دیدیا گیا۔ فعول کا وزن جب فاعل کے لئے ہوتا ہے تو اس میں مذکر ومؤنث دونوں برابر ہیں، جذع درخت کا تنہ جذوع، نخلۃ کھجور کا درخت (وہ نخت یا بستہ لاراس لہاد حضرۃ فیہا وکان الوقت شتاء) فریا ایسا کام جس پر حیرت وتعجب ہو، فلان لیفری الفری فلاں تعجب انگیز کام کرتا ہے۔ لیرجموا ان یرجموا سنگسار کرنا، رجما بالغیب، انکل بچوں، المھد گہوارہ جو نہود مہد (ف) نہدا بچھانا، مہاد بچھونا۔ الاکمہ مادرزاد نابینا الابرص، برص کا بیمار (برص ایک بیماری ہے جس کی وجہ سے کھال سفید ہوجاتی ہے اور سخت تکلیف دہ خارش پیدا ہوتی ہے) غفلت غصہ سے بھڑک ہوجانا، فجموا (ن) ہجوما غفلت کی حالت میں اچانک آنا۔ **تشریح:**

خداوند عالم کی حکمت ہے کہ اس نے حضرت آدمؑ کو بلا ماں باپ اور حوا کو بلا ماں اور حضرت عیسیٰؑ کو بلا باپ اور بقیہ نوع انسانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو ماں اور باپ سے پیدا فرمایا، جب اللہ نے اپنے نبی حضرت عیسیٰ کو پیدا کرنا چاہا تو حضرت جبرئیل کو بصورت انسان حضرت مریمؑ کے پاس بھیجا اسوقت آپ بجانب مشرق ایک مکان میں بیٹھی تھیں جہاں حیض سے پاکی کیلئے غسل کر رہی تھیں، جب آپ نے حضرت جبرئیلؑ کو دیکھا تو خدا کی پناہ چاہی تاکہ جبرئیلؑ ان سے دُور رہیں، حضرت جبرئیلؑ نے جواب دیا "میں تو خدا کی طرف سے بھیجا ہوا ہوں تاکہ میں تجھے ایک ایسا لڑکا دیدے جو نبی ہوگا (اسی کو قرآن میں ان الفاظ سے ذکر کیا گیا ہے) جبرئیلؑ نے کہا میں تمہارے رب کا بھیجا ہوا ہوں تاکہ تم کو ایک پاکیزہ لڑکا دوں" حضرت مریمؑ نے جواب دیا "کہ میرے لڑکا کیسے ہو سکتا ہے جب کہ میں نہ تو شادی کی اور نہ میں بدکار ہوں (قرآن میں ہے قالت انی یکون الخ) وہ کہنے لگیں کہ میرے لڑکا کس طرح ہو جائیگا حالانکہ مجھ کو کسی بشر نے ہاتھ نہیں لگایا اور نہ میں بدکار ہوں، حضرت جبرئیل نے کہا "یہ تو میرے رب پر بہت آسان ہے (اس طور پر پیدا کرنے سے) اور ارادہ یہ ہے کہ وہ (فرزند) لوگوں کیلئے نشانی ہو اور مومنوں کیلئے باعث رحمت ہو" اللہ نے اسکا حکم کر دیا ہے لامحالہ ہو کر رہے گا۔ پس انکے پیٹ میں لڑکا رہ گیا اور حمل کی ایک گھڑی بھی نہ گذری تھی کہ درد زہ کا احساس کرنے لگیں تو ایک کھجور کے درخت کے نیچے آ بیٹھیں اور وضع حمل ہو گیا پھر وہ انکو اپنی گود میں لئے ہوئے اپنی قوم کے پاس لائیں تو قوم کو یہ گمان ہوا کہ مریم کے یہ بچہ بدکاری سے پیدا ہوا ہے (قرآن نے اس کو بایں الفاظ تعبیر کیا ہے "فاتت بہ قومہا الخ") پھر وہ ان کو اپنی قوم کے پاس لائیں لوگوں نے کہا: اے مریم! تم نے بڑے غضب کا کام کیا اور وہ آپکو شرمسار کرنے کا ارادہ کر بیٹھے تو آپ نے بچے کی طرف اشارہ کیا کہ اسی سے پوچھ لو لوگوں نے کہا: بھلا ہم ایسے شخص سے کیونکر باتیں کریں جو ابھی گود میں بچہ ہی ہے، حضرت عیسیٰ نے انکو جواب دیا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب دی اور مجھ کو اس نے نبی بنایا اور مجھ کو برکت والا بنایا۔ میں جہاں کہیں بھی ہوں اور اس نے مجھ کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا جب تک میں زندہ ہوں اور مجھ کو میری والدہ کا خدمت گذار بنایا اور اس نے مجھ کو سرکش، بدبخت نہیں بنایا اور مجھ پر سلام ہے جس روز میں پیدا ہوا اور جس روز میں مروں گا اور جس روز زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا، پس اس وقت قوم کے نزدیک حضرت مریم کی برأت ثابت ہو گئی جب آپ ۳۰ سال کی عمر کو پہنچے تو اللہ نے آپ کو رسول بنایا۔ آپ پر انجیل نازل فرمائی اور خلق کثیر آپ پر ایمان لائی۔

ومن معجزاته انه کان یصور من الطین طیراً فینفخ فیه فیکون طیراً باذن اللہ ویبرئ الاکمہ والابرص ویحیی الموتی باذن اللہ

تشریح:- آپکے معجزات میں سے ہے کہ آپ مٹی سے پرند کی شکل بنا کر اس میں پھونک دیتے تو وہ بحکم خداوندی (جان دار) پرند بن جاتا تھا اور مادر زاد اندھے کو اور برص کے بیمار کو (دست مبارک پھیر کر) اچھا کر دیتے تھے اور بحکم خداوندی مردوں کو زندہ کر دیتے تھے۔

فائدہ: قرآن پاک میں اس موقعہ پر حضرت مسیح کے محض شکل و صورت بنانے کو "خلق" سے تعبیر کرنا صرف ظاہری حیثیت سے ہے جیسے حدیث میں معمولی تصویر بنانے کو "خلق" سے تعبیر فرمایا "احیوا ما خلقتم" یہی وجہ ہے کہ آپ نے یہ نہیں فرمایا "انی اخلق لکم من الطین طیرا" (میں مٹی سے پرندہ بنا دیتا ہوں) بلکہ یوں کہا کہ میں مٹی سے پرندہ کی شکل بنا کر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ اللہ کے حکم سے پرندہ بن جاتا ہے۔ آپ سے یہ خرق عادت فعل ظاہر ہوا تاکہ تہمت لگانے والوں کو ایک چھوٹا سا نمونہ قدرت خداوندی کا دکھلا دیں کہ جب میرے نفخہ (پھونکنے) پر خدا تعالیٰ مٹی کی بیجان صورت کو جاندار بنا دیتا ہے اس طرح اگر اس نے بدن مس بشر محض رُوح القدس کے نفخہ سے ایک برگزیدہ عورت کے پاکیزہ پانی پر روح عیسوی فائض کر دی تو کیا تعجب ہے، حضرت مسیح کے زمانہ میں اطباء و حکماء کا زور تھا اس لئے آپکو ایسے معجزات مرحمت ہوئے جو لوگوں پر ان کے سب سے زیادہ مایۂ فن میں حضرت مسیح کا نمایاں تفوق ثابت کریں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ومن معجزاته ایضاً نزول المائدۃ من السماء واخبار قومہ بما یاکلون وما یدخرون فی بیوتھم وقد اغتاظت منہ الیھود فاتفقوا علی قتلہ فھجموا علیہ فی بیتہ فدخل احد منھم اسمہ (یھوذا) فلم یجدہ فدخلوا علیہ فوجدوا فیہ شبہاً من عیسیٰ فقتلوہ وصلبوہ واما عیسیٰ فرفعہ اللہ الی السماء فذلک قولہ تعالیٰ وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم وقولہ تعالیٰ بل رفعہ اللہ الیہ وکان اللہ عزیزاً حکیماً وکساہ اللہ اوصاف الملائکۃ وھو حی الی الان ۔

تشریح اور آپ کے معجزات میں سے ہے آسمان سے مائدہ کا نازل ہونا اور قوم کو اس چیز سے مطلع کر دینا کہ جو وہ لوگ کھاتے تھے اور جو اپنے گھروں میں جمع کر کے رکھتے تھے جب یہود یوں نے یہ دیکھا تو غیظ و غضب میں مرنے لگے اور آپ کو قتل کرنے پر متفق ہو گئے، یہاں تک کہ ایک روز اچانک آپ کے مکان میں آ گئے اور ایک شخص یہودا نامی مکان میں گھس گیا مگر آپ کو مکان میں نہ پایا تو سب لوگ گھر میں داخل ہو گئے، گھر میں حضرت عیسیٰ کے مشابہ ایک شخص کو پایا تو انہوں نے اسی کو قتل کر دیا اور سولی پر چڑھا دیا (قال تعالیٰ وما قتلوہ الخ) حالانکہ انہوں نے نہ آپ کو قتل کیا اور نہ سولی دی لیکن ان کو اشتباہ ہو گیا، بلکہ ان کو خدا نے اپنی طرف اٹھا لیا، اللہ بڑی زبردست حکمت والا ہے، اللہ نے آپ کو ملائکہ کے اوصاف سے آراستہ کیا تھا آج بھی آپ زندہ ہیں:۔

فائدہ: قصہ یہ ہوا کہ جب یہودیوں نے حضرت مسیح کے قتل کا عزم کیا تو پہلے ایک آدمی ان کے گھر میں داخل ہوا حق تعالیٰ نے اسکو تو آسمان پر اٹھا لیا اور اس شخص کی صورت حضرت مسیح کی صورت کے مشابہ کر دی جب باقی لوگ گھر میں گھسے تو اس کو مسیح سمجھ کر قتل کر دیا پھر خیال آیا تو کہنے لگے کہ اس کا چہرہ تو مسیح کے چہرہ کے مشابہ اور باقی بدن ہمارے ساتھی کا معلوم ہوتا ہے کسی نے کہا کہ یہ مقتول مسیح ہے تو ہمارا آدمی کہاں گیا اور ہمارا آدمی ہے تو مسیح کہاں ہے اب صرف اٹکل سے کسی نے کچھ کہا کسی نے کچھ علم کسی کو بھی نہیں، حق یہی ہے کہ حضرت عیسیٰ ہرگز مقتول نہیں ہوئے بلکہ آسمان پر اللہ نے اٹھا لیا اور یہود کو شبہ میں ڈال دیا۔

وَاَمَّا مَرْیَمُ اُمُّہٗ فَتُوُفِّیَتْ بَعْدَ رَفْعِہٖ بِمُدَّۃٍ قَلِیْلَۃٍ، وَدُفِنَتْ بَیْتَ الْمُقَدَّسِ ثُمَّ اَنَّہٗ یَنْزِلُ قَبْلَ قِیَامِ السَّاعَۃِ یَحْکُمُ بِشَرِیْعَۃِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَلَا یَدَعُ کَافِرًا، وَیَمْکُثُ مُدَّۃَ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً، ثُمَّ یَحُجُّ، وَیَزُوْرُ قَبْرَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ یَمُوْتُ وَیُدْفَنُ بِجِوَارِہٖ ۔

تشریح:۔ رہیں آپ کی والدہ حضرت مریم سو وہ آپ کے اٹھا لینے کے کچھ ہی بعد وفات پا گئیں اور بیت المقدس میں دفن کی گئیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے پہلے (آسمان سے) اتریں گے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کا حکم دیں گے اور کسی کافر کو نہ چھوڑیں گے آپ چالیس سال تک تشریف فرما رہیں گے پھر حج بیت اللہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت کریں گے اس کے بعد آپ کی وفات ہو گی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جوار میں مدفون ہوں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قصۃ سیدنا ابراھیم علیہ السلام

واقعہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام !

کان سیدنا ابراھیم لہ آب اسمہ ازر وکان کافرا وامہ اسمہا الیوثا وکانت مؤمنۃ سرا وقد ولد ابراھیم فی مدۃ ملک اسمہ النمرود وکان ذا قوۃ وکان یعبد الاصنام ولما ملک جمیع الدنیا ادعی الالوھیۃ فعبدہ الناس خوفا منہ فلما صار ابراھیم مراھقا بکت اباہ بقولہ اتتخذ اصناما الھۃ انی اراک وقومک فی ضلل مبین حیث کان ابوہ یعبد الاصنام وینجر فیہا ثم صار ابراھیم یقول یقوم اعبدوا اللہ ربکم فلما سمع النمرود بذلک احضر ابراھیم وقال لہ انا الذی خلقتک ورزقتک فقال لہ ابراھیم کذبت ربی الذی خلقنی فھو یھدین والذی ھو یطعمنی ویسقین واذا مرضت فھو یشفین والذی یمیتنی ثم یحیین والذی اطمع ان یغفر لی خطیئتی یوم الدین۔ فعند ذلک بھت النمرود ومن معہ معجبین من فصاحۃ لسانہ ثم التفت النمرود لازر وقال لہ خذ ولدک وحذرہ من باسی فاخذہ ابوہ وصار یحذرہ فقال لہ ابراھیم یا ابت لم تعبد ما لا یسمع ولا یبصر ولا یغنی عنک شیئا فزجرہ ابوہ ووبخہ ثم بعد ذلک ترقب ابراھیم للاصنام ودخل علیہا وکانت ثلاثۃ وسبعین صنما فکسرھا بفاس ولم یبق الصنم الاکبر بسوء بل علق الفاس فی رأسہ وذھب فلما دخلوا علیہا وجدوھا علی ھذہ الحالۃ فظنوا انہ ما فعل ذلک الا ابراھیم فاخبروا النمرود وکان قبل ان یدعی الالوھیۃ مشغوفا بعبادۃ الاصنام فامر باحضارہ فلما حضر قال النمرود وقومہ آانت فعلت ھذا بالھتنا یا ابراھیم فاجابھم بقولہ بل فعلہ کبیرھم ھذا فاسئلوھم ان کانوا ینطقون ثم انہ لما رأی الجھل محیطا بھم قال افتعبدون من دون اللہ ما لا ینفعکم ولا یضرکم افلا تعقلون فلما سمعوا ذلک تحققوا انہ الفاعل فقالوا حرقوہ وانصروا الھتکم ان کنتم فاعلین فجمعوا حطبا وخشبا مدۃ ثلاثۃ اشھر حتی صار کالجبل فاضرموا فیہ النار فاشتعلت حتی ملأت الجو وعمت جمیع الجہات حرارتہا وصنعوا منجنیقا ووضعوا فیہ ابراھیم ورموا فی النار فصارت بردا وسلاما علی ابراھیم ونبعت عین ماء وبجانبہا شجرۃ رمان واتاہ جبریل بسریر من الجنۃ وتاج وحلۃ فلبسہما ابراھیم وجلس علی السریر فی ارغد عیش ولم تؤثر فیہ النار فامن بہ خلق کثیر ولما علا النمرود بن لک قال یا ابراھیم اخرج من ارضنا فخرج ھو ومن امن معہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تزوج بواحدۃ اسمہا سارۃ فجاء الی مصر واقام بہا مدۃ فاعطاہ ملک مصر جاریۃ اسمہا ہاجر لما رأی من معجزاتہ ثم رجع الی الشام واقام بہا وھو اول من قری الضیف وان واول من شابت لحیتہ :-

حل لغات ابراہیم اس میں چھ لغتیں ہیں ابراہیم، ابراہام (بہا قری فی السبع) ابراہوم، ابراہم دونوں میں ہاء کی تثلیث کے ساتھ) علامہ سجاعی نے لفظ ابراہیم، یونس اور یوسف کی لغتوں کو اس قطعہ میں نظم کیا ہے۔

لقد جاء ابراہیم بالیاء والالف ❊ وبالواو والتثلیث فی الحذف قد وصف
ویونس ثلث ثالثا مثل یوسف ❊ مع الہمز والابدال فاحفظ کما عرف

اور بعض حضرات نے اس لفظ کو عربی کہا ہے اور ازر، یا وزر سے مشتق مانا ہے اور تعریف اور وزن فعل کے سبب غیر منصرف قرار دیا ہے مگر ظاہر یہی ہے کہ یہ لفظ عجمی ہے اور وزن فعل اور صفت کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔ اصنام جمع صنم بت، الوہیۃ مصدر ہے معبود ہونا، مراہقا راہق۔ الغلام جوانی کے قریب پہنچنا۔ بہت تبکیتا۔ ہ، محبت میں غالب آنا۔ اور خاموش کر دینا۔ بہت (س، ک) بہتا متحیر ہو کر خاموش ہونا (مجہول افصح اور مشہور ہے) باس عذاب، قاس کلہاڑی (مؤنث سماعی ہے) کبھی بغیر ہمزہ کے بولا جاتا ہے ج افئوس، فواوس، اف اسم فعل بمعنی الضجر والکرہ (میں ناپسند کرتا ہوں میں بے قرار ہوں) اصل میں اف ناخون کے میل کو کہتے ہیں قاضی عیاض وغیرہ نے اس میں دس لغتیں ذکر کی ہیں اُفٍّ اُفَّۃٍ اِفَّہ، اف اُفْ، اُفی علامہ سیوطی تنویر الحوالک میں کہتے ہیں کہ شیخ ابوحیان نے ارتشاف وغیرہ میں چالیس لغتیں ذکر کی ہیں قال وقد نظمتہا فی ابیات فقلت ؎

اف ربع اخیرہ ثم ثلث ❊ مبتداہ مشددا ومخفف ❊ وبتنوینہ وبالترک افا ❊ لا مالا ویالا مالۃ مضعف
وبکسر ابتدا وفی مثلث ❊ وزد الہاء فی اف اطلق لافا ❊ ثم مدًا بکسر اف واف ❊ ثم افوفاحفظ ودع ما یزیف

اضرموا۔ النار آگ روشن کرنا بھڑکانا، انجو ہو ما بین السماء والارض، منجنیق ایک مشین ہے جس کے ذریعہ سے قلعہ وغیرہ کی دیوار پر پتھر پھینکتے ہیں، من چنیک کا معرب ہے ج مجانیق، بعثت (ض، ن، ف، پانی کا چشمہ پھوٹ نکلا، رتان، انار، رغد عیش آسودہ زندگی رغد (س، ک) رغدا خوشحال ہونا۔ ضیفان جمع ضیف مہمان۔ شابت لحیتہ اس کی داڑھی سفید ہو گئی۔

تشریح:- ہمارے سردار حضرت ابراہیم علیہ السلام کے باپ کا نام آزر تھا جو کافر تھا اور آپ کی والدہ کا نام یونا تھا جو سراً مومنہ تھیں۔ حضرت ابراہیمؑ کی پیدائش نمرود بادشاہ کے زمانہ میں ہوئی جو بہت قوت ور اور بت پرست تھا جب وہ پوری دنیا کا مالک ہو گیا تو اس نے خدائی کا دعویٰ کر دیا۔ لوگوں نے اس کے ڈر سے اس کی پوجا شروع کر دی۔ جب حضرت ابراہیمؑ جوانی کے قریب پہنچ گئے تو باپ کو دلیل کے ساتھ اپنے اس قول سے خاموش کر دیا۔ کیا تو بتوں کو معبود قرار دیتا ہے بیشک میں تجھ کو اور تیری ساری قوم کو صریح غلطی میں دیکھتا ہوں، کیونکہ آپ کے والد بت پرستی کرتے تھے اور بتوں کی تجارت کرتے تھے۔ پھر حضرت ابراہیمؑ نے (کھلم کھلا) کہنا شروع کیا، اے میری قوم! اپنے پالنہار خدا کی عبادت کرو۔ نمرود نے جب یہ سنا تو حضرت ابراہیمؑ کو بلا کر کہا،

میں نے ہی تجھے پیدا کیا ہے اور میں نے ہی تجھے رزق دیا ہے، حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا: تو جھوٹا ہے، میرا رب تو وہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا پھر وہی میری رہنمائی کرتا ہے وہی مجھ کو کھلاتا پلاتا ہے اور جب میں بیمار ہو جاتا ہوں تو وہی مجھ کو شفاء دیتا ہے اور جو موت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دے گا اور پھر مجھ کو زندہ کرے گا اور جس سے مجھ کو یہ امید ہے کہ میری غلط کاری کو قیامت کے روز معاف کر دے گا پس یہ سن کر نمرود بھی اور اس کے ساتھی بھی ہکے بکے رہ گئے اور آپ کی شستہ زبان پر تعجب کرنے لگے پھر نمرود نے آزر کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ اپنے لڑکے کو سنبھال لے اور اس کو میرے عذاب سے ڈرا، باپ نے آپ کو ڈرانا شروع کیا تو آپ نے فرمایا اے میرے باپ تم ایسی چیز کی عبادت کیوں کرتے ہو جو نہ کچھ سنے اور نہ کچھ دیکھے اور نہ کچھ تمہارے کام آ سکے، یہ سن کر باپ نے آپ کو جھڑک دیا آپ بتوں کے (معاملہ میں موقعہ کے منتظر ہو گئے اور ایک روز (موقعہ پا کر) کلہاڑی سے سب کو توڑ ڈالا یہ ۲، بت تھے

؎ بشکن بت نخرور کہ دریں عاشقاں ❁ یک بت کہ بشکند بہ از صد عبادت ست (خجندی)

مگر ان میں جو سب سے بڑا بت تھا اس کو نہیں چھوا بلکہ کلہاڑی اس کی گردن میں لٹکا دی اور چلے آئے، جب بتوں کے پجاری ان کے پاس آئے اور انکو اس خراب و خستہ حالت میں پایا تو انہیں معاً یہ گمان ہوا کہ یہ حرکت (حضرت) ابراہیم کے علاوہ کسی نے نہیں کی چنانچہ لوگوں نے نمرود کو اطلاع کی نمرود خود بھی خدائی دعوی سے پہلے بت پرستی کا دلدادہ تھا اس نے حضرت ابراہیم کو بلایا جب آپ تشریف لائے تو نمرود اور اس کی قوم نے کہا: کیا ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ حرکت تو نے کی ہے؟ آپ نے جواب دیا نہیں بلکہ ان کے اس بڑے نے کی ہے سو ان سے پوچھ لو اگر یہ بولتے ہوں، اس کے بعد جب آپ نے ان کو سرتا پا جہالت میں ڈوبا ہوا پایا تو فرمایا: تف ہے تم پر اور ان پر جن کو تم خدا کے سوا پوجتے ہو کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے۔

جب قوم نے یہ سنا تو سب کو یقین ہو گیا کہ یہ حرکت اسی نے کی ہے پس وہ لوگ کہنے لگے کہ ان کو آگ میں جلا دو اور اپنے معبودوں کا بدلہ لو اگر تم کو کچھ کرنا ہے۔ پس سبھوں نے تین ماہ تک لکڑیاں وغیرہ جمع کی یہاں تک کہ لکڑیوں کا ڈھیر پہاڑ کی طرح ہو گیا پھر انہوں نے لکڑیوں میں آگ لگائی اور وہ شعلے دینے لگی یہاں تک کہ اس نے فضاء آسمانی کو بھر دیا اور چاروں طرف اس کی گرمی پھیل گئی اور انہوں نے ایک منجنیق تیار کی اور اس میں حضرت ابراہیم کو رکھ کر آگ میں ڈال دیا پس آگ حضرت ابراہیم پر ٹھنڈی اور بے گزند ہو گئی پانی کا چشمہ پھوٹ پڑا انار کا درخت اگ گیا، حضرت جبرئیل آپ کی خدمت میں تخت، تاج جوڑا لے کر حاضر ہوئے اور آپ کو پہنا دیا اور آپ آسودہ زندگی کے ساتھ تخت نشین ہو گئے اور آگ نے آپ میں کچھ بھی اثر نہ کیا

؎ عاشقاں را گر در آتش می نشاند مہر دوست ❁ تنگ چشم گر نظر در چشمۂ کوثر کند (حافظ)

آتش کہ شراب وصل تو نوشش کند ❁ از لطف تو سوختن فراموش کند

یہ دیکھ کر خلق کثیر آپ پر ایمان لائی جب نمرود نے یہ دیکھا تو اس نے کہا: اے ابراہیم! ہماری زمین سے نکل جا، پس آپ اور وہ لوگ جو آپ پر ایمان لائے تھے وہاں سے نکل گئے۔ آپ نے ایک عورت کے ساتھ شادی کی جس کا نام سارہ ہے اور آپ مصر تشریف لے آئے اور ایک مدت تک وہیں قیام پذیر رہے۔ شاہ مصر نے جب آپ کے معجزات دیکھے تو اس نے آپ کو ایک کنیز عطا کی جن کا نام ہاجرہ ہے پھر آپ ملک شام آ گئے اور وہیں اقامت اختیار کی، حضرت ابراہیم نے سب سے پہلے مہمان نوازی جاری کی اور آپ ہی کی سب سے پہلے ڈاڑھی سفید ہوئی۔

فائدہ:۔ حضرت ابراہیم کے والد کا نام تارخ تھا یا آزر۔ نیز یہ دونوں ایک شخصیت کے نام ہیں یا جدا جدا دو ہستیوں کے، تاریخ اور تورات نے آپ کے والد کا نام تارخ بتایا ہے اور قرآن عزیز نے آزر، اب بعض تو یہ کہتے ہیں کہ یہ دونوں نام ایک ہی شخصیت سے وابستہ ہیں اور تارخ علم اعلم ہے اور آزر علم وصف، آزر عربی زبان میں صنم کو کہتے ہیں تارخ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں چونکہ بُت تراشی و بت پرستی دونوں وصف موجود تھے اس لئے آزر کے لقب سے مشہور ہوا، نیز آزر کے معنی اعوج (کم فہم) یا بیوقوف اور پیر فرتوت کے ہیں تاریخ میں یہ باتیں بھی موجود تھیں اس لئے اس وصف سے موصوف کیا گیا قرآن عزیز نے اسی مشہور وصفی علم کو بیان کیا ہے۔ علامہ سہیلی نے روض الانف میں اسی کو اختیار کیا ہے۔ بعض یہ کہتے ہیں کہ آزر اس بُت کا نام ہے جس کا تارخ (بخاری اتھار و التفصیل فی المطولات)۔

اَلْكَيِّسُ مَنْ تَهَيَّأَ لِلْمَوْتِ

دانا وُہی ہے جس نے موت کی تیاری کی

تو پیش از عقوبت در عفو کوب ❊ کہ سودے ندارد فغاں زیر چوب (سعدی)

حُكِيَ أَنَّ سليمان بن عبد الملك لَبِسَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ لِبَاسًا شُهِّرَ بِهِ، ودعا بتخت فيه عمائم وبيده مرآة، فلم يَزَلْ يَعْلُو بِوَاحِدَةٍ بَعْدَ أُخْرَى وَأَرْخَى سُدُولَهَا وَأَخَذَ بِيَدِهِ مِخْصَرَةً، وَاعْتَلَى مِنْبَرَهُ، نَاظِرًا فِي عِطْفَيْهِ، وَجَمِيعِ حَشَمِهِ، وقال انا الملك الشاب السيد الجحجاب الكريم الوهاب، فَتَمَثَّلَتْ لَهُ احدى جواريه، فقال: كيف ترين امير المؤمنين فقالت أَرَاهُ مُنَى النفس، وقُرَّةَ العين لولا ما قال الشاعر ؎

انتَ نِعمَ المتاع لو كنتَ تبقى	غيران لا بقاءَ للانسان
انتَ خِلوٌ من العيوب وممّا	يكره الناس غيرَ انك فان

فَدَمَعَتْ عيناه، وخرج على الناس باكيًا فلما فرغ من صلوته رجع ودعا بالجارية وقال لها ما حملك على ما قُلتِ؟ قالت: واللّٰه ما رأيتُكَ، ولا دخلتُ عليكَ، فأكبرَ ذلك ودعا بقيةَ جواريه، فصَنَّفَهنّ على ذلك، فراعه ذلك، ولم يَعِشْ الا مدة مديدةً حتى مات۔

حل لغات الكيس زیرک، کاس (ض) کَیْسًا، کیاستہ۔ الغلام زیرک و ذہین ہونا، کیس سمجھدار ہونا، اکیاس کیسی تہیأ تیاری سلیمان دیکھو صفحہ ۱۸۵ تخت جامہ دان جو تخوت، عمائم جمع عمامہ پگڑی، مرآۃ آئینہ، یعتم اعتماماً پگڑی باندھنا ارخی ڈھیلا کرنا، السدول جمع سدل پردہ سدل (ن، ض): سُدُلاً۔ الثوب لٹکانا، مخصرہ عصائے شاہی جس کو بادشاہ تقریر کے وقت اپنے ہاتھ میں لے جو مخاصر، اعتلی بلند ہوا، عطفیہ دونوں پہلو جو اُعطاف، عطاف، حشم نوکر چاکر جو اُحشام، الشاب جوان، الجحجاب (کذا فی الشریشی ومعناہ القصیر وہی الخلق ولعلہ بالجیمین یقال مارجحجاب ای کثیر اونعت بن جحجب ساح فی الارض ۱۲ حاشیہ، منی جمع منیۃ آرزو، قرۃ العین آنکھوں کی ٹھنڈک، خلو خالی، فراعہ۔ الامر (ن) رُوعًا گھبرا دینا۔

؎ اولیات کے موضوع پر ہم نے ایک کتاب "بغیۃ الظمان فی اول ما کان" لکھی ہے جو بحمد اللہ شائع ہو چکی ہے۔ ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آثر یحہ۔ منقول ہے کہ ایک مرتبہ سلیمان بن عبدالملک نے جمعہ کے دن قابل شہرت لباس پہنا اور ایک صندوق منگوایا جس میں بہت سے عمامے تھے اور اس کے ہاتھ میں آئینہ تھا وہ یکے بعد دیگرے پگڑی باندھتا اور ان کے پھندوں کو لٹکاتا جاتا تھا۔ اس کے بعد عصائے شاہی لے کر اپنے جاہ وحشم کو دیکھتا ہوا منبر پر رونق افروز ہو کر بولا۔

"میں ہوں جواں مرد، سردار قوم، سیاح، شریف وسخی بادشاہ" اس کے سامنے اس کی ایک کنیز متصور ہوئی سلیمان نے کہا، تجھے امیرالمومنین کیسا معلوم ہوتا ہے؟ اس نے کہا، مجھے تو امیرالمومنین دلی آرزو آنکھوں کی ٹھنڈک معلوم ہوتا ہے اگر وہ چیز نہ ہو جس کو شاعر نے ذکر کیا ہے ؎ انت نعم الخز تو بہت ہی عمدہ سامان ہے اگر تجھے بقا ہو مگر انسان کے لئے بقا نہیں ہے تو جملہ عیوب سے خالی اور ہر نقص چیز سے پاک ہے جس کو لوگ برا سمجھتے ہیں۔ بجز آنکہ تو فنا ہونے والا ہے۔ یہ سنکر سلیمان کی آنکھیں ڈبڈبا آئیں اور روتا ہوا لوگوں کے سامنے آیا ؎ درگنہ اشک ندامت زجگر می خیزد ❁ ایں سحابے ست کہ ازدامن تری خیزد

جب نماز سے فارغ ہو کر واپس ہوا تو اس نے کنیز کو بلا کر کہا، تجھے اس بات کے کہنے پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ کنیز نے کہا، بخدا میں نے آپ کو دیکھا بھی نہیں اور نہ آپ کے پاس گئی۔ سلیمان کو یہ بات شاق گذری اور تعجب کرنے لگا، پھر اس نے باقی کنیزوں کو بلا کر دریافت کیا تو سب نے اس کی تصدیق کی پس! سلیمان کو اس واقعہ نے خوف زدہ کر دیا اور اس کے کچھ ہی بعد وہ مر گیا۔

حُکی عن الفضل بن الربیع، قال: کنتُ مع المنصور فی السفر الذی مات فیه فنزلنا بعض المنازل فدعانی وهو فی قبته الی حائط، وقال: الوانهکم ان تدعوا العامة تدخل هذه المنازل فیکتبون فیها ما لا خیر فیه، قلتُ وما هو؟ قال الا تری ما علی الحائط مکتوبا ؎

اباجعفر احانت وفاتک وانقضت	سنوک، وامر اللہ لابد نازل
اباجعفر اهل کاهن او منجم	یرد قضاء اللہ ام انت جاهل

فقلتُ: واللہ، ما علی الحائط شیء، وانه لنقی ابیض، قال: اللہ قلتُ: اللہ، قال: ها واللہ نفسی نعیت الی الرحیل بادر بی الی حرم اللہ وامنه هاربا من ذنوبی واسرافی علی نفسی فرحلنا، وثقل حتی بلغ بئر میمون فقلت له: قد دخلت الحرم، قال: الحمد للہ، وقبض من یومه، ولما حضرته الوفاة قال: هذا السلطان، لا سلطان لمن یموت،

حل لغات فضل بن الربیع ابوالعباس متوفی ۲۰۸ھ منصور، مہدی، ہادی، رشید کا دربان تھا پھر ہارون الرشید نے اپنا وزیر بنالیا تھا، المنصور ابوجعفر دیکھو ص۲۳۔ الم انہکم ہمزہ استفہامیہ ہے اور لم نافیہ اور کم ضمیر منصوب متصل الفی قصاف اللہ اصل میں "اقسم باللہ" تھا با، کو حذف کر دیا گیا اور فعل کو مضمر پس فعل مضمر اسم مقسم بہ کی طرف متعدی ہو گیا (التفصیل فی الحاشیہ) نعیت نعاہ نعیا موت کی خبر دینا، بیر میمون مکہ کے ایک کنویں کا نام ہے جو میمون بن خالد حضرمی کیطرف منسوب ہے۔

تشریح:۔ فضل بن ربیع سے منقول ہے اس نے کہا کہ میں اس سفر میں منصور کے ساتھ تھا جس میں اس کا انتقال ہوا۔ دوران سفر میں کسی منزل پر ہم اترے، منصور نے مجھے ایک دیوار کی طرف بلایا درآنحالیکہ وہ اپنے خیمہ میں بیٹھا ہوا تھا اور بلا کر کہا، کیا میں نے عام لوگوں کو اس طرح آزاد چھوڑ دینے سے تم کو منع نہیں کیا تھا کہ وہ ان منزلوں میں داخل ہوں اور لایعنی باتیں لکھ جائیں میں نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہا، وہ کیا؟ اس نے کہا، دیوار پر جو لکھا ہوا ہے اس کو نہیں دیکھ رہا ہے؟ ؎ ابا جعفر الا ابو جعفر! تیری وفات کا وقت قریب آگیا ہے اور تیری عمر کے سال ختم ہو چکے، خدا کا حکم ہے وہ لامحالہ ہونیوالا ہے، ابو جعفر! کیا کوئی کاہن یا نجومی ہے جو قضاء ایزدی کو رد کر سکے یا تو نادان ہے؟ میں نے کہا، دیوار پر تو کچھ بھی نہیں یہ تو بالکل صاف ہے، ابو جعفر نے کہا: بخدا؟ میں نے کہا: بخدا، ابو جعفر نے کہا، مجھ کو دنیا سے کوچ کرنے کی خبر دی گئی ہے سو مجھے حرم خداوندی اور امن کی طرف جلد لے چلو در انحالیکہ میں اپنے نفس پر زیادتی کرنے سے اور گناہوں سے بھاگ رہا ہوں

؎ طاعت کند سرشک ندامت گناہ را ❁ بارش سفید می کند ابر سیاہ را

پس ہم نے وہاں سے کوچ کیا اور وہ سخت بیمار ہو گیا جب وہ بیر میمون تک پہنچا تو میں نے کہا: آپ حرم میں داخل ہو گئے، اس نے کہا: الحمد للہ اور اسی دن اس کی روح قبض کر لی گئی

ہر کس کشید سر بگریبان نیستی ❁ تسخیر کرد مملکت بے زوال را (صائب)

جب اس کی وفات کا وقت قریب آیا تو اس نے کہا: یہ بھی کوئی بادشاہ ہے (یعنی میری سلطنت بالکل حقیر ہے) فانی کیلئے حکومت نہیں حکومت تو صرف خدا کی ہے جس کو زوال نہیں: ؎ سروری زیبا فقط اس ذات بے ہمتا کو ہے ؛ حکمراں ہے اک وہی باقی بتان آذری

وعن علی بن یقطین قال، لما کنا مع المهدی بماسیذان قال لی: اصبحت جائعا فاتنی بارغفة ولحم بارد، فاکل ونام فی البهو، فما استیقظنا الا لبکائه، فبادرنا، فقال: امارأیتم ما رأیت، وقف علی رجل لوکان فی الف ما خفی علی فقال: ؎

کانی بهذا القصر قد باد اهله	واوحش منه ربعه ومنازله
وصار عمید الملک من بعد بهجة	الی قبره تحثی علیه جنادله
فلم یبق الا ذکره وحدیثه	ینادی علیه معولات حلائله

فما انت علیه عشرة ایام حتی توفی، قال رجل لابراهیم بن ادهم من این کسبك فقال ؎

نرقع دنیانا بتمزیق دیننا	فلا دیننا یبقی ولا ما نرقع

حل لغات ماسیذان بلاد جبل میں ایک قدیم ترین شہر ہے، ارغفۃ جمع رغیف روٹی، بہو مکان یا خیمہ کے آگے کا کمرہ جو مہمان وغیرہ کی قیام گاہ کا کام دے ج اُبہاء، بُہاء (ن)، بہی (س)، بہو (ک) بہاء خوبصورت ہونا ص بہی باد (ض)، بیداً، بیاداً، بیوداً، ہلاک ہونا، بَیداء، بیابان ج بیداء، ربعہ گھر ج رباع، اَرباع، بجحۃ حسن، تحثی (ن ض) حثواً، حثیاً۔ التراب مٹی ڈالنا، جنادلہ، جمع جندل پتھر، معولات اسم فاعل ہے، اُعول الرجل چیخ کر رونا حلائلہ جمع حلیلہ زوجہ، ابراہیم بن ادھم بن منصور بن اسحٰق بلخی متوفی ۱۶۱ھ مشہور عابد و زاہد بزرگ تھے مکہ کے راستہ میں پیدا ہوئے ان کی والدہ نے انکو گود میں لے کر طواف کیا اور یہ دعا کی اجعلہ لوجہک ان یجعلہ اللہ صالحاً، علامہ کردری نے لکھا ہے کہ امام ابو حنیفہؒ صاحب کی صحبت میں رہے اور ان سے روایت حدیث بھی کی، امام صاحب نے انکو نصیحت فرمائی تھی کہ تمہیں خدا نے عبادت کی تو بہت کچھ توفیق بخشی ہے اس لئے علم کا بھی اہتمام کرنا چاہیئے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ وہ عبادت کی اصل ہے اور اسی پر سارے کاموں کا مدار ہے، آپ کسی غزوہ کے لئے جا رہے تھے راہ میں انتقال ہو گیا اور بلاد روم کے کسی جزیرہ میں دفن کئے گئے، نرقع رقعتُ۔ الثوب پیوند لگانا۔ تمزیق پھاڑنا۔

تشریح: حضرت علی بن یقطین سے منقول ہے آپ نے فرمایا کہ..... میں "ماسیذان" میں مہدی کے ساتھ تھا اس نے مجھ سے کہا میں بھوکا ہوں کچھ چپاتی اور ٹھنڈا گوشت لاؤ (چپاتی اور گوشت لایا گیا اور) وہ کھا کر بیٹھک میں سو گیا پس ہم بیدار نہیں ہوئے مگر اس کے رونے سے ہم جلدی سے اس کے پاس آئے تو اس نے کہا کہ جو کچھ میں نے دیکھا ہے وہ تمنے نہیں دیکھا، میرے پاس ایک شخص آیا جو ہزار آدمیوں میں مجھ پر نہیں چھپ سکتا اس نے آکر کہا ؎ کائی بہذا القصراہ گویا کہ میں اس محل میں ہوں جس کے رہنے والے فنا اور اس کے مکانات و منازل وحشت ناک ہو گئے اور عبید الملک خوشی کے بعد ایک قبر کی طرف منتقل ہو گیا ہے جس پر پتھر ڈالے جا رہے ہیں۔ اس کے تذکرے اور باتوں کے سوا کوئی چیز باقی نہ رہی اس کی بیویاں اس کو چیخ چیخ کر پکار رہی ہیں اس واقعہ کے بعد اس پر دس روز بھی نہ گذرے تھے کہ اس کا انتقال ہو گیا۔

ایک شخص نے حضرت ابراہیمؒ بن ادہم سے کہا آپ کی کمائی کہاں سے ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا ؎ نرقع اہم اپنے دین کو چاک کر کے دنیا میں پیوند لگاتے ہیں یعنی اپنا دین خراب کر کے دنیا درست کرتے ہیں، پس نہ ہمارا دین ہی باقی رہتا ہے اور نہ دنیا ہی سنورتی ہے۔

یُؤثِرُونَ عَلٰی اَنفُسِهِم وَلَو كَانَ بِهِم خَصَاصَةٌ

وہ دوسروں کو خود پر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ وہ خود حاجتمند ہوں

امام ترمذی نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کیا ہے کہ ایک انصاری صحابی کے پاس رات کو ایک مہمان آیا، انکے پاس بجز اپنے اور بچوں کی قوت لایموت کے اور کچھ نہ تھا پس (یہ سوچکر کہ اگر ہم اور بچے یہ کھانا کھالیں گے تو مہمان بھوکا رہ جائے گا) اپنی بی بی سے فرمایا کہ بچوں کو تو (بہلا کر) سُلا دینا اور چراغ گُل کر دینا (تاکہ یہ ہمارے کھانے کو نہ دیکھے ورنہ خود بھی نہ کھائے گا) اور جو کچھ حاضر ہے مہمان کے سامنے رکھ دینا (چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور دونوں میاں بی بی منہ چلاتے رہے اور کھانا بالکل نہیں کھایا) اس پر یہ آیت نازل ہوئی ؎

کریم کامل آنرا می شناسم اندریں دوراں ٭ کہ گر زمانے رسد از آسیائے چرخ گردانش
ز استغنائے ہمت باوجود فقر و بے برگی ❁ ز خود واگیرد و ساز و نشارے نو ایانش

قال الربیع بن سلیمان: سمعت الشافعیؒ رضی اللہ عنہ، یقول: انی علیّ عیدٌ ولیس عندی نفقةٌ فاستسلفتُ سبعین دینارًا لنفقة اھلی، فبینا انا کذلک، اذ اتانی رجلٌ من قریش یشتکی الیّ الحاجة، فاخبرتُه خبری، وقلتُ له: خُذ ما تحبُّ، فقال لی: ما یقنعنی الا اکثر من ھذہ الدنانیر، فقلت له: فخُذھا، وبتُّ وما معی دینار ولا درھم، فبینا انا فی منزلی اذا اتانی رسول جعفر بن یحیی البرمکیؒ، یقول: اَجِبِ الوزیرَ، فاجبتُه، فقال: ما شانک؟ فی ھذہ اللیلة! فھتف بی ھاتفٌ، کلما دخلتُ فی النوم، یقول: الشافعیَّ، الشافعیَّ، فاخبرتُه الخبر، فاعطانی خمس مائة دینار، ثم قال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ازیدہ؟ فاعطانی خمس مائۃ اخری، فلم یزل یزید فی حتی اعطانی الفی دینار۔

حل لغات یؤثرون ایثار آپنے پر دوسروں کو ترجیح دینا، خصاصۃ خصّ (س) خصاصاً محتاج ہونا ربیع بن سلیمان بن عبدالجبار ابو محمد مرادی مصری صاحب امام شافعیؒ متوفی ۲۷۰ھ، الشافعی محمد بن ادریس بن العباس ائمہ اربعہ میں سے مشہور امام ہیں۔ آپکی شخصیت محتاج تعارف نہیں صرف تبرکاً کچھ لکھا جاتا ہے آپ بمقام عسقلان ۱۵۰ھ میں پیدا ہوئے اور دو برس کے سن میں مکہ معظمہ لائے گئے وہیں پرورش پائی بچپن سے نشانہ بازی تیراندازی اور طلب علم کا شوق تھا۔ آپنے قاری مکہ اسمٰعیل بن قسطین سے قرآن تجوید پڑھا اور علوم ادبیہ لغت وشعر اور ایام عرب جوانی تک حاصل کئے فقہ مسلم زنجی اور امام محمد شیبانی کی کتابوں سے حاصل کیا اور حدیث امام مالکؒ سے حاصل کی، پندرہ سال کی عمر میں مسلم بن خالد نے فتویٰ دینے کی اجازت دیدی احمد بن سیار کا قول ہے کہ اگر امام شافعی نہ ہوتے تو اسلام مٹ جاتا ابوداؤد کا قول ہے کہ شافعی نے کبھی حدیث میں غلطی نہیں کی، حمیدی ان کو سید الفقہاء کہتے تھے آپ آخر عمر میں مصر تشریف لے گئے اور وہیں سکونت اختیار فرمائی اور آخر رجب ۲۰۴ھ میں پیوند خاک ہوگئے۔ فاستسلفت میں نے قرض لیا، جعفر بن یحییٰ دیکھو صـ۱۰۱، یہتف (ض) ہتفاً۔ الحمامۃ کبوتری کاکو کو کرنا، بتافا چلا کر بلانا۔ الشافعی فعل محذوف کی وجہ سے منصوب ہے ای ادرک الشافعی۔

تشریح

ربیع بن سلیمان کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعیؒ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ایک مرتبہ عید ایسے موقعہ پر آئی کہ خرچ کیلئے میرے پاس ایک کوڑی نہ تھی میں نے اہل وعیال کے لئے ستر اشرفیاں قرض لیں اور لے کر آیا ہی تھا کہ ایک قریشی نے آکر ضرورت کا اظہار کیا میں نے اس کو پورا قصہ سنا کر کہدیا جتنی ضرورت ہو لے لو" اس نے کہا مجھے تو اس سے بھی زیادہ کی ضرورت ہے میں نے کہا بہت اچھا، سب لے لو (وہ اشرفیاں لے کر چلا گیا) اور میں نے اس حالت میں رات گذاری کہ نہ میرے پاس اشرفی تھی، نہ درہم، پس میں ابھی گھر ہی میں تھا کہ جعفر بن یحییٰ برمکی کے قاصد نے آکر کہا کہ آپ کو وزیر نے یاد کیا ہے۔ میں جعفر کے پاس گیا تو اس نے کہا: آج کی شب آپ پر کیا گذری، کیونکہ میں جب بھی سونے کا ارادہ کرتا تھا تو ہاتف کہتا تھا کہ امام شافعی کے پاس جا اور ان کی خبر لے، میں نے اپنا پورا قصہ سنا دیا تو اس نے مجھے ۵۰۰ اشرفیاں دے کر کہا: اور دوں؟ پس پانچسو اور دیدیں اور زیادہ کرتا رہا یہاں تک کہ دو ہزار اشرفیاں دے دیں۔

خدا گر بحکمت بہ بندد دری ✺ کشاید بفضل و کرم دیگرے

وکان (الشافعی) شاعراً مجیداً قال ابو القاسم بن الازرق: دخلت علیہ فقلت: یا ابا عبد اللہ اما تنصفنا؟ لک ھذا الفقہ تفوز بفوائدہ، ولنا ھذا الشعر وقد جئت تدا خلنا فیہ، فاما افردتنا واشرکتنا فی الفقہ، وقد اتیت بابیات ان اجزتہا بمثلہا ثبت من الشعر، وان عجزت ثبت منہ، فقال لی: ایہ: یا ھذا! فانشدتہ ھذا الکلام، ؎

ماھمتی الامقارعۃ العدی	خلق الزمان، وھمتی لم تخلق	والناس اعینھم الی سلب الغنی
لا ینظرون الی الحجا والاولق	لکن من رزق الحجی حرم الغنی	ضدان مفترقان ای تفرق
لو کان بالحیل الغنی لوجدتنی	بنجوم اقطار السماء تعلقی	

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فقال الشافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، الا قلت کما اقول ارتجالا ؎

ان الذی رزق الیسار فلم ینل	حمدًا ولا اجرًا لغیر موفق	فالجد بینی کل امر شاسع
والجد یفتح کل باب مغلق	فاذا سمعت بان مجدودًا حوی	اعودًا فاثمر فی یدیہ فحقق
واذا سمعت بان محرومًا اتی	ماءً لیشربہ، فغاض فصدق	واحق خلق اللہ بالھم امرؤ
ذو ھمۃ یبلی بعیش ضیق	ومن الدلیل علی القضاء وکونہ	بؤس اللبیب وطیب عیش الاحمق

فقلت لہ: لا قلت شعرًا بعدھا ۔

حل لغات مجیدا اجاد سے اسم فاعل ہے عمدہ اشعار کہنے والا، اجز تہا اجازۃ دوسرے کے مصرعہ کو نظم کرکے پورا کرنا ایہ اسم فعل ہے بمعنی ہات، مقار ایک کا دوسرے کو تلوار مارنا الغدی جمع عدو، خلق (ن، س، ک) خلقا خلوقۃ۔ الثوب پرانا ہونا، الجا عقل جا، جمود، جما (ن) جمودا ٹھہرنا، اولق ایلاقا پاگل ہونا، ولق (ض) ولقانی الیسر جلدی چلنا ای اس کے مواقع استعمال مختلف ہیں (۱) شرطیہ جیسے ایا تضرب اضرب (۲) استفہام جیسے ایکم اتی، تم میں سے کون آیا (۳) موصول جیسے سلم علی ایہم افضل، انیں سے جو افضل ہے اس کو سلام کر (۴) دلالت برکمال اس صورت میں نکرہ کی صفت واقع ہوتا ہے جیسے رجل ای رجل، بہت کامل آدمی ہے اور کبھی معرفہ سے حال واقع ہوتا ہے جیسے مررت لبعد اللہ ای رجل (۵) منصوب مطلق جیسے ضدان مفترقان ای تفرق ای ہما شیئان متباینان تباینا کالما (۶) برائے تنبیہ مخاطب اسوقت منادی موصوف باللام پر یا کے بعد داخل ہوتا ہے جیسے یا ایہا الرجل الجیل جمع جیلۃ، ارتجالا مصدر بمعنی فاعل ہے اور الشافعی سے حال ہے ای فقال الشافعی مرتجلا لہ یا اقول کی ضمیر مستتر سے حال ہے ای اقول حال کونی مرتجلا یا مصدر محذوف کی صفت ہے ای الا قلت قولا ارتجالا۔ فی البدیہہ کہنا، الجد بالفتح نصیب بالکسر کوشش شاسع شسع (ف) شسوعا المنزل دور ہونا فہو شاسع، مجدود صاحب نصیب، حوی (ض) حواۃ جمع کرنا، عود لکڑی، غاض، الماء پانی کا نیچے اتر جانا، بؤس بئس (س) بؤسا سخت حاجت مند ہونا، لیسفہ پاگل پن کی طرف منسوب کرنا، نزہوا، الخنی بری بات۔ دعاء برتن دیکھو ص۶۸

تشریح :۔ امام شافعیؒ (فقیہہ وقت ہونے کے ساتھ ساتھ بہت اچھے شاعر بھی تھے، ابو القاسم بن الازرق کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا: ابو عبد اللہ! کیا آپ ہمارے ساتھ انصاف نہیں کریں گے آپ کے پاس تو فقہ ہے جس کے فوائد سے آپ کامیاب ہوتے ہیں اور ہمارے لئے یہ شعر و شاعری کا مشغلہ ہے مگر آپ اسمیں بھی مداخلت کرتے ہیں، یا تو آپ ہم کو شعر گوئی کیلئے تنہا کر دیجئے یا پھر فقہ میں بھی شریک کر لیجئے میں کچھ اشعار لایا ہوں اگر آپ نے ان پر گرہ لگا دی تو میں شعر گوئی سے توبہ کر لونگا اور اگر آپ عاجز رہ جاتے ہیں تو آپ کو توبہ کر لینی چاہیئے آپنے فرمایا سناؤ، پس میں نے یہ کلام سنایا ؎ ماہمتی الخ (۱) میرا عزم صرف دشمنوں سے ٹکرانا ہے، زمانہ پرانا ہو گیا لیکن میری ہمت پرانی نہیں ہوئی (۲) لوگوں کی نگاہیں مال چھیننے کی جانب ہیں عقل و جنوں کی طرف نظر نہیں اٹھاتے (۳) لیکن جنہیں عقل نصیب ہے وہ مال سے محروم ہیں دونوں بہت متضاد چیزیں ہیں (۴) اگر مالداری تدبیروں سے حاصل ہوتی تو تو میرا تعلق آسمان کے ہر چہار جانب کے ستاروں سے یا تا؟

؎ فلک بمردم ناداں دہد زمام مراد ❊ تو اہل فضلی و دانش ہمیں گناہت بس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام شافعیؒ نے فرمایا: تو نے میری طرح فی البدیہہ کیوں نہیں کہا ؎ ان الذی الخ جسے مال و اہری نصیب ہوئی اور اس نے شکر و ثواب نہ پایا وہ بدنصیب ہے۔ (۲) پس سعی برامر بعید کو قریب اور ہر بند دروازے کو کھول دیتی ہے (۳) جب تو نے کہ کسی خوش نصیب نے لکڑیاں جمع کیں اور وہ اس کے ہاتھ میں پھل دار ہو گئیں تو اس کو مان لے (۴) اور جب تو نے کہ بدنصیب پانی کے پاس آیا تاکہ وہ پانی پیے اور پانی خشک ہو گیا تو اس کی بھی تصدیق کر (۵) اللہ کی مخلوق میں سب سے زیادہ بابہت وہ ہے جس کی آزمائش تنگی عیش سے ہو (۶) قضا و قدر اور اس کے ہونے کی دلیل عقلمند کا سختیاں جھیلنا اور احمق کا خوش عیش ہونا ہے، ابوالقاسم کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعیؒ سے کہا کہ آئندہ شعر کبھی نہیں کہوں گا۔"

وسمع رجلاً یسفّه علی رجل من اهل العلم، فقال لاصحابه: نزّهوا اسماعکم عن استماع الخنا کما تنزّهون السنتکم عن النطق به، فانّ المستمع شریک القائل فانّ السفیه ینظر الی اخبث شئ فی وعائه، فیحرص علی ان یفرغه فی اوعیتکم۔

ایک مرتبہ آپ نے ایک شخص کو ایک صاحب علم کی برائی کرتے ہوئے سنا تو آپ نے ہم نشینوں سے کہا: کانوں کو بری باتیں سننے سے بھی اسی طرح پاک رکھو جس طرح بری باتیں کرنے سے تم اپنی زبانوں کو پاک رکھتے ہو کیونکہ سننے والا کہنے والے کا شریک ہے، کمینہ آدمی اپنے ظرف کی خباثت کو دیکھتا ہے اور تمہارے ظرف میں انڈیلنا چاہتا ہے:

الاغتیاب و تعظیمه

غیبت اور اس کی برائی!

؎ کسے کہ پاک نسازد دہن زغیبت خلق ❁ ہماں کلید در دوزخست مسواکش (صائب)

؎ زباں آمد از بہر شکر و سپاس ❁ بغیبت نگردانندش حق شناس (سعدیؒ)

قال النبی صلی اللہ علیه وسلم اذا قلتَ فی الرجل ما فیه فقد اغتبتَه واذا قلتَ ما لیس فیه فقد بَهَتَّه، ومرّ محمد بن سیرین بقوم، فقام الیه رجلٌ منهم، فقال. ابا بکر! انّا قد نلنا منك فحلّلنا، فقال: انی لا اُحلّ ما حرّم اللہ۔

وکان رقبة بن مصقلة جالسًا مع اصحابه، فذکروا رجلاً بشئ فاطلع ذلك الرجل، فقال بعض اصحابه: الا اُخبره بما قلنا فیه لئلا یکون غیبةً، قال: اُخبره حتی یکون نمیمةً۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حل لغات الاغتیاب دیکھو صفحہ ۶۵ بہتہ دبا بہتہ بہتان لگانا، محمد بن سیرین دیکھو صفحہ ۹، رقبہ بن مصقلہ عبدی کوفی متوفی ۱۲۹ھ ثقہ مزاح، ثقہ اور مامون تھے، نمیمۃ چغل خوری:

تشریح: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر تو نے کسی شخص کے بارے میں اسکے پیٹھ پیچھے) ایسی بات کہی جو اس میں ہے تب تو تو نے اس کی غیبت کی اور اگر ایسی بات کہی جو اس میں نہیں ہے تو تو نے اس کو تہمت لگائی: ایک مرتبہ حضرت محمد بن سیرین ایک قوم کے پاس کو گذرے ان میں سے ایک شخص اٹھ کر بولا۔ ابوبکر! ہم نے آپکی برائی کی ہے اس کو حلال کر دیجئے اپنے فرمایا جس چیز کو خدا نے حرام کر دیا ہے میں اس کو حلال نہیں کر سکتا،

؎ آنکس کہ لوائے غیبت افراختہ است ❊ از گوشت مردگاں غذا ساختہ است

حضرت رقبہ بن مصقلہ اپنے ساتھیوں کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ کچھ لوگوں نے ایک شخص کی برائی کی اتفاق سے وہ شخص بھی آگیا تو ان میں سے ایک شخص نے کہا، ہم نے اس کے بارے میں جو کچھ کہا ہے وہ اس کو بتلا دیں تاکہ غیبت نہ ہو۔ آپنے فرمایا: بتلا دو تاکہ چغل خوری بھی ہو جائے۔

فائدہ: امام سخاوی نے "المقاصد الحسنہ" میں ذکر کیا ہے کہ تین آدمی ہیں اگر انکی برائی ظاہر کیجائے تو یہ غیبت میں داخل نہیں اوّل ظالم بادشاہ دوم کھلم کھلا فسق ظاہر کرنے والا فاسق سوم وہ بدعتی جو لوگوں کو بدعت کی طرف بلاتا ہو، حدیث میں ہے" اذکروا الفاجر بما فیہ کی یحذرہ الناس:۔

عزۃ دینیۃ تفوق عزۃ دنیویۃ

دینی عزت دنیاوی عزت پر فائق ہے

اخرج ابن عساکر من طرق ان ھشام بن عبد الملک حج فی خلافۃ ابیہ فطاف بالبیت فجھد ان یصل الی الحجر لیستلمہ فلم یقدر علیہ فنصب لہ منبر وجلس علیہ ینظر الی الناس ومع اھل الشام اذ اقبل علی بن الحسین بن علی کرم اللہ وجوھھم وکان من احسن الناس وجھا واطیبھم ارجا فطاف بالبیت فلما بلغ الی الحجر تنحی لہ الناس حتی یستلمہ فقال رجل من اھل الشام من ھذا الذی ھابہ الناس ھذہ الھیبۃ فقال ھشام لا اعرفہ مخافۃ ان یرغب الناس فیہ اھل الشام وکان الفرزدق حاضرا فقال الفرزدق لکنی اعرفہ فقال لناس من ھو یا ابا فراس فقال الفرزدق ؎

ھذا الذی تعرف البطحاء وطأتہ ❊ والبیت یعرفہ والحل والحرم ❊ ھذا علی رسول اللہ والدہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امست بنورهداه تهتدی الامم | هذا ابن خیر عباد الله کلهم | هذا التقی النقی الطاهر العلم
اذا رأته قریش قال قائلها | الی مکارم هذا ینتهی الکرم | یغضی لذروة العز التی قصرت
عن نیلها عرب الاسلام والعجم | یکاد یمسکه عرفان راحته | رکن الحطیم اذا ما جاء یستلم
فی کفه خیزران ریحه عبق | من کف اروع فی عرنینه شمم | یغضی حیاء ویغضی من مهابته
فما یکلم الا حین یبتسم | من جده دان فضل الانبیاء له | وفضل امته دانت له الامم
ینشق نور الهدی عن نور غرته | کالشمس ینجاب عن اشراقها القتم | مشتقة من رسول الله نبعته
طابت عناصره والخیم والشیم | هذا ابن فاطمة ان کنت جاهله | بجده انبیاء الله قد ختموا
الله شرفه قدما وفضله | جری بذا لک فی لوح له القلم | کلتا یدیه غیاث عم نفعهما
یستوکفان ولا یعروهما عدم | سهل الخلیقة لا تخشی بوادره | یزینه الخلتان الحلم والکرم
حمال اثقال اقوام اذا اقترضوا | حلو الشمائل تحلو عنده نعم | ما قال لا قط الا فی تشهده
لولا التشهد کانت لاءه نعم | عم البریة بالاحسان فانقشعت | عنها الغیاهب والاملاق والعدم
من معشر حبهم دین وبغضهم | کفر وقربهم منجا ومعتصم | مقدم بعد ذکر الله ذکرهم
فی کل بدء ومختوم به الکلم | یستدفع السوء والبلوی بحبهم | ویسترادبه الاحسان والنعم
ان عد اهل التقی کانوا ائمتهم | او قیل من خیر اهل الارض قیلهم | لا یستطیع جواد شأو غایتهم
ولا یدانیهم قوم وان کرموا | هم الغیوث اذا ما ازمة ازمت | والاسد اسد الشری والباس محتدم
لا یقبض العسر بسطا من اکفهم | سیان ذلک ان اثروا وان عدموا | یابی لهم ان یحل الذم ساحتهم
خلق کریم واید بالندی هضم | ای الخلائق لیست فی رقابهم | لاولیة هذا اول نعم
من یعرف الله یعرف اولیة ذا | فالدین من بیت هذا ناله الامم | ان کنت تنکره فالله یعرفه
والعرش یعرفه واللوح والقلم | ولیس قولک من هذا بضائره | العرب تعرف من انکرت والعجم

فغضب هشام وامر بحبس الفرزدق بعسفان بین مکة والمدینة وبلغ ذلک علی بن الحسین فبعث الی الفرزدق بافنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عشر الف درهم وقال عند ابا فراس فلو كان عندنا اكثر من هذا لوصلناك فقال يا ابن رسول الله ما قلت ما قلت الا غضبا لله عز وجل ولرسوله وما كنت لاخذ عليه شيئا فقال شكر الله لك غيرانا اهل بيت اذا انفذنا امرا لم نعد فنقيلها وجعل يهوهشاما وهو في الحبس فبعث له واخرجه

حل لغات: ابن عساکر دیکھو ص۱۳۵ ہشام بن عبدالملک دیکھو ص۱۸۵ جہد (ف) جُہدا کوشش کرنا۔ الحجر، حجرا سود مراد ہے، یستلم استلاما چومنا، بوسہ دینا، علی بن الحسین بن علیؓ بن ابی طالب آپکی کنیت ابوالحسن ہے آپ سادات تابعین میں سے ہیں آپکی والدہ شاہ فارس یزدجرد کی صاحبزادی "سلامہ" تھیں آپکی ولادت ۳۸ھ میں ہے اور وفات ۹۴ھ میں ہے آپ عالی مرتبت، کثیر الحدیث ثقہ اور مامون تھے۔ اَرِجا خوشبودار ج (س) ارجا خوشبو مہکنا (ض) اَرِج تحی علیحدہ ہوجانا الفرزدق دیکھو ص۸۵ البطحاء مکہ کی پتھریلی زمین، کشادہ نالہ جس میں ریت اور چھوٹی کنکریاں ہوں ج بطاح بطح (ف) بَطْحا۔ ہ بچھانا، منہ کے بل گرانا وطائة موضع قدم تیمی (ض) تَمیا، نماز۔ الحدیث کسی کی جانب نسبت کرنا، ذروة دیکھو ص۷۶ قصرت (ن) قصورا۔ عن الامر عاجزی کیوجہ سے چھوڑ دینا، عرفان معرفت، راحتہ، ہتھیلی، خطیم وہ جگہ جو رکن اور زمزم اور مقام ابراہیم کے درمیان ہے، کف دیکھو ص۴۲ نیّر مرزن ہر نرم لکڑی جو خیازر، عصار شاہی، عَبَق بھرپور کدار خوشبو، عبق (س) عبقا۔ المکان بالطیب جگہ کا خوشبو سے بھرک اُٹھنا، اروع حسن یا بہادری وغیرہ سے تعجب میں ڈالنے والا، عرنین ناک ج عرانین شمم ناک کے بانسہ کی بلندی حسن وہمواری کیساتھ، یغضی اغضاء۔ عینہ آنکھ بند کرنا۔ دان دیکھو ص۶۵ غرة مراد پیشانی، ینجاب تاریکی کا چھٹ جانا۔ العتم رات کی تاریکی، نبعة بنع کا واحد ہے ایک درخت کا نام ہے جس سے تیر کمان بنائے جاتے ہیں یقال ہو من نبعة کریمۃ وہ شریف خاندان سے ہے خیم خصلت، طبیعت، یستوکفان استیکافا۔ الماء پکانا، لایعروہما (ن) عرو پیش آنا، بوادر جمع بادرة غصہ کی تیزی، اثقال جمع ثقل بوجھ، انقشعت بمعنی زالت، الغیاہب جمع غیہب تاریکی، الاملاق اپنا تمام مال خرچ کرکے محتاج ہوجانا، سماء غایت مرتبہ سماوات، الغیوث جمع غیث بارش، ازمۃ سختی، قحط، ازمت (ض) ازما، ازوما۔ الدھر علیہ سخت ہونا، الشری فرات کی جانب شیروں کی رہنے کی جگہ ..... جس کو بطور مثال کے پیش کرتے ہیں ساحۃ صحن خانہ، بضم مضموم، ید مضموم فیاض ہاتھ، ضائر، اسم فاعل ہے ضار (ض) ضیرا نقصان پہنچانا، عسفان مکہ سے دو مرحلہ دور ایک جگہ ہے۔

تشریح:

ابن عساکر نے بطرق مختلفہ تخریج کی ہے کہ ہشام بن مالک اپنے والد کے دور خلافت میں حج کے لئے گیا اور خانہ کعبہ کے طواف کے بعد اس نے ہر چند کوشش کی کہ حجر اسود کو بوسہ دے مگر قادر نہ ہوسکا پس اس کے لئے ایک منبر رکھا گیا اور وہ اس پر بلند ہوکر لوگوں کو دیکھنے لگا اس کے ساتھ ملک شام کے بہت سے آدمی تھے اتنے میں حضرت علیؓ بن حسینؓ بن علیؓ تشریف لائے جو بڑے خوبصورت اور نہایت پاکیزہ تھے، جب طواف سے فارغ ہوکر حجر اسود کے پاس آئے تو مجمع آپکی خاطر ایک طرف کو ہوگیا اور آپنے (اطمینان وسکون کیساتھ) حجر اسود کو بوسہ دیا ایک شامی نے پوچھا: یہ کون ہے؟ جس کی لوگ اتنی عظمت کررہے ہیں۔ ہشام نے کہا میں اس سے واقف نہیں اس اندیشہ سے کہ مبادا اہل شام اسکی طرف مائل ہوجائیں، وہاں فرزدق بھی موجود تھا۔ اس نے کہا میں پہچانتا ہوں، لوگوں نے کہا: کون ہے یہ؟ اے ابوفراس! فرزدق نے کہا ● ہذا الذی (اھ ۱۱) یہ وہ شخص ہے جس کو ارض بطحاء نرم زمین، بیت اللہ حل وحرم سب پہچانتے ہیں (۲) یہ علی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے دادا ہیں۔ انہیں کے نور سے تو قومیں ہدایت پارہی ہیں (۳) یہ اللہ کے بندوں میں سے بہتر شخص کا صاحبزادہ ہے، یہ صاف ستھرا، پرہیزگار،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پاکیزہ اور سردار ہے (۴) جب ان کو اہل قریش دیکھتے ہیں تو ان میں سے کہنے والا (بے ساختہ) کہہ اٹھتا ہے کہ اس کے افعال کیا ہیں تک لوگوں کی بزرگی کی انتہا ہے (۵) یہ شخص عزت کے ایسے اعلیٰ مقام پر پہنچا ہوا ہے جس کے حاصل کرنے سے عربی و عجمی سب عاجز ہیں

(۶) قریب ہے کہ حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت رکن حطیم ان کو روک لے کیونکہ وہ ان کی ہتھیلی کو پہچانتا ہے (۷) ان کے ہاتھ میں عصائے شاہی ہے جس کی خوشبو حسین متھیلی سے مہک رہی ہے اور ان کی ناک حسین و ہموار ہے (۸) یہ از روئے حیا نگاہیں نیچی رکھتا ہے اور انکی ہیبت سے نگاہیں نیچی رکھی جاتی ہیں جب وہ تبسم کرتا ہے تو حاضرین کو کلام کرنے کی ہمت ہوتی ہے (۹) یہ وہ شخص ہے جس کے نانا کی وجہ سے نبیوں کی بزرگی عزت پائی ہے اور ان کی اُمت کی بزرگی کیوجہ سے امم سابقہ و لاحقہ عزت پائے ہیں۔ ان کی منور پیشانی کی تابانی سے ہدایت کا نور پھیل رہا ہے، جس طرح طلوع آفتاب سے رات کی تاریکی کافور ہو جاتی ہے (۱۱) ان کا شریف خاندان حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشتق ہو ان کی اصل، عادت، خصلت سب پاکیزہ ہے (۱۲) یہ حضرت فاطمہ کا صاحبزادہ ہے، اگر تو ان سے ناواقف ہے، ان کے جد امجد پر نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے (۱۳) اللہ ہی نے انکو شرافت و بزرگی عطا کی ہے جس کے متعلق لوح محفوظ میں قلم جاری ہو چکا ہے (۱۴) ان کے دونوں ہاتھ مستغاث ہیں جن کا فیض عام ہے، ان سے بخشش طلب کیجاتی ہے اور ان پر کبھی افلاس طاری نہیں ہوتا (۱۵) یہ نرم خو ہیں ان سے بیجا غیظ و غضب کا اندیشہ نہیں ہے ان کو بردباری اور بزرگی دو خصلتوں نے زینت بخشی ہے (۱۶) جب کوئی قوم قرض طلب کرتی ہے تو یہ ان کے بوجھ کو برداشت کرتے ہیں، ان کی تمام عادتیں میٹھی ہیں، ان کے نزدیک بوقت سوال کلمہ "نعم" ہی اچھا ہے (یعنی کبھی انکار نہیں کرتے) (۱۷) انہوں نے تشہد کے علاوہ کبھی کلمہ "لا" استعمال ہی نہیں کیا۔ اگر تشہد نہ ہوتا تو ان کے ہاں کلمہ "لا" کبھی نعم ہی ہوتا۔

(۱۸) یہ احسان کے ذریعہ تمام مخلوق پر چھا گئے ہیں پس انکی وجہ سے مخلوق سے تاریکی۔ افلاس، فقر و فاقہ دور ہو گیا (۱۹) یہ ایسی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں جن سے محبت رکھنا عین دین ہے اور دشمنی رکھنا کفر ہے اور ان کی قربت باعث نجات و ذریعہ حفاظت ہے (۲۰) ہر چیز میں اللہ کے ذکر کے بعد ان کا ذکر مقدم ہے اور انہیں کے ذکر سے کلام ختم کیا جاتا ہے (۲۱) ان کی محبت کے ذریعہ بلائیں اور مصیبتیں دور کی جاتی ہیں اور انہیں کے ذریعہ بخشش و نعمت میں اضافہ کرایا جاتا ہے (۲۲) اگر پرہیزگاروں کو شمار کیا جائے تو یہ ان کے پیشوا ہوتے ہیں اور اگر یہ سوال کیا جائے کہ زمین پر سب سے بہتر کون ہے تو جواب یہ ہوتا ہے کہ یہی ہیں (۲۳) کوئی سخی ان کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا اور نہ کوئی قوم انکے برابر ہو سکتی ہے خواہ کتنی شریف ہو (۲۴) جب کبھی قحط سالی زیادہ ہوتی ہے تو یہ برسنے والے بادل کی طرح ہوتے ہیں اور خوف و ہراس کیوقت یہ شیر کے شیروں کی طرح ہوتے ہیں (۲۵) ان کی ہتھیلیوں کی کشادگی کو فقر و فاقہ تنگ نہیں کر سکتا۔ ان کے ہاں آسودگی و تنگی دونوں برابر ہیں (۲۶) ان کی آمد آمد کرنے سے ان کے اخلاق حمیدہ اور دیالو اور فیاض ہاتھ روکتے ہیں (۲۷) مخلوق میں کون ایسا ہے جس کی گردن میں ان کی اولیت اور ان کے فضل کا طوق نہ ہو (۲۸) جو شخص خدا کو پہچانتا ہے وہ ان کی اولیت کو بھی پہچانتا ہے کیونکہ تمام لوگوں نے انہیں کے گھر لنے سے دین حاصل کیا ہے (۲۹) اگر تو ان کو نہیں جانتا تو خدا ان کو جانتا ہے اور عرش، لوح محفوظ اور قلم بھی ان کو جانتے ہیں (۳۰) تیرا یہ کہنا "یہ کون ہے!" ان کے لئے مضر نہیں۔ کیونکہ جس کا تو انکار کر رہا ہے اس کو عربی اور عجمی سب جانتے ہیں:

یہ اشعار سن کر ہشام کو غصہ آ گیا اور مکہ و مدینہ کے درمیان مقام عسفان میں فرزدق کو قید کر لیا۔ جب حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ کو اسکی اطلاع ہوئی تو آپ نے فرزدق کے پاس بارہ ہزار درہم بھیجے اور معذرت کرتے ہوئے کہا کہ اگر ہمارے پاس اس سے زیادہ ہوتے تو ہم زائد پیش کرتے فرزدق نے کہا: فرزند رسول! میں نے جو کچھ کہا ہے وہ صرف اللہ اور اللہ کے رسول کیلئے غصہ کیوجہ سے کہا ہے کچھ لینے کی غرض سے نہیں کہا، آپ نے فرمایا: آپکا بہت بہت شکریہ، بات یہ ہے کہ ہم اہل بیت ہیں جب کوئی کام کر گزرتے ہیں تو اسمیں لوٹتے نہیں۔ پس فرزدق نے آپکے ہدیہ کو قبول کر لیا اور قید خانہ میں بھی ہشام کی بجو کرار ہا یہانتک کہ ہشام نے اس کو رہا کر دیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(تنبیہ) مذکورہ بالا اشعار فرزدق کے ہیں یا کسی اور کے؟ نیز ممدوح حضرت زین العابدین علی بن حسین بن علی ہیں یا کوئی اور؟ اس میں رواۃ کا اختلاف ہے صاحب کتاب نے بحوالہ ابن عساکر یہ اشعار حضرت علی بن حسین کی شان میں فرزدق شاعر کے قرار دیئے ہیں حماسی نے بھی اسی کی تصحیح کی ہے۔ علامہ کمال الدین محمد بن موسیٰ دمیری نے بھی ترتیب اشعار میں قدرے اختلاف کے ساتھ اپنی کتاب "حیوۃ الحیوان" میں اسی طرح نقل کئے ہیں، لیکن بعض حضرات نے کہا ہے کہ یہ اشعار قثم بن عباس کی شان میں داؤد بن سلم کے ہیں اور بعض کے نزدیک عبداللہ بن عبدالملک کی شان میں حزین لیثی شاعر کے ہیں ابوالفرج نے اسی کو صحیح مانا ہے بعض حضرات کے نزدیک صاحب اشعار خالد بن یزید ہے اور ممدوح قثم، ابوالفرج کے نزدیک اشعار کی روایت یوں ہے ؎

اللہ یعلم ان قد جبت ذا یمن × ثم العراقین لا یثنینی الہمام، ثم الجزیرۃ اعلاہا واسفلہا × کذاک تسری علی الاہوال بی القدم
ثم الموالم قد اوطأ تہا منا × وحیث حلق عند الجمرۃ اللمم، قالوا دمشق بنیک الخیر بہا × ثم ائت مصر فثم النائل العمم
لما وقفت علیہ فی الجموع ضحی × وقد تعرضت الحجاب والخدم، حییتہ بسلام وہو مرتفق × وضجۃ القوم عند الباب تزدحم
فی کف خیزران اہیف یقضی حیاء، اہ تری رؤس بنی مروان خاضعۃ × یمشون حول رکابیہ وما ظلموا × ان ہش یشوالہ واستبشر واجذلوا
وان عبوا عنفوا او اعرضہ وجموا، کلتا یدیہ ربیع عند ذی خلف × بحر یفیض وہذی عارض ہزم،

جو لوگ یہ اشعار داؤد بن سلم کے مانتے ہیں وہ قثم بن العباس کی شان میں یہ دو شعر بھی روایت کرتے ہیں ؎

یکاد یمسکہ عرفان راحتہ × رکن الحطیم اذا ما جاء یستلم، کم صارخ بک من راج ورا جیہ × فی الناس یا قثم الخیرات یا قثم،

مناظرۃ ابن عباس رضی اللہ عنہما مع الخوارج خذلہم اللہ

حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہ) کا مناظرہ خوارج کیساتھ (خدا ان کو خوار کرے)

اسند النسائی فی سننہ الکبریٰ فی خصائص علی الی ابن عباس رضی اللہ عنہم قال لما خرجت الحروریۃ اعتزلوا فی دار وکانوا ستۃ الاف فقلت لعلی یا امیر المؤمنین ابرد بالصلوٰۃ لعلی اکلم ہؤلاء القوم قال انی اخافہم علیک قلت کلا فلبست ثیابی و مضیت الیہم حتی دخلت علیہم فی دارہم مجتمعون فیہا فقالوا مرحبا بک یا ابن عباس ما جاء بک قلت اتیتکم من عند اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم المہاجرین والانصار ومن عند ابن عم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصہرہ وعلیہم نزل القرآن وہم اعرف بتاویلہ منکم ولیس فیکم منہم احد جئت لابلغکم ما یقولون وابلغہم ما تقولون فانتحی لی نفر منہم قلت ہاتوا ما نقمتم علی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابن عمہ وختنہ وأول من آمن بہ قالوا ثلاث قلت ما ہی قالوا احدہن انہ حکم الرجال فی دین اللہ وقد قال اللہ تعالیٰ ان الحکم الا للہ قلت ہذہ واحدۃ قالوا واما الثانیۃ فانہ قاتل ولم یسب ولم یغنم فان کانوا کفارا فقد حلت لنا نساؤہم واموالہم وان کانوا مؤمنین فقد حرمت علینا دماؤہم قلت ہذہ اخری قالوا واما

www.KitaboSunnat.com

الثالثة فانه محا نفسه من امیر المؤمنین فان لم یکن امیر المؤمنین فانه یکون امیر الکافرین قلت هل عندکم شیٔ غیر هذا قالوا حسبنا هذا قلت ارأیتم ان قرأت علیکم من کتاب اللہ وحدثتکم من سنة نبیه صلی اللہ علیه وسلم ما یرد قولکم هذا ترجعون قالوا اللهم نعم قلت اما قولکم انه حکم الرجال فی دین اللہ فانا اقرأ علیکم ان قد صیر اللہ حکمه الی الرجل فی ارنب ثمنها ربع درهم قال تعالی لا تقتلوا الصید وانتم حرم الی قوله یحکم به ذوا عدل منکم وقال فی المرأة وزوجها وان خفتم شقاق بینهما فابعثوا حکما من اهله وحکما من اهلها انشدکم اللہ احکم الرجال فی حقن دمائهم وانفسهم و اصلاح ذات بینهم احق ام فی ارنب ثمنها ربع درهم قالوا اللهم بل فی حقن دمائهم واصلاح ذات بینهم قلت اخرجت من هذه قالوا اللهم نعم قلت واما قولکم انه قاتل ولم یسب ولم یغنم اتسبون امکم عائشة فتستحلون منها ما تستحلون من غیرها وهی امکم لئن فعلتم لقد کفرتم وان قلتم لیست امنا فقد کفرتم قال اللہ تعالی النبی اولی بالمؤمنین من انفسهم وازواجه امهاتهم فانتم بین ضلالتین فأتوا منها بمخرج اخرجت من هذه الاخری قالوا اللهم نعم قلت واما قولکم انه محا نفسه من امیر المؤمنین فان رسول اللہ صلی اللہ علیه دعا قریشا یوم الحدیبیة علی ان یکتب بینه وبینهم کتابا فقال اکتب هذا ما قاضی علیه محمد رسول اللہ فقالوا واللہ لو کنا نعلم انک رسول اللہ ما صددناک عن البیت ولا قاتلناک ولکن اکتب محمد بن عبد اللہ فقال واللہ انی لرسول اللہ وان کذبتمونی یا علی اکتب محمد بن عبد اللہ فرسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم خیر من علی وقد محا نفسه ولم یکن محوه ذلک محوا من النبوة اخرجت من هذه الاخری قالوا اللهم نعم فرجع منهم الفان وبقی سائرهم فقتلوا علی ضلالتهم قتلهم المهاجرون والانصار۔

حل لغات: ابن عباس دیکھو صفحہ ۵۹ الخوارج دیکھو صفحہ ۵۵ خذلان (ن) خذلاً مدد چھوڑ دینا، النسائی ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب بن علی خراسانی مولود ۲۱۵ھ متوفی ۳۰۳ھ مشاہیر محدثین میں سے تھے۔ طلب علم کی خاطر خراسان حجاز، عراق، مصر، شام۔ جزیرہ کا سفر کیا اور وہاں کے شیوخ سے احادیث سنیں، آپ نے مختلف کتابیں تصنیف کیں جن میں زیادہ مشہور سنن المجتبیٰ ہے۔ صہر داماد جو اصہار۔ انتحی انتحاءً علیحدہ ہونا لقمتم (ض۔ س) لقماً۔ بہت مکروہ جاننا۔ ..... لم یسب (ض) سبیاً۔ قید کرنا لم یغنم (س) غنماً، غنیمۃً غنیمت حاصل کرنا، ارنب خرگوش ج ارانب حقن (ن) حقناً۔ دمہ بچانا، ما صددناک (ن) صدا روک دینا۔

تشریح:

امام نسائی نے سنن کبریٰ میں حضرت علیؓ کے فضائل کے سلسلہ میں حضرت عبد اللہ بن عباس تک روایت کو مسند کرتے ہوئے ذکر کیا ہے آپ نے فرمایا کہ جب جماعت حروریہ نے بغاوت کی تو وہ سب لوگ ایک علیحدہ مکان میں جمع ہو گئے جن کی تعداد چھ ہزار تھی، میں نے حضرت علیؓ سے کہا: امیر المؤمنین! ذرا نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھئے ممکن ہے اس قوم سے گفتگو کا موقعہ مل جائے آپ نے فرمایا: مجھے تیرا ان کی طرف سے اندیشہ ہے میں نے کہا: ہرگز نہیں (آپ بالکل خوف نہ کریں) میں کپڑے بدل کر ان کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پاس گیا اور مکان میں داخل ہو گیا وہ سب لوگ مکان میں جمع تھے انہوں نے (مجھے دیکھ کر) مرحبا کے بعد کہا: کیسے تشریف لائے؟ میں نے کہا: اصحاب نبیؐ یعنی مہاجرین، انصار، حضورؐ کے چچازاد بھائی اور ان کے داماد کے پاس سے آیا ہوں جن پر قرآن پاک نازل ہوا اور وہ تم سے زیادہ قرآن سمجھنے والے ہیں اور تم میں ان میں سے کوئی نہیں ہے اور اس لئے آیا ہوں کہ جو کچھ وہ کہتے ہیں وہ تم تک پہنچا دوں اور جو کچھ تم کہو وہ اُن تک پہنچا دوں، پس ان میں سے ایک جماعت میرے ساتھ علیحدہ ہو گئی۔ میں نے کہا: تم لوگوں کو اصحاب نبی اور ان کے چچازاد بھائی اور اس شخص سے جو سب سے پہلے ایمان لایا جو چیز ناگوار معلوم ہوتی ہے اس کو پیش کرو۔ انہوں نے کہا: تین باتیں ہیں، میں نے کہا کیا کیا؟ انہوں نے کہا: ایک تو یہ کہ اس نے (یعنی حضرت علیؓ نے) اللہ کے دین کے معاملہ میں لوگوں کو حکم مان لیا حالانکہ حکم صرف خدا کے لئے ہے۔ میں نے کہا: ایک بات تو یہ ہوئی (دوسری بات کیا ہے؟) انہوں نے کہا دوسری بات یہ ہے کہ حضرت علیؓ نے جنگ کی مگر کسی کو قیدی یا مال غنیمت حاصل کیا۔ اگر وہ لوگ (یعنی اصحاب معاویہ) کافر تھے تو ان کی عورتیں اور ان کے اموال حلال تھے اور اگر وہ مومن تھے تو پھر ان کا خون بھی حرام تھا (پھر جنگ کیوں لڑی) میں نے کہا: یہ دوسری بات ہوئی۔ انہوں نے کہا، تیسری بات یہ ہے کہ حضرت علیؓ نے اپنے نام سے "امیر المؤمنین" کو مٹا دیا۔ اگر وہ امیر المؤمنین نہیں تو امیر الکافرین ہونگے۔ میں نے کہا: اس کے علاوہ کوئی اور بات قابل اعتراض ہے، انہوں نے کہا: بس یہی کافی ہے۔ میں نے کہا: اچھا بتاؤ اگر میں تمہارے سامنے اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی حدیث پیش کروں جو تمہاری ان باتوں کی تردید کر دے تو تم رجوع کر لوگے انہوں نے کہا ہاں اللہ شاہد ہے، میں نے کہا، تمہارا جو یہ کہنا ہے کہ حضرت علیؓ نے دین کے معاملہ میں لوگوں کو حکم بنا لیا سو میں تم کو قرآن کی آیت پڑھ کر بتاتا ہوں کہ خدا نے ایک خرگوش کے بارے میں جس کی قیمت صرف ربع درہم ہے لوگوں کو حکم بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ "لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ إِلَىٰ قَوْلِهِ يَحْكُمُ بِهِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ" اسی طرح شوہر اور بیوی کے بارے میں ارشاد ہے "وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا" اب میں تم کو خدا کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ لوگوں کو ان کے خونوں اور جانوں اور اصلاح ذات البین کے سلسلہ میں حکم بنانا بہتر ہے یا ایک خرگوش کے بارے میں جس کی قیمت بھی صرف ربع درہم ہو۔ انہوں نے کہا نہیں، بلکہ خونوں کی حفاظت اور آپس کی اصلاح کیلئے (حکم بنانا بہتر ہے) میں نے کہا: اس سے تو سبکدوشی ہوئی۔ انہوں نے کہا: جی ہاں! میں نے کہا، تمہارا یہ کہنا کہ حضرت علیؓ نے قتال کیا ہے اور قید نہیں کیا اور نہ غنیمت حاصل کی تو کیا تم اپنی ماں حضرت عائشہ کو قید کرنا چاہتے ہو اور ان کے ساتھ اسی معاملہ کو حلال سمجھتے ہو جو دوسرے قیدیوں کے ساتھ حلال سمجھتے ہو اور حال یہ ہے کہ وہ تمہاری ماں ہے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو کافر ہو جاؤ گے اور اگر تم حضرت عائشہ کے ماں ہونے کا انکار کرتے ہو تب بھی کافر ہو۔ کیونکہ خداوند تعالیٰ کا ارشاد ہے "اَلنَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ" پس تم دو گمراہیوں کے درمیان ہو اس سے نکلنے کی صورت پیش کرو۔ اچھا اس سے بھی نجات ہوئی انہوں نے کہا، جی ہاں! میں نے کہا: رہا تمہارا یہ کہنا کہ حضرت علیؓ نے اپنے نام سے "امیر المؤمنین" کو مٹا دیا۔ سو حضورؐ نے حدیبیہ کے دن قریش کو بلایا تاکہ اپنے درمیان اور ان کے درمیان ایک صلحنامہ لکھوا دیں۔ آپؐ نے فرمایا "اُكْتُبْ هٰذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ" قریش نے کہا: بخدا اگر ہم کو اسکا یقین ہوتا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو ہم آپ کو بیت اللہ سے نہ روکتے اور نہ آپ سے قتال کرتے لہٰذا آپ یہ لکھئے "محمد بن عبداللہ" آپؐ نے فرمایا! بخدا میں اللہ کا رسول ہوں اگرچہ تم میری تکذیب کر رہے ہو تو لکھ علی! محمد بن عبداللہ ہی لکھ دو۔ پس حضورؐ حضرت علیؓ سے کہیں بہتر ہیں اور آپ نے بھی اپنے نام کو مٹایا مگر آپ کا نام مٹا دینا نبوت سے نام کا مٹا دینا نہ تھا۔ اچھا تیسری بات کا بھی جواب ہو گیا، انہوں نے کہا جی ہاں! پس انہیں کے دو ہزار آدمیوں نے حق کیطرف رجوع کر لیا اور باقی سب کے سب اپنی گمراہیوں پر قتل کئے گئے جن کو مہاجرین اور انصار نے قتل کیا۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یوم اُحد

واقعۂ اُحد

روی ان المشرکین نزلوا باحد یوم الاربعاء ثانی عشر شوال سنۃ ثلاث من الھجرۃ فاستشار الرسول علیہ السلام اصحابہ وقد دعا عبداللہ بن ابی بن سلول ولم یدعہ من قبل فقال ھو واکثر الانصار اقم یارسول اللہ بالمدینۃ ولا تخرج الیھم فواللہ ما خرجنا منھا الی عدو الا اصاب منا ولا دخلھا علینا الا اصبنا منہ فکیف وانت فینا فدعھم فان اقاموا اقاموا بشر مجلس وان دخلوا قاتلھم الرجال ورماھم النساء والصبیان بالحجارۃ وان رجعوا رجعوا خائبین واشار بعضھم الی الخروج فقال علیہ السلام انی رأیت فی منامی بقرۃ مذبوحۃ حولی فاولتھا خیرا ورأیت فی ذباب سیفی ثلما فاولتہ ھزیمۃ ورأیت کانی ادخلت یدی فی درع حصینۃ فاولتھا المدینۃ فان رأیتم ان تقیموا بالمدینۃ وتدعوھم فقال رجال فاتتھم بدرا واکرمھم اللہ بالشھادۃ یوم احد اخرج بنا الی عدونا وبالغوا حتی دخل فلبس لامتہ فلما رأوا ذلک ندموا علی مبالغتھم وقالوا اصنع یارسول اللہ ما رأیت فقال لا ینبغی لنبی ان یلبس لامتہ فیضعھا حتی یقاتل فخرج بعد صلوۃ الجمعۃ واصبح بشعب احد یوم السبت ونزل فی عدوۃ الوادی وجعل ظھرہ وعسکرہ الی احد وسوی صفھم وامر عبداللہ بن جبیر علی الرماۃ وقال انضحوا عنا بالنبل لا یاتونا من ورائنا وقال صلی اللہ علیہ وسلم اثبتوا فی ھذا المقام واذا اعاینوکم ولو کم الادبار فلا تطلبوا المدبرین ولا تخرجوا من ھذا المقام کیلا یتمکنوا من ان یاتونا من ورائنا ثم اختزل عبداللہ وبقی المسلمون حتی ھزموا المشرکین فطفقوا ان تکون ھذہ الواقعۃ کواقعۃ بدر وطلبوا المذکورین وترکوا الموضع الذی امرھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالثبات فیہ ثم اشتغلوا بطلب الغنائم فلما خالفوا امرہ صلی اللہ علیہ وسلم انھزموا والیعلموا ان ما وقع یوم بدر انما حصل ببرکۃ صبرھم وطاعتھم للہ ولرسولہ فلما لم یصبروا علی طاعۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما امرھم بہ ولم یتقوا عاقبۃ مخالفتہ ترکھم اللہ تعالی مع عدوھم فلم یقووا الھم حیث نزع اللہ الرعب من قلوب المشرکین فکر علیھم المشرکون وتفرق العسکر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی بقی معہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبعۃ من الانصار ورجلان من قریش وقصد الکفار النبی صلی اللہ علیہ وسلم فشجوا راسہ وکسروا رباعیتہ وثبت معہ صلی اللہ علیہ وسلم یومئذ طلحۃ رووہ بیدہ فشلت اصبعاہ وصار مجروحا فی اربعۃ وعشرین موضعا ولما اصیب صلی اللہ علیہ بما اصابہ من الشج وکسر الرباعیۃ وغلب علیہ الغشی احتملہ ورحم بہ القھقری وکلما ادرک واحدا من المشرکین کان یضم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویقاتلہ حتی اوصلہ الی مکان فیہ جملۃ من

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الصحابة فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول وجبت طلحة فوقعت الصيحة في العسكر ان محمدا قد قتل وكان في جملة من معه من الصحابة رجل من الانصار يكنى ابا سفيان فنادى الانصار وقال هذا رسول الله صلى الله عليه وسلم فرجع اليه المهاجرون والانصار وكان قد قتل منهم سبعون وكثرت فيهم الجراح فقال صلى الله عليه وسلم والله رجلا ذب عن اخوانه شد على المشركين بمن معه حتى كفهم على القتلى والجرحى واعانهم الله تعالى حتى هزموا الكفار۔

حل لغات احد مدینہ سے شمال کیجانب ایک میل کے فاصلہ پر ایک پہاڑی ہے اسی جگہ ہارون کی قبر ہے عبداللہ بن ابی بن سلول مشہور منافق تھا جس نے ظاہراً اسلام کی صورت اختیار کرکے انواع و اقسام کی تکالیف حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو اور صحابہؓ کو پہنچائیں۔ حضورؐ کی حیات ہی میں یہ مر گیا تھا آپنے اسکے صاحبزادے عبداللہ کی خاطر جو سچے ایماندار تھے اس کے جنازہ کی نماز پڑھی اور اپنا پیرہن شریف اس کے کفن کیلئے عطا فرمایا جس پر آیت ولا تصل علی احد منھم نازل ہوئی۔ نماز بین رسوا، ذلیل، منام خواب ذباب تلوار کی دھار ثلما دندانے، ہزیمۃ شکست، درع زرہ، حصینۃ مضبوط، لامہ زرہ، شعب پہاڑی، راستہ درۂ کوہ جو شعاب، عدوہ بلند جگہ وادی کا کنارہ جعدا، عبداللہ بن جبیر بن نعمان بن امیہ بن امرأ القیس انصاری اوسی، بیعت عقبہ اور غزوۂ بدر میں شریک تھے اور غزوہ احد میں شہید ہوئے آپ خوات بن جبیر کے بھائی ہیں جو صاحب ذات النحیین کے لقب سے مشہور ہیں رماۃ جمع رامی تیرانداز، اقحموا الف، ض، فضما۔ فلانا بالنبل تیراندازی کرنا، النبل تیر، اختزل اختزالا، تنہا ہو جانا، کرّ کرّاً، کر دراً، تکراراً دوبارہ حملہ کرنا فشجاز لمی کر دیا۔ طلحۃ بن عبید اللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب جلیل القدر قدیم الاسلام صحابی ہیں ان چند بزرگوں میں سے ہیں جو بعثت کے بعد ہی ایمان لائے تھے آپ عشرہ مبشرہ میں سے بھی ہیں اور اصحاب شوریٰ میں سے بھی ہیں سوائے بدر کے اور تمام معرکوں میں حضورؐ کیساتھ شریک رہے ہے۔ غزوہ احد میں حضورؐ کی انہوں نے وہ خدمت گذاری کی جو کسی دوسرے کے حصہ میں نہ آسکی جس پر حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ طلحہؓ پر جنت واجب ہوگئی اسی دن حضورؐ نے انکو طلحۃ الخیر اور غزوۂ حنین میں طلحۃ الجواد اور غزوۂ تبوک میں طلحۃ الفیاض لقب مرحمت فرمایا تھا آپکے نکاح میں چار بیبیاں تھیں اور چاروں حضورؐ کی چار ازواج مطہرات کی بہنیں تھیں، شلت (س) شلا، شللا۔ یدہ خشک ہو جانا القہقری پچھلے پاؤں لوٹنا، ذب (ن) ذبا، عنہ دفع کرنا، حمایت کرنا۔

تشریح مروی ہے کہ بارہ شوال ۳ھ میں بدھ کے روز مشرکین احد پہاڑ پر اُتر آئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے مشورہ کیا اور اس موقعہ پر حضورؐ نے عبداللہ بن ابی، بن سلول کو بھی بلا لیا تھا، عبداللہ بن ابی اور اکثر انصار نے کہا: یا رسول اللہ! آپ مدینہ میں قیام فرمائیں اور ان سے قتال کے لئے تشریف نہ لے جائیں کیونکہ ہم جب کبھی مدینہ سے دشمن کی طرف نکلے ہیں دشمن کامیاب ہوا ہے اور جب کبھی دشمن نے مدینہ میں ہم پر چڑھائی کی ہے تو ہم کو فائدہ ہوا ہے پس کیسے نہیں کامیابی ہوگی جب کہ آپ ہم میں موجود ہوں اسلئے آپ ان کو چھوڑ دیجئے کہ اگر وہ وہیں پڑے رہیں تو ان کی جلس بدتر ہوگی اور اگر مدینہ میں داخل ہونگے تو مردان سے قتال کریں گے عورتیں اور بچے ان پر پتھر برسائیں گے حضورؐ نے ارشاد فرمایا: میں نے رات خواب میں ذبح شدہ گائے دیکھی ہے جس کی تعبیر یہ ہے اور میں نے اپنی تلوار کی دھار میں دندانے دیکھے ہیں جس کی تعبیر دشمن کی شکست ہے اور میں نے دیکھا ہے کہ گویا میں نے ہاتھوں کو ایک مضبوط زرہ میں داخل کیا ہے جس کی تعبیر مدینہ ہے پس اگر تمہاری رائے مدینہ میں اقامت کی اور ان کو چھوڑنے کی ہو تو ایسا کر لو، پس جن لوگوں سے بدر کا موقعہ فوت ہوگیا تھا اور اللہ نے انکو احد کی لڑائی میں جام شہادت سے نوازا ہے انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! آپ ہمارے ساتھ دشمن کی طرف نکلیں اور اس پر اصرار کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم حجرے میں تشریف لائے اور آپنے زرہ پہن لی جب لوگوں نے یہ دیکھا تو اپنے اصرار پر شرمندہ ہو کر کہنے لگے یا رسول اللہ! ہمیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو رائے ہو وہی کیجئے۔ آپ نے فرمایا نبی کیلئے یہ زیبا نہیں کہ وہ زرہ پہن کر قتال کئے بغیر اُتار دے، پس جمعہ کی نماز کے بعد آپ دشمن کی طرف نکلے اور شنبہ کے دن احد کی گھاٹی میں صبح کی اور دامن کے بلند حصہ پر نزول فرمایا اور اپنی پشت کو اور لشکر کو احد کی طرف کر دیا اور صفیں سیدھی کریں اور ان پر حضرت عبداللہ بن جبیر کو افسر مقرر کر دیا اور فرمایا کہ یہاں سے تیر اندازی کرتے رہو تا دشمن ہمارے پیچھے سے نہ آسکے اور آپ نے یہ تاکید کر دی کہ فتح ہو شکست ہم لوگ یہیں رہنا اور جب وہ لوگ تم کو دیکھیں اور پیٹھ دے کر بھاگنے لگیں تو شکست خوردہ لوگوں کا پیچھا نہ کرنا اور اس جگہ سے نہ ہٹنا تاکہ وہ لوگ ہمارے پیچھے سے آنے پر قادر نہ ہو جائیں اس کے بعد عبداللہ ابن ابی تو علیحدہ ہو گیا صرف مسلمان رہ گئے (انہوں نے گھمسان کی لڑائی لڑی) یہاں تک کہ مشرکین کو شکست فاش ہو گئی مسلمانوں نے یہ سوچ کر کہ یہ واقعہ بھی بدر کی طرح ہے شکست خوردہ لوگوں کا پیچھا کیا اور جس جگہ پر رہنے کا حضورؐ نے حکم فرمایا تھا اس سے ہٹ گئے اور مال غنیمت حاصل کرنے میں مشغول ہو گئے۔ جب مسلمانوں نے حضورؐ کے حکم کے خلاف کیا تو مسلمانوں کو شکست ہو گئی (خالد بن ولید قریش کے بڑے جرنل تھے اور ابھی تک مسلمان نہ ہوئے تھے انہوں نے اس موقعہ کو غنیمت سمجھا فوراً ایک دستہ لے کر پہاڑی پر پہنچ گئے اور پشت کی طرف سے مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے سامنے کی طرف سے بھاگتے ہوئے کافر بھی ٹھہر گئے نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمان بیچ میں آگئے اور دونوں طرف سے کافروں کا ایسا سخت حملہ ہوا کہ ایک دوسرے کی خبر نہ رہی مسلمان مسلمان کے ہاتھ سے شہید ہو گئے تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ بدر کے موقعہ پر جو کچھ ہوا وہ ان کے صبر و اطاعت خدا اور رسول کی برکت سے ہوا جب ان لوگوں نے اللہ کے رسول کی اطاعت پر صبر نہ کیا اور مخالفت کے انجام سے خوف نہ کیا تو اللہ نے پھر دشمنوں کی طرف چھوڑ دیا پس یہ لوگ ان کا مقابلہ نہ کر سکے کیونکہ اللہ نے ان کے قلوب سے رعب نکال دیا تھا پس مشرکین نے دوبارہ حملہ کر دیا اور حضورؐ کے پاس سے لشکر منتشر ہو گیا چنانچہ آپ کے ساتھ صرف سات انصاری اور دو قریشی تھے، کفار حضورؐ کی طرف بھی بڑھے اور (عبداللہ بن شہاب زہری نے جو ابھی تک ایمان نہ لائے تھے) آپ کا سر مبارک زخمی کیا اور عتبہ بن ابی وقاص اور عبداللہ بن قمیہ نے آپ پر پتھر پھینکا جس سے آپ کا (نیچے کا) دندان مبارک بھی شہید ہو گیا (صحابہؓ نے اسکو لے لیا) اس دن آپ کے ساتھ صرف طلحہؓ ڈٹے رہے اور ایسی جانبازی کے ساتھ مقابلہ کرتے رہے کہ آپ کی انگلیاں شل ہو گئیں اور چوبیس جگہ یا ستر جگہ اور بقول ملا علی قاریؒ اسی جگہ سے زخمی ہوئے جب حضورؐ کو زخمی ہونے اور دانتوں کے شہید ہونے کا صدمہ پہنچا آپ پر غشی طاری ہو گئی تو حضرت طلحہؓ آپ کو لے کر پچھلے پاؤں لوٹ گئے راستہ میں جب کوئی مشرک ملتا تو اس کا مقابلہ کرتے یہاں تک کہ آپ کو اس جگہ پر پہنچا دیا جہاں صحابہؓ تھے، اسی موقعہ پر آنحضرتؐ نے حضرت طلحہؓ کیلئے فرمایا: طلحہؓ نے اپنے لئے جنت واجب کر لی؛ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم لشکر سے جدا ہو کر صحابہؓ کے پاس تشریف فرما ہوئے تو لشکر میں یہ خبر مشہور ہو گئی کہ نصیب دشمناں حضورؐ شہید ہو گئے (جس کا اسلامی فوج میں اور بھی مایوسی چھا گئی مگر) صحابہؓ میں سے ایک انصاری شخص نے جس کی کنیت ابوسفیان ہے انصار کو پکار کر کہا: ہذا رسول اللہ، پس مہاجرین اور انصار آپ کے پاس آگئے، اس لڑائی میں ستر مسلمان شہید ہوئے اور کتنے ہی زخمی ہوئے اور کافر صرف تیس یا تینتیس مرے) پس حضورؐ نے فرمایا: اللہ رحم کرے اس شخص پر جس نے اپنے بھائی سے بداعنت کی اور اپنے ساتھیوں کیساتھ مشرکین پر سختی سے حملہ کیا یہاں تک کہ انکو مقتولین اور مجروحین پر تعدی کرنے سے روک دیا۔ اللہ نے ان کی مدد فرمائی اور کفار کو شکست ہو گئی۔

قصۂ سیدنا موسیٰ واخیہ ھارون علیہما السلام

موسیٰ علیہ السلام اور ان کے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کا واقعہ

ارسل اللہ موسیٰ واخاہ ھارون لفرعون وملائہ حیث طغی وادعی الالوھیۃ وعبد الناس خوفا منہ لوان فرعون سمع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بامرأة جميلة اسمها آسية فتزوجها وهي مؤمنة سرًا فلما اراد الدخول بها تخشبت اعضاؤه ولم يستطع القرب منها فاكتفى بالنظر اليها ثم انه رأى مناما فسأل السحرة عن تفسيره فقالوا له انه سيولد في ملكك ولد يكون سببا في هلاكك و هلاك قومك فامر بذبح من يولد من الذكور وكان عمران من وزرائه فلما حملت امرأته بموسى لم يشعر بحملها احد الى ان وضعته فاوحى الله اليها ان القيه في البحر فصنعت تابوتا ووضعته في جوفه وهي باكية خصوصا وان اباه قد مات في ذلك الحين وقالت لاخته انظري اليه من بعيد ورمته في البحر فقذفته الامواج الى ان دخل منزل فرعون فرأته ابنته وكانت برصاء (اي مصابة ببراء البرص) فلما مسته بيدها شفيت فاخذته وذهبت به الى آسية واخبرتها بما حصل فقالت آسية لفرعون لا تقتله وتربيه عندنا فامتثل وامر باحضار المراضع فحضرن فلم يمس ثدي واحدة منهن فقالت لهم اخته هل ادلكم على اهل بيت يكفلونه لكم قالوا نعم فاحضرت امه فاعطته ثديها فوضعه الى ان تم مدة الرضاع فاعطوا امه ما يكفيها وتركته وذهبت فمات قبل عمره اربعين سنة فصار يأمر الناس بعبادة الله فبينما هو ماش في شوارع مصر اذ رأى رجلين يقتتلان احدهما قبطي والثاني اسرائيلي من نسل يعقوب فاستغاث الاسرائيلي بموسى فجاء ووكز القبطي في صدره فوقع ميتا فتاسف موسى وطلب المغفرة من الله فغفر له وفي اليوم الثاني رأى الاسرائيلي يتشاجر مع قبطي آخر فاستغاث بموسى فلم يغثه ولما علم فرعون بما حصل من موسى قال من رآه فليقتله فخرج موسى من مصر خائفا الى ان وصل الى ارض مدين فوجد بئرا والناس عليها مزدحمون لسقي غنمهم ووجد من دونهم امرأتين تمنعان غنمهما من السقي حتى ينصرف الناس فقال لهما لا تمنعا واخذ الغنم وسقاها لهما ولما رجعتا الى شعيب اخبرتاه بموسى فقال لبعضهما اذهبي وأتيني به فجاءته وكانت شديدة الحياء وقالت له ان ابي يدعوك ليجزيك اجر ما سقيت لنا فلما دخل على شعيب وقص عليه قصته قال له لا تخف نتزوجه احدى ابنتيه على شرط ان يرعى له الغنم عشر سنين فقبل موسى وصار يرعى الغنم الى ان اتم مدته فاستأذن شعيبا في العودة الى مصر فاذن له فاخذ زوجته وولده وغنمه وسار الى ان وصل الى جبل الطور فكلمه ربه وقال له اني انا ربك ثم قال له اذهب الى فرعون انه طغى فسأل موسى ربه ان يرسل معه اخاه هارون فاجاب الله سؤاله ثم ان هارون كان وزيرا عند فرعون فاوحى الله اليه ان استقبل اخاك فانه قادم الى مصر فقام وقابله فبشره موسى بمشاركته له في الرسالة ثم ذهبا الى امهما وبعدها ذهبا الى فرعون وقالا له قل لا اله الا الله وارجع عما انت فيه فقال لموسى ان كنت رسولا فات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بآیۃ (ای علامۃ) فرمی موسیٰ عصاہ فصارت ثعبانا واخرجت یدہ من جیبہ فصارت بیضاء کشعاع الشمس وغیر ذلک من الآیات کالطوفان والجراد والقمل والضفادع والدم حتی صاروا یرون منہ الاشیاء فی ما بینہم ومشربہم فقال فرعون وھو قومہ ان ھذا لساحر فاحضر فرعون السحرۃ وقال لھم ابتلوا ما عندکم من السحر مع موسیٰ ففعلوا فرمی موسیٰ عصاہ فصارت حیۃ وابتلعت جمیع ما فعلوہ فعند ذلک آمنت جمیع السحرۃ وخروا للہ سجدا فامر فرعون بقطع ایدیھم وارجلھم من خلاف وصلبھم فی جذوع النخل فوضوا بذلک ولم یرجعوا عن ایمانھم وکانوا سبعین رجلا ثم اخذ موسیٰ من بنی اسرائیل معہ وسار فتبعہ فرعون وجنودہ لیھلکہ ومن معہ الی ان وصلوا الی البحر فضرب موسیٰ البحر بعصاہ فانفلق وصار اثنی عشر طریقا ویبس الماء فدخل موسیٰ وقومہ فنزل فرعون وجنودہ وراءھم فنجا موسیٰ ومن معہ وانطبق البحر علی فرعون وجنودہ فغرقوا اجمعین ثم انزل اللہ التوراۃ علی موسیٰ فصار یامر الناس وینھاھم بما فیھا الی ان توفاہ اللہ وھو یقرأ فی التوراۃ صلی اللہ علیہ وسلم۔

حل لغات

طغا: تجاوز، تعدی۔ (ن) طغیانا، طغیانا۔ الکافر: کفر میں غلو کرنا۔ تخشبت: لکڑی کی طرح ہو جانا۔ السحرۃ: جمع ساحر جادوگر۔ تابوت: صندوق۔ برصاء: برص والی عورت۔ مراضع: جمع مرضع، دودھ پلانے والی عورت۔ شوارع: جمع شارع، سڑک، عام راستہ۔ قبطی: قبط کی طرف منسوب ہے گورے از اہل مصر۔ وکز: وکزا، مکا مارنا۔ یتشاجر: باہمی تنازع کرنا۔ مدین: ایک شہر کا نام ہے جو حضرت ابراہیمؑ کی اولاد میں سے کسی کے نام سے موسوم ہے۔ قادم: آنے والا۔ ثعبان: اژدہا جو ثعابین الجراد: ٹڈی، القمل: جوں، ضفادع: مینڈک، ابتلعت: نگل گیا، خروا: سجدہ میں گر پڑے۔ جذوع: جمع جذع، درخت کا تنہ۔

تشریح: اللہ رب العزت نے حضرت موسیٰ اور ان کے بھائی حضرت ہارون کو فرعون اور اس کی قوم کے سرداروں کے پاس بھیجا کیونکہ وہ کفر پر ڈٹا ہوا تھا اور خدائی دعویٰ کر رہا تھا۔ لوگوں نے اس کے ڈر سے اس کی پرستش بھی شروع کر دی تھی۔ فرعون نے ایک خوبصورت عورت کی جبراً پکڑ کر اس سے شادی کر لی اس کا نام آسیہ تھا جو مسلمہ تھیں جب فرعون نے اس سے ہم صحبت ہونا چاہا تو اس کے اعضاء بالکل لکڑی کی طرح بے حس و حرکت ہو گئے اور ان کے قریب بھی نہ آسکا۔ پس اس نے صرف دیکھنے پر اکتفاء کیا۔ اس کے بعد اس نے ایک خواب دیکھا جس کی تعبیر جادوگروں سے دریافت کی انہوں نے کہا کہ عنقریب تیرے ملک میں ایک بچہ پیدا ہوگا جو تیری اور تیری قوم کی ہلاکت کا باعث ہوگا پس فرعون ملعون نے ہر پیدا ہونے والے لڑکے کو ذبح کرنے کا حکم کر دیا۔ حضرت عمران فرعون کے وزیر تھے جب ان کی بیوی کو حضرت موسیٰؑ کا حمل قرار پایا گیا تو ان کے پیدا ہونے تک کسی کو بھی ان کے حمل کا علم نہ ہوا۔ اللہ نے حضرت موسیٰ کی والدہ کے دل میں یہ بات ڈالی کہ اس کو دریا میں ڈال دو۔ ان کی والدہ نے ایک صندوق تیار کر کے حضرت موسیٰ کو اس میں رکھ دیا اور آنجمانیکہ وہ رو رہی تھیں (اول تو اس لئے کہ ماں کی محبت کا تقاضہ یہی تھا اور) زیادہ تر اس لئے کہ اسی زمانہ میں ان کے والد کا انتقال ہو گیا تھا۔ پس ان کی والدہ نے حضرت موسیٰ کی بہن سے کہا کہ اس کو ڈور سے دیکھتی رہنا اور ان کو دریا میں ڈال دیا دریائی موجوں نے ان کو فرعون کے گھر تک پہنچا دیا۔ فرعون کی لڑکی نے جو کوڑھ کی بیماری میں مبتلا تھی حضرت موسیٰ کو دیکھا اور ان کو چھوا ہی اس کو شفا ہو گئی تو وہ حضرت موسیٰ کو لے کر حضرت آسیہ کے پاس گئی اور (بیماری سے شفایابی کا) قصہ سنایا۔ فعز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آسیہ کے کوئی اولاد نہ تھی اس نے فرعون سے کہا: اس کو قتل مت کرنا۔ ہم اس کی پرورش اپنے ہاں کریں گے۔ فرعون نے حضرت آسیہ کی بات مان لی اور دودھ پلانے والی عورتوں کو بلوایا، دودھ پلانے والی عورتیں حاضر ہوئیں مگر حضرت موسیٰ نے کسی کے پستان کو نہ چھوا تو حضرت موسیٰ کی بہن نے ان سے کہا: کیا میں تم کو ایسے گھرانے کا پتہ بتاؤں جو تمہارے اس بچہ کی پرورش کریں (ان لوگوں نے ایسی حالت میں کہ دودھ پلانے کی مشکل پڑ رہی تھی اس مشورہ کو غنیمت سمجھا اور ایسے گھرانے کا پتہ پوچھا۔ انہوں نے اپنی والدہ کا پتہ بتایا) چنانچہ وہ بلائی گئیں (اور موسیٰ ان کی گود میں دیئے گئے) آپ نے جاتے ہی دودھ پینا شروع کر دیا۔ آپ کی والدہ مدت رضاعت پوری ہونے تک دودھ پلاتی رہیں (جب مدت رضاعت پوری ہو گئی تو) فرعون کے گھرانے نے آپکی والدہ کو اتنی مقدار کچھ مال دے دیا جو آپکے لئے کافی تھا حضرت موسیٰ کی والدہ ان کو چھوڑ کر واپس ہو گئیں (اور حضرت موسیٰ فرعون کے ہاں پرورش پاتے رہے) جب آپکی عمر چالیس سال پورے ہو گئے تو آپ نے لوگوں کو ایک اللہ کی عبادت کا حکم کرنا شروع کیا۔ ایک روز مصر کے شارع عام سے گذر رہے تھے کہ دو آدمیوں کو آپس میں لڑتے ہوئے دیکھا ان میں سے ایک قبطی تھا دوسرا اسرائیلی جو حضرت یعقوب کی نسل سے۔ اسرائیلی نے حضرت موسیٰ سے استغاثہ کیا۔ آپ نے آکر (بغرض تنبیہ) قبطی کے ایک مکا مار دیا تو قبطی مردہ ہو کر زمین پر گر پڑا۔ حضرت موسیٰ کو بہت افسوس ہوا اور اللہ سے مغفرت طلب کی اللہ نے معاف کر دیا۔ دوسرے روز اسی اسرائیلی کو ایک دوسرے قبطی سے لڑتے ہوئے پایا۔ اس نے پھر حضرت موسیٰ سے استغاثہ کیا۔ مگر آپ نے مدد نہیں کی۔ جب فرعون کو اس قصہ کی اطلاع ہوئی تو اس نے حکم دیا کہ جو شخص موسیٰ کو دیکھے اسے چاہئے کہ ان کو قتل کر ڈالے حضرت موسیٰ بوجہ خوف مصر سے نکل گئے اور ارض مدین پہنچ گئے وہاں پہنچ کر آپنے ایک کنواں دیکھا جس پر لوگ اپنی بکریوں کو سیراب کرنے کے لئے بھیڑ لگائے ہوئے تھے اور ایک طرف دو عورتوں کو دیکھا جو اپنی بکریوں کو پانی پینے سے روکے ہوئے تھیں (حضرت موسیٰ تھکے ماندے بھوکے پیاسے تھے مگر غیرت آئی کہ میری موجودگی میں یہ صنف ضعیف ہمدردی سے محروم رہے۔ آپنے فرمایا: بکریوں کو مت روکو، اور کنویں سے پانی نکال کر بکریوں کو سیراب کر دیا ان دونوں عورتوں نے (اپنے باپ) حضرت شعیبؑ کے پاس جا کر حضرت موسیٰ کے پورے قصہ) کی خبر کی۔ ان کے باپ نے کہا جاؤ ان کو میرے پاس لاؤ۔ سو حضرت موسیٰ کے پاس ایک لڑکی آئی جو بہت باحیا تھی۔ اس نے کہا تم کو میرے والد بلا رہے ہیں تاکہ تم کو اس کا صلہ دیں جو تم نے ہماری خاطر بکریوں کو پانی پلایا تھا۔ جب آپ حضرت شعیبؑ کے پاس پہنچے اور ان سے پورا قصہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا، تم کوئی اندیشہ نہ کرو (کیونکہ یہاں فرعون کا کوئی عمل دخل نہیں ہے) اس کے بعد حضرت شعیبؑ نے اپنی ایک لڑکی کی ان سے شادی کر دی اس شرط پر کہ وہ ان کی دس سال بکریاں چرائیں حضرت موسیٰ نے اس شرط کو قبول کر لیا اور بکریاں چراتے رہے یہاں تک کہ دس سال کی مدت پوری ہو گئی پس آپنے مصر واپس ہونے کی اجازت چاہی حضرت شعیبؑ نے اجازت دیدی۔ حضرت موسیٰ اپنے بیوی بچوں اور بکریوں کو لے کر چل دیئے یہاں تک کہ آپ جبل طور پر پہنچ گئے۔ وہاں پروردگار سے ہمکلامی ہوئی اور خداوند تعالیٰ نے فرمایا "بیشک میں ہی تیرا رب ہوں پھر ارشاد ہوا کہ تم فرعون کے پاس جاؤ اس نے بہت سر اٹھا رکھا ہے" حضرت موسیٰ نے پروردگار سے اپنے بھائی ہارونؑ کو بھی ساتھ بھیجنے کا سوال کیا۔ اللہ نے آپ کے سوال کو قبول فرما لیا۔ حضرت ہارونؑ فرعون کے ہاں وزیر تھے اللہ نے انکی طرف وحی کی کہ تمہارے بھائی مصر سے آرہے ہیں ان کا استقبال کرو۔ حضرت ہارون نے آپکا استقبال کیا، حضرت موسیٰ نے ان کو رسالت میں شریک ہونے کی خوشخبری سنائی۔ پھر دونوں اپنی والدہ محترمہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس کے بعد فرعون کے پاس گئے اور کہا، کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور کفر سے باز آ فرعون۔ نے حضرت موسیٰ سے کہا، اگر تو رسول ہے تو کوئی نشانی (معجزہ) پیش کر پس آپنے اپنا عصا ڈال دیا تو وہ اژدہا بن گیا اور جیب سے اپنا ہاتھ نکالا تو وہ آفتاب کی کرن کی طرح روشن ہو گیا۔ اور اس کے علاوہ وقتاً فوقتاً طوفان، ٹڈیوں، گھن کیڑوں، مینڈکوں اور خون کے معجزات بھی دکھاتے رہے اور بنی اسرائیل نے ان چیزوں کو اپنے کھانے پینے کی چیزوں میں بھی دیکھ لیا (بایں طور کہ تمام آدمیوں کے بدن اور کپڑوں میں چیچڑیاں پڑ گئیں۔ ہر چیز میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مینڈک پھیل گئے ہر پانی خون بن گیا اس کے باوجود نہ مانے) اور فرعون اور اسکی قوم کہنے لگی بیشک یہ تو جادو گر ہے۔ چنانچہ فرعون نے مقابلہ کیلئے) جادوگروں کو بلوایا اور ان سے کہا تمہارے پاس جتنا بھی جادو ہو سب موسیٰ کے مقابلہ میں صرف کر ڈالو، انہوں نے ایسا ہی کیا۔ آپنے اپنی لاٹھی ڈالدی سو وہ سانپ بن گئی اور جو کچھ انہوں نے دھندا بنایا تھا سب کو نگل گئی۔

ع سحر یا معجزہ پہلو نزند ایمن باشد ❊ یہ دیکھ کر تمام جادوگر ایمان لے آئے

اور سجدے میں گر گئے: فرعون نے جادوگر ہے کہا کہ تم میری اجازت کے بغیر موسیٰ اور اس کے رب پر ایمان لے آئے ضرور یہ تم سب کا اُستاد معلوم ہوتا ہے پس فرعون نے ان کے ایک طرف کا ہاتھ اور ایک طرف کے پاؤں کاٹنے اور کھجوروں کے تنوں پر لٹکنے کا حکم کر دیا تو سب جادوگر راضی ہو گئے اور صاف کہہ دیا کہ ہم تجھ کو دین کے مقابلہ میں کبھی ترجیح نہ دیں گے) اور ایمان سے نہ پھرے۔ یہ جادوگر ستر آدمی تھے۔ اس کے بعد حضرت موسیٰ ان لوگوں کو اپنے ساتھ لے کر چل دیئے جو ایمان لائے تھے۔ فرعون نے حضرت موسیٰ اور ان کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کے لئے ان کا پیچھا کیا اور دریائے نیل تک پہنچ گئے۔ حضرت موسیٰ نے دریا میں اپنی لاٹھی دے ماری پس دریا کا پانی پھٹ گیا اور اس میں بارہ راستے ہو گئے اور پانی خشک ہو گیا۔ حضرت موسیٰ اور آپ کی قوم دریا میں داخل ہو گئی۔ فرعون اور اس کا لشکر بھی یہ دیکھ کر ان کے پیچھے ہو لیا۔ حضرت موسیٰ اور آپ کے ساتھی نجات پا گئے

ے محالست چوں دوست دارد ترا ❊ کہ در دست دشمن گزارد ترا (سعدی)

اور اس کے لشکر پر دریا برابر ہو گیا۔ اور سب غرق ہو گئے۔ پھر اللہ نے حضرت موسیٰ پر توراۃ نازل فرمائی آپ لوگوں کو توراۃ کے احکام کا حکم کرتے رہے اور منہیات سے روکتے رہے یہاں تک کہ توراۃ پڑھنے کی حالت میں آپ کا وصال ہو گیا۔ صلی اللہ علیہ وسلم

المناظرۃ بین عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ وبین وفد الخوارج

حضرت عمر بن عبد العزیز اور وفد خوارج کے مابین مناظرہ

قال الهيثم بن عدي قال اخبرني عوانة بن الحكم عن محمد بن الزبير قال بعثني عمر بن عبد العزيز مع عون بن عبد الله بن مسعود الى شوذب الخارجي اصحابه اذا خرجوا بالجزيرة، وكتب معنا كتابا، فقدمنا عليهم ودفعنا كتابه اليهم فبعثوا معنا رجلا من بني شيبان ورجلا فيه حبشة يقال لها شوذب فقدمنا على عمر وهو بحاضرته فصيرنا اليه، وكان في غرفة، ومعه ابن عبد الملك وحاجبه مزاحم، فاخبرنا بمكان الخارجيين، قال عمر: فتشوهما لا يكن معهما حديد وادخلوهما، فلما دخلا قالا السلام عليكم ثم جلسا، فقال لهما عمر: اخبراني ما الذي اخرجكم عن حكمي هذا؟ وما نقمتم فتكلم الاسود منهما، فقال: انا والله ما نقمنا عليك في سيرتك وتحريك العدل والاحسان الى من ولّيت، ولكن بيننا وبينك امر ان اعطيناه، فنحن منك وانت منا وان منعتناه، فلست منا ولسنا منك قال عمر: ما هو؟ قال نراك خالفت اهل بيتك، وسميتها مظالم، وسلكت غير طريقهم، فان زعمت انك على هدى وهم على ضلال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فالعنهم، وابرأ منهم فهذا الذي يجمع بيننا وبينك او يفرق، فتكلم عمر فحمد الله واثنى عليه ثم قال انى قد علمت او ظننت انكم لم تخرجوا من جكم هذا الطلب دنيا ومتاعها ولكنكم اردتم الآخرة، فاخطأتم سبيلها وانى سائلكما عن امر فان الله صدقا فيه مبلغ علمكما قالا نعم قال اخبرانى عن ابى بكر وعن اليسا من اسلافكما ومن تتولّيان وتشهدان لهما بالنجاة قالا اللهم نعم قال فهل علمتما ان ابا بكر حين قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم فارتدت العرب قاتلهم فسفك الدماء واخذ الاموال وسبى الذراري قالا نعم قال فهل علمتم ان عمر قام بعد ابى بكر فردّ تلك السبايا الى عشائرها قالا نعم قال فهل برئ عمر من ابى بكر او تبرؤن انتم من احد منهما قالا لا قال فاخبرانى عن اهل النهروان اليسوا من صالحى اسلافكما وممن تشهدون له بالنجاة قالا نعم قال: فهل تعلمون ان اهل الكوفة حين خرجوا كفّوا ايديهم فلم يسفكوا دما، ولم يخيفوا امنا، ولم يأخذوا اموالا قالا نعم قال: فهل علمتم ان اهل البصرة حين خرجوا مع مسعر بن فدكى استعرضوا يقتلونهم، ولقوا عبد الله بن خباب بن الارت صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم ففتلوه وقتلوا جاريته ثم قتلوا النساء والاطفال حتى جعلوا يلقونهم فى قدور الاقط وهى تفور قالا قد كان ذلك قال: فهل برئ اهل الكوفة من اهل البصرة قالا لا قال: فهل تبرؤن انتم من احد الفريقين؟ قالا لا قال: افرأيتم الدين ليس هو واحد امر الدين اثنان؟ قالا بل واحد قال: فهل يسعكم منه شئ يعجزنى؟ قالا لا قال: فكيف يسعكم ان توليتما ابا بكر وعمر وتولى كل واحد منهما صاحبه وتوليتم اهل الكوفة والبصرة، وتولى بعضهم بعضا وقد اختلفوا فى اعظم الاشياء، والدماء، والفروج، والاموال، ولا يسعنى الا لعن اهل بيتى والتبرؤ منهم رأيت لعن اهل الذنوب فريضة مفروضة لا بدّ منها فان كان ذلك فمتى عهدك بلعن فرعون وقد قال انا ربكم الاعلى قال: انا اذكركم انى لعنته، قال، ويحك ايسعك ان لا تلعن وهو احب الخلق ولا يسعنى ان لا العن اهل بيتى والبراءة منهم: ويحكم انكم قوم جهال اردتم امرا فاخطأتموه فانتم تردّون على الناس ما قبل منهم رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثه الله اليهم وهم عبدة اوثان فدعاهم الى ان يحلوا الاوثان وان يشهدوا ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله فمن قال ذلك حقن بذلك دمه واحرز ماله ووجبت حرمته، وامن به عند رسول الله صلى الله عليه وكان اسوة المسلمين وكان حسابه على الله، افلستم تلقون من خلع الاوثان ورفض الاديان وشهدان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله تستحلون دمه، وماله ويلعن عندكم، ومن ترك ذلك، وانا كم من اليهود

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والنصاری، واھل الادیان فتحرموہ ومالہ فقال الاسود ما سمعت کالیوم احدا ابین حجۃ ولا اقرب ماخذا امالک فاشھدانک علی الحق وانی بریئ منک فقال عمر لصاحبہ یا اخا بنی شیبان! ما تقول انت قال ما احسن ما قلت ووصفت غیرانی لا آفات علی الناس بامرحتی القاھم بما ذکرت وانظر ما حجتھم قال انت وذاک، فاقام الحبشی مع عمر وامر لہ بالعطاء فلو یلبث ان مات ویحق الشیبانی باصحابہ فقتل معھم بعد وفاۃ عمر۔

حل لغات عمر بن العزیز دیکھو ص۹ ہیثم بن عدی دیکھو مقدمہ ص۱۳ عون بن عبداللہ بن مسعود ابو عبداللہ الہذلی الکوفی التابعی قبل ۱۲۰ھ ثقہ عابد من الرابعۃ شوذب خارجی دیکھو مقدمہ ص۳۶ حاضرۃ بستی، شہر، غرف، بالاخانہ ج غرفۃ تحریک مرکب لسانی ہے۔ تحری بمعنی غور وفکر اور کاف ضمیر خطاب ہے اسلاف جمع سلف گذشتہ آباء واجداد درگذشتہ دار، سلف (ن) سلفاً گذرنا، آگے ہونا۔ الذراری جمع ذریۃ، السبایا جمع سبیۃ قیدی عورت، النہروان واسط اور بغداد کے درمیان تین دیہات ہیں جہاں خارجیوں کی جماعت مقیم تھی۔ عبداللہ بن خباب بن الارت مدنی، حلیف بنی زہرہ کبار تابعین میں سے ہیں اور بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے ۳۸ھ میں فرقہ حروریہ نے ان کو قتل کر دیا تھا۔ ان کے والد حضرت خباب بن الارت مشہور جلیل القدر صحابی ہیں۔ الاقط پنیر۔ تفور دیکھو ص۹۲ عبد جمع عابد، اوثان جمع وثن بت۔ احرز احرازاً جمع کرنا۔ اسوۃ اقتداء نمونہ وہ چیز جس سے تسلی ہو جو اُسی۔ خلع (ف) خلعاً۔ فلان ابنہ بری ہونا۔ افات حکم لگانا۔

تشریح :۔ ہیثم بن عدی کہتے ہیں کہ مجھ سے عوانہ بن حکم نے بواسطہ محمد بن زبیر بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھ کو حضرت عمر بن عبدالعزیز نے بمعیت عون بن عبداللہ بن مسعود شوذب خارجی اور اس کے اصحاب کے پاس اُس وقت بھیجا جب وہ جزیرہ سے نکل گئے تھے (یعنی حضرت عمر بن عبدالعزیز سے بغاوت کر کے مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے تھے) اور ایک خط بھی لکھ دیا۔ میں نے وہ خط آکر ان کو دیدیا۔ انہوں نے ایک شیبانی کو اور ایک دوسرے شخص کو جس میں حبشیت کے آثار تھے اور شوذب کہلاتا تھا دونوں کو ہمارے ساتھ حضرت عمر کے پاس بھیج دیا۔ آپ اپنی بستی میں تھے ہم ان کے پاس اوپر چلے گئے۔ کیونکہ آپ بالاخانے پر تشریف فرما تھے وہاں صاحبزادہ عبدالملک اور دربان مزاحم بھی تھا۔ ہم نے خارجیوں کی اطلاع کی۔ آپ نے فرمایا اچھی طرح دیکھ بھال لو کہ ان کے پاس لوہا (ہتھیار) تو نہیں۔ اور پھر اندر بلا لو۔ جب وہ لوگ داخل ہوئے تو سلام کے بعد دونوں بیٹھ گئے۔ حضرت عمر نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ بتاؤ! میرے حکم سے تم کو کس چیز نے باہر کیا اور کس وجہ سے تم عیب لگاتے ہو۔ حبشی بولا! بخدا ہم آپ کی سیرت کے بارے میں آپ پر عیب نہیں لگاتے۔ بلکہ ہمارے اور آپ کے درمیان ایک بات ہے اگر اس کا جواب مل جائے تو آپ ہمارے ہیں اور ہم آپ کے اور اگر آپ ہم سے اس کو روکتے ہیں تو نہ آپ ہمارے نہ ہم آپ کے۔ حضرت عمر نے کہا، وہ کیا بات ہے؟ اس نے کہا ہم دیکھتے ہیں کہ آپ نے اہل بیت کی مخالفت کی ہے اور (رعایا کے) ان (حقوق) کو جن کو امراء بنوامیہ نے بطور مکس لیا تھا) آپ نے مظالم قرار دیا ہے سوا گر آپ اپنے متعلق یہ خیال کرتے ہیں کہ میں حق پر ہوں اور وہ باطل پر ہیں تو ان پر لعنت کیجئے اور ان سے بیزاری ظاہر کیجئے۔ بس یہی چیز ہے جو ہمارے اور آپ کے درمیان یا اجتماع (کی صورت) پیدا کرے گی یا جدائی پیدا کرے گی۔ حضرت عمر نے حمد وثناء کے بعد گفتگو شروع کی اور فرمایا: مجھے یقین ہے یا میرا خیال ہے کہ تم لوگ اس راستے میں دنیا اور اس کے ساز وسامان کو طلب کرنے کیلئے نہیں نکلے بلکہ آخرت ہی چاہتے ہو مگر تم نے اس کا راستہ غلط اختیار کیا ہے۔ میں تم سے ایک بات دریافت کرتا ہوں سو تم اپنے علم کے مطابق صحیح صحیح بتاؤ! انہوں نے کہا، جی ہاں (صحیح بتائیں گے) آپ نے فرمایا، کیا ابوبکر وعمر تمہارے اسلاف اور ان لوگوں میں سے نہیں ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جن کو تم ولی مانتے ہو اور ان کی نجات کی شہادت دیتے ہو؟ انہوں نے کہا، جنہیں وہ ہمارے اسلاف میں سے ہیں۔ آپ نے فرمایا: جانتے ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد پورا عرب مرتد ہو گیا تو حضرت ابوبکرؓ نے ان سے قتال کیا، خونریزی کی، مال لیا، ان کی ذریت کو قید کیا؟ انہوں نے کہا، جی ہاں (معلوم ہے ایسا ہوا ہے) آپ نے فرمایا: جانتے ہو حضرت ابوبکرؓ کے بعد حضرت عمرؓ نے خلیفہ ہو کر ان قید شدہ عورتوں کو ان کے قبائل کی طرف واپس کر دیا تھا؟ انہوں نے کہا جی ہاں (یہ بھی معلوم ہے) آپ نے فرمایا: تو کیا حضرت عمرؓ حضرت ابوبکرؓ سے بیزار ہو گئے یا تم ان میں سے کسی ایک سے بری ہو گئے؟ انہوں نے کہا ہرگز نہیں، آپ نے فرمایا: اچھا نہروان والوں کے متعلق بتاؤ کیا وہ تمہارے اسلاف اور ان لوگوں میں سے نہیں ہیں جن کی نجات کے تم قائل ہو؟ انہوں نے کہا بے شک ہمارے اسلاف ہیں آپ نے فرمایا جانتے ہو کہ جب اہل کوفہ نے خروج کیا تھا تو انہوں نے آپ کے ہاتھوں کو روکے رکھا لہٰذا نہ انہوں نے خونریزی کی نہ کسی امن والے کو ڈرایا نہ مال لیا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: جانتے ہو کہ جب اہل بصرہ مسعر بن فدکی کے ساتھ نکلے تو انہوں نے کس بیدردی کے ساتھ قتل کیا اور حضرت عبداللہ بن خباب بن الارت صاحب رسول اللہ کو پایا تو ان کو بھی اور ان کی کنیز کو بھی عورتوں اور بچوں کو بھی قتل کر دیا۔ یہاں تک کہ ان بیدردوں نے ان کو چیر کر ان کے بطن کی پلتی ہوئی ماندیوں کی نذر کر دیا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں یہ سب کچھ ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا: تو کیا اہل کوفہ سے یا تم ان میں سے کسی ایک سے بری ہو گئے؟ انہوں نے کہا: ہرگز نہیں۔ آپ نے فرمایا: بتاؤ دین ایک ہے یا دو؟ انہوں نے کہا، ایک۔ آپ نے فرمایا: کیا دین میں کوئی بات ایسی بھی ہے جو تمہارے لئے جائز ہو اور میرے لئے حرام؟ انہوں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا، تو پھر تمہارے لئے تو اس کی گنجائش ہو گئی کہ تم نے حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کو ولی مان لیا، اور ان میں سے ہر ایک نے ایک دوسرے کو ولی مان لیا اور تم نے اہل کوفہ و اہل بصرہ کو اور ان میں سے ہر ایک نے دوسرے کو ولی مان لیا اور حالانکہ ان کا جان و مال اور شرمگاہ جیسے بڑے بڑے امور میں اختلاف رہا ہے اور میرے لئے اہل بیت پر لعنت اور ان سے براءت کے سوا گنجائش ہی نہیں۔ مزید براں آنکہ تو گنہگاروں پر لعنت کرنا ایک ضروری فریضہ خیال کرتا ہے۔ اگر یہی ہے تو تو نے فرعون پر کتنی دفعہ لعنت کی ہے جو انا ربکم الاعلیٰ تک کہہ چکا تھا؟ اس نے کہا: مجھے تو یاد نہیں کہ میں نے کبھی اس پر لعنت کی ہو۔ آپ نے فرمایا: بڑے افسوس کی بات ہے کہ تیرے لئے تو فرعون جیسے اخبث الخلائق پر لعنت نہ کرنی گنجائش ہو اور میرے لئے اہل بیت پر لعنت کرنے اور ان سے براءت کے بغیر چھٹکارا ہی نہ ہو، افسوس تم لوگ بڑے ہی جاہل اور ناواقف ہو۔ تم نے ایک کام کا ارادہ کیا مگر تم سے چوک ہو گئی تم لوگوں پر ایسی باتوں کا اعتراض کرتے ہو جن کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کیا ہے جن کی بعثت اس حالت میں ہوئی تھی کہ لوگ بتوں کے پجاری تھے ان کو بتوں سے براءت معبود برحق اور اپنے رسول اور بندہ ہونے کی شہادت کی دعوت دی۔ جس نے اس کو مان لیا اس نے جان و مال کو محفوظ کر لیا اور اس کا احترام لازم ہو گیا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو انبیاء مذکورہ پر ایمان لایا اور مسلمانوں کا پیشوا ہو گیا اور اس کا حساب خدا کے سوا نہ رہا۔ کیا تم لوگ بتوں سے برائت کرنے والوں، جملہ مذاہب کو چھوڑنے والوں، ایک اللہ کو ماننے والوں، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول خدا ماننے والوں سے نہیں ملتے ان کی جان و مال کو حلال سمجھتے ہو وہ تمہارے نزدیک لعنت کے مستحق ہیں اور جو شخص ان تمام کو چھوڑ دے اور یہود و نصاریٰ یا کسی اور مذہب والا تمہارے پاس آئے تو اس کے خون اور مال کو حرام قرار دیتے ہو؟

حضرت عمر کی یہ تقریر سن کر شوذب خبثی بولا کہ میں نے آج جیسا مدلل اور واضح فریب الماخذ بیان کسی سے نہیں سنا، بہرحال میں تو گواہی دیتا ہوں کہ آپ حق پر ہیں اور میں ہر اس شخص سے بیزار ہوں جو آپ سے بیزار ہو۔ حضرت عمر نے شیبانی سے کہا تو کیا کہتا ہے؟ اس نے کہا بات تو آپ کی بہت خوب ہے مگر میں دوسروں کے متعلق اس وقت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تک فیصلہ نہیں کر سکتا جب تک کہ میں آپ کی یہ باتیں ان تک نہ پہنچا دوں اور یہ نہ دیکھ لوں کہ ان کی دلیل کیا ہے؟ آپ نے فرمایا، تو جان تیرا کام جانے۔

پس جبلی تو حضرت عمرؓ کے ساتھ رہا اور آپ نے اس کے لئے عطاء کا حکم کیا، مگر اس کے کچھ ہی بعد اس کا انتقال ہو گیا اور شیبانی اپنے ساتھیوں سے جا ملا اور انہیں کے ساتھ حضرت عمر کی وفات کے بعد قتل کیا گیا۔

مرثاء الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مصیبت حسین رضی اللہ عنہ

ایہا القاتلون جہلا حسینا ❊ ابشروا بالعذاب والتذلیل
قد لعنتم علی لسان ابن داؤد ❊ ودموسیٰ وحامل الانجیل

لما مات معاویۃ ارسل الیہ (الی سیدنا الحسین) اہل الکوفۃ، ان قد حبسنا انفسنا علی بیعتک، وطولب بالذین یبایعون یزید، فخرج الی مکۃ وارسل ابن عمہ مسلم بن عقیل الی الکوفۃ، وقال لہ: ان کان حقا ما کتبوا بہ فعرفنی الحق بذلک، فخرج من مکۃ للنصف من رمضان وقدم لخمس خلون من شوال، وامیرہا النعمان بن بشیر، فدخل مستترا، فبایعہ من اہلہا ثمانیۃ عشر الفا، فکاتبہ بذلک، فلما ہم بالخروج، لقیہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فقال لہ: یا ابن عم! اہل العراق اہل غدر، وانما یریدون الحرب، فقال لہ: یا ابن عم! کتب الی مسلم باجتماع اہل الکوفۃ علی، فقال لہ: قد جربتہم وہم اصحاب ابیک واخیک وقتلتک غدا مع امرہم، اذا بلغ ابن زیاد خبرک استفزہم، فکان الذین کتبوا الیک اشد علیک من عدوک، فان ابیت الا الخروج، فلا تخرجن بنسائک وولدک معک، فانی لخائف ان تقتل کما قتل عثمان ونساؤہ وولدہ، ینظرون الیہ، فرد علیہ لان اقتل بموضع کذا احب الی من استحل بمکۃ واتصل الخبر بیزید فکتب الی عبید اللہ بن زیاد، بتولیۃ الکوفۃ، فخرج مسرعا فدخلہا فی حشمہ، وہو ملثم، والناس یتوقعون قدوم الحسین، فجعل عبید اللہ بن زیاد یسلم علی الناس، ویقولون، وعلیک السلام یا ابن رسول اللہ، قدمت خیر مقدم، حتی انتہی الی القصر فحسر اللثام فعرفہ النعمان الباب وتنادی الناس ابن مرجانۃ، فحصبوہ بالحصباء، فاتاہم، ووضع الرصد فی طلب مسلم، فصار مسلم یامنصور، وکان شعارہم، فاجتمع لہم فی ساعۃ واحدۃ ثمانیۃ عشر الفا فاحاطوا بالقصر، فقاتلوا ابن زیاد فلم یمس الماء ومعہ مائۃ رجل، فلما رأی تفرقہم، سار نحو ابواب کندۃ، فبلغ الباب ومعہ ثلاثۃ، فخرج ولیس معہ احد، فبقی حائرا لا یدری این یتوجہ فنزل من علی فرسہ، ودخل ازقۃ الکوفۃ، فانتہی الی باب مولاۃ لمحمد بن الاشعث فاستسقاہا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فسقته، واعلمها حاله فرقت له فاوته، واعلمت محمد بن الاشعث بمكانه فمشى الى ابن زياد فاعلمه، فوجه معه سبعين رجلا فاقتحموا عليه، فقاتلهم مسلم، فامنه محمد بن الاشعث وحمله الى ابن زياد فضرب عنقه، وبعث برأسه الى يزيد بن معاوية فصلب جثته، وانتهى الامر الى الحسين، وقد بلغ القادسية، فهم بالرجوع فقال له اخوة مسلم لا نرجع او نقتل او نأخذ بثارنا، فقال الحسين لا خير في العيش بعدكم، فسار حتى لقي خيلا لابن زياد وعليها عمرو بن سعد بن ابي وقاص فعدل الى كربلاء وهو في نحو خمسمائة فارس، فلما كثرت العساكر ايقن انه لا محيص له، فقال: اللهم احكم بيننا وبين قوم دعونا لينصرونا، ثم هم يقاتلوننا ثم خطب قومه، فقال: يا عباد الله! اتقوا الله، وكونوا من الدنيا على حذر، فان الدنيا لو بقيت على احد او بقي عليها احد لكان الانبياء احق بها وبالبقاء غير ان الله خلقها للفناء، فجديدها بال، ونعيمها مضمحل، وسرورها مكفهر، والدار قلعة، والمنزل تلعة، فتزودوا، فان خير الزاد التقوى، واتقوا الله لعلكم تفلحون، ثم قاتل حتى قتل رضي الله تعالى عنه، وفيه ثلاث وثلاثون طعنة، واربع، وثلاثون ضربة، وتولى قتله سنان بن انس النخعي، واحتز راسه، وانطلق به مسرعا الى ابن زياد وهو يقول ؎

اوقر ركابي فضة وذهبا		انّي قتلت الملك المحجبا	
قتلت خير الناس امّا وابا			

وبعث معه الراس الى يزيد بن معاوية وعنده ابو برزة فجعل ينكت بالقضيب على فيه، وهو يقول ؎

نفلق هاما من رجال اعزة		علينا وهم كانوا اعق واظلما	

فقال له ابو برزة: ارفع قضيبك، فلقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يلثمه، وقتل يوم عاشوراء سنة احدى وستين، وقتل معه سبعة وثمانون، منهم علي ابنه الاكبر، ومن قول اخيه الحسن بن عبد الله والقاسم، وابو بكر، ومن اخوته العباس، وعبد الله، وجعفر، ومحمد وعثمان بنو علي، ومن بني عمه جعفر، ومحمد، وعون، ابناء عبد الله بن جعفر، ومن ولد عقيل عبد الله، وعبد الرحمن وجعفر، ودفنهم اهل القادسية بعد قتلهم بيوم، وقتلوا هم من اصحاب عمرو بن سعد ثمانية وثمانين

حل لغات

رزء ہ ارزاء، رزیۃ جو رُزا یا بڑی مصیبت۔ رزء (ف) رزءا۔ الرزء حاصل مال کچھ حاصل کرنا۔ کو کرنا۔ الحسین بن علی بن ابی طالب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے باغ کی بہار، سیدہ فاطمہؓ کے جگر گوشہ، نہایت عابد و زاہد، بندہ نواز اور کثرت سے حج کرنے والے تھے، آپ کی ولادت شعبان ۴ھ میں ہوئی چھ برس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر سایہ پرورش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پاتے رہے اس کے بعد والدہ ماجدہ کے ہمراہ رہے۔ آپ کے فضائل میں بکثرت احادیث مروی ہیں، آپ کی شہادت بقول اصح جمعہ (یا ہفتہ) کے دن یوم عاشورا، (۱۰ محرم) کو ۶۱ھ میں واقع ہوئی، معاویہ دیکھو ص۱۲۶، یزید دیکھو ص۱۲۶ الحق لحوق سے مضارع متکلم ہے اور جواب امر ہونے کی وجہ سے مجزوم ہے، نعمان بن بشیر بن سعد بن ثعلبہ انصاری خزرجی صغار صحابہ میں سے ہیں، صحابی زادہ ہیں ان کی والدہ حضرت عبداللہ بن رواحہ کی ہمشیرہ بھی صحابیہ تھیں، ہجرت کے چودہ ماہ بعد ۲ھ پیدا ہوئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ احادیث سنیں اولاً دمشق کے قاضی مقرر ہوئے پھر معاویہ نے کوفہ کا پھر حمص کا والی مقرر کر دیا تھا۔ آپ مروان کے طرف داروں کے ہاتھ ۶۵ھ یا ۶۶ھ میں شہید کئے گئے۔ ابن عباس دیکھو ص۵۱ ابن زیاد دیکھو ص۱۰۰ استغفر قتل کرنا گھر سے نکالدینا، ذلیل سمجھنا، ملثم نقاب ڈالے ہوئے، حسران، حسرۃ، حسرا الشئ کھو دینا، حسوراً البصر نگاہ کا تھک جانا، حصبوہ۔ حصباً کنکر یاں مارنا، الرصد جمع راصد گھات میں بیٹھنے والا، حائراً متحیر، ازقہ جمع زقاق گلی محمد بن اشعث بن قیس کندی سبط ابی بکر ویکے از شرفاء عرب مقتول ۶۵ھ، فاقتحموا غفلت کی حالت میں اچانک آجانا، تبارنا تارف تبارا۔ تقتیل خون کا مطالبہ کرنا، قاتل کو قتل کرنا، تحیص مفرد حاص (ض) حیصاً حیصاً الگ ہونا، بٹ جانا، بال پرانا ہونا، الثوب بوسیدہ ہونا، مضمحل نیست و نابود ہونے والا، مکفہرا کفہر اللیل انتہائی تاریک ہونا، قلعۃ ہمیشہ نہ رہنے والا مال، منتنی کا مال، قلعۃ میل الماء۔ طعنۃ نیزے کی ضرب، احتز احتزازاً کاٹنا، اوقر البعیر اً۔ الدابۃ چوپایہ پر بھاری بوجھ لادنا، المجب چھپا ہوا، ینکت (ن) نکتاً سوچ کی حالت میں چھڑی یا انگلی سے زمین کو کریدنا، ھل فیہ ای علی فمہ، نفق تنفیقاً فلق (ض) فلقاً۔ الشئ پھاڑنا، ہاما جمع ہامۃ کھوپڑی، ابو برزہ دیکھو مقدمہ ص۳ قضیب کٹی ہوئی شاخ ہر قضبان شمشیر زناں، یلثمہ (ض س) لثماً۔ الوجہ بوسہ لینا، قادسیہ کوفہ کے قریب ایک شہر ہے جہاں حضرت ابراہیم گذرے تھے یہاں ایک بڑھیا تھی جس نے آپ کے سر کو دھویا تھا فقال قدست من ارض فسمیت بالقادسیۃ

تشریح:۔ جب امیر معاویہؓ کا انتقال ہوگیا تو اہل کوفہ نے حضرت حسینؓ کے پاس (تقریباً ڈیڑھ سو خطوط کے ذریعہ) اطلاع بھیجی کہ ہم لوگ اپنے آپکو آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے لئے روکے ہوئے ہیں اور مدینہ میں یزید کے ہاتھ پر بیعت کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اس لئے آپ مکہ تشریف لے آئے آپ نے اپنے چچازاد بھائی مسلم بن عقیل کو کوفہ کی طرف روانہ کر دیا اور ان سے کہہ دیا کہ جو کچھ اہل کوفہ نے لکھا ہے اگر وہ صحیح ہو تو مجھے اطلاع کر دینا میں تمہارے پاس آجاؤں گا۔ حضرت مسلم بن عقیلؓ نصف رمضان کو مکہ سے نکلے اور پانچ شوال کو کوفہ میں داخل ہوگئے (اور مختار بن عبید کے ہاں قیام کیا) اس وقت یہاں کے گورنر حضرت نعمان بن بشیرؓ تھے آپ چھپ کر داخل ہوئے اور اٹھارہ ہزار کوفیوں سے بیعت لی اور حضرت حسینؓ سے اس سلسلہ میں خط و کتابت کی، جب حضرت حسینؓ نے کوفہ جانے کا ارادہ کیا تو حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے ملاقات ہوئی آپ نے فرمایا: بھائی اہل عراق بڑے غدار ہیں وہ تو آپ کو لڑائی کیلئے بلا رہے ہیں۔ حضرت حسینؓ نے فرمایا: بھائی! میرے پاس تو مسلم نے لکھا ہے کہ میرے بارے میں اہل کوفہ سب متفق ہیں حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا: میں نے تو ان کو بہت کچھ آزمایا ہے یہ وہی تو ہیں جو آپ کے والد ماجد حضرت علیؓ اور آپ کے بھائی (حضرت حسنؓ) کے سبب بنے تھے۔ اور یہی لوگ کل آپکے بھی قاتل ہوں گے۔ جب ابن زیاد کو آپ کی خبر پہنچے گی تو وہ ان کو اُبھارے گا پس جنہوں نے آپ کے پاس لکھا ہے وہی لوگ آپکے سخت ترین دشمن ہو جائیں گے اور اگر آپ کا ارادہ جانے ہی کا ہے تو عورتوں اور بچوں کو ہمراہ نہ لیجائیے کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ مبادا وہ لوگ بھی اسی طرح قتل نہ کئے جائیں جس طرح حضرت عثمانؓ اور ان کے بیوی بچوں کو ان کی آنکھوں کے سامنے قتل کیا گیا تھا، حضرت حسینؓ نے جواب دیا کہ میرا ایسی جگہ قتل ہو جانا زیادہ پسندیدہ ہے، اس سے کہ میں مکہ میں قتل کیا جاؤں (کیونکہ اس میں حرم شریف کی اہانت ہے) یہ رشد و شدہ خبر یزید تک پہنچی اس نے عبیداللہ بن زیاد کو ولایت کوفہ کا پروانہ لکھ بھیجا تو وہ فوراً نکل کھڑا ہوا اور چہرے پر نقاب ڈالے ہوئے اپنے خدام کے ساتھ کوفہ میں داخل ہوگیا، کوفہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والے حضرت حسینؓ کی تشریف آوری کے منتظر تھے عبیداللہ کو فہ پہنچا اور لوگوں کو سلام کرنا شروع کر دیا لوگوں کا یہی خیال تھا کہ یہ حضرت حسین ہیں اس لئے سب جواب دیتے رہے اور یا ابن رسول کہہ کر پکارتے رہے اور خوش آمدید کہتے رہے یہاں تک کہ وہ قصر خلافت تک پہنچ گیا اور چہرے سے نقاب اٹھا دی، حضرت نعمان نے اسکیلئے دروازہ کھولدیا جب لوگوں کو یہ معلوم ہوا کہ یہ ابن زیاد ہے تو شور مچ گیا کہ یہ تو ابن مرجانہ ہے اور پتھر برسانے شروع کر دیئے مگر کامیاب نہ ہو سکے، ادھر اس نے حضرت مسلم کی تلاش میں پہرہ داروں کو مقرر کر دیا، حضرت مسلم نے ایک آواز بلند کی یا منصور! یہ ان کا ایک طریقہ تھا کہ سفر یا لڑائی کیوقت جب جمع کرنا ہوتا تھا تو اس لفظ سے ایک دوسرے کو پکارتے تھے جو لڑائی یا سفر کی علامت ہوتی تھی) آواز سنتے ہی اٹھارہ ہزار آدمی جمع ہو گئے اور قصر خلافت کا احاطہ کر لیا اور ابن زیاد کیساتھ جنگ کرتے رہے مگر شام نہ ہونے پائی تھی کہ آپکے ساتھ ایک سو آدمی رہ گئے جب آپنے ان کے انتشار کو دیکھا تو آپ ابواب کندہ کیطرف چلے گئے باب کندہ پہنچنے تک آپ کے ساتھ صرف تین ہی آدمی رہ گئے اور جب آپ وہاں سے نکلے تو ایک بھی نہ رہا آپ حیران رہ گئے اور (بدحواسی کا یہ عالم ہو گیا کہ) یہ بھی پتہ نہ رہا کہ میں اب کہاں جاؤں۔ آپ گھوڑے سے اتر پڑے اور کوفہ کی کسی گلی میں گھس گئے، شدہ شدہ محمد بن اشعث کی باندی کے دروازہ تک پہنچے (پیاس کی وجہ سے دم ٹوٹ چکا تھا) باندی سے پانی طلب کیا اس نے پانی پلایا آپنے اس کو اپنی حالت بیان کی اس کا دل بھر آیا اور جا کر دیدی نیز محمد بن اشعث کو بھی آپ کی آمد سے باخبر کر دیا محمد بن اشعث نے ابن زیاد کے پاس جا کر اطلاع کر دی۔ ابن زیاد نے فوراً ستر آدمیوں کو اس کے ساتھ کر دیا اور وہ یکایک آپ پر ٹوٹ پڑے حضرت مسلم نے ان سے مقابلہ کیا محمد بن اشعث نے اس وقت آپکی حفاظت کی اور پھر ابن زیاد کے پاس پہنچا دیا اس بیدردی نے آپ کی گردن ماردی اور سر مبارک یزید بن معاویہ کے پاس بھیجا دیا۔ یزید نے آپکے جسم کو سولی پر لٹکا دیا، اب معاملہ حضرت حسین کا رہ گیا جو قادسیہ تک پہنچ چکے تھے آپنے واپسی کا ارادہ کیا تو مسلم بن عقیل کے بھائیوں نے کہا، یا تو ہم یہیں قتل ہو جائیں گے یا ہم اپنے خون کا بدلہ لیں گے، حضرت حسین نے فرمایا! تمہارے بعد زندگی کا کوئی لطف نہیں پس آپ بھی چل پڑے راستہ میں ابن زیاد کا گھوڑا ملا جس پر عمرو بن سعد بن ابی وقاص سوار تھا۔ آپ کربلا کی طرف مڑ گئے اس وقت آپ پانچسو شہسواروں کے درمیان تھے جب لشکر اور زیادہ ہو گیا تو آپ کو یقین ہو گیا کہ اب مفر نہیں۔ اس لئے آپنے دعا کی خدایا! ہمارے اور اس قوم کے درمیان تو ہی فیصلہ کر جسنے ہم کو ہماری مدد کیلئے بلایا تھا اور اب وہی قوم ہم سے برسرپیکار ہے پھر آپ نے قوم کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا، خدا کے بندو! اللہ سے ڈرو اور دنیا سے بے خوف نہ رہو کیونکہ اگر دنیا کسی کے لئے باقی رہتی یا کوئی دنیا میں باقی رہتا تو انبیاء علیہم السلام دنیا کے اور دنیا میں رہنے کے زیادہ مستحق تھے مگر اللہ نے دنیا کو فانی اور دنیا والوں کو فنا ہونے کیلئے پیدا کیا ہے اور پس دنیا کی نئی چیز بھی پرانی ہے اور اس کی نعمتیں نیست و نابود ہونیوالی ہیں

؎ عیش دنیا را بقائے نیست دیدی غنچہ را ☆ یک تبسم کرد و عمرش در پریشانی گزشت

اور اس کی خوشی گہری تاریکی ہے اور دنیا کوچ کی جگہ ہے جو قابل اعتماد نہیں ہے پس آخرت کیلئے تقویٰ اختیار کرو کیونکہ تقویٰ آخرت کا بہترین توشہ ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو تو تم کامیاب ہو گے۔

پھر آپنے مقاتلہ کیا یہاں تک کہ آپ شہید ہو گئے درآنحالیکہ آپکے بدن میں نیزے کے ۳۳ گھاؤ تھے اور تلوار کے ۳۴ نشان۔ سنان بن انس نخعی نے آپکو قتل کیا اور آپکا سر مبارک اتار کر بعلت تمام ابن زیاد کے پاس یہ شعر پڑھتا ہوا لایا ؎ اوقر رکابی ہما مری سوارئ کو چاندی اور سونے سے لاد دے کیونکہ میں نے ایسے بادشاہ کو قتل کیا جس کے پاس رعب کیوجہ سے خواص کے علاوہ اور کوئی نہیں پہنچ سکتا تھا اور نسب پدری و مادری ہر دو اعتبار سے لوگوں میں افضل تھا۔ ابن زیاد نے آپکے سر کو یزید بن معاویہ کے پاس بھیج دیا اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے پاس حضرت ابو برزہ تشریف فرما تھے یزید حضرت حسینؓ کے لبوں پر چھڑی مارتا ہوا کہنے لگا ؎ نفلق ہا ہم قابل احترام لوگوں کی کھوپڑیاں چیرتے ہیں جب کہ وہ سخت ظالم اور نافرمان ہوں" حضرت ابو برزہ نے فرمایا، بدنصیب! چھڑی ہٹا لے کیونکہ میں نے حضورؐ کو ان کا بوسہ لیتے ہوئے دیکھا ہے بچائے حق تعالیٰ نے اس یزید رند مشرب ؎ کہ خوں سید کا جس بے رحم کو خون کبوتر ہو (زرقانی)

حضرت حسین کو ۶۱ھ میں عاشورہ کے دن (بعمر چھپن سال پانچ مہینے پانچ دن) شہید کیا اور آپ کے ساتھ ستاسی آدمی اہ شہید ہوئے جن میں آپ کا بڑا صاحبزادہ علی بھی ہے اور آپ کے بھائی حضرت حسنؓ کی اولاد میں عبداللہ قاسم، ابوبکر اور آپ کے بھائیوں میں عباس، عبداللہ، جعفر، محمد عثمان (حضرت علیؓ کی اولاد میں) اور آپ کے چچازاد بھائیوں میں، جعفر، محمد، عون (عبداللہ بن جعفر کی اولاد میں) اور حضرت عقیل کی اولاد میں عبداللہ، عبدالرحمٰن، جعفر وغیرہ شہید ہوئے

ایں سرخی شفق کہ بر بیں چرخ بیوفاست ؎ بر شام عکس خون شہیدان کربلاست
گر چرخ خوں ببارد ازیں غصہ دور نیست ؎ ور خاک خوں بگرید ازیں ماجرا رواست

ان حضرات کے قتل ہونے کے ایک روز بعد اہل قادسیہ نے ان کو دفن کیا رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اور ان لوگوں نے عمرو بن سعد کے اٹھائی آدمی قتل کئے (فوائد) شعر مذکور منقول ہا ۱۲ "حضرت حصین بن حمام مری صحابی کا ہے جو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور تمثیل بدر میں پڑھا ہے، اس سے پہلے یہ شعر ہیں ؎ تأخرت أستبقي الحياة فلم أجد ۔ لنفسي حيوة مثل ان اتقدما ۔ فلسنا على الاعقاب تدمى كلومنا ۔ ولكن على اقدامنا تقطر الدما، میں باامید بقاء حیات میدان جنگ سے پیچھے ہٹا مگر اپنے لئے کوئی عمدہ زندگی مثل پیش قدمی کے نہ پائی، اس لئے ہمارے زخموں کا خون ہماری ایڑیوں پر نہیں گرتا بلکہ ہمارے قدموں پر گرتا ہے

نُبذة من ذكاوة العرب

ذکاوت عرب کا نمونہ

حكى ابو الفرج الاصفهاني بسنده الى مجالد بن سعيد عن عبد الملك بن عمر قال لما قدم علينا عمير بن هبيرة الكوفة فارسل الى عشرة، انا احدهم من وجوه اهل الكوفة، فسمرنا عنده، ثم قال ليحدثني كل رجل منكم احدوثة، وابدأ انت يا ابا عمرو! فقلت: اصلح الله الامير احديث الحق ام حديث الباطل قال بل حديث الحق قلت: إن امرأ القيس الى البية ان لا يتزوج امرأة حتى يسألها عن ثمانية واربعة واثنين، فجعل يخطب النساء فاذا سألهن عن هذا، قلن اربعة عشر، فبينا هو يسير في جوف، اذا هو برجل يحمل ابنة له صغيرة، كانها البدر لتمامه، فاعجبته، فسألها، يا جارية ما ثمانية واربعة واثنان فقالت: اما ثمانية فاطباء الكلبة، واما اربعة فاخلاف الناقة، واما اثنان فثديا المرأة، فخطبها الى ابيها، فزوجه اياها، وشرطت عليه ان تسأله ليلة بنائها عن ثلاثة

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خصال، فجعل لها ذلك، وعلى ان يسوق اليها مائة من الابل وعشرة اعبد وعشر وصائف، وثلاثة افراس
تفعل ذلك، ثم انه بعث عبدا له الى المرأة، واهدى لها نحيا من سمن، ونحيا من عسل، وحلة من قصب
فنزل العبد على بعض المياه، فنشر الحلة فلبسها فتعلقت بسمرة فانشقت وفتح النحيين فاطعم اهل الماء
منهما فنقصا ثم قدم على حي المرأة وهم خلوف فسألها عن ابيها، وامها، واخيها، ودفع اليها هديتها فقالت
له: اعلم مولاك ان ابي ذهب يقرب بعيدا، ويبعد قريبا، وان امي ذهبت تشق النفس نفسين، وان اخي ذهب
يراعي الشمس، وان سماءكم انشقت وان وعائيكم نضبا، فقدم الغلام على مولاه فاخبره فقال: اما قولها: ان ابي
ذهب يقرب بعيدا ويبعد قريبا: فان اباها ذهب يحالف قوما على قومه، واما قولها ذهبت امي تشق النفس نفسين
فان امها ذهبت تقبل امرأة نفساء، واما قولها: ذهب اخي يراعي الشمس: فان اخاها في سرح له يرعاه، فهو ينتظر
وجوب الشمس ليروح به، وقولها: ان سماءكم انشقت: فان البرد الذي بعثت به انشق، واما قولها: ان وعائيكم نضبا:
فان النحيين نقصا، فاصدقني، فقال: يا مولاي اني نزلت بماء من مياه العرب، فسألوني عن نسبي، فاخبرتهم اني ابن عمك
ونشرت الحلة، فلبستها، وتجملت بها، فتعلقت بسمرة فانشقت، وفتحت النحيين فاطعمت منهما اهل الماء فقال: اولى لك
ثم ساق مائة من الابل، وخرج ومعه الغلام لسقي الابل فعجز، فاعانه امرؤ القيس فرمى به الغلام في البئر وخرج حتى اتى المرأة
بالابل، فاخبروها انه زوجها، فقيل لها، قد جاء زوجك: فقالت: والله ما ادري ازوجي هو ام لا؟ ولكن اخروا له جزورا
اطعموه من كرشها وذنبها، ففعلوا، فاكل، فقالت: اسقوه لبنا حاذرا، وهو الحامض، فسقوه، فشرب، فقالت:
افرشوا له عند الفرث والدم، فنام: فلما اصبحت ارسلت اليه: اريد ان اسألك عن ثلاث، قال: سلي عما بدا لك:
فقالت: لم تعجل شفتاك حين قال من تقبيلي اياك؟ قالت لم تختلج فخذاك؟ قال لتمورني اياك: قالت فلم يختلج كشحاك؟ قال
لا لذراي اياك: قالت عليكم العبد: فشدوا ايديكم به ففعلوا، قال: ومر قوم فاستخرجوا امرؤ القيس من البئر، فرجع
الى حيه واستاق مائة من الابل، واقبل الى امرأته: فقيل لها: قد جاء زوجك: فقالت: والله ما ادري ازوجي
هو ام لا؟ ولكن اخروا له جزورا، واطعموه من كرشها وذنبها، ففعلوا، فلما اتوه بذلك، قال: واين الكبد
والسنام والملحاء؟ فابى ان ياكل، فقالت: اسقوه لبنا حاذرا، فابى به، فابى ان يشربه وقال: اين الصريف
والرثيئة؟ فقالت افرشوا له عند الفرث والدم، ففرشوا له، فابى ان ينام وقال: افرشوا فوق التلعة الحمراء،
واضربوا عليها خباء، ثم ارسلت: هلم شرطي عليك في المسائل الثلاث، فارسل اليها سليني عما شئت، فقالت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لِمَ تختلج شفتك؟ قال: الشرب المشعشعات، قالت: فلم يختلج كتفاك؟ قال: للبس الحبرات، قالت: فلم يختلج فخذاك؟ قال: لركض المطهمات، قالت: هذا زوجي لعمرك! فعليكم به، واقتلوا العبد فقتلوه ودخل امرؤ القيس بالجارية، قال ابن شهيرة حسبكم فلا خير في الحديث بعد حديثك يا أبا عمرو ولين يأتينا أحد بأعجب منه فقمنا فانصرفنا وأمر لي بجائزة

حل لغات: نبذة دیکھو ص۱۶۱ ذکاوۃ دیکھو ص۱۶۱ ابوالفرج اصفہانی دیکھو ص۱۶۱ مجالد بن سعید بن عمیر ابو عمرو الہمدانی المتوفی ۱۴۴ھ شہیرہ دیکھو ص۱۴۲ قسمنا دن، سُمّرًا، سمور آرات میں قصہ گوئی کرنا، احدوثۃ کہانی افسانہ جو احادیث، امرأ القیس بن حجر ابن الحارث کندی صاحب معلقہ مشہورہ شعراء جاہلیہ میں سے مشہور شاعر تھا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے تقریباً چالیس سال قبل گذرا ہے، عاشق مزاج ہونیکی وجہ سے اس کا لقب "ملک ضلیل" ہوگیا تھا۔ اپنی چچازاد بہن "عنیزہ" کا عاشق تھا جسکا واقعہ اپنے مشہور معلقہ "قفا نبک" الخ میں کیا ہے، تمام ادباء کا اتفاق ہے کہ شعرائے عرب میں سے کوئی امرأ القیس سے نہ بڑھ سکا "نہجۃ البلاغۃ" میں حضرت علیؓ کا قول نقل کیا ہے جس میں آپ نے امرأ القیس کو سب شعراء پر ترجیح دی ہے۔ ألی إیلاء: قسم کھانا، ألیۃ قسم جو اُلایا، جوف نرم پست زمین (تنجہ لام حرف جار ہے اور تم مصدر ہے بمعنی کامل ہونا، أطباء جمع طبی مادہ، درندوں اور گدھی گھوڑی وغیرہ کا تھن الکلیہ کتیا، اخلاف جمع خلف اونٹنی کا تھن، لیلتہ بناتہا یعنی شب زفاف، وصائف جمع وصیفہ نابالغ کنیز، أفراس جمع فرس گھوڑا، تخیا تھی کا برتن، قصب کتان کا نرم اور باریک کپڑا، سمرۃ ببول کا درخت جو أسمر، حلوف جمع حلف غائب، قصب (ن، ض) نفعو با الماء پانی کا نیچے اُتر جانا، تعلل قبیل کی طرح کام کرنا قبیل دائی، سرح بڑھوتری کا مال، وجوب الشمس غروب ہونا، لیرح شام کے وقت آنا جانا، بُرُد دھاری دار کپڑا جو أبراد، بُرُد، اولی لک یہ کلمہ ویل لک کی جگہ استعمال ہوتا ہے، جُرُد وارونٹ اونٹنی جو جُرُد، جُرش جگالی کرنیوالے جانوروں کی اوجھ جرُوش، حاذر کھٹا دُودھ حزر (ک) حُزرًا، حزورأ۔ اللبن کھٹا ہونا ص حازر الفرث گوبر (جب تک اوجھ میں رہے) تخلیع اخلاجا حرکت کرنا، کشحاک، کشح پہلو جو کشوح، کبد جگر، سنام کوہان، لحار پشت کا گوشت کندھے سے سرین تک، صریف دوہا ہوا گرم دودھ، رئیتہ وہی تلعۃ بلند زمین، خباء، خیمہ، التشعشعات پانی ملی ہوئی شراب، الحبرات جمع حبرۃ ایک خاص قسم کی یمنی سیاہ چادر ہے جس کو مصری عورتیں باہر جاتے وقت اوڑھتی ہیں، رکض (ن) رکھنا، ایڑ لگانا، المطہمات جمع مطہم موٹا تازہ (گھوڑی کی صفات میں ذکر کیا جاتا ہے) تشریح

ابوالفرج اصبہانی نے بسند متصل بواسطہ مجالد بن سعید عبدالملک بن عمیر سے حکایت کی ہے اس نے کہا کہ جب عمر بن ہبیرہ ہمارے پاس کوفہ آیا تو اس نے اہل کوفہ کے دس سرداروں کو جنمیں سے ایک میں بھی ہوں بلایا (ہم لوگ اس کے پاس آئے) اور قصہ گوئی میں مشغول ہوگئے ابن ہبیرہ نے کہا تم میں سے ہر ایک شخص کو ایک کہانی سنانی چاہیئے اور ابوعمرو (تو ہی شروع کر) میں نے کہا، خدا امیر کا بھلا کرے، کچی کہانی (سناؤں) یا بے اصل؟ ابن ہبیرہ نے کہا (نہیں) بلکہ کچی کہانی، میں نے کہا، امرؤ القیس نے قسم کھائی تھی کہ میں کسی عورت سے اسوقت تک شادی نہیں کروں گا جبتک کہ میں اس سے آٹھ چار، دو کے بارے میں سوال نہ کرلوں، چنانچہ اس نے عورتوں کو پیغام نکاح دینا شروع کیا پس جس سے بھی سوال کرتا ہے وہی کہتی ہے کہ آٹھ چار، دو، چودہ ہوتے ہیں، ایک مرتبہ وہ کسی زمین میں کو جارہا تھا یکایک ایک شخص سے ملاقات ہوئی جو اپنی چھوٹی سی لڑکی کو لیے ہوئے تھا گویا وہ کمال حسن کیوجہ سے چودھویں کا چاند تھی امرأ القیس کو وہ لڑکی بھاگئی اور اس نے لڑکی سے آٹھ چار دو کے بارے میں سوال کیا، لڑکی نے کہا، آٹھ تو میرے تھن ہیں اور چار اونٹنی کے اور دو عورت کے پستان ہیں امرأ القیس نے اس کے باپ کو نکاح کا پیغام دیا جو اس نے قبول کرلیا اور نکاح کردیا اس لڑکی نے امرأ القیس پر یہ شرط لگائی کہ شب زفاف کو وہ اس سے تین چیزوں کے بارے میں سوال کریگی اسے امرأ القیس نے منظور کرلیا اور یہ بھی شرط لگائی کہ ایک سو اونٹ، دس غلام، دس کنیزیں، تین گھوڑے دیئے ہوں گے امرأ القیس نے اس کو بھی منظور کرلیا اور اپنے غلام کو ایک مشک بھی ایک مشک شہد اور ایک کتان کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جوڑا دیکر عورت کے پاس لبطور ہدیہ بھیج دیا، غلام راستے میں کسی جگہ پانی پرا ترا تو اس نے جوڑا کھول کر پہن لیا، وہ کہیں لیکر (کانٹے) میں الجھ کر پھٹ گیا، نیز غلام نے دو مشکیں کھول کر کچھ گھی اور شہد پانی والوں کو کھلا دیا جس کیوجہ سے وہ دونوں مشکیں کم ہو گئیں اس کے بعد عورت کے محلہ میں آیا تو اہل محلہ سب غائب تھے۔ غلام نے اس عورت کے ماں باپ بھائی کے متعلق دریافت کیا اور وہ ہدیہ عورت کو دے دیا عورت نے کہا: اپنے آقا کو بتا دینا کہ میرا باپ قریب کے بعید اور بعید کو قریب کر لے گیا ہے اور میری ماں ایک کو دو کرنے گئی ہے اور میرا بھائی آفتاب کی نگہبانی کرنے گیا ہے اور تمہارا آسمان پھٹ گیا ہے اور تمہارے برتن خشک ہو گئے ہیں۔ غلام نے آقا کو اطلاع کی۔ آقا نے کہا: انی الی ذہب یقرب اہ کا مطلب یہ ہے کہ اس کا باپ کسی قوم سے معاہدہ کرنے گیا ہے اور "ذہبت امی اہ" کا مقصد یہ ہے کہ اس کی ماں ایک لفاس والی عورت کے پاس دایا ہو کر گئی ہے اور "ذہب اخی اہ" کا منشا یہ ہے کہ اس کا بھائی اپنے مویشیوں کو چرا رہا ہے اور غروب آفتاب کا منتظر ہے تاکہ شام ہونے پر انکو گھر لے آئے اور "ان سماءکم انشقت" میں اس نے یہ بتایا ہے کہ جو چادر بھیجی تھی وہ پھٹی ہوئی ہے اور ان دعائیہ اہ میں اس امر کا اظہار ہے کہ دونوں مشکیں کر دی گئی ہیں اب تو سچ بتا (کہ ایسا ہوا ہے یا نہیں) غلام نے کہا، بیشک میں عرب کے ایک چشمہ پر پہنچا تھا وہاں کے باشندوں نے میرا نسب پوچھا میں نے انکے کہنے پر کہا کہ میں آپکا چچازاد بھائی ہوں اور جوڑا کھول کر پہن لیا جس سے میں نے زینت حاصل کی، جوڑا الجھ کر پھٹ گیا اور میں نے مشکیں کھول کر شہد اور گھی لوگوں کو کھلایا، امرأ القیس نے کہا تیرا ناس ہو یہ تو نے کیا حرکت کی، اس کے بعد خود سوار اونٹ لے کر چلا، اونٹوں کو پانی پلانے کیلئے غلام ساتھ تھا ایک جگہ پہنچ کر پانی پلانے لگا، غلام (تنہا پانی پلانے سے) عاجز رہا تو امرأ القیس نے اس کی مدد کی (جب اس کے پاس آیا) تو غلام نے اس کو کنویں میں دھکا دیدیا اور خود اونٹ لیکر عورت کے پاس آیا اور لوگوں سے کہہ دیا کہ میں اسکا شوہر ہوں لوگوں نے عورت سے کہا، تیرا شوہر آگیا، عورت نے کہا، میں نہیں جانتی کہ وہ میرا شوہر ہے یا نہیں؟ تم اسکو اونٹ ذبح کر کے اوجھ اور دم کھلاؤ، انہوں نے ایسا ہی کیا اور جو کچھ انہوں نے کھلایا غلام نے کھالیا۔ پھر عورت نے کہا اسکو کھٹا دودھ پلاؤ، انہوں نے کھٹا دودھ پلایا غلام نے دودھ بھی پی لیا، عورت نے کہا: اس کا بستر گوبر اور خون کے پاس بچھا دو انہوں نے بچھا دیا غلام وہیں سو گیا، جب صبح ہوئی تو عورت نے کہلا بھیجا کہ میں تین باتیں پوچھنا چاہتی ہوں غلام نے کہا جو چاہے سو پوچھ لے عورت نے کہا: تیرے ہونٹ کیوں حرکت کرتے ہیں؟ غلام: تیرے بوسہ کے اشتیاق میں عورت: تیری رانیں کیوں پھڑکتی ہیں؟ غلام: تیری مسرن پر چڑھ بیٹھنے کیلئے، عورت: تیرے پہلو کیوں کانپتے ہیں؟ غلام تجھے آغوش میں لینے کیلئے، عورت نے کہا: پکڑ کر اس کے ہاتھ باندھ لو، لوگوں نے اس کے ہاتھ باندھ لئے، راوی کہتا ہے کہ (کنویں پر) ایک قوم کا گذر ہوا تو اس نے امرأ القیس . . . . . کو کنویں سے نکالدیا، امرأ القیس اپنے محلہ میں پہنچا اور سوا اونٹ لیکر عورت کے پاس آیا، لوگوں نے عورت سے کہا: تیرا شوہر آگیا عورت نے کہا: میں نہیں جانتی کہ وہ میرا شوہر ہے یا نہیں؟ تم اسکو بھی اونٹ ذبح کر کے اوجھ اور دم کھلاؤ، لوگوں نے ایسا ہی کیا جب اس کے پاس لیکر آئے تو امرأ القیس نے کہا، جگر، کوہان اور پشت کا گوشت کہاں ہے؟ اور اس کے کھانے سے انکار کیا، عورت نے کہا کھٹا دودھ پلاؤ سو کھٹا دودھ پیش کیا گیا، امرأ القیس نے

اس کے پی لینے سے انکار کر دیا اور کہا: تازہ تازہ دودھ ہو اگرم اور دہی کہاں ہے؟ عورت نے کہا: خون اور گوبر کے قریب بستر لگا دو لوگوں نے بستر لگا دیا۔ اس نے سونے سے انکار کر دیا اور کہا کہ بلند مقام پر بستر لگا کر خیمہ نصب کرو، عورت نے اسکے پاس اطلاع بھیجی کہ میری تین شرطیں پوری کر، امرأ القیس نے جواب دیا کہ جو چاہے سو پوچھ لے۔ عورت نے کہا: تم تختلج شفاک؟ امرأ القیس پانی ملی ہوئی شراب پینے کیلئے، عورت نے کہا: فلم تختلج کشحاک؟ امرأ القیس تیسری چادر اوڑھنے کیلئے، عورت نے کہا، فلم تختلج فخذاک امرأ القیس: تو انا اور فربہ گھوڑے کے اڑنے لگانے کیلئے، عورت نے کہا: مجھے اپنی زندگی کی قسم یہ ہے میرا شوہر اسکا احترام کرو اور غلام کو قتل کر ڈالو پس غلام کو قتل کر دیا اور امرأ القیس لڑکے سے ہم صحبت ہوا، ابن ہبیرہ نے کہا: بس یہ قصہ کافی ہے ابو عمرو: تیرے افسانہ کے بعد پوری رات قصہ گوئی بیکار ہے اور تجھ جیسا افسانہ تو کوئی بھی نہیں سنا سکتا، بس ہم اٹھ کر واپس ہو گئے اور ابن ہبیرہ نے مجھے انعام دیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

العدالة الفاروقية

فاروق الصاف

جبلة بن الايهم آخر ملوك غسان، وكان طوله اثنى عشر شبرًا، فاذا ركب مسح الارض بقدميه ولما اراد ان يسلم كتب الى عمر ليستأذنه في القدوم عليه، فسُرَّ بذلك، وكتب اليه ان اقدم، فلك مالنا وعليك ما علينا فخرج في مائة فارس من علية وجفنة، فلما دنا الى المدينة البسهم ثياب الوشي المنسوجة بالذهب الاحمر والحرير الاصفر وجلل الخيل بجلال الديباج وطوقها اطواق الذهب والفضة، ولبس تاجه، وفيه قرط مارية فلم يبق في المدينة الا من خرج اليه ففرح المسلمون بقدومه، واسلامه، ثم حضر الموسم مع عمر، فبينما هو يطوف بالبيت، اذ وطئ على ازار رجل من فزارة فحله، فالتفت اليه جبلة مغضبًا فلطمه، فهشم انفه فاستعدى عليه الفزاري عمر، فقال، ما دعاك الى ان لطمت اخاك؟ فقال انه وطئ ازاري، ولولا حرمة هذا البيت، لاخذت الذي فيه عيناه فقال له عمر اما انت فقد اقررت، فاما ان ترضيه واما ان اقيده منك، قال: أتقيده مني؟ وهو رجل سوقة، قال: قد ثلمك واياه الاسلام، فما تفضله، الا بالعافية، قال قد رجوت ان اكون في الاسلام اعز مني في الجاهلية، فقال: هو ذاك، قال، اذا انتصر، قال: ان تنصرت ضربت عنقك، واجتمع وفد فزارة ووفد جبلة، وكادت تكون فتنة، فقال جبلة: انظر لي الى غد يا امير المؤمنين! قال: ذلك اليك، فلما كان في جنح الليل، خرج في اصحابه الى القسطنطينية، فتنصر، واعظم هرقل قدومه وسُرَّ به، واقطعه الاموال، والرباع، فلما بعث عمر رضي الله عنه رسوله الى هرقل، يدعوه الى الاسلام، فاجاب، الى الصلح ثم قال للرسول أرأيت ابن عمك الذي اتانا راغبًا في ديننا يعني جبلة، قال: لا، قال: القه ثم ائتني وخذ الجواب فذهب، فوجد على باب جبلة من الجهد، والحجاب، والبهجة، مثل ما على باب قيصر، قال: فتلطفت في الاذن حتى دخلت عليه، فرأيت رجلا اصهب اللحية ذا سبال، وكان عهدي به اسود اللحية، فانكرته، فاذا هو قد داسح اللحية بالذهب، فنزرها على لحيته حتى عاد اصهب، وهو قاعد على سرير من قوارير، فلما عرفني رفعني معه على السرير، وجعلني يسائلني عن المسلمين، فقلت: قد اضعفوا اضعافًا على ما تعرف، وسأل عن عمر رضي الله عنه، فقلت: بخير حال، فاغتم بسلامة عمر، فانحدرت عن السرير، فقال: لم تأبى الكرامة فقلت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن هذا، قال: نعم صلى الله عليه وسلم ولكن نق قلبك من الدنس، ولا تبال علام قعدت، فطمعت فيه عند صلوته على النبي صلى الله عليه وسلم، فقلت: ويحك، يا جبلة! الا تسلم؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وقد عرفت الاسلام، وفضله، قال: أبعد ما كان مني؟ قلت: نعم، قد فعل رجل من فزارة أكثر مما فعلت ارتد، وضرب أوجه المسلمين بالسيف، ثم اسلم، وقبل منه، وخلفته بالمدينة مسلما، قال ترد لي من هذا، ان كنت تضمن لي ان يزوجني عمر ابنته، ويوليني الامر من بعده، رجعت الى الاسلام، فضمنت له التزويج ولم اضمن الخلافة، فاومأ الى وصيف بين يديه، فذهب مسرعا، فاذا موائد الذهب قد نصبت بصحائف الفضة فقال لي: كل، فقبضت يدي، وقلت: ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الاكل في انية الذهب والفضة، فقال: نعم صلى الله عليه ولكن نقي قلبك وكل فيما حببت فاكل في الذهب، والفضة واكلت في الخلنج، ثم جئ بطست من الذهب، فغسل فيها، وغسلت في الصفر، ثم اومأ الى خادم عن يمينه، فذهب مسرعا، فسمعت حسا، فاذا خدم معهم كراسي مرصعة بالجواهر فوضعت، عشرة عن يمينه، وعشرة عن يساره، واذا عشر جوار في الشعور عليهن ثياب الوشي مكسرات في الحلي، فقعدن عن يمينه وقعد مثلهن عن يساره، واذا بجارية قد خرجت كالشمس حسنا، وعلى راسها تاج عليه طائر وفي يدها اليمنى جامة، وفيها مسك وعنبر فتيت، وفي يدها اليسرى جامة، فيها ماء الورد، فصفرت بالطائر، فوقع في جامة ماء الورد فاضطرب فيه، ثم وقع في جامة المسك فتمرغ فيه، ثم طار، فوقع على صليب في تاج جبلة، فرفرف حتى نفض ما في ريشه عليه، وضحك جبلة من شدة السرور، ثم قال للجواري اللاتي عن يمينه، بالله اضحكننا، فاندفعن يغنين، تخفق عيدانهن، يقلن ؎

لله در عصابة نادمتهم	يوما بجلق في الزمان الاول
يسقون من ورد البريص عليهم	بردى يصفق بالرحيق السلسل
اولاد جفنة حول قبر ابيهم	قبر ابن مارية الكريم المفضل
يفشون حتى ما تهر كلابهم	لا يسألون عن السواد المقبل
بيض الوجوه نقية احسابهم	شم الانوف من الطراز الاول

فضحك، ثم قال: أتدري من قائل هذا قلت لا، قال: حسان بن ثابت شاعر رسول الله صلى الله عليه وسلم، ثم قال للاتي عن يساره، بالله، ابكينا فاندفعن يعدانهن يغنين ؎

لمن الدار اقفرت بعمان	بين اعلى اليرموق والصمان
ذاك مغنى لال جفنة في الد	هر محلا لحادثات الزمان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قد ارانی هناك دهرًا مکینًا	عند ذی التاج مجلسی ومکانی
ثکلت امهم وقد ثکلتهم	یوم حلوا بحادث الجولان
ودنا الفصح فالولائد ینتظمن سراعًا کاللؤلؤ المرجان	

فبکی حتی سالت الدموع علی لحیتہ، ثم قال لی: ھٰذا الحسان ایضًا، ثم انشأ یقول ؎

تنصرت الاشراف من اجل لطمۃ	وما کان فیھا لو صبرت لھا ضرر
تکلفنی فیھا جاج ونخوۃ	وبعت بھا العین الصحیحۃ بالعور
فیالیت امی لم تلدنی ولیتنی	رجعت الی الامر الذی قال لی عمر
ویالیتنی ارعی المخاض بقفرۃ	وکنت اسیرًا فی ربیعۃ او مضر
ویالیت لی بالشام ادنی معیشۃ	اجالس قومی ذاھب السمع والبصر

ثم سألنی عن حسان: احیٌّ ھو؟ قلت: نعم، ثم امر بمال وکسوۃ ونوق موقورۃ برًّا، وقال: اقرئہ سلامی، وادفع لہ ھٰذا، وان وجدتہ میتًا فادفعہ الی اھلہ، وانحر الجمال علی قبرہ، فلما قدمت علی عمر اخبرتہ الخبر، قال: فھل ضمنت لہ الامر؟ فاذا اسلم قضی اللہ علینا بحکمہ، ثم بعث الی حسان فاقبل، وقد کف بصرہ، فلما دخل، قال: یا امیر المؤمنین انی وجدت بحرًا الا جفنۃ، قال: نعم، ھذا رجل اقبل من عند، قال: نھات، یا ابن اخی! ما بعث بہ الی معک، قلت: وما علمک؟ قال: انہ کریم من عصبۃ رجال کرام مدحتھم فی الجاھلیۃ، فحلف ان لا یلقانی احد ایعرفنی الا اھدی الی معہ شیئًا فدفعتہ الیہ، واخبرتہ بامرہ فی الابل، فقال: ودت انی کنت میتًا فخرت علی قبری۔

حل لغات غسان ایک چشمہ ہے جس پر قبیلہ ازد کا ایک گروہ وارد ہوا تھا جن میں بنو جفنہ بھی ہیں۔ شہر بالشت جو اشبار عک قال فی الحاشیہ: کذا فی المنقول عنہ ولم نطلع علی قبیلۃ تسمی بہا ولعل النسخ وقع من الناسخین والصحیح عندی عکل (باللام) وعکل بالضم ابو قبیلۃ فیھم عبادۃ اسمہ عوف بن عبد مناۃ حضنتہ امۃ ندی عکل فلقب بہ، جفنۃ یمنی قبیلہ، ثیاب الوشی نقشین کپڑے، جلل گھوڑے کو جھول پہنانا، جلال، جمع جُل جھول، قُرط بالی: کان کا زیور جو اقراط، قِراط، ماریہ بنت ظالم بن وہب کندی جس کی بالیوں میں کبوتر کے انڈے کی برابر دو عجیب و غریب موتی یا چالیس ہزار اشرفیوں کی قیمت کا ایک جوہر تھا جو بطریق وراثت سلاطین میں منتقل ہوتا چلا آرہا تھا۔ وطی روندیا لطمہ (ض) لطمًا تھپڑ مارنا، ہشم (ض) ہشمًا توڑنا، فاستعدی استغاثہ کرنا، اقیدہ اقاد الامیر القاتل بالقتیل قصاص لینا، رجل سوقۃ بازاری، فرومایہ، انتصر نصرانی ہو جاؤں، ہزیع رات کا کچھ حصہ، الرباع جمع ربع گھر، منزل، الحجاب جمع حاجب دربان بہجۃ حسن وخوبی، الصہب سفیدی سرخی مائل، صہب اس اصہبا صہبۃ۔ الشعر بالوں کا سرخ یا سفید ہونا، کس الصہب، سبال جمع سبلۃ مونچھ کے بال، تحالہ چاندی سونے کا برادہ، گیہوں جو کی بھوسی) ذرّ (ہ ان) ذرًا بکھیرنا۔ قوارر جمع قارورۃ شراب کا برتن، شیشہ، انحدرت اتحدار نیچے اترنا، فوق تعبہ سے امرحا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے صاف ستھرا کرنا، الدس میل کچیل جو اُدناس (س) دُنساً، دناسۃ میلا ہونا۔ لام حرف جار ہے اور ما استفہامیہ اس کا الف ساقط ہو گیا وصیف خدمت گار جو وُصفاء، موائد جمع مائدۃ دستر خوان، صحائف جمع صحیفۃ پیالہ، خلنج خدنگ کا معرب ہے ایک درخت ہے جس کی لکڑی بہت سخت ہوتی ہے اس سے تیر نیزہ وغیرہ تیار کیا جاتا ہے۔ خلائج، طست، ہاتھ دھونے کا تانبے کا برتن۔ جلسوت، صفر پیتل، سونا، خدم جمع خادم، کرسی جمع کرسی۔ مرصعۃ سونے چاندی سے جڑا ہوا۔ جوار جمع جاریۃ کنیز، شعور جمع شعر ای مستورات فی الشعور لکثرتہا۔ مکسرات اسم فاعل ہے کسرت المرأۃ ونحوہا النور علی کذا فلکسر آئینہ سے فلاں چیز پر روشنی پڑ گئی۔ جامۃ چاندی کا برتن۔ جولم فلیت فعیل بمعنی مفعول چوڑہ کیا ہوا صفرت (ض) صَفْراً صفوراً۔ بالفرس عند ورودہ گھوڑے کو پانی پلانے کیلئے بلانا، تمرغ لوٹ پوٹ ہونا، رفرف الطائر بجناحیہ بازو کا پھڑ پھڑانا، نفض جھڑ جانا۔ تخفق خفقان سے ہے بمعنی اضطراب، عیدانہن جمع عود سارنگی۔

للہ درّہ۔ ہ اس کی خوبی اللہ ہی کیلئے ہے۔ لا درّ درّہ "خدا کرے کہ وہ خوش حال نہو، عصابہ مردوں، گھوڑوں پر نیزوں کی جماعت دس سے چالیس تک، نادمتہم علی الشراب ہم نشینی کرنا، جلق دمشق یا اطراف دمشق کے مرغزار البریص ملک شام میں ایک جگہ ہے۔ بردیٰ دمشق کی ایک نہر ہے۔ یصفق صفق۔ الرجل الشراب صفائی کیلئے ایک برتن سے دوسرے برتن میں کرنا، یغشون مضارع مجہول ہے غشان (ن) وغشی (س) غشواً، غشیاناً۔ فلاناً کسی کے پاس آنا۔ ناہقہ (ض) ہریرا۔ الکلب کتے کا بھونکنا (سباع سے کم) السواد سیاہی۔ اشخاص۔ جمع کثیر مراد ہے۔ شم الانوف ناک کے بانسہ کی بلندی والا، شم (س، ن) شمماً۔ الانف چوٹی بلند ہونا الطراز نگار جامہ، حسان بن ثابت بن المنذر، عبدالرحمٰن انصاری خزرجی مشہور صحابی ہیں۔ ایام جاہلیت و اسلام دونوں میں بڑے پایہ کے شاعر سمجھے جاتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے واسطے مسجد میں منبر رکھوا دیتے تھے جس پر کھڑے ہو کر یہ حضور اکرمؐ کے مدحیہ قصائد پڑھتے تھے، ایک بیماری کی وجہ سے ان میں شجاعت نہیں رہی تھی جس کی وجہ سے کسی لڑائی میں شریک نہ ہو سکے، آخر میں آپ نابینا ہو گئے تھے ۵۴ھ کے قبل اور ۶۰ھ کے بعد آپ کی وفات ہوئی ان کی اور ان کے باپ اور دادا اور پردادا سب کی عمریں تقریباً ایک سو بیس ۱۲۰ برس کی ہوئیں لمن کلمہ مَنْ استفہامیہ ہے۔ اقفرت۔ الدار گھاس پانی اور آدمی سے خالی ہونا، عمان، کعراب یمن کا ایک شہر ہے۔ الیرموق قال فی الحاشیۃ ما وجدناہ فی کتب اللغۃ الموجودۃ عندنا وظنی انہا الیرموک القصمان عالج میں ایک جگہ ہے۔ مغنی اسم ظرف ہے۔ غنی یغنی سے بمعنی اقامت کرنا، مغنی منزل، یہ سوال سابق جواب کا ہے۔ نکلت (س) نُکلاً غم کرنا۔ ثکل موت، ہلاکی، الفصح عید الوالد جمع ولیدۃ کنیز لجاج جھگڑا لج (س، ض) لجاً، لجاجاً سخت جھگڑا کرنا، نخوۃ تکبر، قفرۃ بے آب و گیاہ بیابان جو قفار ربیعۃ، مضر دونوں قبیلہ ہیں، لوق جمع ناقۃ موقورہ بوجھ سے لدی ہوئی، عصبۃ جماعت۔

تشریح:۔ جبلہ بن ایہم غسان کا آخری شہنشاہ ہے جس کا قد بارہ بالشت اونچا تھا۔ سواری پر ہوتا تھا تو اس کے پاؤں زمین پر پہنچتے تھے جب اس نے مسلمان ہونے کا ارادہ کیا تو حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضری کی اجازت چاہی آپ بہت خوش ہوئے اور لکھ دیا کہ آجاؤ جو چیز ہمارے لئے نافع ہے وہی تیرے لئے سود مند ہے اور جو چیز ہمارے لئے نقصان دہ ہے وہی تیرے لئے ضرر رساں ہے پس جبلہ ابن ایہم قبیلہ عک (عکل) اور جفنہ کے ایک سو شہسواروں کے ساتھ نکلا اور جب مدینہ کے قریب پہنچا تو اس نے شہسواروں کو سونے کے تار اور ابریشم سے بنے ہوئے نقشین کپڑے اور گھوڑوں کو دیباج کی جھولیں اور سونے چاندی کے ہار پہنا دیئے اور خود بھی اس نے اپنا تاج پہن لیا جس میں ماریہ کی بالیں تھیں تمام اہل مدینہ اس کے استقبال کے لئے نکلے اور اس کی آمد سے اور اسلام قبول کرنے سے مسرور ہوئے پھر وہ اشہر حج میں اداءِ حج کیلئے حضرت عمرؓ کے ساتھ حاضر ہوا پس وہ طواف کر رہا تھا کہ ایک فزاری کا پاؤں اس کے تہبند پر پڑ گیا جس کی وجہ سے اس کا تہبند کھل گیا جبلہ بن ایہم نے غیظ و غضب میں آکر اتنی زور سے طمانچہ مارا کہ اس کی ناک ٹوٹ گئی۔ اس نے حضرت عمرؓ سے دادرسی چاہی حضرت عمرؓ نے جبلہ سے کہا، تو نے اپنے اسلامی بھائی کے طمانچہ کیوں مارا؟ جبلہ نے کہا، اس نے میرے تہبند پر پاؤں رکھا ہے اگر بیت اللہ کا احترام (پیش نظر) نہ ہوتا تو میں اس کی کھوپڑی پکڑ لیتا جس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں اس کی آنکھیں لگی ہوئی ہیں (یعنی اس کو قتل کر دیتا) حضرت عمرؓ نے فرمایا: تو نے خود ہی اقرار کر لیا۔ سو یا تو اس کو خوش کر ورنہ میں تجھ سے اس کا قصاص (بدلہ) لوں گا۔ اس نے کہا، کیا آپ مجھ سے اس بازاری (ذلیل) آدمی کا بدلہ لیں گے؟ آپ نے فرمایا، تم دونوں کو اسلام شامل ہے (یعنی اسلام کی رو سے دونوں برابر ہو) فضیلت صرف عاقبت (خاتمہ بالخیر) کی وجہ سے ہے جبلہ نے کہا، میرا تو یہ خیال تھا کہ جتنی میری عزت زمانہ جاہلیت یعنی کفر کی حالت میں ہے مسلمان ہونے کے بعد اس سے بھی زیادہ ہو گی۔ آپ نے فرمایا، وہ عزت یہی تو ہے، جبلہ نے کہا، تب تو میں نصرانی ہو جاؤں گا آپ نے فرمایا، اگر تو نصرانی ہو گیا تو میں تیری گردن مار دوں گا (ہوتے ہوتے) بات بڑھ گئی، وفد فزارہ اور وفد جبلہ ہر دو جمع ہو گئے اور فتنہ برپا ہونے کے قریب ہو گیا جبلہ نے کہا، امیر المؤمنین! مجھے کل تک مہلت دیجئے، آپ نے فرمایا، تجھے اختیار ہے۔ پس جبلہ رات کی تاریکی میں اپنے ساتھیوں کیساتھ قسطنطنیہ چلا گیا اور نصرانی ہو گیا

گوہر پاک باید کہ شود قابل فیض ❁ ورنہ ہر سنگ و گلے لؤلؤ و مرجان نشود

شمع حق سے جو منور ہو یہ وہ مغز نہ تھی ❁ بارش رحمت ہوئی لیکن زمیں قابل نہ تھی (اقبال)

شاہ ہرقل نے اس کی آمد کو بڑی وقعت کی نگاہ سے دیکھا اور بہت خوش ہوا یہاں تک کہ ہر قسم کے اموال اور مکانات بطور جاگیر جبلہ کے نام زد کر دیئے جب حضرت عمرؓ نے شاہ ہرقل کے پاس اسلام کی دعوت کیلئے اپنا قاصد بھیجا تو اس نے مصالحت کے لئے کہا تم نے جبلہ بن ایہم کو دیکھا ہے جو ہمارے دین کی طرف مائل ہو کر ہمارے پاس آگیا قاصد نے کہا، نہیں،

ہرقل نے کہا، اس کے لیئے پھر میرے پاس آیئے اور جواب لیجائیے (غالباً اس کا مقصد یہ تھا کہ جبلہ کا ٹھاٹ دیکھ کر یہ بھی نصرانیت اختیار کر لیگا) قاصد جبلہ کے پاس گیا اور جو قیصر کے دروازے پر لوگوں کا اژدہام، دربانوں کا ہجوم، غیر معمولی رونق دیکھی تھی وہی سب کچھ فرجبلہ کے ہاں پایا۔ قاصد کہتا ہے کہ میں لطیف تدبیر کیساتھ اجازت طلب کر کے اس کے پاس اندر پہنچ گیا تو میں نے سرخ و سپید ڈاڑھی والا بڑی بڑی مونچھوں والا ایک شخص دیکھا میرے زمانہ میں چونکہ جبلہ سیاہ ڈاڑھی والا تھا اس لئے میں نے اس کو اجنبی جانا۔ اس نے سونے کا برادہ منگوا کر اپنی ڈاڑھی پر چھڑک لیا جس سے وہ پھر سرخ چمکدار ہو گئی وہ شیشے کے تخت پر بیٹھا ہوا تھا مجھے دیکھتے ہی پہچان گیا اور اپنے ساتھ تخت پر بٹھالیا اور مسلمانوں کے متعلق پوچھ گچھ کرنے لگا (دیکھ کر ان کا کیا حال ہے) میں نے کہا بالفضل تعالیٰ بڑھتے ہی جا رہے ہیں تجھے تو معلوم ہی ہے پھر اس نے حضرت عمرؓ کے متعلق دریافت کیا۔ میں نے کہا، بحمد اللہ بہت اچھے ہیں وہ حضرت عمرؓ کی عافیت سن کر غمگین ہوا میں تخت سے اتر گیا اس نے کہا اس اعزاز سے کیوں انکار کرتا ہے۔ میں نے کہا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے، اس نے کہا، ٹھیک ہے صلے اللہ علیہ وسلم لیکن اپنے قلب کو گندگی سے پاک رکھو اور کس چیز پر بیٹھ رہا ہے اس کی پروا مت کر جب جبلہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا تو مجھے کچھ امید ہوئی میں نے کہا، جبلہ! بڑے افسوس کی بات ہے کہ تو اسلام اور اس کی خوبیاں جاننے کے بعد بھی اسلام قبول نہیں کرتا؟ اس نے کہا، کیا میں اپنی ان سب حرکتوں کے بعد بھی اسلام قبول کر سکتا ہوں؟ میں نے کہا ہاں ایک فزاری نے تو اس سے بھی زیادہ ناشائستہ حرکتیں کیں مرتد ہوا، مسلمانوں کو قتل کیا پھر اسلام لایا تو اس کا اسلام قبول ہو گیا اور میں اس کو مدینہ میں مسلمان ہی چھوڑ کر آیا ہوں، اس نے کہا، اس سے زیادہ کا وعدہ کر، اگر تو اس کا ضامن ہو کہ حضرت عمرؓ میرے ساتھ اپنی لڑکی کی شادی کر دیں گے اور مجھے اپنا ولیعہد بنا دیں گے تو میں دوبارہ اسلام لے آؤں گا پس میں شادی کا تو ضامن ہو گیا لیکن خلافت کا ضامن نہیں ہوا جبلہ نے اپنے ایک خادم کی طرف اشارہ کیا جو اس کے سامنے کھڑا تھا وہ فوراً کھانے کا انتظام کرنے کے لئے گیا) دیکھا تو سونے کے دسترخوان پر چاندی کی پکیلے سجے ہوئے ہیں جبلہ نے کہا، کھایئے، میں نے ہاتھ روک کر کہا، کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی اور سونے کے برتنوں میں کھانے سے منع فرمایا ہے اس نے کہا ٹھیک

لہ۔ صحیح بخاری میں حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے "قال نہانا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان نشرب فی انیۃ الذہب والفضۃ وان ناکل فیہا وعن لبس الحریر والدیباج وان نجلس علیہ" کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سونے چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے سے اور ریشم و دیباج کے پہننے اور اس (کے فرشوں) پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے، بخاری و مسلم میں حدیث ام سلمہؓ کے الفاظ ہیں "ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الذی یشرب فی انیۃ الفضۃ والذہب انما یجرجر فی بطنہ نار جہنم" کہ آپ نے فرمایا جو شخص سونے چاندی کے برتن میں کھاتا پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ انڈیلتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لیکن اپنے دل کو صاف رکھ اور جس برتن میں طبیعت چاہے کھا پس جبلہ نے چاندی سونے کے برتنوں میں کھایا اور میں نے (خنگ) کے برتن میں کھایا۔ پھر سونے کا طشت لایا گیا اس نے اس میں ہاتھ دھوئے اور میں نے پیتل (کے برتن) میں ہاتھ دھوئے پھر اس نے ایک خادم کی طرف اشارہ کیا جو اس کی دائیں جانب کھڑا تھا وہ فوراً چلا گیا۔ اتنے ہی میں میں نے ایک آہٹ سنی تو دفعۃً چند خادم آئے جن کے ساتھ جواہرات سے جڑی ہوئی کرسیاں تھیں پس دس کرسیاں اس کی دائیں جانب اور دس بائیں جانب بچھا دی گئیں، اس کے بعد دس کنیزیں آئیں جو (لمبے لمبے) ہاروں میں چھپی ہوئی تھیں، انقشین کپڑے پہنے ہوئے تھیں۔ زیورات میں لدی ہوئی تھیں۔ پس ان میں سے پانچ اس کی دائیں جانب اور پانچ بائیں جانب بیٹھ گئیں اس کے بعد ایک کنیز آئی جو آفتاب کی طرح حسین وجمیل تھی اس کے سر پر ایک تاج تھا جس میں ایک پرند تھا اور اس کے دائیں ہاتھ میں چاندی کا جام تھا جس میں مشک وعنبر کا چورا تھا اور بائیں ہاتھ میں بھی چاندی کا ایک جام تھا جس میں عرق گلاب تھا۔ کنیز نے پرندہ کو چھوڑ دیا وہ گلاب کے پانی والے پیالہ میں آکر پھڑ پھڑایا پھر مشک والے پیالہ میں آکر لوٹ پوٹ ہوا اور وہاں سے اڑ کر جبلہ کے تاج کی صلیب پر جا بیٹھا اور اس طرح پھڑ پھڑایا کہ مشک وعنبر اور عرق گلاب جو اس کے پروں پر لگا ہوا تھا وہ سب جھڑ کر جبلہ کے تاج پر گر گیا۔ اور جبلہ فرط مسرت میں ہنسنے لگا اس کے بعد اس نے کنیزوں سے کہا جو اس کی دائیں جانب بیٹھی ہوئی تھیں کہ تم ہمیں ہنساؤ۔ کنیزوں نے سارنگی پر گانا شروع کیا۔

(۱) اللہ ہی کیلئے ہے اس جماعت کی بھلائی جسکے ساتھ میں نے گذشتہ زمانہ میں ایک روز مقام جلق میں شراب نوشی کیلئے ہم نشینی کی ہے۔ (۲) جو شخص بھی ان کے پاس مقام بریص میں وارد ہوتا تھا اسی کو وہ لوگ خوش گلو شراب کے ساتھ ملا ہوا بردی نہر کا پانی پلاتے تھے۔ (۳) وہ لوگ جفنہ خاندان سے ہیں جن کے باپ کی قبر کے قریب ماریہ جیسے کریم وصاحب فضل عمیم کی قبر ہے۔ (۴) ان کے پاس مہمان آتے ہی رہتے ہیں یہاں تک کہ ان کے کتے (مہمانوں کی کثرت آمد ورفت سے) بیگانوں کے دیکھنے کے عادی ہو گئے اس لئے وہ نہیں بھونکتے اور وہ لوگ آنے والے مہمانوں کے متعلق (ان کی کثرت کے بارے میں) کچھ نہیں پوچھتے (بلکہ ان سب کا اکرام کرتے ہیں)، (۵) وہ روشن چہرے والے، پاکیزہ نسب والے بلند ناک اپنے اسلاف کے نقش قدم پر ہیں۔

یہ اشعار سن کر جبلہ ہنستا ہوا مجھ سے کہنے لگا، جانتے ہو ان اشعار کا قائل کون ہے؟ میں نے کہا نہیں، اس نے کہا شاعر دربار نبی حضرت حسانؓ، اس کے بعد جبلہ نے ان کنیزوں سے کہا جو اس کی بائیں جانب بیٹھی تھیں کہ ہم کو رلاؤ، پس انہوں نے سارنگی پر گانا شروع کیا۔ لمن الدار اھ (۱) شہر عمان میں یہ کس کا مکان ہے جو باشندوں سے خالی ہے اور یرموق اور صمان کے مابین ہے (۲) یہ مکان (جس کے بارے میں تو سوال کر رہا ہے) آل جفنہ کا مکان ہے جو گردش ایام کے نزول کا ٹھکانا ہو گیا ہے (۳) ندامت ہوئی کہ میں اپنے آپ کو اس جگہ مکین دیکھتا تھا کہ میری نشستگاہ اور میرا مکان صاحب تاج شہنشاہ کے پاس تھا (۴) انکی مائیں ان کو روئیں اور وہ اس سے پہلے بھی رو چکی تھیں جن دن کہ وہ حوادث زمانہ میں مبتلا ہوئے تھے (۵) عید قریب آگئی پس نوخیز لڑکیاں مونگے والی غذا کے لگانے میں جلدی کر رہی ہیں

یہ اشعار سن کر جبلہ اتنا رویا کہ اس کے آنسو ڈاڑھی پر بہہ پڑے، پھر اس نے کہا کہ یہ اشعار بھی حضرت حسانؓ کے ہیں۔ پھر اس نے یہ اشعار پڑھنے شروع کئے ؎ تنفرت اھ (۱) شرفاء ایک طمانچہ کے سبب نصرانی ہو گئے حالانکہ اگر میں صبر کرتا تو اس میں کوئی نقصان نہ تھا

می کشید از حسرت وغم آہ سرد ☼ کانچہ من کردم دریں عالم کہ کرد

(۲) مجھے اس طمانچہ پر کبر ونخوت اور خصومت نے مجبور کیا ہے اور میں نے اسی کی وجہ سے اچھی خاصی آنکھ کو (دین اسلام کو) کانی آنکھ (نصرانیت) کے عوض فروخت کر ڈالا

عنانِ نفس بدستِ ہوا رہا کردم ☼ خلافِ عقل وخرد کردم وخطا کردم

(۳) کاش میری ماں مجھے نہ جنتی اور میں اس بات کی طرف لوٹ آتا جو حضرت عمر نے مجھ سے کہی تھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تہی دستان قسمت راچہ سود از بہر کاہل ❊ کہ خضر از آب حیواں تشنہ می آرد سکندر را ۔

(۴) کاش میں جنگل میں اونٹوں کو چراتا ہوتا اور ربیعہ یا مضر کا قیدی ہوتا۔ (۵) کاش میرے لئے شام میں ادنیٰ درجہ کی معیشت ہوتی اور میں اپنی قوم کے ساتھ اندھا بہرا ہو کر بیٹھا ہوتا

کنوں بدانم و دانستنم ندارد سود ❊ چہ سود گفتن بسیار کیں چرا کردم

——— اس کے بعد جبلہ نے حضرت حسانؓ کے متعلق دریافت کیا کہ وہ زندہ ہیں؟ میں نے کہا: ہاں، تو اس نے بہت سا مال، لباس اور عطیہ لدی ہوئی اونٹنیوں کا حکم کیا اور کہا کہ حضرت حسانؓ سے میرا سلام کہہ دینا اور یہ مال انکو دیدینا اور اگر تو انکو مردہ پائے تو یہ مال انکے احباب کو دیدینا اور انکی قبر پر اونٹ ذبح کر دینا جب میں حضرت عمرؓ کے پاس واپس آیا تو میں نے پورا قصہ سنایا آپ نے فرمایا اگر تو اس کیلئے خلافت کا یکجوں ضامن بنا جب کہ اسلام لے آتا تو اللہ رب العزت کوئی نہ کوئی صورت پیدا کر دیتا۔ پھر حضرت حسانؓ کو بلایا۔ آپ تشریف لائے اسوقت آپکی بینائی ختم ہو چکی تھی حضرت حسانؓ نے داخل ہوتے ہی فرمایا: امیر المومنین! مجھے آل جفنہ کی بو آرہی ہے آپ نے فرمایا: ہاں یہ شخص انہی کے پاس سے آیا ہے حضرت حسانؓ نے فرمایا: لاؤ بھائی! جو کچھ انہوں نے تیرے ساتھ میرے لئے بھیجا ہے میں نے کہا: آپکو کیا علم؟ آپ نے فرمایا: وہ سخی آدمی ہے سخی لوگوں کی جماعت سے ہے، زیادہ جہالت میں میں نے انکی تعریف کی ہے پس اس نے قسم کھا رکھی ہے کہ آپکے جس جانثار سے بھی ملاقات ہوگی اس کے ساتھ کچھ نہ کچھ ہدیہ بھیجوں گا پس وہ میں نے کل مال آپکو دیدیا اور اونٹوں کے متعلق جو کچھ اس نے کہا تھا وہ بھی بتا دیا آپ نے فرمایا مجھے یہ بات زیادہ محبوب ہے کہ میں مر ہوتا اور تو میری قبر پر اونٹ ذبح کرتا۔

السیرۃ النبویۃ المحمدیۃ

سیرت نبویہ

نسب صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا نسب مبارک!

امامن ابیہ فھو ابن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ھاشم بن عبد مناف ابن قصی بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن لوی بن غالب بن فھر بن مالک بن النضر بن کنانۃ ابن خزیمۃ بن مدرکۃ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان، وامامن امہ فھو ابن آمنۃ بنت وھب بن عبد مناف بن زھرۃ بن کلاب ففی کلاب یجتمع نسبہ من الطرفین۔

تشریح: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک نسب باپ کی طرف سے یوں ہے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان والدہ کی طرف سے آپکا نسب یوں ہے، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ابن آمنہ بنت وہب بن عبد مناف ابن زہرہ بن کلاب، پس آپ کا نسب طرفین سے کلاب بن مرہ پر جا ملتا ہے۔

وفاۃ ابیہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے والد کی وفات

تزوج ابوہ عبد اللہ، امۃ آمنۃ فحملت بہ صلی اللہ علیہ وسلم فمات عنہ وھو فی بطن امہ ولہ یورث مالا ولا عرضا الا خمس جمال وام ایمن وقطعۃ غنم۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشریح :- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد (ماجد خواجہ) عبداللہ نے (جو نہایت حسین خوبصورت جوان عالی ہمت اور وفیر تھے) آپ کی والدہ (ماجدہ بی بی) آمنہ سے (جو اپنے زمانہ میں قریش کی تمام عورتوں پر شرافت پدری و نجابت مادری میں فوقیت رکھتی تھیں) شادی کی اور بی بی آمنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حمل قرار پا گیا آپ کے والد خواجہ عبداللہ (پچیس ۲۵ برس اور کئی مہینے کی عین شباب خیز عمر میں) انتقال کر گئے درانحالیکہ آپ بطن مادر ہی میں تھے (اور اس احاطہ میں مدفون ہوئے جہاں آپ کی ننہیال کے لوگ مدفون تھے) آپ نے پانچ اونٹ اور ام ایمن اور چند بکریوں کے سوا وراثت کا کوئی مال اور سامان نہیں چھوڑا۔

ولادتہ صلی اللہ علیہ وسلم

آپ کی ولادت باسعادت!

خوش وقت آں پدر کہ چنیں باشد ش پسر ✻ شاباش ازاں صدف کہ چنیں پرورد گہر
آمازو مکرم وابنا ازو عزیز ✻ صلوا علیہ ما طلع الشمس والقمر

وُلِدَ صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ المکرمۃ عام الفیل یوم الاثنین لاثنتی عشرۃ خلت من الربیع الاول علی الاصح من الاقوال وکانت مضت علی میلاد سیدنا المسیح خمس مائۃ واحدی وسبعون سنۃ وبینہ وبین آدم اربعۃ آلاف وستمائۃ سنۃ رُوی انہ صلی اللہ علیہ وسلم کان عند ولادتہ ناظرا ببصرہ الی السماء وما وجدت امہ ثقل حملہ صلی اللہ علیہ وسلم کما تجد الحوامل۔

تشریح :- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شہر مکہ میں ہاتھیوں والے سال پیر کے دن بارہ ربیع الاول کو بقول صحیح صبح کے وقت پیدا ہوئے، حضرت عیسیٰ مسیح پر پانچ سو اکہتر ۵۷۱ سال گذر چکے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت آدم علیہ السلام کے درمیان چار ہزار چھ سو سال کا فصل ہے، مروی ہے کہ آپ بوقت پیدائش آسمان کی طرف دیکھ رہے تھے آپ کی والدہ بی بی آمنہ کو آپ کے حمل کی مطلق تکلیف نہ ہوئی (اور چھ مہینے تک یہ بھی معلوم نہ ہوا کہ آمنہ حاملہ ہے) جیسا کہ حاملہ عورتوں کو حمل کیوجہ سے تکلیف ہوا کرتی ہے۔

رضاعتہ صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت صلعم کی شیر خوارگی

کانت نساء قریش، لایُرضِعن اولادھن فارضعتہ امنۃ ایاما قلائل ثم ارضعتہ ثویبۃ جاریۃ ابی لھب ثم وقع بذا الشرف الاوفر والحظ الاکبر حلیمۃ بنت ابی کبشۃ السعدیۃ و بلغ صلی اللہ علیہ وسلم الفطام عندھا وکانت ارضھا ذات جدب وقحط والسماء غیر ماطرۃ، والانعام ھزلی مثل اربابھا، فعادت الارض کانھا روضۃ خضراء، والصحاری القفر کانھا دامات ماء، وطالت الزروع، وامتلأت الضروع۔

حل لغات

قلائل جمع قلیلۃ، اوقر کامل مکمل، القفار ویخصوص جدب بارش نہ ہونے کی وجہ سے خشک زمین عربی یہ غالباً ہرب بمعنی ہارب کی جمع ہے، ناکارہ، دامات سمندر، ضروع جمع ضرع تھن۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشریح: قریش کی عورتیں اپنی اولاد کو دودھ نہیں پلاتی تھیں (بلکہ آنے کے ہاں صاحب ثروت لوگوں کے شیر خوار بچوں کو دوسری عورتیں اُجرت پر دُودھ پلاتی تھیں) اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپکی والدہ محترمہ نے چند روز (یعنی صرف سات روز دُودھ پلایا پھر ابولہب کی (آزاد شدہ) کنیز ثویبہ نے آپ کو (آٹھ دن) دودھ پلایا۔ بعدازاں یہ عظیم ترین شرافت اور کامل ترین حصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے پہلے سال (جب آپکی عمر شریف کم وبیش ۱ ماہ کی تھی) دایہ حلیمہ بنت ابی کبشہ سعدیہ کو نصیب ہوا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تا مدت فطام آپ ہی کے پاس رہے اس وقت مکہ کی سرزمین قحط ناک اور خشکی والی تھی بارش بالکل بند تھی مویشی اور ان کے مالک بھاگ نکلے تھے پس (آپ کی برکت سے) زمین کی یہ حالت ہوگئی کہ گویا وہ سرسبز شاداب باغ ہے اور جنگل ویابان گویا سمندر ہے کھیتیاں بڑھ گئیں اور مویشیوں کے تھن (دُودھ سے) بھرپور ہوگئے۔

(فائدہ) یہ ثویبہ وہی تھیں جنہوں نے آپکے چچا ابولہب کو آپکی پیدائش کی خوشخبری سنائی تھی اور ابولہب نے خوشی میں اُن کو اُسی وقت آزاد کر دیا تھا۔ ثویبہ ہی نے آپکے دوسرے چچا حضرت حمزہ کو دودھ پلایا تھا۔ اس کے بعد خولہ بنت منذر نے اور پھر ایک تیسری عورت نے جو قبیلہ بنی سعد میں سے تھیں اور اس کے بعد تین اور عورتوں نے آپ کو دُودھ پلایا سب کا نام عاتکہ تھا۔

شق صدر صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شق صدر

ے شق عن صدرہ وشق لہ البد ❊ ومن شرط کل شرط جزار

وفی السنۃ الرابعۃ أتاہ ملکان، فاضجعاہ وشقا صدرہ، واخرجا منہ علقۃ سوداء ثم غسلاہ، ثم ردّاہ کما کان فراہ الصبیان الذین کانوا معہ، فاسرعوا الی حلیمۃ السعدیۃ، واخبروہا بما جری علیہ صلی اللہ علیہ وسلم، فاسرعت الیہا صلی اللہ علیہ وسلم کان خطوۃ تقن فہا الی خطوۃ فوجدتہ صحیحا، فردّتہ الی عبد المطلب خشیۃ علیہ من أعدائہ، ثم قدمت بعد النبوۃ، وأسلمت مع زوجہا

تشریح: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کے چوتھے سال (جبکہ اپنے رضاعی بھائیوں کے ساتھ بکریاں چرانے جنگل میں گئے ہوئے تھے) دو فرشتے آئے اور انہوں نے آپ کو زمین پر لٹا کر آپکے سینہ مبارک کو چاک کیا اور خون کے سیاہ لوتھڑے کو دل سے نکال کر صاف کیا (یعنی وہ سیاہ خون جو بنی آدم میں زمانۂ آدم سے پشت در پشت چلا آتا ہے اور درحقیقت گناہ کی وہی اصل و بنیاد ہے نکال پھینکا، پھر آپکے دل کو (معرفت و نبوت کا نور بھر کر) اس کی جگہ رکھدیا اور سینہ برابر کر دیا اور ٹانکے لگا دیئے سیلوں کی سیاہ دھاری آپ کی چنبر گردن سے ناف تک مدت العمر باقی رہی) جو بچے آپکے ساتھ تھے (جن میں سے حلیمہ کا لڑکا مسروح بھی ہے) وہ (یہ کیفیت دیکھ کر لرزتے، کانپتے، دوڑتے، ہانپتے) حلیمہ سعدیہ کے پاس آئے اور سارا ماجرا سنایا پس حلیمہ سعدیہ (یہ وحشت اثر خبر سُن کر اپنے شوہر حارث کو ہمراہ لے کر روتی ہوئی) آپ کی طرف روانہ ہوئیں (رنج و پریشانی کا یہ عالم تھا کہ) پیر رکھتی کہیں تھیں اور پڑتا کہیں تھا (رنگ فق تھا اور زبان پر یہ الفاظ تھے" ہائے میں لُٹ گئی لوگو! میری چار برس کی کمائی برباد ہوگئی، میں اب آمنہ کو کیا منہ دکھاؤں گی حلیمہ پریشان و سراسیمہ جنگل میں پہنچی اور آپ کو (ایک ہرے بھرے درخت کے نیچے) صحیح سالم بیٹھے ہوئے پایا تو دوڑ کر آپکو چھاتی سے لگایا اور اپنی بیقراری بیان کی، آپنے تمام قصہ بیان کر کے تسلی دی۔ گو اسوقت حلیمہ کے بے چین دل کو تسکین ہوگئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیکن یہ خیال پیدا ہوگیا کہ اس خطرناک حالت میں اس نونہال کو اپنے پاس رکھنا نیکی برباد گناہ لازم کا مصداق بننا ہے اس لئے حلیمہ نے آپ کو آپکے دشمنوں کے خوف سے خواجہ عبدالمطلب کے پاس (مکہ میں) پہنچا دیا (آپکے دادا عبدالمطلب نے حلیمہ کو ایک ہزار اونٹنیاں اور پچاس طل سوناحق خدمت گذاری میں بطور انعام دیکر نہایت عزت کیساتھ رخصت کیا) حلیمہ سعدیہ نبوت کے بعد حاضر خدمت ہوکر اپنے شوہر کی معیت میں مشرف باسلام ہوئیں۔

وفاۃ اُمّہ صلی اللہ علیہ وسلم ولما بلغ صلی اللہ علیہ وسلم السادسۃ من عمرہ، زارت امّہ اُمنۃ اخوانھا من بنی النجار فی المدینۃ فلما رجعت وھو معھا وبلغت الابواء (قریۃ بین مکۃ والمدینۃ) وتوفیت (ودفنت) ذلک الی امراٰتین فخرجت الیہ وقدمت بہ الی مکۃ وکانت مولاۃ لہ قد ورثھا من ابیہ) وضمہ عبدالمطلب، واحبّہ حبًّا شدیدًا وتبایعت علی قریش سنون مجدبۃ، فھتفت امراۃ من قومہ ان یستشفعوا بھذا النبیّ فقام عبدالمطلب واعتضد بہ صلی اللہ علیہ وسلم ورفعہ علی عاتقہ، فاستسقی بہ، فلم یلبثوا اذ مطروا وصاروا فی خصب ورفاھیۃ عیش۔

حل لغات سنون جمع سنۃ سال، مجدبہ قحط ناک سال، ہتفت بمعنی صاحت، اعتضد شانہ پکڑلیا، خصب فراخ سالی، رفاہیۃ خوش عیشی وارزانی۔

تشریح جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عمر کے چھٹے سال کو پہنچے تو آپکی والدہ محترمہ اپنے قبیلہ بنی نجار کے بھائیوں سے ملاقات کیلئے مدینہ تشریف لے گئیں (اور ایک ماہ ٹھہریں) جب واپس ہوئیں تو (راستہ میں موضع ودان کے قریب) ابواء کے مقام میں جو مکہ اور مدینہ کے درمیان میں ہے انتقال ہوگیا اور وہیں مدفون ہوگئیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ام ایمن کیساتھ مکہ پہنچیں جو آپکی لونڈی تھیں اور آپ کو ترکہ پدری میں ملی تھیں، آپ کے دادا عبدالمطلب نے آپکو محبت وشفقت کیساتھ سینہ سے لگایا۔ ادھر اہل قریش لگاتار قحط سالیوں میں مبتلا تھے (اور کوئی تدبیر نہ بن پڑتی تھی) آپکی قوم کی ایک عورت نے کہا، اس نبی کے ذریعہ شفاعت چاہو، چنانچہ عبدالمطلب نے آپ کو کندھوں پر اُٹھا کر آپ کے واسطے سے پانی طلب کیا تو فوراً بارش ہوئی اور سرسبزی وشادابی فراخی عیش نصیب ہوگئی۔

وفاۃ عبدالمطلب عبدالمطلب کا انتقال

ثم کفلہ ابو طالب بعد ما کفلہ عبدالمطلب سنتین، وتوفی حین مضت من عمرہ مائۃ واربعون سنۃ۔

تشریح:۔ خواجہ عبدالمطلب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دو سالہ کفالت کے بعد (بی بی آمنہ سے دو سال دو ماہ دس یوم بعد جب کہ آپ کی عمر شریف آٹھ سال کی ہوئی) ایک سو چالیس سال کی عمر میں انتقال کیا اور عبدالمطلب کے بعد خواجہ ابوطالب نے آپ کی کفالت کا حق ادا کیا۔

رحلتہ الاولیٰ الی الشام تجارت شام کی طرف آپکا پہلا سفر

وفی الثالثۃ عشرتھیأ ابو طالب للخروج الی الشام فاخذ صلی اللہ علیہ وسلم زمام ناقتہ، وقال: یا عم! الی من تکلنی؟ لا اب لی ولا اُمّ، فرقّ لہ فخرج بہ، وتفرّس فیہ ابو طالب من علائم النبوۃ ما لم یرہ من

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قبلُ، من اِظلال الغمامة، وخاتم النبوة، ولم يمض فی هذا السفر الا ايام قلائل حتی عاد سريعًا الی مكة بعد ما فرغ من تجارته وقد ربح فيها ربحًا كثيرًا۔

حل لغات زمام مہار، نکیل۔ تکفّی وکل (ض) وُکلًا و کولًا۔ الیہ الامر سپرد کرنا۔ تفرس فی کسی کے اندر علامت سے خیر پہچاننا۔ علام جمع علامت، اظلال سایہ ڈالنا۔ غمامۃ بادل۔ تشریح:۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کے تیرھویں سال ابوطالب نے ملک شام کے سفر کا قصد کیا (اور مقصد سفر کے خیال سے آپ نے اپنے لڑکوں کے ساتھ مکہ میں چھوڑنا چاہا) جب ابوطالب اونٹ پر سوار ہونے لگے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے زانو سے لپٹ کر رونے لگے، اور آپ نے اونٹ کی مہار پکڑ کر فرمایا: چچا! مجھے یہاں کس پر چھوڑے جاتے ہو نہ میرا باپ ہے نہ ماں" یہ سن کر ابوطالب کا دل بھر آیا، اور آپ کو اپنے ساتھ لے لیا۔ ابوطالب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں (اس سفر کے اندر) بہت سی وہ علامات نبوت معلوم کیں جو اس سے پہلے نہیں دیکھی تھیں مثلاً بادل کا سایہ افگن ہونا۔ مہر نبوت کا ظاہر ہونا، اجار و شجار کا سلام کرنا اور سر بسجود ہونا وغیرذلک۔ اس سفر میں چند ہی روز گذرے تھے کہ آپ تجارت سے فارغ ہو کر بہت جلد مکہ واپس ہو گئے اور تجارت میں غیر معمولی فائدہ ہوا۔

(فائدہ) اس سفر سے ابوطالب اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت جلد واپس ہونے کی وجہ یہ تھی کہ جب ابوطالب اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ملک شام کی طرف روانہ ہوئے تو سرحد شام پر شہر بصری کے قریب قافلہ ٹھہرا اور اسی جگہ بحیرا راہب سے ملاقات ہوئی جو ابوطالب کا دوست اور اپنے مذہب نصرانیت کا بڑا زبردست عالم تھا۔ بحیرا گرجا میں بیٹھا ہوا دیکھ رہا تھا کہ آپ پر ابر سایہ کئے ہوئے ہے اور درختوں کی ٹہنیاں آپ پر جھکی پڑتی ہیں اس سے قبل یہ خلوت گزیں راہب کسی آئندہ و روندہ مسافر سے بات بھی نہ کرتا تھا مگر اب کی بار بحیرا نے تمام قافلہ کی دعوت کی اور کہلا بھیجا کہ اے جماعت قریش مناسب ہے کہ بچے بوڑھے، حُر اور غلام تم سب ہی آؤ اور میری دعوت میں شریک ہو۔ چنانچہ سب لوگ گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بچہ ہونے کے سبب قافلہ میں درخت کے نیچے بٹھا گئے جب بحیرا نے دیکھا کہ قریش کے لوگ آگئے مگر وہ نور برکت نہیں ہے جس کی توقع میں دعوت ہوئی تھی تو دریافت کیا کہ کس کو چھوڑ آئے چنانچہ حضرت بلائے گئے اور آپ کو بحیرا نے نہایت شوق و عظمت کے ساتھ اپنی گود میں لے لیا، آپ کی پشت پر مہر نبوت دیکھی اور ابوطالب سے آپ کا نام اور بچپن وغیرہ کے کل حالات دریافت کئے اور انجیل کی بشارتوں کے بالکل موافق پا کر آپ کے نبی آخر الزماں ہونے سے ابوطالب کو مطلع کیا اور بڑے زور سے نصیحت کی کہ خبردار ابوطالب! ان کو ملک شام میں نہ لیجانا، یہودی دیکھ پائیں گے تو بری طرح سے پیش آئینگے اور آئندہ ہر جگہ اور ہر وقت اس لڑکے کی حفاظت کرتے رہنا کیونکہ یہ اپنے ملک کا آزاد کرنیوالا اور اپنے زمانہ میں نبی ہوگا۔ چنانچہ ابوطالب نے اپنا سفر جلد ختم کیا اور سیدنا کو لے کر بعافیت مکہ واپس ہو گئے۔ (تاریخ اسلام تبغیر)

رحلته الثانية الی الشام ملک شام کی طرف آپ کا دوسرا سفر

وفی السنة الخامسة والعشرين خرج صلی اللہ علیہ وسلم الی الشام للتجارة لما بعثته سيدتنا خديجة الكبری بنت خويلد رضی اللہ تعالیٰ عنها وكانت من اهل ثروة من قريش، وكان معه صلی اللہ علیہ وسلم غلامها ميسرة، فرأی منه خوارق تسع من نسطور الراهب شهادته بالنبوة وعاد صلی اللہ علیہ وسلم باربح تجارة۔

تشریح: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (اپنی عمر کے) پچیسویں سال بغرض تجارت ملک شام کی طرف روانہ ہوئے جب کہ آپ کو سیدہ خدیجۃ الکبریٰ بنت خویلد بن عبدالعزیٰ بن قصی نے (اپنے مال بطریق مضاربت برائے تجارت) بھیجا تھا (کیونکہ خدیجہ آپ کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امانت و تدین کے حالات خود بھی سن چکی تھیں اور اپنے بھتیجے فطیم کی زبانی آپ کے ذاتی اوصاف حمیدہ پورے طور پر ان کے ذہن نشین ہو گئے تھے) سیدہ خدیجہؓ قوم قریش کی (ایک) مالدار (بیوہ عورت نہایت حسین اور عاقلہ تھیں، آپ کے ساتھ اس سفر میں) خدیجہ کا خاص غلام میسرہ (اور ایک عزیز خزیمہ بن حکیم تھا) جس نے آپ کے حالات سفر اور (آپ کی عجیب کرامتیں دیکھیں اور نسطوری راہب سے آپ کی نبوت کی شہادت سنی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مال تجارت میں) دوچند نفع کے ساتھ (دوپہر کے وقت مکہ) واپس ہوئے (اور خدیجہؓ کو ان کا مال دے کر اپنا حق جو معاملہ مقررہ میں آپ کو خدیجہؓ کی طرف سے دیا گیا لے کر اپنے چچا ابوطالب کے پاس آئے اور اپنی کمائی ان کے سامنے رکھ کر اس سعادت مندی کا ثبوت دیا جو ہر شریف النفس کو زیبا ہے)

التزوج بخدیجۃ
خدیجہ سے نکاح

ولما سرد میسرۃ علی خدیجۃ ما رأی من خوارق النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورأت بعضہا، رغبت فی التزوج بہ، فتزوجہا فی ہذہ السنۃ علی اربعمائۃ دینار وہی بنت اربعین سنۃ (وقیل فی ذلک) فولدت اولادہ کلہا الا ابنہ ابراہیم، ولم ینکح صلی اللہ علیہ وسلم امرأۃ قبلہا، ولا بعدہا کاحہا فی حیوتہا حتی ماتت (وکانت وفاتہا فی شوال بعد بعثہ بثلاث سنین) وولدت لہ زینب ورقیۃ وام کلثوم وفاطمۃ والقاسم والطاہر والطیب وماتوا قبل دعواہ صلی اللہ علیہ وسلم النبوۃ، وادرکت الاناث فاسلمن وہاجرن۔

تشریح: جب میسرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام کرامتیں خدیجہ سے بیان کی اور بعض کرامتیں خود خدیجہ نے بھی اپنی آنکھ سے دیکھ لیں تو آپ کے ساتھ نکاح کرنے کی خواہش پیدا ہوئی (اور ایک عورت نفیسہ نام کی معرفت ابوطالب کے پاس نکاح کا پیغام بھیجا۔ ابوطالب کو خود بھی خیال تھا کہ آپ کا کسی شریف زادی کیساتھ نکاح کر دیا جائے) چنانچہ چار سو اشرفیوں پر آپنے خدیجہ کے ساتھ نکاح کر لیا، خدیجہ کی عمر اسوقت (اگر) چالیس برس (یا اس سے بھی زیادہ) کی تھی (لیکن تناسب اعضاء اور قدرتی حسن کے سبب جوان معلوم ہوتی تھیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے ابراہیم کے ماسوا (جو ماریہ قبطیہ سے پیدا ہوئے تمام اولاد انہیں کے بطن (اب بطن) سے تولد ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے پہلے اور آپکے بعد آپکی زندگی میں کسی عورت سے نکاح نہیں کیا۔ یہاں تک کہ بی بی خدیجہ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے تین سال بعد ماہ شوال میں انتقال ہو گیا۔ آپ کے بطن سے چار صاحبزادیاں یعنی زینب رقیہ، ام کلثوم، فاطمہ اور تین صاحبزادے یعنی قاسم، طاہر، طیب تولد ہوئے، آپکے صاحبزادے تو آپکی دعوت نبوت سے قبل ہی انتقال کر گئے اور صاحبزادیاں مدت بلوغ کو پہنچیں تو سبھوں نے اسلام قبول کیا اور آپکے ساتھ ہجرت کی۔

(تنبیہ) عبارت مذکورہ "وکانت وفاتہا فی شوال بعد بعثہ بثلاث سنین" میں لفظ ثلث غلط ہے کیونکہ حضرت خدیجہؓ کا سنہ وفات سنہ نبوی ہے جیسا کہ خود صاحب کتاب نے عنوان "موت ابی طالب و خدیجہ" کے ذیل میں لکھا ہے، نیز یہاں ماہ وفات شوال ہے اور دیگر مورخین نے ماہ وفات رمضان ذکر کیا ہے:۔ (فائدہ اولی) حضرت خدیجہؓ کے بعد جو ازواج مطہرات آپ کے نکاح میں آئیں وہ حسب ذیل ہیں (۱) حضرت سودہؓ سنہ نبوی میں نکاح ہوا اور حضرت عمرؓ کے آخر ایام خلافت میں انتقال ہوا (۲) حضرت عائشہ صدیقہؓ یہ حضرت صدیق اکبرؓ کی صاحبزادی تھیں سنہ ۱ھ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کاشانۂ اقدس میں آئیں، ۱۷ رمضان المبارک ۵۷ھ میں انتقال فرمایا اور جنت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

البقیع میں مدفون ہوئیں، ان کا حجرہ مبارکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آرام گاہ ہے (۳) حضرت حفصہؓ یہ حضرت عمرؓ کی صاحبزادی تھیں ۳ھ میں آپ نے نکاح فرمایا اور ۴۵ھ میں مدینہ منورہ میں انتقال ہوا

(۴) حضرت زینبؓ بنت جزیمہ ۳ھ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ان کا انتقال ہوا (۵) حضرت ام سلمہؓ ۶۲ھ میں انتقال ہوا اور جنت البقیع آرام گاہ ہے۔ (۶) حضرت زینب بنت جحش ۲۰ھ میں مدینہ منورہ میں انتقال ہوا (۷) حضرت جویریہؓ۔ ماہ ربیع الاول ۵۰ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی (۸) حضرت ام حبیبہؓ حضرت ابوسفیان کی صاحبزادی ہیں ۷ھ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح فرمایا اور ۴۴ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی (۹) حضرت میمونہؓ ۵۱ھ میں مقام سرف میں انتقال ہوا اور وہیں آسودہ خواب ہیں (۱۰) حضرت صفیہؓ ۔ ۵۰ھ میں انتقال ہوا (۱۱) حضرت ماریہ قبطیہؓ محرم ۱۶ھ میں وفات پائی:۔

(فائدہ ثانیہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد امجاد میں سب سے پہلے حضرت قاسم پیدا ہوئے جو چار سال کی عمر میں مکہ ہی میں فوت ہو گئے تھے، انھیں کے نام سے آپ کی کنیت "ابو القاسم" ہوئی، ان کے بعد حضرت زینبؓ تولد ہوئیں جنکے شوہر حضرت ابوالعاص بن ربیع تھے، ان کے بعد حضرت عبداللہ پیدا ہوئے جنکا لقب طیب وطاہر تھا۔ (کتاب میں جو ان کو دو فرزند شمار کئے ہیں یہ صحیح روایت کے خلاف ہے) ان کے بعد حضرت رقیہؓ پھر ام کلثومؓ ان دونوں کے سرتاج حضرت عثمان غنیؓ تھے (حضرت رقیہؓ کے انتقال کے بعد حضرت ام کلثومؓ سے نکاح ہوا) انکے بعد حضرت فاطمہؓ پیدا ہوئیں یہ کل اولاد حضرت خدیجہؓ کے بطن سے ہے، تیسرے صاحبزادے حضرت ابراہیم ہیں جو ماریہ قبطیہ کے بطن سے پیدا ہوئے، صاحبزادے سب کم سنی ہی میں فوت ہو گئے تھے، ہاں لڑکیاں سب جوان ہوئیں اور ان کی شادیاں بھی ہوئیں لیکن ان سب میں سوائے حضرت فاطمہؓ کے جو سب سے چھوٹی تھیں اور کسی صاحبزادی سے نسل نہیں چلی، حضرت فاطمہؓ کے چار بچے ہوئے دو بیٹے یعنی حضرت حسنؓ و حضرت حسینؓ اور دو بیٹیاں یعنی حضرت زینبؓ اور ام کلثومؓ

بناء الکعبۃ
خانہ کعبہ کی تعمیر

ے روبحرم نہ کہ دراں خوش حریم ❁ ہست سیہ پوش نگارے مقیم
قبلۂ خوبان عرب روئے او ❁ سجدۂ شوخان عجم سوئے او

وَفِیْ سَنَۃِ سِتٍّ وَّثَلَاثِیْنَ مِنْ مَّوْلِدِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَنَتْ قُرَیْشٌ الْکَعْبَۃَ وَتَرَاضَتْ بِہٖ، فَوَضَعَ الْحَجَرَ۔

تشریح:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک کے چھتیسویں سال قریش نے خانہ کعبہ کی از سر نو تعمیر کی اور سب نے آپ کو اس کام کیلئے اطیب خاطر پسند کیا چنانچہ آپ نے (بنفس نفیس) اس پتھر کو (اس جگہ) رکھدیا (جہاں پہلے رکھا ہوا تھا)

تعمیر کعبہ کی تفصیل | آپکی عمر ۳۶ سال کی تھی کہ اہل مکہ میں خانہ کعبہ کو از سر نو تعمیر کرنیکا خیال پیدا ہوا کیونکہ موجودہ خانہ کعبہ بنا ابراہیم پر غیر مسقف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قائم تھا اور اس کی دیواریں چھوٹی تھیں اور بارش کا پانی اندر آجاتا تھا اس کے علاوہ کعبہ میں نذر و نیاز کی بیش قیمت اشیاء کا کچھ حصہ خاندان بنی سلیح بن عمر کے غلام دویک نامی شخص کے پاس پایا گیا جس سے پتہ چلا کہ خزانۂ بیت اللہ میں چوری ہوئی جس کی حفاظت بھی آسمانی کیلئے ضروری تھی اس لئے کہ وہ بیٹ ہر شخص تعمیر بیت اللہ کا خواہاں تھا انہی دنوں جدہ کے کنارے کسی بڑے تجارتی جہاز کے ٹوٹ کر تباہ ہو جانے کے سبب لکڑی اور لوہے کا سامان مفت ہاتھ لگ گیا تھا اس لئے اس خیال میں پختگی پیدا ہو گئی لیکن اس کنویں میں جس کے اندر خانہ کعبہ کی نیاز اور نذریں قبولیت کی امید پر ڈالی جاتی تھیں ایک زہریلا خونخوار اژدہا رہتا تھا جس کا معمول تھا کہ ہر روز صبح کو کنویں سے باہر نکل کر کعبہ کی دیوار پر آ بیٹھتا اور جو کوئی اس کے پاس جاتا وہ پھن اٹھاتا اور منہ پھاڑ کر اس پر حملہ آور ہوتا تھا اس لئے کسی نے خانہ کعبہ کے پاس جانے کا نام نہ لیا۔ اللہ کی شان ایک روز صبح کے وقت وہ اژدہا دیوار پر بیٹھا ہوا تھا کہ دفعتہً ایک پرند آسمان سے اترا اور اژدہے کو اپنے سخت پنجوں میں داب کر اڑا لے گیا اس وقت مکہ کے ہر فرد بشر کا خوف زدہ دل مطمئن تو ہوا تاہم یہ کسی کی ہمت نہ ہوتی تھی کہ محترم گھر کی دیوار پر کھڑا ہو۔ ایک بار ابو وہب بن عمرو نامی ایک شخص جرأت کر کے آگے بڑھا اور بیت اللہ کا ایک پتھر اکھاڑ کر زمین پر ڈالنا چاہا مگر کامیاب نہ ہوا کیونکہ پتھر ہاتھ سے چھوٹ کر دوبارہ اپنی جگہ جا چپکا ہوا یہ دیکھ کر رہی سہی ہمت بھی جاتی رہی چند روز اسی حالت پر گذر گئے آخر ولید بن مغیرہ جوان پھاوڑا لے کر کعبہ کی دیوار پر جا چڑھا اور سب سے پہلے رکن یمانی کے متصل پھاوڑا چلایا اور خانہ کعبہ کو شہید کرنا شروع کر دیا۔ رات بھر باشندگان مکہ اس کے منتظر رہے کہ دیکھو ولید پر کوئی آسمانی آفت نازل ہوتی ہے یا نہیں جب صبح ہوئی تو دیکھا کہ ولید پھاوڑا لئے ہوئے ہنستا ہوا کعبہ کی طرف جا رہا ہے تو سب کی ہمتیں بڑھ گئیں اور سب نے مل کر بنیادوں تک خانہ کعبہ کو شہید کر دیا اس کے بعد بیت اللہ کی تعمیر شروع ہوئی اور جب وقت آیا کہ حجر اسود کو اسکی جگہ رکھا جائے تو قبائل میں پھوٹ پڑ گئی کیونکہ ہر شخص کی یہی خواہش تھی کہ یہ پاک پتھر میرے ہاتھوں اپنے مقام تک پہنچے یہاں تک کہ بنو عدی اور بنو عبدالدار نے خون کے بھرے پیالہ میں ہاتھ ڈبوئے اور قسم کھائی کہ خون بہا دیں گے مگر حجر اسود کو دوسروں کے ہاتھوں نہ لگنے ہوئے نہ دیکھ سکیں گے پانچ دن کے بعد مسجد حرام میں کمیٹی ہوئی اور بہتیرے رد و بدل کے بعد چند بوڑھے سرداروں نے مشورہ دیا کہ صبح ہوتے سب سے پہلے جو شخص حرم شریف کے اس دروازے سے ہو کر گذرے اس کو منصف قرار دے کر جس کو وہ شخص کہے وہ حجر اسود رکھ دے اس پر سب نے اتفاق کیا صبح کو اس جانب سے سب سے پہلے گذرنے والے شخص سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھے جن کا حکم ہونا سب نے بطیب خاطر پسند کر لیا چنانچہ آپ نے سر پنچ بن کر اس طرح فیصلہ کیا کہ ایک بڑی چادر میں حجر اسود کو رکھ لیا جائے اور ہر قبیلہ کا صاحب عزت سردار اس چادر کو تھام لے تاکہ تمام قبائل مکہ کے ہاتھوں یہ پتھر اپنی جگہ پہنچے اس عجیب خوش تدبیری پر چاروں طرف صدائے آفریں بلند ہوئی اور قبائل کے سرداروں نے اس طرح حجر اسود کو اس کی جگہ پہنچا دیا اس کے بعد سیدنا محمد آگے بڑھے اور بدست مبارک اس پتھر کو چادر سے نکال کر اس جگہ رکھ دیا جس جگہ وہ پہلے رکھا ہوا تھا (تاریخ اسلام محمود)

ابتداءُ الوحی
آغاز وحی

ے واتت علیہ اربعون فاشرقت ☀ شمس النبوۃ منہ فی رمضان

ولما تم لہ اربعون سنۃ، اُوحی الیہ بحراء "باقرأ باسم ربک" وعُلِّم الوضوء والصلوٰۃ رکعتین فعاد الی خدیجۃ، واخبرھا بما جرٰی علیہ فآمنت بہ، وتوضأت، وصلت یوم الاثنین لثانی عشر من الربیع الاول وآمن بہ ابو بکر۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشریح: جب آپ کی عمر شریف چالیس سال کی ہوگئی تو غار حرا میں آپ کے پاس وحی بھیجی گئی "اقرأ باسم ربک" اور وضو کی اور دو رکعت نماز کی تعلیم دی گئی۔ آپ خدیجہؓ کے پاس واپس آئے اور سارا ماجرا سنایا، سیدہ خدیجہ آپ پر ایمان لے آئیں اور بارہ ربیع الاول کو دوشنبہ کے دن وضو کرکے نماز پڑھی اور حضرت ابوبکر صدیق بھی آپ پر ایمان لے آئے۔

خلعتِ نبوت کا تفصیلی بیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابتداء ہی رحم دل انصاف پسند غریب پرور اور قوم کے ہمدرد تھے آپ کو ہر وقت اپنی قوم کا فکر رہتا تھا ہمیشہ دریائے فکر میں غرق رہتے تھے اسی وجہ سے آپ کو تنہائی سے عشق تھا اور ہر سال ماہ رمضان میں مع اہل وعیال کوہ حرا پر جاکر رہتے اور شب و روز دعا مانگتے تھے، جب آپ کی عمر شریف کا چالیسواں سال شروع ہوا تو کفر کی تاریکی کے کافور ہونے صحف سابقہ کی پیشین گوئیوں کے پورا ہونے کا وقت آگیا اور آپ کی قوت قدسیہ کے فیضان ظاہر ہونے شروع ہوگئے اور سچے خواب اور اللہ کے نورانی فرشتے نظر آنے لگے۔ ایک مرتبہ آپ حسب عادت کوہ حرا کے غار میں سوچ اور فکر کا کمل اوڑھے کسی گہرے فکر میں مستغرق بیٹھے تھے رمضان المبارک کا مہینہ تھا کہ حضرت جبرئیلؑ نے بصورت بشر سامنے آکر ریشمین کپڑے پر لکھی ہوئی سب سے پہلی وحی "اقرأ باسم ربک الذی خلق" سامنے کی اور کہا پڑھو، آپ چونکہ اُمّی تھے اس لئے آپ نے فرمایا میں پڑھنا نہیں جانتا۔ جبرئیل نے آپ کو چھاتی سے لگایا اور معانقہ میں خوب بھینچ کر چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھو آپ نے پھر وہی جواب دیا اور پے در پے تین بار ایسا ہونے پر آپ نے بسم اللہ کہہ کر وحی ربانی کو پڑھا روح القدس کے دبانے کے سبب آپ کے جسم پر کپکپی پیدا ہو گئی گویا آپ کو جاڑا چڑھ آیا اس لئے خوف زدہ ہو کر گھر واپس آئے اور خدیجہ سے یہ کہہ کر کہ مجھے جلد کچھ اڑھاؤ، لیٹ رہے۔ جب کچھ افاقہ ہوا تو آپ نے سارا قصہ بی بی خدیجہ سے بیان کیا اور یہ بھی فرمایا کہ مجھ کو اپنی جان کا اندیشہ ہے بی بی خدیجہ خود سمجھدار تھیں نیز اپنے بھائی ورقہ بن نوفل کی زبانی خوب کی تعبیر سن کر اس بارگت زمانہ کی متوقع تھیں اس لئے صورت حال سمجھ گئیں اور آپ کو تسلی دیتے ہوئے عرض کیا: آپ یتیم بچوں پر ترس کھاتے، بیوہ اور رانڈ عورتوں پر رحم کرتے اور ہمیشہ سچ بولنے والے ہیں، آپ کی نیک عادت آپ کے پاکیزہ خصائل آپ کی محمودہ صفات ہر شخص جانتا ہے، آپ کی مہمان داری، غربا نوازی، برادر پروری ضرور اچھا اور بہتر نتیجہ دکھائے گی پس آپ ہرگز خوف نہ کریں خداوند تعالیٰ آپ کا بال بھی بیکا نہ ہونے دے گا اس کے بعد بی بی خدیجہ آپ کو اپنے چچازاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں اور سارا قصہ ان سے بیان کیا چونکہ ورقہ بن نوفل مذہب یہودیت و نصرانیت کے بڑے زبردست عالم علامات نبوت کے ماہر اصول دین کے شناسا تھے اس لئے یہ مبارک قصہ سنتے ہی پکار اُٹھے کہ یہ وہی ناموس جبرئیل فرشتہ ہے جو موسیٰ بن عمران کے پاس آیا جایا کرتا تھا۔ ورقہ کا یہ قول سن کر آپ کو تسلی ہوئی پس آپ اُٹھے اور اور کعبہ کے طواف میں جا مشغول ہوئے۔ آپ طواف کر رہے تھے کہ ورقہ بھی حرم شریف میں داخل ہوئے اور آپ سے سارا قصہ آپ کی زبانی سن کر سر مبارک پر جھک کر بوسہ دیا اور کہا کہ اے محمدؐ! گھبراؤ نہیں تم کو پیغمبری کا خلعت مرحمت ہوا ہے تم کو مبارک ہو بیشک تم وہی نبی ہو جن کی بشارتیں آسمانی کتابوں میں دی گئیں ہیں اب دیکھو وہ وقت بھی آنے والا ہے کہ تمہاری قوم تم کو جھٹلائے گی اور مخالف دشمن ہو کر تم کو جلاوطن کریگی اور تم کو مکہ چھوڑنا پڑے گا اگر میں اس وقت تک زندہ رہا تو دل و جان سے تمہاری مدد کی سعی حاصل کروں گا۔ ورقہ کی حسرت دل کی دل ہی میں رہی۔ اس لئے کہ چند روز بعد ہی ان کو دنیا چھوڑنی پڑی اور راہی دار البقاء ہوئے؛ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ سے باہر پہاڑی وادی میں کھڑے تھے کہ جبرئیل نازل ہوئے اور وادی کی ایک جانب پاؤں مارا جس سے چشمہ نمودار ہوا، روح الامین نے اپنے وضو کیا اور آپ دیکھتے رہے اس کے بعد آپ نے بھی اسی طرح وضو کیا پھر جبرئیل نے نماز پڑھائی اور آپ نے اقتدا کی۔ آنحضرتؐ پر سب سے پہلے عورتوں میں حضرت خدیجہؓ اور بالغ مردوں میں ابوبکر صدیق (جنکی عمر کم و بیش اڑتیس سال کی تھی) اور نابالغ لڑکوں میں حضرت علی بن ابی طالب اور آزاد شدہ غلاموں میں زید بن حارث مشرف باسلام ہوئے۔ (تاریخ اسلام بحذف و تغیر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الدّعوۃ
دعوۃ اسلام

؎ نور اوچوں اصل موجودات بود ❊ ذات اوچوں معطی ہر ذات بود
واجب آمد دعوت ہر دو جہانش ❊ دعوت ذرات پیدا و نہانش (عطار)

وکان یدعو الناس سرًّا ثلاث سنین، الیٰ ان نزلت "فاصدع بما تؤمر" فی السنۃ الرابعۃ من نبوتہ فاظہر الدعوۃ، ولبّی دعوتہ رجال عدیدۃ ولما سمع اہل مکۃ ما قال صلی اللہ علیہ وسلم فی من مات علی الکفر والشرک ومن اٰباءہم واجدادہم وفی اولادہم اشتد غیظ الکفار علیہ، وقالوا لابی طالب انت کبیرنا وسیدنا فانصفہ من ابن اخیک، ومرہ ان یکف من شتم الہتنا وذم اٰبائنا فکلمہ ابو طالب: فقال: یا عم! ادعوہم الیٰ کلمۃ تدین لہم العرب ویملکون بہا العجم، قال ابو جہل: ما ہی؟ وابیک، لنعطینک وعشرۃ امثالہا، قال: لا الٰہ الا اللہ، فنفروا، وغضبوا، فقال ابو طالب: یا ابن اخی ان قومک قد لجأوا الیّ، وقالوا لی کذا و کذا، فابق علیّ وعلی نفسک، فظن صلی اللہ علیہ وسلم انہ ضعف عن نصرتہ، فقال: واللہ لا اترک ہذا، ثم استعبر وبکی، وولّی، فناداہ وقال: یا ابن اخی! افعل ما احببت، وقل ما شئت، فغضب العرب حینئذ، ووثب کل قبیلۃ علی من فیہا من المسلمین، وعذبوہم، وفتنوہم

حل لغات فاصدع صدع (ف) صَدْعًا۔ الشئ: سطح پھاڑنا کہ جدا ہو۔ الامر: ظاہر کرنا، بالحق: حق بات کو کھلم کھلا بیان کرنا۔ عدیدۃ: گنے چنے۔ یکف دیکھو ص۔ شتم دیکھو ص۔ تدین دیکھو ص۔ ابق: بقاء سے امر حاضر ہے: الْبَقِ علیہ: رحم کرنا۔ مہربانی کرنا۔ استعبر: آنسو بہانا، غمگین ہونا۔

تشریح:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین سال تک خفیہ طریقے سے لوگوں کو اسلام کی دعوت دیتے رہے یہاں تک کہ نبوت کے چوتھے سال یہ آیت نازل "فاصدع بما تؤمر" آپکو جس بات کا حکم کیا گیا ہے اس کو صاف صاف سنا دیجئے، چنانچہ آپنے (حسب حکم خداوندی) کھلم کھلا اسلام کی دعوت دی جس پر گنے چنے لوگوں نے لبیک کہا۔ جب اہل مکہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے اباء واجداد کی برائی (اور انکا جہنم میں جانا) سنا تو (انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم کیسا تھ کسی تو آپ پر ان کا غصہ بڑھ گیا اور (سرداران مکہ یعنی ربیعہ کے دونوں بیٹے عتبہ، شیبہ اور ابو البختری ہشام، اسود بن مطلب، ولید بن مغیرہ، ابو جہل عاص بن وائل، حجاج کے دونوں بیٹے نبیہ اور منبہ وغیرہم) سب نے ابو طالب کے پاس آکر کہا! ابو طالب! آپ ہمارے بڑے ہیں، سردار ہیں لیکن ہم سے یہ نہیں ہو سکتا کہ تمہارے بھتیجے سے اپنے معبودوں، باپ دادوں کی گالیاں سنتے رہیں) لہٰذا آپ انکو انصاف کیساتھ کہہ دیجئے کہ (یا تو) ہمارے معبودوں کے سب وشتم اور ہمارے باپ داداؤں کی مذمت کرنے سے باز آجائیں (ورنہ ہم اپنا بدلہ لیکر دل کی سوزش رفع کرنے پر مجبور ہیں) ابو طالب نے آپسے بات چیت کی۔ آپنے فرمایا! میں تو ان کو (صرف) ایک بات کی دعوت دے رہا ہوں (اگر یہ اسکو مان لیں تو) اس کے سبب پورا عرب تابع ہو جائیگا اور سارا عجم کے مالک ہو جائیں گے، ابو جہل نے کہا: وہ کیا؟ آپکے پدر بزرگوار کی قسم (ایک نہیں تمہاری دس باتیں ماننے کو تیار ہیں) آپنے فرمایا: "لا الٰہ الا اللہ" پس وہ سب ناراض ہو کر چلے گئے، ابو طالب نے کہا: برادر زادے! تیری قوم نے مجھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پریشان کر دیا ہے اور وہ یہ کہہ کر گئے ہیں پس تم (اس سے باز آجاؤ اور) میرے اوپر اور اپنے اوپر رحم کرو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خیال فرمایا کہ چچا میری مدد کرنے سے عاجز ہو گئے (لیکن اس سے آپ کے مضبوط ارادے میں ذرا بھی جنبش نہیں آئی اور) آپ نے (نہایت استقلال سے) جواب دیا کہ میں اپنا کام نہیں چھوڑ سکتا (تاہم آپ کو اپنے اس مہربان محافظ سے چھوٹنے کا افسوس ہوا جس کے کنار عاطفت میں آپ تین برس سے کچھ اوپر گذار چکے تھے اس لئے) آپ آنسو بہانے لگے اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے اور (چچا کے پاس سے اس طرح) اٹھ چلے (کہ گویا یہ محبت بھری نظریں پلٹ گئیں اور یہ دینی خیالات سرسری ملاقات کو آخری ملاقات بنا چکے) ابوطالب (کے قلب پر ایک چوٹ لگی اور آپ) نے آنحضرت صلی اللہ وسلم کو زور سے پکارا اور (جب آپ واپس ہوئے تو) کہا، برادر زادے! جو کچھ تمہارا جی چاہے کہو اور جو دل میں آئے (بے کھٹکے) کرو، یہ سنکر اہل عرب کا غصہ اور بڑھ گیا اور ہر قبیلہ اپنے قبیلے کے مسلمانوں پر ٹوٹ پڑا اور طرح طرح کی مصیبتیں ڈھانی شروع کر دیں (چنانچہ حضرت بلال بن رباح کو امیہ بن خلف جمحی اپنے غلاموں کے ذریعے تپتے ہوئے بالو پر آپ کے بدن پر بول کے کانٹے چبھو کر کبھی منہ کے بل اور کبھی پیٹ کے بل لٹاتا سینہ پر بھاری جھلستا ہوا پتھر رکھ دیتا چاروں طرف آگ رکھ دیتا تھا اور آپ کی زبان بجز "احد احد" کے دوسرا کلمہ نہ نکلتا تھا عمار بن یاسر کی والدہ حضرت سمیہ مظلومہ کی پیشاب گاہ میں ابوجہل نے برچھی ماری اور حضرت سمیہ نے روح اپنے مولیٰ کے حوالے کی خباب بن الارت صہیب بن سنان رومی عامر بن فہیرہ عمار بن یاسر وغیرہ بھی اس قسم کی مصیبتوں میں گرفتار تھے رضی اللہ عنہم

الهجرة الى الحبشة

ہجرت بسوئے حبشہ .. !

سفر کن چو جائے تو ناخوش بود ❁ کزیں جائے رفتن بداں ننگ نیست
وگر تنگ گردد ترا جائے گاہ ❁ خدائے جہاں را جہاں تنگ نیست

فلما اشتد اذاهم فی من آمن به صلی الله علیه وسلم هاجر قوم الی الحبشة فی السنة الخامسة، فوجدوها خیر دار فارسل قریش هدایا الی النجاشی، ووشوا الیه انهم ترکوا ما کان علیه اباؤهم ولم یدخلوا فی دینك ولا دین النصاری، فارسل الیهم النجاشی واخبرهم بما قالوا، فقال جعفر کنا علی ما کانوا علیه، نقتل لبنات، ونطوف عراة ونعبد حجارة، وذکر غیرها من الاوصاف الذمیمة، فبعث الله الینا رسولا یامرنا بالمعروف وینهانا عن الرذائل، فاتبعناه، فاذونا، فخرجنا الی بلدك ملتجئین من ایذائهم فسمع النجاشی منه کهیعص، وبکی، وبکت اساقفته، وقال: هذا وما جاء به موسی یخرج من مشکوة واحدة وامن به صلی الله علیه وسلم فلما اسلم عمر حملهم علی الظهور، فخرجوا، واما مهم عمر ینادی بکلمة التوحید، وهم اربعون رجلا مع عمر واعلن صلی الله علیه وسلم یوما الدعوة علی الصفا، فاجتمعوا یستمعون الیه، فثبجه اللعین ابوجهل وتبعه المشرکون بالحجارة، فهبط الملائکة یعرضون علیه ان یهلکوهم، فقال (روحی وروح ابی وامی فداه) ماسحا الدم عن وجهه انی بعثت رحمة لا عذابا لهم۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حل لغات اذنی تکلیف انجاشی اصحمہ بن الجبر بادشاہِ حبشہ مشہور مخضرمی تابعی ہیں ان کا عربی نام عطیہ تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نامہ گرامی پہنچنے پر فوراً ایمان لائے اس سے پہلے بھی اسلام کیطرف مائل اور اسلام کے بڑے طرف داروں میں سے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو "عبد صالح" کے لفظ سے یاد فرمایا ہے۔ انہوں نے بی بی ام حبیبہؓ کا نکاح حضورؐ کیساتھ کیا تھا اور مہر اور دعوت ولیمہ اپنے پاس سے کی تھی انہی کیوجہ سے ہجرت مدینہ کے قبل حبشہ مسلمانوں کی جائے پناہ تھا ان کی وفات پر حضورؐ کا غائبانہ صحابہؓ کیساتھ نماز جنازہ پڑھنا صحیحین میں مروی ہے ان کی وفات ۹ھ یا ۹ھ میں ہوئی ہے۔ وشوا (ض) وشیا۔ وشایۃ۔ چغلوری کرنا جعفر دیکھو مقدمہ ۲۶ غراۃ جمع عاری برہنہ رذائل جمع رذیلۃ ضد فضیلۃ، اساقفہ جمع اسقف پیشوائے ترسیان مشکوۃ طاق چراغ داں شجہ شجاً زخمی کرنا۔ **تشریح** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں کے جب کافروں کی ایذا رسانی (دن بدن) زیادہ ہوتی رہی تو کچھ لوگ (یعنی حضرت عثمان مع اپنی بیوی حضرت رقیہؓ کے اور ابو حذیفہ بن عتبہ مع اپنی بیوی سہلہ بنت سہیل کے اور زبیر بن عوام وغیرہ قریب پندرہ آدمی بحکم آنحضرتؐ ماہ رجب ۵ھ نبوی میں ملک حبشہ کیطرف چلے گئے اور حبشہ کو بہتر جگہ پایا (جب سنگدل کافروں نے دیکھا کہ مسلمانوں کو اچھی پناہ گاہ مل گئی تو قریش نے (عمرو بن عاص اور عبداللہ بن ابی کے ذریعہ شاہ حبشہ کے پاس کچھ تحفے تحائف بھیجے اور چغلخوری کی یہ لوگ اپنے آباء واجداد کے دین کو چھوڑ بیٹھے ہیں اور یہ لوگ نہ آپ ہی کے دین پر اور نہ دین یہود کے متبع ہیں بلکہ ان کا من گھڑت مذہب ہے، شاہ حبشہ کو جب سفیران قریش کی یہ درخواست موصول ہوئی تو انہی مسلمانوں کو بلا بھیجا (مسلمان حکم کے بموجب دربار میں آموجود ہوئے) اور شاہ حبشہ نے ان کو وہ سب کچھ کہہ سنایا جو قریش نے کہا تھا پس حضرت جعفر نے (سب کیطرف سے وکیل ہوکر) اس طرح تقریر فرمائی کہ اے منصف بادشاہ ہم بھی اسی جہالت (کے دریا) میں (ڈوبے ہوئے تھے جس میں یہ لوگ ڈوبے ہوئے ہیں۔ ہم بھی لڑکیوں کو زندہ درگور کرتے، برہنہ طواف کرتے اور بتوں کو پوجتے تھے، اسی طرح اور اوصاف قبیحہ کو ذکر کیا پس یکایک اللہ نے ہمارے پاس ایک رسول بھیجا جو ہم کو اچھے کاموں کا حکم کرتا ہے اور بری باتوں سے روکتا ہے ہم نے انکی باتوں کو مان لیا تو یہ لوگ ہم کو تکلیف پہنچانے لگے پس ہم لوگ (اپنے عزیز وطن کو چھوڑ کر) آپکے ملک میں اذیتوں سے پناہ گزیں ہوکر آگئے ہیں۔ نجاشی نے یہ پُراثر تقریر سُنی تو حیران رہ گیا اور متاثر ہوکر کلام الٰہی کے سُننے کی درخواست کی

نہ سنی بات کسی نے اک بات سخن سازوں کی ❊ رہ گئے کھول کے منہ مفسدہ پرداز اپنا (آتش)

حضرت جعفر نے کہیعص کی تلاوت کی تو نجاشی اور اس کے ارکین سلطنت کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے، نجاشی نے کہا کہ یہ کلام اور وہ کلام جو حضرت موسیٰ لیکر آئے تھے دونوں ایک ہی مشکوٰۃ نور سے صادر ہیں اس کے بعد آپ پر ایمان لے آیا۔

پھر حضرت عمرؓ مشرف باسلام ہوئے تو آپنے علم کھلا کہ حق کی دعوت کیلئے مسلمانوں کی ہمت بندھی، چنانچہ مسلمان نکلے، آگے آگے حضرت عمرؓ تھے سب نے کلمہ توحید کی صدا بلند کی اسوقت مسلمانوں کی تعداد مع حضرت عمرؓ چالیس تھی۔ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا پہاڑی پر کلمہ توحید کا اعلان کیا قریش کے تمام آدمی آپ کی بات سننے کیلئے جمع ہوئے تو ابوجہل (لعین) نے آپکو زخمی کیا اور مشرکین نے بھی آپ پر پتھر برسائے تو آسمان سے فرشتے نازل ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ! اگر آپ فرمائیں تو ان کو ہلاک کر دیا جائے آنحضرتؐ (فداہ ابی وامی) نے چہرہ مبارک سے خون پونچھتے ہوئے فرمایا کہ میں ان کیلئے باعث رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں نہ کہ باعث عذاب:۔

التقاطعُ فیما بین کفارِ مکۃ والمؤمنین

کفار مکہ اور مومنوں کے درمیان قطع تعلق ... !

ف سوشل بائیکاٹ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فلما عزّ الاسلام وقوی امرہ، وعرف قریش ان لا سبیل الی محمد واصحابہ تعاھدوا وابرموا ما کتبوا صحیفۃ العھد ان لا یناکحوا بنی ھاشم ولا یبایعوھم وعلقوا الصحیفۃ علی الکعبۃ فدخل ابو طالب وبنی ابیہ ومن معھم الشعب فاذوھم وقطعوا عنھم المادۃ من الاسواق من الطعام وغیرہ فبقوا علی ھذہ الحالۃ ثلاث سنین، فسلط اللہ علی الصحیفۃ الارضۃ فاکلت کل اسم اللہ، وبقی فیھا الظلم والوحی الیہ بذلک فاخبر بہ ابا طالب، فاخبرھم ابو طالب، فوجدوھا کذلک فتبرأ بعضھم منہ، وخرجوا من شعبھم،

حل لغات تقاطع ایک دوسرے سے قطع تعلق کرنا۔ عزّ (ض) عزّاً، عزۃً، عزازۃً عزیز ہونا۔ قوی ہونا۔ وبنی ابیہ واؤ بمعنی مع ہے الشعب درۂ کوہ، پہاڑی کا راستہ، المادۃ گذرگاہ، الارضۃ دیمک جو لکڑی کھالیتی ہے۔

تشریح:۔ جب دین اسلام غالب اور اس کا ہر دلعزیز معاملہ قوی ہوگیا اور قریش پر یہ بات واضح ہوگئی کہ محمد اور اس کے اصحاب (ان کے مشن میں ناکام کرنے کی کوئی صورت نہیں تو ایک محرم سنہ کو ایک بڑا جلسہ کیا جس میں) تمام سرداران قریش نے عہد کیا اور لکھ دیا کہ (بنو ہاشم کے خاندان کو برادری سے گرا دو پس) نہ کوئی شخص بنو ہاشم سے بیاہ شادی کرے نہ خرید و فروخت اور دستاویز کو خانہ کعبہ (کی دیوار) پر آویزاں کر دیا (ابو طالب اپنے کنبہ اور اپنے ہم خیال لوگوں کے ساتھ ایک تنگ پہاڑی پر جا بسے جو مکہ کے شمالی جانب میں واقع تھی جس کا نام شعب ابی طالب ہے) کفار نے یہاں بھی تکلیفیں پہنچائیں اور ان لوگوں کا بیرونی تاجروں سے بھی غلہ خریدنا ختم کر دیا۔ کامل تین سال اسی حالت میں رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس صحیفہ پر ایک دیمک کو مسلط کر دیا جس نے اللہ کے تمام ناموں کو (جو اثنائے تحریر میں کسی موقعہ پر لکھے ہوئے تھے) کھالیا اور صحیفہ میں صرف ظلم (شرک، قطع رحم وغیرہ) باقی رہ گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی وحی کر دی گئی تو آپ نے ابو طالب کو اسکی اطلاع کر دی اور ابو طالب نے لوگوں کو بتا دیا (صحیفہ منگایا گیا) تو حقیقت میں اس کو ویسا ہی پایا پس کچھ لوگ اس سے بری ہو گئے (اور آنحضرت اور خاندان بنو ہاشم و بنو مطلب کے) سب لوگ گھاٹی سے نکل آئے اور مکہ میں باہمی خرید و فروخت جاری ہوگئی)

موت ابی طالب وخدیجۃ

خدیجہ اور ابو طالب کا انتقال

وفی السنۃ العاشرۃ مات ابو طالب علی الکفر، ولما مضی خمسۃ اشھر توفیت خدیجۃ رضی اللہ عنھا وھی بنت خمس وستین سنۃ، فاجتمعت علیہ مصیبتان، فلزم بیتہ ونال من قریش ما لم یکن ینال، فبلغ ابا لھب ذلک، فقال: یا محمد، امض لما اردت وما کنت صانعا، لا یصلون الیک حتی اموت، فمکث ایاما، لا یتعرض لہ فقال ابو جھل یزعم ابن اخیک ان عبد المطلب فی النار، فقال: واللہ لا برحت لک عدوا فاشتد علیہ ھو وسائر قریش۔

تشریح:۔ نبوت کے دسویں سال (ماہ شوال میں) ابو طالب سخت بیمار ہوئے اور ستاسی سال کی عمر میں اپنے آبائی دین (یعنی) کفر پر دنیا سے رخصت ہوگئے (اسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سن شریف انچاس برس آٹھ مہینے گیارہ روز کا تھا) اور جب پانچ مہینے گذرے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو بی بی خدیجہ بھی ۶۵ برس کی عمر میں وفات پاگئیں پس آنحضرتؐ پر دو مصیبتیں آپڑیں۔ اور آپ نے (غایت حزن کی وجہ سے چند روز کیلئے) گھر کو لازم کر لیا (اہل اسلام میں اس سال کا نام "عام الحزن" یعنی غم کا برس ہے۔ ان کے انتقال کے بعد آپ نے قریش کی وہ مصیبتیں جھیلیں جو اس سے پہلے نہ جھیلی تھیں جب ابولہب کو اس کی اطلاع ہوئی تو اس نے (قومی حمیت کا پاس رکھتے ہوئے) کہا: محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کا جو ارادہ ہو اور جو کچھ آپ کرنا چاہیں کر گزریئے میری زندگی تک آپ کے پاس کوئی نہیں پھٹک سکتا۔ چنانچہ چند روز تک اس نے کوئی تعارض نہیں کیا۔ ابوجہل نے (یہ دیکھ کر کہ ابولہب محمد کا حامی ہو گیا) کہا تیرے بھائی کا بیٹا تو عبدالمطلب کے دوزخی بتاتا ہے (یہ سن کر) ابولہب نے کہا کہ میں ہمیشہ کیلئے آپ کا جانی دشمن ہوں چنانچہ ابولہب اور سارا قریش آپ سے بیزار (اور کنارہ کش ہی نہیں بلکہ ہر وقت نئی ایذا رسانی کے درپے) ہو گیا۔ (منہ) مؤرخین کا اس میں اختلاف ہے کہ ابوطالب نے حضرت خدیجہؓ سے پہلے انتقال کیا یا بعد میں بعض حضرات یہ کہتے ہیں کہ حضرت خدیجہؓ کا ابوطالب کے ۳۵ روز بعد انتقال ہوا لیکن کثرت رائے اس جانب ہے کہ اول ابوطالب نے قضا کی اور تین روز بعد بی بی خدیجہ کا وصال ہوا حافظ عماد الدین بن کثیر نے یہی قول مشہور قرار دیا ہے:۔

الاسراء والبیعۃ

شرف معراج و واقعہ بیعت ،

ے سیمرغ فہم ہیچکس از انبیا ندنت ✻ آنجا کہ تو بسال کرامت پریدۂ
ے ہر یک بقدر خویش بجائے رسیدۂ اند ✻ آنجا کہ جائے نیست بجائے رسیدۂ

وفی الثانیۃ عشر شرف صلی اللہ علیہ بالاسراء الی السمٰوات العلیٰ، وفیھا کانت بیعۃ العقبۃ الاولیٰ حیث قدم من الانصار اثنا عشر، وفی الثالثۃ عشرۃ کانت بیعۃ العقبۃ الثانیۃ فی الموسم، وکان سبعون رجلا وامرأتان۔

تشریح: نبوت کے بارہویں سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو افلاک عالیہ پر تشریف لے جانیکا شرف حاصل ہوا اور اسی سال بیعت عقبہ اولیٰ عمل میں آئی جب آپ کی خدمت میں بارہ انصاری حاضر ہوئے تھے اور ۱۳ سنہ نبوی میں بیعت عقبہ ثانیہ حج کے زمانے میں عمل میں آئی اس بیعت میں ستر مرد اور دو عورتیں تھیں۔

واقعہ بیعت عقبہ اولیٰ سنہ ۱۱ نبوی میں عقبہ پہاڑ کے قریب مدینہ کے رہنے والے چھ خزرجی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وعظ سے متاثر ہو کر آپس میں چپکے چپکے کہنے لگے کہ یہود کا قول پورا ہوتا نظر آتا ہے اور یہ نبی آخر الزماں معلوم ہوتے ہیں کیا اچھا ہو کہ ہم ان سے پہلے ان کا اتباع کر لیں چنانچہ وہ چھ کے چھ آپ پر ایمان لے آئے، یہ واقعہ سنہ ۶۲۰ء میں ہوا جب یہ چھ مسلمان اپنے وطن کو واپس گئے تو انہوں نے اس خبر کو کہ ملک عرب میں ایک نبی پیدا ہوئے ہیں جو بت پرستی چھڑا کر اللہ کی طرف بلاتے ہیں" اسطرح مشہور کر دیا کہ چند ہی روز میں مدینہ کی گلی گلی میں مذہب اسلام کا چرچا اور آنحضرتؐ کا ذکر ہونے لگا۔ دوسرے سال یہ لوگ یثرب کی چھ مشہور قوموں کی طرف سے چھ آدمی اپنے ساتھ لے کر پھر مکہ میں آئے اور جس جگہ وہ پہلے چھ آدمی ایمان لائے تھے یہ چھ بھی داخل اسلام اور آپ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دست مبارک پر بیعت ہو گئے اس بیعت کا نام بیعت عقبہ اولیٰ ہے ان لوگوں نے اس بیعت میں جو اقرار کیا تھا وہ یہ ہے کہ ہم لوگ کسی کو خدا کا شریک نہ بنائیں گے، چوری، زنا کاری، اولاد کے قتل سے باز آئیں گے کسی کی چغلی اور شکایت نہ کریں گے اور آپ کی ہر بات کو ہم لوگ گے اور خوشی و غم میں آپکے شریک حال رہیں گے۔ ان بارہ جاں نثار ان اسلام مدنی صحابہ کے نام یہ ہیں۔ اسعدؓ بن زرارہ۔ حارث بن رفاعہ کے دونوں بیٹے عوفؓ و معاذؓ، رافع بن مالک (قبیلہ بنی زریق میں سے) ذکوانؓ بن عبد قیس (بنی عوف بن خزرج میں سے) عبادہؓ بن الصامت، ابو عبد الرحمٰن یزید بن ثعلبہ (بنی سالم میں سے) عباس بن عبادہ، عقبہ بن عامر، قطبہ بن عامر اور قبیلہ بنی اوس میں ابو الہیثم یعنی مالک بن تیہان اور عویم بن ساعدہ۔

بیعت عقبہ ثانیہ کا واقعہ چونکہ حضرت مصعب بن عمیر قبیلہ بنو عبد الاشہل کو مذہب کی تعلیم دینے اور اسلام کی مدح سرائی میں شب و روز مصروف تھے اس لئے مسلمانان مدینہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غائبانہ عاشق اور شرف زیارت کے مشتاق تھے چنانچہ ۱۳ھ مطابق ۶۲۲ء نبوی کے شروع ماہ ذی الحجہ میں ستر (یا بہتر) مرد اور دو عورتیں کل بہتر یا چھہتر مسلمانان یثرب بت پرست قوموں کیساتھ جو قدیم رسم کے مطابق حج کیلئے آرہی تھیں مکہ میں آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خفیہ پیغام بھیجا کہ ہم جاں نثار خدام کو شب کے آخری حصہ میں قدم بوسی کی عزت بخشئے اور جہاں ہمارے سابق الاسلام بھائی قول و قرار کر چکے ہیں ہمکو بھی بیعت کر لیجئے، آنحضرتؐ اپنے چچا عباس کیساتھ جو اسوقت مسلمان نہیں ہوئے تھے وسط ایام تشریق میں تہائی رات گذرنے کے بعد عقبہ پہاڑی پر تشریف لائے وہ لوگ بھی اپنی بت پرست قوم سے چھپ کر اسی جگہ پہنچ گئے۔ آنحضرتؐ نے اول ان کو محاسن اسلام سمجھائے، کلام مجید کی چند آیتیں سنائیں اسکے بعد فرمایا: اللہ کے ہوا کسی کی عبادت نہ کرو اور جو میں کہوں اس کو سنو اور مانو۔ رنج، خوشی، افلاس، تونگری ہر حال میں میری اطاعت کرو اللہ واسطے خرچ کرو اور آپکے یہ نصیحت آمیز کلمات سن کر سب سے پہلے سید الانصار حضرت براء بن معرور خزرجی نے ہاتھ بڑھایا اور کہا: یا رسول اللہ ہم کو سب منظور ہے دست مبارک بڑھائیے اور بیعت کر لیجئے۔ اس کے بعد ہر ایک نے نہایت خوشی سے آپکا ہاتھ مانگا اور بڑی خوشی سے اس پر بیعت کی اور عقبہ کا دوسرا معاہدہ اس طور پر ختم ہو گیا (تاریخ اسلام نجفی)

الهجرة
ہجرت

ے زشوق وصل می نالم و گر دستم دہد روزے ❊ زبیم ہجر می گریم کہ ناگہ در کمیں باشد
ہجرتُ الکلّ فیک حتی صح لی الاتصال ❊ بہجر ما سوی باید طلب کردن وصال

وفی الرابعة عشر اراد ابو بکر الخروج نحو الحبشة لشدة ایذائهم حتی اذا بلغ برک الغماد لقی ابن الدغنة سید القارة فقال این ترید! قال اخرجنی قومی، قال: مثلك لا یخرج، انك تکسب المعدوم، فانا لك، ارجع، فاعبد ربك ببلدك

فرجع فطاف ابن الدغنة فی اشراف قریش طلبا للامان له، فاشترطوا ان لا یستعلن بالقرآن، فانا نخاف فتنة نسائنا وابنائنا فابتنی ابو بکر مسجدا بفناء داره

www.KitaboSunnat.com

وكان يقرأ، فيجتمع عليه نساؤهم وصبيانهم يعجبون منه، وكان بكاءً اذا قرأ. فافزع اشراف قريش، فقالوا لابن الدغنة: ان ابابكر خالف شرطك فمره ان يمضي عليه او يرد اليك ذمتك. فبلغه ابن الدغنة قولهم، فقال ابرد اليك جوارك، وارضى بجوار الله فجهز قبل المدينة فقال صلى الله عليه وسلم على رسلك فاني ارجو الاذن فحبس نفسه وعلف راحلتين اربعة اشهر، فلما رأت قريش انه صارت له شيعة واصحاب بغير بلدهم واصابوا منعة، حذروا خروجه، وعرفوا عزمه اللحوق بهم، فاجتمعوا في دار الندوة يتشاورون في امره، واجتمع ابليس في صورة شيخ نجدي معهم، فقال بعضهم قد صار من امره ما صار وانا لا نامنه الا ان يثب علينا بمن قد تبعه، فاحبسوه في الحديد وتربصوا موته فقال الشيخ النجدي: ما هذا برأي فانكم ان حبستموه يثب اصحابه وينتزعون من ايديكم، فقيل: نخرجه من بلدنا، وننفيه منه، فقال النجدي: الم تروا حسن حديثه وغلبته به على القلوب فان نفيتم يحل على حي من احياء العرب، ثم يسير بهم عليكم حتى يطأكم، فقال ابو جهل: نأخذ من كل قبيلة رجلا فيقتلونه ضربة رجل واحد فيتفرق دمه في القبائل كلها فلم يقدر بنو عبد مناف على حرب قومهم جميعا. فقال النجدي: القول ما قال هذا، فاوحى الله ان لا يبيت الليلة على فراشه، فقال لعلي نم على فراشي، والتحف ببردتي، فاجتمعوا على بابه بالعتمة، فخرج صلى الله عليه وسلم واخذ بحفنة من تراب، ونثر على رؤسهم وهو يقرأ يس (الى) وجعلنا من بين ايديهم، وانصرف حتى لحق بالغار، ولم يشعروا حتى اتاهم آت، وقال: ما تنتظرون، فان محمدا قد خرج، وانطلق، فاطلعوا فرأوا عليا على فراشه فقالوا: هذا محمد نائم، فلم يبرحوا كذلك حتى اصبحوا، فقام علي عن الفراش، فضربوه، وحبسوه ساعة ثم تركوه، واقتصوا اثره، وكان ذلك الخروج ليلة الاثنين لاربع خلون من الربيع الاول ولحقا النبي صلى الله عليه وسلم وابو بكر بالغار، فلحقهما الكفار، ورأوا نسج العنكبوت وبيض الحمامة على فم الغار، فانصرفوا فكانا فيه ثلاثة ايام حتى سكن الناس ثم قدموا الى المدينة. فتلقاه الناس وتنازعوا فيمن ينزل عليه، فقال انزل الليلة على بني النجار اخوال بني عبد المطلب لاكرم به

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فلما اصبح ركب ناقته، وأرخى لها الزمام فجعلت لا تمر بدار من دور الانصار الا قالوا: هلم يا رسول الله! الى العدد، والعدد. فيقول خلوا زمامها فانها مامورة حتى انتهى الى موضع مسجد اليوم، فبركت على بابه، وهو يومئذ مربد لغلامين فلم ينزل عنها النبي صلى الله عليه وسلم، فوثبت، فسارت، غير بعيد، ثم التفتت خلفها، ثم رجعت الى مبركها الاول، فبركت فيه، ووضعت جرانها، فنزل صلى الله عليه وسلم فاحتمل ابو ايوب رحله، فوضعه في بيته، فاقام عند ابي ايوب حتى ابتاع المربد فبنى مسجدا ومساكنه فاقام في المدينة احدى عشر شهرا متهيأ للحرب

حل لغات بُرک الغماد یمن میں ایک جگہ ہے۔ القارۃ ایک قبیلہ تھا جس کے تمام لوگ تیرانداز تھے۔ تکسب المعدوم، کسبت (ض) مالا و اکسبتہ مالا مال حاصل کرنا۔ کمائی کرنے میں اعانت کرنا۔ انا لک اے انا کفیل لفظک، بکار کثیر البکار علی رسلک آہستہ وباوقار رہ۔ علف (ض) عَلْفاً۔ الدابۃ جانور کو چارہ دینا۔ شیعۃ پیرو، مددگار جو شیع، منعۃ عزت، قوت، شوکت، دار الندوۃ مکہ میں قصی بن کلاب کا مشہور مکان تھا جہاں کفار مشورے کیا کرتے تھے۔ ترقبوا ترقبُ انتظار کرنا۔ تنفیہ لفظاً جلاوطن کرنا۔ حتی قبیلہ جو اَحیاءٌ یظاً۔ کم وطأ رونقنا۔ التشح وشاح ہر وہ چیز جس سے زینت حاصل کیجائے، بردۃ چادر، العمۃ رات کی پہلی تہائی۔ خفنۃ لب بھر اقفوا اثرہ نشان قدم پر چلنا۔ نسج بمعنی نسیج بنا ہوا۔ عنکبوت مکڑی، بیض جمع بیضۃ انڈا، ارخی اونٹنی کی مہار کو ڈھیلا چھوڑنا، دور جمع دار گھر، برکت (ن) بُرُوکاً۔ البعیر بیٹھنا۔ مربد اونٹ وغیرہ کا باڑہ، جران اونٹ کی گردن کا اگلا حصہ جو جُرُن، اَجرَانہ۔

تشریح:۔ ۱۴ سالہ نبوی میں حضرت ابوبکرؓ نے کافروں کی سختیوں کیوجہ سے حبشہ کیجانب (بغرض ہجرت) رُخ کیا یہاں تک کہ جب (مکہ سے پانچ میل کی مسافت طے کرکے) مقام برک الغماد پہنچے تو قبیلہ قارہ کے سردار ابن الدغنہ (حارث بن زید) سے ملاقات ہوئی (جو آپ کا پرانا دوست تھا) اس نے کہا: دوست! کہاں کا ارادہ ہے؟ آپنے فرمایا: میری بے رحم برادری نے مجھے نکال دیا۔ ابن الدغنہ نے کہا: آپ جیسا آدمی تو کبھی بھی نہیں نکالا جاسکتا کیونکہ آپ ناداروں کی خبرگیری کرتے ہیں اور ان کو ہر ضرورت کی چیز دیتے ہیں آپ واپس چلئے میں آپکی حفاظت کا ضامن ہوں آپ اپنے رب کی عبادت اپنے شہر میں کیجئے، حضرت ابوبکرؓ مکہ واپس آگئے پس ابن الدغنہ نے اشراف قریش میں حضرت ابوبکرؓ کیلئے امان حاصل کرنے کی غرض سے گشت کی (اور اعلان کردیا کہ ابوبکرؓ میری پناہ میں ہیں) کفار قریش نے ابن الدغنہ کے امن کا انکار تو نہ کیا مگر یہ شرط لگائی کہ ابوبکر بلند آواز سے قرآن پڑھیں کیونکہ ہمیں اندیشہ ہے کہ ہمارے بچے اور عورتیں قرآن پر مائل نہ ہوجائیں حضرت ابوبکرؓ نے اپنے صحن خانہ میں ایک مختصر سی مسجد بنالی وہیں آپ (نماز پڑھتے اور خوش الحانی اور ولولہ وجوش کے ساتھ) قرآن پاک کی تلاوت کرتے تھے، جس کی وجہ سے قریش کی عورتیں اور بچے آپکے پاس جمع ہوجاتے اور آپکی قرأت پر فریفتہ ہوجاتے تھے، حضرت ابوبکرؓ تلاوت کرتے وقت (بعض آیات پر پہنچتے تو اللہ کے عذاب کے خوف سے لرز اُٹھتے اور) زور زور سے رو پڑتے تھے کفار قریش اس سے گھبرا گئے اور ابن الدغنہ سے شکایت کی کہ ابوبکرؓ شرط کے خلاف کررہے ہیں ان سے کہہ دیا تو وہ اپنی شرط پر رہیں یا آپکا ذمہ واپس کردیں، ابن الدغنہ نے قریش کی یہ گفتگو آپ تک پہنچائی آپنے فرمایا: میں تمہارا ذمہ تم کو واپس کرتا ہوں اور اللہ کا جوار پسند کرتا ہوں، پھر آپنے مدینہ کی طرف ہجرت کا قصد کیا، حضورؐ نے فرمایا، توقف کرو کیا عجب ہے کہ اللہ مجھے بھی اجازت دیدے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشتاب ساربان کہ مرا پائے در گلست ❁ در گردنم ز حلقۂ زلفش سلاسلست
تعجیل می کنی تو دریغم نمی رود ❁ بیرون شدن ز منزل اصحاب مشکلست

چنانچہ ابوبکرؓ گئے اور دونوں کو (خرید کر) اس نیت سے کہ یہ سفر ہجرت میں میرے اور رسول اللہ کے کام آئیں گے کھلانا پلانا اور تیار کرنا شروع کر دیا۔ جب کفارِ قریش نے دیکھا کہ

دوسرے شہر میں ان کا اچھا خاصا گروہ ہو گیا اور کچھ لوگ ان کے ہمنوا اور ہمدرد ہو گئے نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یثرب چلے جانے کے ارادہ کا بھی ان کو علم ہو گیا تو اندیشہ کرنے لگے اور دار الندوہ میں (قوم کے کل سردار عتبہؓ، شیبہؓ، ابو سفیان، ابو جہل، حبیبؓ ابن مطعم، طعیمہؓ بن عدی، حارثؓ بن عامر، نضرؓ بن حارث، ربیعہؓ بن اسود، حکیم بن حزامؓ، امیہؓ بن خلف، ہشام بن عمرو، ابو البختریؓ ابن ہشامؓ، منبہؓ وغیرہم) جمع ہو کر مشورے کرنے لگے اور ابلیس ملعون بھی شیخ نجدی کی صورت میں ان کی مجلس میں آ شریک ہوا۔ (گفتگو شروع ہوئی تو قوم میں سے ایک شخص نے کہا جس کا نام ابو البختری ہے) کہ محمد کا پاور تو حد سے بڑھ گیا اور ہم اس سے بے خوف نہیں کہ وہ کسی وقت اپنے ہم خیالوں کے ساتھ ہم پر حملہ آور ہو جائے اس لئے اس کو لوہے میں جکڑ کر قید خانہ میں ڈال دو اور اس کی موت کے منتظر رہو، نجدی بوڑھا بولا کہ یہ رائے ٹھیک نہیں کیونکہ اگر تم اس کو قید خانہ میں ڈالو گے تو اس کے ساتھی تمہارے ہاتھوں سے چھڑا لیں گے ہشام بن عمرو نے کہا، اس کو جلاوطن کر دیں۔ نجدی بوڑھے نے کہا، کیا تم اس کی شیریں زبانی اور اس کے ذریعہ لوگوں کے قلوب پر غلبہ پانی نہیں دیکھتے؟ اگر تم اس کو جلاوطن کر دو گے تو وہ یقیناً عرب کے کسی نہ کسی قبیلہ کے پاس جا کر رہے گا اور پھر وہ انکے ساتھ تم پر ایسی چڑھائی کرے گا کہ تم کو پیس کر رکھ دے گا، ابو جہل بولا: ہم ایسا کریں کہ ہر قبیلہ سے ایک ایک نوجوان منتخب کریں اور وہ سب مل کر قتل کر دیں اس صورت میں اسکا خون سب قبیلوں میں متفرق ہو جائیگا اور بنو عبد مناف سب قبیلوں سے مقابلہ نہ کر سکیں گے، نجدی بوڑھا بولا کہ بات تو یہ ہے پس یہ منصوبہ پختہ ہو گیا) آپکو وحی کر دی گئی کہ آپ کا اپنے بستر پر رات گذارنا مناسب نہیں، آپنے حضرت علیؓ سے کہا کہ تم میری سبز چادر اوڑھ کر میرے بستر پر سو جاؤ، کافر شام ہی سے دروازے پر آ جمع ہوئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سورہ یٰسین کی شروع کی آیتیں وجعلنا من بین ایدیہم سدا تک پڑھتے ہوئے ایک مٹھی خاک ان کے سروں پر پھینک کر دشمنوں کے بیچ سے نکل گئے اور راتوں رات ثور پہاڑ کے غار پر پہنچے اور کسی نے آپکو نہ پہچانا یہاں تک کہ ایک آنے والے نے ان کے پاس آ کر کہا کس کا انتظار کر رہے ہو؟ محمد تو نکل کر جا بھی چکے (یہ کہنے والا بھی ابلیس بصورت انسان تھا) کفارِ قریش بستر کی جانب متوجہ ہوئے حضرت علی کو بستر پر پایا تو سمجھے کہ یہ محمد ہی ہیں اس لئے صبح تک وہیں کھڑے رہے۔ صبح ہونے پر حضرت علی بستر سے اٹھے تو کافروں نے تھوڑی دیر آپکو نظر بند رکھا اور کچھ مار پٹائی بھی کی اس کے بعد چھوڑ دیا اور آنحضرت کے پیر کی کھوج لیتے ہوئے غار پر آ پہنچے مگر آنحضرت اور ابوبکرؓ کسی کی نگاہ نہ پڑ سکی کیونکہ غار کے منہ پر مکڑی کے جالے کا تناؤ اور کبوتروں کے انڈے دیکھ کر واپس ہو گئے،

؎ شد دو سہ تارے کہ عنکبوت تنید ❁ بر در آں غار پردہ دار محمد

آنحضرت اور ابوبکر صدیقؓ تین دن تک اسی غار میں رہے یہاں تک کہ لوگ ٹھنڈے پڑ گئے پس آپ مدینہ تشریف لائے تو اہل مدینہ نے آپ کا استقبال کیا اور اس سلسلے میں کہ آپ کس کے ہاں نزول فرمائیں باہمی اختلاف کرنے لگے،

آپنے فرمایا کہ میں آج رات بنی نجار کے ہاں رہوں گا کیونکہ بنی نجار سے آپکو ننھیال کا تعلق تھا اس لئے کہ ہاشم بن عبد مناف کی بیوی یعنی حضرتؐ کے دادا عبد المطلب کی ماں سلمیٰ بنت عمر اسی قبیلہ سے تھیں، صبح ہونے پر آپ اونٹنی پر سوار ہوئے اور اس کی باگ ڈھیلی کر دی، اونٹنی انصار کے گھر کے سامنے ہو کر گذرتی تو یہی آواز دیتے کہ یا رسول اللہ! ہر قسم کے ساز و سامان سے بھرپور اور کثیر الافراد غریب خانہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے عزت بخشئے آپ یہی فرماتے کہ اسکی باگ چھوڑ دو کیونکہ یہ مامور ہے پس چلتے چلتے عین اسی جگہ جہاں اب مسجد نبوی کا دروازہ ہے اونٹنی ٹھٹکی، یہ قطعہ ارض (درحقیقت اسعد بن زرارہ کے) دو یتیم غلاموں (رافع بن معمر کے بیٹوں) سہل و سہیل کی ملکیت تھا آنحضرت باختیار خود اونٹنی سے نہ اترے اونٹنی اس جگہ سے اٹھی اور چند قدم چل کر پھر اسی جگہ واپس آگئی اور گردن ڈال گھٹنے ٹیک کر بیٹھ گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نیچے اترگئے تو حضرت ابوایوب انصاری کجاوہ اتار اپنے گھر لے گئے اور حضرت ابوایوبؓ کے ہاں اقامت فرمائی اور مربد کو دس دینار کے عوض میں خرید کر مسجد نبوی کی بنیاد ڈالی اور گیارہ مہینے مدینہ کے قیام کے دوران لڑائی کی تیاری کرتے رہے

الغزوات والسرایا

غزوات اور سریے

ع ایسی کوئی دنیا نہیں افلاک کے نیچے ۔۔۔ بے معرکہ ہاتھ آئے جہاں تخت جم و کے (اقبال)

وفی اقامته فی المدینة وقعت غزواته و سرایاه عدیدة منها غزوة بدر الکبری صبیحة سبعة عشر من رمضان وذلك انه سمع بابی سفیان مقبلاً من الشام بعیر فیها اموالهم فندب المسلمین الیها، فخف بعض، وثقل آخرون ظنوا انه لایلقی حربًا، ولما سمع ابوسفیان بخروجه ارسل الی مکة لیستنفرهم الی ان اموالهم فخرجوا مسرعین، ونزل واذیعد کوالله احدی الطائفتین انها لکم فخرج یوم السبت لاثنی عشر من رمضان واستخلف علی المدینة عمرو بن ام مکتوم وکان الابل معه سبعین، والخیل فرسین، والدروع ستة، والسیف ثمانیة والمسلمون ثلثمائة وثلث عشرة (من المهاجرین سبعة وسبعون، ومن الانصار مائتان وستة وثلثون) والمشرکون تسعمائة وخمسون مقاتلاً وکان خیلهم مائة فدخل صلی الله علیه وسلم مع الصدیق العریش، واستنصر ربه، فبشر به بالوحی فخرج وحرض علی القتال، واخذ حفنة من الحصباء فاستقبل بها قریشًا وقال شاهت الوجوه، وقال شدوا فانهزموا، فقتل منهم سبعون، واسر سبعون واستشهد من الانصار ثمانیة ومن غیرهم خمسة

حل لغات غزوات جمع غزوۃ وہ لڑائی جس میں حضورؐ نے شرکت فرمائی ہو، سرایا جمع سریہ دستہ فوج، بعیر بار، حرف جار ہے اور عیر قبیلہ کا قافلہ، پھر سارے قافلوں پر بولا جانے لگا۔ ندب (ن) ندبا۔ الی الامر بلانا۔ عمرو بن ام مکتوم قریشی جلیل القدر صحابی ہیں بی بی خدیجہؓ کے ماموں زاد بھائی ہیں۔ ان کے نام میں اختلاف ہے بعض عبداللہ کہتے ہیں اور بعض عمرو باپ کے نام میں بھی اختلاف ہے حافظ ابن حجر نے زیادہ صحیح عمرو بن قیس کہا ہے، ام مکتوم انکی ماں کی کنیت ہے حضورؐ نے تیرہ غزوات میں ان کو مدینہ میں اپنا قائم مقام مقرر کیا ہے، انہیں کی وجہ سے سورہ عبس نازل ہوئی تھی، قادسیہ کی لڑائی میں عمرؓ کے زمانہ میں شہید ہوئے یا اس کے بعد مدینہ میں وفات پائی، دروع جمع درع بمعنی زرہ۔ عریش جھونپڑی، انگور کی ٹٹی۔ حصباء سنگریزہ، کنکری، شاہت، الوجوہ چہرہ کا بدشکل ہونا۔ شدوا امر کا جمع حاضر ہے شد۔ علیہ حملہ کرنا۔

تشریح :- آپ کے مدنی قیام کے دوران میں غزوات و سرایا کا وقوع ہوا جن میں سے ایک جنگ بدر ہے جو ۱۷ رمضان میں جمعہ کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صبح کو ہوئی جسکا واقعہ یہ ہے کہ جب آنحضرتؐ نے سُنا کہ ابوسفیان (بن حرب) ایک ہزار اونٹوں کا مال لے لدا ہُوا کارواں لیکر ملک شام سے مکہ کو واپس آرہا ہے تو آپنے مسلمانوں کو جمع کرکے قافلہ سے پھر مقابلہ کا مشورہ کیا کچھ لوگ تو اس سلسلے میں پست پڑ گئے (کیونکہ عجلت کی ضرورت تھی اور وقت تنگ تھا اس لئے فوری انتظام مشکل تھا) اور کچھ لوگ تیار ہو گئے۔ ابوسفیان (ایک جہاندیدہ اور زیرک شخص تھا جب اس) کو معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ (اپنے ساتھیوں کے ساتھ قافلہ لُوٹنے کی غرض سے مدینہ سے نکل چکے ہیں تو اس نے ضمضم بن عمر غفاری شخص کے ذریعہ اس کو معقول اُجرت دے کر مکہ میں اطلاع بھیج دی تاکہ اہل مکہ مال کی حفاظت اور ان کی مدد کریں پس سرداران قریش (ساڑھے نو سو سواروں کی جمعیت کے ساتھ) فوراً نکل پڑے اور یہ آیت نازل ہوئی "واذ یعدکم اللہ احدی الطائفتین انہا لکم" (جب اللہ تم سے دو گروہوں میں سے ایک گروہ کے متعلق وعدہ فرما رہا تھا کہ وہ تمہارے لئے ہے آنحضرتؐ بارہ رمضان کو سنیچر کے روز مقابلہ کیلئے نکلے اور مدینہ پر عمرو (عبداللہ) بن ام مکتوم کو خلیفہ بنا دیا آپکے ساتھ (سارے لشکر میں) ستر اونٹ تھے (جن پر دو دو اور تین تین مسلمان باری باری سوار ہوتے جاتے تھے) اور صرف (زبیر بن عوام اور مقداد بن اسود کے پاس) دو گھوڑے اور چھ زرہیں اور آٹھ تلواریں تھیں

کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسہ ﴿﴾ مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی (اقبال)

اور اسلامی لشکر کی تعداد تین سو تیرہ تھی جن میں ستتر مہاجرین اور دو سو تینتیس انصار تھے[۳۶] اور مشرکین کی تعداد ساڑھے نو سو نزد آزما تھی (جو ہتھیار بند، زرہ بکتر، تیر و کمان نیزہ و تلوار غرض جملہ سامان سے آراستہ تھی گویا فیلم کی فوج سر چند سے بھی زیادہ تھی) ان کے پاس ایک سو گھوڑے اور سات سو اونٹ تھے، آنحضرتؐ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ عریش میں داخل ہو گئے (جو حضرت سعد بن معاذ نے کھجور کے پٹھوں کا ٹانڈ نما ایک سایہ دار تخت بنایا تھا) اور اللہ سے مدد طلب کی اللہ نے بذریعہ وحی خوشخبری بھیجی تو آپ مقابلہ کیلئے نکلے اور لوگوں کو قتال پر اُبھارا اور ایک مُٹھی کنکر پیں لیکر لشکر کفار کیطرف رُخ کیا اور شاہت الوجوہ کہہ کر انہیں پھونک ماردی (معجزہ نما مٹھی کی خاک بحکم خداوندی تیر کیطرح دشمنوں تک پہنچی اور کوئی کافر نہ بچا جس کی آنکھ میں اس کے ذرہ داخل نہیں ہوئے) اس کے بعد آپنے فرمایا: سختی سے حملہ کرو، مسلمان شیر کیطرح ٹوٹ پڑے یہانتک کہ کفار کو شکست فاش ہو گئی چنانچہ ستر مارے گئے اور ستر قید کئے گئے اور مسلمانوں میں آٹھ انصاری اور چھ غیر انصاری شہید ہوئے

منہا غزوۃ احد لسابع شوال سنۃ ثلث من الہجرۃ خرج صلی اللہ علیہ وسلم فی ثلثۃ الاف فہو سبعمائۃ دارع ومائتا فرس، وثلثۃ الاف بعیر ونزلوا ذا الحلیفۃ فاقاموا یوم الاربعاء والخمیس فصلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم العصر یوم الجمعۃ فعمہم ولبس لامتہ وظہر الدرع وحزم بمنطقتہ من ادم وتقلد السیف، والقی الترس فی ظہرہ، وترکب فرسہ، وتقلد القوس، واخذ قناۃ بیدہ وبات بالشیخین فصلی الصبح، وجعل علی جبل قناۃ خمسین رماۃ، فشد المسلمون، فانہزم المشرکون ونساؤہم یدعون بالویل وتبعہم المسلمون فلما رأی الرماۃ النصرۃ والانتہاب، تجاوزوا، وعصوا امر وابہ، فانقلب الامر، وانہزموا، وبقی معہ صلی اللہ علیہ وسلم اربعۃ عشر فاصیب باعیتہ، وطعن صلی اللہ علیہ وسلم بحربۃ ابی بن خلف، فخر صریعا، وقتل سبعون من المہاجرین و

الانصار

حل لغات احد دیکھو ص ۲۱۰ دارع زرہ بند ذا الحلیفۃ مدینہ سے چھ میل پر بنو جشم کا ایک چشمہ تھا۔ لامۃ زرہ ظہر الدرع قال فی الحاشیۃ عندی ہو نسخ من ظاہر ظاہر بین الدرعین اوپر نیچے پہننا، حزم (ض ع) باندھنا منطقۃ پٹکا جو کمر پر باندھا جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اُدُم پکایا ہُوا چمڑا۔ الترس ڈھال۔ القوس کمان، قناۃ تیر، شعیبین ایک جگہ ہے جہاں حضورؐ نے حد جاتے وقت شب کو لشکر ٹھیرایا تھا۔ کُماۃ جمع رامٍ تیرانداز، انتہاب لوٹ مار، رباعیۃ سامنے کے چار دانت اور کچلیوں کے درمیان والا دانت، خُزبہ چھوٹا نیزہ جو حراب۔

تشریح:۔ انہیں میں سے غزوۂ احد ہے جو ۷ شوال ۳ھ میں واقع ہوا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین ہزار اسلامی لشکر لے کر جن کے ساتھ سات سو زرہیں دو سو گھوڑے، تین ہزار اونٹ مدینہ سے باہر نکلے اور ذوالحلیفہ میں نزول کیا، بدھ اور جمعرات کے روز وہیں قیام کیا۔ جمعہ کے روز عصر کی نماز پڑھ کے ارادہ کیا اور دو زرہیں اُوپر نیچے پہنیں، چمڑے کی پیٹی سے کمر کسی، تلوار لٹکائی، ڈھال کمر پر ڈالی گھوڑے پر سوار ہوئے، قوس گلے میں ڈالی، نیزہ ہاتھ میں لیا۔ رات شعیبین میں گذاری اور صبح کی نماز کے بعد میدان میں اتر آئے اور پچاس تیراندازوں کو جبل قناۃ پر بٹھا دیا جہاں اندیشہ تھا کہ دشمن کی فوج ادھر سے نکل کر پشت کی جانب حملہ کر سکتی ہے، مسلمانوں نے پورے زور کیساتھ حملہ کیا تو مشرکین کو شکست فاش (اور مسلمانوں کو زوال سے پہلے پہلے فتح) ہوگئی، مشرکین کی عورتیں ہلاکت کو پکار رہی تھیں، مسلمانوں نے بھاگتے کافروں کا پیچھا کیا جب تیراندازوں نے دیکھا کہ فتح حاصل ہو چکی اور کافروں کے مال میں لوٹ پڑ چکی تو وہ بھی اپنی جگہ سے ہٹ گئے اور جس چیز کا ان کو حکم دیا گیا تھا اس کے خلاف کر بیٹھے تو جنگ کا نقشہ بدل گیا اور مسلمانوں کو شکست ہوگئی اور آنحضرتؐ کے ساتھ صرف چودہ آدمی رہ گئے آپ کا دندان مبارک شہید کیا گیا، ابی بن خلف کا ایک تیر آپ کے لگا۔ جس کی وجہ سے آپ گر پڑے اور ستر مہاجرین و انصار شہید کئے گئے۔

غزوۃ الحدیبیۃ وارسال الرسل

غزوۂ حدیبیہ اور قاصدوں کی روانگی

وفی السادسۃ الہجریۃ وقعت غزوۃ الحدیبیۃ وبعث الرسل الی الآفاق، وفیہا ماتت ام رومان ام عائشۃ وعبد الرحمن ابن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما واسلم ابو ہریرۃ قدم مع الدوسیین المدینۃ وہو صلی اللہ علیہ وسلم بخیبر فسمّاہ عبد شمس او غیرہ، مات سنۃ سبع وخمسین ۔

تشریح:۔ ۶ھ ہجری میں غزوہ حدیبیہ واقع ہوا اور اطراف عالم میں قاصد بھیجے گئے اور اسی سال حضرت عائشہؓ اور عبدالرحمٰن کی والدہ ام رومان کا انتقال ہوا اور اسی سال حضرت ابوہریرہؓ اسلام لائے۔ آپ دوسی لوگوں کے ساتھ مدینہ آئے مگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیبر میں تھے اس لئے آپ وہیں حاضر ہوئے آپ کا نام عبد شمس یا کچھ اور (حضورؐ نے بدل کر عبدالرحمٰن رکھ دیا تھا) ۵۷ھ میں آپ کا انتقال ہوا ہے۔

(فائدہ) جن غزوات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شرکت فرمائی ان کی تعداد بالترتیب ستائیس ہے۔ (۱) غزوہ ودان یا ابواء (۲) غزوہ بواط (۳) غزوہ سفوان (۴) غزوہ ذوالعشیرہ (۵) غزوہ بدر الکبریٰ (۶) غزوہ قینقاع (۷) غزوہ السویق (۸) غزوہ قرقرۃ الکدر (۹) غزوہ غطفان یا انمار (۱۰) غزوہ اُحد (۱۱) غزوہ حمرۃ الاسد (۱۲) غزوہ بنو نضیر (۱۳) غزوہ بدر الاخری (۱۴) غزوہ دومۃ الجندل (۱۵) غزوہ بنو مصطلق (۱۶) غزوہ احزاب یا خندق (۱۷) غزوہ بنو قریظہ (۱۸) غزوہ بنو لحیان (۱۹) غزوہ قردہ یا غابہ (۲۰) غزوہ حدیبیہ (۲۱) غزوہ خیبر (۲۲) غزوہ وادی القریٰ (۲۳) غزوہ ذات الرقاع (۲۴) غزوہ مکہ (۲۵) غزوہ حنین (۲۶) غزوہ طائف (۲۷) غزوہ تبوک۔

[1] صحیح روایات میں مسلمانوں کی مجموعی تعداد ایک ہزار آتی ہے جانبین میں سے ابن ابی اپنی ڈھائی سو کی جمعیت کیساتھ الگ ہو گیا۔ کفار کی تعداد تین ہزار تھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وفاتہ صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات حسرت آیات

مرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو بلال بنت تصداع الراس واشتد مرضہ حینا فغیبا، فلما اصبح یوم الاثنین خرج الی الناس فرآہ یصلون الصبح، فتبسم صلی اللہ علیہ وسلم سرورا بما رأی من اقامتہم الصلوٰۃ ثم رجع الی بیتہ فانصرف الناس وھم یرون انہ افاق من وجعہ ورجع ابوبکر الی اھلہ بالسنح فتوفی فی نصف نھارہ، وقیل ضحاہ اثنی عشر من ربیع الاول سنۃ احدی عشر من ھجرتہ وکان مدۃ مرضہ اثنی عشر او اربعۃ عشر یوما، فشاوروا فی امر الخلافۃ کل لیلۃ وغسلہ یوم الثلاثاء وصلوا علیہ فرادی الی اللیل فدفنوہ لیلۃ الاربعاء ودفن عمرہ ثلاث وستون۔

حل لغات صداع دردسر، سنح عوالی مدینہ میں ایک جگہ ہے جس میں بنو حارث بن خزرج کے مکانات ہیں۔ ضحی چاشت کا وقت، فرادی تنہا تنہا، تشریح:۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تھے (اور جنت البقیع سے واپس ہو کر حضرت عائشہؓ کے پاس پہنچ رہے تھے) کہ آپ کے سر مبارک درد ہو گیا اور ساعت بہ ساعت بڑھتا ہی چلا گیا۔ پیر کے دن صبح کو لوگوں کی طرف نکلے اور ان کو صبح کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ان کے نماز قائم کرنے کی وجہ سے مسرور ہوئی اور آپ نے تبسم فرمایا اور گھر واپس ہو گئے، لوگوں کو یہ خیال ہوا کہ آپ کو درد سے افاقہ ہو گیا، چنانچہ سب لوگ واپس ہو گئے اور حضرت ابوبکر صدیق بھی مقام سنح میں اپنے اہل وعیال کے پاس چلے گئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ یا چودہ روز بیمار رہ کر بارہ ربیع الاول سنہ ۱۱ھ بروز دوشنبہ چاشت کے وقت یا نصف النہار کے وقت (حضرت عائشہ کے حجرے میں) وفات پائی (انا للہ وانا الیہ راجعون) انتقال والے دن تو صحابہ خلافت کے معاملہ میں مشورے کرتے رہے (کیونکہ مسئلہ خلافت بھی نہایت عظیم تھا) اور منگل کے روز تجہیز وتکفین کی اور غسل دیا اس کے بعد (اول مردوں نے پھر عورتوں نے پھر بچوں نے) فرادی فرادی نماز جنازہ ادا کی پھر (حضرت علی وعباس اور حضرت عباس کے دو صاحبزادے قثم اور فضل یعنی ایک چچا اور تین چچازاد بھائی کل ان چار حضرات نے) شب چہار شنبہ میں (جب کہ نصف شب گذر چکی تھی) آپ کو قبر شریف میں اتارا اور زیر خاک دفن کر دیا آپ کی عمر شریف تریسٹھ سال کی تھی۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

جہاں اے برادر کسے نماند ☆ دل اندر جہاں آفریں بند و بس (سعدی)

حلیتہ المبارکۃ — حلیۂ مبارک

کان صلی اللہ علیہ وسلم بتلا لأ وجھہ تلا لؤ القمر لیلۃ البدر، وفیہ دیر عظیم الھامۃ رجل الشعر لیس بجعد قطط ولا سبط، واسع الجبین، ادعج العینین، اقنی العرنین، لہ نور یعلوہ، سھل الخدین، ازھر اللون، کث اللحیۃ، کان عنقہ جید دمیۃ، طویل الزندین، رحب الراحۃ شثن الکفین والقدمین، ذو مسربۃ، سواء البطن والصدر، بین کتفیہ خاتم النبوۃ، اجرد، اذا مشی کانما ینحط من صبب اجود الناس صدرا واصدق الناس، والینھم عریکۃ، واکرمھم عشرۃ من رآہ بدیھتۃ ھابہ، ومن خالطہ معرفۃ احبہ، یقول ناعتہ لم ار قبلہ ولا بعدہ مثلہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَخِلَّایَ اِن شَطَّ الحبیب ودارُہ	وعزّ تلاقیہ وناءت منازلُہ
وفاتکمُ ان تبصروہ بعینکم	فما فاتکم منہ فھذی شمائلُہ

حل لغات تیتلاء۔ (جہینہ) چہرہ کا دمک اُٹھنا، تدویر گولائی، ہامہ سر، ہر چیز کا سر، ہام، رجل کم گھنگھریالے بال ج اَرجال، رُجالی، جعد نہایت گھنگھریالے بال، سبط سیدھے بال، ادعج بڑی اور بہت سیاہ آنکھ والا، دعجت (س) دُعجاً العین۔ آنکھ کا بہت زیادہ سیاہ اور بڑا ہونا۔ اَقنی کسی قدر تنگ اور درمیان سے بلند ناک والا، اَلغرّین ناک، ہر چیز کا پہلا حصہ ج عرانین، کث اللحیہ گھنی ڈاڑھی والا ج کثاث، کث (ض) کثاثۃ (س) گھنا گاڑھا ہونا، دُمیہ تیلی جو خون کی طرح سُرخ اور منقوش ہو، لبّت جو دُمی، الزندین زند کا تثنیہ ہے ہاتھ کا گٹا جو زناد، اَزنُد، رحب کشادہ رحب (ک) رُحبًا (س) رَحابۃ المکان کشادہ ہونا۔ راحۃ ہتھیلی، شثن موٹا اور سخت، مُشرَبۃ سینہ کے درمیان میں پیٹ تک کے بال، اَجرد بے بال، اَشعر گھنے بالوں والا، یحطّ نیچے اُترنا۔ صبب نشیب جو اَصباب عربیۃ طبیعت، عادت، عشیرۃ قبیلہ جو عشائر، ہابہ ہیبۃ خوف کرنا، اخلائی مرکب اضافی ہے تقدیرہ یا اخلائی۔ اخلاء خلیل کی جمع ہے جیسے اطباء طبیب کی جمع ہے ضرورت شعریہ کی وجہ سے مقصور کر دیا شطّ (ض ن) شطاطًا، شطوطًا دُور ہونا، عزّ (ض) عزًّا۔ الشیٔ کمیاب ہونا۔ دشوار ہونا۔ تلاقی ملاقات،

تشریح:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا روئے مبارک چودھویں کے چاند کی طرح چمکتا تھا جس میں (قدرے) گولائی تھی

؎ کہ دارد از ہمہ خوباں رُخ چنیں کہ تو داری ✻ تبارک اللہ ازیں روئے نازنیں کہ تو داری،

آپ بڑے سر والے (خوش نما) پیچیدہ کم گھونگھریالے (نرم سیاہ) بال والے، کشادہ (اور آئینہ جیسی شفاف) پیشانی والے، سخت سیاہ (اور سخت سفید) بڑی (اور سرمگیں) آنکھوں والے تھے ؎

ماہ زیباست ولے روئے تو زیباتر ازوست ✻ چشم نرگس چہ کنم چشم تو رعناتر ازوست

(نہایت خوبصورت باریک طویل) درمیان سے بلند ناک والے، نرم و نازک (اور پُرگوشت) رخسارے والے، سُرخ و سپید گھرے ہوئے رنگ والے، گنجان ڈاڑھی والے، آپ کی گردن گویا خوشنما گردن کی تصویر تھی آپ طویل گٹوں والے، فراخ ہتھیلی والے، سڈول اور بھرے ہوئے ہاتھ اور قدم والے جسم گردن سے ناف تک (شق صدر کی علامت) ایک پتلی سی دھاری والے تھے، آپ کا سینہ فراخ اور شکم کے ہموار تھا، شانہ کی عظروف کے قریب مہر نبوت تھی (جس پر کچھ بال مجتمع تھے اور وصال کے وقت غائب ہو گئی تھی) آپکے پورے بدن پر بال نہ تھے جب آپ چلتے تھے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا آپ بلندی سے نشیب میں اُتر رہے ہیں،

آپ بطیب خاطر فراخ دلی کیساتھ عطا کرنے والے سب سے بہتر لب ولہجہ والے اور خاندانی شرافت والے تھے، جو شخص آپکو اوّل دفعہ دیکھتا تو (خداداد ہیبت کیوجہ سے) ڈر جاتا اور جو شخص آپکے ساتھ رہتا سہتا اور آپکے پاکیزہ اخلاق دیکھتا بھالتا تو آپ پر فریفتہ ہو جاتا تھا، آپ جس سے بھی ملاقات کرتے تو پہلے سلام کرتے تھے ؎ اخلای امہ موسیٰ! اگر حبیب اور اس کا مکان دور ہو گیا، اسکی ملاقات دشوار اور اس کی منزلیں بعید ہو گئیں اور بچشم خود اسکو دیکھنا فوت ہو گیا تو اس کی سیرت تو فوت نہیں ہوئی، پس یہ ہیں اسکی پاک عادتیں! ؎ کل لبی فی الانام فضیلۃ ✻ وجملتہا مجموعۃ لمحمد

جانا تو یگانہ ولے ذاتِ تو ہست ✻ مجموعۂ آثار کمالات ہمہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

العشرۃ المبشرۃ

قرآن وحدیث سے جہاں یہ امر ثابت ہے کہ صحابہ کرام پوری امت سے افضل ہیں وہیں یہ بات بھی ثابت ہے کہ آپس میں ان حضرات کے درجات متفاوت ہیں چنانچہ مہاجرین وانصار کا مرتبہ باقی صحابہ سے اور مہاجرین وانصار میں اہل حدیبیہ یعنی اصحاب بیعت رضوان کا مرتبہ باقی حضرات سے اور اہل حدیبیہ میں شرکاء غزوہ بدر کا مرتبہ باقی صحابہ سے اور اہل بدر میں ان دس حضرات کا رتبہ سب سے افضل ہے جن کو دنیا ہی میں جنت کی بشارت دیدی گئی تھی جو عشرہ مبشرہ کہلاتے ہیں، ان حضرات کے اسماء مبارکہ حافظ ابن حجر کے اس قطعہ میں منظوم ہیں، ؎

لقد بشر الہادی فی الصحب زمرۃ ❊ بجنات عدن کلہم فضل اشہر
سعید، زبیر، سعد، طلحۃ، عامر ❊ ابوبکر، عثمان، ابن عوف، علی، عمر

السیرۃ الصدیقیۃ

ابوبکر ہو عبداللہ بن عثمان ابی قحافۃ بن عامر، وکان اسمہ عبد رب الکعبۃ فسماہ صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ، وامہ ام الخیر بنت صخر بن عامر، وماتت ھی وابوہ مسلمین، ولابویہ ولد ولہ صحبۃ ولم یجتمع لاحد من الصحابۃ خلف یوم الثلاثاء ثانی یوم موتہ صلی اللہ علیہ وسلم، مات لثمان بقین من جمادی الاخرۃ بین المغرب والعشاء ولہ ثلاث وستون، غسلتہ امرأتہ بوصیتہ۔

تشریح:۔ آپ کا نام عبداللہ اور کنیت ابوبکر اور لقب صدیق، آپ کا نسب یوں ہے، ابوبکر عبداللہ بن عثمان بن ابی قحافہ بن عامر اسلام سے قبل آپ کا نام عبد رب الکعبہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدل کر عبداللہ رکھا تھا۔ آپ کی والدہ ام الخیر بنت صخر بن عامر ہیں آپ کے والدین نے اسلام کی حالت میں انتقال کیا، آپ کے والدین، اولاد، پوتے سب کو حضورؐ کی صحبت حاصل تھی صحابہ میں یہ شرف کسی کو حاصل نہ تھا، حضورؐ کی وفات کے دوسرے روز یعنی منگل کے دن آپ خلیفہ قرار پائے اور ۲۲ جمادی الاخری ۱۳ھ میں عشاء ومغرب کے درمیان ۶۳ سال کی عمر میں انتقال کیا اور آپ کی وصیت کے مطابق آپ کی اہلیہ نے آپ کو غسل دیا

السیرۃ الفاروقیۃ

سیرۃ فاروقی،

الفاروق ھو ابوحفص عمر بن الخطاب بن نفیل اسلم سنۃ ست او خمس قبل الہجرۃ بعد اربعین رجلا، مات لطعن ابی لؤلؤۃ غلام المغیرۃ بن شعبۃ لاربع بقین من ذی الحجۃ سنۃ ثلاث وعشرین ودفن غرۃ المحرم ولہ ثلاث وستون ومدۃ خلافتہ عشر سنین ونصف۔

تشریح:۔ آپ کا لقب فاروق اور کنیت ابوحفص اور نام عمر، پورا نسب یوں ہے عمر بن الخطاب بن نفیل بن عبدالعزیٰ بن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرظہ بن رباح بن عبداللہ بن رباح بن عدی بن کعب، ہجرت سے پانچ یا چھ سال قبل چالیس آدمیوں کے مسلمان ہونے کے بعد اسلام قبول کیا اور مغیرہ بن شعبہ کے غلام فیروز نامی شخص ابولؤلؤہ کے نیزہ مارنے کے سبب ۲۶ ذی الحجہ ۲۳ھ کو آپ نے انتقال کیا اور محرم کی چاند رات کو بعمر ۶۳ سال آپکو دفن کیا گیا آپ کی خلافت کا زمانہ ساڑھے دس سال کے قریب ہے :۔

السیرۃ العثمانیۃ عثمان هو ابو عبد الله بن عفان بن عبد الله بن العاص بن امية، اسلم قديما قبل دخوله دار الارقم، وهاجر الى الحبشة الهجرتين سمي ذا النورين لجمعه بين بنتي النبي صلى الله عليه وسلم رقية وام كلثوم استخلف غرة المحرم سنة اربع وعشرين، وقتل لثماني عشر من ذي الحجة سنة خمس وثلاثين وله اثنان وثمانون سنة، وصلى عليه حكيم بن حزام ومدة خلافته اثنا عشر سنة ۔

تشریح :۔ آپ کا نام عثمان کنیت ابو عبداللہ اور لقب ذی النورین ہے آپکا نسب اس طرح ہے عثمان بن عفان بن عبداللہ بن العاص بن امیہ (بن عبد شمس بن عبد مناف) آپ دار الارقم میں داخل ہونے سے قبل ابتداء ہی میں اسلام لے آئے تھے۔ آپنے حبشہ کیطرف دو مرتبہ ہجرت کی ہے آپکو ذی النورین کہا جاتا ہے کیونکہ آپکے نکاح میں حضورؐ کی دو صاحبزادیاں تھیں حضرت رقیہ، ام کلثوم، ۲۴ھ میں محرم کی چاند رات کو خلیفہ بنائے گئے اور بارہ ذی الحجہ ۳۵ھ ہجری میں بعمر ۸۲ سال آپکو شہید کر دیا گیا۔ حکیم بن حزام نے آپکے جنازہ کی نماز پڑھائی آپ کی خلافت کا زمانہ بارہ سال ہے :۔

السیرۃ العلویۃ علي هو ابن ابي طالب ابو الحسن وابو تراب، وامه فاطمة بنت اسد اسلم وله خمس مع العشر، ضربه عبد الرحمن بن ملجم لسبع عشر من رمضان سنة اربعين، ومات بعد ثلاث، وله ثلاث وستون سنة او غيره، ومدة خلافته اربع سنين وشهور ۔

تشریح آپکا نام علی کنیت ابو الحسن، ابو تراب ہے سلسلہ نسب یوں ہے علی بن ابی طالب بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف آپ کی والدہ کا نام فاطمہ بنت اسد ہے۔ اسلام لائے کے وقت آپ کی عمر پندرہ سال کی تھی۔ عبد الرحمن بن ملجم نے ستر رمضان ۴۰ھ میں آپکے نیزہ مارا اور تین روز بعد بعمر ۶۳ سال آپکا انتقال ہو گیا۔ آپ کی خلافت کا زمانہ چار سال اور چند مہینے ہے

طلحۃ هو ابو محمد طلحة بن عبيد الله بن عمرو، اسلم قديما قتل في وقعة الجمل لعشرين من جمادى الاخرى سنة ثلاث وثلاثين، وله اربع وستون سنة ۔

تشریح :۔ ابو محمد طلحہ بن عبداللہ بن عمرو، آپ پہلے ہی اسلام لے آئے تھے۔ بیس جمادی الاخری ۳۶ھ میں جنگ جمل میں بعمر چونسٹھ سال شہید کر دیا گیا ؎

؎ کذا فی مجمع البحار وفی مروج الذہب "ابی العاص" حاشیہ ۱۲ عفی عنہ چودہ، تیرہ، دس، اور آٹھ کا قول بھی ہے لیکن دس کا قول صحیح معلوم ہوتا ہے اس حساب سے آپ کی عمر تریسٹھ سال ہوگی جس کو خود کتاب میں نقل کیا ہے ۱۲ منہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الزبیر هوابوعبداللہ بن العوام، وامہ صفیۃ عمۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسلم قدیما، قتل سنۃ ست وثلاثین، وله اربع وستون او غیر ذلک۔

تشریح:۔ آپ کا نام زبیر اور کنیت ابوعبداللہ اور والد کا نام عوام ہے۔ آپ کی والدہ حضورؐ کی پھوپھی حضرت صفیہ ہیں۔ آپ ابتداءً ہی میں اسلام لے آئے تھے۔ آپ کو ۳۶ھ میں بعمر ۶۴ سال شہید کر دیا گیا۔

سعد هوابواسحٰق بن ابی وقاص، اسلم قدیما، مات سنۃ خمس وخمسین۔

تشریح:۔ آپ کی کنیت ابواسحاق ہے اور والد ابووقاص ہیں ابتداءً ہی میں اسلام لے آئے تھے آپ نے ۵۵ھ میں وفات پائی۔

سعید هوابوالاعور بن عبدالرحمٰن، اسلم قدیما، مات سنۃ احدی وخمسین۔

کنیت ابوالاعور ہے عبدالرحمٰن کے صاحبزادے ہیں شروع ہی میں اسلام لے آئے تھے ۵۱ھ میں انتقال ہوا ہے۔

عبدالرحمٰن هوابومحمد بن عوف، مات سنۃ اثنین وثلاثین۔

عبدالرحمٰن نام ابومحمد کنیت عوف کے بیٹے ہیں ۳۲ھ میں وفات پائی ہے:۔

ابوعُبَیدۃ هوعامر بن عبداللہ بن الجرّاح، مات سنۃ ثمان عشر۔

ابوعبیدۃ کنیت عامر نام عبداللہ بن الجراح کے بیٹے ہیں ۱۸ھ (کے طاعون عمواس) میں انتقال ہوا ہے۔

ثمرۃ العلم

علم کا پھل،

لقی هارون الرشید الکسائی فی بعض طُرقه، فوقف علیه، وتحفّی بسؤاله عن حاله، فقال: انا بخیر یا امیر المؤمنین! ولو لم اجد من ثمرة الادب الا ما وهب الله تعالیٰ لی من وقوف امیر المؤمنین علیّ، لکان ذلک کافیًا۔

حل لغات ثمرۃ پھل ج ثمار ہارون الرشید دیکھو ص۱۸، الکسائی ابوالحسن علی بن حمزہ اسدی کوفی اعتقاداً مامون الرشید جس طرح آپ نے کوفیین میں قرارت کا ڈنکا بجایا اسی طرح کوفہ میں نحو کی امامت کا جھنڈا نصب کیا، امام شافعیؒ کا قول ہے کہ جو شخص نحو میں تبحر حاصل کرنا چاہے وہ کسائی کی اولاد ہے۔ آپ فن قرارت میں حمزہ زیات کے شاگرد ہیں۔ کسائی، سیبویہ، یزیدی ابویوسف محمد میں اکثر مناظرات ہوتے رہتے تھے ایک مرتبہ امام محمدؒ نے کہا، جو شخص سجدہ سہو میں سہو کرے اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ آیا اس کو پھر سجدہ کرنا چاہیئے یا نہیں، کسائی: نہیں، محمد: کیا وجہ؟ کسائی: نحاۃ کا مذہب ہے "المصغر لا یصغر۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یعنی جس صیغہ کی تصغیر کرلی جائے پھر اس کی تصغیر نہیں ہوتی (خطیب نے تاریخ بغداد میں لکھا ہے کہ یہ قصہ امام محمد وزفر کا ہے) جب ہارون نے خراسان کا قصد کیا تو امام محمد اور کسائی ان کے ساتھ تھے موضع رنبویہ میں جو علاقہ ری سے ہے ان دونوں کی حیات کا جام لبریز ہوگیا اور سنہ ۱۸۳ھ اور بقول ابن انباری سنہ ۱۸۹ھ میں وہیں انتقال ہوگیا۔ ہارون نے حسرت سے کہا "آج میں نے فقہ اور لغت کو ری میں دفن کیا" تحتی فی الشیٔ کوشش کرنا۔

تشریح:-

ہارون نے کسائی سے کہیں راستے میں ملاقات کی تو (امام کسائی کے احترام کیوجہ سے) ٹھہر گیا اور بڑے تپاک سے مزاج پرسی کی کسائی نے کہا: امیر المؤمنین! بحمد اللہ بخیر ہوں اگر میری خاطر امیر المؤمنین کے ٹھہر جانے کے علاوہ علم وادب کا اور کوئی پھل مجھے حاصل نہ ہوتا تو یہ بھی کافی تھا۔

وَدَخَلَ اَبُوْ يُوْسُفَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَهُمَا فِيْ مُذَاكَرَةٍ وَمُمَازَحَةٍ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! اِنَّ هٰذَا الْكُوْفِيَّ قَدْ غَلَبَ عَلَيْكَ، فَقَالَ، يَا اَبَا يُوْسُفَ، اِنَّهٗ لَيَاْتِيْنِيْ بِاَشْيَاءَ يَشْتَمِلُ عَلَيْهَا قَلْبِيْ وَتَاْخُذُ بِمَجَامِعِهٖ فَقَالَ الْكِسَائِيُّ، يَا اَبَا يُوْسُفَ! هَلْ لَكَ فِيْ مَسْئَلَةٍ؟ فَقَالَ، فِيْ نَحْوٍ اَوْ فِيْ فِقْهٍ؟ فَقَالَ، بَلْ فِيْ فِقْهٍ، فَضَحِكَ هَارُوْنُ حَتّٰى فَحَصَ بِرِجْلَيْهِ، فَقَالَ، اُلْقِيْ عَلٰى اَبِيْ يُوْسُفَ الْفِقْهَ؛ فَقَالَ، نَعَمْ، ثُمَّ قَالَ، يَا اَبَا يُوْسُفَ! فَمَا تَقُوْلُ فِيْ رَجُلٍ قَالَ لِزَوْجَتِهٖ، اَنْتِ طَالِقٌ اِنْ دَخَلْتِ الدَّارَ، قَالَ اِنْ دَخَلْتِ الدَّارَ طَلُقْتِ، قَالَ، اَخْطَاْتَ يَا اَبَا يُوْسُفَ! فَضَحِكَ الرَّشِيْدُ، ثُمَّ قَالَ فَكَيْفَ الصَّوَابُ، قَالَ، اِذَا قَالَ، اَنْ، وَجَبَ الْفِعْلُ دَخَلَتْ يَعْدُ اَوْ لَمْ تَدْخُلْ، وَاِذَا قَالَ، اِنْ بِالْكَسْرِ لَمْ يَجِبْ وَلَمْ يَقَعِ الطَّلَاقُ۔

تشریح:- ایک مرتبہ امام ابو یوسف تشریف لائے اس وقت ہارون الرشید اور کسائی دونوں خوش گوئی اور باہم گفتگو میں مشغول تھے، ابو یوسف نے کہا: امیر المؤمنین! یہ کوفی تو آپ پر چھا گیا، ہارون نے کہا: ابو یوسف! کسائی کچھ ایسی باتیں کرتا ہے جو دل کو لگتی ہیں کسائی نے کہا: ابو یوسف! تمہارے پاس ایک مسئلہ کا جواب ہے؟ ابو یوسف نحو میں یا فقہ میں؟ کسائی: (نحو میں نہیں) بلکہ فقہ میں (یہ سن کر) ہارون اتنا ہنسا کہ دونوں پاؤں زمین پر دے مارے اور کہنے لگا کہ ابو یوسف (جیسے شخص) پر (جو فقہ کا امام ہے) فقہ کا مسئلہ پیش کرتے ہو؟ کسائی: ہاں، اس کے بعد کہا: آپ اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہیں جس نے اپنی بیوی سے کہا: انت طالق ان دخلت الدار، ابو یوسف، اگر وہ عورت گھر میں داخل ہوگئی تو طلاق پڑ جائیگی، کسائی: غلط ہے: ہارون پھر ہنس دیا اور کہنے لگا، صحیح کیسے ہے کسائی اگر وہ شخص اَن دخلت الدار کہے تو وقوع فعل ضروری ہے بعد میں داخل ہو یا نہ ہو اور اگر اِن دخلت کہے تو وقوع فعل ضروری نہیں اور طلاق واقع نہیں ہوگی:- (تنبیہ) امام کسائی کا تخطیہ بے محل ہے کیونکہ امام کسائی نے جو تفصیل ذکر کی ہے وہ تو ان (بالکسر) اور ان (بالفتح) کے سلسلے میں ہے حالانکہ امام کسائی کا سوال اِن شرطیہ پر مبنی تھا اگر امام کسائی اُن سے سوال کرتا تو امام ابو یوسف کبھی یہ جواب نہ دیتے فالمقول ما قال امام الفقہ وقول امام النحویین الا من لطائف النحو:-

اکرام الشیب
بڑھاپے کی قدر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدثت محمد بن مسلم الخواص الرجل الصالح، قال: رأيت يحيى بن اكثم القاضي في المنام، فقلت له: ما فعل الله بك؟ قال: اوقفني بين يديه، وقال: يا شيخ السوء، لولا شيبتك لاحرقتك بالنار فاخجل مما يخجل العبد بين يدي مولاه، فلما افقت، قالها ثانية و ثالثة، فلما افقت، قلت: يا رب: ما هكذا حدثت عنك، فقال تعالى ما حدثت عني؟ قلت حدثني عبد الرزاق قال حدثني معمر بن راشد عن ابن شهاب الزهري عن انس بن مالك عن نبيك محمد صلى الله عليه وسلم عن جبريل عنك يا عظيم انك قلت: ما شاب لي عبد في الاسلام شيبة الا استحييت منه ان اعذبه بالنار، فقال الله عز و جل: صدق عبد الرزاق، وصدق معمر، و صدق الزهري، وصدق انس، وصدق نبي، وصدق جبريل، انا قلت: ذلك انطلقوا به الى الجنة +

حل لغات شیب بڑھاپا۔ شاب (ض) شیبا بوڑھا ہونا۔ محمد بن مسلم الخواص مشہور عابد و زاہد صوفی اواخر قرن ثالث کے مجذوب صفت صاحب حکایات غریبہ شخص ہیں یحیی بن اکثم دیکھو ص۱۶۹ اوقفت افاقۃ۔ عن مرضہ صحت یاب ہونا عبد الرزاق ابن ہمام بن نافع الحمیری مولود ۱۲۶ھ متوفی ۲۱۱ھ صاحب مصنف مشہور حافظ ذہبی نے ان کی کتاب "مصنف" کو علم کا خزانہ لکھا ہے امام احمد فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے بڑھکر روایت حدیث میں کسی کو نہیں دیکھا، سفیان بن عیینہ، یحیی بن معین، علی بن المدینی وغیرہ ان کے شاگرد ہیں معمر بن راشد الاسدی نزیل الیمن متوفی ۱۵۴ھ ابن شہاب زہری دیکھو ص۸۵ انس بن مالک دیکھو ص۱۳۲

تشریح:۔ محمد بن مسلم خواص نے بیان کیا ہے کہ میں نے یحیی بن اکثم کو خواب میں دیکھا اور دریافت کیا کہ اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ آپ نے کہا کہ مجھے اللہ رب العزت نے اپنے سامنے کھڑا کیا اور فرمایا: نالایق بوڑھے! اگر تیرا بڑھاپا نہ ہوتا تو تجھے آگ میں جلا دیتا، پس میری وہ گت بنی جو غلام کی آقا کے سامنے بن جاتی ہے جب مجھے کچھ ہوش آیا تو دوسری مرتبہ اور تیسری مرتبہ بھی یہی فرمایا۔ جب مجھے پھر ہوش آیا تو میں نے عرض کیا: پروردگارا اس طرح تو مجھ سے آپ کی حدیث بیان نہیں کی گئی (یعنی میرے ساتھ حدیث کے خلاف معاملہ کیا جا رہا ہے) حق سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا: اور کس طرح بیان کی گئی ہے؟ میں نے کہا: مجھ سے عبد الرزاق نے اور ان سے معمر بن راشد نے حدیث بیان کی ہے اور معمر بن راشد نے ابن شہاب زہری سے اور انہوں نے انس بن مالک سے اور انہوں نے آپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اور آپ نے حضرت جبرئیل سے اور حضرت جبرئیل نے آپ سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا کہ میرا کوئی بندہ بحالت اسلام بوڑھا نہیں ہوتا مگر یہ کہ میں اس کو آگ کے ذریعہ عذاب دینے سے شرماتا ہوں پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ عبد الرزاق، معمر، زہری، انس اور میرے نبی اور جبرئیل سب نے سچ کہا بیشک یہ میرا ارشاد ہے اس کے بعد فرشتوں سے کہا کہ اس کو جنت میں لے جاؤ۔

اعتوار الاعراب
(دست بدست تبدیل اعراب)

تغدر على رجل لقاء المامون في ظلامة، فصاح على بابه: انا احمد النبي المبعوث، فادخل اليه، واعلوانه تنبأ، فقال له: ما تقول؟ فذكر ظلامته، فقال له: ما تقول فيما حكي عنك؟ فقال ما هو؟ قال: اذكروا انك تقول: انك نبي، فقال: معاذ الله، انما قلت: انا احمد النبي المبعوث اليك انت يا امير المؤمنين! ممن لا يحمده فاستظرفه، وامر بانصافه +

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حل لغات : اعتوار دست بدست لینا، المامون دیکھو ۲۰۰ غلامۃ غلام جوتم اُٹھاؤ، تنبأ نبوت کا دعویٰ کرنا۔

تشریح : ایک شخص کو اپنے حق کی دادرسی کیلئے مامون سے ملاقات کرنا دشوار ہوگیا تو اس نے مامون کے دروازہ پر باآواز بلند کہا انا احمد النبی المبعوث (النبی: ور المبعوث کے رفع کے ساتھ جس کے معنی یہ ہوگئے کہ میں اللہ کی طرف سے بھیجا ہوا احمد نبی ہوں) پس اس کو مامون کے پاس لایا گیا اور مامون کو بتایا گیا کہ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے مامون نے اس سے کہا کیا کہتا ہے، اس نے اپنے ظلم کا تذکرہ کیا۔ مامون نے کہا تیرے بارے میں جو خبر دی گئی ہے اس کی بابت کیا کہتا ہے ؟ اس نے کہا: وہ کیا ؟ مامون نے کہا: لوگ کہتے ہیں کہ تو نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اس نے کہا خدا کی پناہ، میں نے تو صرف یہ کہا تھا۔ احمد النبی المبعوث (النبی اور المبعوث کے فتحہ کیساتھ جس کے معنی یہ ہوگئے کہ میں نبی مبعوث کی تعریف کرتا ہوں) تو کیا اے امیر المومنین آپ ان کی تعریف کرنے والوں میں سے نہیں ہیں ! بس مامون نے اس کو مروظریف (فصیح و بلیغ) شمار کیا اور ظالم سے اس کا حق دلانے کا حکم کیا :۔

صَوْنُ اللِّسَانِ عَمَّا يَؤُولُ إِلَيْهِ

اپنی ذات پر آنے والی بات سے زبان کا بچاؤ

خرج شریح القاضی من عند زیاد، وترکہ یجود بنفسہ، فسأل الناس عن حالہ، فقال ترکتہ یأمر وینہی، فجزعوا السلامتہ فمارأعہم الا صیاح النائحات علیہ فسئل شریح عن قولہ فقال: ترکتہ یأمر بالوصیۃ وینہی عن البکاء علیہ ۔

حل لغات صون (ن) بچانا، حفاظت کرنا۔ شریح بن الحارس بن قیس کندی ابو امیہ کبار تابعین میں سے ہیں اور مشہور قاضی ہیں حضرت عمرؓ نے ان کو کوفہ کا قاضی بنایا تھا۔ چنانچہ آپ پچھتر سال تک امور قضا کو انجام دیتے رہے۔ آپ نے بعمر ایک سو سال یا ایک سو آٹھ یا ایک سو بیس سال ۷۶ھ یا ۷۸ھ یا ۸۰ھ میں وفات پائی۔ یجود (ن) جُوداً۔ بنفسہ جان دینا۔ راعہم رُدْعاً گھبرا دینا۔ صیاح صاح (ض) صُیُحاً۔ صیاحاً چیخنا چلانا، النائحات جمع نائحۃ نوحہ اور واویلا کرنے والی عورت۔

تشریح : قاضی شریح زیاد کے پاس اس حالت میں باہر آئے کہ وہ جان دینے کے قریب تھا۔ لوگوں نے آپ سے اس کا حال دریافت کیا آپنے کہا کہ میں اسکو امر و نہی کرتا ہوا چھوڑ کر آیا ہوں لوگ اسکی سلامتی سے گھبرا گئے، پس نہیں ڈرایا ان کو مگر اس پر نوحہ کرنیوالی عورتوں کی گریہ وزاری نے (یعنی کچھ ہی بعد اسکا انتقال ہوگیا) لوگوں نے شریح سے ان کے قول کے متعلق دریافت کیا کہ آپ تو یہ کہہ رہے تھے کہ میں اسکو امر و نہی کرتا ہوا چھوڑ کر آیا ہوں، قاضی شریح نے کہا کہ میں نے اسکو وصیت کا حکم اور اپنے اوپر رونے سے منع کرتا ہوا چھوڑا تھا

مَا الْحِيلَةُ لِمَنْ خُلِقَ قَبِيحَ الْوَجْهِ ؟

کیا تدبیر ہو اس کی جو بد شکل پیدا ہوا

قال الاصمعی رحمہ اللہ: دخلتُ یوماً علی جعفر بن یحیی، فقال لی: ھل لك یا اصمعی من زوجۃ؟ قلتُ: لا، قال: فجاریۃ؟ قلتُ: للمھنۃ، قال: فھل لك أن أھب لك جاریۃ نظیفۃ؟ قلتُ: انی لمحتاج الی ذلك، فامر بجاریۃ، فاُخرجت وھی فی غایۃ الحسن و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الجمال، والهيئة، والظرف، فقال لها قد وهبتك لهذا، وقال لي: خذ هذه فشكرته، وبكت الجارية وقالت: يا سيدي! انت تعطي هذا الشيخ معها ما أرى من سماحتك وقبح منظره وجزعت جزعاً شديداً، فقال لي: يا أصمعي! هل لك أن أعوضك منها ألف دينار؟ فقلت ما أكره ذلك، فأمر لي بها، ودخلت الجارية، فقال لي يا أصمعي! أنكرت عليها شيئاً، فأردت عقوبتها بك، ثم رحمتها منك، فقلت: أيها الأمير افلا استقبلت ذلك، فاني لم أتك حتى سرحت لحيتي، واصلحت وجهي، وعممتني، فلو عرفت الخبر لسرت على هيئتي، وخلقتي، فوالله لو رأتني كذلك لما عاودت شيئاً تنكره ابداً۔

حل لغات الحيلة تدبیر، حیل۔ الاصمعی ابوسعید عبدالملک، جاحظ کی طرح یہ بھی بدصورتی میں ضرب المثل تھے لیکن ادب و لغت اور حفظ دواوین عرب میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے خود اصمعی کا قول ہے کہ مجھے سولہ ہزار اشعار حفظ ہیں۔ ہارون الرشید ان کو سلطان الشعراء کہتا تھا۔ اخفش کہتے ہیں کہ اصمعی وخلف سے بڑھ کر کسی کو اشعار یاد نہ تھے چونکہ اصمعی نحوی بھی تھا اس لئے اس کا علم خلف سے بڑھا ہوا تھا۔ ابوعبیدہ حاتم سختیانی، ضعانی، عبدالرحمٰن بن عبداللہ، ابوالفضل ریاشی۔ احمد ترمذی وغیرہ ان کے شاگرد ہیں۔ آپ نے لگ بھگ اسی سال کی عمر پائی ہے ۲۱۵ھ یا ۲۱۶ھ میں وفات پائی ہے ایک روز ایک شخص نے ان کی مجلس میں کہا کہ زمانہ خراب ہوگیا ہے تو اصمعی نے برجستہ یہ شعر کہا ؎

ان الجديدين في طول اختلافهما ❊ لا يفسدان ولكن يفسد الناس

جعفر بن یحییٰ یکھوصف، الہیئۃ کام کی مہارت، خدمت جوبن، سماحۃ کرم وبخشش۔ سرحت تسریحاً کنگھا کرنا۔ عممتنی عمامہ باندھنے کی

تشریح:۔ اصمعی کہتے ہیں کہ میں ایک روز جعفر بن یحییٰ کے پاس گیا اس نے مجھ سے کہا: آپکی بیوی ہے؟ میں نے کہا: نہیں، اس نے کہا: باندی؟ میں نے کہا: میرے پاس چست وچالاک باندی ہے جس سے خدمت لیتا ہوں۔ اس نے کہا: اچھا میں آپ کو پاکیزہ کنیز بخشش کروں؟ میں نے کہا اس کی تو مجھے بہت ضرورت ہے پس جعفر نے ایک کنیز کا حکم کیا چنانچہ ایک نہایت حسین وجمیل خوش حال وخوش وضع کنیز نکل کر سامنے آئی جعفر نے اس سے کہا: میں نے تجھے ان کیلئے ہبہ کر دیا ہے اور مجھ سے کہا۔ اس کو لے جاؤ میں نے شکریہ ادا کیا۔ کنیز روتی ہوئی کہنے لگی کہ اے آقا میں آپ کی انتہائی بخشش اور اس کی انتہائی بدصورتی دیکھ رہی ہوں اس کے باوجود آپ مجھے اس بوڑھے کیلئے ہبہ کر رہے ہیں کنیز سخت پریشان ہوگئی جعفر نے مجھ سے کہا: اصمعی! کیا اس کے بدلے میں تم کو ایک ہزار اشرفیاں دے دوں؟ میں نے کہا: مجھے کوئی دریغ نہیں۔ پس جعفر نے میرے لئے ایک ہزار اشرفیوں کا حکم کر دیا اور کنیز اندر چلی گئی اس کے بعد جعفر نے مجھ سے کہا: اصمعی! مجھے اس کی ایک حرکت بڑی معلوم ہوئی تھی اور میں آپ کے ذریعہ اس کو سزا دینا چاہتا تھا مگر مجھے اس پر رحم آگیا۔ اصمعی کہتے ہیں میں نے کہا: امیرالمومنین! مجھے پہلے ہی کیوں نہ بتا دیا میں تو آپ کے پاس اپنی داڑھی میں اچھی طرح کنگھا کر کے شکل وصورت کو، پگڑی کی بندش کو سنوار کر بڑے اہتمام کے ساتھ آیا ہوں اگر مجھے یہ بات پہلے ہی معلوم ہو جاتی تو میں اپنی اصلی شکل وصورت وعادت پر چلا آتا پس اگر وہ مجھے اس حالت میں دیکھتی تو کبھی بھی کوئی ایسی حرکت نہ کرتی جو آپ کو ناگوار ہو۔

اعلم (رحمك الله) ما ذكرت من قبح وجهه مع علمه الذي زينه الله به، واشتهر شرقاً وغرباً، وكذا ينبغي لمن خلق قبيح الصورة ان يتخير لها الاخلاق الحسان والافعال المسددة عليها لئلا يكون جامعاً بين قبحين، ومن هنا ما روي، كان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الاویقصر المخزومی اقبح الناس خلقۃً وما رُوِیَ مثلہ فی العفاف والزھد، وکان قاضی مکۃ، فقال یومًا لجلسائہ: قالت لی امی: یابنیّ انک خُلِقتَ خلقۃً لا تصلح معہا لمجالسۃ الفتیان فی بیوت القیان فعلیک بالدین، فان اللہ تعالیٰ یرفع بہ الخسیسۃ ویتم بہ النقیصۃ، فنفعنی اللہ بکلامہا، فوُلّیتُ القضاءَ، ورُوِیَ ان امرأۃ مالک ابن انس اوصتہ بمثل ھذہ الوصیۃ حین اَرادَ ان یتعلّم الغناء فی حداثتہ فترکہ، وتعلّم العلم فذھب بہ حیث بلغ، وکان عطاء بن ابی رباح اعورَ اسودَ افطسَ اشلّ، اعرجَ، ثم عمِیَ وامّہ سوداء، تسمّی برکۃ، قیل لاھل مکۃ بعد موتہ: کیف کان عطاء بن ابی رباح فیکم؟ قالوا: کان مثل العافیۃ التی لا یُعرَف فضلُہا حتّٰی تفقد

حل لغات یذخر، اذخر بمعنی ذخراف، الشیٔ وقت ضرورت کیلئے چھپا رکھنا، حسان جمع حسنۃ العفاف پاک دامنی از حرام القیان جمع قینۃ جوان، القیان جمع قین: غلام، الخسیسۃ فرومائگی، النقیصۃ معیوب بات، بری عادت، مالک بن انس دیکھو صفحہ ۱۴۲ حداثتہ اوّل جوانی، عطاء بن ابی رباح اسلم القرشی، انکی کنیت ابو محمد تھی، یمن کے ایک مقام جند میں ۲۷ھ میں پیدا ہوئے حضرت عثمان کی خلافت کا عہد تھا، ابتدائی تربیت مکہ معظمہ میں ہوئی۔ آل میسرہ بن ابی خیثم فہری کے غلام تھے فضل وکمال اور زہد واتقاء کے لحاظ سے بڑے بلند مرتبت تابعی تھے۔ ابن سعد نے لکھا ہے کہ وہ بڑے معتبر فقیہ عالم اور کثیر الحدیث تھے علامہ نوویؒ فرماتے ہیں کہ وہ مکہ کے مفتی اور مشہور امام تھے بڑے بڑے ائمہ ان کے علمی کمالات کے معترف تھے۔ آپنے بعمر اٹھاسی سال ۱۱۵ھ میں مکہ معظمہ میں وفات پائی۔ اعور کانا اسود کالا، افطس چپٹی ناک والا، اشل جس کے بدن میں رعشہ ہو، اعرج لنگڑا۔

تشریح واضح ہو کہ ہم نے اصمعی کی جو بدصورتی ذکر کی ہے وہ ان کے اس علم کے ہوتے ہوئے ہے جس کے ساتھ اللہ نے انکو مزین کیا ہے، اور وہ مشرق ومغرب میں مشہور ہیں پس ہر بدصورت کو چاہیئے کہ وہ پاکیزہ اخلاق وستودہ افعال کو ذخیرہ بنائے تاکہ وہ دوہری قباحتوں کا جامع نہ بن جائے

زشت دو کی نہ حسن صورت شرط ❁ آدمی کو ہے آدمیت شرط (شاد)

چنانچہ مروی ہے کہ اوپفص مخزومی خلقۃً نہایت بدصورت تھے مگر زہد وتقویٰ اور پاکدامنی میں آپکی نظیر نہیں تھی آپ مکہ کے قاضی تھے، ایک روز آپنے اپنے ہمنشینوں سے کہا: میری ماں نے مجھے نصیحت کی تھی کہ بیٹا تو ایسی خلقت پر پیدا کیا گیا ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے نوجوان چھوروں کی مجلس کے قابل نہیں اس لیے دین کو مضبوطی کیساتھ تھامے رکھنا کیونکہ خداوند تعالیٰ دین کی برکت سے رذالت وفرومائگی کو دور اور ہر کمی کو پورا کردے گا۔ پس ماں کی نصیحت نے مجھے نفع پہنچایا یہاں تک کہ میں عہدۂ قضا سے نواز اگیا، مروی ہے کہ امام مالک بن انس کو جب آغاز جوانی میں گانا بجانا حاصل کرنے کا شوق پیدا ہوا تو آپکی والدہ نے بھی اسی قسم کی نصیحت کی تھی جس سے آپنے اس خیال کو چھوڑ کر علم حاصل کیا اور مرتبہ عالیہ کو پہنچے۔ حضرت عطاء بن ابی رباح بھی آنکھ کے کانے، کوّے کی طرح سیاہ فام، ناک کے چپٹے، ہاتھ کے لنجے، پاؤں کے لنگڑے تھے، آپ کی والدہ بھی سیاہ فام تھی جس کا نام برکہ تھا جب آپکا انتقال ہوا تو اہل مکہ سے دریافت کیا گیا کہ تم لوگوں میں عطاء بن ابی رباح کس درجہ کے آدمی تھے، لوگوں نے کہا آپکا وجود ایسا تھا جیسے عافیت وسلامتی کہ اس کی قدر معدوم ہونے کے بعد ہی ہوتی ہے

سہ چہ غم از منقصت صورت اہل معنیٰ را ❁ چوں جاں زردم بود گو تن از حبشی می باشد (حافظ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

التفکر فی القضاء
فیصلہ میں غور و فکر

۵ چو قاضی بفکرت نویسد سجل ❊ نگردد ز دستار بندان خجل

من عجائب حکم سلیمان علیہ السلام ما رواہ مسلم من حدیث ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم، بینا امرأتان معھما ابناھما اذ جاء الذئب فذھب بأحدھما، فقالت ھذہ: انما ذھب بابنک، وقالت الأخری: انما ذھب بابنک، فاختصما الی داؤد علیہ السلام، فقضی بہ للکبری، فمرتا علی سلیمان، فاخبرتاہ، فقال علیہ السلام: ائتونی بسکین اشقہ بینکما فقالت الصغری: لا یرحمک اللہ، ھو ابنھا، فقضی بہ للصغری، قال ابو ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کنت سمعت بالسکین قبل ذلک ما کنت اقول الا المدیۃ

حل لغات عجائب جمع عجیبۃ حکم جمع حکمۃ، ابو ہریرۃ دیکھو صفحہ ۱۰۱ سکین چھری، مدیہ بڑی چھری۔ **تشریح:۔** حضرت سلیمان کے عجیب حکمت آمیز فیصلوں میں سے ایک فیصلہ امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے حضورؐ ارشاد فرماتے ہیں کہ دو عورتوں کیساتھ ان کے دو بچے تھے دفعتہً ایک بھیڑیا آیا اور ایک بچے کو لے بھاگا انمیں سے ایک عورت بولی کہ بھیڑیا تیرے بچے کو لے گیا ہے دوسری نے کہا (نہیں بلکہ) تیرے بچے کو لے گیا ہے اب آپس میں کوئی فیصلہ نہ ہوا تو انہوں نے حضرت داؤدؑ کی کچہری میں جھگڑا پیش کیا، اپنے بچہ کا فیصلہ بڑی عورت کے حق میں کر دیا (واپس ہوتے وقت) یہ دونوں حضرت سلیمانؑ کے پاس کو گذریں اور واقعہ ان کے بھی گوش گذار کیا آپ نے فرمایا: ایک چھری لاؤ تاکہ بچے کے دو ٹکڑے کر کے تم دونوں کے درمیان تقسیم کر دوں (یہ سن کر چھوٹی عورت نے کہا: نہیں (آپ دو ٹکڑے نہ کریں) یہ بچہ اسی کا ہے۔ پس آپ نے چھوٹی عورت کے حق میں بچے کا فیصلہ کر دیا۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اس سے پیشتر چھری کیلئے سکین کا لفظ نہ سنا تھا میں تو ہمیشہ اس کو مدیہ ہی کہتا تھا تا آنکہ حضورؐ سے اس حدیث میں لفظ سکین سنا۔

(فائدہ) علماء نے بیان کیا ہے کہ ممکن ہے حضرت داؤدؑ نے سن رسیدہ عورت کے حق میں فیصلہ اس لئے کیا ہو کہ بچہ اس کے ہم شکل معلوم ہوتا تھا یا اس لئے کہ آپ کی شریعت میں کبر سنی کو ترجیح تھی یا اس لئے کہ بچہ اسی کی گود میں تھا اور آپ کی شریعت میں صاحب ید کا قبضہ باعث ترجیح تھا حضرت سلیمانؑ نے بالغ نظری اور لطیف حکمت سے کام لیا اور واقعہ کی تہ تک پہنچنے کی تدبیر اختیار کرتے ہوئے کہا کہ بچے کے دو ٹکڑے کئے جائیں جس سے آپ کا مقصد یہ تھا کہ شفقت مادری معلوم کر کے اس سے استدلال کریں چنانچہ جب صغیر عورت یہ سنکر بے چین ہوئی اور کبیر السن عورت اسپر آمادہ ہو گئی تو اس سے یہ بات ظاہر ہو گئی کہ بچہ صغیر السن کا ہے ؎

بحکمت حل ہر مشکل تواں کرد ❊ بحکمت کام دل حاصل تواں کرد

لیکن یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ قضیہ واحدہ میں حضرت داؤد کے فیصلہ کے بعد حضرت سلیمان نے کیسے فیصلہ کیا جب کہ ایک مجتہد کیلئے نقض حکم کی گنجائش نہیں ہے۔ علماء نے اس اشکال کا جواب چند وجوہ سے دیا ہے اول یہ ہے کہ حضرت داؤد کا فیصلہ بطریق جزم نہ تھا دوم یہ کہ آپ کا فیصلہ بطریق فتوی تھا نہ کہ بطریق حکم سوم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ کہ ممکن ہے ان کی شریعت میں حاکم ثانی کے حکم سے حاکم اول کا حکم منسوخ ہو جاتا ہو چہارم یہ کہ حضرت سلیمان کا یہ فعل اظہار حق وصواب کی ایک تدبیر تھی پس جب کبیر السن عورت نے اس کا اقرار کر لیا تو آپ نے اس کے اقرار پر عمل کیا، وان کان بعد الحکم کما اذا اعترف المحکوم لہ بعد الحکم ان الحق ھہنا لخصمہ۔

زیر عنوان حدیث مذکور کے ذریعہ سیاست شرعیہ سے متعلق امور ذیل پر روشنی پڑتی ہے (۱) حق کا اقرار کرانے کے لئے گنجائش ہے کہ وہ جس کام کو کرنا چاہتا ہو اس کے بارے میں کہے "ایسا کروں گا" یعنی غلط بات کہکر حق کا اقرار کرانا جائز ہے (۲) جب حاکم پر حق بات ظاہر ہو جائے تو محکوم علیہ کے اقرار کے خلاف بھی فیصلہ کرنا درست ہے، یہ فیصلہ اگرچہ صاحب معاملہ کے اقرار کے خلاف ہوگا لیکن حکام کے لئے اس کی گنجائش ہے (۳) ایک حاکم کو اپنے برابر یا اپنے سے بڑے حاکم کے فیصلہ کو توڑ کر اس کے خلاف فیصلہ دینا درست ہے (۴) حاکم کو قرائن اور شواہد حال کے مطابق فیصلہ کرنا درست ہے (۵) حاکم کو اپنے علم کے مطابق فیصلہ کرنا درست ہے:۔

كيف النجاة من الألسنة الطامعة

لالچی زبانوں سے کیسے نجات ملے

وكان لأبي دلامة برذون اعجف محطوم هرم، فدخل على المهدي يوما وبين يديه مسلمة الوصيف، فقال: يا امير المؤمنين! اني جلبت ببابك مهرا ليس لاحد مثله، واحببت ان اهديه لك، فان احببت ان تشرفني بقبوله، فامر بادخاله، فخرج وادخل برذونه فقال له المهدي: اي شئ هذا؟ ويلك، الم تزعم انه مهر؟ فقال له ابو دلامة: او ليس هذا مسلمة الوصيف قائما بين يديك؟ تسميه الوصيف وله ثمانون سنة، فان كان مسلمة وصيفا، فهذا مهر فجعل المهدي يضحك، ومسلمة يشتمه، فقال له المهدي: ويلك ان لهذا اخوة والله ليضحكن بك في المحافل، فقال: والله يا امير المؤمنين لا فضحنه، فليس في مواليك احد الا وقد وصلني غيره، فما شربت الماء له قط، فحكم عليه المهدي ان يشتري نفسه بثلاثة آلاف درهم فقال له مسلمة: على ان لا تعاود، فقال ابو دلامة: افعل، فحملها اليه:۔

حل لغات | السنۃ دیکھو ص۳۲ ابو دلامہ دیکھو ص۱۴۵ برذون تاتاری گھوڑا، اعجف کمزور، درمل، حطم ٹوٹے ہوئے بدن والا، ہرم بوڑھا۔ المہدی دیکھو ص۵ وصیف نابالغ غلام؛ مہر گھوڑے کا بچہ:۔ **تشریح:۔**

ابو دلامہ کے پاس ایک تاتاری گھوڑا تھا بہت بوڑھا اور نہایت دربل وشکستہ حال، ایک روز ابو دلامہ مہدی کے پاس آیا اس وقت اس کے سامنے مسلمہ غلام کھڑا ہوا تھا ابو دلامہ نے کہا: امیر المؤمنین! میں آپ کے دولت پر ایک بچھیرا لایا ہوں جس کی نظیر نہیں مل سکتی اور میرا جی چاہتا ہے کہ میں اسے ہدیۃً آپکی خدمت میں پیش کروں اگر آپ اس کے قبول کرنے کی مجھے عزت دینا پسند فرماتے ہیں تو حکم فرمایئے تاکہ حاضر کیا جائے (مہدی نے اجازت دے دی۔ ابو دلامہ باہر گیا اور اپنا وہی دربل گھوڑا لا کھڑا کیا، مہدی نے کہا: کم بخت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ کیا ہے تو تو یہ کہتا تھا کہ وہ مہر ہے (یعنی نو عمر ہے) ابو دلامہ نے کہا: کیا آپ کے سامنے یہ مسلمہ غلام نہیں کھڑا ہے جس کو آپ وصیف موسوم کرتے ہیں (جس کا اطلاق نابالغ غلام پر ہوتا ہے) حالانکہ اس کی عمر اسی سال کی ہو چکی ہے سوا کر مسلمہ وصیف ہو سکتا ہے تو میرا گھوڑا بھی بچھیرا ہو سکتا ہے مہدی (ابو دلامہ کا یہ لطیفہ سن کر) ہنس دیا اور مسلمہ ابو دلامہ کو گالیاں دینے لگا۔ مہدی نے ابو دلامہ سے کہا: کم بخت! اس کی چند بیٹیں ہیں بخدا وہ ضرور تجھ پر حملوں میں ہنسوائیں گی۔ ابو دلامہ نے کہا: امیر المومنین! میں ضرور اس کو رسوا کر دوں گا۔ آپ کے غلاموں میں اسکے سوا کوئی نہیں جس نے مجھے کچھ دیا ہو اور اس کے ہاں تو میں نے کبھی پانی بھی نہیں پیا۔ مہدی نے مسلمہ کے خلاف یہ فیصلہ کر دیا کہ وہ تین ہزار درہم دے کر اپنے کو خرید لے، مسلمہ نے کہا (منظور ہے) اس شرط پر کہ پھر یہ کبھی مجھے کچھ نہ کہے، ابو دلامہ نے کہا: ٹھیک ہے ایسا ہی کروں گا پس تین ہزار درہم مسلمہ نے ابو دلامہ کو نذر کر دیئے۔

الفرح علی العلم

علم پر شادمانی

رأیتُ فی بعض الفوائد ان الحجاجَ قال لابی عمرو، ما وجهُ قراءتك الآمنِ اغترفَ غرفة بفتح الغین فقال ابلعنی ریقی، فقال: قل ابلعك الفرات، وقال: قاتل الله ابن ام الحجاج لئن لو تانی بالجواب الی خمسة عشر یوماً لاقتلنك عشر قتلة، ووکل به موکلین فخرج ابو عمرو یطوف فی احیاء العرب فلم یجد لحجته الی یوم وعدہ فجرّہ الموکلون به لیرجعوہ الی الحجاج، فسمع راعیاً ینشد

ربما تجزع النفوس عن الامر له فرجة کحل العقال

فقال له ابو عمرو کیف تنشد هذا البیت له فرجة او فُرجة؟ فقال فُرجة وفَرجة، وکذلك کل ما جاء علی فعلة، قلتا فیه ثلاث لغات، فقال له ابو عمرو فما سبب انشادك هذا البیت فی هذا الوقت؟ فقال انا کنا خائفین من الحجاج وقد بلغنا نعیُه قال والله لا ادری، بایهما کنتُ اشدّ فرحاً بوجدانی الجواب والحجة لقولی او اختیاری امر موت الحجاج

حل لغات الفرائد جمع فریدۃ، اتی بالفرائد یعنی ایسے الفاظ جو فصاحت و بلاغت اور عربی الاصل ہونے پر دال ہوں، الحجاج دیکھو ص ۱۶ ابو عمرو ابن العلاء مولود ۶۸ھ متوفی ۱۵۴ھ قراء سبعہ میں سے مشہور قاری ہیں اور قراءت کیساتھ ساتھ لغت و عربیت میں بھی ان کا بہت اونچا مقام ہے، غرفۃ چلو، اغراف، ابلعنی ریقی مجھے تھوک نگلنے کی مدت کی مہلت دے، یہ ایک محاورہ ہے جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ فوری جواب کا مطالبہ نہ کیجئے بلکہ سوچ کر جواب دینے کا موقعہ دیجئے، راعیاً چرواہا، فرجۃ سختی اور غم سے نجات کشادگی، عقال رسی، نعیُہ موت کی اطلاع:۔ **تشریح**:۔ میں نے بعض نوادرات میں دیکھا ہے کہ حجاج نے ابو عمرو سے کہا: الآمن اغترف غرفۃ میں آپ کی قرارت بفتح الغین ہونے کی وجہ؟ آپ نے فرمایا: مجھے تھوک نگلنے کی مقدار کی مہلت دیجئے۔ حجاج نے کہا نہر فرات پی جانے کی مقدار کی مہلت دیتا ہوں لیکن حجاج کی ماں کے بیٹے کو (یعنی حجاج کو) خدا غارت کرے اگر تو نے پندرہ روز تک جواب نہ دیا تو میں تجھے بُری طرح قتل کروں گا، چنانچہ حجاج نے کچھ لوگوں کو نگرانی کیلئے آپ پر مقرر کر دیا۔ پس ابو عمرو (مختفی) قبائل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرب میں چکر لگاتے پھرتے رہے اگر دو عدد کے دن تک کوئی دلیل نہ ملے پس برگمانشہ لوگ آپکو حجاج کے پاس گھسیٹتے ہوئے لاتے تھے کہ راستہ میں ایک چرواہے کو یہ شعر پڑھتے ہوئے سنا ؎ ربما تجزع ام لبسا اوقات گھبرا جاتے ہیں نفوس اس چیز سے کہ اس کیلئے کشادگی ہوتی ہے اونٹ کے گھٹنے کی رسی کھول دینے کی طرح۔ ابو عمرو نے چرواہے سے دریافت کیا کہ تو یہ شعر کس طرح پڑھتا ہے فزجہا یا فرجہ؟ چرواہے نے کہا: دونوں طرح کیونکہ ہر فعلۃ کے وزن پر آنیوالے لفظ میں ہمارے ہاں تین لغتیں ہیں، ابو عمرو نے اس سے کہا، اس وقت اس شعر کے پڑھنے کا کیا مقصد؟ اس نے کہا، ہم حجاج سے خائف تھے اور ابھی ابھی ہم کو اس کے مرنے کی خبر ملی ہے ابو عمرو کہتے ہیں کہ میں امتیاز نہ کر سکا کہ میں ان میں سے کس سے زیادہ خوش ہوا آیا جواب پالینے اور قول کی دلیل ملجانے سے یا جانی دشمن (حجاج) کی خبر وفات سننے سے:۔

جزاء الطمع

طمع کی پاداش

کان ابن المغازل رجلا یتکلم ببغداد علی الطرق باخبار ونوادر متنوعۃ، وکان نہایۃ فی الحذق، لا یستطیع من سمعہ ان لا یضحک، قال: وقفت یوما علی باب الخاصۃ، أضحک الناس وانا ادخر نفسی لبعض خدام المعتضد، فاخذت فی نوادر الخدم، فاعجب بذلک، فانصرف، ثم عاد فاخذ بیدی، وقال: دخلت، فوقفت بین یدی سیدی، فتذکرت حکایتک، فضحکت، فانکر علیّ، وقال، مالک؟ ویلک، فقلت: علی الباب رجل یعرف بابن المغازل، یتکلم بحکایات ونوادر تضحک الثکلی، فامر باحضارک، ولی نصف جائزتک فطمعت فی الجائزۃ، وقلت: یا سیدی انا ضعیف وعلی عیلۃ، فلو اخذت سدسہا او ربعہا، فابی وادخلنی، فسلمت، فردّ السلام وہو ینظر فی کتاب، فنظر فی اکثرہ وانا واقف، ثم اطبقہ ورفع رأسہ الیّ، وقال: انت ابن المغازل؟ قلت نعم یا مولای! قال بلغنی انک تحکی وتضحک بنوادر عجیبۃ، فقلت: یا امیر المومنین الحاجۃ تفتق الحیلۃ، اجمع للناس حکایات اتقرب بہا الی قلوبہم، فالتمس بِرّہم، فقال ہات ما عندک، وان اضحکتنی اجزتک بخمسمائۃ درہم، وان انا لم اضحک فما لی علیک؟ فقلت للحین ما معی الا قفای، فاسأل ما احببت، قال ان نصفت ان لم تضحکنی اصفعک بن لک الجراب عشر صفعات، فقلت: ما اخطاظنی، عسی فیہ ریحان اضحکتہ ربحت واخذت الجائزۃ والا نعشر صفعات بجراب منفوخ شئ ہین، ثم اخذت فی النوادر والحکایات والنعاشۃ والعبارۃ، فلم ادع حکایۃ اعرابی ولا نحوی ولا لحنۃ ولا قاض ولا نبطی ولا سندی ولا زنجی ولا خادم ولا ترکی ولا شاطر ولا عیار ولا نادرۃ ولا حکایۃ الا واحضرتہا حتی نفد کل ما عندی، وتصدع رأسی، وفترت وبردت، ولم یبق ورائی خادم ولا غلام الا وقد ماتوا من الضحک وہو مقطب لا یتبسم، فقلت قد نفد ما عندی، ووالله ما رأیت مثلک قط، فقال لی: ہیہ ما عندک، فقلت: ما بقی لی سوی نادرۃ واحدۃ، قال ہاتہا: قلت: وعدتنی ان تجعل جائزتی عشر صفعات واسألک ان تضعفہا لی، وتضیف الیہا عشر صفعات اخری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فاراد ان یضحك، ثم تماسك، وقال: تفعل یا غلام خذ بیده ثم مدت قفای، فصفعت بالجراب صفعة، فکانها سقطت علی قفای قطعة من جبل، واذا هو مملوء حصا مدقرا، فصفعت عشرا، فکادت ان تنفصل رقبتی، وطنت اذنای وانقرح الشعاع من عینی فصحت یا سیدی! نصیحة، فرفع الصفع بعد ان عزم علی العشرین، فقال: قل تصیحتك، فقلت یا سیدی! انه لیس فی الدیانة احسن من الامانة، واقبح من الخیانة، وقد ضمنت للخادم الذی ادخلنی نصف الجائزة علی قلها وکثرها، وامیر المؤمنین بفضله وکرمه قد اضعفها، وقد استوفیت نصفی، وبقی نصفه، فضحك حتی استلقی واستقر ما کان سمع، فجاء له، فما زال یضرب بیدیه الارض، ویفحص برجلیه، ویمسك بمراق بطنه حتی اذا سکن، قال علی به، فاتی به، وامر بصفعه، وکان طویلا، فقال: وایش جنایتی؟ فقلت له: هذه جائزتی وانت شریکی فیها، وقد استوفیت نصیبی منها، وبقی نصیبك، فلما اخذ الصفع وطرق قفاه الوقع اقبلت الومه، واقول له: قلت لك: انی ضعیف معیل، وشکوت الیك الحاجة والمسکنة، واقول لك: خذ ربعها او سدسها، وانت تقول: لا آخذ الا نصفها، ولو علمت ان امیر المؤمنین اطال الله بقاءه، جائزته الصفع وهبتها لك کلها، فعاد الی الضحك من عتابی للخادم، فلما استوفی نصیبه اخرج صرة، فیها خمسمائة درهم، وقال: هذه کنت اعددتها لك فلم ید عك فضولك حتی احضرت شریکك، فقلت: واین الامانة؟ فقسمها بیننا، وانصرفت

حل لغات

ابن المغازل علامہ مسعودی نے ذکر کیا ہے کہ یہ بغداد میں ایک پرمزاح وظریف الطبع شخص تھا جس کو بہت سے چٹکلے اور کہانیاں یاد تھیں اور طرح طرح کے افسانے سنا سنا کر لوگوں کو ہنساتا رہتا تھا یہ معتضد کے دور خلافت میں ہوا ہے۔ اواخر قرن ثالث یعنی تقریباً ۲۹۰ھ میں وفات پائی ہے۔ نوادر جمع نادرۃ عجیب کلام، متنوعۃ تنوع سے اسم فاعل ہے طرح طرح کی باتیں، الخلق (ض س) مذقا، حذاقا، حذاقۃ ماہر و دانا ہونا۔ باب الخاصہ بغداد میں ایک مشہور گیٹ ہے، انادر تنادر آ نوادر بیان کرنا، الخدم جمع خادم، الشکول کھسبور شکل بالضم مشتق ہے بمعنی موت و ہلاکت شکل (س) ثکلا۔ ابنۃ گم کرنا۔ عیلۃ عال (ض) عیلا، عیلۃ، عیولا محتاج ہونا ص عائل مؤنث عائلۃ اسم عیلۃ، تفتق (ن ض) فتقا۔ الشیء پھاڑنا۔ الثوب سیون ادھیڑنا۔ ہات اسم فاعل بمعنی ہیار یعنی لا اجر تک متکلم کا صیغہ ہے بمعنی عطار کرنا۔ للحین لام بمعنی فی ہے یعنی فورا، اصفعك صفعہ اف، صفعا تھپڑ مارنا۔ الجراب تھیلا، ما اخطار کلمہ نافیہ ہے، الجائزۃ عطیہ، النعاشۃ قال فی الحاشیۃ کذا فی المنقول عنہ ولعلہ النقاشۃ بالنون والقاف بالکسر حرفۃ النقاش، نبطی نبط کی طرف منسوب ہے نبط ایک پہاڑ ہے جسکی طرف ایک عجمی قوم منسوب ہے جو عراقین کے درمیان آباد ہوئی تھی، شاطر چالاک جمع شطار عیار آوارہ گرد، لفداس، نفاد آ نیست و نابود ہونا، فترت (ن) فتورا سست ہونا، بردت (ن) بردا زک، برودۃ ٹھنڈا ہونا، مقطب قطب (ض) قطبا، قطوبا ترش رو ئی کرنا، فقاعدی طنت (ض) طنینا۔ الاذن جھنجھنانا۔ الناقوس او الذباب بھنبھنانا، القدح آگ نکلنا، استفز او استفز از مضطرب کر دینا۔ باوجود مشقت کے برداشت کرنا یفحص (ف) فحصا۔ برجلہ پاؤں سے کھودنا۔ مراق پیٹ کا نرم اور پتلا حصہ، الیش اتی شی کا مخفف ہے، الوقع (س) وقعا۔ الرجل پاؤں کا دردمند ہونا یہاں مطلق درد مراد ہے معیل بکثرت عیال والا، ضرۃ تھیلی"

تشریح: ابن المغازل ایک شخص تھا جو بغداد میں راستوں میں قصے کہانیاں اور طرح طرح کی انوکھی باتیں بیان کیا کرتا تھا۔ نہایت ہوشیار اور صاحب عقل تھا جو بھی اس سے کوئی بات سنتا تو وہ ہنسے بغیر نہ رہتا۔ اس نے اپنا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ میں ایک روز "باب الخاصہ" پر بیٹھا ہوا لوگوں کو ہنسا رہا تھا انوکھی باتیں سنا رہا تھا کہ میرے پیچھے معتضد باللہ کا ایک خادم آکھڑا ہوا، میں نے خادموں کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لطیفے شروع کر دیئے اس کو بہت پسند آئے اور سن سنا کر چلا گیا (کچھ دیر بعد) پھر واپس آیا اور آ کر میرا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگا کہ جب میں یہاں سے جا کر گھر میں داخل ہوا اور اپنے آقا کے سامنے کھڑا ہوا تو مجھے تیرا قصہ یاد آ گیا اور میں ہنس دیا۔ آقا کو یہ بات بُری معلوم ہوئی اس نے کہا، تجھے کیا ہوا؟ میں نے کہا، حضور دروازہ پر ایک آدمی ہے جو ابن المغازل کے نام سے مشہور ہے ایسے عجیب غریب قصے اور انوکھی باتیں بیان کرتا ہے کہ مردوں کو بھی ہنسا دیتا ہے پس اس نے تیرے حاضر کرنیکا حکم کیا ہے اور تیرے عطیہ میں سے آدھا میرا ہے میں نے عطیہ میں طمع کی اور کہا، حضور! میں ضعیف اور فاقہ مست آدمی ہوں اگر آپ اس کا چھٹا یا چوتھائی حصہ لے لیں تو بہتر ہوگا وہ نہ مانا اور مجھے آقا کے پاس لے آیا میں نے آ کر سلام کیا تو اس نے جواب دیا، اس وقت وہ کتاب دیکھ رہا تھا میں کھڑا رہا اور وہ کتاب دیکھتا رہا اور جب اکثر کتاب دیکھ لی تو کتاب بند کر کے میری طرف سر اُٹھا کر بولا: تو ہی ہے ابن المغازل؟ میں نے کہا: جی ہاں، اس نے کہا: تو ہی حکائتیں بیان کرتا ہے اور لوگوں کو عجیب و غریب قصوں سے ہنساتا ہے؟ میں نے کہا: امیر المومنین! ضرورت حیلہ کا دروازہ کھول دیتی ہے میں نے لوگوں کے لئے کچھ حکائتیں جمع کر لی ہیں جن کے ذریعے سے ان کے قریب جاتا ہوں اور کچھ حاصل کر لیتا ہوں، اس نے کہا جو تیرے پاس ہو سنا اگر تو نے مجھے ہنسا دیا تو میں تجھے پانچ سو درہم دوں گا اور اگر میں نہ ہنسا تو پھر میرے لئے تیرے اوپر کیا ہوگا؟ (یعنی میں نہ ہنسا تو بتا کہ میں تجھے کیا سزا دوں) میں نے فوراً کہا، میری گدی کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ پس جو آپ کی طبیعت چاہے سو پوچھئے۔ معتضد نے کہا: بات تو انصاف کی کہی۔ اگر تو نے مجھ کو نہ ہنسایا تو اس تھیلے سے تیرے دس چپت لگاؤں گا۔ میں نے کہا، میرا خیال غلط نہیں ہے ہو سکتا ہے اس تھیلے میں ہوا ہو سو اگر میں نے اسے ہنسا دیا تو مجھے فائدہ ہوگا اور عطیہ حاصل کر لوں گا ورنہ ہوا سے بھرے ہوئے تھیلے کے دس چپت کھا لینا آسان ہے۔ اس کے بعد میں نے چٹکلے اور قصے بیان کرنے شروع کئے تو دیہاتی، نحوی، محنث، قاضی، نبطی، سندی، حبشی، خادم، ترکی، عیار۔ و بدمعاش بے باک و حالاک شخص کا کوئی قصہ بیان کئے بغیر نہ چھوڑا یہاں تک کہ جتنے قصے میرے پاس تھے سب ختم ہو گئے، سر میں درد ہو گیا اور میں بالکل سُست اور ٹھنڈا پڑ گیا میرے پاس جتنے نوکر چاکر تھے سب ہنستے ہنستے مر گئے مگر معتضد (ہے کہ منہ چڑھائے بیٹھا رہا اور ذرا بھی ہنس کے نہ دیا۔ میں نے کہا: میرے پاس جو کچھ تھا سب ختم ہو گیا بخدا میں نے تجھ سا آدمی نہیں دیکھا۔ اس نے کہا: اور جو کچھ ہو وہ بھی سُنا ڈال: میں نے کہا: ایک لطیفہ کے علاوہ اور کوئی چیز باقی نہیں، اس نے کہا: وہ بھی سُنا دے، میں نے کہا: آپ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میرا عطیہ دس چپت ہیں سو میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ دس چپت بڑھا کر دو چند کر دیجئے (یہ سُن کر) اس نے ہنسنا چاہا مگر پھر رُک گیا اور کہنے لگا (ایسا ہی کروں گا، غلام سے کہا: اس کا ہاتھ پکڑ لے میں نے گدی سامنے کر دی تو اس نے اتنے زور سے تھیلے کا چپت لگایا کہ گویا میری گدی پر پہاڑ ٹوٹ پڑا (معلوم ہوا کہ) وہ تھیلا چھوٹی چھوٹی گول گول پتھریوں سے بھرا ہوا تھا، پس میری گدی جدا ہونے کے قریب ہو گئی، کان جھنجھنانے لگے، آنکھوں سے آگ نکلنے لگی تب میں نے چلا کر کہا: حضور! صرف ایک نصیحت ہے، پس اس نے چپت بازی ختم کر دی جب کہ وہ بیس چپت ہی مارنے کا ارادہ کر چکا تھا اس نے کہا: نصیحت بھی کہہ لے میں نے کہا، حضور! امانت سے بہتر خیانت سے بدتر دنیا میں کوئی چیز نہیں اور میں اس خادم کیلئے جو مجھے آپ کے پاس لایا ہے نصف عطیہ کا ضامن ہو چکا ہوں زائد ہو یا کم اور امیر المومنین نے اپنے فضل و کرم سے عطیہ دو چند کر دیا ہے اور میں نصف پورا بھی کر چکا ہوں اب خادم کا نصف باقی رہ گیا ہے ایسا سُن کر تو معتضد ہنستا ہنستا چت لیٹ گیا اور اُچھل اُچھل گیا اور جب بمشکل تمام سنبھالا لیا تب بھی زمین پر ہاتھ پاؤں مارتا رہا اور پیٹ تھامے رہا یہاں تک کہ جب اس کو سکون ہو گیا تو اس نے کہا: خادم کو میرے پاس لاؤ، خادم کو لایا گیا تو اس نے چپت لگانے کا حکم کیا، خادم تھا بہت لمبا اس نے کہا: میرا کیا قصور؟ میں نے کہا: میرا عطیہ یہی تو ہے جس میں تو بھی شریک ہے میں تو اپنا حصہ پورا لے چکا ہوں اب تیرا حصہ باقی ہے، پس جب اس کے چپت لگا اور دُرد نے اس کی گدی جھکا دی تو میں نے اس کو ملامت شروع کی کہ میں نے تو تجھے پہلے ہی کہا تھا کہ میں کمزور ہوں کثیر العیال ہوں اور میں نے اپنی ضرورت و غربت کی شکایت کرتے ہوئے کہا تھا کہ تو اس کا چھٹا یا چوتھا حصہ لے لے، مگر تو یہی کہتا رہا کہ نہیں آدھا ہی لوں گا۔ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ امیر المومنین کا عطیہ! اللہ اس کی عمر دراز کرے، چپت ہے تو میں سارا عطیہ تجھ ہی کو بخش کر دیتا۔ خادم کو میرے عتاب کرنے کی وجہ سے معتضد پھر ہنسنے لگا اور جب خادم بھی اپنا حصہ پورا لے چکا تو معتضد نے پانچسو درہم کی ایک تھیلی نکال کر کہا کہ میں نے تیرے لئے یہی تیار کی تھی پس تجھ کو تیری عبث گوئی نے نہیں چھوڑا تا آنکہ تو نے اپنا شریک بُلا لیا، میں نے کہا: امانت کہاں ہے؟ پس اس نے ہمارے درمیان تقسیم کر دیا اور میں واپس ہو گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ستر العیوب و المجاملۃ مع من یوذیہ

عیب پوشی اور اذیت رساں کے ساتھ اچھا سلوک

مسند امام احمد میں حضرت عقبہ بن عامرؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "من ستر علی مؤمن فی الدنیا ستره الله یوم القیامة" کہ جو شخص دنیا میں مؤمن کی پردہ پوشی کرے گا حق تعالیٰ شانہٗ قیامت کے روز اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے ؎ قدم از رائے غمازی بدر نہ × کہ باشد پردہ پوشش لذ پردہ در بہ

اراد مولی لقمان بیعه، فقال، یا مولای! ان لی علیك حقا، فلا تبعنی الا ممن احبّ قال: لك ذلك، فكان الرجل اذا جاء یستامه، قال لا حتی شئ تریدنی؟ فقال احدهم تحفظ علیّ بابی قال اشترنی، فلما جنه اللیل اغلق الباب وقام یصلی فی اهل هلیز، وكان لبنات الرجل اخلاء فجاءوا فضربوا الباب، فقلن: یا لقمان! افتح الباب فقال: بابی انتنّ وامی، لیس لهذا اشترانی ابوكنّ، فضربنه ضربا كدن ان یاتین منه علی نفسه، فلما اصبح لیخبرابا هنّ، فلما كانت اللیلة الثانیة عاودنه بمثل ذلك فلما اصبح لیخبرابا هنّ، فلما كانت اللیلة الثالثة، عاودنه بمثل ذلك، فلما اصبح لم یخبرابا هنّ، فاقبل بعضهن علی بعض، فقلن: ما جعل الله هذا العبد الاسود اولی بهذا الخیر منا، قال (الراوی) فنسكن نسكا لم یكن فی بنی اسرائیل افضل منهن

حل لغات | المجاملۃ اچھا معاملہ کرنا، لقمان دیکھو صفحہ ۱۴۱، یستامہ استیاما بھاؤ لگانا۔ قیمت کی تعیین کرنا، جنہ (من) جنا پوشیدہ ہونا۔ اغلاہ۔ جمع نیل، نسکن ان، ک، نسکا عابد و زاہد ہونا۔ **تشریح** :-

حضرت لقمان کو ان کے آقا نے فروخت کرنا چاہا آپ نے فرمایا: آقا! آپ پر میرا ایک حق ہے پس آپ مجھے اسکے ہاتھ فروخت کریں جسکو میں پسند کروں، آقا نے کہا: اسکا تجھے اختیار ہے پس جو شخص بھی آکر بھاؤ لگاتا اسی سے آپ دریافت کرتے، کس کام کیلئے لینا چاہتا ہے؟ آنے والوں میں سے ایک نے کہا: اپنے گیٹ کی حفاظت کیلئے، آپ نے فرمایا، خرید لے، پس جب اس کو رات کی تاریکی نے چھپا لیا (یعنی رات ہوگئی) تو آپ نے دروازہ بند کرکے دہلیز میں نماز پڑھنی شروع کردی، اس شخص کی لڑکیوں کے کچھ یار لگے ہوئے تھے انہوں نے آکر دروازہ کھٹکھٹایا۔ لڑکیوں نے کہا: لقمان! دروازہ کھول دے۔ آپ نے فرمایا میرے ماں باپ تم پر قربان، تمہارے والد نے مجھے اس لئے نہیں خریدا۔ پس لڑکیوں نے آپ کو اتنا مارا کہ قریب تھا کہ وہ آپ کو ختم کردیں۔ جب صبح ہوئی تو آپ نے ان کے والد کو اطلاع نہیں کی دوسری رات انہوں نے پھر ایسا ہی کیا آپ نے پھر بھی ان کے باپ کو خبر نہیں کی۔ تیسری رات پھر ایسا ہی کیا آپ نے پھر بھی خبر نہیں کی تو لڑکیاں آپس میں کہنے لگیں! اللہ نے اس حبشی غلام کو اس خیر کے متعلق ہم سے بہتر نہیں بنایا۔ راوی کہتا ہے کہ وہ لڑکیاں ایسی پارسا ہوئیں کہ بنی اسرائیل میں ان سے بہتر کوئی نہیں تھی "

⁂

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَلدَّنَاءَةُ

فرومائیگی

مَرَّ بِالْحُطَيْئَةِ ابْنُ حَمَامَةَ، وَهُوَ جَالِسٌ بِفِنَاءِ بَيْتِهِ، فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ: قَدْ قُلْتَ مَالَا يُنْكَرُ، قَالَ: خَرَجْتُ مِنْ أَهْلِي بِغَيْرِ زَادٍ، قَالَ: مَا ضَمِنْتُ لِأَهْلِكَ قِرَاكَ قَالَ: أَفَتَأْذَنُ لِي أَنْ آتِيَ ظِلَّ بَيْتِكَ؟ قَالَ: دُونَكَ الْجَبَلَ يَفِيءُ عَلَيْكَ قَالَ: أَنَا ابْنُ حَمَامَةَ، قَالَ: اِنْصَرِفْ، وَكُنِ ابْنَ أَيِّ طَائِرٍ شِئْتَ۔

حل لغات الدناءۃ کمینگی دیکھو صفحہ الحطیئہ (بالتصغیر) بدصورت، پستہ قد یہاں ابو ملیکہ جرول بن اوس بن مالک شاعر کا لقب ہے جو بڑا فصیح و بلیغ شاعر تھا مگر بڑا شریر اور نہایت بدخلق تھا اسلام قبول کرنے کے بعد مرتد ہو گیا تھا ایک مرتبہ اس کے دل میں آیا کہ کسی کی ہجو کرے مگر کوئی نہ ملا تو دل ہی دل میں کہنے لگا ؎ ابت شفتای الیوم الا تکلما ؛ بشر فما ادری لمن انا قائلہ ؛ کچھ دیر کے بعد پانی کے حوض پر پہنچا اور اس میں اپنا چہرہ نظر آیا تو اس نے اپنی ہجو میں یہ شعر کہا ؎ اری لی وجہا قبح اللہ خلقہ ؛ فقبح من وجہ حاملہ ؛۔ وفات کے وقت اس سے کہا گیا کہ کچھ وصیت کر جا اس نے کہا کہ میرا کل مال میرے لڑکوں کے لئے ہے لوگوں نے کہا کہ اللہ نے اس کا حکم نہیں کیا اس نے جواب دیا کہ میں تو حکم کر رہا ہوں، ابن حمامہ ایک اعرابی تھا جس کو نظم سے انسیت تھی اور شعر و شاعری پر گذر کرتا تھا اور آخر قرن ثانی میں وفات پائی، دونک اسم فعل بمعنی امر ہے لے خذہ، الفیء (ض) فیئا۔ الظل سایہ کا ہٹ جانا۔

تشریح:۔ ایک مرتبہ ابن حمام حطیئہ شاعر کے پاس کو گذر ادھر اپنے صحن خانہ میں بیٹھا ہوا تھا ابن حمام نے سلام کیا حطیئہ نے جواب میں کہا، تو نے ایسی بات کہی ہے جس کا انکار ہی نہیں کیا جا سکتا۔ ابن حمامہ نے کہا: میں اپنے گھر والوں کے پاس سے بلا توشہ نکل آیا (کچھ کھانے کیلئے دیدے) حطیئہ نے کہا، میں تیرے گھر والوں کیلئے تیری مہمانداری کا ٹھیکہ دار نہیں ہوں، ابن حمامہ نے کہا: اتنی اجازت ہے کہ میں تیرے گھر کے سایہ میں آجاؤں! حطیئہ نے کہا، پہاڑ کو اختیار کر وہ تیرے اوپر سایہ کرے گا۔ ابن حمامہ نے کہا: میں ابن حمامہ ہوں، حطیئہ نے کہا: تو یہاں سے چلا جا اور جس پرند کا چاہے بیٹا ہو جا۔ **توضیح**:۔ حمامہ اس کے باپ کا نام ہے۔ اس لئے اس نے "انا ابن حمامہ" کہا تا کہ وہ کچھ نرم پڑ جائے مگر حطیئہ نے اس کے معنی کو بدل کر کبوتر مراد لیا جس سے اس کا مقصد یہ تھا کہ کبوتر تو بہت کمزور جانور ہے اگر تو کسی قوی سے قوی پرند کا بھی بیٹا ہو تب بھی تجھے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا کیونکہ میں تو پتھر ہوں جس کو جوڑ نہیں لگتی:۔

اَلْعِلْمُ لَا يُعْطِيكَ بَعْضَهُ حَتَّى تُعْطِيَهُ كُلَّكَ

علم تجھ کو اپنا تھوڑا حصہ بھی نہیں دیگا تاآنکہ تو اپنا سب کچھ اس کے حوالے نہ کر دے

قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، حَدَّثَنِي أَبُو يُوسُفَ قَالَ تُوُفِّيَ أَبِي إِبْرَاهِيمُ، وَخَلَّفَنِي صَغِيرًا فِي حَجْرِ أُمِّي فَأَسْلَمَتْنِي إِلَى قَصَّارٍ أَخْدِمُهُ، فَكُنْتُ أَدَعُ الْقَصَّارَ، وَأَمُرُّ عَلَى حَلْقَةِ أَبِي حَنِيفَةَ، فَأَجْلِسُ وَأَسْتَمِعُ، فَتَجِيءُ أُمِّي فَتَأْخُذُ بِيَدِي، وَتَذْهَبُ بِي إِلَى الْقَصَّارِ، وَكَانَ أَبُو حَنِيفَةَ يَعْنِي بِي لِمَا كَانَ يَرَى مِنْ حِرْصِي عَلَى التَّعَلُّمِ فَلَمَّا طَالَ ذَلِكَ عَلَى أُمِّي، وَكَثُرَ عَلَيْهَا هَرَبِي قَالَتْ لِأَبِي حَنِيفَةَ مَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لِهٰذَا الصَّبِيِّ فَسَادٌ غَيْرُكَ، هٰذَا صَبِيٌّ يَتِيمٌ لَا شَيْءَ لَهُ، وَإِنَّمَا أُطْعِمُهُ مِنْ مَغْزَلِي، وَأَمَلُ أَنْ يَكْتَسِبَ دَانِقًا يَعُودُ بِهِ عَلَى نَفْسِهِ، فَقَالَ لَهَا أَبُو حَنِيفَةَ: مُرِّي، يَا رَعْنَاءُ! هَا هُوَ ذَا يَتَعَلَّمُ أَكْلَ الْفَالُوذَجِ بِدُهْنِ الْفُسْتُقِ، فَانْصَرَفَتْ عَنْهُ وَهِيَ تَقُولُ: أَنْتَ شَيْخٌ قَدْ خَرِفْتَ وَذَهَبَ عَقْلُكَ، قَالَ: ثُمَّ لَزِمْتُهُ، وَنَفَعَنِيَ اللّٰهُ تَعَالَى بِالْعِلْمِ، وَرَفَعَنِي حَتَّى تَقَلَّدْتُ الْقَضَاءَ فَكُنْتُ أُجَالِسُ الرَّشِيدَ، وَآكُلُ مَعَهُ عَلَى مَائِدَتِهِ فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ الْأَيَّامِ، قُدِّمَ إِلَيْهِ فَالُوذَجَةٌ، فَقَالَ لِي: كُلْ يَا يَعْقُوبُ! فَلَيْسَ فِي كُلِّ يَوْمٍ يُعْمَلُ لَنَا مِثْلُهَا، فَقُلْتُ: وَمَا هٰذِهِ؟ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! فَقَالَ: هٰذِهِ فَالُوذَجَةٌ بِدُهْنِ الْفُسْتُقِ فَضَحِكْتُ، فَقَالَ لِي: مِمَّ تَضْحَكُ؟ فَقُلْتُ خَيْرًا، أَبْقَى اللّٰهُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالَ: لَتُخْبِرَنِّي وَأَلَحَّ عَلَيَّ، فَحَدَّثْتُهُ بِالْقِصَّةِ مِنْ أَوَّلِهَا إِلَى آخِرِهَا، فَعَجِبَ مِنْ ذٰلِكَ۔

حَلُّ اللُّغَات علی بن الجعد بن عبید ابوالحسن جوہری بغدادی مولود ۱۳۳ھ متوفی ۲۳۰ھ بخاری ابوداؤد کے رواۃ میں سے مشہور محدث وفقیہ ہیں، عبدوس اور موسیٰ بن داؤد کا قول ہے کہ ہم نے ان سے بڑھ کر حافظ حدیث نہیں دیکھا۔ امام ابو یوسفؒ کے خاص اصحاب میں سے ہیں، امام ابوحنیفہؒ کو بھی دیکھا ہے اور آپ کے جنازہ پر حاضر ہوئے ہیں مجر گود جو جُور، قصار دھوبی، ابوحنیفہؒ دیکھو صـ۱۵ منزلی مُنغزل تکلہ جو مغازل، آمل، املا آرز وکرنا، دانق درہم کے چھٹے حصہ کا ایک سکہ جو دوانق (یہ لفظ فارسی ہے) مری مرور سے امر حاضر ہے، رعناء احمق، رعن (ک، س، ف) رعونۃ احمق بیوقوف ہونا، فالوذج فالودہ دہن، روغن، الفستق پستہ، خرفت (س ک) خرفاً بڑھاپے کیوجہ سے فاسد العقل ہونا۔ الرشید دیکھو صـ۵۵ مائدۃ دسترخوان، الخ۔ فی السوال اصرار کرنا۔

تشریح: علی بن جعد کہتے ہیں کہ مجھ سے امام ابو یوسف نے بیان کیا ہے کہ مجھ کو میرے والد ابراہیم صغر سنی میں ماں کی گود میں چھوڑ کر انتقال کر گئے تھے، میری والدہ نے مجھ کو ایک دھوبی کے سپرد کر دیا تاکہ میں اسکی خدمت کرتا رہوں (مگر مجھے یہ چیز ناپسند تھی اسلئے) میں دھوبی کو چھوڑ کر امام ابوحنیفہ کے حلقۂ درس میں آ بیٹھتا اور آپ سے حدیثیں سُنتا رہتا۔ والدہ آتیں اور میرا ہاتھ پکڑ کر دھوبی کے پاس لیجاتیں امام ابوحنیفہ میرے علمی شوق کو دیکھ کر بہت زیادہ خیال فرماتے تھے جب میری والدہ پر یہ (قصہ) گراں ہو گیا اور والدہ کا مجھ کو واپس کرنا، اور میرا بھاگنا حد سے زائد ہو گیا تو ایک روز، والدہ نے امام ابوحنیفہ سے کہا: اس بچہ کی بیکاری کا سبب آپ ہی ہیں، یہ بچہ تو یتیم ہے جس کے پاس کچھ نہیں ہے میں اسکو اپنے تکلے کی کمائی سے کھلاتی ہوں اور یہ آرزو رکھتی ہوں کہ یہ ایک آدھ درہم کمائے جس سے اپنی ذات کو فائدہ پہنچائے۔ امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا: اری جا پاگل، یہ تو روغن پستہ کے ساتھ فالودہ کھانا سیکھ رہا ہے، والدہ ان کے پاس سے (بُرا بُرا) کہتی ہوئی واپس ہو گئی، بڈھے تیرا تو دماغ خراب ہو گیا، تیری تو عقل جاتی رہی، امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ اسکے بعد میں نے امام ابوحنیفہؒ کے حلقۂ درس میں حاضر ہونے کو لازم کر لیا اور اللہ نے مجھے علم سے بہت کچھ نفع بخشا یہاں تک کہ میں قاضی القضاۃ ہو گیا اور ہارون الرشید کیساتھ اُٹھنے بیٹھنے ایک دسترخوان پر کھانے پینے لگا۔ ایک روز ہارون الرشید کیلئے فالودہ مذکورہ پیش کیا گیا۔ خلیفہ نے کہا یعقوب! کھاؤ، کیونکہ یہ ہر روز تیار نہیں ہوتا۔ میں نے پوچھا: امیر المؤمنین! یہ کیا ہے؟ اس نے کہا: روغن پستہ کے ساتھ فالودہ ہے اس پر میں مسکرا دیا خلیفہ نے کہا: آپ کس لئے مسکرائے؟ میں نے کہا: امیر المؤمنین! کوئی بات نہیں، خلیفہ نے اصرار کیا، تب میں نے (امام صاحب کا)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قصہ اوّل سے آخر تک بیان کیا خلیفہ نے سن کر تعجب کیا اور کہا: بیشک علم دین و دنیا میں عزت دیتا ہے اللہ تعالیٰ ابوحنیفہ پر رحم فرمائے وہ عقل کی آنکھوں سے وہ کچھ دیکھتے تھے جو ظاہری آنکھوں سے نظر نہیں آتا)

اَلْعَفْوُ عَنِ الْمُذْنِبِيْنَ

قصور وار سے درگذر

وَكَانَ رَجُلٌ ثِرِّيْبٌ، جَمَعَ قَوْمًا مِنْ نُدَمَائِهٖ، وَدَفَعَ اِلٰى غُلَامٍ لَّهٗ اَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ اَنْ يَّشْتَرِيَ بِهَا مِنَ الْفَوَاكِهِ لِلْمَجْلِسِ، فَمَرَّ الْغُلَامُ بِبَابِ مَجْلِسِ

منصور بن عمار وهو يسأل لفقير شيئاً. ويقول: مَنْ دفع له اربعة دراهم دعوتُ له اربع دعوات، فدفع له الغلام الدراهم، فقال له منصور: ما الذي تريد ان ادعو لك؟ قال: اَنْ يُعتِقَنِي اللهُ من رقِّ العبوديّة، فدعا منصور وامّن الناسُ، قال: والثانية؟ قال: ان يخلف اللهُ على الدراهم، فدعاله وامّن الناسُ، قال: والثالثة؟ يا غلام! قال: ان يتوبَ اللهُ على مولاي، فدعاله وامّن الناسُ، قال: والرابعة؟ يا غلام! قال: ان يغفرَ اللهُ لي ولمولاي ولك يا منصور وللحاضرين، فدعا منصور وامّن الناسُ، فرجع الغلام فقال له مولاه: لِمَ ابطأتَ؟ فقصّ عليه القصّة قال: وبِمَ دعا؟ قال: سألتُ لنفسي العتقَ، قال: اذهبْ فانتَ حرٌ، قال: والثانية؟ قال: ان يخلف الله على الدراهم، قال: لك اربعةُ آلافِ درهم، قال: والثالثة؟ قال: ان يتوبَ اللهُ عليك، قال: تُبتُ الى الله عزوجل، قال: والرابعة؟ قال: ان يغفرَ لي ولك وللواعظ وللحاضرين، قال: هٰذه الواحدةُ ليست الي، فلما بات رأى في المنام كان قائلاً يقول: انتَ فعلتَ ما كان اليك افترانى لا أفعل ما كان الي، قد غفرتُ لك وللغلام وللمنصور وللحاضرين

حل لغات

المذنبين جمع مذنب گناہ گار، ثریب، بہت زیادہ شراب پینے والا۔ ندماء جمع ندیم مجلس شراب کا ساتھی۔ الفواکہ جمع فاکہۃ میوہ، منصور بن عمار شیخ ابو السری، واعظ طریقت، کاشف حقیقت اور ایسے بے مثل واعظ تھے کہ اس زمانہ میں آپکا مثل نہ تھا، آپ خراسان کے رہنے والے تھے اور بعض لوگ مرو اور بعض بصرہ کو آپکا مسکن بتاتے ہیں بعد میں آپ عراق چلے گئے تھے، آپ صاحب علم و حکمت اور فصیح و بلیغ شخص تھے آپنے ۲۲۵ھ میں وفات پائی ہے۔ وفات کے بعد حضرت ابوالحسن شعرانی نے آپکو خواب میں دیکھا پوچھا اللہ نے آپکے ساتھ کیا کیا؟ فرمایا: بخش دیا اور مجھے حکم کیا کہ جس طرح تو دنیا میں ہماری تعریف انسانوں کے سامنے بیان کرتا تھا اسی طرح ملائکہ کے سامنے ہماری حمد و ثنا کر۔ رق غلامی، پتلی چیز، البطارت بطور تاخیر کرنا۔

تشریح:۔ ایک شرابی نے اپنے مجلس شراب کے ساتھیوں کو جمع کیا اور غلام کو چار درہم دیئے تاکہ وہ مجلس شراب کیلئے میوہ جات خرید لائے۔ غلام شیخ منصور بن عمار کی مجلس کے قریب ہو کر گزرا آپ کسی فقیر کیلئے سوال کر رہے تھے اور یہ فرما رہے تھے کہ جو شخص اس فقیر کو چار درہم دیگا میں اس کیلئے چار دعائیں کروں گا۔ غلام نے وہ چار درہم فقیر کو دے دیئے۔ شیخ نے کہا: کیا دعا چاہتا ہے؟ غلام نے کہا: یہ کہ خدا مجھے غلامی سے آزاد کر دے، شیخ نے دعا کی لوگوں نے آمین کہی، پھر شیخ نے کہا: دوسری؟ غلام نے کہا: یہ کہ اللہ مجھے میرے چار درہم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیدے۔ شیخ نے دعاء کی لوگوں نے آمین کہی۔ پھر شیخ نے کہا: تیسری ؟ غلام نے کہا: یہ کہ اللہ رب العزت میرے آقا کو توبہ کی توفیق دے شیخ نے دعاء کی لوگوں نے آمین کہی۔ پھر شیخ نے کہا: چوتھی ؟ غلام نے کہا: یہ کہ حق سبحانہ وتعالیٰ میری اور میرے آقا کی اور آپ کی اور تمام حاضرین کی مغفرت فرمائے۔ شیخ نے دعاء کی لوگوں نے آمین کہی۔ پس غلام واپس ہوا تو آقا نے کہا: اتنی دیر کیوں کی ؟ غلام نے پورا قصہ بیان کر دیا: آقا نے کہا: کیا کیا دعا کرائی ہے ؟ غلام نے کہا اپنے لئے غلامی سے آزادی کی آقا نے کہا: جا تو آزاد ہے، اچھا دوسری، غلام نے کہا: یہ کہ اللہ مجھے چار درہم دیدے، آقا نے کہا: تیرے لیے چار ہزار درہم ہیں، اچھا تیسری ؟ غلام نے کہا: یہ کہ خدا آپ کو توبہ کی توفیق مرحمت فرمائے، آقا نے کہا: میں توبہ کرتا ہوں۔ اچھا چوتھی ؟ غلام نے کہا: یہ کہ اللہ میری اور آپکی اور شیخ کی اور جملہ حاضرین کی مغفرت فرمائے آقا نے کہا: یہ میرے اختیار میں نہیں ہے، پس جب اس نے شب خوابی کی تو خواب میں دیکھا کہ ایک کہنے والا کہہ رہا ہے کہ جو تیرے اختیار میں تھا تو نے کر لیا تو کیا تو یہ سمجھتا ہے کہ جو میرے اختیار میں ہے وہ میں نہ کروں گا میں نے تیری اور غلام کی اور منصور کی اور جملہ حاضرین کی مغفرت کی

اَحْسِنْ اِلٰی مَنْ اَسَاءَ اِلَیْكَ

جو تیرے ساتھ برائی سے پیش آئے تو اس کیساتھ بھی احسان کر

وَيُحْكَى اَنَّ زُبَيْدَةَ الْعَبَّاسِيَّةَ كَانَتْ جَالِسَةً ذَاتَ يَوْمٍ فِيْ قَصْرِهَا وَقَدْ دَخَلَتْ عَلَيْهَا حَاجِبَتُهَا تَقُوْلُ لَهَا، اِنَّ امْرَأَةً جَمِيْلَةً عَلَيْهَا اَطْمَارُ رَثَّةٌ تُرِيْدُ الدُّخُوْلَ عَلَيْكِ وَتَذْكُرُ اَنَّ لَهَا مَعْرِفَةً قَدِيْمَةً تَامَّةً بِهَا، فَاَنْكَرَتْ زُبَيْدَةُ ذٰلِكَ، وَتَوَقَّفَتْ فِيْهِ، ثُمَّ سَاَلَهَا مَنْ حَضَرَهَا مِنْ نِسَائِهَا وَجَوَارِيْهَا فِي الْاِذْنِ لَهَا، فَاَذِنَتْ، فَدَخَلَتْ اِمْرَاَةٌ تَامَّةُ الْقَامَةِ مُعْتَدِلَةُ الْخِلْقَةِ جَمِيْلَةُ الصُّوْرَةِ، عَلَيْهَا اَطْمَارٌ بَالِيَةٌ وَرِدَاءٌ مُرَقَّعٌ، فَجَعَلَتْ تَمْشِيْ عَلٰى اِسْتِحْيَاءٍ تَلَاصِقُ حِيْطَانَ الْاَرْوِقَةِ حَتّٰى انْتَهَتْ اِلٰى بَابِ الْمَجْلِسِ، فَسَلَّمَتْ، فَقَالَتْ زُبَيْدَةُ حُيِّيْتِ مِمَّنْ اَنْتِ؟ قَالَتْ: اَنَا جَرِيْحَةُ الزَّمَانِ وَطَرِيْحَةُ الْحُدْثَانِ، ذَهَبَتِ الرِّجَالُ، وَاخْتَلَّتِ الْاَحْوَالُ، وَجَفَانَا الصَّدِيْقُ وَكِدْنَا اَنْ نُلْقٰى عَلَى الطَّرِيْقِ فَقَالَتْ لَهَا: اِنْتَسِبِيْ، فَقَالَتْ، اَنَا رَبِيْبَةُ ابْنَةِ مَرْوَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ، فَقَالَتْ، لَاحَيَّاكِ اللّٰهُ وَلَا سَلَّمَ عَلَيْكِ وَيْلَكِ اَتَذْكُرِيْنَ؟ وَقَدْ دَخَلَ عَجَائِزُنَا وَاَنْتِ فِيْ مُلْكِ وَجَبَرُوْتِكِ، يَسْاَلْنَكِ، وَيَرْغَبْنَ اَنْ تَسْاَلِيْ صَاحِبَكِ اَنْ يَّاْذَنَ فِيْ اِنْزَالِ اِبْرَاهِيْمَ مِنْ حَشْيَتِهِ، فَمَا فَعَلْتِ، فَتَغَرْغَرَتْ عَيْنَاهَا بِالدُّمُوْعِ، وَقَالَتْ، يَا اِبْنَةَ الْعَمِّ وَاَيُّ شَيْءٍ اَعْجَبَكِ مِنْ ثَمَرَةِ الْعُقُوْقِ وَقَطْعِ الرَّحِمِ وَكُفْرِ النِّعْمَةِ حَتّٰى تَتَاَسَّيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، ثُمَّ وَلَّتْ مُنْصَرِفَةً، فَنَدِمَتْ زُبَيْدَةُ عَلٰى بَادِرَتِهَا، وَاَدْرَكَهَا رِقَّةٌ، وَبَعَثَتْ جَوَارِيَهَا اِلَيْهَا، فَلَمْ تَرْجِعْ، فَقَامَتْ تَعْدُوْ خَلْفَهَا حَتّٰى اَدْرَكَتْهَا فِي الدِّهْلِيْزِ، وَرَدَّتْهَا وَاعْتَذَرَتْ اِلَيْهَا، فَرَجَعَتْ فَاَمَرَتْ جَوَارِيَهَا اَنْ يُّدْخِلْنَهَا الْحَمَّامَ، وَاَحْضَرَتْ لَهَا اَصْنَافًا مِنَ الثِّيَابِ وَالْحِجَابِ، فَاخْتَارَتْ مِنْهَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَالِبِسَتْ، وَتَطَيَّبَتْ وَاَقْبَلَتْ كَاَنَّهَا فِلْقَةُ قَمَرٍ، فَقَامَتْ اِلَيْهَا، وَاعْتَنَقَتْهَا، وَرَفَعَتْ مَجْلِسَهَا وَاَكْلَتْهَا، فَلَمَّا دَخَلَ الْخَلِيفَةُ، قَصَّتْ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ، فَشَكَرَهَا عَلَى تَدَارُكِ فَارِطِهَا، وَاَمَرَهَا اَنْ تَفْرِضَ لَهَا مَقْصُورَةً وَجَوَارِيَ يَخْدِمْنَهَا وَتَسْاَلُهَا، هَلْ بَقِيَ لَهَا مَنْ تَعْنِي بِاَمْرِهَا، فَفَعَلَتْ مَعَهَا ذٰلِكَ۔

حل لغات زبیدہ زوجہ امیر المومنین ہارون الرشید و بنت جعفر بن منصور مشہور پارسا و نیک خصلت بی بی تھی۔ قصر محل، اطمار جمع طمر پرانی چادر، رثۃ بوسیدہ کپڑے، الیہ پرانے اور (اء، چادر، امرفع پیوند، حیطان جمع حائط (قیاسہ الوطان) دیوار، اُزرۃ جمع رواق سائبان، برآمدہ، اجرکیۃ یعنی مجروحہ، طرکیۃ یعنی مطروحہ انداختہ شدہ، الحدثان مصائب زمانہ، اختلت، اختلالاً خراب ہونا، جفانا ان، جفانہ ظلم کرنا، ربیبہ دایہ، پرورش کرنے والی، وقد دخل جملہ حالیہ مفعول کے قائم مقام ہے، عجائز جمع عجوز بوڑھی عورت، جبروت بڑا سرکش، ازرۃ دھاری دار چادر، اُدن کی چادر جس میں سیاہ و سفید دھاریاں ہوں ہر نہار العقوق نافرمانی۔ ترک شفقت، رقۃ، مہربانی، نرم دلی، جباب جمع جبۃ نوعے از پیرہن، فلقۃ ٹکڑا، اعتنقتہا اعتناقاً ایک دوسرے کی گردن میں ہاتھ ڈالنا، فارط پیش دستا مقصورۃ چھوٹا حجرہ دلہن کیلئے آراستہ کیا ہوا مکان۔

تشریح:۔

منقول ہے کہ ایک روز زبیدہ عباسیہ اپنے محل میں بیٹھی ہوئی تھی کہ یکایک اس کی حاجبہ یہ کہتی ہوئی آئی کہ ایک خوبصورت عورت جس پر پھٹے پرانے کپڑے ہیں آپکے پاس آنا چاہتی ہے اور یہ بھی بتاتی ہے کہ وہ آپکو خوب اچھی طرح جانتی ہے زبیدہ نے اس کا انکار کیا اور اس کو داخلہ کی اجازت دینے میں بھی توقف کیا تاہم اپنے پاس والی عورتوں اور کنیزوں سے مشورہ کیا انہوں نے کہا: کوئی حرج نہیں، پس زبیدہ نے داخلہ کی اجازت دیدی، سو ایک عورت داخل ہوئی پورے قد والی، مناسب اعضاء والی، حسین شکل و صورت والی جس پر پھٹے پرانے کپڑے اور پیوند در پیوند چادر تھی وہ برآمدوں کی دیواروں سے لگی لگی شرماتی ہوئی مجلس کے دروازہ تک پہنچی اور سلام کیا زبیدہ نے کہا زندہ باش تو کون ہے؟ اس نے کہا، میں زخم رسیدہ روزگار اور انداختہ حوادثات زمانہ ہوں اپنے تمام آدمی ختم اور حالات دگرگوں ہو گئے۔ دوستوں نے ہمارے ساتھ ستم ظریفی کی پس قریب تھے کہ ہم بر سر راہ ڈالدیئے جائیں:

کیوں ننگ حوادث سے نہ ٹوٹے دل نازک ❊ آئینہ ہے کچھ سد سکندر ہی تو نہیں ہے (شاد)

زبیدہ نے کہا، ذرا اپنا نسب تو بیان کر اس نے کہا: میں مروان بن محمد کی صاحبزادی کی دایہ ہوں،

زبیدہ نے کہا: خدا کرے تیری موت آجائے اور تجھے چین نصیب نہ ہو تجھے یاد ہے کہ جب کچھ بوڑھی عورتیں تیرے ہاں گئی تھیں اور تو اسوقت اپنے ملک و سلطنت، کبر و نخوت (کے نشہ) میں (سرشار) تھی وہ تجھ سے بخواہش تمام یہ درخواست کر رہی تھیں کہ تو اپنے صاحب الیعنی مروان سے اتنی سفارش کر دے کہ وہ ابراہیم کو سولی سے اُتار دے مگر تو نے (اتنا بھی نہیں کیا) یہ سن کر، اس کی آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبا آئیں اور کہا: اے بھتیجی! تجھ کو نافرمانی، قطع رحمی اور ناشکری کے مقابلہ میں کون سی چیز بھائی کہ تو اس کو اختیار کر رہی ہے، اور السلام علیکم کہہ کر واپس ہو گئی، زبیدہ اپنی جلد بازی اور تیزی خشم پر شرمندہ ہوئی اور اس پر رقت طاری ہو گئی

مسکن و دست زجاں می طلبدم گفتا ❊ مسکن و دست اگر ہست دلا مسکین ست (مغربی)

چنانچہ اس نے اپنی کنیزوں کو اس کے پاس بھیجا مگر وہ واپس ہوئی زبیدہ اُٹھ کر خود اس کے پیچھے دوڑی یہاں تک کہ اس کو لیٹر میں پالیا اور عذر و معذرت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرکے لوٹنے کی درخواست کی وہ واپس ہوگئی، زبیدہ نے کنیزوں کو حکم دیا کہ وہ اس کو گرمابہ میں لیجائیں اور قسم قسم کے کپڑے بجتے پیش کریئے۔ جو کپڑا اس کو پسند آیا وہ اس نے پہن لیا اور خوشبو لگا کر جو باہر آئی تو معلوم ہوتا تھا کہ گویا چاند کا ٹکڑا ہے پس زبیدہ نے اُٹھ کر (غایت محبت سے) اس کے گلے میں ہاتھ ڈالے اور اس کے مقام کو بلند کیا اس کے ساتھ کھایا پیا۔

بروزگار سلامت شکستگان دریاب ❊ کہ جبر خاطر مسکیں بلا بگرداند

جب خلیفہ ہارون الرشید آیا تو زبیدہ نے پورا قصہ بیان کیا۔ ہارون نے زبیدہ کی پیش دستی کے تدارک پر شکر ادا کیا اور حکم کیا کہ اس کیلئے ایک کمرہ اور خدمت کیلئے کچھ لونڈیاں مقرر کردی جائیں اور اس سے دریافت کیا جائے کہ اس کا کوئی آدمی باقی ہے جس کے بارے میں وہ کچھ چاہتی ہو؟ زبیدہ نے اس کے ساتھ ایسا ہی کیا۔ باحسانے آسودہ کردن دلے ❊ بہ از الف رکعت بہر منزلے

مَدحُ الجُبن

بزدلی کی تعریف

وقال سلم بن زرعة: وكان وجّهه عُبيدالله بن زياد لحرب ابی بلال الخارجی فی الفین، وابو بلال فی اربعین رجلا فشد واعلیه شدة رجل واحد، فانهزموا واصحابه فلما دخل علی ابن زیاد عنفه فی ذلك، وقال: اقتضی فی الفین، وتنهزم عن اربعین فخرج عنه وهو یقول: لان یثنی ابن زیاد حیاً خیرٌ من ان یمدحنی وانا میت، (رو) فی روایة اخری ان یشتمنی الامیر وانا حی احبُّ الیّ من ان یرثی وانا میت، فقال شاعر الخوارج: ؎

الفا مؤمن لستم کذاکم	ولکن الخوارج مؤمنونا
هم الفئة القلیلة قد علمتم	علی الفئة الکثیرة ینصرونا

حل لغات الجبن (ن، ک) جُبناً بزدل ہونا۔ عبیداللہ بن زیاد دیکھو صفحہ ۸۰ ابو بلال دیکھو مقدمہ صفحہ عنفہ جھڑکنا، عتاب کرنا، الفئة: جماعت، گروہ۔

تشریح:۔ اسلم بن زرعہ نے بیان کیا ہے جس کو عبیداللہ بن زیاد نے ابو بلال خارجی کیساتھ لڑائی کیلئے دو ہزار آدمیوں کے لشکر کے ساتھ بھیجا تھا اور ابو بلال صرف چالیس آدمیوں کیساتھ تھا ابو بلال اور اس کے ساتھیوں نے شخص واحد کی طرح ایسا زور دار حملہ کیا کہ اسلم اور اس کے ساتھی شکست کھا گئے، جب اسلم ابن زیاد کے پاس آیا تو اس نے اسلم کو ملامت کی اور غیرت دلاتے ہوئے کہا کہ تو دو ہزار آدمیوں کے لشکر کے ساتھ گیا پھر بھی صرف چالیس آدمیوں سے شکست کھا گیا۔ اسلم ابن زیاد کے پاس سے یہ کہتا ہوا چلا آیا کہ ابن زیاد کا میری زندگی میں مجھ کو ملامت کرنا اس سے بہتر ہے کہ وہ میرے مرنے کے بعد میری تعریف کرے اور ایک روایت میں ہے کہ مجھ کو میری زندگی میں امیرالمؤمنین کا گالی دینا زیادہ پسند ہے اس سے کہ وہ میرے مرنے کے بعد میرے لئے دُعا کرے۔ پس ایک خارجی شاعر نے کہا ؎ الفا مؤمن اہ کیا دو ہزار آدمیوں کا مؤمن ہونا مستبعد ہے؟ تم تو ایسے ہو بھی نہیں، لیکن خوارج ہی ایمان والے ہیں۔ وہ چھوٹی جماعت ہے تمہیں معلوم ہے لیکن بڑی جماعت پر کامیاب ہوگئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الحذاقة فی الرمی

تیر اندازی میں مہارت

حدّث العتبی عن بعض اشیاخہ، قال: کنتُ عند المہاجر بن عبد اللہ والی الیمامۃ، فأُتی بأعرابی کان معہ فابا السرف، فقال لہ: اخبرنی عن بعض عجائبک، قال: عجائبی کثیرۃ، ومن اعجبہا انہ کان لی بعیر لا یُسبق، وکانت لی خیل لا تلحق، فکنتُ اخرج فلا ارجع خائبا، فخرجتُ فاحترشتُ ضبّا، فعلّقتہ علی قبتی، ثم مررتُ بخباء لیس فیہ الا عجوز، فقلتُ: یجب ان یکون لہذہ أُمّۃ تاغم وابل، فلما امسیتُ اذا بابل، واذا شیخٌ عظیمُ البطن شثنُ الکفین، ومعہ عبد اسود، فلما رأنی رحّب بی ثم قام الی ناقۃ فاحتلبہا، وناولنی العُلبۃ، فشربتُ ما یشرب الرجل ونتاول الباقی، فضربَ بہا جبہتہ، ثم احتلب تسعۃ اینق فشربَ البانہن، ثم نحر حُوارا، فطبخہ، فاکلتُ شیئا واکل الجمیع حتی القی عظامہ بیضا، وجثی علی کومۃ، وتوسّدہا، ثم غطّی غطیط البکر، فقلتُ: ہذہ واللہ الغنیمۃ، ثم قمتُ الی فحل بلہ فخطمتہ، ثم قرنتہ ببعیری، وصحتُ بہ، فاتبعنی واتبعتُ الابل اربا اربا فی قطار، فصارت خلفی کانہا حبل ممدود، فمضیتُ أیادِ ثُنیّۃً، بینی وبینہا مسیرۃ لیلۃ للسُرع، ولم أزل اضرب بعیری مرۃً بیدی، ومرۃً برجلی، حتی طلع الفجرُ فابصرتُ الثنیۃ، واذا علیہا سواد، فلما دنوتُ منہ، اذا الشیخ قاعد، وقوسہ فی حجرہ فقال: أضیفنا؟ قلتُ: نعم، قال: استخرِ نفسک عن ہذہ الابل، قلتُ لا، فأخرج سہما، کانہ لسانُ کلب، ثم قال: انظر بین اذنی الضبِ المعلق فی القتب، ثم رماہ، فصدّع عظمہ عن ماغہ، فقال لی: ما تقول؟ قلتُ: إنا علی ما ارای الاول، قال: انظر ہذا السہم الثانی فی فقرۃ ظہرہ الوسطی، ثم رمی بہ، فکانا قذۃ بیدہ، ثم قال: رأیک؟ فقلتُ: انی احب ان استثبت، قال: انظر ہذا السہم فی عکوۃ ذنبہ والرابع واللہ فی بطنک، ثم رماہ، فلم یخط العکوۃ، قلتُ: أنزل أمنا، قال: فدفعت الیہ خطامَ فحلہ، وقلتُ: ہذہ ابلک، لم تذہب منہا وبرۃ، وانا انظر منی یرمینی بسہم یقصد بہ قلبی، فلما تباعدتُ قال أقبل، فاقبلتُ واللہ فرّقا من شرہ، لا طمعا فی خیرہ، فقال: ما احسبک تجشمتَ اللیلۃ ما تجشمتَ الا من حاجۃ قلتُ: نعم، قال: فاقرن من ہذہ الابل بعیرین، وامض لطیتک، قال: قلتُ: اما واللہ لا امضی حتی اخبرک عن نفسک فلا واللہ ما رأیتُ اعرابیا اشدّ ضرسا، ولا اعری رجلا، ولا ارمی یدا، ولا اکرم عفوا، ولا اسخی نفسا منک، فصرف وجہہ عنی حیاءً، وقال: خُذ الابل برمتہا، مبارکا لک فیہا

حل لغات الحذاقۃ دیکھو ص۲۶۸، العتبی دیکھو ص۱۴۱، اشیاخ جمع شیخ، ہر فن تنعیم کے قریب ایک جگہ ہے، فاحترشتُ، حرش (ض) حرشا وتحرش، الضب شکار کرنا، ضبّا گوہ جو اُنثیٰ، ضُبان، ضباب، ضبّ (ض) ضبّا چپ ہونا، قُتب پالان ج

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آنَبَ۔ قب (ن) قتاً۔ ہ مُنہ آنت کھلانا، اقتب البعیر اونٹ پر پالان باندھنا، راکھ یقال مالہ سارحۃ ولا رائحۃ یعنی اس کے پاس کچھ بھی نہیں، شَثَن سخت رحب مرحبا کہا۔ العلبۃ چمڑے یا لکڑی کا برتن جو حلاب، علب (ن، س) غلبا سخت ہونا، انیق جمع ناقۃ ہزار اونٹنی کا بچہ جس کا دودھ ابھی نہ چھڑایا گیا ہو جو اعوزہ، حِشّ (ض) حِشّۃ (ض) جُثِیّاً زانو پر بیٹھنا ص جاثٍ جو حِشّی مونث جاثیۃ کوڑمٹی کا ڈھیر جو اکوام، توسّدَ الوسادۃ سر کے نیچے تکیہ رکھنا۔ غطّ (ض) غطیطاً۔ النائم سونے والے کا خراٹے لینا۔ الکبّر جوان اونٹ۔ فحل سانڈ، ہر حیوان کا نر جو فحول خطّۃ (ض) خطفاً تخیل لگانا، اُرِبَا عضو یہاں جماعت مراد ہے، اَرب (س) اُرُبا باہر آنا۔ قطار کتاب یک رشتہ شتر جو قطر، ثنیۃ گھاٹی، سواد وجود یقال رأیت سوادا میں نے وجود کو دیکھا جو انسودہ، صدع (ف) صدغا اس طرح پھاڑنا کہ جدا نہ ہو، فقرہ ریڑھ کی ہڈی جو فقر، عکوہ دم کی جڑ عکا ان عکوا جانور کی دم کو اس کی جڑ کی طرف موڑنا، دُبرۃ اونٹ کی اون، فرقا (س) منہ کھولنا بخشمت مصیبت جھیلنا، جلیۃ ارادہ، خواہش، عنّسا ڈاڑھ جو اضراس، زمّۃ اعطاہ الشیٔ بزمّۃ اس نے اس کو کچھ دے دیا۔ قشعریر ——— فاضل عتبی نے اپنے بعض شیوخ سے بیان کیا ہے اس نے کہا کہ میں مہاجر بن عبداللہ حاکم یمامہ کے پاس تھا کہ ایک دیہاتی کو لایا گیا جو مقام اشراف میں مشہور و معروف تھا، مہاجر نے اس سے کہا اپنا کوئی عجیب قصہ سنا۔ اس نے کہا: واقعات عجیبہ تو بہت ہیں مگر سب سے عجیب واقعہ یہ ہے کہ میرے پاس ایک اونٹ تھا جس سے آگے کوئی (اونٹ) نہیں بڑھ سکتا تھا اور ایک گھوڑا تھا جس کیساتھ کوئی (گھوڑا) نہیں لگ سکتا تھا میں جب بھی (شکار کھیلنے) باہر گیا کبھی ناکام نہیں لوٹا۔ ایک مرتبہ میں باہر گیا اور گوہ کا شکار کرکے پالان کی لکڑی میں لٹکا کر ایک خیمہ کے قریب کو گذرا جس میں ایک بڑھیا کے سوا کوئی نہ تھا میں نے اپنے دل میں کہا: ضرور اس کے ہاں مویشی یعنی اونٹ بکری وغیرہ ہوں گے، جب میں نے شمار کی تو یکایک کچھ اونٹ اور ایک بوڑھا آیا بڑی توند والا، سخت اور بھری ہوئی ہتھیلیوں والا جس کے ساتھ ایک حبشی غلام تھا اس نے مجھے دیکھ کر مرحبا کہا اور فوراً اپنی اونٹنی کا دودھ دوہ کر دودھ سے بھرا ہوا ایک برتن میری طرف بڑھایا سو جتنا ایک آدمی پی سکتا ہے اتنا میں نے پیا اور باقی پینے کے لئے لیا اس کے بعد اس نے نو اونٹنیوں کا دودھ دوہا اور سب پی گیا اور بعدہٗ ایک اونٹنی کا بچہ ذبح کرکے پکایا جس سے کچھ میں نے کھایا اور باقی سب وہ کھا گیا اور ہڈیوں تک صفا کر پھینکیں پھر مٹی کے تودہ کا تکیہ بنا کر زانو پر بیٹھ گیا اور اونٹ کی طرح طرح خرخر کرنے لگا یعنی خراٹے لیتا ہوا سو گیا، میں نے اپنے دل میں کہا: موقعہ تو بہت غنیمت ہے چنانچہ میں نے اٹھ کر اس کے اونٹ کی ناک میں نکیل ڈالی اور اپنے اونٹ کیساتھ باندھ دیا اور اس کو ٹھوکر دی پس وہ میرے پیچھے ہو لیا اور باقی اونٹ بھی ایک ایک کرکے سب قطار میں لگ گئے جیسے گویا ایک رسی پھیلا دی گئی، پس میں گھاٹی پار ہونیکے قصد سے چل پڑا جس کے درمیان ایک رات کی مسافت تھی اور میں اپنے اونٹ کو کبھی ہاتھ سے کبھی پاؤں سے مارتا رہا یہاں تک کہ صبح ہو گئی اور گھاٹی بھی نظر آنے لگی، دور سے ایک وجود سا معلوم ہو رہا تھا جب میں قریب آیا تو دیکھتا کیا ہوں کہ وہی بوڑھا گود میں تیر کمان لئے ہوئے بیٹھا ہے اس نے مجھے دیکھ کر کہا: کیا ہمارا مہمان ہے؟ میں نے کہا: ہاں اس نے کہا: ان میں سے کوئی ایک اونٹ لے لے اور باقی واپس کر دے، میں نے کہا: ہرگز نہیں۔ پس اس نے کتے کی زبان کی مانند ایک تیر نکال کر کہا: پالان میں لگی ہوئی گوہ کے دونوں کانوں کے درمیان رکھ یہ کہہ کر تیر چلایا اور اس کے بھیجے کو ہڈی کو پچکا دیا اور کہنے لگا: کہہ کیا کہتا ہے؟ میں نے کہا: میری تو دہائی ہے، اس نے کہا: یہ دوسرا تیر اس کی ریڑھ کی ہڈی میں دیکھ، یہ کہہ کر پھر تیر چلایا تیر تشنہ زہر ایسا لگا جیسے گویا اس نے اپنے ہاتھ سے رکھ دیا اس کے بعد اس نے پھر پوچھا: کہہ کیا خیال ہے؟ میں نے کہا: سوچ لوں: اس نے کہا: یہ تیر اس کی دم کی جڑ میں دیکھ اور بخدا جو تھا تیرے پیٹ میں ہوگا یہ کہہ کر پھر تیر چلایا پس تیر نے بال برابر بھی تو خطا نہیں کی ہے کہا: اس کیساتھ اترا ہوں پس میں نے اونٹ کی نکیل اس کی طرف کر دی اور کہا: یا کہ یہ ہے تیرا اونٹ جس کا ایک بال بھی ضائع نہیں ہوا اب میں اس کا منتظر تھا کہ دیکھئے کب تیر دل میں ترا رتا ہے، جب میں کچھ دور پہنچ گیا تو اس نے کہا: ذرا ادھر تو آ، میں صرف اس کے خوف کی وجہ سے پھر آیا۔ اس نے کہا: تو نے یہ ساری مصیبت کس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمائیے کیوجہ سے ہی جھیلی ہے ؟ میں نے کہا: ہاں۔ اس نے کہا: اچھا ان میں سے دو اونٹ لے لے اور جہاں جانا ہو جا۔ میں نے کہا: بخدا میں جاؤں گا یہاں تک کہ تجھے یہ بتا دوں کہ میں نے تجھ سے زیادہ کوئی مضبوط، ایڑ لگانے والا، تیر انداز، درگذر کرنیوالا اور سخی نہیں دیکھا۔ پس اس نے از رُوئے حیلہ اپنا چہرہ مجھ سے ہٹا کر کہا: اچھا یہ سب اونٹ لے لے، تجھے مبارک ہوں:۔

الباحث عن حتفه بظلفه

خود اپنی ہلاکت کا سامان پیدا کرنے والا

یہ ایک کہاوت ہے جس کا قصہ یہ ہے کہ ایک شخص کو بکری ملی اس نے اس کو ذبح کرنا چاہا مگر اسکے پاس چھری وغیرہ نہیں تھی۔ بکری نے زمین پر کھر مارنا شروع کیا تو زمین سے ایک چھری نمودار ہوئی اور اس نے چھری نکال کر بکری کو ذبح کر دیا پس یہ ہر اس شخص کے لئے کہاوت ہو گئی جو اپنی ہلاکت اور بربادی کا سامان خود پیدا کرے قال حسان بن ثابتؓ

ولا تک کالشاۃ التی کان حتفہا ❊ بسرذراعیہا فلم ترض محفرا

کان رجل من اھل الکوفۃ، قد بلغہ عن رجل من اھل السلطان انہ یعرض لہ ضیعۃ بواسط فی مغرم، لزمہ للخلیفۃ، فحمل وکیلاً لہ علی بغل، وانزع لہ خرجا بدانیر، وقال لہ: اذھب الی واسط فاشتر لی ھذہ الضیعۃ المعروضۃ، فان کفاک مافی ھذا الخرج، والا فاکتب الی أمدک بالمال فخرج فلما اصحر من البیوت لحق بہ اعرابی راکب علی حمار معہ قوس، وکنانۃ، فقال لہ: الی این تتوجہ؟ فقال: الی واسط، قال فھل لک فی الصحبۃ؟ قال نعم، فسارا حتی فوزا، تغنت لھما ظباء، فقال لہ الاعرابی: ای ھذہ الظباء احب الیک؟ المتقدم منھا ام المتاخر، فاذکیہ لک، قال لہ: المتقدم فرماہ، فخرمہ بالسھم، فاشتویا واکلا، فاغتبط الرجل بصحبۃ الاعرابی، ثم عن لھما رفقۃ قطا، فقال ایھما تریں؟ فاصرعھا لک، فاشار الی واحدۃ منھا، فرماھا فاقصدھا، ثم اشتویا واکلا فلما انقضی طعامھما، فوق لہ الاعرابی سھما، ثم قال: این تریں ان اُصیبک؟ فقال لہ: اتق اللہ واحفظ ذمام الصحبۃ، قال: لابد منہ، قال: اتق اللہ ربک، استبقنی، ودونک البغل والخرج، فانہ متزع مالا، قال: فاخلع ثیابک، فانسلخ من ثیابہ ثوبا ثوبا، حتی بقی مجردا، قال لہ: اخلع امواتک وکان لابسا خفین، فقال لہ: اتق اللہ فی، ودع لی الخفین، انتبلغ بھما من الحر، فان الرمضاء تحرق قدمی، قال لابد منہ، قال: دونک الخف، فاخلعہ فلما تناول الخف، ذکر الرجل خنجرا کان معہ فی الخف، فاستخرجہ، ثم ضرب بہ صدرہ، فشقہ الی عانتہ، وقال لہ: الاستقصاء خرقۃ، فذھبت مثلا، وکان ھذا الاعرابی من رماۃ الحدق،

حل لغات الباحث بحث (ف) بحثا۔ فی الارض کھودنا: مٹی کے نیچے کسی چیز کو تلاش کرنا۔ حتف موت یقال مات حتف انفہ اپنی موت مرا، قال السموءل بن عادیا ؎ وما مات منا سید حتف انفہ × ولا طعن منا حیث کان قتیل

www.KitaboSunnat.com

ہمارا کوئی سردار پچھو نے پر پڑ کر نہیں بلکہ جو مرا اسو لڑائی میں مرا اور ہمارا کوئی ایسا مقتول نہیں ہے جس کا قصاص نہ لیا گیا ہو علامہ سبکی نے بعض اصحاب سے نقل کیا ہے کہ شعر کی نسبت سموأل کی طرف صحیح نہیں کیونکہ اس بات پر اجماع ہے کہ "مات حتف انفہ" کے مستلفظ اول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور سموأل دورِ جاہلیت کا شاعر ہے جس کا انتقال بعثت قبل ہی ہو چکا تھا ظلف ناخون، پھٹے ہوئے کھر "الباحث عن حتفہ بظلفہ" ایک مثل ہے جس کا قصہ یہ ہے کہ ایک شخص کو ایک بکری ملی اس نے بکری کو ذبح کرنا چاہا اس کے پاس چھری وغیرہ نہ تھی بکری نے زمین پر کھر مارنا شروع کیا تو زمین سے ایک چھری برآمد ہوئی اس نے چھری لے کر بکری کو ذبح کر دیا پس یہ ہر اس شخص کیلئے کہاوت ہو گئی جو اپنی ہلاکت و بربادی کا سامان خود پیدا کرے ضیعۃ زمین، مغرم تاوان، ارتع الفاظ برتن بھرنا، خرجا خرجی خرجین جو خرجتہ، اضخم جنگل میں نکلا جانا۔ کِنانۃ، ترکش جو کنائن فوز اتثنیہ کا صیغہ ہے فوز۔ الطریق بیابان طے کرنا۔ عنت عنا ظاہر ہونا۔ خرمۃ خرما (ن) سوراخ کرنا ناک کی درمیان والی ہڈی پھاڑنا، اغتبط اغتباطا خوش ہونا۔ زفۃ گروہ، قطا ایک پرندے جس کو سنگخوارش کہتے ہیں۔ فوق۔ لہ سہماً سوفار لگانا۔ ذام حق، واجب، حرمت، مترع بھرا ہوا، امواق جمع مُوق موزہ جو باریک موزہ پر پہنا جائے، رُمضاء دھوپ کی تیزی کیوجہ سے گرم زمین رمض (س) رُمضاً۔ النہار سخت گرم ہونا۔ عاۃ موئے زیر ناف، الاستعصاء بُردی کوشش کرنا، خرقۃ نادانی، بیوقوفی، الحدق جمع حَدَقۃ پتلی یہاں ماہر تیر انداز مُراد ہے۔

تشریح:۔ ایک کوفی بادشاہ کے ایک قریبی آدمی کی طرف سے یہ اطلاع ملی کہ وہ شخص اپنی زمین کو جو واسط میں تھی خلیفہ کے قرض کے سلسلہ میں جو اس پر لازم ہو گیا تھا اس کوفی شخص پر (برائے فروخت) پیش کر رہا ہے کوفی نے اپنے ایک وکیل کو خچر پر سوار کر کے اور ایک خرجین اشرفیوں سے بھر کے کہا: تو واسط جا کر پیش کردہ زمین کو میرے لئے خرید لے اگر اس خرجین میں بھری ہوئی اشرفیں کافی ہو گئیں تو بہتر ورنہ میرے پاس خط لکھ دینا اور مال بھیج دوں گا جب وکیل شہر سے نکل کر جنگل میں پہنچا تو ایک دیہاتی گدھے پر سوار تیر و ترکش لئے ہوئے اس کے پاس آیا اور کہنے لگا، کہاں جا رہا ہے؟ وکیل نے کہا، واسط، دیہاتی نے کہا، ایک ساتھ چلنے کا ارادہ ہے؟ وکیل نے کہا، ہاں، چنانچہ وہ دونوں چل دیئے۔ اور جب مسافت طے کرتے ہوئے ایک بیابان میں پہنچے تو کچھ ہرنیں سامنے آئیں دیہاتی نے کہا ان میں سے کونسی پسند ہے اگلی یا پچھلی تاکہ میں اس کو تیرے لئے ذبح کروں، وکیل نے کہا۔ اگلی، دیہاتی نے اس کے ایسا تیر مارا کہ اس کی ناک کی ہڈی کو پھاڑ ڈالا اور دونوں نے بھون کر کھا لیا، وکیل اس دیہاتی کے ساتھ ہو جانے سے بہت خوش ہوا کچھ دیر بعد قطا کی ایک ڈار ظاہر ہوئی دیہاتی نے کہا، ان میں سے کس کو چاہتا ہے اگلی یا پچھلی تاکہ تیرے لئے اس کو بھی پچھاڑ ڈالوں، وکیل نے ان میں سے ایک کی طرف اشارہ کر دیا پس دیہاتی نے اس کے ایسا تیر مارا کہ اس کو وہیں ختم کر دیا اور اس کو بھی بھون کر کھا گئے اور جب کھانا ختم ہو گیا تو دیہاتی نے وکیل پر تیر تان کر کہا: بتا کس جگہ لگاؤں؟ وکیل نے کہا، خدا سے ڈر اور صحبت کی حرمت کا پاس رکھ دیہاتی نے کہا، یہ تو ضروری ہے۔ وکیل نے کہا: خدا سے ڈر مجھے زندہ چھوڑ اور یہ خچر و خرجین جو مال سے بھرا ہوا ہے سب لے لے۔ دیہاتی نے کہا: کپڑے بھی نکال دے۔ وکیل نے ایک ایک کر کے کپڑے بھی اتار دیئے اور بالکل ننگا رہ گیا دیہاتی نے کہا، موزے بھی اتار دو موزے پہنے ہوئے تھا اس نے کہا، خدا سے ڈر کم از کم موزے تو رہنے دے تاکہ میں ان کے ذریعہ گرمی سے کفایت کر سکوں کیونکہ دھوپ سے تپتی ہوئی زمین میرے پاؤں جلس دیگی دیہاتی نے کہا: یہ بھی ضروری ہے وکیل نے کہا اچھا تو موزے بھی لے لے جب اس نے موزے اتارنے شروع کئے تو وکیل کو اپنا خنجر یاد آیا جو موزے میں تھا پس اس نے خنجر نکال کر دیہاتی کے سینہ پر مارا اور ناف تک پھاڑ ڈالا اور کہنے لگا کہ یہ تمام کوشش حماقت تھی پس الباحث آہ ایک کہاوت ہو گئی۔ یہ دیہاتی بڑا ہی ماہر تیر انداز تھا۔

ع ؛ ہر کہ او بد می کند بے شبہ با خود می کند ؛

اخلاف الوعد

وعدہ خلافی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قالوا: الخلف الاثم من البخل، لانه من لم يفعل المعروف، لزمه ذم اللوم وحده، ومن وعد، واخلف، لزمه ثلاث مذمات ذم اللوم، وذم الخلف، وذم الكذب +۔

تشریح:۔ اہل علم نے کہا ہے کہ وعدہ خلافی بخل سے بھی بدتر ہے کیونکہ جو شخص احسان نہ کرے اس کیلئے تو صرف ایک برائی ہے (یعنی بخل) اور جو شخص وعدہ خلافی کرے اس کیلئے تین برائیاں ہیں ملامت کی برائی، وعدہ خلافی کی برائی، جھوٹ بولنے کی برائی:۔

حسن الجوار

بھلا پڑوس

وذكر ان جارا لابي دلف ببغداد لزمه كبير دين فادح، حتى احتاج الى بيع داره فساوموه بها فسألهم الفي دينار، فقالوا: له ان دارك تساوي خمسمائة، قال: وجاري من ابي دلف بالف وخمسمائة، فبلغوا ابا دلف، فامر بقضاء دينه، وقال له: لا تبع دارك ولا تنتقل من جوارنا

حل لغات: الجوار پڑوس، فادح گرانبار فدح (ف) فدحا۔ گرانبار بنا دینا۔ ساوموہ مساومۃ بھاؤ تاؤ کرنا۔

تشریح:۔ لوگوں نے بیان کیا ہے کہ بغداد میں ابو دلف شاعر کے ایک پڑوسی پر گراں بار قرض آپڑا اس کی وجہ سے وہ اپنے گھر کو بیچنے پر مجبور ہو گیا لوگوں نے اس سے مکان کا بھاؤ کیا تو اس نے دو ہزار اشرفیاں مانگی لوگوں اس سے کہا کہ تیرا مکان صرف پانچسو کی قیمت کا ہے اس نے کہا، ابو دلف کا پڑوس ایک ہزار پانچسو اشرفیوں کے برابر ہے، ابو دلف کو یہ بات معلوم ہوئی تو اس نے اس کے قرض چکانے کا حکم دیا اور کہا کہ نہ تو اپنا گھر فروخت کر اور نہ ہمارے پڑوس سے منتقل ہو۔

حلم الحجاج

حجاج کی بردباری

قال الهيثم بن عدي: اتي الحجاج بحروريه، فقال لاصحابه: ما تقولون في هذه؟ قالوا: اقتلها اصلح الله الامير وتكل بها غيرها، فتبسمت الحرورية، فقال لها: لم تبسمت؟ فقالت: لقد كان وزراء اخيك فرعون خيرا من وزرائك يا حجاج! استشارهم في قتل موسى، فقالوا: ارجه واخاه، وهؤلاء يامرونك بتعجيل قتلي، فضحك الحجاج وامر باطلاقها

تشریح:۔ ہیثم بن عدی نے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ حجاج کے پاس خارجیوں کی ایک جماعت لائی گئی حجاج نے اپنے اصحاب سے کہا، اس جماعت کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا: ان سب کو قتل کر دیجئے، اور ان کے قتل کے ذریعے سے دوسروں کو عبرت دیجئے، یہ سن کر سب خارجی ہنسنے لگے، حجاج نے ان سے پوچھا، تم ہنسے کیوں؟ انہوں نے کہا، حجاج! ان وزیروں سے بہتر تو تیرے بھائی فرعون ہی کے وزیر تھے، جب فرعون نے حضرت موسیٰ کے بارے میں ان سے مشورہ لیا تو انہوں نے کہا "ارجہ واخاہ" اس کو (یعنی حضرت موسیٰ کو) اور اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھائی (ارطن) کو مہلت دے، اور یہ لوگ ہمارے فوری قتل کیلئے کہہ رہے ہیں،
چو خشم آید بر گناہ کسے ، تامل کنش در عقوبت بسے ❊ کہ مہلت لعل رخشاں شکست ، شکستہ نشاید گرہ بارہ بست
حجاج یہ سن کر ہنسنے لگا اور سب کو رہا کر دینے کا حکم کر دیا۔
(فائدہ) حدیث میں ہے کہ "المؤمن وثاب" مومن سمجھ بوجھ کر اقدام کرنے والا ہے، اور منافق جلد باز ہے، حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی اولاد کو وصیت کی تھی کہ جو کام کرنا چاہو اس میں قدرے توقف کرو کیونکہ اگر میں توقف سے کام لیتا تو ندامت نہ اٹھانی پڑتی۔ ایک اعرابی کہتا ہے کہ عجلت سے احتراز کرو کیونکہ اہل عرب کے یہاں عجلت کی کنیت ام الندامات ہے ؎
پیش سگ چوں لقمۂ ناں افگنی ❊ بوکند آنگہ خوردای معتنی
علماء نے لکھا ہے کہ جلد بازی شیطانی اثر ہے مگر چھ مواقع میں عجلت بہتر ہے (دخول وقت کے بعد ادائیگی نماز میں (۲) حضور میت کے بعد تدفین میں (۳) لڑکی بالغ ہو جائے تو اس کی شادی میں (۴) قرض کی ادائیگی میں (۵) مہمان آجائے تو اس کی ضیافت میں (۶) گناہ ہو جائے تو توبہ کرنے میں۔

البارّ بامّہ

ماں کا تابعدار

وكان حيوة بن شريح، يقعد للناس، فتقول له امّه: قم يا حيوة: ألق الشعير للدجاج فيقوم

حیوۃ بن شریح ابن صفوان بن مالک ابوزرعہ متوفی ۱۵۸ھ یا ۱۵۹ھ مشہور عابد و زاہد، فقیہ اور مستجاب الدعوات تھے، امام احمد ابن معین، ابن یونس وغیرہ نے آپکی توثیق کی ہے ابن وضاح نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص طواف کرتے ہوئے دعا کر رہا تھا کہ خدایا مجھے قرضہ کے بارے سبکدوش کر دے، اس نے خواب میں ایک شخص سے سنا کہ اگر تو قرضہ سے سبکدوشی چاہتا ہے تو حیوۃ بن شریح کے پاس جا وہ تیرے لئے دعا کرے گا یہ شخص جمعہ کے روز عصر کے بعد اسکندریہ آیا اور آپکے پاس اقامت کی دیکھتا کیا ہے کہ آپکے اردگرد جو کنکریں وغیرہ پڑی تھیں سب اشرفیاں بن گئیں اور آپنے فرمایا خدا سے ڈر اور جتنا تیرا قرضہ ہے اتنی اشرفیاں لے لے۔ وہ شخص کہتا ہے کہ میں نے تین سو اشرفیاں لے لیں اور قرض چکا دیا۔ تشریح حیوۃ بن شریح لوگوں کے (فیصلوں کے) لئے بیٹھے ہوتے تھے آپکی والدہ آکر کہتیں حیوۃ! مرغی کو جو ڈال دے۔ آپ فوراً اٹھ کھڑے ہوتے تھے۔
(فائدہ) امام احمد، امام نسائی اور حافظ بیہقی نے معاویہ بن جاہمہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت جاہمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا ارادہ جہاد میں شرکت کا ہے آپ سے مشورہ لینے کے لئے آیا ہوں، آپ نے ارشاد فرمایا: تیری ماں زندہ ہے؟ انھوں نے کہا: جی ہاں، آپ نے فرمایا ماں کی خدمت کر کیونکہ جنت ماں کے قدموں میں ہے ؎
جنت کہ سرائے مادر انست ❊ زیر قدمات مادر انست:۔

ع البارّ۔ فرمانبردار، نیک شعار ۱۲ ع شرجو، دجاج مرغی ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعظیم الصحبۃ النبویۃ

صحبتِ نبوی کی عظمت

قال: خرج عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، ویدہ علی المعلیٰ بن الجارود العبدی فلقیتہ امرأۃ من قریش، فقالت لہ: یا عمر! فوقف لہا فقالت: کنا نعرفک مدۃ عُمیرا، ثم صرت من بعد عمیر عمرَ، ثم صرت من بعد عمر امیر المؤمنین فاتقِ اللہ یا ابن الخطاب! وانظر فی امور الناس فانہ من خاف الوعید، قرب علیہ البعید، ومن خاف الموت خشی الفوت، فقال المعلی: ایہا یا امۃ اللہ! فقد ابکیت امیر المؤمنین، فقال لہ عمر: اسکت أتدری من ہذہ؟ ہذہ خولۃ بنت حکیم التی سمع اللہ قولہا من سمائہ، فعمر أحری ان یسمع قولہا ویقتدی بہ۔

حل اللغات عُمیر تصغیر عمر، خولہ بنت حکیم بن امیہ، ام شریک مشہور صحابیہؓ ہیں حضرت عثمان بن مظعون کے نکاح میں تھیں عابدہ زاہدہ بی بی تھیں اور ان صحابیات میں سے تھیں جنہوں نے اپنی ذات کے متعلق تمام اختیارات حضور انور کو ہبہ کر دیئے تھے۔ **تشریح:** راوی نے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ تشریف لیجا رہے تھے اور آپ کا ہاتھ معلی بن جارود کے کندھے پر تھا، راستہ میں ایک قریشی عورت ملی اور اس نے آواز دی: عمر! آپ فوراً ٹھہر گئے، عورت نے کہا: ہم تجھے ایک مدت تک عمیر جانتے رہے پھر تو عمر ہو گیا اس کے بعد اب عمر سے امیر المؤمنین ہو گیا سو اے خطاب کے بیٹے اللہ سے ڈرتا رہ اور لوگوں کے معاملات میں غور کرتا رہ کیونکہ جو شخص وعید سے خائف ہوتا ہے اس پر بعید قریب ہو جاتا ہے اور جو موت سے خائف ہوتا ہے اسکو ہمیشہ ہلاکت کا اندیشہ ہے، معلی نے کہا: اللہ کی بندی! بس کر تو نے امیر المؤمنین کو رلا ڈالا۔ حضرت عمرؓ نے معلی سے کہا: خاموش جا تا ہے یہ کون ہے؟ یہ خولہ بنت حکیم ہے جس کی بات کو اللہ نے آسمان پر سنا تھا پس عمر تو کہیں زیادہ لائق ہے کہ اس کی بات کو سنے اور اس پر عمل کرے۔

ثمرۃ السبّ

گالی کا نتیجہ

قال رجل لابی بکر رضی اللہ عنہ، واللہ لاسبنّک سبّا، یدخل القبر معک، قال یعک یدخل لا معی، وقیل لعمرو بن عبید لقد وقع فیک الیوم ابو ایوب السجستانی حتی رحمناک، قال: ایاہ فارحموا، وشتم رجل الشعبی، فقال لہ: ان کنت صادقا فغفر اللہ لی، وان کنت کاذبا، فغفر اللہ لک،

حل اللغات ثمرۃ پھل، نتیجہ۔ السب گالی۔ عمرو بن عبید تمیمی البصری معتزلی۔ الشعبی دیکھو ص ۵۹ **تشریح**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک شخص نے حضرت ابو بکرؒ سے کہا: میں آپ کو ایسی گالی دونگا جو قبر میں بھی آپ کے ساتھ جائیگی اپنے فرمایا: میرے ساتھ نہیں بلکہ تیرے ہی ساتھ جائیگی عمرو بن عبید کو کہا گیا کہ آج آپ کے بارے میں ابو ایوب سجستانی نے وہ کچھ کہا کہ ہم کو آپ پر رحم آگیا، عمرو نے کہا: اسی پر رحم کھاؤ، ایک شخص نے امام شعبیؒ کو گالی دی آپ نے فرمایا: اگر تو سچا ہے تو اللہ تیری مغفرت فرمائے اور اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تیری مغفرت کرے۔

دشنام خلق را ندہم جز دعا جواب ❁ ابرم کہ تلخ گیرم و شیریں عوض دہم

الحسود لا یرضی بشیء

حاسد تو کسی طرح بھی راضی نہیں ہوتا

ع نوانم آنکہ نیازارم اندرون کسے ❁ حسود را چہ کنم کو ز خود بر نج در ست
بمیر تا برہی ای حسود کیں رنجیست ❁ کہ ارمشقت آں جز بمرگ نتواں رست (سعدی)

قال الاصمعی، کان رجل من اهل البصرة بذیاً شریراً یؤذی جیرانه، ویشتم اعراضهم فاتاه رجل، فوعظه، فقال له مالک جیرانک؟ یشکونک، قال انهم یحسدونی، قال له علی ای شیء یحسدونک؟ قال، علی الصلب، قال: وکیف ذاک؟ قال اقبل معی، فاقبل معه الی جیرانه فقعد متحازناً، فقالوا له، مالک؟ قال: طرق اللیلة کتاب معاویة ان اصلب انا ومالک بن المنذر وفلان وفلان، فذکر رجالاً من اشراف اهل البصرة، فوثبوا علیه، وقالوا: یا عدو الله! انت تصلب مع هؤلاء، ولاکرامة لک، فالتفت الی الرجل، فقال: اما تراهم؟ قد حسدونی علی الصلب، فکیف لو کان خیراً!

حل لغات الحسود وہ شخص جو طبعاً حاسد ہو ہر محسود (دیکھو ص۲۶) بذیاً بدزبان، فحش گو بذا (ف) بذی (س) بذؤ (ک) بذاءۃ فحش گو ہونا، اعراض جمع عرض، آبرو، الصلب سولی پر چڑھانا، متحازناً اسم فاعل ہے تحازن اپنے آپ کو غمگین ظاہر کرنا، معاویہ دیکھو ص۱۲۰۔

تشریح اصمعی نے بیان کیا ہے کہ ایک بصری بڑا ہی شریر اور بدزبان تھا جو اپنے ہمسایوں کو تکلیف پہنچاتا اور انکی آبروریزی کرتا رہتا تھا ایک شخص نے اس کو سمجھایا اور کہا کیا بات ہے تیرے پڑوسی تیری شکایت کرتے رہتے ہیں، اس نے کہا وہ مجھ سے جلتے ہیں، اس نے پوچھا: کس بات پر؟ اس نے کہا: اسی بات پر یہانتک کہ میرے سولی دیئے جانے پر، اس نے پوچھا: یہ کیسے؟ اس نے کہا: میرے ساتھ آ، پس وہ اس کے ساتھ اپنے پڑوسیوں کے ہاں جا کر غمگین ہو کر بیٹھ گیا لوگوں نے پوچھا تجھے کیا ہوا؟ اس نے کہا آج رات معاویہ کا خط آیا جس میں لکھا ہے کہ مجھ کو اور مالک بن منذر اور فلاں فلاں اشراف اہل بصرہ کو سولی دی جائیگی پس سب لوگ اس پر ٹوٹ پڑے اور کہنے لگے: دشمن خدا: تو ان کے ساتھ سولی دیا جائیگا حالانکہ تجھ میں کوئی شرافت و بزرگی نہیں ہے پس وہ واعظ کی طرف متوجہ ہو کر بولا: دیکھا آپنے! سولی دیئے جانے پر بھی مجھ سے جلتے ہیں اگر کوئی بھلائی کی بات ہوتی تو نہ معلوم ان کا کیا حال ہوتا:۔

کل العداوۃ قد ترجی ازالتہا ❁ الا عداوۃ من اعداک من حسد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حُبُّ الجہاد فی سبیل اللہ تعالیٰ

راہِ خدا میں شوقِ جہاد

یارب اِنّ جہادی عنبر منقطع ❁ فکلّ ارضک لی ثغرٌ و طرطوس

عن اشیاخ من بنی سلمۃ ان عمرو بن الجموح کان رجلا اعرج شدیدا لعرج، وکان لہ بنون اربعۃ مثل الاسد، یشھدون مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المشاھد، فلما کان یوم احد اراد واحبسہ وقالوا لہ: ان اللہ عزوجل قد عذرک، فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، فقال: ان بنی یریدون ان یحبسونی عن ھذا الوجہ والخروج معک فیہ، فواللہ انی لارجو ان اطأ بعرجتی ھذہ فی الجنۃ، فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اما انت، فقد عذرک اللہ، فلا جہاد علیک، وقال لبنیہ: ما علیکم ان لا تمنعوہ، لعل اللہ ان یرزقہ الشھادۃ، فخرج معہ، فقتل یوم احد

حل لغات العرج لنگڑاہٹ۔ بنون ج ابن المشاھد میدانِ جنگ الوجہ بزرگی و منزلت۔ اطأ۔ وطی پیر سے روندنا۔ **تشریح** بنی سلمہ کے شیوخ سے مروی ہے کہ حضرت عمرو بن جموح ایک غیر معمولی لنگڑے شخص تھے اور ان کے چار بیٹے شیر ببر بہادر تھے جو اکثر حضورؐ کے ساتھ لڑائیوں میں شرکت کرتے تھے۔ غزوۂ احد میں (عمرو بن جموح کو شوق پیدا ہوا کہ میں بھی جاؤں مگر ان کے بیٹوں نے ان کو روکنا چاہا اور کہنے لگے کہ (لنگڑے پن کی وجہ سے) اللہ نے آپکو معذور قرار دیا ہے پس تب حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ میرے بیٹے مجھے اس منزلت عظمیٰ یعنی آپکے ساتھ غزوۂ احد میں جانے سے روکنا چاہتے ہیں اور میری آرزو ہے کہ اپنے لنگڑے پاؤں سے جنت میں چلوں پھروں۔ چوں شہید عشق در دنیا و عقبیٰ سرخ روست ❁ اے خوش آنساعت کہ ما را کشتہ زیبد میداں برند

حضورؐ نے ارشاد فرمایا: اللہ نے تم کو معذور کیا ہے اس لئے تم پر جہاد ضروری نہیں اور ان کے بیٹوں سے فرمایا کہ تم کو روکنے کی بھی ضرورت نہیں ہو سکتی ہے اللہ تعالیٰ انکو شہادت نصیب فرمادے۔ چنانچہ عمرو جنگ احد میں تشریف لے گئے اور شہید ہو گئے۔

از عشق دم مزن چوں نکشتی شہید عشق ❁ دعوائے ایں مقام درست از شہادت است

العقوق

والدین کی نافرمانی

عن عبد اللہ بن ابی اوفی قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ: ان ھھنا غلاما قد احتضر، فیقال لہ: قل لا الٰہ الا اللہ، فلا یستطیع ان یقولھا، قال الیس کان یقولھا فی حیاتہ، قالوا: بلی، قال: فما منعہ منھا عند موتہ! فنھض

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونہضنا معہ حتی اتی الغلام فقال یا غلام قل: لا الہ الا اللہ، قال: لا استطیع ان اقولہ، قال: لم؟ قال: لعقوق والدتی قال: اھی حیۃ؟ قال نعم، قال: ارسلوا الیھا، فجاءتہ، فقال لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ابنک ھذا؟ قالت: نعم قال: ارأیت لو ان نارا أججت، فقیل لک: ان لم تشفعی فیہ قذفناہ فی ھذہ النار فقالت: اذا کنت اشفع لہ، قال: فاشھدی اللہ، واشھدینا بانک رضیت عنہ، فقالت: قد رضیت عن ابنی، قال یا غلام! قل لا الہ الا اللہ، فقال: لا الہ الا اللہ، فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحمد للہ الذی انقذہ بی من النار

حل لغات العقوق والدین کی نافرمانی، عاق: نافرمان، عبداللہ بن ابی اوفی علقمہ بن حارث اسلمی صحابی ہیں اور صحابی زادہ ہیں غزوہ حنین، فتح خیبر، حدیبیہ، بیعت الرضوان وغیرہ میں حضورؐ کیساتھ شریک رہے، حضورؐ کی وفات کے بعد کوفہ میں سکونت اختیار کر لی تھی وہیں ۸۶ھ یا ۸۷ھ میں وفات ہوئی آپ آخر عمر میں نابینا ہو گئے تھے کوفہ کے رہنے والے صحابہ میں سب کے بعد انہی کی وفات ہوئی ہے۔ احتضر: المریض قریب المرگ ہونا، أججت: أُجّ۔ النار بھڑکانا، قذفناہ (ض) قذفا: پھینکنا، ڈالنا، القذہ وانقذہ (ان) انقذا: نجات دینا۔

تشریح:۔ عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! ایک نوجوان (علقمہ) قریب المرگ ہے اس سے کہا جاتا ہے کہ لا الہ الا اللہ پڑھ تو وہ نہیں پڑھ پاتا، آپنے فرمایا کیا وہ اس کلمہ کو اپنی زندگی میں نہیں پڑھتا تھا؟ لوگوں نے عرض کیا پڑھتا تھا۔ آپنے فرمایا: پھر موت کے وقت اس کے پڑھنے سے کونسی چیز مانع ہے پس آنحضرتؐ اٹھے اور ہم بھی آپکے ساتھ اٹھے، آپنے (اس نوجوان کے پاس تشریف لا کر) فرمایا: کہہ لا الہ الا اللہ، اس نے کہا: میں نہیں کہہ سکتا یعنی زبان سے نہیں نکلتا، آپنے فرمایا: کیوں نہیں نکلتا، اس نے کہا والدہ کی نافرمانی کیوجہ سے، آپنے دریافت کیا: اس کی ماں زندہ ہے؟ لوگوں نے کہا: زندہ ہے، آپنے فرمایا: کسی کو اس کے پاس بھیجو، پس اسکی ماں حاضر خدمت ہوئی، آپنے فرمایا: یہ تیرا بیٹا ہے؟ اس نے کہا ہاں، آپنے فرمایا: بتا اگر آگ سلگائی جائے اور تجھ سے کہا جائے کہ اگر تو سفارش نہ کرے گی تو ہم اس کو آگ میں ڈال دیں گے (ایسی حالت میں تو سفارش کریگی یا نہیں؟) اس نے کہا ضرور سفارش کروں گی۔ آپنے فرمایا: تو اللہ کو اور مجھ کو گواہ بنا کہ تو اسے راضی ہو گئی، اس نے کہا: میں اپنے بیٹے سے راضی ہوں، تب آپنے اس نے سے فرمایا: کہہ لا الہ الا اللہ، اس نے فوراً کہا: لا الہ الا اللہ، آپنے فرمایا: شکر ہے خدا کا جس نے اس کو میری وجہ سے آگ سے نجات دے دی

ختامہ مسک

اس کا خاتمہ مشک (جیسا) ہے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (۱) مَا تَعُدُّوْنَ الصُّرْعَۃَ فِیْکُمْ؟ قَالُوْا: اَلَّذِیْ لَا یَصْرَعُہُ الرِّجَالُ، قَالَ: لَا وَلٰکِنَّہُ الَّذِیْ یَمْلِکُ نَفْسَہُ عِنْدَ الْغَضَبِ (۲) لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ الْجَوَّاظُ وَلَا الْجَعْظَرِیُّ (۳) اَلرَّجُلُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِہٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُّخَالِلُ ۔

حل لغات ختام ہر وہ چیز جس سے مہر لگائی جائے۔ ختم: ختم کرنا، الصرعۃ بہت پچھاڑنے والا، جواظ متکبر، اجلد، کھدورا، الجعظری بدخلق۔

(۱) الجواظ المختال وقیل الجموع المنوع وقیل الصیاح المہذار والجعظری الفظ الغلیظ وقیل القصیر السمین بالیس عندہ ۱۲ سیمی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشریح:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے دریافت کیا تم پہلوان کس کو سمجھتے ہو؟ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ جس کو لوگ نہ پچھاڑ سکیں۔ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ پہلوان وہی شخص ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے (صحیحین عن ابی ہریرہؓ) (۲) متکبر اللہ بدخلق جنت میں نہیں جائے گا (ابوداؤد، بیہقی، صاحب جامع الاصول عن حارثہ بن وہبؓ) (۳) آدمی اپنے دوست کے طریقہ پر ہوتا ہے پس غور سے دیکھ لینا چاہیئے کہ کس سے دوستی کرے اور کس سے نہ کرے (احمد، ترمذی، ابوداؤد، بیہقی عن ابی ہریرۃ)

(۴) مِن أشرِّ الناس ذو الوجهين الذي يأتي هؤلاء بوجه وهؤلاء بوجه (۵) إنّ من أربى الربى الاستطالة في عرض المسلم بغير حق (۶) إياكم والحسد فإنّ الحسد يأكل الحسنات كما تأكل النارُ الحطبَ. (۷) كبرت خيانة أن تحدث أخاك حديثا هو لك به مُصدّق وأنت له به كاذب (۸) ويلٌ للذي يُحدّث فيكذب ليضحك به القومُ ويلٌ له ويلٌ له. (۹) قال إذا وعد الرجلُ أخاه ومن نيته أن يفي له فلم يف ولم يجئ للميعاد فلا إثم عليه. (۱۰) إذا تثاءب أحدُكم فليمسك على فيه فإن الشيطان يدخل (۱۱) خمسٌ يجبُ للمسلم على أخيه ردُّ السلام وتشميتُ العاطس وإجابةُ الدعوة وعيادةُ المريض واتباعُ الجنازة

حل لغات: ذو الوجہین دورخا، دوغلا، ربی زیادتی، سود، الاستطالۃ بدنامی کی شہرت دینا۔ الحطب لکڑی۔ ویل ہلاکت، بربادی۔ یفی (ض) وفاء۔ بالعہد وعدہ پورا کرنا۔ اثم گناہ، تثاءب جمائی لینا۔ تشمیت چھینک کا جواب دینا۔ تشریح:

(۴) قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے بُرا شخص دورخا (دوغلا) ہوگا جو اس کے منہ پر اس کی اور اس کے منہ پر اس کی کہنے والا ہو۔ (ترمذی عن ابی ہریرۃ) (۵) بدترین سود مسلمان کی عزت و آبرو میں ناحق بدزبانی کرنا ہے (ابوداؤد، بیہقی)

(۶) حسد سے بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھالیتا ہے جیسے آگ لکڑی کو (ابوداؤد عن ابی ہریرۃ)

(۷) بڑی خیانت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی سے ایسی بات کہے کہ وہ تجھے اس میں سچا سمجھتا ہے اور تو اس میں جھوٹا ہے (مسلم عن ابی سعید الخدری)

(۸) ہلاکت ہے اس کیلئے جو لوگوں کو ہنسانے کیلئے بات کرتا ہے اور اس میں جھوٹ بولتا ہے اس کیلئے ہلاکت ہے اس کیلئے ہلاکت ہے (ترمذی، ابوداؤد، احمد، دارمی عن بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ)

(۹) جب کوئی آدمی وعدہ کرے اور اس کی نیت وعدہ پورا کرنے کی ہو مگر وہ (کسی وجہ سے) پورا نہ کر سکے تو اس پر کچھ گناہ نہیں (ترمذی، ابوداؤد عن زید بن ارقم)

(۱۰) جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو اسے چاہیئے کہ منہ پر ہاتھ رکھ لے کیونکہ شیطان منہ میں داخل ہو جاتا ہے (مسلم عن ابی سعید الخدریؓ)

(۱۱) ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں ۱ سلام کا جواب دینا ۲ بیمار کی عیادت کرنا ۳ جنازہ کے پیچھے چلنا (۴) اس کی دعوت کو قبول کرنا ۵ چھینک کا جواب دینا۔ (صحیحین عن ابی ہریرۃ)

(۱۲) مَن بات على ظهر بيت ليس عليه حجارٌ فقد برئت منه الذمة. (۱۳) قال مَن استعاذ

عه قال النووي "رياض الصالحين" اسناده صحيح ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باللہ فاعیذوہ ومن سألکم بوجہ اللہ فاعطوہ

(۱۴) والذی نفسی بیدہ لا تدخلوا الجنۃ حتی تؤمنوا ولا تؤمنوا حتی تحابوا افلا ادلکم علی امر اذا فعلتموہ تحاببتم افشوا السلام بینکم۔ (۱۵) من احب ان یمثل لہ الرجال قیاما فلیتبوأ مقعدہ من النار (۱۶) لا تترکوا النار فی بیوتکم حین تنامون (۱۷) ان اولی الناس باللہ تعالیٰ من بدأھم بالسلام۔ (۱۸) الایمن فالایمن (۱۹) اکرموا الخبز (۲۰) الصبر رضا (۲۱) الصوم جنۃ (۲۲) الفخذ عورۃ (۲۳) لا تتمنوا الموت (۲۴) الزم بیتک (۲۵) العدۃ دین (۲۶) الدین النصیحۃ (۲۷) قید وتوکل (۲۸) ید اللہ مع الجماعۃ (۲۹) المرء مع من احب (۳۰) الید العلیا خیر من الید السفلیٰ (۳۱) لا تکذبوا علیّ فانہ من کذب علیّ یلج النار (۳۲) من تعلم علما لغیر اللہ او اراد بہ غیر اللہ فلیتبوأ مقعدہ من النار۔

حل لغات: یمثل (ک، ن) ممثولا بین یدی فلان کسی کے سامنے کھڑا ہونا۔ فلیتبوأ تبوأ۔ المکان اقامت کرنا۔ مقعد بیٹھنے کی جگہ جو مقاعد۔ جنۃ ڈھال۔ الفخذ ران۔ العدۃ وعدہ۔ دین قرض ولوجا داخل ہونا۔ **تشریح:**

(۱۲) جو شخص بے منڈیر کی چھت پر سوئے اس کی کوئی ذمہ داری نہیں۔ (۱۳) جو شخص اللہ کا واسطہ دے کر پناہ چاہے اس کو پناہ دو اور جو شخص اللہ کا واسطہ دے کر سوال کرے اس کا سوال پورا کرو (ابوداؤد، نسائی۔ احمد عن ابن عمر)

(۱۴) اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک کہ مومن نہ ہو اور مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ آپس میں محبت نہ رکھو، تو کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتادوں جس پر عمل کرنے سے ایک دوسرے کے دوست بن جاؤ گے، آپس میں سلام کو رواج دو۔ (مسلم، ترمذی عن ابی ہریرۃ)

سلامت من دل خستہ در سلام تو باشد ❁ نہ بے سعادت اگر دولت سلام تو یابم

(۱۵) جس کو اس بات سے خوشی ہو کہ لوگ بت کی طرح اس کیلئے کھڑے رہیں اسے اپنی دوزخ کی نشست گاہ ٹھیک کرلینی چاہیئے (ترمذی، ابوداؤد عن معاویہ بن ابی سفیان بلفظ من سرہ الخ) (۱۶) سوتے وقت گھروں میں آگ سلگتی مت چھوڑو۔ (شیخین عن ابن عمر) (۱۷) لوگوں میں دوسروں کی بہ نسبت اللہ کے نزدیک زیادہ مقرب وہ ہے جو پہلے سلام کرے (ترمذی ابوداؤد، احمد عن ابی امامہ) (۱۸) ابتداء دائیں جانب سے ہونی چاہیئے (قطعۃ من حدیث الشیخین عن انس بن مالک) (۱۹) روٹی کا احترام کرو (طبرانی) (۲۰) صبر خوشنودی ہے۔ (۲۱) روزہ ڈھال ہے (قطعۃ من حدیث طویل للشیخین عن ابی ہریرۃ) (۲۲) ران ستر ہے، یعنی شرم گاہ میں داخل ہے کہ جس طرح شرمگاہ کا ڈھکنا ضروری ہے اور واجب ہے اسی طرح ران کا ڈھکنا ضروری ہے (ترمذی ابوداؤد عن جرہد بن خویلد) (۲۳) موت کی تمنا نہ کرو (احمد عن جابرؓ) (۲۴) اپنے گھر کو لازم پکڑ (قطعۃ من حدیث للترمذی عن عبداللہ بن عمرو بن العاص) (۲۵) عدہ قرضہ ہے یعنی قرضہ کی طرح وعدہ کا پورا کرنا ضروری ہے (ابونعیم فی الحلیہ) (۲۶) دین خیر خواہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے (مسلم عن تمیم الداری) (۲۷) باندھ اور بھروسہ کر (یعنی اسباب مہیا کر کے نتیجہ میں اللہ پر اعتماد چاہیئے (۲۸) اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے (ترمذی عن ابن عباس) (۲۹) آدمی اس کے ساتھ ہے جس سے اس نے محبت کی (ترمذی عن انس وصفوان) (۳۰) اوپر کا ہاتھ نیچے ہاتھ سے اچھا ہوتا ہے یعنی دینے والا ہاتھ مانگنے والے ہاتھ سے اچھا ہوتا ہے (قطعۃ من حدیث الشیخین عن حکیم بن حزام) (۳۱) مجھ پر جھوٹ مت لگاؤ (یعنی بلا سوچے سمجھے اور تحقیق کئے بغیر کسی قول و فعل کو میری طرف منسوب نہ کرو) اس لئے کہ جس نے مجھ پر جھوٹ کہا اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے (ترمذی عن علی ابن طالب) (۳۲) جس نے اللہ تعالیٰ (کی رضا جوئی) کے علاوہ کسی اور غرض سے علم حاصل کیا یا اس سے اللہ (کی رضا جوئی) کے علاوہ کسی اور چیز کا ارادہ کیا تو اسے اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لینا چاہیئے (ترمذی عن ابن عمر)

(۳۳) مَن خرجَ فی طلب العلم فھو فی سبیل اللہ حتی یَرجع (۳۴) بینَ عہ الکفرِ و الایمانِ ترکُ الصلوٰۃ (۳۵) لا یؤمن احدُکم حتی یحبّ لاخیہ ما یحب لنفسہ (۳۶) لیس الغنی عن کثرۃ العرض ولٰکن الغنی غنی النفس (۳۷) نعمتان مغبون فیھما کثیرٌ من الناس الصحۃ والفراغ (۳۸) مَن اھانَ سلطانَ اللہ فی الارض اھانہ اللہ۔ (۳۹) الدالُّ علی الخیر کفاعِلہ (۴۰) کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم بردِ قلبی بالثلجِ والبَردِ والماءِ البارد اللھم نَقّ قلبی من الخطایا کما نقّیت الثوب الابیض من الدنس ؛

حل لغات: العرض سامان، مغبون دھوکا دیا ہوا، الثلج برف، الدنس میل کچیل :۔ **تشریح :۔**

(۳۳) جو شخص علم کی طلب میں نکلا وہ واپس ہونے تک اللہ کیلئے جہاد میں ہے (ترمذی، دارمی عن انس بن مالک) (۳۴) کفر اور ایمان کے درمیان (حد فاصل) نماز کا ترک کرنا ہے (ترمذی عن جابر) (۳۵) تم میں سے کوئی مومن نہ ہوگا جب تک کہ اپنے بھائی کیلئے بھی وہ نہ چاہے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (ترمذی عن انس)

(۳۶) امیری مال و دولت کی زیادتی کا نام نہیں بلکہ اصل امیری دل کی امیری ہے " تونگری بدل است نہ بمال " غنا کہتے ہیں بے نیازی کو اگر کسی کے پاس کثیر مال و دولت ہو لیکن دل حریص سے نہ ہو تو وہ غنی نہیں ہے غنی وہ ہے جس کا دل غنی ہو۔ (صحیحین، ترمذی عن ابی ہریرۃ) (۳۷) دو نعمتیں ایسی ہیں جن سے لوگ گھاٹے میں ہیں تندرستی اور فارغ البالی، یعنی بہت کم لوگ ان نعمتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ (بخاری، ترمذی عن ابن عباس) (۳۸) جس نے اللہ کے زمین والے بادشاہ کی توہین کی اللہ نے اس کی توہین کی (قطعۃ حدیث للترمذی عن ابی بکرۃ) (۳۹) بھلائی کا پتہ دینے والا ایسا ہے جیسا کہ بھلائی کرنے والا، یعنی جس نے کسی مسلمان کی دوسرے مسلمان سے کہہ کر مدد کرادی وہ ایسا ہے جیسے خود مدد کی (قطعۃ حدیث للترمذی عن انس بن مالک) (۴۰) اے اللہ! تو میرا دل برف والے اور ٹھنڈے پانی سے ٹھنڈا کر دے، اے اللہ تو میرا دل گناہوں سے پاک صاف کر دے جس طرح تو نے سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کیا ہے (ترمذی عن عبداللہ بن ابی اوفی)

محمد حنیف گنگوہی

عہ رواہ الترمذی عن جابر ورواہ احمد ومسلم بلفظ "بین الرجل وبین الشرک اھ" ابوداؤد والنسائی ولفظھما لیس بین العبد وبین الکفر الا ترک الصلوۃ وابن ماجہ ولفظ بین العبد وبین الکفر ترک الصلوۃ ۱۲ ۳۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الباب الثانی فی النظم

الشیخ عمر بن الوردی رحمہ اللہ تعالیٰ

اتق اللہ فتقوی اللہ ما ... جاورت قلب امرئ الا وصل
انما من یتقی اللہ البطل ... صدق الشرع ولا ترکن الی
حارت الافکار فی قدرۃ من ... قد ھدانا سبلنا عز وجل
فل من جیش وافنی من دول ... این نمرود وکنعان ومن
این عاد واین فرعون ومن ... رفع الاھرام من یسمع یخل
ھلک الکل ولم تغن الحیل ... این ارباب الحجا اھل التقی
لیس من یقطع طرقا باطلا ... رجل یرصد فی اللیل زحل
کتب الموت علی الخلق فکم ... ملک الارض وولی وعزل
این من سادوا وشادوا وابنوا ... این اھل العلم والقوم الاول
سیعید اللہ کلا منھم ... ویجزی فاعلا ما قد فعل

حل لغات البطل بہادر، پہلوان ج ابطال لاترکن (ن س) رکونا۔ الیہ مائل ہونا، بھروسہ کرنا۔ یرصد (ن) رصدا، گھات میں بیٹھنا، زحل ایک سیارہ ہے حارت (س) حیرۃ حیرانی ہونا۔ فل (ن) فلا۔ القوم شکست دینا، دول جمع دولۃ الاھرام ج ہرم مخروطی شکل کی عمارت جس کی کرسی مثلث یا مربع یا بہت اضلاع والی ہو، اسی سے اہرام مصر ہے جو اس لئے بنائے گئے تھے تاکہ بادشاہوں کے مدفن کا کام دیں،

نہایت سنگین اور مضبوط عمارتیں ہیں علامہ ابوالفرج جوزی نے کتاب "سلوۃ الاحزان" میں لکھا ہے کہ ان میں سے ہر ایک کی بلندی چار سو ذراع ہے جو رخام و مرمر سے بنائی گئی ہیں ان میں لکھا ہے کہ یہ ہم نے اپنی طاقت سے بنائی ہیں سو جس شخص کو اپنی قوت کا دعوی ہو وہ ان کو توڑ کر ہی دکھا دے حالانکہ بنانے کی نسبت توڑنا آسان ہے، ابن المنادی کہتے ہیں کہ ہم کو یہ بات پہنچی ہے کہ لوگوں نے کئی بار پوری دنیا کی آمدنی کا اندازہ لگایا لیکن یہی ظاہر ہوا کہ ان عمارتوں کے منہدم کرنے کے لئے پوری دنیا کی آمدنی بھی ناکافی ہے، کہتے ہیں کہ جب مامون الرشید مصر پہنچا تو اس نے ایک ہرم میں سوراخ کرنے کا حکم کیا۔ اور انتہائی جانفشانی اور زر کثیر صرف کرنے کے بعد سوراخ کیا گیا دیکھا تو اس کے اندر بہت بڑی مسافت ہے جس کو طے کرنا دشوار ہے نیز اس کے دہانہ پر ایک مکان دعما جس کی ہر ضلع کی پیمائش آٹھ ذراع تھی اور اس کے درمیان میں ایک نہایت مضبوط حوض تھی یہ دیکھ کر مامون باقی اہرام کھدوانے سے عاجز رہ گیا، یہ بھی منقول ہے کہ ہرمس اول اخنوخ یعنی حضرت ادریس نے کوا لک کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حالات سے وقوع طوفان پر استدلال کیا اور اہرام کی تعمیر کا حکم کیا تھا مدت تعمیر کل چھ ماہ تھی اور اس کے اندر مکتوب تھا کہ ہمارے بعد میں آنے والوں سے کہو کہ کوئی ان کو چھ سو سال کے عرصہ میں منہدم ہی کر دکھائے، حالانکہ بنانے کے مقابلہ میں گرانا آسان تر ہے، اہرام مصر کی بابت اقبال نے کہا تھا ؎

اہرام کی عظمت سے نگوں سار ہیں افلاک ❊ کس ہاتھ نے کھینچی ابدیت کی یہ تصویر

سادوا (ن) سیدودۃ، سیادۃ شریف ہونا، شادوا (ض) شیدا۔ البناء عمارت کو بلند کرنا، الجا عقل جو احجاء

تشریح

(۱) اللہ سے ڈر کیونکہ اللہ کا خوف جس کے دل میں پیدا ہو گیا وہی اپنے ہر مقصد میں کامیاب ہوتا ہے۔
(۲) راہزن (ڈاکو) بہادر نہیں بہادر وہ ہے جو اللہ سے ڈرتا ہے (۳) شریعت کی ہر بات کی تصدیق کر اور کسی ایسے شخص کی جانب مائل نہ ہو جو رات میں زحل ستارہ کی گھات میں رہتا ہے۔ (۴) عقلیں حیران ہیں اس ذات عالی کی قدرت میں جس نے ہماری رہنمائی کی ہے (۵) اس نے مخلوق کی موت کا فیصلہ کر دیا پس کتنے ہی لشکروں کو شکست دیدی اور کتنی ہی سلطنتوں کو ختم کر دیا ہے۔
(۶) نمرود و کنعان اور ہر وہ شخص کہاں ہے جو روئے زمین پر حکومت کرتا اور کسی کو حاکم بناتا اور کسی کو معزول کرتا تھا۔
(۷) عاد اور فرعون اور ہر وہ لوگ کہاں گئے جنہوں نے "اہرام مصر" تعمیر کئے تھے جو ان کے متعلق سنے گا بس خیال ہی قائم کرے گا۔
(۸) سرداران قوم اور اونچی اونچی تعمیریں کرنیوالے کہاں گئے سب ختم ہو گئے اور کوئی تدبیر ان کے کام نہیں آئی۔
(۹) ارباب عقل اور اصحاب فضل اہل علم اور پہلے لوگ کہاں ہیں؟
(۱۰) خداوند تعالیٰ ان سب کو دوبارہ زندہ کرے گا اور جس نے جو کچھ کیا ہے اس کا بدلہ دیگا!

الشیخ تقی الدین ابی بکر علی الحموی

من عرف اللہ ازال التہمہ	وقال کل فعلہ للحکمۃ	من انکر القضاء فھو مشرک
ان القضاء بالعباد املک	ونحن لا نشرک باللہ ولا	تفنط من رحمتہ اذ نبتلی
عار علینا وقبیح ذکر	ان نجعل الکفر مکان الشکر	ولیس فی العالم ظلم جار
اذ کان ما یجری بامر الباری	واسعد العالم عند اللہ	من ساعد الناس بفضل الجاہ
ومن اغاث البائس الملھوفا	اغاثہ اللہ اذا اخیفا	ان الحظیم یدفع العظیم
کما الجسیم یحمل الجسیم	فان من خلائق الکرام رحمۃ ذی البلاء والاسقام	
وان من شرائط العلو	العطف فی البؤس علی العدو	قد قضت العقول ان الشفقۃ
علی العدو والصدیق صدقہ	وقد علمت واللبیب یعلم	بالطبع لا یرحم من لا یرحم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فالمرء لا یدری متی یُمتحن	فانه فی دهره مرتهن	وان نجا الیوم فما ینجو غدا
لا یامن الآفات الا ذو الردی	لا تغترر بالحفظ والسلامة	فانما الحیوة کالمدامة
وان من خص اللئیم بالندی	وجدته کمن یُرتی اسدا	ولیس فی طبع اللئیم شکر
ولیس فی اصل الدنی نصر	وان من الزمه وکلفه	ضد الذی فی طبعه ما انصفه

حل لغات: لا تقنط (س) قنطاً (ض ن) قنوطاً (ک) قنطة مایوس ہونا ص قانط، قنوط، الکفر ناشکری، اغاث، اغاثة مدد کرنا، البائس سخت ضرورت مند، الملهوف غمگین جس کا مال ضائع ہوگیا ہو، فریاد کرنیوالا مظلوم، السقام جسم بیماری، لا تغترر اغترارا دھوکا کھانا، المدامة شراب، الدنی کمینہ۔ **تشریح:**

(۱) جس نے اللہ کی معرفت حاصل کرلی وہ الزام سے باز آیا اور اس کے ہر فعل کے مبنی بر حکمت ہونیکا اقرار کرلیا (۲) منکر قضاء وقدر کافر ہے بیشک اللہ کی قضاء وقدر سب بندوں پر حاوی ہے (۳) ہم کسی کو اللہ کا شریک نہیں مانتے اور نہ مصیبت کے وقت اس کی رحمت سے ناامید ہوتے ہیں (۴) بڑی شرم کی بات ہے اور ناقابل ذکر ہے کہ ہم بجائے شکر کے ناشکری کریں۔ (۵) دنیا میں ظلم رہا نہیں ہوگیونکہ جو کچھ ہو رہا ہے اللہ کے حکم سے ہو رہا ہے (۶) عنداللہ سب سے زیادہ سعید وہ شخص ہے جو ترقی جہاد کے ذریعہ لوگوں کا معاون ہو۔ (۷) جو شخص محتاج اور مظلوم کی اعانت کریگا اللہ گھبراہٹ کیوقت یعنی قیامت کے دن اس کی مدد کرے گا۔ (۸) بیشک بڑا آدمی بڑی بڑی مصیبتیں دور کرتا ہے جیسے طاقتور آدمی بھاری سے بھاری بوجھ اٹھاتا ہے (۹) بیشک مصیبت زدہ اور بیمار دن بھر کراہنا شریف لوگوں کا شیوہ ہے (۱۰) بوقت ضرورت دشمن کیساتھ مہربانی کرنا علو ہمت کیلئے شرط ہے۔ (۱۱) عقل کا فیصلہ ہے کہ دوست اور دشمن ہر دو پر شفقت کرنا صدقہ جیسا ہے۔ (۱۲) یاد رکھ ہر صاحب عقل فطرۃً جانتا ہے کہ جو دوسرے پر رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا (۱۳) آدمی کو کیا خبر کہ وہ کب مبتلائے آزمائش ہوجائے کیونکہ وہ تو گردش زمانہ میں مقید ہے (۱۴) اگر آج بچ گیا تو کل نہیں بچ سکتا، بیشک ہلاک ہونیوالا ہی ہلاکت سے مطمئن ہوتا ہے۔

(۱۵) عافیت اور سلامتی سے دھوکہ نہ کھا کیونکہ زندگی مثل شراب ہے۔

(۱۶) جو شخص کمینہ کو سخاوت کے ساتھ مخصوص کرلے وہ ایسا ہے جیسے کوئی شیر کی پرورش کر رہا ہے۔

(۱۷) کمینہ کی طبیعت میں شکر گذاری اور خسیس کی ذات میں ہمدردی نہیں ہوتی۔

(۱۸) پس جس شخص نے کمینہ کو اس کی طبیعت کے خلاف شئی پر مجبور کیا اس نے اس کے ساتھ ناانصافی کی۔

ولبعضهم

یا رب خذ بیدی ما قد دفعت له	فلست منه علی ورد ولا صدر الامر ما انت رائیه وعاملة
وقد عتبت ولا عتب علی القدر	من یکشف السوء الا انت یا ربنا ومن یزیل لصعوبة الکدر

تشریح: (۱-۱۱) پروردگار! دستگیری فرما اس امر میں جس سے باز رکھا گیا ہوں کیونکہ میرے پاس اس کی کوئی تدبیر نہیں (۲) امر وہی ہے جس کا تو دیکھنے والا اور بنانے والا ہے اور میں مبتلائے عتاب ہوں لیکن قضاء وقدر پر نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۳۱) اے ہمارے خالق! تیرے سوا کون برائی دور کر سکتا ہے اور کون بری حالت کو اچھی حالت سے بدل سکتا ہے۔

البعض الاکابر

جمیعُ الکُتب یدرکُ من قرأھا ملالٌ او فتورٌ او سآمہ
سوی ھذا الکتاب فان فیہ بدائع لا تملُّ الی القیامہ

حل لغات سآمۃ ملول ہونا، اکتا جانا۔ بدائع جمع بدیعۃ انوکھی چیز۔ **تشریح:**

(۱) جو شخص تمام کتابیں پڑھے گا تو اکتاہٹ اور نقصان پائے گا۔

(۲) سوائے اس کتاب عزیز کے بیشک اسمیں بے شمار عجائبات ہیں جس سے قیامت تک نہ اُکتائے گا۔

مَدح النبیّ المختارؐ

نور الدّین ابو الحسن علیّ بن احمد

قِفا دبایدی النائبات مُصابی وجفنٌ لفیض الدمع فیہ مَصابُ تناءت دیارٌ قد ألفت وجیرۃٌ ودون مرادی ابحرٌ وھضابُ

فھل لی الی عھد الوصال إیابُ وفارقتُ اوطانی ولم ابلغ المُنیٰ ودون مرادی ابحرٌ وھضابُ

مضیٰ زمنی والشیبُ حلّ بمفرقی وابعدُ شیٔ ان یُرَدّ شبابُ اذا مرّ عمرُ المرءِ لیس براجع

وان حلّ شیبٌ لم یُفدہ خضابُ فحلّ حمامُ الشیبِ فی فرقِ لِمّتی وقد طارَ عنھا للشباب غرابُ

وکم عِظۃٍ لی فی الزمان راٰھلہ وبین فوادی والقبول حجابُ فدَع شھوات النفس عنک بمعزل

نعذّبُ اللیالی مقتضاہ عذابُ أُطھّرُ اثوابی وقلبی مدنّس وازعم صدقاً والمقالُ کذابُ

واخشی سھامَ الموت تفجأ غفلۃً وما سار رکبی نحوَ الرسول رکابُ وقلبی معمورٌ بحبّ محمّد

فمالی فی غیر الحجاز طلابُ یحنّ الی اوطانہ کل مسلم نقدّس منھا منزلٌ وجنابُ

فاسعدُ ایامی اذا قیل ھذہ منازل من وادی الحمیٰ قبابُ بجسمی فی مصرٍ وروحی بطیبۃٍ

فللروح عن جسمی ھناک ذہابُ علی مثل ھذا العجز والعمر منقضٍ تشقّ قلوبٌ لا تشقّ ثیابُ

وارجوثوابًا بامتداحی محمّدًا وما کلّ مُثنٍ فی الزمان یُثابُ بہ اخذت من قبل نیرانُ فارسٍ

وحقّ من ظبی الفلاۃِ خطابُ وکم قد سُقی من کفہ الجیش فارتوٰی وکم قد شفی منہ العیونُ رُضابُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فلم تُلهِه دنیاہ عن خوفِ ربّہ	ولا شغلتہ عن رضاہ کعابُ	محمدُ المختارُ اعلی الوری ندًی
واکرمُ مبعوثٍ اتاہ کتابُ	الیک رسول اللہ أنہی مدائحی	وان رجائی راحۃ وثوابُ
اذا قیل مَن تعنی بمدحک کلہ	فانتَ اذا خبرتُ عنہ جوابُ	فلیتک تحلو الحیوۃ مریرۃ
ولیتک ترضی والانامُ غِضابُ	فانتَ اجلُّ العالمین مکانۃ	واکرم مدفون حواہ ترابُ

حل لغات فؤاد دل ج افئدۃ النابات ج نائبۃ مصیبت مُصاب، مصیبت زدہ، جفن پلک ج اجفان، مُصاب مصدر میمی بمعنی بہنا، تنارت بمعنی تباعدت، الفتُ الفۃ، السیت ہجیرۃ ج جار پڑوسی، ایاب، لوٹنا، اوطان جمع وطن، المنی ج منیۃ مراد، ہضاب ج ہضبہ زمین پر پھیلا ہوا پہاڑ مُفرق مانگ ج مفارق، لمّۃ بالوں کی زلف جو کانوں کی لو سے متجاوز ہو، لمم، لمام، مدلس میلا کچیلا، سہام تیر سہم کی جمع ہے، تفجاء، فجاءۃً اچانک آجانا، طلاب مطالبہ، یحن حنینًا مشتاق ہونا، قباب ج قبۃ الفلاۃ جنگل، ارتووا سیراب ہونا، رُضاب چوسا ہوا تھوک، کعاب ابھری ہوئی پستان والی لڑکی، مُریرۃ بمعنی تلخ، غِضاب جمع غضبان۔

تشریح

(۱) میرا دل حوادث زمانہ کی دست درازی سے دردمند ہے اور میری غمناک آنکھ سے آنسو جاری ہیں

(۲) وہ آبادیاں اور پڑوسی بعید ہوگئے جن سے ہمانوس تھا سو کیا زمانہ وصال کی جانب میری واپسی ہوسکے گی۔

(۳) میں آرزوؤں تک نہ پہنچ پایا تھا کہ وطن سے جدا ہوگیا اور میرے مقصد کے درمیان سمندر اور پہاڑ حائل ہوگئے۔

(۴) میرا زمانہ گذر گیا اور بڑھاپا سر پر چھا گیا اور بعید ترین شئی جوانی کی واپسی ہے۔

(۵) آدمی کی عمر گذر جانے کے بعد واپس نہیں آتی اور جب بڑھاپا آجائے تو خضاب کوئی فائدہ نہیں دیتا۔

(۶) میری زلف دراز میں بڑھاپے کا کبوتر آگیا اور جوانی کا کوا اڑ گیا۔

(۷) میرے لئے زمانہ اور اہل زمانہ میں بہت سی نصیحتیں موجود ہیں مگر میرے قلب اور قبول نصیحت کے درمیان پردہ حائل ہے۔

(۸) پس خواہشات نفسانی سے کنارہ کش ہو کر رہ کیونکہ حلاوت شب کا انجام عذاب ہے۔

(۹) میں اپنے کپڑوں کی صفائی میں لگا ہوا ہوں حالانکہ میرا دل گندگی آلود ہے اور میں اس کو حق سمجھ رہا ہوں حالانکہ بات بالکل جھوٹ ہے۔

(۱۰) اور موت کے تیروں کو اندیشناک ہوں کہ دریک غفلت کی حالت میں مجھے نشانہ بنالیں حالانکہ سواریاں مجھ کو حضور کی جانب لیکر بھی نہیں چلیں۔

(۱۱) میرا دل حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سے معمور ہے پس حجاز کے علاوہ میرا کوئی مطلوب نہیں ہے۔

(۱۲) ہر مسلمان منازل حجاز کا مشتاق ہے کیونکہ حجاز کے مکانات اور ان کے صحن مقدس اور بابرکت ہیں (۱۳) میری سعادت کا زمانہ وہ ہوگا جب کہا جائیگا کہ یہ ہیں مدینہ طیبہ کے مکانات اور گنبد خضرا، (۱۴) میرا جسم مصر میں ہے اور روح مدینہ طیبہ میں ہے پس میری روح کے لئے بجائے جسم کے وہیں اقامت گاہ ہے۔ (۱۵) اس جیسی عاجزی وزار سائی پر ایسی حالت میں کہ عمر ختم ہو رہی ہے پڑے ہی نہیں پھاڑے جاسکے بلکہ دل شق ہو رہے ہیں (۱۶) میں حضور کی مدح سرائی سے ثواب کا امیدوار ہوں اور ہر تعریف کرنیوالا زمانہ میں ثواب نہیں دیا جاتا (۱۷) قبل ازیں آپ کی برکت سے فارس کی آگ بجھ گئی اور جنگلی ہرنیوں سے گویائی کا تحقق ہوا (۱۸) بارہا آپ کے دست مبارک سے لشکر کو پانی پلایا گیا یہاں تک کہ وہ سیراب ہوگئے اور کتنی ہی مرتبہ آپ کے لعاب دہن نے آنکھوں کو شفا بخشی (۱۹) پس نماز پڑھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دنیا نے اللہ کے خوف سے غافل بنایا اور نہ دو شیزاؤں نے رضائے باری سے باز رکھا۔ (۲۰) محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کے برگزیدہ اور جود و سخا میں تمام مخلوق سے عالی تر اور ہر صاحب کتاب نبی سے اعلیٰ و اشرف ہیں (۲۱) اے اللہ کے رسولؐ! آپ ہی کی جناب میں اپنی تعریفیں پہنچا رہا ہوں اور اس کے ذریعے سکون خاطر اور حصول ثواب میری آرزو ہے۔ (۲۲) جب مجھ کو دریافت کیا جائیگا کہ اپنی تمام تعریفات تیری کون ذات فراد ہے تو آپ ہی اس کا جواب ہونگے (۲۳) پس کاش کہ آپ شیریں زبان حالانکہ زندگی کتنی ہی تلخ ہو اور کاش آپ خوش رہیں جبکہ دنیا ناخوش رہے (۲۴) آپ سارے جہاں میں سب سے مقدم مرتبہ اور قبر میں مدفون ہونیوالوں میں جنکو مٹی نے اپنے اندر لیا ہے سب سے بزرگ ہیں

وقال حسّان یمدح النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم

وَاَحسَنَ منكَ لم ترقطّ عينی	وَاَجمَلَ منكَ لم تلد النساءُ
خُلِقتَ مُبَرَّأً من كلِّ عيبٍ	كانّكَ قد خُلِقتَ كما تشاءُ

(۱) آپؐ سے زیادہ حسین نہ کبھی میری آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی عورت نے جنا (۲) آپ جملہ عیوب سے پاک صاف گویا اپنی منشاء کے مطابق پیدا کئے گئے ہیں

ولبعضهم

المرتمی فی دجیً والمبتلی بعمیً	والملتظی بصدیً والمحتوی دیناً
یاتون سُدَّتَہ من کلِ ناحیۃٍ	ویستفیدون من نعمائہ عینا

حل لغات: المرتمی ارتماء سے مفعول ہے پھینکا جانا، دجیً تاریکی، الملتظی التظاء سے مفعول ہے بھڑکنا، صدیً پیاس، المحتوی احتواء سے مفعول ہے جمع کرنا، سدہ، چوکھٹ، عین آنکھ، آفتاب، چشمہ، نقدی (سونا چاندی) **تشریح:۔** (۱) تاریکی میں پڑے ہوئے، نابینائی میں مبتلا، پیاس کی آگ میں جلے ہوئے، قرض میں گھرے ہوئے۔
(۲) چاروں طرف سے آپ ہی کی چوکھٹ پر آتے ہیں اور آپکی نعمتوں سے مستفیض ہوتے ہیں۔

الاقتداء بالنبیّ (فداہ ابی وامّی)

ابو حیّان

اما اِنّہ لو لا ثلثٌ اُحبّہا	تمنّیتُ اَنّی لا اُعَدُّ من الاحیا
فمنہا رجائی اَن اَفوزَ بتوبۃٍ	تُکفِّرُ لی ذنبًا وتُنجِحُ لی سعیا
ومنہن صونی النفسَ عن کلِ جاہلٍ	لئیمٍ فلا امشی الی بابہ مشیا
ومنہن اخذی بالحدیث اذا الوریٰ	نسوا سُنّۃَ المختارِ واتبعوا الرایا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اترك نصًّا للرسول وتقتدي	بشخص لقد بدلت بالرشد الغيا

تشریح (۱) اگر تین چیزیں نہ ہوتیں جو مجھے محبوب ہیں تو میں اسکی تمنا کرتا کہ میں زندوں میں سے شمار نہ کیا جاؤں یعنی مر جاؤں۔
(۲) میری آرزو ہے کہ توبہ میں ایسا کامیاب ہوں کہ جو میرے گناہوں کا کفارہ اور اعمال صالحہ کی سعی میں میری معاون ہو۔
(۳) اپنے نفس کو ہر جاہل کینہ سے بچائے رکھنا کہ میں اس کے دروازہ پر بھی ہرگز نہیں جاتا۔
(۴) میرا حدیث کی تابعداری کرنا جب کہ لوگ سنت نبویہ کو چھوڑ کر اپنی اپنی رائے پر چلنے لگے
(۵) کیا تو زمان نبی چھوڑ کر کسی دوسرے کی پیروی اختیار کرنا چاہتا ہے بلاشبہ تو نے ہدایت کے بدلے گمراہی قبول کرلی۔

اَلرِّضَاءُ بِالْقَضَاءِ	رضاء برقضاء	لِبَعْضِهِمْ

يَقُوْلُوْنَ لِيْ صَبْرًا فَاِنِّيْ لَصَابِرٌ سَاَصْبِرُ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ مَا قَضٰى	عَلٰى نَائِبَاتِ الدَّهْرِ وَهِيَ فَوَاجِعُ وَاِنْ اَنَا لَمْ اَصْبِرْ فَمَا اَنَا صَانِعُ

تشریح (۱) لوگ مجھ سے کہتے ہیں کہ صبر کر، بیشک میں گردش ایام اور اسکی سختیوں پر صابر ہوں۔ (۲) میں صبر کرتا رہوں گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ظاہر فرمادے جو اس نے مقدر کر دیا ہے اور اگر میں صبر نہ کر سکا تو کچھ بھی نہ کر سکوں گا۔

اَلشُّكْرُ	وَقَالَ اٰخَرُ

اِذَا كَانَ شُكْرِيْ نِعْمَةَ اللّٰهِ نِعْمَةً فَلَيْسَ بُلُوْغُ الشُّكْرِ اِلَّا بِفَضْلِهٖ	عَلَيَّ لَهٗ فِيْ مِثْلِهَا يَجِبُ الشُّكْرُ وَاِنْ طَالَتِ الْاَيَّامُ وَاتَّصَلَ الصَّبْرُ

تشریح (۱) جب میرا اللہ کی نعمت کا شکر ادا کرنا بھی ایک مستقل نعمت ہے تو اس کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری ہے۔
(۲) پس ادائیگی شکر اللہ کی توفیق کے بغیر نہیں ہو سکتی اگرچہ عمر طویل گذر جائے اور صبر مسلسل قائم رہے۔

اِبْنُ نَبَاتَةَ

لَمْ يُبْقِ جُوْدُكَ لِيْ شَيْئًا اُؤَمِّلُهٗ	تَرَكْتَنِيْ اَصْحَبُ الدُّنْيَا بِلَا اَمَلِ

تیرے جود و سخا نے میرے لئے کوئی چیز باقی نہیں چھوڑی جس کی میں آرزو کروں پس تو نے مجھے اس حال میں چھوڑا ہے کہ میں دنیا میں رہتا ہوں اور میری کوئی امید باقی نہیں ہے۔

وَلَهٗ

لَنَا مَلِكٌ قَدْ قَاسَمَتْنَا هِبَاتُهٗ يُذَكِّرُنَا اَخْبَارَ مَعْنِ بِجُوْدِهٖ	فَنَتْرُ الْعَطَامِنْهُ وَنَظْمُ الثَّنَامِنَّا فَنُنْثِيْ لَهٗ لَفْظًا وَيُنْشِيْ لَنَا مَعْنًا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشریح (۱) ہمارا بادشاہ ایسا ہے کہ اس کی بخششوں نے ہم سے حصہ بانٹ لیا پس اسکی جانب سے عطا ریزی ہے اور ہماری طرف سے مدح سرائی (۲) وہ ہمیں اپنی داد و دہش سے معین کی خبریں یاد دلاتا ہے پس ہم اس کے لئے تعریفی الفاظ سنواتے ہیں اور وہ ہمارے سامنے حقیقت نما یاں کرتا ہے۔

اَلدُّنْیَا — اِبْنُ حُبَیْش

قَالُوْا تَصَبَّرْ عَنِ الدُّنْیَا الدَّنِیَّۃِ اَوْ — کُنْ عَبْدَھَا وَاصْطَبِرْ لِلذُّلِّ وَاحْتَمِلِ
لَابُدَّ مِنْ اَحَدِ الصَّبْرَیْنِ قُلْتُ نَعَمْ — اَلصَّبْرُ عَنْھَا بِعَوْنِ اللّٰہِ اَوْفَقُ لِیْ

حل لغات: تصبر بتکلف صبر ظاہر کرنا۔ علیہ صبر کرنا۔ الدنیۃ خسیسہ، ذل ذلت وخواری۔ تشریح:۔ (۱) لوگ مجھ سے کہتے ہیں کہ یا تو کمینی دنیا کو بالکل چھوڑ دے یا اس کا غلام ہو جا اور ذلت برداشت کرتا رہ۔ (۲) ان دو صبروں میں سے ایک ضروری ہے میں نے کہا ہاں! باعانت خداوندی دنیا کو چھوڑ دینا ہی میرے لئے مناسب ہے۔

اَبُوْ مُحَمَّدِ الْفَرْطَبِیْ

لَعَمْرُکَ مَا الدُّنْیَا وَسُرْعَۃُ سَیْرِھَا — لِسُکَّانِھَا اِلَّا طَرِیْقٌ فَجَاجُ
حَقِیْقَتُھَا اِنَّ الْمَجَازَ بِغَیْرِھَا — وَلٰکِنَّھُمْ قَدْ اَوْسَعُوْا بِمَجَاجُ

تشریح (۱) تیری زندگی کی قسم دنیا اور اس کی تیز رفتاری اہل دنیا کے لئے صرف ایک راہ گذر ہے۔
(۲) جس کی حقیقت صرف یہ ہے کہ مجاز بلا حقیقت ہے مگر لوگوں نے مجاز میں توسیع کر ڈالی (اور اس کو حقیقت سمجھ بیٹھے)

وَلَّادَۃُ

لَعَمْرُکَ مَا حَصَلْتَ عَلٰی خَطِیْرٍ — مِنَ الدُّنْیَا وَلَا اَدْرَکْتَ شَیْئًا — وَھَا اَنَا خَارِجٌ مِنْھَا سَلِیْبًا
اُقَلِّبُ نَادِمًا کَفَّیَّ اَبْکِیْ — وَاَبْکِیْ ثُمَّ اَعْلَمُ اَنَّ مَبْکٰی — یَ لَا یُجْدِیْ فَاَمْسِحُ مُقْلَتَیَّا
وَلَمْ اَجْزَعْ لِھَوْلِ الْمَوْتِ لٰکِنْ — بَکَیْتُ لِقِلَّۃِ الْبَاقِیْ عَلَیَّا — وَاِنَّ الدَّھْرَ لَمْ یَعْلُمْ مَکَانِیْ
وَلَا عَرَفَتْ بَنُوْہُ مَا لَدَیَّا — زَمَانَ سَوْفَ اُنْثَرُ فِیْہِ نَثْرًا — اِذَا اَنَا بِالْحِمَامِ طُوِیْتُ طَیَّا
اُسَرُّ بِاَنَّنِیْ سَاَعِیْشُ مَیْتًا — بِہٖ وَیَسُوْءُنِیْ اَنْ مُتُّ حَیَّا

حل لغات: خطیر عظیم ج خطر اک خطر اعالی مرتبہ ہونا، سلیب عقل یا حال کھویا ہوا، لا یجدی لا ینفع۔ تشریح (۱) تیری زندگی کی قسم میں نہ تو دنیا کے معتد بہ حصہ کا مالک ہو سکا نہ اس کے تھوڑے ہی حصہ کو پا سکا۔
(۲) آگاہ رہ کہ میں دنیا سے بوش و حواس کھو کر ندامت کیساتھ دونوں ہاتھ ملتا ہوا جا رہا ہوں۔
(۳) میں روتا ہوں پھر خیال کرتا ہوں کہ میرا رونا بے سود ہے اس لئے آنکھیں پونچھ پانچھ کر صاف کر لیتا ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۴) میں موت کے ڈر سے نہیں گھبراتا بلکہ اس لئے روتا ہوں کہ مجھ پر رونے والوں کی کمی ہے۔
(۵) نہ زمانے نے میرے مرتبہ کو جانا اور نہ اہل زمانہ نے اس کمال کو پہچانا کہ جو میرے پاس ہے۔
(۶) اس زمانہ کا انتظار کرو جس میں اپنے کمال کی اشاعت کروں گا جب کہ موت سے اپنی کتاب زندگی کو تہ کروں گا۔
(۷) میں اس سے خوش ہوں کہ مرنے کے بعد زندہ رہوں یعنی میرا ذکر خیر باقی رہے اور میرے لئے یہ رنج دہ ہے کہ زندہ رہنے کے باوجود مُردے کی طرح گمنام رہوں۔

اَلْاَضْبُط

قَدْ يَجْمَعُ الْمَالَ غَيْرُ اٰكِلِهٖ ۔۔۔ وَيَاكُلُ الْمَالَ غَيْرُ مَنْ جَمَعَهٗ
وَيَقْطَعُ الثَّوْبَ غَيْرُ لَابِسِهٖ ۔۔۔ وَيَلْبَسُ الثَّوْبَ غَيْرُ مَنْ قَطَعَهٗ

تشریح:۔ (۱) بسا اوقات مال وہ جمع کرتا ہے جو کھاتا نہیں اور جس نے مال جمع نہیں کیا وہ کھاتا ہے (۲) سینے والا کپڑا پہنتا نہیں اور جس نے کپڑا سیا نہیں وہ پہنتا ہے۔

زِيَادُ بْنُ زَيْدٍ

هَلِ الدَّهْرُ وَالْاَيَّامُ اِلَّا كَمَا تَرٰى ۔۔۔ رَزِيَّةُ مَالٍ اَوْ فِرَاقُ حَبِيْبٍ

تشریح:۔ (۱) زمانہ جیسا کہ تم دیکھتے ہو مالی مصیبت اور دوست کی جدائی کے سوا اور کیا ہے؟

اَلْاَخْطَل

اَلنَّاسُ هَمُّهُمُ الْحَيٰوةُ وَلَا اَرٰى ۔۔۔ طُوْلَ الْحَيٰوةِ يَزِيْدُ غَيْرَ خَيَالِ
وَاِذَا افْتَقَرْتَ اِلَى الذَّخَائِرِ لَمْ تَجِدْ ۔۔۔ ذُخْرًا يَكُوْنُ كَصَالِحِ الْاَعْمَالِ

تشریح:۔ (۱) لوگوں کی اہم فکر زندگی ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ درازی عمر پراگندہ خیالات کے علاوہ کسی اور چیز کا اضافہ کرتی ہو۔
(۲) جب تو خزانوں کا محتاج ہوگا تو اعمال صالحہ سے بہتر کوئی خزانہ نہیں پائے گا۔

اَلْاِمَامُ الشَّافِعِيُّ

اِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا فُطَنًا ۔۔۔ طَلَّقُوا الدُّنْيَا وَخَافُوا الْفِتَنَا ۔۔۔ نَظَرُوْا فِيْهَا فَلَمَّا عَلِمُوْا
اِنَّهَا لَيْسَتْ لِحَيٍّ وَطَنًا ۔۔۔ جَعَلُوْهَا لُجَّةً وَاتَّخَذُوْا ۔۔۔ صَالِحَ الْاَعْمَالِ فِيْهَا سُفُنَا

تشریح:۔ (۱) اللہ کے کچھ دانا بندے ہیں جنہوں نے دُنیا کے فتنوں سے اندیشہ کیا اور اس کو چھوڑ دیا۔
(۲) انہوں نے غور کر کے دیکھا کہ دنیا کسی زندہ کیلئے جائے وطن نہیں ہے۔
(۳) اس لئے انہوں نے دنیا کو شل بحور قرار دے کر نیک اعمال کو اس کی کشتی بنا لیا۔

وَلِبَعْضِ الزُّهَّادِ

دُنْيَا تُخَادِعُ عَنِّيْ كَيْ ۔۔۔ اِنِّيْ لَسْتُ اَعْرِفُ حَالَهَا ۔۔۔ مَدَّتْ اِلَيَّ يَمِيْنَهَا
مَنَعَ الْاِلٰهُ مَحَرَّمَهَا ۔۔۔ وَاَنَا اجْتَنَبْتُ حَلَالَهَا ۔۔۔ وَرَاَيْتُهَا مُحْتَاجَةً

فَقَطَعْتُهَا وَشِمَالَهَا
فَوَهَبْتُ جُمْلَتَهَا لَهَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشریح: (۱) دنیا مجھے فریب دیتی ہے گویا میں اس کی حالت نہیں جانتا اس نے میری طرف دایاں ہاتھ بڑھایا تو میں نے اس کا دائیں کے ساتھ بایاں بھی توڑ دیا۔

(۲) اللہ نے دنیا کی حرام چیزوں سے روکا اور میں اس کی حلال چیزوں سے بھی محتاط ہوں میں نے دنیا کو محتاج پایا اس لئے دنیا کو اس کا سب کچھ بخش دیا

التہامی

حکمُ المنیۃِ فی البریۃِ جار	ما ھٰذہ الدنیا بدارِ قرار	ومُکلفُ الایام ضدَّ طباعِھا
متطلّب فی الماء جذوۃَ نار	جُبلت علی کدرٍ وانت تریدھا	صفواً من الاقذاءِ والاقذار
واذا رجوتَ المستحیلَ فانما	تبنی الرجاءَ علی شفیرٍ ھار	فالعیشُ نومٌ والمنیۃُ یقظۃ
	والمرءُ بینھما خیالُ سار	

حل لغات المنیۃ موت، البریۃ مخلوق، جذوۃ چنگاری، کدر تیرگی، اقذار، ہر قدری گھس وخاشاک، اقذار عمدہ قدر پلیدی شفیر ہر چیز کا کنارہ، ہار یعنی ہارٹ۔ ہاردن، ہوڑا۔ البناء منہدم ہونا شکستہ ویران ہونا۔ **تشریح:**

(۱) موت کی حکومت ساری مخلوق پر حاوی ہے یہ دنیا کسی کی قرارگاہ نہیں ہے

(۲) زمانہ کو اس کی طبیعت کے خلاف مکلف بنانے والا گویا پانی میں آگ کا انگارہ تلاش کرنے والا ہے۔

(۳) اس کی تو تخلیق ہی تیرگی پر ہے اور تو اس کو پلیدی اور خس وخاشاک سے پاک صاف چاہتا ہے

(۴) جب تو نے محال کی امید کر لی تو گویا تو نے اپنی امید کو منہدم ہونیوالے کنارہ پر قائم کر لیا۔

(۵) زندگی نیند ہے اور موت بیداری اور آدمی ان دونوں کے درمیان گزرنیوالا خیال ہے جو رات میں چلنے والا ہے۔

انقلابُ الزمان

ابوحیّان

اَرَی الدھرَ سَادَ بہ الارذلونَ	کالسیلِ یطفُو علیہ الغُثاءُ
ومَاتَ الکرامُ وفاتَ المدیحُ	فلم یبقَ للقولِ الا رِثاءُ

حل لغات سَادَ (ن) سود ذا شریف ہونا، سیل سیلاب، یطفو (ن) طفوا پانی پر آجانا اور تہ نشین نہ ہونا، الغثاء جھاگ، کوڑا کرکٹ جو سیلاب کی جھاگ سے بہا ہوا ہو۔ **تشریح**

(۱) میں دیکھتا ہوں کہ زمانہ میں رذیل لوگ سردار ہو گئے جیسے کوڑا کرکٹ اور جھاگ پانی کے دھارے پر آجاتا ہے۔

(۲) شریف لوگ رخصت ہو گئے اور تعریف فوت ہو گئی اور بس کلام میں مرثیہ باقی رہ گیا۔

ولبعضھم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ولا غرو بعدی ان یسود معشر ۔۔۔ فیضحی لهم یوم ولیس لهم امس
کذاک نجوم الدهر تبدو زواهرا ۔۔۔ اذا ما توارت فی مغاربها الشمس

حل لغات غرو تعجب، یسود سردار بنانا، معشر گروہ، زواہر جمع زاہرۃ چمکدار، توارت توار یا پوشیدہ ہونا۔

تشریح: (۱) کوئی تعجب نہیں کہ میرے بعد کچھ لوگ سردار بنا دیئے جائیں پس حال ان کے حق میں مفید ہو جائے حالانکہ ماضی مفید نہ تھا (۲) اسی طرح ستارے چمکتے دمکتے ظاہر ہوتے ہیں جب کہ آفتاب مغرب میں چھپ جاتا ہے۔

وَلِلّٰهِ دَرُّ الْقَائِلِ لَا فُضَّ فُوْهُ ۔۔۔ اللہ ہی کیلئے ہے قائل کی بھلائی ہمیشہ رہے اس کی خوش بیانی

وَاِخْوَانٍ تَخَذْتُهُمْ دُرُوْعًا ۔۔۔ فَكَانُوْهَا وَلٰكِنْ لِلْاَعَادِیْ ۔۔۔ وَخِلْتُهُمْ سِهَامًا صَائِبَاتٍ
فَكَانُوْهَا وَلٰكِنْ فِیْ فُؤَادِیْ ۔۔۔ وَقَالُوْا قَدْ صَفَتْ مِنَّا قُلُوْبٌ ۔۔۔ لَقَدْ صَدَقُوْا وَلٰكِنْ مِنْ وِدَادِیْ

حل لغات در بھلائی، لافض، فض (ن) فضا۔ اللہ فاہ دانتوں کو گرا دینا" لافض فاک" دعا ہے اُس شخص کیلئے جو بہترین گفتگو کرے، اخوان جمع خ، دروع جمع درع زرہ، اعادی جمع عدو، سہام جمع سہم تیر، صائبات نشانہ پر لگنے والے، فؤادی دل، صفت (ن) صفوا صاف ہونا، ودادمحبت۔ **تشریح:**

(۱) کچھ بھائی ایسے بھی ہیں جن کو میں نے ڈھال سمجھا اور وہ ڈھال ہی ثابت ہوئے مگر دشمنوں کیلئے
(۲) اور میں نے ان کو نشانہ پر پیوست ہونیوالے تیر خیال کیا اور وہ ایسے ہی ثابت ہوئے مگر یہ نہ بر میں۔
(۳) انہوں نے کہا: ہمارے دل صاف ہیں اور ٹھیک کہا مگر محبت سے۔

مَعْنُ بْنُ اَوْسٍ

اُعَلِّمُهُ الرِّمَايَةَ كُلَّ يَوْمٍ ۔۔۔ فَلَمَّا اشْتَدَّ سَاعِدُهُ رَمَانِیْ

تشریح: میں اسکو ہر روز تیر اندازی سکھاتا رہا اور جب اس کا بازو مضبوط ہو گیا تو اس نے مجھ ہی کو نشانہ بنایا **قال السعدی**
؎ کس نیامو خت علم تیر از من ؎ ☼ کہ مرا عاقبت نشانہ نہ کرد ؎

اَبُوْ سَعِيْدِ الْخُزَرِیُّ

وَكَمْ رَاَيْنَا لِلدَّهْرِ مِنْ اَسَدٍ ۔۔۔ بَالَتْ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَعَالِبُهٗ

تشریح: ہم نے دنیا میں بارہا ایسے شیر بھی دیکھے ہیں جن کے سروں پر لومڑیوں نے پیشاب کیا ہے۔ وہذا کما قال الشیخ فی الہندیہ
؎ صاحب طبل و علم نان جویں کے محتاج ☼ ٹھوکریں کھاتے جو بہتیرے تھے وہ لیتے ہیں خراج ؎

وَلِاَبِی الْفَتْحِ عَلِیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعُتْبِیِّ

اِذَا حَيَوَانٌ كَانَ طُعْمَةَ ضِدِّهٖ ۔۔۔ تَوَقَّاهُ كَالْفَارِ الَّذِیْ يَتَّقِی الْهِرَّا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَلَا شَكَّ اَنَّ الْمَرْءَ طُعْمَةُ دَهْرِهٖ	فَمَا بَالُهٗ يَا وَيْحَهٗ يَا مَنُ الدَّهْرَا

حل لغات طعمہ خوراک، توقاہ توقیا خوف کرنا، پرہیز کرنا، الفاہ چوہا واحد فارۃ، الفقر بلا جہ ہرۃ مؤنث ہِرّۃ جہ ہِرَر اور بقول بعض ہِرّ کا اطلاق مذکر و مؤنث دونوں کیلئے ہے اور ہرۃ صرف مؤنث کیلئے ہے :۔ **تشریح**

(۱) جب کوئی حیوان اپنی جنس کی خوراک ہوتا ہے تو وہ اس سے بچتا ہے جیسے چوہا کہ بلی سے ڈرتا ہے۔

(۲) اور اس میں کوئی شک نہیں کہ انسان زمانہ کی خوراک ہے تو پھر اس کو کیا ہوا کہ وہ زمانہ سے بے خوف ہے !

اِسْتَنْشَدَ الْمُتَوَكِّلُ اَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ مُوْسٰى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَقَالَ اِنِّيْ لَقَلِيْلُ الرِّوَايَةِ فِي الشِّعْرِ فَقَالَ لَابُدَّ فَاَنْشَدَهٗ

خلیفہ متوکل نے ابوالحسن علی بن محمد بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین سے شعر گوئی کی فرمائش کی، آپ نے کہا۔ میں شعر کے سلسلہ میں قلیل الروایۃ ہوں متوکل نے کہا کہنا ہی پڑے گا تو آپ نے یہ اشعار پڑھے !

بَاتُوْا عَلٰى قُلَلِ الْجِبَالِ تَحَرُّسًا لَهُمْ	غُلُبُ الرِّجَالِ فَلَمْ تَنْفَعْهُمُ الْقُلَلُ	وَاسْتُنْزِلُوْا بَعْدَ عِزٍّ عَنْ مَعَاقِلِهِمْ
وَاُوْدِعُوْا حُفَرًا يَا بِئْسَ مَا نَزَلُوْا	نَادَاهُمُ صَارِخٌ مِنْ بَعْدِ مَا دُفِنُوْا	اَيْنَ الْاَسِرَّةُ وَالتِّيْجَانُ وَالْحُلَلُ
اَيْنَ الْوُجُوْهُ الَّتِيْ كَانَتْ مُنَعَّمَةً	مِنْ دُوْنِهَا تُضْرَبُ الْاَسْتَارُ وَالْكِلَلُ	فَاَفْصَحَ الْقَبْرُ عَنْهُمْ حِيْنَ سِيْلَ بِهِمْ
تِلْكَ الْوُجُوْهُ عَلَيْهَا الدُّوْدُ يَقْتَتِلُ	قَدْ طَالَ مَا اَكَلُوْا دَهْرًا وَمَا شَرِبُوْا	فَاَصْبَحُوْا بَعْدَ طُوْلِ الْاَكْلِ قَدْ اُكِلُوْا

حل لغات باتوا (ض) بیتوتۃ شب گذاری، قلل جہ قلۃ پہاڑ کی چوٹی، جبال جہ جبل پہاڑ، تحرس (ان ض) حرساً، حفاظت کرنا، غلب جہ اغلب شیر دلاور معاقل جہ معقل جائے پناہ، حفر جہ حفرۃ گڑھا، صارخ چیخنے والا، اسرۃ جہ سریر، تیجان جہ تاج، حلل جمع حلۃ پوشاک، استار جمع ستر پردہ، کلل جمع کلۃ مچھر دانی، سیل بہم سختی میں مبتلا ہونا، الدود جمع دودۃ کیڑا۔ **تشریح** :۔

(۱) لوگوں نے پہاڑوں کی چوٹیوں پر اس حال میں شب گزاری کی کہ بہادر لوگ ان کی حفاظت کر رہے تھے لیکن اس کے باوجود چوٹیاں ان کے کام نہ آسکیں (۲) عزت و وقار کے بعد انکو پناہ گاہوں سے اتارا گیا اور گڑھوں میں ڈالدیا گیا سوائے میری قوم ان کا یہ اترنا نہایت بدترین ہے (۳) ان کے دفنائے جانے کے بعد ایک چیخنے والے نے آواز دی کہ تخت شاہی، تاج اور پوشاک کہاں ہیں (۴) خوشحال اور عیش و طرب والے لوگ کہاں ہیں جن پر پردے اور مچھر دانیاں لگائی جاتی تھیں۔ (۵) پس قبر نے ان کی طرف سے جواب دیا جب کہ وہ سختی میں مبتلا کر دیئے گئے تھے کہ وہ لوگ یہ ہیں جن پر کیڑے باہم جنگ کر رہے ہیں (۶) وہ ایک عرصہ تک کھاتے پیتے رہے اور خورد و نوش کے بعد وہ خود کھالئے گئے۔

اَبُو الْعَتَاهِيَة

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَلَقَدْ سَأَلْتُ الدَّارَ عَنْ اَخْبَارِهِمْ	فَتَبَسَّمَتْ عَجَبًا وَلَمْ تُبْدِ
حَتّٰى مَرَرْتُ عَلَى الْكَنِيْفِ فَقَالَ لِيْ	اَمْوَالُهُمْ وَنَوَالُهُمْ عِنْدِيْ

حل لغات لم تبد، جواب نہیں دیا، الکنیف پاخانہ، نوال داد و دہش۔ **تشریح:**

(۱) میں نے ان کے حالات ان کے گھروں سے دریافت کئے تو وہ تعجب سے مسکرا دیئے اور کچھ اظہار نہیں کیا۔

(۲) یہاں تک کہ میں پاخانہ کے قریب کو گذرا تو اس نے مجھ سے کہا کہ ان کے مال اور داد دہش سب میرے پاس ہیں،

وَقَالَ بَعْضُهُمْ وَاَجَادَ

اِنَّ اللَّيَالِيَ لِلْاَنَامِ مَطِيَّةٌ	تَطْوِيْ وَتَنْشُرُ بَيْنَهَا الْاَعْمَارَ
فَقِصَارُهُنَّ مَعَ الْهُمُوْمِ طَوِيْلَةٌ	وَطِوَالُهُنَّ مَعَ السُّرُوْرِ قِصَارُ

(۱) شب و روز مخلوق کی سواریاں ہیں جن میں ان کی عمریں کھولی اور لپیٹی جاتی ہیں۔

(۲) پس رنج و غم کی حالت میں چھوٹی سے چھوٹی رات بھی بڑی ہو جاتی ہے اور مسرت و سرور کی حالت میں بڑی سے بڑی بھی چھوٹی معلوم ہوتی ہے۔

ع ایام مصیبت کے تو کاٹے نہیں کٹتے ❁ دن عیش کے گھڑیوں میں گذر جاتے ہیں کیسے

عُلُوُّ الْهِمَّة

القاضی ھبۃ اللہ بن سنا الملک رحمہ اللہ تعالیٰ

سوایَ یَخَافُ الدَّھرَ وَیَرْھَبُ لِرَیْبِہٖ	وَغَیْرِیْ یَھْوٰی اَنْ یَّکُوْنَ مُخَلَّدًا
وَلَا اَحْذَرُ الْمَوْتَ الزُّؤَامَ اِذَا عَدَا	وَلَوْ مَدَّ نَحْوِیْ حَادِثُ الدَّھْرِ طَرْفَہٗ
تَوَقُّدُ عَزْمٍ یَتْرُکُ الْمَاءَ جَمْرَۃً	وَحِلْیَۃُ حِلْمٍ تَتْرُکُ السَّیْفَ مِبْرَدًا
وَلَوْ کَانَ لِیْ نَھْرُ الْجَمْرَۃِ مَوْرِدًا	وَلَوْ کَانَ اِدْرَاکُ الْھُدٰی بِتَنَزُّلٍ
وَقَدْ مَا بِغَیْرِیْ اَصْبَحَ الدَّھْرُ اَشْیَبًا	وَبِیْ بَلْ بِفَضْلِیْ اَصْبَحَ الدَّھْرُ اَمْرَدًا
عَلَی الْکُرْہِ مِنِّیْ اَنْ اَرٰی لَکَ سَیِّدًا	وَمَا اَنَا رَاضٍ اَنَّنِیْ وَاطِئُ الثَّرٰی
وَلَوْ عَلِمَتْ زُھْرُ النُّجُوْمِ مَکَانَتِیْ	لَخَرَّتْ جَمِیْعًا نَحْوَ وَجْھِیْ سُجَّدًا
مِنَ الْغَیْظِ مِنْہُ سَاکِنُ الْبَحْرِ مُزْبِدًا	وَلِیْ قَلَمٌ فِیْ اَنْمُلِیْ اِنْ ھَزَزْتُہٗ
اِذَا جَالَ فَوْقَ الطِّرْسِ وَقَعُ صَرِیْرِہٖ	فَاِنَّ صَلِیْلَ الْمَشْرَفِیِّ لَہٗ صَدٰی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حل لغات الردی ہلاکت، یعنی ہوئی خواہش کرنا، سطا (ن) سطوۃ۔ علیہ حملہ کرنا، الزؤام مکروہ، طرف نظر، جمرۃ، چنگاری، مبرد سوہان، اظما (س) ظمأ پیاسا ہونا، الجمرۃ کہکشاں، عوام اس کو "درب التبانہ" کہتے ہیں۔ قدما پرانا زمانہ، اشیب سفید سر والا، بوڑھا، امرد بے ریش نوجوان، واطی وطی برجلہ روندنا، الثری نمناک مٹی۔ زہر النجوم از قبیل اضافت صفت الی الموصوف ہے چمکدار ستارے حرت (ن ض) ساجذا سجدہ میں گرپڑنا، مزبد، جھاگ پھینکنے والا سمندر، اکمل پورا دے، ہزۃ ہزا حرکت دینا، الہند ہندی تلوار، جال (ن) ہولانا گھومنا، الطرس صحیفہ جس کو مٹا کر پھر لکھا جائے ج اطراس، صریر لکھتے وقت قلم کی آواز، صلیل تلوار کی جھنکار صدی گونج۔ تشریح۔

۱۔ دوسرے لوگ حوادث زمانہ سے اندیشہ ناک یا ہلاکت سے لرزہ براندام رہتے ہیں اور دنیا میں ہمیشہ رہنے کے مشتاق ہیں۔

۲ لیکن میں گردش زمانہ سے خائف نہیں اگر وہ مجھ پر پل پڑے (حملہ آور ہو) اور نہ کریہ موت سے ڈرتا ہوں جب وہ آجائے۔

۳ اگر میری طرف گردش زمانہ نظر اٹھائے تو میرے جی میں آتا ہے کہ اس کی طرف ہاتھ بڑھاؤں۔ (۴) ارادہ کا اشتعال پانی کو انگارہ اور بردباری کی تدبیر شمشیر کو سوہان بنا دیتا ہے (۵) اور پیاسا رہ جاؤں گا اگر پانی مجھ پر اپنے احسان کا اظہار کرنے لگے اگرچہ روشن ستاروں کی نہر میری سیرابی کا گھاٹ ہو۔ (۶) اگر ہدایت یابی ذلت و خواری سے ہوتی تو میں ہدایت کی طرف بھی مائل نہ ہوتا۔

(۷) سابق میں دوسرے لوگوں کی وجہ سے زمانہ بوڑھا تھا اور اب میری ذات اور میرے فضل کی بدولت زمانہ جوان ہو گیا۔

(۸) اے زمانہ تو میرا غلام ہے اور میں گرانی کے ساتھ اپنے متعلق تیرا آقا ہونے کا خیال کرتا ہوں۔

(۹) میں زمانہ کو روندنے اور اس پر چلنے سے راضی نہیں ہوں کیونکہ میری ہمت توافق کو بھی نشستگاہ بنانے پر راضی نہیں۔

(۱۰) اگر روشن ستارے میرے مرتبہ کو پہچان لیتے تو سب میرے سامنے سجدہ میں گر جاتے۔

(۱۱) میری عطاء حد سے بڑھ گئی یہاں تک کہ غصہ سے خاموش سمندر بھی جھاگ پھینکنے والا ہو گیا۔

(۱۲) میری انگلیوں میں قلم ہے اگر میں اس کو حرکت دوں تو ہندی تلوار کو حرکت دینے کی ضرورت نہیں۔

(۱۳) جب صحیفہ پر اس کی صریر اہٹ واقع ہوتی ہے تو مشرقی تلوار کی جھنکار بھی اس کے سامنے ایک گونج سی محسوس ہوتی ہے۔

حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ

أَصُوْنُ عِرْضِيْ بِمَالٍ لَا أُدَنِّسُهُ أَحْتَالُ لِلْمَالِ إِنْ أَوْدَى فَأَكْسِبُهُ	لَا بَارَكَ اللهُ بَعْدَ الْعِرْضِ فِي الْمَالِ وَلَسْتُ لِلْعِرْضِ إِنْ أَوْدَى بِمُحْتَالِ

حل لغات اصون (ن) صونا، حفاظت کرنا، عرض، آبرو، لا ادنسہ عیب دار نہیں بناتا، اودی ایدا ہلاک کرنا۔

تشریح:۔ (۱) میں اپنی آبرو کو مال کے ذریعہ بچاتا ہوں، عیب دار نہیں ہونے دیتا آبرو ریزی کے بعد خدا مال میں برکت نہ کرے۔

(۲) میں مال کیلئے تدبیریں کرتا ہوں اگر برباد ہو جائے تو کما لیتا ہوں اور عزت افزائی کیلئے حیلہ گری نہیں کرتا اگرچہ نہ رہے۔

أَبُوْ ذُؤَيْبٍ الْهُذَلِيُّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَتَجَلُّدِیْ لِلشَّامِتِیْنَ اُرِیْهِمْ ۔۔۔ اَنِّیْ لِرَیْبِ الدَّهْرِ لَا اَتَضَعْضَعُ
وَاِذَا الْمَنِیَّةُ اَنْشَبَتْ اَظْفَارَهَا ۔۔۔ اَلْفَیْتَ کُلَّ تَمِیْمَةٍ لَا تَنْفَعُ
وَالنَّفْسُ رَاغِبَةٌ اِذَا رَغَّبْتَهَا ۔۔۔ وَاِذَا تُرَدُّ اِلٰی قَلِیْلٍ تَقْنَعُ

حل لغات تجلد صبر و استقلال ظاہر کرنا تضعضع فروتنی کرنا، انشبت چسپاں کرنا، اظفار ج ظفر ناخن، تمیمہ، تعویذ، تقنع قناعت کرنا، **تشریح**:۔

(۱) دشمنوں کے سامنے میرا اظہار شجاعت اس لئے ہے کہ میں دکھلاتا ہوں کہ حوادث زمانہ سے میں ہمت نہیں ہارتا۔
(۲) جب موت اپنے ناخن گاڑ دے گی تو تو ہر تعویذ کو بے سود پائے گا۔
(۳) جب تو نفس کو زائد دے گا تو وہ اور زیادہ چاہے گا اور اگر کم کا عادی بنایا جائے تو قانع ہو جائیگا۔

بَشَّارُ بْنُ بُرْدٍ

اِذَا کُنْتَ فِیْ کُلِّ الْاُمُوْرِ مُعَاتِبًا ۔۔۔ صَدِیْقَکَ لَمْ تَلْقَ الَّذِیْ لَا تُعَاتِبُهٗ
فَعِشْ وَاحِدًا اَوْ صِلْ اَخَاکَ فَاِنَّهٗ ۔۔۔ مُقَارِفُ ذَنْبٍ مَرَّةً وَمُجَانِبُهٗ
اِذَا اَنْتَ لَمْ تَشْرَبْ مِرَارًا عَلَی الْقَذٰی ۔۔۔ ظَمِئْتَ وَاَیُّ النَّاسِ تَصْفُوْ مَشَارِبُهٗ

تشریح:۔ (۱) جب تو ہر کام میں اپنے دوست کو سرزنش کرتا رہے گا تو پھر کوئی شخص ایسا نہ ملے گا جس پر تیرا عتاب نہ ہو۔
(۲) پس اکیلا زندگی گذار یا اپنے بھائی کے ساتھ اچھا سلوک کر کیونکہ وہ ایک بار قصور وار ہوگا اور دوبارہ قصور سے گریزاں۔
(۳) جب تو تنکے کی وجہ سے بار بار پانی نہیں پئے گا تو پیاسا رہ جائیگا اور ہے بھی کون آدمی کہ اس کا پانی پاک صاف ہو۔

اَبُو الْفَرَجِ الْبَبَّغَا

مَا الذُّلُّ اِلَّا تَحْتَمِلُ الْمِنَنَ ۔۔۔ فَکُنْ عَزِیْزًا اِنْ شِئْتَ اَوْ فَهُنْ

حل لغات ذل ذلت، المنن جمع منۃ احسان، تہن امر حاضر ہے ہان (ن) ہونا ذلیل و حقیر ہونا۔ **تشریح** دوسروں کا بار احسان اٹھانا ہی ذلت ہے اب تو چاہے تو باوقار رہ اور چاہے تو ذلیل و خوار رہ،

اَبُو الْحَسَنِ الْمُوْسَوِیُّ النَّقِیْبُ

اِشْتَرِ الْعِزَّ بِمَا بِیْعَ فَمَا الْعِزُّ بِغَالٍ ۔۔۔ بِالْقِصَارِ الْبِیْضِ اِنْ شِئْتَ اَوِ السُّمْرِ الطِّوَالِ
لَیْسَ بِالْمَغْبُوْنِ عَقْلًا مُشْتَرٍ عِزًّا بِمَالٍ ۔۔۔ اِنَّمَا یُدَّخَرُ الْمَالُ لِحَاجَاتِ الرِّجَالِ
وَالْفَتٰی مَنْ جَعَلَ الْاَقْوَالَ اَثْمَانَ الْمَعَالِیْ

حل لغات غال گراں قیمت، القصار جمع قصیر، البیض جمع ابیض مراد چمکتی ہوئی تلواریں، السمر جمع اسمر نیزہ، المغبون

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دھوکا دیا ہوا، اثمان جمع ثمن قیمت :۔ تشریح

(۱) عزت جتنے میں بھی بکتی ہو خرید لے کیوں کہ عزت گراں نہیں چاہے صیقل شدہ تلواروں کے عوض خرید لے یا لمبے لمبے تیروں کے عوض،
(۲) مال کے عوض میں عزت خریدنے والا لوٹے میں نہیں ہے کیونکہ مال تو لوگوں کی ضروریات ہی کے لئے جمع کیا جاتا ہے۔
(۳) اور کامل جوان وہی شخص ہے جس نے اپنے اقوال کو مراتب عالیہ کا ثمن بنالیا۔

اَبُو الْفَتْحِ عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدِ الْبُسْتِیْ

اِذَا مَرَّ بِیْ یَوْمٌ وَلَمْ اَتَخَذْ یَدًا	وَلَمْ اَسْتَفِدْ عِلْمًا فَمَا ذَاكَ مِنْ عُمُرِیْ

جب مجھ پر کوئی ایسا دن گذرے جس میں جاہ و مرتبہ اور علم حاصل نہ کرسکوں تو وہ دن میری عمر کا نہیں ہے

وَقَالَ اٰخَرُ

كَمْ مِنْ اَخٍ لَكَ لَمْ یَلِدْهُ اَبُوْكَا	وَاَخٍ اَبُوْكَ اَبُوْهُ قَدْ یَجْفُوْكَا	صَافِ الْكِرَامَ اِذَا اَرَدْتَ اِخَاءَهُمْ
وَاعْلَمْ بِاَنَّ اَخَا الْحَفَاظِ اَخُوْكَا	وَالنَّاسُ مَا اسْتَغْنَیْتَ كُنْتَ اَخَاهُمُ	وَاِذَا افْتَقَرْتَ اِلَیْهِمْ رَفَضُوْكَا

حل لغات یجفوك جفوا جفاء بدسلوکی سے پیش آنا، اخا الحفاظ خود دار، رفضوا (ن ض) رفضا چھوڑنا، تشریح :۔

(۱) بہت سے تیرے وہ بھائی جو تیرے باپ سے پیدا نہیں تجھے نفع رساں ہیں اور تیرے حقیقی بھائی تجھے ضرر رساں ہیں۔
(۲) شریفوں سے اخلاص کے ساتھ مل اگر ان سے بھائی بندی چاہتا ہو اور جان لے کہ عزت نفس رکھنے والا تیرا بھائی ہوسکتا ہے۔
(۳) جب تک تو لوگوں سے مستغنی ہو ان کا بھائی ہے اور جب تو ان کا محتاج ہوگا تو وہ تجھے چھوڑ دیں گے۔

اکرام النفس (لبعضھم)

اذا انت لم تعرف لنفسك حقها	هوانا بها كانت على الناس اهونا	فنفسك اكرمها وان ضاق مسكن
عليك بها فاطلب لنفسك مسكنا	وایاك والسكنى بدار مذلة	تعد مسیئا بعد ما كنت محسنا

(۱) جب تو خود کو حقیر سمجھ کر اپنی شرافت نہ پہچانے گا تو لوگوں کے نزدیک اور زیادہ بے وقعت ہو جائے گا
(۲) اپنے نفس کی عزت کر اور اگر کوئی مقام تجھ پر بسبب عزت نفس کے تنگ ہو جائے تو اپنے نفس کیواسطے دوسرا مقام تلاش کر،
(۳) اور رسوا کن گھر میں اقامت کرنے سے دور رہنا ورنہ تو نیک ہونے کے باوجود بدشمار ہوگا۔

عبد المطلب جد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

لنا نفوس لنیل المجد عاشقة	ولو تسلت اسلنا ها على الاسل
لا ینزل المجد الا فی منازلنا	كالنوم لیس له ماوی سوی المقل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حل لغات اَلْمَجْد بزرگی، تَسَلّت، تسلّا بتکلف تسلی ظاہر کرنا مُراد بھول جانا، اَلاَسَل تلوار، چھری اَلنَّقل جمع مقلۃ۔

تشریح (۱) ہمارے نفوس بزرگی حاصل کرنے پر عاشق ہیں اور اگر بھلا دیتے تو ہم انہیں نیزوں پر بہا دیتے، (۲) ہمارے گھر دیکھ علاوہ بزرگی اور کہیں نہیں ٹھہرتی جیسے نیند کہ آنکھوں کے علاوہ اس کی اور کوئی جگہ نہیں۔

اَلنَّبْلِیُّ

یَعِزُّ عَلٰی حَاسِدِیْ اِنَّنِیْ	اِذَا اَطْرَقَ الْخُطَّبُ لَمْ اَخْرَقِ
وَاِنِّیْ طَوْدٌ اِذَا صَادَمَتْ	رِیَاحُ الْحَوَادِثِ لَمْ یَغْلَقِ

حل لغات اطرق خاموش ہونا، لم اخرق (اس) خرقا خوف یا شرم سے دہشت زدہ ہونا، طود پہاڑ۔ **تشریح** (۱) میرے حاسد پر یہ چیز گراں گزرتی ہے کہ میں بے بہ مصائب سے بھی دہشت زدہ نہیں ہوتا۔ (۲) اور یہ کہ میں ایسا پہاڑ ہوں کہ جب حوادثات کی آندھیاں ٹکراتی ہیں تو شق نہیں ہوتا

اَلسَّعْیُ اَبُوْرَکْوَۃَ

عَلَی الْمَرْءِ اَنْ یَّسْعٰی لِمَا فِیْهِ نَفْعُهٗ	وَلَیْسَ عَلَیْهِ اَنْ یُّسَاعِدَهُ الدَّهْرُ

انسان کو لازم ہے کہ وہ اس چیز کیلئے کوشش کرتا رہے جسمیں اس کا نفع ہے اس کیلئے زمانہ کا سازگار ہونا ضروری نہیں ہے۔

اَلْکَاتِبُ اَبُوْبَکْرٍ

سَاَبْغِی الْمَجْدَ فِیْ شَرْقٍ وَّغَرْبٍ	فَمَا سَاءَ الْفَتٰی دُوْنَ اغْتِرَابٍ
فَاِنْ بُلِّغْتُ مَامُوْلًا فَاِنِّیْ	جَهَدْتُّ وَلَمْ اُقَصِّرْ فِی الطِّلَابِ
وَاِنْ اَنَا لَمْ اَفُزْ بِمُرَادِ سَعْیِیْ	فَکَمْ مِنْ حَسْرَۃٍ تَحْتَ التُّرَابِ

حل لغات سابغی (ض) بلغا طلب کرنا، اغتراب وطن سے جُدا ہونا، مامول مطلوب، جہدت (ف) جہدا کوشش کرنا طلاب طلب کرنا: **تشریح** (۱) میں مشرق سے مغرب تک بزرگی تلاش کرتا رہوں گا کیونکہ جوان کو کچھ تکلیف نہیں سوائے پردیس کے (۲) پس اگر میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا (تو بہت خوب کیونکہ) میں نے جد وجہد اور کوشش میں کمی نہیں کی، (۳) اور اگر میں اپنی سعی میں ناکام رہا تو (کوئی غم نہیں کیونکہ) بہت سی حسرتیں آدمی اپنے ساتھ مٹی میں لے جاتا ہے۔

ابو محمد القاسم بن الفتح

اَیَامُ عُمْرِکَ تَذْهَبُ	وَجَمِیْعُ سَعْیِکَ یُکْتَبُ
ثُمَّ الشَّهِیْدُ عَلَیْکَ مِنْکَ	فَاَیْنَ اَیْنَ الْمَهْرَبُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱) تیری زندگی کے دن گذرے جارہے ہیں اور تیری ساری تگ و دو لکھی جارہی ہے۔
(۲) پھر تیرے خلاف تجھ ہی سے ایک گواہ ہوگا سو کہیں بھاگنے کی جگہ نہ ہوگی۔

اَلشَّیْخُ صَفِیُّ الدِّیْن رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی

مَنْ کَانَ یَعْلَمُ اَنَّ الشَّہْدَ مَطْلَبُہٗ	فَلَا یَخَافُ لِلدَّغِ النَّحْلِ مِنْ اَلَمٖ

جو شخص یہ جانتا ہے کہ میرا مقصد شہد ہے تو وہ شہد کی مکھیوں کی نیش زنی کے الم کی پرواہ نہیں کرتا!

وَقَالَ ابْنُ رَشِیْق

یُعْطَی الْفَتٰی وَیُنَالُ فِیْ دَعَۃٍ	مَا لَمْ یَنَلْ بِالْکَدِّ وَالتَّعَبِ
فَاطْلُبْ لِنَفْسِکَ فَضْلَ رَاحَتِہَا	اِذْ لَیْسَتِ الْاَشْیَاءُ بِالطَّلَبِ
اِنْ کَانَ لَا رِزْقٌ بِلَا سَبَبٍ	فَرَجَاءُ رِزْقِکَ اَعْظَمُ السَّبَبِ

حل لغات دعۃ راحت اس کے شروع میں واؤ محذوف ہے کد و تعب مشقت رجاء امید۔ **تشریح** (۱) آدمی کو رزق دیا جاتا ہے پس تو راحت میں وہ پالیتا ہے جس کو وہ تعب و مشقت کے ساتھ حاصل نہیں کر سکتا تھا، (۲) پس تو اپنے لئے راحت طلب کر کیونکہ اشیا کا حصول طلب پر موقوف نہیں،
(۳) اور اگر یہی ہے کہ رزق بلا سبب نہیں ملتا تو اللہ سے امید رکھنا سب سے بڑا سبب ہے۔

سَمِعْتُ الْمَوْلَی السَّیِّد حُسَیْن اَحْمَد الْمَدَنِیَّ یُنْشِدُ ہٰذَیْنِ الْبَیْتَیْنِ

میں نے حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کو بارہا یہ اشعار پڑھتے ہوئے سنا ہے

اِنَّ الَّذِیْ اَنْتَ تَرْجُوْہُ وَتَاْمُلُہٗ	مِنَ الْبَرِیَّۃِ مِسْکِیْنُ ابْنُ مِسْکِیْنِ
فَاسْتَرْزِقِ اللّٰہَ عَمَّا فِیْ خَزَائِنِہٖ	فَاِنَّمَا الْاَمْرُ بَیْنَ الْکَافِ وَالنُّوْنِ

(۱) بے شک مخلوق میں وہ شخص جس سے تو آس لگائے ہوئے اور امید باندھے ہوئے ہے وہ تو مسکین ابن مسکین ہے،
(۲) پس اللہ کے خزانہ میں سے روزی مانگ کیوں کہ اس کے ہاں تو معاملہ کن فیکون کا ہے،

وَاَیْضًا

جُنُوْنٌ مِنْکَ اَنَّ السَّعْیَ رَزْقٌ	وَیُرْزَقُ فِیْ غِشَاوَتِہٖ جَنِیْنُ
جَرٰی قَلَمُ الْقَضَاءِ بِمَا یَکُوْنُ	فَسِیَّانِ التَّحَرُّکُ وَالسُّکُوْنُ

(۱) یہ تیری نادانی ہے کہ رزق سعی سے ملتا ہے حالانکہ رزق بچے کو ماں کے پیٹ میں بھی دیا جاتا ہے۔
(۲) قلم چل چکا اس پر جو ہونا ہے لہٰذا حرکت و سکون دونوں برابر ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَلْاِغْتِرَابُ — دوری وطن ! — اَبُوالْعَرَبِ

اَلَا مَا تَبَاهِیْ بِالْاَمَانِی الْکَوَاذِبُ ۔۔۔ وَهٰذَا طَرِیْقُ الْمَجْدِ بَادِیْ الْمَذَاهِبُ
اَهُمُّ وَلِیْ عَزْمَانِ عَزْمٌ مُشَرِّقٌ ۔۔۔ وَاٰخَرُ یَلْوِیْنِیْ هِمَّتِیْ لِلْمَغَارِبُ
وَلَا بُدَّ لِیْ اَنْ اَسْئَلَ الْعِیْسَ حَاجَةً ۔۔۔ تَشُقُّ عَلَی اَخْفَافِهَا وَالْغَوَارِبُ
اِذَا کَانَ اَصْلِیْ مِنْ تُرَابٍ فَکُلُّهَا ۔۔۔ بِلَادِیْ وَکُلُّ الْعَالَمِیْنَ اَقَارِبِیْ

حل لغات اغتراب وطن سے جدا ہونا، الام الی حرف جار ہے اور مم استفہامیہ الکی آخر سے الف حذف کر دیا گیا امانی جمع امنیہ آرزو، کواذب جمع کاذبۃ، بادی بدا یبدو ظاہر ہونا، اہم ہمّ یہمّ سے مضارع متکلم ہے بمعنی ارادہ کرنا، یلوینی (ض) ثنیا پھیرنا، العیس بھورے رنگ کا اونٹ، اخفاف جمع خف اونٹ کی ٹاپ، الغوارب جمع غارب پیٹھ اور گردن یا کوہان اور گردن کے درمیان کا حصہ : **تشریح**

(۱) کب تک رہیگا میرا جھوٹی آرزوؤں کا پیچھا کرنا، بزرگی حاصل کرنے کی یہ روش تو ظاہر بینوں کی ہے (۲) میں ارادہ کرتا ہوں اور میرے دو پختہ ارادے ہیں ایک جانب مشرق کا اور دوسرا میری توجہ جانب مغرب کو پلٹتا ہے (۳) اور میرے لئے ضروری ہے کہ سفید اونٹوں پر سوار ہو کر حاجت کا طالب بنوں جو ان کے پیروں اور کاندھوں پر بھاری ہو۔ (۴) جب میری اصل مٹی ہے تو کل روئے زمین میرا وطن ہے اور سارا جہاں میرے عزیز و اقارب ہیں۔

فَخْرُ الدِّیْنِ اَلْوَرْکَانِیْ

اَاَحْبَابُنَا اَمَا حَیَاتِیْ بَعْدَکُمْ ۔۔۔ فَمَوْتٌ وَاَمَا مَشْرَبِیْ فَمُنَغَّصٌ
وَاَسْعَدُ شَیْءٍ فِیْ قَلْبِیْ لَاسَّتُهٗ ۔۔۔ لَدَیْکُمْ وَجِسْمِیْ بِالْبُعَادِ مُخَصَّصٌ

(۱) دوستو! تمہارے بعد میری زندگی، موت اور خوشی مکدر ہے،
(۲) مجھ میں عمدہ ترین شئی میرا دل ہے کیونکہ یہ تمہارے پاس ہے اور میرا جسم دوری کے ساتھ مخصوص ہے،

اَلنَّابِغَةُ الْجَعْدِیُّ

اِذَا الْمَرْءُ لَمْ یَطْلُبْ مَعَاشًا لِنَفْسِهٖ ۔۔۔ شَکَی الْفَقْرَ اَوْ لَامَ الصَّدِیْقَ فَاَکْثَرَا
فَسِرْ فِیْ بِلَادِ اللّٰهِ وَالْتَمِسِ الْغِنٰی ۔۔۔ تَعِیْشُ ذَا یَسَارٍ اَوْ تَمُوْتُ فَتُعْذَرَا

(۱) جب آدمی اپنے لئے معاش کی فکر نہیں کرتا تو وہ فقر و فاقہ کی شکایت کرتا ہے یا دوستوں کو برا بھلا کہتا ہے۔
(۲) سو تو اللہ کی زمین میں چل پھر اور غنی تلاش کر کہ مالداری میں زندگی گزارے گا یا مر جائے گا اور معذور سمجھا جائے گا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابو العتاھیۃ

شیأن لو بکتِ الدماءُ علیھما	عیناىَ حتی تؤذنا بذھاب
لم ابلغ المعشار من حقّیھما	فقدُ الشباب وفُرقۃُ الاحباب

(۱) دو چیزیں ہیں اگر میری آنکھیں ان پر خون روتی روتی ختم بھی ہو جائیں،
(۲) تب بھی میں ان کے حق کے دسویں حصہ کو نہ پہنچوں گا ایک جوانی کا ختم ہونا دوسرے احباب کی جُدائی۔

وَلِآخَر

شُخُوصُ الفتیٰ عَنْ مَنْزِلِ الضَّیْمِ وَاجِبُ	وَاِنْ کَانَ فِیْہِ اَھْلُہٗ وَالْاَقَارِبُ
وَلِلْحُرِّ اَھْلٌ اِنْ نَاٰی عَنْہُ اَھْلُہٗ	وَجَانِبُ عِزٍّ اِنْ نَاٰی عَنْہُ جَانِبُ
وَمَنْ یَرْضَ دَارَ الضَّیْمِ دَارًا لِنَفْسِہٖ	فَذٰلِکَ فِیْ دَعْوَی التَّوَکُّلِ کَاذِبُ

حل لغات شخوص (ف)، کوچ کرنا، الضیم ظلم، نای دُور ہونا۔ **تشریح:**
(۱) ظلم کی جگہ سے آدمی کا کوچ کر جانا ضروری ہے اگرچہ وہاں اس کے اہل وعیال اور عزیز واقارب ہوں؛
(۲) اگر شریف آدمی کے اہل وعیال اس سے دور ہوں تو اس کے لئے اور بہت سے اہل ہیں اور اگر عزت کی ایک جانب دُور ہو تو دُوسری جانب ہے۔ (۳) جو شخص ظلم کی جگہ اپنا گھر بنانے سے راضی ہو تو وہ توکل کے دعوے میں جھوٹا ہے۔

وَقَالَ بَعْضُھُمْ

اَحِبَّایَ قُلْبِیْ ھَلْ سِوَاکُمْ لِعِلَّتِیْ	طَبِیْبٌ بِدَاءِ الْعَاشِقِیْنَ خَبِیْرُ
وَاِنِّیْ لَمُسْتَغْنٍ عَنِ الْکَوْنِ دُوْنَکُمْ	وَمَا لَیْکُمْ سَادَتِیْ فَفَقِیْرُ
فَجُوْدُوْا بِوَصْلٍ فَالزَّمَانُ مُفَرِّقٌ	وَاَکْثَرُ عُمُرِ الْعَاشِقِیْنَ قَصِیْرُ

حل لغات احیاب تصغیر احباب منادیٰ ہے۔ داء بیماری، الکون عالم، جودوا امر حاضر ہے۔ **تشریح:**
(۱) اے میرے جگری دوستو! میرے دل کی بیماری کا تمہارے سوا کوئی طبیب ہے جو عاشقوں کی بیماری سے واقف ہو (۲) میں تمہارے سوا سارے عالم سے بے نیاز ہوں اور اے میرے بزرگو! میں تمہارا محتاج ہوں۔
(۳) سو مجھے لعنت وصل سے نوازو کیونکہ زمانہ جدا کرنے والا ہے اور عاشقوں کی عمر دراز بھی قلیل ہی ہوتی ہے۔

لَیْسَ الْغِنٰی مِنَ الْعَقْلِ	مالداری عقلمندی پر موقوف نہیں،	لِبَعْضِھِمْ	
اَلرِّزْقُ یُخْطِیْ بَابَ عَاقِلِ قَوْمِہٖ	وَیَبِیْتُ بَوَّابًا بِبَابِ الْاَحْمَقِ		

رزق اپنی قوم کے دانشوروں کے دروازے سے خطا کر کے احمقوں کے دروازے پر دربانوں کی طرح رات گذارتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي قُرَيْعٍ

مَتٰى مَا يَرَى النَّاسُ الْغَنِيَّ وَجَارَهُ ۔۔۔ فَقِيْرًا يَقُوْلُوْا عَاجِزٌ وَجَلِيْدُ
وَلَيْسَ الْغِنٰى وَالْفَقْرُ مِنْ حِيْلَةِ الْفَتٰى ۔۔۔ وَلٰكِنْ اَحَاظٍ قُسِّمَتْ وَجُدُوْدُ

حل لغات: جلید قوی، احاظ جمع حظوۃ (خلاف قیاس) حصہ، یا حظی کی جمع احظ جمع ہے جد کی جمع جد نصیب نشریح (۱) جب لوگ کسی مالدار کو دیکھتے ہیں در انحالیکہ اس کا ہمسایہ فقیر ہو تو کہتے ہیں کہ یہ قوت و کمائی کیوجہ سے مالدار ہے اور یہ عجز کیوجہ سے نادار (۲) حالانکہ مالداری اور ناداری آدمی کی تدبیر سے متعلق نہیں ہے یہ تو نصیبے اور حصے ہیں جو مقسوم ہو چکے۔

اَلْمَشُوْرَةُ — قَالَ الشَّاعِرُ

اَلرَّاْيُ كَاللَّيْلِ مَسْوَدٌّ جَوَانِبُهٗ ۔۔۔ وَاللَّيْلُ لَا يَنْجَلِيْ اِلَّا بِاِصْبَاحِ
فَاضْمُمْ مَصَابِيْحَ اٰرَاءِ الرِّجَالِ اِلٰى ۔۔۔ مِصْبَاحِ رَاْيِكَ تَزْدَدْ ضَوْءَ مِصْبَاحِ

حل لغات: مسود تاریک لاینجلی انجلاء روشن ہونا مصابیح جمع مصباح چراغ :۔ **تشریح:**۔
(۱) رات کیطرح رائے کا ہر پہلو تاریک ہے اور رات چراغ جلائے بغیر روشن نہیں ہوتی،
(۲) پس تو اپنی رائے کے چراغ کیساتھ دوسروں کی رائے کے چراغوں کو شامل کرلے تاکہ تیرے چراغ کی روشنی بڑھ جائے۔

وَلِبَعْضِهِمْ

اِقْرِنْ بِرَاْيِكَ رَاْيَ غَيْرِكَ وَاسْتَشِرْ ۔۔۔ فَالْحَقُّ لَا يَخْفٰى عَلٰى اِثْنَيْنِ
فَالْمَرْءُ مِرْاٰةُ تُرِيْهِ وَجْهَهٗ ۔۔۔ وَيَرٰى قَفَاهُ بِجَمْعِ مِرْاٰتَيْنِ

حل لغات: اقرن امر حاضر ہے قرن (ض) قرنا ملانا، مرآۃ آئینہ، قفا گدی :۔ **تشریح:**۔
(۱) اپنی رائے کے ساتھ دوسرے کی رائے ملا اور مشورہ کر کیونکہ حق دو پر مخفی نہیں رہتا،
(۲) آدمی آئینہ کی طرح ہے کہ ایک آئینہ صرف چہرہ دکھلاتا ہے اور دو ہونے سے اپنا پچھلا حصہ بھی دیکھ لیتا ہے

اَلْعِبْرَةُ لِلْعَمَلِ لَا لِلْقَوْلِ — اعتبار عمل کا ہے نہ کہ صرف کہنے کا، — لِبَعْضِهِمْ

يَقُوْلُ لِيَ السَّجَّانُ وَهُوَ يَقُوْدُنِيْ ۔۔۔ اِلَى السِّجْنِ لَا تَفْزَعْ فَمَا بِكَ مِنْ بَاْسِ

داروغہ جیل مجھے قید خانہ کی طرف لے جاتا ہوا کہہ رہا تھا کہ گھبراہٹ کیونکہ تجھے کچھ اذیت نہ پہنچے گی!

ضَيَاعُ الْعَمَلِ — عمل کی بربادی! — صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوْسِ

وَاِنَّ عِنَاءً اَنْ تُفَهِّمَ جَاهِلًا ۔۔۔ فَيَحْسَبَ جَهْلًا اَنَّهٗ مِنْكَ اَفْهَمُ
مَتٰى يَبْلُغُ الْبُنْيَانُ يَوْمًا تَمَامَهٗ ۔۔۔ اِذَا كُنْتَ تَبْنِيْهِ وَغَيْرُكَ يَهْدِمُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حل لغات عناء مشقت، بنیان عمارت، یہدم گرانا تشریح :-

(۱) مشقت یہ ہے کہ تو کسی جاہل کو سمجھائے اور وہ نادانی سے خود کو تجھ سے زیادہ سمجھ دار سمجھے۔

(۲) وہ دیوار کب پوری ہو سکتی ہے جس کو تو بناتا جائے اور دوسرا گراتا جائے۔

وَلَهُ أَيْضًا

لَا تَحْمَدَنَّ بِالْعَطَاءِ فِي غَيْرِ حَقٍّ	لَيْسَ فِي مَنْعِ ذِي الْحَقِّ بُخْلُ
إِنَّمَا الْجُودُ أَنْ تَجُودَ عَلَى مَنْ	هُوَ لِلْجُودِ مِنْكَ وَالْبَذْلِ أَهْلُ

(۱) بے محل سخاوت مت کر کیونکہ غیر مستحق کو نہ دینے میں بخل نہیں ہے۔

(۲) سخاوت تو یہ ہے کہ تو اس شخص کو عطا کرے جو مستحق عطاء ہے۔

اَلْمُرُّ لَكَ وَالْحُلْوُ لِغَيْرِكَ	تیرے لئے تلخی دوسروں کیلئے شیرینی	لِبَعْضِهِمْ

يَا ضَمْرَا أَخْبِرْنِي وَلَسْتَ بِكَاذِبٍ	وَأَخُوكَ نَافِعُكَ الَّذِي لَا يَكْذِبُ
أَمِنَ السَّوِيَّةِ أَنْ إِذَا اسْتَغْنَيْتُمُ	وَأَمِنْتُمُ فَأَنَا الْبَعِيدُ الْأَجْنَبُ
وَإِذَا الشَّدَائِدُ بِالشَّدَائِدِ مَرَّةً	أَتَجْتَكُمْ فَأَنَا الْحَبِيبُ الْأَقْرَبُ
وَيُجَنْدَبٌ سَهْلُ الْبِلَادِ وَعَدْلُهَا	وَلِيَ الْمَلَاحُ وَحُزْنُهُنَّ الْمُجْدِبُ
وَإِذَا تَكُونُ كَرِيهَةٌ أُدْعَى لَهَا	وَإِذَا يُحَاسُ الْحَيْسُ يُدْعَى جُنْدَبُ
هَذَا لَعَمْرُكُمُ الصِّغَارُ بِعَيْنِهِ	لَا أُمَّ لِي إِنْ كَانَ ذَاكَ وَلَا أَبُ
عَجَبًا لِتِلْكَ قَضِيَّةٍ وَإِقَامَتِي	فِيكُمْ عَلَى تِلْكَ الْقَضِيَّةِ أَعْجَبُ

حل لغات المر تلخ، الحلو شیریں، ضمر ایک شخص کا نام ہے، اشجنکم اشجاء غمگین کرنا، جندب ایک شخص کا نام ہے۔ الملاح زمین شور، حزن سخت زمین، الجدب بنجر زمین، حاس۔ الیس اض، حیس بنانا حیس ایک قسم کا کھانا ہے جو کھجور اور گھی اور ستو سے تیار کیا جاتا ہے، الصغار ذلت و رسوائی تشریح :-

(۱) اے ضمر! مجھے بتلا، میں جھوٹا نہیں ہوں، اور تیرا بھائی وہی ہے جو تجھے نفع پہنچائے اور جھوٹ نہ بولے،

(۲) کیا یہ انصاف ہے کہ جب تم مستغنی اور مطمئن ہوتے ہو تو میں اجنبی شمار ہوتا ہوں (۳) اور جب پے بہ پے سختیں تم کو غمگین کرتی ہیں تو میں عزیز دوست بن جاتا ہوں (۴) نرم اور ہموار اور خوشگوار زمین تو جندب کیلئے اور شور، سخت اور بنجر زمین میرے لیے۔

(۵) سخت لڑائی اور مصیبت کیلئے تو میں پکارا جاتا ہوں اور جب حیس بنایا جاتا ہے تو جندب کو پکارا جاتا ہے،

(۶) تمہاری عمر کی قسم یہ تو سراسر ذلت ہے اگر ایسا ہو تو خدا کرے کہ نہ میری ماں رہے اور نہ باپ۔

(۷) یہ معاملہ عجیب ہے اور اس معاملہ کے باوجود میرا تمہارے ساتھ رہنا اس سے زیادہ عجیب ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رِفْعَةُ الْاَرْذَالِ سِيْمَا هَلَاكِهِمْ	رذیلوں کا صاحبِ جاہ ہونا انکی ہلاکت کی نشانی ہے۔
اِذَا مَا اَرَادَ اللّٰهُ اِهْلَاكَ نَمْلَةٍ	سَمَتْ بِجَنَاحَيْهَا اِلَى الْجَوِّ تَصْعَدُ

حل لغات: رفعۃ بلندی ارذال جمع رذیل ذلیل ورسوا، سیما علامت نملۃ چیونٹی، سمت (ن) سموا بلند ہونا،

تشریح:۔ خدا جب کسی چیونٹی کو ہلاک کرنا چاہتا ہے تو وہ چیونٹی پروں کے ذریعہ بلند ہوتی اور اُوپر کو چڑھنے لگتی ہے۔

اَلْفَخْرُ بِالْآبَاءِ

اَيُّهَا الْفَاخِرُ جَهْلًا بِالْحَسَبْ	اِنَّمَا النَّاسُ لِاُمٍّ وَّلِاَبْ	وَقَالَ اٰخَرُ آباء واجداد پر فخر
وَبِاَخْلَاقٍ حِسَانٍ وَّاَدَبْ	ذَاكَ مَنْ قَدْ فَاخَرَ النَّاسَ بِهٖ	اِنَّمَا الْفَخْرُ بِعَقْلٍ رَّاجِحٍ فَاقَ مَنْ فَاخَرَ مِنْهُمْ وَغَلَبْ

(۱) اے حسب نسب پر فخر کرنیوالے سب لوگ ایک ہی ماں اور ایک ہی باپ سے پیدا ہیں (۲) فخر تو عقل صحیح، پاکیزہ اخلاق اور ادب پر ہی صحیح ہے (۳) یہ وہ چیزیں ہیں جن پر لوگوں نے فخر کیا ہے، اور جنہوں نے ان پر فخر کیا وہ فائق اور غالب رہے۔

وَقَالَ الْحَكِيْمُ بْنُ قَنْبَرٍ

لَا خَيْرَ فِيْمَنْ لَّهٗ اَصْلٌ بِلَا اَدَبْ	حَتّٰى يَكُوْنَ عَلٰى مَا نَابَهٗ حَدِبَا
كَمْ رَاعَنِيْ مِنْ اَخٍ عِيٍّ وَطَمْطَمَةٍ	فَدِمٍ لَدَى الْقَوْمِ مَعْرُوْفٍ اِذَا انْتَسَبَا
فِيْ بَيْتِ مُكْرَمَةٍ اٰبَاءُهٗ نُجُبُ	كَانُوْا الرُّؤُوْسَ فَاَضْحٰى بَعْدَهُمْ ذَنَبَا

حل لغات: ناب (ن) نوبۃ۔ امر پیش آنا، حدب کبڑا ہونا راع (ن) رُوعًا۔ منہ گھبرانا عِیّ درماندہ، الطمطمۃ عجمی زبان میں گفتگو کرنا، فدم (ک) فدامۃ بیوقوف ہونا، گفتگو میں عاجز ہونا، نجب جمع نجیب شریف۔ تشریح:۔

(۱) جس شخص کی اصل بلا ادب ہو اسمیں کوئی خوبی نہیں، یہاں تک کہ وہ مصائب کیوجہ سے کوزہ پشت ہو جائے۔

(۲) بہت سے درماندہ اور زبات کر سکنے والے قوم میں معروف النسب مجھے بہت پسند آئے،

(۳) عزت والے مکان میں جن کے آباؤ اجداد شریف تھے جو تھے سردار (آقا) اور ہو گئے دُم (تابع) بلا ادب رہ جانے کی بنا پر۔

وَقَالَ اٰخَرُ

اَبُوْكَ اَبُوْ حُرٍّ وَّاُمُّكَ حُرَّةٌ	وَقَدْ يَلِدُ الْحُرَّانِ غَيْرَ نَجِيْبٍ

تیرے ماں باپ دونوں شریف ہیں ـــــ لیکن ـــــ کبھی شریفوں کے یہاں رذیل پیدا ہو جاتا ہے

اَطْيَبُ الْحَالَاتِ وَلَا اٰخَرَ

بہترین حالت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الا لیتنی ما کنتُ یوما معظما	ولا عرفوا شخصی ولا علموا قصری
اکلف فی حال المشیب بمثلہا	تحملتہ والغصن فی ورق نضر
فما عاش فی الایام فی حر عیشۃ	سوی رجل ناءٍ عن النہی والامر

(۱) کاش کہ میں کسی روز بھی صاحب وقار نہ ہوتا، نہ لوگ میری ذات سے واقف ہوتے اور نہ میرا گھر جانتے،
(۲) مجھ کو بڑھاپے میں ان امور پر مجبور کیا جاتا ہے جو میں اس وقت کرتا تھا جبکہ شاخ تر و تازہ پتوں میں تھی (جوانی میں)
(۳) دنیا میں خوشگوار زندگی اس کے سوا کسی نے نہیں گذاری جو لوگوں کے امر و نہی سے دور رہا۔

لِمُؤَلِّفِ الْکِتَابِ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ

اَبْیَاتٌ اَنْشَدْتُّھَا فِیْ نَادِیَۃِ الْاَدَبِ الْمُتَعَلِّقَۃِ بِدَارِ الْعُلُوْمِ الدِّیُوْبَنْدِیَۃِ حِیْنَ اُمِرْتُ بِاِجَازَۃِ قَوْلِ الشَّاعِرِ

چند اشعار ہیں جو میں نے دار العلوم دیوبند کی مجلس ادب میں اس وقت پڑھے تھے جبکہ شاعر کے شعر تسمع اھ پر گرہ لگانے کا حکم دیا گیا تھا

تَسْمَعْ مِنْ شَمِیْمِ عَرَارِ نَجْدٍ	فَمَا بَعْدَ الْعَشِیَّۃِ مِنْ عَرَارٖ

اَلَامُ عَلَی التَّجَنُّبِ وَالتَّخَلِّی	فَقُلْتُ اُجِیْبُہُمْ ھٰذَا شِعَارِیْ	لَقَدْ طُوِّفْتُ فِی الْاٰفَاقِ دَھْرًا
وَحُبَّتْ اَلْقَفْرُ الْبَیْدَاءُ الصَّحَارِیْ	وَجَرَّبْتُ الْبِلَادَ وَمَنْ عَلَیْھَا	وَمَیَّزْتُ الصِّغَارَ مِنَ الْکِبَارِ
فَاِنِّیْ لَمْ اَجِدْ اَحَدًا اَنُصُوْحًا	یَقِیْنِیْ مِنْ وُقُوْعِیْ فِیْ عَوَارٍ	وَلَا یَغْتَابُنِیْ اَنْ غِبْتُ عَنْہُ
وَلَا یُؤْذِیْ اِذَا ھُوَ فِیْ جِوَارِیْ	رَاَیْتُھُمْ عَدُوِّیْ فِی الْبَلَایَا	وَاَحْبَابِیْ اِذَا نَاذُوْ یَسَارٖ
وَلٰکِنَّ الْکِتَابَ کِتَابُ عِلْمٍ	سَمِیْرِیْ فِی اللَّیَالِیْ وَالنَّھَارِ	یُوَاسِیْنِیْ اِذَا ھَجَمَتْ ھُمُوْمِیْ
وَیُؤْنِسُنِیْ اِذَا اَنَا فِی الدِّیَارِ	خَلِیْلِیْ فِی الْھَوَاجِسِ وَالرَّزَایَا	اَنِیْسِیْ مُوْنِسِیْ حَامِیْ الذِّمَارِ
طَرِیْفِیْ تَالِدِیْ وَوَلِیُّ اَمْرِیْ	اُحِبُّ ذَخَائِرِیْ وَکَذَا ضَمَائِرِیْ	یُزِیْلُ عَسْکَرَ الْاَحْزَانِ عَنِّیْ
وَیُھْدِیْ اَنَّنِیْ اِذَا اَنَا فِی السُّھَارِ	بِہٖ سُکْرِیْ اِذَا مَا شِئْتُ خَمْرًا	وَمِنْہُ اَفَاقَتِیْ وَبِہٖ خُمَارِیْ
فَھَلَّا اَیُّھَا اللُّوَّامُ لُمْتُمْ	خَلِیَّ الْقَلْبَ مِنْ قَطْفِ الثِّمَارِ	ثِمَارِ فُنُوْنِ عِلْمٍ بِاجْتِھَادٍ
وَتَقْرِیْبٍ لِمَا یُدْرِیْہِ دَارٖ	خُلُوْلِیْ طَیِّبُ الْحَالَاتِ عِنْدِیْ	وَاَعْزَازِیْ لَدَیْھِمْ فِیْ عَزَارِیْ

حل لغات شمیم عمدہ خوشبو، عرار ایک خوشبودار پھول جسکا نام گاؤ چشم ہے۔ تجنب و تخلی خلوت گزینی، اجبت ان جواب لکھنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیدار، صحارمی جنگل، نصوح نصیحت کرنیوالا، عوار عیب، کپڑے کی پھٹن، کمیر رات کا قصہ گو، دمار، ہلاک ہونا۔ ہواجس جمع ہاجس وسوسہ، رزایا جمع رزیۃ مصیبت، حامی الذمار، نگہداشت کرنیوالا، طریف نیا مال، تالد پرانا مال، ضمار غیر متوقع مال، بہدأ (ف)، ہدأ بچہ کو سلانے کیلئے تھپکی دینا، سہار بیداری، لوام جمع لائم ملامت گر، قطف الثمار پھل چننا۔ تشریح

(۱) نجد کے پھول سونگھ کر نفع حاصل کرے کیونکہ شام کے بعد پھول نہ رہیں گے۔

(۲) مجھ کو علیحدگی پسندی اور خلوت گزینی پر ملامت کی جاتی ہے تو میں جواب دیتا ہوں کہ میرا شیوہ یہی ہے۔

(۳) میں ایک عرصہ تک دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھرا ہوں اور میں نے بیابان جنگل طے کئے ہیں،

(۴) بستیوں کو اور وہاں کے باشندوں کو آزمایا ہے، چھوٹے بڑے میں امتیاز کیا ہے۔

(۵) لیکن میں نے کوئی ایسا خیر خواہ نہیں پایا جو مجھے عیب میں پڑنے سے بچائے۔

(۶) اور میری عدم موجودگی میں غیبت نہ کرے اور موجودگی میں تکلیف نہ دے۔

(۷) میں نے لوگوں کو مصیبتوں کے زمانہ میں اپنا دشمن اور مالداری میں دوست پایا ہے۔

(۸) لیکن علمی کتاب میرا شب و روز کا دم ساز دہمراز ہے۔

(۹) جب مجھ پر اچانک رنج و غم آپڑیں تو میری غمخواری کرتی ہے اور جب میں ہلاکت میں پھنس جاؤں تو تسلی دیتی ہے۔

(۱۰) وساوس و مصائب میں خالص دوست غم خوار۔ مونس، محافظ ضروریات ہے۔

(۱۱) کتاب میرا نیا اور پرانا سرمایہ، منتظم امور، محبوب ترین ذخیرہ اور غیر متوقع مال ہے۔

(۱۲) مجھ سے غم کے لشکر کو دور کرتی ہے اور جب مجھ کو نیند نہیں آتی تو لوریاں دے کر سلاتی ہے۔ (۱۳) جب مجھے شراب کی خواہش ہوتی ہے تو میرا نشہ اسی سے ہوتا ہے اور اسی سے مجھے افاقہ ہوتا ہے اور اسی سے میرا خمار ہے۔ (۱۴) سو اے ملامت کرو! تم نے کیوں نہ ملامت کی ثمرات کے حاصل کرنے سے بے فکرے آدمی کو، (۱۵) یعنی علم کے مختلف ثمرات سے محنت اور دوڑ دھوپ کیساتھ جس کو اہل علم جانتے ہیں (۱۶) میرے نزدیک سب سے اچھی حالت اپنی گمنامی ہے اور لوگوں میں میرا اعزاز اکرام باعث عار ہے۔

يَزِيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ الْمُهَلَّبِيُّ

وَمَنْ ذَا الَّذِيْ تَرْضٰى سَجَايَاهُ كُلُّهَا	كَفَى الْمَرْءُ نُبْلًا اَنْ تُعَدَّ مَعَايِبُهُ

ایسا کون شخص ہے جس کی ساری عادتیں پسندیدہ ہوں آدمی کی شرافت کیلئے یہی کافی ہے کہ اس کے عیب شمار کئے جائیں۔

اَلْفَقِيْهُ الْبَاهِرُ

اِذَا كُنْتُ اَعْلَمُ عِلْمًا يَقِيْنًا	بِاَنَّ جَمِيْعَ حَيَاتِيْ كَسَاعَهْ
فَلِمَ لَا اَكُوْنُ ضَنِيْنًا بِهَا	وَاَجْعَلُهَا فِيْ صَلَاحٍ وَّطَاعَهْ

(۱) جب میں یقین کیساتھ جانتا ہوں کہ میری پوری زندگی مثل ایک ساعت کے ہے۔

(۲) تو پھر میں اسمیں بخیل کیوں نہ ہوں اور اسکو اللہ کی اطاعت اور خیر و صلاح میں کیوں نہ صرف کروں،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ولبعضهم

لا تكن سكرا فتاكلك الناس ولا خظلا تذاق فترمى

نہ تو بالکل شکر ہی بن کر لوگ تجھے چٹ کر جائیں اور نہ ایلوا بن کر پھینک دیا جائے۔

المدائح

وللمؤلف غفر له في مدح دار العلوم الديوبندية

مؤلف کے یہ اشعار دار العلوم دیوبند کی تعریف میں ہیں۔!

دَارُ الْعُلُومِ بِفَيْضِهَا الْمِدْرَارِ ... فَاقَتْ ضِيَاءَ الشَّمْسِ نَصَّ نَهَارِ ... بَاقٍ عَلَى فَرِّ الزَّمَانِ لِأَهْلِهِ

مِنْ فَيْضِهَا الْهَطَّالِ بَحْرٌ جَارِ ... مَنْ جَاءَ يَسْتَسْقِي بِحَارَ فُيُوضِهَا ... يُسْقَى بِهَا عَلَلًا بِفَتْحِ الْبَارِي

زَادَتْ عَلَى الشَّمْسِ السَّمَاءِ وَبَدْرِهَا ... نُورًا فَلَيْسَ مُعَارِضٌ وَمُبَارِ ... عَادَتْ تُضِيءُ وَلَيْلُهَا كَنَهَارِهَا

وَتُمِيزُ الْأَبْرَارَ مِنْ فُجَّارِ ... تَدْعُو إِلَى غُفْرَانِ رَبٍّ غَافِرٍ ... وَتَصِيرُ تُرْسًا مِنْ عَذَابِ النَّارِ

شَهِدَتْ مَلَائِكَةُ الْإِلٰهِ بِفَضْلِهَا ... وَدَعَتْ لَهَا الْجِنَّانُ تَحْتَ بِحَارِ ... رَوْضٌ حَكَتْ جَنَّاتِ عَدْنٍ تَحْتَهَا

الْأَنْهَارُ لِلْأَخْيَارِ وَالْأَشْرَارِ ... رَيَّا قُرَنْفُلُهَا يَفُوقُ هُبُوبُهَا ... هَبَّ النَّسَائِمِ أَوْلَ الْأَبْكَارِ

وَتَضَوَّعَ الْأَكْوَانُ مِنْ فَوْحَاتِهَا ... فَكَأَنَّهَا زَهْرٌ مِنَ الْأَزْهَارِ ... يُحْيِي الْأَرَاضِيَ كُلَّهَا تَهْتَانُهَا

كَانَتْ سَهْوًا أَوْ مِنَ الْأَوْعَارِ ... إِنْ زُرْتَهَا مَا زُرْتَ إِلَّا رَوْضَةً ... أُلْفًا مِنَ الْقُرَّانِ وَالْأَثَارِ

يُتْلَى كِتَابُ اللّٰهِ فِيهَا دَائِمًا ... وَحَدِيثُ أَحْمَدَ سَيِّدِ الْأَبْرَارِ ... إِنْ زُرْتَهَا مَا زُرْتَ إِلَّا رَايَةً

الْإِسْلَامِ وَالْإِيمَانِ لِلزُّوَّارِ ... إِنْ زُرْتَهَا مَا زُرْتَ إِلَّا مَعْدِنًا ... لِلْعِلْمِ عِلْمِ نَبِيِّنَا الْمُخْتَارِ

شَاهَدْتَهَا فَرَأَيْتَهَا مَمْلُوءَةً ... مِنْ طَالِعٍ خَاشٍ مِنَ الْقَهَّارِ ... إِنْ زُرْتَهَا مَا زُرْتَ إِلَّا مُزْنَةً

أَجْرَتْ عَلَى الْأَوْعَارِ مِنْ أَنْهَارِ ... إِنْ زُرْتَهَا مَا زُرْتَ إِلَّا كَوْكَبًا ... يَهْدِي إِلَى الْجَنَّاتِ لِلْأَخْيَارِ

فَاغْفِرْ إِلٰهِي مَنْ بَنَاهَا مُخْلِصًا ... تَأْسِيسُهَا كَبِنَاءِ بَيْتِ الْبَارِي ... وَمُدَرِّسُوهَا كُلُّهُمْ إِلَّا أَنَا

مِثْلُ النُّجُومِ هِدَايَةٌ لِلسَّارِي ... شُبَّانُهَا شُبَّانُ زُهْدٍ وَالتُّقَى ... وَشُيُوخُهَا غُرٌّ مِنَ الْأَنْوَارِ

وَالْعِلْمُ عِلْمُ الدِّينِ دِينِ مُحَمَّدٍ ... مَقْصُودُهُمْ بِاللَّيْلِ أَوْ بِنَهَارِ ... فِيهَا رِجَالٌ لَيْسَ تُلْهِيهِمْ تِجَارَاتٌ

وَلَا بَيْعٌ عَنِ الْاِسْتِغْفَارِ ... ذِكْرُ الْإِلٰهِ طَعَامُهُمْ وَشَرَابُهُمْ ... يَتَضَوَّعُونَ لِكَثْرَةِ الْأَذْكَارِ

جَافَتْ جُنُوبُهُمُ الْمَضَاجِعَ لَيْلَهُمْ ... وَتَرَاهُمْ يَبْكُونَ بِالْأَسْحَارِ ... طَمَعًا إِلَى رِضْوَانِ رَبِّهِمْ وَخَوْفًا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مِنْ عَذَابِ الْقَادِرِ الْجَبَّارِ | مَثْوَاهُمْ حُجْرَاتُهُمْ لَكِنَّهُمْ | يَسْعَوْنَ مَهْمَا قِيلَ مَنْ أَنْصَارِي
شَهِدَتْ بِفَضْلِهِمُ النُّجُومُ عَلَى السَّمَاءِ | مَا إِنْ لَهُمْ مِنْ عَائِبٍ أَوْ نَزَّارِ | قَصُرَتْ مَدَائِحُ أَلْسُنٍ عَنْ فَضْلِهِمْ
وَحُسُودُهُمْ مُسْتَكْثِرٌ أَخْبَارِي | وَلَهُمْ فَضَائِلُ لَا تُعَدُّ وَكَيْفَ لَا | بَذَلُوا نُفُوسَهُمُ الرِّقَاءُ الْبَارِي
يَا رَبِّ أَصْلِحْ حَالَنَا وَمَآلَنَا | وَالْحَقْ بِسَيْفِكَ صَوْلَةَ الْكُفَّارِ | أَنْزِلْ بِهِمْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ شَرَّهُ
وَاخْذُلْهُمْ خُذْلَانَ ذِي الْأَوْزَارِ | أَوْقِدْ لَهُمْ نَارًا تُحَرِّقُ كُلَّهُمْ | وَتُحِيطُهُمْ كَالْحَاطَةِ التَّيَّارِ
وَامْحُ الذُّنُوبَ صَغِيرَهَا وَكَبِيرَهَا | مِنْ جَنَاهَا الْعَبْدُ يَا سَتَّارِ | وَارْحَمْ إِلَهِي الْعَبْدَ إِعْزَازَ الْعَلِي
حَمَّالَ ذَنْبٍ حَامِلَ الْأَوْزَارِ | وَتَزَوَّدِي حُبَّ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ | وَرَجَاءَ رَبٍّ قَادِرٍ غَفَّارِ

حل لغات مدرار بہت برسنے والا، ہطال بڑی بوندوں والی لگاتار بارش، عل دوسری مرتبہ پینا، مبار مقابل، ترس ڈھال جمع اترس، میثان جمع حوت مچھلی، روض جمع روضۃ باغ، ریا عمدہ خوشبو، قرنفل لونگ، ہبوب ہوا کا چلنا، تفتوح۔ المسک خوشبو کا مہکنا، زہر جمع ازہار کلی، اوعار جمع وعر سخت زمین، الف سرسبز وشاداب حصۂ زمین جس کو کسی جانور نے نہ چرا ہو، مزنۃ پانی سے بھرا ہوا بادل کا ٹکڑا، شبان جمع شاب جوان، جافت مجافات دور رہنا، المضاجع۔ جمع مضجع خواب گاہ، مثوی ٹھکانا، زار اسم فاعل ہے زری (ض) علیہ عیب لگانا، صولۃ دبدبہ، اوزار جمع وزر گناہ۔ تیار سمندر کی موج :۔ تشریح

(۱) دار العلوم (دیوبند) اپنے عام فیض کی وجہ سے دوپہر کے وقت آفتاب کی روشنی پر بھی فائق ہے۔
(۲) اس کے فیض عام کا بہتا سمندر رہتی دنیا تک دنیا والوں کے لئے باقی رہے گا (انشاء اللہ تعالیٰ)
(۳) جو شخص اس کے دریائے فیض سے سیراب ہونے کیلئے آتا ہے تو اس کو بعون باری مکرر سہ کر سیراب کیا جاتا ہے۔
(۴) اپنی آب وتاب میں شمس وقمر سے بھی بڑھ گیا پس نہ کوئی اس کا مدمقابل ہے اور نہ کوئی مماثل ہے۔
(۵) آثار روشن ہے کہ اس کی رات بھی دن کی طرح منور ہے اور یہ اچھوں کو بروں سے ممتاز کر لیتا ہے۔
(۶) دنیا میں توبہ اللہ کی مغفرت کی طرف بلا رہا ہے اور آخرت میں عذاب دوزخ سے لوگوں کیلئے ڈھال ہوگا۔
(۷) ملائکہ رحمٰن اس کے فضل کے شاہد اور سمندروں میں مچھلیاں اس کے لئے دعا گو ہیں۔
(۸) یہ نیک وبد سبھی کیلئے ایک چمن ہے جو چمن ہائے بہشت کے مشابہ ہے، جسکے نیچے نہریں بہتی ہوتی۔
(۹) اس کی پھولوں کی خوشبو کا پھیلنا صبح کی ٹھنڈی ہوا پر فائق ہے۔
(۱۰) اس کی خوشبوؤں سے تمام جہان معطر ہے گویا عمدہ خوشبودار کلیوں میں سے ایک کلی ہے۔
(۱۱) اس کی لگاتار بارش تمام زمینوں کو خواہ نرم ہوں یا بنجر زندگی بخش رہی ہے۔
(۱۲) اگر تو اس کی زیارت کرے گا تو حدیث وقرآن سے لبریز باغ پائے گا۔
(۱۳) جسمیں دائما اللہ کی کتاب اور سردار انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث پڑھی جاتی ہیں۔
(۱۴) اگر تو اس کی زیارت کرے گا تو زیارت کنندگان کیلئے ایمان اور اسلام کی نشانی پائے گا۔
(۱۵) اگر تو اس کی زیارت کریگا تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علوم کا مرکز پائے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱۶) تو یہاں آئے گا تو اللہ کی اطاعت کرنیوالوں اور اللہ سے ڈرنے والوں سے اسکو بھرا ہوا پائے گا۔
(۱۷) اگر تو اس کی زیارت کرے گا تو اس کو برسا دبادل پائے گا جس نے بنجر زمینوں میں بھی نہریں بہا دی ہیں۔
(۱۸) اگر تو اسکی زیارت کرے گا تو کوکب ہدایت پائے گا جو جنت کی راہ بتاتا ہے۔
(۱۹) سو بار الٰہا! جس نے خلوص کیساتھ خانہ کعبہ کی طرح اس کی بنا قائم کی ہے اس کی مغفرت فرما۔
(۲۰) میرے علاوہ اس کے تمام مدرسین ستاروں کی طرح ہر راہ رو کیلئے باعث ہدایت ہیں۔
(۲۱) اس کے نوجوان صاحب زہد وتقویٰ ہیں اور اس کے شیوخ چمکتی روشن پیشانیوں والے ہیں،
(۲۲) جن کا مقصد رات دن صرف دین محمدی کا علم حاصل کرنا ہے (۲۳) انہیں ایسے لوگ ہیں جنکو استغفار سے نہ خرید غفلت میں ڈال پاتی ہے نہ فروخت (۲۴) اللہ کا ذکر ان کا کھانا پینا ہے اور وہ کثرت ذکر کی وجہ سے ہر وقت مہکتے رہتے ہیں۔
(۲۵) ان کے پہلو رات بھر خواب گاہوں سے علیحدہ ہوتے ہیں اور وہ پچھلے پہر گریہ وزاری میں مشغول رہتے ہیں۔
(۲۶) باری تعالیٰ کی خوشنودی کی امید اور اس کے عذاب کے خوف کی وجہ سے۔
(۲۷) انکی قیام گاہیں حجرے ہیں لیکن یہ کہا جائے "من انصاری" تو فوراً دوڑ پڑتے ہیں۔
(۲۸) ستائے آسمان پر ان کے فضل کے شاہد ہیں ان کو کوئی عیب لگانے والا نہیں ہے۔
(۲۹) لوگوں کی زبانیں ان کے فضائل بیان کرنے سے قاصر ہیں اور میں نے جو انکے حالات بیان کئے ہیں حاسد لوگ اسی کو حمد سے زیادہ سمجھتے ہیں
(۳۰) ان کے فضائل بے شمار ہیں اور کیوں نہ ہوں جبکہ انہوں نے زہد وتقوے میں اپنی جانیں صرف کر دیں۔
(۳۱) بار الٰہا! ہماری دنیا اور آخرت بہتر بنا اور اپنی شمشیر غضب سے کفار کے دبدبہ کو ہٹا دے،
(۳۲) ان پر طرح طرح کی مصیبتیں نازل فرما اور ان کو اسی طرح رسوا کر جیسے تو گنہگاروں کو قیامت کے روز رسوا کرے گا۔
(۳۳) ان کے لئے ایسی آگ بھڑکا دے جسمیں یہ سب جل کر خاک ہو جائیں اور سمندر کی لہروں کی طرح ان سب کو گھیر لے،
(۳۴) اے ستار! تیرے بندہ نے جو گناہ کئے ہیں چھوٹے ہوں یا بڑے سبکو معاف کر دے۔
(۳۵) اور بار الٰہا! اپنے گنہگار اور قصوروار بندہ اعزاز علی پر رحم فرما۔
(۳۶) میرا توشہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور پروردگار قادر وغفار کی رحمت کی امید ہے!

وَلِبَعْضِهِمْ

يَا أَيُّهَا الْمَلِكُ الرَّفِيعُ جَنَابُهُ ظِلٌّ لِرَبِّ الْعَرْشِ أَنْتَ وَظَاهِرٌ	لَمْ يُلْفَ فِي كُلِّ الْوَرَى لَكَ ثَانٍ أَنْ لَا يَكُونَ لِوَاحِدٍ ظِلَّانِ

(۱) اے عظیم الشان دربار والے بادشاہ تیرا ثانی پوری مخلوق میں بھی نہیں پایا جاتا۔
(۲) تو مالک عرش کا سایہ ہے اور ظاہر ہے کہ ایک شئے کے دو سائے نہیں ہوتے۔

وَلِبَعْضِهِمْ

وَالنَّجْمُ تَسْتَصْغِرُ الْأَبْصَارُ طَلْعَتَهُ وَالذَّنْبُ لِلْعَيْنِ لَا لِلنَّجْمِ فِي الصِّغَرِ	

ستارہ نگاہوں میں چھوٹا معلوم ہوتا ہے اور چھوٹا دیکھنے میں قصور آنکھ کا ہے نہ کہ ستارے کا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لمؤلفہ غفرلہٗ (یہ قصیدہ مؤلف کا ہے)

فی مدح من عمّ جودہ کما عمّ فضل وجودہ، وسبق احسانہ العمیم وبرّہ الکریم اکناف العالم من سھول العمور وبحور الوجود، المستغنی عن التلقیب والتکنیہ والغانی عن التوصیف والتسمیہ اعنی الملک الجلیل الشھم النبیل عثمان علیخان سلطان الدولۃ الآصفیہ لازال جودہ ینزل الرعایا من الامن فی حصن حصین، ویستخلص لدعاء دولتہ الغراء من الآفاق، فلا احد الا وھو من المخلصین، خلّد اللہ ملکہ وسلطنتہ، وعظّم نصرتہ آمین۔

اس کی تعریف میں جسکی سخا اس کے ذاتی فضل کی طرح عام ہے اور اسکی نیکی اور احسانِ عمیم نے آباد وغیر آباد تمام اطراف عالم کو حلقہ بگوش بنا رکھا ہے جو القاب و کنی سے مستغنی اور تسمیہ و توصیف سے بے نیاز ہے یعنی عظیم الشان، تیز خاطر، شریف الاصل، صاحب رائے عثمان علیخاں سلطان دولت آصفیہ خدا کرے کہ اس کی سخاوت رعایا کو امن کے محفوظ قلعوں میں جگہ دیتی رہے اور اس کی سلطنت کیلئے اطراف عالم سے خالص دعا حاصل ہوتی رہے اور تمام لوگ اس کے مخلص ہو جائیں اللہ اس کے ملک و سلطنت کو قائم دائم رکھے اور اسکی بھرپور مدد فرمائے۔ آمین۔

عثمان عثمان قد ضاءت بہ الدکن کلا وربی اضاء الارض والسمن زال المخاوف والاھوال من دکن

عثمان مأوی لقوم مالھم سکن ... وملجأ الغرب ماله وطن

وعنھا الروح والریحان والامن ... من فی العوالم ما ربّتہ دولتہ

غوث الارامل اذ باتت تسھرھا ... علی البریۃ جودا ماله ثمن

الصروف من دھرھا والذل والفتن ... شعائر الدین فی ایامہ عظمت

ومن علی الارض ما فی عنقہ منن ... البأہ جودک لا منّ ولا مننّ

فھذہ الدولۃ الغراء ما طرقت ... انت الملاذ لقوم قد اتوک علی

حلو المختبط شوس لمضطغن ... جودا وعدا فما ماتوا ولا ذقنوا

ولیس یرضی بما یلقی بہ درن ... اعلیت دین رسول فاق من سبقوا

واذا استغاثک یا عثمان مختبط ... یرعی رعایاہ لا لوم ولا وسن

فرسان خیل اذا ما رعتھم جبنوا ... ضعفی القلوب اذا قویتھم شجعوا

احییت کل ملوک الارض قاطبۃ ... انضاء فقر وجدب للھدی اذنوا

فلیس یاکل الا اھلہ الضغن ... فلا تخف مکرحتا اذا مکروا

یبیت عثمان مولاھم اذا رقدوا ... وقد تزری علی من بالعلی قمن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَدْعُوالورى لِمليكٍ عادلٍ يَقِظٍ | قومٌ اذا اغتربوا فی ظلّه قطنوا | اظلّك الله فی اظلالِ رأفته
كما تركتهم فی دهرهم اَمِنُوا | وخلّد الله مُلكًا انتَ مالكه | يامَن عزائمه فی الدهر لا تهنُ
ومَن يُعادِيك يا عثمانُ! مِن سَفَهٍ | فی الهمّ والغمّ والاحزانِ مُرتهنُ
اَعزّك الله من بين الملوك كما | اعززتَ ما نطق القرآنُ والسننُ

حل لغات | غوث مدد، اراذل جمع ارذل محتاج، منن جمع منۃ احسان، ماطر برسنے والی، مختبط سائل بلا وسیلہ، شوس جمع اشوس غصہ یا تکبر کی بنا پر ترچھی نظر سے دیکھنے والا، دلادر، مضطغن، کینہ رکھنے والا، درن میل کچیل، وہنوا (ض، س، ک) ضعیف وکمزور ہونا۔ ملاذ جائے پناہ، انضاء جمع نضو کمزور جانور، لُہّی جمع لہوۃ پیتے ہوئے چکی میں ایک مرتبہ جتنی مقدار میں غلہ ڈالیں، لپ بھر مال، ضغن کینہ، تزری عیب لگانا، قمن، لائق، وسن عنودگی، قطنوا (ن) اقامت پذیر ہونا۔

تشریح

(۱) صرف عثمان علیخاں کی ذات سے دکن منور ہوگیا، نہیں بلکہ تمام روئے زمین اور کل جہان روشن ہوگیا۔

(۲) دکن سے تمام خوف وخطرات کو دور کرکے عدل وانصاف راحت وآرام اور امن وامان کو عام کردیا۔

(۳) عثمان بے گھروں کا ٹھکانا اور بے وطن مسافر کیلئے جائے پناہ ہے۔

(۴) فقراء ومساکین کا فریاد رس ہے جب کہ ان کو فتنے اور حوادث بیدار رکھیں اور وہ نہ سوسکیں۔

(۵) دُنیا میں ایسا کون ہے جسکو اسکی دولت نے پرورش نہ کیا ہو اور روئے زمین پر ایسا کون ہے جس کی گردن میں اس کے احسان کا طوق نہ ہو۔

(۶) پس یہ سلطنت مخلوق پر جود وسخا کی ایسی بارش برسانے والی ہے جس کی کوئی قیمت نہیں دیجاسکتی۔

(۷) سائلین کے حق میں بڑا میٹھا ہے اور کینہ وروں کیلئے بہت غضب ناک ہے اور معیوب کن چیزوں سے ہمیشہ ناخوش رہتا ہے۔

(۸) اس کے زمانہ میں اللہ کے احکام نے وقعت پائی اور جس نے بغاوت وسرکشی کی وہ ذلیل وکمزور ہوا۔

(۹) اے عثمان! جب تجھ سے کوئی مدد مانگتا ہے تو تیری عطاء بغیر احسان جتائے اور بغیر مشقت میں ڈالے لبیک کہتی ہے۔

(۱۰) جب تُو نے کمزور دلوں کو قوت بخشی تو وہ بہادر ہوگئے اور جب شہسواروں کو مرعوب کیا تو وہ بزدل ہوگئے۔

(۱۱) تُو پناہ گاہ ہے اُن لوگوں کی جو تنگی وبدحالی کی تاخت سوالیوں پر تیرے پاس آئے جنہوں نے کہ بڑی عطاؤں کو سُن رکھا تھا۔

(۱۲) عدل وانصاف اور جود وسخا سے تو نے تمام بادشاہوں کو زندہ کردیا پس نہ وہ مرے اور نہ وہ دفن کئے گئے۔

(۱۳) تو حاسدوں کی مکاریوں سے اندیشہ نہ کر کیونکہ حسد حاسد ہی کو کھا جاتا ہے۔

(۱۴) تُو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو بلند کیا جو تمام انبیاء سابقین میں افضل ہیں اور مستحق مراتب عالیہ کو پہنچ کر دیا گیا۔

(۱۵) جب رعایا سو جاتی ہے تب انکا آقا عثمان ان کی پاسبانی کرتا ہے اور نیند تو کیا غنودگی تک نہیں ہوتی۔

(۱۶) ساری مخلوق منصف وبیدار بادشاہ کی دعا گو ہے، لوگ جب پردیس میں جاتے ہیں تو اس کے سایۂ عاطفت میں قیام پذیر ہوتے ہیں۔

(۱۷) خداوند تعالیٰ تجھ کو اپنی خاص رحمت کا سایہ عطا کرے کیونکہ تو نے رعایا کو مامون ومطمئن کردیا ہے۔ (۱۸) اور اس ملک کو ہمیشہ ترقی پر رکھے جسکا تو مالک ہے اے وہ شخص جس کے ارادے کبھی کمزور نہیں ہوتے (۱۹) اور جو شخص اپنی نادانی سے تیرے ساتھ دشمنی کرے وہ رنج وغم میں پھنسا رہے (۲۰) باری تعالیٰ تجھے بادشاہوں کے درمیان عزت بخشے جیسا کہ تُو نے قرآن وحدیث کے احکام کی تعظیم وتوقیر کی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الهجاء ولبعضهم

أبو جعفر رجل عالم	بما يصلح المعدة الفاسدة	تخوف تخمة أضيافه	فعودهم أكلة واحدة

(۱) ابوجعفر ایسا نسخہ جانتا ہے جو فاسد معدہ کو درست کر دیتا ہے۔
(۲) مہمانوں کی بدہضمی سے ڈرتا ہے اس لئے ان کو ایک لقمہ کا عادی بنا دیا ہے۔

وقال آخر

رغيف أبي علي حل خوفا	من الأضياف منزلة السماك	إذا كسروا رغيف أبي علي	بكى يبكي بكاء فهو باك

(۱) ابوعلی کی روٹی مہمانوں کے خوف سے (بدقت حاصل ہونے میں) بمنزلہ سماک ستاروں کے ہے۔
(۲) جب مہمان ابوعلی کی روٹی توڑتے ہیں تو وہ رونا روتا ہے اور روتا ہی رہتا ہے۔

ابن بسام

أتانا بخبز له يابس	كمثل الدراهم في خلقته	إذا ما تنفست عند الخوان	تطاير في البيت من خيفته

(۱) وہ ہمارے پاس ایک سوکھی ہوئی روٹی لے کر آیا جو صورت میں بالکل درہم کی طرح تھی۔
(۲) اگر تو دسترخوان کے پاس سانس بھی لے تو وہ اس کے خوف سے گھر میں اڑی پھرے۔

وقال عباس الخياط

رغيفة النجم لمن رامه	يرى ولا يطمع في لمسه	كأنه في جوف مرآته
يبدو ولا يطمع في جسه	وفلسه الأمس الذي قد مضى	بل أمسه أوجد من فلسه

(۱) جو شخص نجم کے پاس آئے وہ اسکی روٹی کو بس دیکھتا ہی رہے چھونے کی خواہش نہ کرے۔
(۲) گویا اس کی روٹی آئینہ کے اندر ہے کہ ظاہر اً دکھائی دیتی ہے لیکن ہاتھ سے چھوئی نہیں جاتی
(۳) اور اس کا پیسہ کل گذشتہ کی طرح ہے بلکہ اس کے پیسے کی بہ نسبت کل گذشتہ کا پایا جانا ممکن تر ہے۔

ولبعضهم

لا تعذلوني إن هجرت طعامه	خوفا على نفسي من المأكول
فمتى أكلت قتلته من بخله	ومتى قتلت قتلت بالمقتول

(۱) اگر میں نے اپنی جان کے اندیشہ سے اسکا کھانا چھوڑ دیا تو مجھے ملامت نہ کرو (۲) کیونکہ میں جب اس کا کھانا کھاؤں گا تو اس کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نجل کیونکہ میں اس کو قتل کروں گا اور جب میں قتل کروں گا تو مقتول کے عوض میں مجھے قتل کیا جائے گا۔

اَلتَّهْنِئَةُ بِالْعِيْدِ السَّعِيْدِ

(عید سعید پر مبارک باد)

لِلْاُسْتَاذِ الْفَاضِلِ الْعَلَّامَةِ الْمُفْتِيْ مُحَمَّدْ كِفَايَتُ اللّٰهِ الدِّهْلَوِيِّ رَحِيْنَ كَانَ مَسْجُوْنًا فِي الْمُلْتَانِ) اِلٰى مَرْكَزِ دَائِرَةِ الْمُرُوَّةِ، وَاِنْسَانِ نَاظِرَةِ الْفُتُوَّةِ، صَاحِبِ الرَّأْيِ الْمَتِيْنِ اَلشَّيْخِ فَضْلِ الدِّيْنِ مُدِيْرِ السِّجْنِ الْمَرْكَزِيِّ الْجَدِيْدِ بِمُلْتَانَ

أُهَنِّيْكَ، يَا مَنْ فَازَ بِالْخَيْرِ وَارْتَوٰى ... بِاَخْلَاقِكَ الزَّهْرَاءِ طَيِّبَةِ الشَّذٰى

بِعِيْدٍ اِذَا وَافٰى اَتٰى بِمَسَرَّةٍ ... لِحُرٍّ كَرِيْمٍ فَازَ بِالْعَيْشِ وَالْمُنٰى

يَعُوْدُ اِلَيْكُمْ مِثْلَ حِبٍّ يَزُوْرُكُمْ ... مِنَ الْعُمْرِ بِالْخَيْرَاتِ وَالرُّشْدِ وَالْهُدٰى

اِذَا الْعِيْدُ يَأْتِي الْمَرْءَ وَالْمَرْءُ مُحْتَفِظٌ ... عَلَى الْمَرْءِ لَمْ يُوْرِثْ سِوَى الْحُزْنِ وَالشَّجٰى

وَكَمْ بَيْنَ حُرٍّ قَرَّ عَيْنَاهُ بِالْهَوٰى ... وَنَقْلِيْ ظِبَاءً اَذْنَدَتْ اَعْيُنُ الْمُنٰى

اَبَيْنَا اِبَاءَ اللَّيْثِ ذُلَّ تَعَبُّدٍ ... فَمَاذَا نَبَا الْاَلْدَافُ عَنْ اَلْحَمٰى

وَاِنْ خَانَنَا الدَّهْرُ الْغَشُوْمُ فَلَا تَكُنْ ... كَرِيْمًا مُعِيْنًا لِلَّذِيْ جَارَ وَاعْتَدٰى

وَمَا السِّجْنُ لِلْمَظْلُوْمِ الْاَعْطِيَّةُ ... وَيَا رَبِّ عَوْنًا وَانْتِصَارًا مِنَ الْعِدٰى

بِكَاسِ دِهَاقٍ مِنْ مَكَارِمَ وَاشْتَفِيْ ... اُهَنِّيْكَ يَا مَنْ فَاقَ بِالْفَضْلِ وَالنَّدٰى

تَدِبُّ اِلَى اَعْمَاقِ اَفْئِدَةِ الْوَرٰى ... يَعُوْدُ لَكُمْ عَوْدًا حَمِيْدًا مُبَارَكًا

فَيَاتِيْ بِمَا يَاتِي الْحَبِيْبُ اِذَا اَتٰى ... يَزُوْرُ الْمَحْبُوْنَ الْاَحِبَّةَ بُكْرَةً

بِاَهْلٍ وَمَغْنًى اَوْرَثَ اللُّطْفُ وَالْهُدٰى ... وَكَمْ بَيْنَ حُرٍّ اَذْيُفَاغِيْ غَزَالَةً

وَبَيْنَ اَسِيْرٍ يَصْطَلِيْ ضَرَمَةَ النَّوٰى ... وَنَحْنُ كِرَامٌ نَمْلِكُ الْخَيْرَ فِي النَّدٰى

فَلَا سُبَّةٌ اُخْزٰى مِنَ الذُّلِّ لِلْغَزٰى ... وَاِنْ غَاشِمٌ عَنَّ الدِّفَاعَ جَرِيْمَةً

يَدُ الْخَوْنِ وَاقِفٌ حَقًّا اِذَا انْجَلٰى ... تَرٰى الْاَسْرَ لِلْحُرِّ الْوَفِيِّ كَرَامَةً

يَمُنُّ بِهَا الْمَوْلٰى عَلٰى عَبْدِهِ اصْطَفٰى ... وَلَوْكَتْ فَضْلَ الدِّيْنِ وَازْدَدْتَ رِفْعَةً

اُهَنِّيْكَ، يَا مَنْ صَادَ اَفْئِدَةَ الْوَرٰى ... عَلٰى كُلِّ مَنْ اَعْطٰى وَاَنْفَقَ مَا حَوٰى

اُهَنِّيْكُمْ بِالْعِيْدِ وَالْعِيْدُ مُعْجِبٌ ... عَلَيْكُمْ وَفِيْكُمْ جَالِبًا لَكُمُ الْهَنَا

يَعُوْدُ اِلَى مَا تَشْتَهِيْهِ وَتَرْتَضِيْ ... وَيَلْتَذُّ كُلٌّ بِالْعَنَاقِ وَبِاللِّقَا

وَلٰكِنَّهُ اِنْ حَلَّ وَالسِّجْنُ مُوْصَدٌ ... وَبَيْنَ الْمُعَانِيْ مِحْنَةُ السِّجْنِ وَالْعَنَا

وَلٰكِنَّنَا قَوْمٌ نُلَاعِبُ بِالظُّبٰى ... وَنَحْنُ لُيُوْثٌ نَحْسِمُ الشَّرَّ فِي الْوَغٰى

حُبِسْنَا وَاُوْذِيْنَا بِغَيْرِ جَرِيْمَةٍ ... فَاَنَّا نَرٰى هٰذَاكَ مِنْ سُوْدَدِ الْفَتٰى

وَاَنْتَ كَرِيْمُ ابْنِ الْكَرِيْمِ وَلَمْ نَجِدْ ... وَاَنْ كَانَ رِجْزًا اللَّوَاقِعَ فِي الْخَنَا

فَيَا رَبِّ تَثْبِيْتًا وَصَبْرًا عَلَى الْبَلَا ... وَيَا رَبِّ عَوْنًا وَانْتِصَارًا مِنَ الْعِدٰى

وَوُفِّقْتَ بِالطَّاعَاتِ وَالْخَيْرِ وَالتُّقٰى

لِيَهْنِكَ عِيْدُ الْفِطْرِ هٰذَا وَبَعْدَهٗ ... تَمَتَّعْتَ بِالْاَعْيَادِ مَا شَرَقَ الذَّكَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حل لغات اہنیک تہنیۃ مُبارکباد پیش کرنا، ارتوی ارتواء سیراب ہونا، کاس دھاق لبریز جام، اشتفی، شفایابا، شذی بو کی تیزی، تمدت السقم بیماری کا جسم میں سرایت کرنا، اعماق جمع عُمق گہرائی، الہناخوشی، مسرت، العناق، معانقہ، محفوظ نصیب والا معنی گھر، السجن قیدخانہ، موصد اوصد الباب دروزاہ بند کرنا، شسبحی وہ ہڈی جو حلق میں لگ جائے مُراد رنج وغم، ینا غی، مناغاۃ الرجل مقابلہ کرنا، قریب ہونا، معانی اسم فاعل ہے معاناۃ مشقت برداشت کرنا، یصطلی اصطلاء آگ تاپنا، ضمر، چنگاری، لوی فراق، لبعد، نُطبی جمع نُطبۃ تلوار وغیرہ کی دھار، نقلی قلاء بغض رکھنا، ظبار، جمع ظبی ہرن، وثی سستی، لیوث جمع لیث شیر، تحسم (ض حسما) جڑ سے کاٹنا، وغی شور، لڑائی، سبۃ گالی، عار، عدی جمع عدو دشمن، حمی ہر وہ چیز جس کی حفاظت ضروری ہو، غاشم ظالم، سودد سرداری، عشوم ظالم، خؤون خیانت کرنیوالا، جار جور ظلم کرنا، رحز عذاب الکنا، فحش کلامی۔

تشریح: "مبارک باد پیش کرتا ہوں آپ کو اے وہ ذات کہ ہر قسم کی خیر سے بہرہ اندوز اور بزرگی و شرافت کے لبریز جام سے سیراب و شفایاب ہے۔

(۲) اور اے وہ ذات کہ تو نے عمدہ اور پاکیزہ اخلاق کے ساتھ مخلوق کے دلوں کو شکار کر لیا ہے۔

(۳) اور اے وہ شخص کہ تو فضل و سخاوت کی وجہ سے ہر عطاء کرنیوالے اور جمع کردہ کو خرچ کرنیوالے پر فائق ہے۔

(۴) عید پر کہ جب وہ آتی ہے تو مخلوق کے دلوں کی گہرائیوں میں سرایت کر جانیوالی مسرت لے کر آتی ہے۔

(۵) میں آپ کو عید کی مبارک باد پیش کرتا ہوں اور عید خوش کن ہے ہر ایسے بزرگ شریف انسان کیلئے جو خوش عیشی اور آرزوؤں میں کامیاب ہے۔ (۶) عید قابلِ تعریف اور بابرکت ہو کر تیز تمہارے لئے فرح و سرور کا سامان لے کر بار بار آپ کے سامنے آئے۔

(۷) عید تمہارے پاس زیارت کنندہ دوست کیطرح بار بار آتی رہے اور جو خوشی محبوب لے کر آتا ہے وہ عید لے کر آتی رہے۔

(۸) عید ان چیزوں کو لے کر آتی رہے جنکو تو چاہتا ہے اور جن سے خوش ہوتا ہے یعنی خیر و صلاح، رشد و ہدایت،

(۹) احباء صبح ہی صبح ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہیں اور معانقہ و ملاقات کر کے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

(۱۰) جب آدمی پہلے ہی سے اپنے اہل و عیال میں مسرور ہوتا ہے تو عید آکر مزید فرح و سرور کا باعث ہوتی ہے۔

(۱۱) لیکن جب عید اس حالت میں آئے کہ آدمی پر جیل خانہ کا دروازہ بند ہو تو رنج و غم کے سوا کچھ نہیں لاتی۔

(۱۲) فرق عظیم ہے بیوی بچوں کے ساتھ مسرور شریف آدمی کے درمیان اور جیل خانہ کی سختی و مشقت برداشت کرنیوالے کے درمیان

(۱۳) اور فرق عظیم ہے درمیان شریف آدمی کے جس کی آنکھیں اپنی ہر خواہش حاصل کرنیکی وجہ سے ٹھنڈی ہوں اور قیدی کے جو جدائی کی آگ میں جل رہا ہو۔

(۱۴) لیکن ہم لوگ تلواروں کے ساتھ کھیلتے ہیں اور ہر بنوں کو ناپسند کرتے ہیں جب کہ وہ سستی اور ذلت کا باعث ہوں۔

(۱۵) اور ہم شریف ہیں کہ عطاء کے وقت خیر کے مالک ہوتے ہیں اور بہادر شیر ہیں کہ لڑائی کے وقت شر کی بیخ کنی کرتے ہیں۔

(۱۶) ہم شیروں کی طرح غلامی کی ذلت برداشت نہیں کر سکتے کیونکہ دشمنوں کے غلام ہونے کی ذلت سے بڑھ کر کوئی عار نہیں ہے۔

(۱۷) ہم کو بلا جرم قید کیا گیا اور طرح طرح سے ستایا گیا ہمارا جرم اس کے سوا کچھ نہیں کہ ہم ممالکِ اسلامیہ کی حفاظت چاہتے ہیں۔

(۱۸) اگر کوئی ظالم دفاع کو بھی جرم سمجھا کرے ہم تو اسکو سرداری سمجھتے ہیں۔

(۱۹) اور اگر ظالم زمانہ ہم سے خیانت کرے تو خائنوں کا معاون مت ہو بلکہ جب حق آشکارا ہو جائے تو اس کا اتباع کر۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَدحُ المَذمُوم

حسنُ الجهل — جہالت کی خوبی — وقال اٰخر

لَئِنْ كنتُ محتاجًا الى الحلمِ انني ... الى الجهلِ في بعضِ الاحايينِ احوجُ
وما كنتُ ارضى الجهلَ خِدنًا وصاحبًا ... ولكنني ارضى به حينَ احرجُ
فان قال قومٌ انّ فيه سماجةً ... فقد صدقوا والذُّلُّ بالحرِّ اسمجُ
ولي فرسٌ للحلمِ بالحلمِ ملجمٌ ... ولي فرسٌ للجهلِ بالجهلِ مسرجُ
فمن شاءَ تقويمي فاني مقوّمٌ ... ومن شاءَ تعويجي فاني معوّجُ

حل لغات: الحلم عقل و دانش، احايين جمع احيان، خِدن دوست، صاحب ساتھی جمع اخدان، سماجۃ قباحت تجم الجم الدابۃ لگام ڈالنا۔

تشریح:

(۱) بیشک میں عقل و دانش کا محتاج ہوں لیکن بعض اوقات اس سے کہیں زیادہ جہل کا محتاج ہوتا ہوں (۲) میں جہل سے رفیق اور دوست ہونے کی رُو سے راضی نہیں بلکہ میں اس سے اس وقت راضی ہوتا ہوں جب میں تنگ دل ہوتا ہوں (۳) اگر کوئی یہ کہے کہ اسمیں تو قباحت ہے تو ٹھیک ہے مگر ذلت و خواری شریف آدمی کیلئے اس سے بھی زیادہ قبیح ہے۔ (۴) میرے پاس ایک گھوڑا تو عقل کا ہے جس کو عقل کی لگام پہنائی گئی ہے اور ایک گھوڑا جہل کا ہے جس پر جہل کی کاٹھی لگی ہوئی ہے (۵) پس جو شخص مجھے سیدھا دیکھنا چاہے تو میں سیدھا ہوں اور جو مجھے ٹیڑھا دیکھنا چاہے تو میں ٹیڑھا ہوں۔ ؎ پھول میں پھول نہیں ہوں کانٹا ہوں کانٹوں میں امیر
یار ہوں یار دشمن ہوں عیار عیاروں میں ہوں

مَدحُ الشَّيب — بڑھاپے کی تعریف — مُسلِمُ بنُ الوَلِيد

اَلشَّيبُ كُرْهٌ وَكُرْهٌ اَنْ يُفَارِقَنِي ... اَعَجِبْ لِشَيْءٍ عَلَى البَغْضَاءِ مَوْدُوْدِ

بڑھاپا ناگوار ہے اور اسکا مجھ سے جُدا ہونا بھی ناگوار ہے اے مخاطب! اس شئی پر تعجب کر کہ ناگوار کی باوجود گوارا ہے۔

اَبُو الفَتحِ البُستِي

يَا شَيْبَتِي اِدُومِي وَلَا تَتَرَحَّلِي ... وَيَقِيْنُنِي اَنِّي بِوَصْلِكِ مُوْلَعٌ
قَدْ كُنْتُ اَجْزَعُ مِنْ حُلُولِكِ مَرَّةً ... فَالْاٰنَ مِنْ خَوْفِ ارْتِحَالِكِ اَجْزَعُ

(۱) اے بڑھاپے ہمیشہ رہ، جا مت اور یقین کر کہ میں تیرے وصال کا بڑا ہی عاشق ہوں۔
(۲) اس سے پیشتر تو میں تیرے آنے سے گھبراتا تھا اور اب تیرے چلے جانے کے خوف سے زیادہ گھبرا رہا ہوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَاَمَّا الْمَشِيْبُ فَصُبْحٌ بَدَا ۔۔۔ وَاَمَّا الشَّبَابُ قَلِيْلٌ اَفَلْ
سَقَى اللّٰهُ هٰذَا وَهٰذَا مَعًا ۔۔۔ فَنِعْمَ الْمُوَلِّيْ وَنِعْمَ الْبَدَلْ

(۱) بڑھاپا صبح ہے جو طلوع ہو گئی اور جوانی رات تھی جو غروب ہو گئی،
(۲) اللہ دونوں کو خوش رکھے جو غروب ہوا وہ بھی بہتر ہے اور جو بدل ملا وہ بھی بہتر ہے۔

اَبُوالْفَتْحِ كُشَاجِمُ

تَفَكَّرْتُ فِيْ شَيْبِ الْفَتٰى وَشَبَابِهٖ ۔۔۔ فَاَيْقَنْتُ اَنَّ الْحَقَّ لِلشَّيْبِ وَاجِبُ
يُصَاحِبُنِيْ شَرْخُ الشَّبَابِ فَيَنْقَضِيْ ۔۔۔ وَشَيْبِيْ لِيْ حَتّٰى الْمَمَاتِ مُصَاحِبُ

(۱) میں نے انسان کی جوانی اور بڑھاپے میں غور کیا تو مجھے یقین ہو گیا کہ بڑھاپے کا حق واجب ہے۔
(۲) جوانی کا آغاز میرے ساتھ کچھ دن تک رہ کر ختم ہو جاتا ہے اور بڑھاپا میرے ساتھ مرنے تک جائے گا۔

اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ الْاَسْبَاطِيُّ

لَا يَرُعْكَ الْمَشِيْبُ يَا ابْنَةَ عَبْدِ اللّٰهِ ۔۔۔ فَالشَّيْبُ زِيْنَةٌ وَّوَقَارُ
اِنَّمَا تُحْسَنُ الرِّيَاضُ اِذَا مَا ۔۔۔ ضَحِكَتْ فِيْ ظِلَالِهَا الْاَنْوَارُ

حل لغات راعک روعا گھبرا دینا، ظلال جمع ظل سایہ، انوار جمع نور کلی، شگوفہ۔

تشریح
(۱) اے عبداللہ کی بیٹی! بڑھاپا تجھے خوف زدہ نہ کرے کیونکہ بڑھاپا زینت و وقار ہے۔
(۲) چمن کی بہار اسی وقت ہے جب اس کے سایہ میں کلیاں کھل کھلا اٹھیں۔

زِيَادُ بْنُ زَيْدٍ

وَلَا اَتَمَنَّى الشَّرَّ وَالشَّرُّ تَارِكِيْ ۔۔۔ وَلٰكِنْ مَتٰى اُحْمَلْ عَلَى الشَّرِّ اَرْكَبُ

میں شر نہیں چاہتا جبکہ وہ مجھے چھوڑنے والا ہو لیکن میں مجبور کر دیا جاتا ہوں تو سوار ہو جاتا ہوں۔

وَقَالَ اٰخَرُ

تُحَامِقُ مَعَ الْحُمْقٰى اِذَا مَا لَقِيْتَهُمْ ۔۔۔ وَلَا تُفْهِمْ بِالْجَهْلِ فِعْلَ ذَوِي الْجَهْلِ
وَخَلِّطْ اِذَا لَاقَيْتَ يَوْمًا مُخَلِّطًا ۔۔۔ يُخَلِّطُ فِيْ قَوْلٍ صَحِيْحٍ وَفِي الْهَزْلِ
فَاِنِّيْ رَاَيْتُ الْمَرْءَ يُشْفٰى بِعَقْلِهٖ ۔۔۔ كَمَا كَانَ قَبْلَ الْيَوْمِ يُسْعَدُ بِالْعَقْلِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱) جب تو احمقوں سے ملاقات کرے تو احمق بن اور جاہلانہ افعال کے ساتھ ان سے مل۔
(۲) اور جب تو بکواس کرنیوالے سے ملے جو صحیح بات کو غلط بات کیساتھ ملائے تو تو بھی بکواس کر۔
(۳) کیونکہ میں نے دیکھا ہے کہ اس قسم کے مواقع میں آدمی اپنی عقلمندی کے باوجود بدنصیب بن کر رہ جاتا ہے جیسا کہ اس سے قبل برنبائے عقل نیک نصیب تھا۔

	اَلْجُبْنُ	لِبَعْضِهِمْ

قَامَتْ تُشَجِّعُنِيْ هِنْدٌ فَقُلْتُ لَهَا	اِنَّ الشَّجَاعَةَ مَقْرُوْنٌ بِهَا الْعَطَبُ
لَا وَالَّذِيْ مَنَعَ الْاَبْصَارَ رُؤْيَتَهٗ	مَا يَشْتَهِي الْمَوْتَ عِنْدِيْ مَنْ لَهٗ اَرَبُ
لِلْحَرْبِ قَوْمٌ اَضَلَّ اللّٰهُ سَعْيَهُمْ	اِذَا دَعَتْهُمْ اِلٰى نِيْرَانِهَا وَثَبُوْا
وَلَسْتُ مِنْهُمْ وَلَا اَهْوٰى فِعَالَهُمْ	لَا الْقَتْلُ يُعْجِبُنِيْ مِنْهُمْ وَلَا سَلَبُ

حل لغات: اَلْجُبْنُ بزدلی، تُشَجِّعُنِيْ جرأت دلاتا، اَلْعَطَبُ ہلاکت، اَرَبٌ عقل، نِيْرَانٌ جمع نار آگ، سَلَبٌ مقتول کا ساز و سامان جو چھین لیا جائے۔ تشریح

(۱) ہند مجھے جرأت مند بنانا چاہتی تھی میں نے اس سے کہا کہ شجاعت کے ساتھ ہلاکت وابستہ ہے (۲) قسم ہے اس ذات کی جس کے دیدار نے آنکھوں کو روک دیا (لگا) ہیں جس کے دیدار سے عاجز ہیں) میرے نزدیک دانشمند موت کی تمنا نہیں کرتا۔
(۳) لڑائی کیلئے وہ لوگ جنکو اللہ نے ناکام کر دیا ہو کہ جب لڑائی نے انکو اپنی آگ کی طرف بلایا تو فوراً کود پڑے۔
(۴) اور میں نہ انمیں سے ہوں اور نہ ان کے افعال کو پسند کرتا ہوں نہ مجھے انکا مقتول ہونا پسند ہے اور نہ ان کا مال و متاع۔

ذَمُّ الْمَذْمُوْمِ		ذَمُّ الْحَسَدِ

حُكِيَ عَنْ بَعْضِهِمْ اَنَّهٗ قَالَ تَتَبَّعْتُ مَا عَرَفْتُهٗ مِنْ دَوَاوِيْنِ الشُّعَرَاءِ قَدِيْمِهِمْ وَمُحْدَثِهِمْ فَوَجَدْتُّ اَبَا تَمَّامٍ مُنْفَرِدًا بِمَعْنٰى قَوْلِهٖ ؎

بعض سے منقول ہے کہ متقدمین و متاخرین شعراء کے جن دیوانوں سے میں واقف ہوں ان میں بہت چھان بین کی ابو تمام کو اس مضمون کے ادا کرنے میں منفرد پایا۔

وَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ نَشْرَ فَضِيْلَةٍ	طُوِيَتْ اَتَاحَ لَهَا لِسَانَ حَسُوْدٍ
لَوْلَا التَّخَوُّفُ لِلْعَوَاقِبِ لَمْ يَزَلْ	لِلْحَاسِدِ النُّعْمٰى عَلَى الْمَحْسُوْدِ

(۱) جب اللہ رب العزت کسی مخفی فضیلت کو شہرت دینا چاہتا ہے تو حاسدوں کی زبان کو اس کے مشہور کرنیکا ذریعہ بنا دیتا ہے۔
(۲) اگر انجام کا اندیشہ نہ ہوتا تو ہمیشہ حاسدوں کو بمقابلہ محسود کے نعمت حاصل رہتی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَفَكَّرُوا فِي أَحْسَنِ مِنْ بَيْنِ هٰذِهِ الْأَبْيَاتِ

ان اشعار میں بہترین شعر کا سوچ کر انتخاب کرو!

اَلنَّابِغَةُ الذُّبْيَانِيُّ

وَلَا عَيْبَ فِيهِمْ غَيْرَ أَنَّ سُيُوفَهُمْ ... بِهِنَّ فُلُولٌ مِنْ قِرَاعِ الْكَتَائِبِ

انہیں اس کے سوا اور کوئی عیب نہیں کہ ان کی تلواروں میں اُن گنت لشکروں کو مارنے کی وجہ سے دندانے پڑ گئے ہیں

وَلِبَعْضِهِمْ

وَلَا عَيْبَ فِيكُمْ غَيْرَ أَنَّ ضُيُوفَكُمْ ... تُعَابُ بِنِسْيَانِ الْأَحِبَّةِ وَالْوَطَنِ

تم میں اس کے سوا کوئی عیب نہیں کہ تمہارے مہمانوں کو احباب اور وطن بھول جانے کا عیب لگایا جاتا ہے

اَلشَّيْخُ صَفِيُّ الدِّينِ الْحِلِّيُّ

لَا عَيْبَ فِيهِمْ سِوَى أَنَّ النُّزُولَ بِهِمْ ... يُنْسُونَ عَنِ الْأَهْلِ وَالْأَوْطَانِ وَالْحَشَمِ

ان میں اس کے سوا کوئی عیب نہیں کہ ان کا مہمان اہل و عیال، وطن عزیز اور حشم و خدم سبکو بھول جاتا ہے۔

لِبَعْضِهِمْ (لَمْ أَطَّلِعْ عَلَى اسْمِهِ)

لَا عَيْبَ فِيهِمْ سِوَى أَنْ لَا تَرَى لَهُمُ ... ضَيْفًا يَجُوعُ وَلَا جَارًا يُهْتَضَمِ

ان میں اس کے سوا کوئی عیب نہیں کہ تو ان کے مہمان کو بھوکا اور ہمسایہ کو مظلوم نہیں دیکھتا۔

عَدَمُ الْاِكْتِرَاثِ بِمَا تَقُولُهُ بِهِ النَّاسُ

لوگوں کی بکواس سے لاپرواہی

لِبَعْضِهِمْ

وَمَا أَحَدٌ مِنْ أَلْسُنِ النَّاسِ سَالِمًا ... وَلَوْ أَنَّهُ ذَاكَ النَّبِيُّ الْمُطَهَّرُ

فَإِنْ كَانَ مِقْدَامًا يَقُولُونَ أَهْوَجُ ... وَإِنْ كَانَ مِقْفَالًا يَقُولُونَ مُبَذِّرُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَاِنْ كَانَ سَكِيْتًا يَقُوْلُوْنَ اَبْكَمُ	وَاِنْ كَانَ مِنْطِيْقًا يَقُوْلُوْنَ مِهْذَرُ
وَاِنْ كَانَ صَوَّامًا وَبِاللَّيْلِ قَائِمًا	يَقُوْلُوْنَ رُوَّارًا يُرَائِيْ وَيَمْكُرُ
فَلَا تَكْتَرِثْ بِالنَّاسِ فِي الْمَدْحِ وَالثَّنَا	وَلَا تَخْشَ غَيْرَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

حل لغات اکتراث، پرواہ کرنا، تفوہ، بہ بولنا، السن جمع لسان زبان، مقدام بہت پیش قدمی کرنیوالا، اہوج لمبا بیوقوف۔ مفضال، فیاض۔ مہذر فضول خرچی کرنیوالا، سکیت بہت خاموش، ابکم گونگا، مہذر بکواس کرنیوالا، مذوار، بڑبولا۔

تشریح (۱) لوگوں کی زبان سے تو کوئی شخص بھی محفوظ نہیں رہا اگرچہ وہ نبی پاک ہی کیوں نہ ہوں۔
(۲) پس اگر کوئی پیش قدمی کرنیوالا ہو تو کہتے ہیں کہ احمق ہے اور اگر کوئی سخی ہو تو کہتے ہیں کہ فضول خرچ ہے۔
(۳) اور اگر کوئی زیادہ خاموش ہو تو کہتے ہیں کہ گونگا ہے اور اگر کوئی بلیغ و زباں آور ہو تو کہتے ہیں کہ فضول گو اور بکّو ہے۔
(۴) اور اگر کوئی روزہ دار تہجد گذار ہو تو کہتے ہیں کہ جھوٹا مکار ریاکار ہے۔
(۵) پس تو برائی بھلائی میں لوگوں کی پرواہ نہ کر بلکہ اللہ سے ڈرتا رہ، اللہ سب سے بڑا ہے۔

وَقَالَ الشَّاعِرُ

اِنْ عَابَ نَاسٌ عَلَى مَقَالِيْ	فَلَيْسَ بِيْ قَوْلُهُمْ يُضِيْرُ	قَدْ قِيْلَ اِنَّ الْقُرْاٰنَ سِحْرٌ	وَمَا يَقُوْلُ الرَّسُوْلُ زُوْرُ

حل لغات یضیر نقصان دینا، زور جھوٹ ؛ **تشریح**
(۱) اگر کوئی میری بات پر عیب لگائے تو یہ میرے لئے نقصان دہ نہیں۔
(۲) کیونکہ کہنے والوں نے تو یہاں تک کہدیا ہے (العیاذ باللہ) کہ قرآن جادو ہے اور نبی کا فرمان فریب ہے (نستغفر اللہ)

كِتْمَانُ الْاَسْرَارِ — راز داری! — لِبَعْضِهِمْ

اِذَا الْمَرْءُ اَفْشٰى سِرَّهٗ بِلِسَانِهٖ	وَلَامَ عَلَيْهِ غَيْرَهٗ فَهُوَ اَحْمَقُ
اِذَا ضَاقَ صَدْرُ الْمَرْءِ عَنْ سِرِّ نَفْسِهٖ	فَصَدْرُ الَّذِيْ يَسْتَوْدِعُ السِّرَّ اَضْيَقُ

(۱) جب آدمی خود اپنی زبان سے اپنا راز ظاہر کردے اور افشاء پر دوسرے کو ملامت کرے تو وہ خود احمق ہے۔
(۲) جب راز دار کا سینہ اپنے راز سے تنگ ہوگا تو جس کے پاس وہ راز کو رکھ رہا ہے اس کا سینہ اس سے زیادہ تنگ ہوگا۔

اَلشَّدَائِدُ — عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ عُتْبَةَ الْمَهْبِيُّ

كُلُّ الْمَصَائِبِ قَدْ تَمُرُّ عَلَى الْفَتٰى	فَتَهُوْنُ غَيْرَ شَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ

انسان پر ہر طرح کی مصیبتیں گذرتی ہیں اور وہ سب آسان ہو جاتی ہیں سوائے دشمنوں کی خوشی کے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

العَبَّاسُ بْنُ الْاَحْنَفِ

صِرْتُ كَانِّيْ ذُبَالَةٌ نُصِبَتْ ۔۔۔ تُضِيْئُ لِلنَّاسِ وَهِيَ تَحْتَرِقُ

میں تو ایسا ہو گیا جیسے چراغ کی بتی کہ وہ دوسروں کیلئے روشنی کرتی ہے اور خود جلتی رہتی ہے۔

وَلَهٗ اَيْضًا

كَفٰى حَزَنًا اَنَّ النَّبَاعُدَ بَيْنَنَا ۔۔۔ وَقَدْ جَمَعَتْنَا وَالْاَحِبَّةُ دَارُ

رنج و غم کیلئے یہ کافی ہے کہ ہمارے درمیان بعد ہے جب کہ ہم کو اور دوستوں کو گھر جمع کر چکا ہے۔

اَلْمُجَلَّاجُ الْحَارِثِيُّ

اِذَا مَا اَهَانَ الْمَرْءُ نَفْسَهٗ ۔۔۔ فَلَا اَكْرَمَ اللّٰهُ مَنْ مُكْرِمُهٗ

جب آدمی خود کو بے وقعت کرلے تو خدا اس کی عزت کرنیوالے کو باعزت نہ کرے گا۔

وَقَالَ اٰخَرُ

صَبَرْتُ عَلٰى مَا لَوْ تَحَمَّلَ بَعْضَهٗ ۔۔۔ جِبَالُ شَرَاةٍ اَصْبَحَتْ تَتَصَدَّعُ

مَلَكْتُ دُمُوْعَ الْعَيْنِ حَتّٰى رَدَدْتُهَا ۔۔۔ اِلٰى بَاطِنٍ فَالْعَيْنُ فِي الْقَلْبِ تَدْمَعُ

(۱) میں نے ایسی ایسی مصیبتوں پر صبر کیا ہے کہ اگر مقام شراۃ کے پہاڑ ان میں سے بعض کو اٹھائیں تو وہ پھٹ پڑیں۔
(۲) میں نے آنکھ کے آنسوؤں پر کنٹرول کر لیا اور ان کو باطن کی طرف لوٹا دیا پس اب آنکھ دل میں آنسو بہا رہی ہے۔

وَقَالَ الْفَقِيْهُ الْحَافِظُ اَبُوْ مُحَمَّدِ بْنُ حَزْمٍ

لَا يَشْمَتَنْ حَاسِدٌ اِنْ نِكْبَةٌ عَرَضَتْ ۔۔۔ فَالدَّهْرُ لَيْسَ عَلٰى حَالٍ بِمُتَّرِكِ

فَالْحُرُّ كَالتِّبْرِ يُلْقٰى تَحْتَ مُنْفَخَةٍ ۔۔۔ طَوْرًا وَطَوْرًا يُرٰى تَاجًا عَلٰى مَلِكِ

(۱) اگر کوئی مصیبت پیش آجائے تو حاسد کو خوش نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ زمانہ ایک حالت پر چھوڑنے والا نہیں ہے۔
(۲) پس شریف آدمی سونے کی طرح ہے کہ کبھی دھونکنی کے نیچے ڈالا جاتا ہے اور کبھی بادشاہ کے سر پر تاج نظر آتا ہے۔

حُسْنُ الْمُخَاصَمَةِ — خوبی اختلاف — اِبْنُ جَابِرٍ

اِنْ شِئْتَ اَنْ تَجِدَ الْعَدُوَّ وَقَدْ غَدَا ۔۔۔ لَكَ صَاحِبًا يُوَلِّي الْجَمِيْلَ وَيُحْسِنُ

فَاعْمَلْ كَمَا قَالَ الْخَبِيْرُ بِخَلْقِهٖ ۔۔۔ فِيْ قَوْلِهٖ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱) اگر تو اپنے دشمن کے ساتھ بہتر سلوک کرتا ہوا دیکھنا چاہتا ہے
(۲) تو وہ کام کر جس کا حکم اللہ نے اس آیت میں کیا ہے:۔ بدی کا دفعیہ ایسے برتاؤ سے کر جو بہت ہی اچھا ہو۔

قِلَّةُ الْمَالِ	قلت مال (کم مائیگی)	لِيَعْضَهُمْ

اَلنَّفْسُ مَلْأَى مِنَ الْمَعَالِي	وَالْكِيْسُ صِفْرُ الْجَنَانِ خَالِ	فَلَيْتَ مَالِي كَمِثْلِ فَضْلِي	وَلَيْتَ فَضْلِي كَمِثْلِ مَالِي

(۱) میرا نفس شرافتوں سے بھرا ہوا ہے اور تھیلی بالکل خالی ہے (۲) سو کاش میرا مال میرے فضل کے مثل اور میرا فضل میرے مال کے مثل ہوتا۔

وَقَالَ بَعْضُهُمْ

دَعِ الْأَيَّامَ تَفْعَلُ مَا تَشَاءُ	وَطِبْ نَفْسًا إِذَا نَزَلَ الْبَلَاءُ	وَلَا تَجْزَعْ لِحَادِثَةِ اللَّيَالِي	
فَمَا لِحَوَادِثِ الدُّنْيَا بَقَاءُ	إِذَا مَا كُنْتَ ذَا قَلْبٍ قَنُوعٍ	فَأَنْتَ وَمَالِكُ الدُّنْيَا سَوَاءُ	

(۱) زمانہ کو چھوڑ وہ جو چاہے کرے تو دل بلا کے وقت ہشاش بشاش رہ (۲) حوادث زمانہ سے مت گھبرا کیونکہ حوادث زمانہ کیلئے بقاء نہیں ہے۔ (۳) جب تو قانع دل والا ہے تو تُو اور مالک دنیا دونوں برابر ہیں۔

أَبُوْ إِسْحَاقَ الصَّابِي

اَلضَّبُّ وَالنُّوْنُ قَدْ يُرْجَى لِقَاءُهُمَا	وَلَيْسَ يُرْجَى لِلْقَاءِ اللُّبِّ وَالذَّهَبِ		

حل لغات ضب گوہ جمع اضب نون مچھلی جمع نینان، انوان، لُب عقل، ذہب سونا:۔ **تشریح** گوہ اور مچھلی کا اجتماع تو ممکن ہو سکتا ہے لیکن عقل اور سونے کا جمع ہونا ممکن نہیں۔

وَقَالَ مَالِكُ بْنُ حَرِيْمٍ الْهَمْدَانِيُّ

أَنْبَتُّ وَالْأَيَّامُ ذَاتُ تَجَارِبٍ	وَتُبْدِي لَكَ الْأَيَّامُ مَا لَسْتَ تَعْلَمُ	بِأَنَّ ثَرَاءَ الْمَالِ يَنْفَعُ رَبَّهُ	
وَيُثْنِي عَلَيْهِ الْحُمْدُ وَهُوَ مُذَمَّمُ	وَأَنَّ قَلِيْلَ الْمَالِ لِلْمَرْءِ مُفْسِدٌ	يُحَزَّ كَمَا حُزَّ الْقَطِيْعُ الْمُحَرَّمُ	
يَرَى دَرَجَاتِ الْمَجْدِ لَا يَسْتَطِيْعُهَا	وَيَقْعُدُ وَسْطَ الْقَوْمِ لَا يَتَكَلَّمُ		

حل لغات ثراء زیادتی مال، یحز (ن) حزًّا کاٹنا، القطیع چھوٹا، المحرم مراد غیر مدبوغ چمڑا **تشریح**:۔
(۱) مجھے بتایا گیا ہے اور زمانہ بہت تجربہ کار ہے ایسی ایسی چیزیں ظاہر کرتا ہے جن سے تو بالکل ناآشنا ہے۔
(۲) یہ کہ مالدار کو اس کی مال داری نفع دیتی ہے اور اس کی تعریف کراتی ہے حالانکہ وہ مجرا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۲) اور یہ کہ تھوڑا مال آدمی کیلئے باعث فساد ہے ایسے ہی کاٹ دیا جاتا ہے جیسے کچا چمڑا،
(۳) بزرگی کے درجے کو خود دیکھتا ہے یا نہیں سکتا اور لوگوں کے درمیان بیٹھتا ہے بول نہیں سکتا۔

اَلشَّكْوٰى اِلَى الْاَصْدِقَاءِ	دوستوں سے شکوہ	وَقَالَ بَعْضُهُمْ

يَا غَائِبِيْنَ تَعَلَّلْنَا بِغَيْبَتِهِمْ ذَكَرْتُ وَالْكَاسُ فِيْ كَفِّيْ لِيَالِيْكُمْ	بِطِيْبِ دَهْرٍ وَلَا وَاللّٰهِ لَمْ يَطِبِ فَالْكَاسُ فِيْ رَاحَةٍ وَالْقَلْبُ فِيْ تَعَبِ

(۱) اے دور جانیوالو! ہم خوشگوار زمانہ کے سبب تمہاری یاد سے غافل ہوگئے لیکن زمانہ بھی خوشگوار نہ ہوا،
(۲) میرے ہاتھ میں جام ہے اسی حالت میں تمہاری راتیں یاد آگئیں پس جام ہاتھ میں ہے اور دل بے چینی میں ہے۔

كَتَبَ اَبُوْ دُلَفٍ اِلَى ابْنِ طَاهِرٍ يُعَاتِبُهٗ	ابو دلف نے ابن طاہر کو سرزنش کرتے ہوئے لکھا۔

اِخَاءُكُمْ كَالْوَرْدِ لَيْسَ بِدَائِمٍ وَعَهْدِيْ لَكُمْ كَالْاٰسِ مُخْضَرٌّ وَبَهْجَةٍ	وَلَا خَيْرَ فِيْمَنْ لَا يَدُوْمُ لَهٗ عَهْدٌ لَهٗ وَرَقٌ خُضْرٌ اِذَا فَنِيَ الْوَرْدُ

حل لغات | اخاء۔ مصدر ہے بھائی یا دوست بننا، الورد گلاب، آس ایک درخت ہے جو ریحان کے نام سے مشہور ہے
بھجۃ رونق، ورق پتا، خضر، سبز :۔ تشریح۔
(۱) تمہاری دوستی گلاب کی طرح ہے کہ دوام پذیر نہیں اور جو چیز دوام پذیر نہ ہو اسمیں کوئی خوبی نہیں ہوتی (۲) اور میری دوستی ریحان کی طرح ہے کہ ہمیشہ تر و تازہ رہتا ہے اور اس کے پتے اسوقت بھی سرسبز رہتے ہیں جب کہ گلاب فنا ہو چکا ہوتا ہے

فَاَجَابَهٗ ابْنُ طَاهِرٍ	ابن طاہر نے ابو دلف کو جواب دیا۔

اَشْبَهْتَ عَهْدَ الْوَرْدِ فِيْمَا تَدَّعِيْهِ اِخَاءُكُمْ كَالْاٰسِ مُرْمَدًا فَقْدُهٗ	وَهَلْ زَهْرَةٌ اِلَّا وَسَيِّدُهَا الْوَرْدُ وَلَيْسَ لَهٗ فِي الرَّيْحِ قَبْلٌ وَلَا بَعْدُ

حل لغات | زہرۃ کلی، مترنح، مذاق مزہ :۔ تشریح۔
(۱) تو نے گلاب کو اس کی مذمت کرتے ہوئے تشبیہ دی ہے حالانکہ کوئی کلی نہیں جس کا سردار گلاب نہ ہو
(۲) تمہاری دوستی ریحان کی طرح ہے جو ہمزہ ہوتا ہے مزید برآں اسمیں خوشبو نہیں ہوتی نہ اول نہ آخر

لِلْاِمَامِ زَيْنِ الْعَابِدِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ	

اِذَا بُلِيْتَ بِعَيْرَةٍ فَاصْبِرْ لَهَا لَا تَشْكُوْنَّ اِلَى الْخَلَائِقِ اِنَّمَا	صَبْرُ الْكَرِيْمِ فَاِنَّ ذٰلِكَ اَحْزَمُ تَشْكُوا الرَّحِيْمَ اِلَى الَّذِيْ لَا يَرْحَمُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱) جب تو حیرانی میں مبتلا ہو جائے تو شریفوں کی طرح صبر کر کیونکہ سب سے بڑی دانائی اور ہوشیاری یہی ہے۔
(۲) مخلوق سے ہرگز شکایت نہ کرنا کیونکہ اس صورت میں تو رحیم کی شکایت اس سے کرے گا جو رحم نہیں کر سکتا۔

اَلنَّاسُ عَلٰی دِیْنِ مُلُوْکِهِمْ	لوگ اپنے بادشاہوں کے طریقہ پر چلتے ہیں۔
اِذَا کَانَ رَبُّ الْبَیْتِ بِالدَّفِّ مُوْلَعًا	فَشِیْمَةُ اَهْلِ الْبَیْتِ کُلِّهِمْ رَقْصُ

جب صاحبِ خانہ دف کا دلدادہ ہو تو گھر والوں کی عادت ناچنے گانے کی ہوگی۔

لَابُدَّ لِلْمَلِكِ مِنَ الْاِعْطَاءِ	بادشاہوں کیلئے سخاوت ضروری ہے۔
اِذَا لَمْ یَکُنْ مَلِكٌ وَّاهِبَةٌ	فَدَعْهُ فَدَوْلَتُهٗ ذَاهِبَةٌ

جب بادشاہ بخشش کرنیوالا نہ ہو تو اُسے چھوڑ اس کی دولت فنا ہونے والی ہے

اَلظَّرَافَةُ	خوش طبعی !	اِبْنُ تَمِیْمٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی
قَالُوْا اَیْنَاكَ کُلَّ وَقْتٍ	تَهِیْمُ بِالشُّرْبِ وَالْغِنَاءِ	فَقُلْتُ اِنِّیْ فَتًی قَنُوْعٌ اَعِیْشُ بِالْمَاءِ وَالْهَوَاءِ

لوگوں نے مجھ سے کہا، ہم تجھے ہمہ وقت شراب نوشی اور گانے میں آوارہ پھرتے ہوئے دیکھتے ہیں، میں نے کہا میں قانع آدمی ہوں صرف پانی اور ہوا پر گزارہ کرتا ہوں

حُسْنُ الْاِسْتِیْذَانِ	اجازت طلبی کا بہترین انداز	وَلِبَعْضِهِمْ
یَا مَعْدِنَ الْفَضْلِ وَطُوْدَ السَّخَا	لَازِلْتَ مِنْ بَحْرِ النَّدٰی تَغْتَرِفُ	
عَبْدُكَ بِالْبَابِ فَقُلْ مُنْعِمًا	یَدْخُلُ اَوْ یَصْبِرُ اَوْ یَنْصَرِفُ	

(۱) اے معدن فضل و کوہ سخا، تو ہمیشہ دریائے سخاوت سے سیراب ہوتا رہے۔
(۲) تیرا غلام دروازہ پر حاضر ہے پس مرحبا کہہ تاکہ وہ اندر آجائے یا صبر کرے یا واپس ہو جائے۔

اَلشَّیْبُ	بڑھاپا !	وَلِاٰخَرَ
وَلِیْ خَطٌّ وَلِلْاَیَّامِ خَطٌّ	وَبَیْنَهُمَا مُخَالَفَةُ الْمِدَادِ	فَاَکْتُبُهٗ سَوَادًا فِیْ بَیَاضٍ وَاَکْتُبُهٗ بَیَاضًا فِیْ سَوَادٍ

(۱) میرا بھی ایک خط ہے اور زمانہ کا بھی ایک خط ہے مگر ان دونوں میں روشنائی مختلف ہے۔
(۲) میں سفید سیاہ (کاغذ) میں لکھتا ہوں اور وہ سیاہ (بالوں) میں سفید لکھتا ہے۔

وَلِبَعْضِهِمْ

وَلَمَّا رَاَیْتُ الشَّیْبَ اَیْقَنْتُ اَنَّهٗ	نَذِیْرٌ لِجِسْمِیْ بِاِهْدَامِ بِنَائِهٖ
اِذَا اَبْیَضَّ خُضْرُ النَّبَاتِ فَاِنَّهٗ	دَلِیْلٌ عَلٰی اسْتِحْصَادِهٖ وَفَنَائِهٖ

میں نے بڑھاپے کو دیکھ کر یقین کر لیا کہ یہ میرے جسم کو اس کی عمارت کے منہدم ہونے کا نذیر ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ جب سبز گھاس سفید ہونے لگے تو یہ اس کے کٹنے اور فنا ہونے کی دلیل ہے۔

وَقَالَ الْوَلِيْدُ بْنُ حَزْمٍ

ثَلَاثٌ وَّسِتُّوْنَ قَدْ جُزْتُهَا ... فَمَاذَا تُؤَمِّلُ أَوْ تَنْتَظِرُ ... وَحَلَّ عَلَيْكَ نَذِيْرُ الْمَشِيْبِ

فَمَا تَرْعَوِيْ أَوْ فَمَا تَزْدَجِرْ ... تَمُرُّ لَيَالِيْكَ مَرًّا حَثِيْثًا ... وَأَنْتَ عَلٰى مَا أَرٰى مُسْتَمِرّ

فَلَوْ كُنْتَ تَعْقِلُ مَا يَنْقَضِيْ ... مِنَ الْعُمُرِ لَاعْتَضْتَ خَيْرَ الشِّعَرْ ... فَمَالَكَ لَا تَسْتَعِدُّ إِذَنْ

لِدَارِ الْمُقَامِ وَدَارِ الْمَقَرّ ... أَتَرْغَبُ عَنْ مَجَاءَةِ الْمَزْنِ ... وَتَعْلَمُ أَنْ لَيْسَ مِنْهَا مَفَرّ

فَأَمَّا إِلٰى جَنَّةٍ أُزْلِفَتْ ... وَإِمَّا إِلٰى سَقَرٍ تَسْتَعِرّ

حل لغات جُزْتُ (ن) جوزاً گزر جانا، تؤمل اُمید کرنا۔ حثیث تیز رفتار، مزن موت، مفر جائے فرار، اُزلفت (ا) زلفاً قریب ہونا، تستعر۔ النار بھڑکنا۔ **تشریح**

(۱) تیری عمر کے تریسٹھ ۶۳ سال گذر گئے اب کاہے کی اُمید اور انتظار کرتا ہے۔

(۲) تیرے پاس بڑھاپے کا قاصد پہنچ چکا ہے پس تو اب بھی نہیں رُکتا اور باز نہیں آتا۔

(۳) تیری راتیں بڑی تیزی سے گذر رہی ہیں اور میں تجھے ایک ہی حالت پر باقی دیکھ رہا ہوں۔

(۴) تیری عمر کا جو حصہ گذر گیا اگر تو اس کو سمجھتا تو بُرائی کے بدلے نیکی کماتا۔

(۵) سو تجھے کیا ہوا کہ تو اب بھی دائمی قیام گاہ (آخرت) کیلئے تیاری نہیں کرتا۔

(۶) کیا تو موت کے اچانک آجانے سے اعراض کرتا ہے حالانکہ تو جانتا ہے کہ اس سے مفر نہیں ہو سکتا۔

(۷) پس یا تو جنت کی طرف جانا ہوگا جو مؤمنین کے لئے نزدیک کر دی جائیگی اور یا جہنم کی طرف جو دھکتی ہوگی۔

وَقَالَ الْآخَرُ

سَأَلْتُ مِنَ الْأَطِبَّا ذَاتَ يَوْمٍ ... خَبِيْرًا مِمَّ شَيْبِيْ؟ قَالَ: بَلْغَمْ

فَقُلْتُ لَهٗ عَلٰى غَيْرِ احْتِشَامٍ ... لَقَدْ أَخْطَأْتَ فِيْمَا قُلْتَ بَلْ غَمّ

(۱) میں نے ایک روز حاذق طبیب سے دریافت کیا کہ میرا بڑھاپا کس سبب سے ہے؟ اس نے کہا: بلغم سے!

(۲) میں نے اس سے بلا جھجک کہدیا کہ آپنے غلط کہا ہے بلکہ بڑھاپا غم کی وجہ سے آیا ہے۔

ذَمُّهٗ

قَالَتْ وَقَدْ رَاعَهَا مَشِيْبِيْ ... كُنْتَ ابْنَ عَمٍّ فَصِرْتَ عَمًّا

وَسَتَهْزَأَتْ بِيْ فَقُلْتُ أَيْضًا ... قَدْ كُنْتِ بِنْتًا فَصِرْتِ أُمًّا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱) ایک عورت نے میرے بڑھاپے سے خائف ہو کر مجھ سے کہا تو چچازاد بھائی تھا اب تو خود ہی چچا ہو گیا۔
(۲) اس نے میرے ساتھ دل لگی کی سو میں نے بھی کہدیا کہ پہلے تو لڑکی تھی اب ماں ہو گئی۔

اَلنَّظَرُ فِی الْعَوَاقِبِ — انجام بینی ! — لِاَبِیْ عِمْرَانَ مُوْسٰی بْنِ عِمْرَانَ

لَا تَبْكِ ثَوْبَكَ اِنْ اَبْلَيْتَ جِدَّتَهٗ
وَلَا تَكُوْنَنَّ مُخْتَالًا بِجِدَّتِهٖ
وَلَا تَعِفْهُ اِذَا اَبْصَرْتَهٗ دَنِسًا

وَاَبْكِ الَّذِیْ اَبْلَتِ الْاَيَّامُ مِنْ بَدَنِكَ
فَرُبَّمَا كَانَ هٰذَا الثَّوْبُ مِنْ كَفَنِكَ
فَاِنَّمَا اكْتَسَبَ الْاَوْسَاخَ مِنْ دَنَسِكَ

(۱) اپنے کپڑے پر مت رو اگر (پہنتے پہنتے) پرانا کر دیا ہے تو نیا بنالے گا، اس پر رو کہ مرور ایام (درازیٔ عمر) نے تیرا بدن پرانا کر دیا۔
(۲) کپڑا نیا ہونے پر مت اکڑ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ یہی کپڑا تیرا کفن بنے۔
(۳) کپڑے کو میلا کچیلا دیکھ کر منہ مت بسور کیونکہ یہ تیرے ہی میل کچیل سے میلا ہوا ہے۔

اَبُوْوَهْبٍ الْقُرْطُبِیُّ

تَنَامُ وَقَدْ اُعِدَّ لَكَ السُّهَادُ
وَتُصْبِحُ مِثْلَ مَا تُمْسِیْ مُضِيْعًا
اَتَطْمَعُ اَنْ تَفُوْزَ غَدًا هَنِيْئًا
اِذَا فَرَّطْتَ فِیْ تَقْدِيْمِ زَرْعٍ

وَتُوْقِنُ بِالرَّحِيْلِ وَلَيْسَ زَادُ
كَاَنَّكَ لَسْتَ تَدْرِیْ مَا الْمُرَادُ
وَلَمْ يَكُ مِنْكَ فِی الدُّنْيَا اجْتِهَادُ
فَكَيْفَ يَكُوْنُ مِنْ عَدَمٍ حَصَادُ

حل لغات: سُہاد بے خوابی، زاد توشہ، فرطت کوتاہی، حصاد درانتی سے کھیتی کاٹنا۔ تشریح
(۱) تو سوتا ہے حالانکہ تیرے لئے بے خوابی تیار کی گئی ہے اور تجھے کوچ کرنے کا یقین ہے حالانکہ تیرے پاس کچھ توشہ نہیں ہے۔
(۲) تو شام کی طرح صبح بھی بیکاری میں گنواتا ہے گویا کہ تو مقصد اور مراد کو جانتا ہی نہیں۔
(۳) دنیا میں کوشش کئے بغیر قیامت کے روز کامیاب ہونا چاہتا ہے۔
(۴) جب تو نے پہلے کھیتی بونے میں کوتاہی کی ہے تو پھر بغیر بوئے کھیتی کیسے کاٹی جا سکتی ہے۔

عَلِیُّ بْنُ الْجَهْمِ

سَرَّ مَنْ عَاشَ مَالُهٗ فَاِنَّا — حَاسَبَهُ اللّٰهُ سَرَّهُ الْاِعْدَامُ

آدمی کو زندگی میں اس کا مال خوش کن ہوتا ہے اور جب خدا حساب لیگا تو اس کو ناداری خوش کن ہو گی۔

شِهَابُ الدِّيْنِ الْاَنْدُلُسِیُّ

يَا مَنْ تَجَلَّدَ لِلزَّمَانِ — اَمَا رَمَاكَ مِنْكَ اَجْلَدُ — سَلَّطَ هُمَاكَ عَلٰی هَوَاكَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَعَدْ يَوْمَكَ لَيْسَ مِنْ غَدْ | إِنَّ الْحَيٰوةَ مَزَارِعُ | فَازْرَعْ بِمَا قَدْ شِئْتَ تَحْمَدْ
وَالنَّاسُ لَا يَبْقٰى سِوٰى | اٰثَارِهِمْ وَالْعَيْنُ تَفْقَدْ | أَوْ مَا سَمِعْتَ بِمَنْ مَضٰى
هٰذَا يُذَمُّ وَذَاكَ يُحْمَدْ | اَلْمَالُ إِنْ أَصْلَحْتَهُ | يُصْلِحْ وَإِنْ أَفْسَدْتَ يُفْسِدْ

(۱) اے وہ شخص کہ تو زمانہ کو زور دکھلاتا ہے یاد رکھ کہ زمانہ تجھ سے زیادہ طاقت ور ہے (۲) اپنی عقل کو اپنی خواہشات پر غالب کر اور یہ سمجھ کہ تیرا آج کا دن کل سے وابستہ ہی نہیں (۳) بیشک زندگی کھیتی ہے پس جو تو کاٹنا چاہے وہی بو۔
(۴) لوگوں کے صرف آثار باقی رہ جائیں گے ذات سب کی فنا ہو جائیگی۔
(۵) کیا تو نے گذشتہ لوگوں کے متعلق نہیں سنا کہ کسی کو برا کہا جاتا ہے اور کسی کی تعریف کی جاتی ہے
(۶) اگر تو مال کو اچھا بنائے گا تو اچھا ہو جائے گا اور خراب کرے گا تو خراب ہو جائیگا۔

اَلشَّيْخُ بَهَاءُ الدِّيْنِ الْاَمِلِيُّ

اَلَا يَا خَائِضًا بَحْرَ الْاَمَانِيْ | هَدَاكَ اللّٰهُ مِنْ هٰذَا التَّوَانِيْ | اَضَعْتَ الْعُمْرَ عِصْيَانًا وَجَهْلًا
فَمَهْلًا اَيُّهَا الْمَغْرُوْرُ مَهْلًا | مَضٰى عَهْدُ الشَّبَابِ وَاَنْتَ غَافِلْ | وَفِيْ ثَوْبِ الْعَمٰى وَالْغَيِّ رَافِلْ
اِلٰى كَمْ كَالْبَهَائِمِ اَنْتَ هَائِمْ | وَفِيْ وَقْتِ الْغَنَائِمِ اَنْتَ نَائِمْ | وَطَرْفُكَ لَا يَرٰى اِلَّا طُمُوْحًا
وَنَفْسُكَ لَمْ تَزَلْ اَبَدًا جَمُوْحًا | وَقَلْبُكَ لَا يُفِيْقُ عَنِ الْمَعَاصِيْ | فَوَيْلَكَ يَوْمَ يُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ

حل لغات خَائِض خاض (ن) خوضاً داخل ہونا، اَمَانِی جمع امنیۃ آرزو، اَلتَّوَانِی سستی، فتور، اَلْغَیّ گمراہی رَافِل رفل (ن) رفلاً دامن گھسیٹتے ہوئے ناز سے چلنا، ہَائِم حیران غَنَائِم جمع غنیمۃ، طَرْف آنکھ، طُمُوْحًا طمح (ن) طمحاً طماحاً بصرہ نگاہ اٹھانا جموحاً (ف) الفرس سرکشی کرنا، سوار کے قابو میں نہ آنا، نَوَاصِی جمع ناصیۃ پیشانی :۔ **تشریح**۔
(۱) اے امیدوں کے دریا میں ڈوبے ہوئے اس کو تاہی سے اللہ تیری ہدایت کرے۔
(۲) تو نے نافرمانی اور نادانی میں ساری عمر برباد کر دی سو باز آ اے فریب خوردہ باز آ۔
(۳) جوانی کا زمانہ گذر گیا اور تو غافل ہے اور اندھے پن اور گمراہی کے لباس میں اکڑتا پھرتا ہے۔
(۴) تو چوپاؤں کی طرح کب تک مارا مارا پھرتا رہے گا اور اوقاتِ غنیمت میں کب تک سوتا رہے گا۔
(۵) تیری نگاہ ہمیشہ اوپر ہی اٹھی رہی اور تیرا نفس ہمیشہ سرکش ہی رہا۔
(۶) اور تیرا دل معاصی سے کبھی ہوش میں نہیں آتا سو اس دن تیرے لئے ہلاکت ہوگی جس دن پیشانیاں پکڑی جائیں گی۔

وَقَالَ اٰخَرُ

وَمَا اَهْلُ الْحَيٰوةِ لَنَا بِاَهْلٍ | وَلَا دَارُ الْفَنَاءِ لَنَا بِدَارِ
وَمَا اَمْوَالُنَا اِلَّا عَوَارٍ | سَيَأْخُذُهَا الْمُعِيْرُ مِنَ الْمُعَارِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱) نہ دُنیا والے ہمارے ہیں اور نہ فانی دنیا ہمارا گھر ہے (۲) ہمارا مال عاریت ہے۔ عاریت پر دینے والا پھر لے لیگا۔

لِاَبِی الطَّیِّبِ الْمُتَنَبِّی

اَلظُّلْمُ مِنْ شِیَمِ النُّفُوْسِ فَاِنْ تَجِدْ	ذَا عِفَّةٍ فَلِعِلَّةٍ لَا یَظْلِمُ
وَمِنَ الْبَلِیَّةِ عَذْلُ مَنْ لَا یَرْعَوِیْ	عَنْ جَهْلِهٖ وَخِطَابُ مَنْ لَا یَفْهَمُ
وَالذُّلُّ یُظْهِرُ فِی الذَّلِیْلِ مَوَدَّةً	وَاَوَدُّ مِنْهُ لِمَنْ یَوَدُّ الْاَرْقَمُ
وَمِنَ الْعَدَاوَةِ مَا یَنَالُكَ نَفْعُهٗ	وَمِنَ الصَّدَاقَةِ مَا یَضُرُّ وَیُؤْلِمُ

حل لغات: شیم جمع شیمۃ عادت، عفۃ، پاکدامنی، پرہیزگاری، البلیۃ مصیبت، عذل ملامت کرنا، لا یرعوی، ارعواء باز رہنا، رجوع کرنا، الارقم کوڑیالا سانپ۔

تشریح۔

(۱) ستمگاری نفوس کی سرشت میں داخل ہے سو اگر تو ایسے شخص کو پاوے جو ظلم سے بچتا ہو تو وہ کسی وجہ خاص کی وجہ سے ظلم نہیں کرتا۔

(۲) منجملہ مصائب کے ہے اس شخص کا ملامت کرنا جو اپنی نادانی سے باز نہ آئے اور اس شخص کا خطاب کرنا جو نا سمجھ ہو۔

؎ عجب بات تو دیکھو کہ کلہاڑی گنجی ❁ حضور بلبل بستاں کرے نوا سنجی

(۳) ذلت حقیر میں دوستی کو ظاہر کراتی ہے حالانکہ ذلیل جس سے اپنی دوستی کا اظہار کرے اس کے حق میں ذلیل کی نسبت کوڑیالا سانپ زیادہ قابل دوستی ہے

؎ برتسلیہائے دشمن تکیہ کردن ابلہی ست ❁ پائے بوسس سیل ازپا افگند دیوار را

(۴) بعض دشمنی ایسی ہوتی ہے کہ تجھ کو اس کا فائدہ پہنچتا ہے اور بعض دوستی ایسی ہوتی ہے کہ تجھ کو اور درد پہنچاتی ہے۔

اِنِّیْ اُصَاحِبُ حِلْمِیْ وَهُوَ بِیْ كَرَمٌ	وَلَا اُصَاحِبُ حِلْمِیْ وَهُوَ بِیْ جُبُنٌ
وَلَا اُقِیْمُ عَلٰی مَالٍ اَذِلُّ بِهٖ	وَلَا اَلَذُّ بِمَا عِرْضِیْ بِهٖ دَرَنٌ

(۱) میں اپنے حلم کو اسوقت تک ساتھ رکھتا ہوں جب تک وہ میرے لئے باعث عزت ہو اور جب وہ بزدلی تمام ہونے لگے تو میں اس کو ساتھ نہیں رکھتا۔

(۲) میں ایسے مال پر نہیں جمتا جس سے کہ میں ذلیل ہوں اور مجھے اس چیز میں مزہ نہیں آتا جس سے میری آبرو میلی ہو۔

مَنِ انْتَضٰی بِسِوَی الْهِنْدِیِّ حَاجَتَهٗ	اَجَابَ كُلَّ سُؤَالٍ عَنْ هَلْ یَلَمِ

جو شخص ہندی تلوار کے بغیر اپنی حاجت طلب کریگا تو دوہر سائل کو جواب نفی میں دیگا یعنی تلوار کے بغیر کامیابی ممکن نہیں ہے۔

وَمَا كُلُّ هَاوٍ لِلْجَمِیْلِ بِفَاعِلٍ	وَلَا كُلُّ فَعَّالٍ لَهٗ بِمُتَمِّمِ

ہر نیک کام کا قصد کرنیوالا کر گذرنیوالا نہیں ہوتا اور نہ ہر کام کرنیوالا اس کو کماحقہٗ تمام کرتا ہے۔

ذُو الْعَقْلِ یَشْقٰی فِی النَّعِیْمِ بِعَقْلِهٖ	وَاَخُو الْجَهَالَةِ فِی الشَّقَاوَةِ یَنْعَمُ
وَالْهَمُّ یَخْتَرِمُ الْجَسِیْمَ نَحَافَةً	وَیُشِیْبُ نَاصِیَةَ الصَّبِیِّ وَیُهْرِمُ
فَلِاَیِّ غَایَةِ سَاعَةٍ لَا تُعْزِنِیْ	وَلِاَیِّ صَاحِبَةٍ مُهَجَةٌ تَقْبَلُ الظُّلَمَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱) عقلمند ناز و نعمت میں تشنگی اور بدنصیبی رہتا ہے اور جاہل بدنصیبی کے باوجود چین اڑاتا ہے کیونکہ اس کو فکر مآل نہیں ہوتا ؎

دیوانہ باش تا غم تو دیگران خورند ❁ عاقل مباش تا تو غم دیگراں خوری

(۲) غم شخص جسیم کو بسبب لاغری کے ہلاک اور موٹے پیشانی نو غم کو سفید اور بیوقوف بوڑھا کر دیتا ہے (۳) سو مجھ پر ایسی ساعت نہ گذرے جو میری عزت کا باعث نہ ہو اور ایسی جان میرے پاس نہ رہے جو لوگوں کا ظلم قبول کرے۔

سِوٰی وَجْعِ الْحُسَّادِ دَاوٍ فَاِنَّهٗ	اِذَا حَلَّ فِیْ قَلْبٍ فَلَیْسَ یَحُوْلُ
وَلَا تَطْمَعَنْ فِیْ حَاسِدٍ فِیْ مَوَدَّةٍ	وَاِنْ کُنْتَ تُبْدِیْ لَهٗ وَ تُنِیْلُ
یَهُوْنُ عَلَیْنَا اَنْ تُصَابَ جُسُوْمُنَا	وَتَسْلَمُ اَعْرَاضٌ لَنَا وَعُقُوْلُ

(۱) حاسدوں کے درد کے علاوہ دیگر امراض کا علاج کر کیونکہ مرض حسد جب کسی دل میں ٹھہر جاتا ہے تو پھر زائل نہیں ہوتا۔
(۲) حاسد سے محبت کی طمع مت کر اگرچہ تو اس سے محبت ظاہر کرے اور اس کو عطا بخشے،
(۳) ہم کو یہ آسان ہے کہ ہمارے جسم لڑائی میں زخموں وغیرہ کی مصیبت پہنچائے جائیں اور ہماری آبروئیں اور عقلیں سلامت رہیں۔

وَمَنْ کَانَ عَزْمِیْ بَیْنَ جَنْبَیْهِ حَتْفَهٗ	وَخَیْلٌ طُوَالُ الْاَرْضِ فِیْ عَیْنِهٖ شِبْرَا
اِذَا اَعْتَادَ الْفَتٰی خَوْضَ الْمَنَایَا	فَاَهْوَنُ مَا تَمُرُّ بِهِ الْوُحُوْلُ
رَمَانِیَ الدَّهْرُ بِالْاَرْزَاءِ حَتّٰی	فُؤَادِیْ فِیْ غِشَاءٍ مِنْ نِبَالٖ
فَصِرْتُ اِذَا اَصَابَتْنِیْ سِهَامٌ	تَکَسَّرَتِ النِّصَالُ عَلٰی نِصَالِیْ

(۱) جس شخص کے پہلوؤں میں میرا سا بلند قصد ہوگا تو وہ اسکو سفر دائمی پر برانگیختہ کرے گا اور زمین کے طول کو اسکی آنکھ میں بقدر بالشت نمایاں کریگا۔
(۲) جب جوان مرد موتوں کے درمیان میں گھسنے کا عادی ہو تو کیچڑوں میں اس کو چلنا نہایت آسان ہے
(۳) زمانہ نے میرے مصائب کے تیر مارے یہانتک کہ میرا دل اس کے تیروں سے پر ہے میں ہے۔
(۴) سو میں اس حال میں ہو گیا کہ جب بھی تیر لگتے تھے تو تیروں کی بھالیں تیروں کی بھالوں پر لگکر ٹوٹتی تھیں، ع مشکلیں ہم پر پڑیں اتنی کہ آساں ہو گئیں

لَیْسَ الْجَمَالُ لِوَجْهٍ صَحَّ مَارِنُهٗ	اَنْفُ الْعَزِیْزِ بِقَطْعِ الْعِزِّ یُجْدَعُ	مَنْ کَانَ فَوْقَ مَحَلِّ الشَّمْسِ مَوْضِعُهٗ
فَلَیْسَ یَرْفَعُهٗ شَیْءٌ وَّلَا یَضَعُ	اِنَّ الْاَرَاقِمَ جَمِیْعُ النَّاسِ تَخْمِلُهٗ	وَلَیْسَ کُلُّ ذَوَاتِ الْمَخْلَبِ السَّبُعُ
اِذَا رَاَیْتَ نُیُوْبَ اللَّیْثِ بَارِزَةً	فَلَا تَظُنَّنَّ اَنَّ اللَّیْثَ یَبْتَسِمُ	اِنْ کَانَ سَرَّکُمْ مَا قَالَ حَاسِدُنَا
فَمَا لِجُرْحٍ اِذَا اَرْضَاکُمْ اَلَمُ	اِذَا تَرَحَّلْتَ عَنْ قَوْمٍ وَقَدْ قَدَرُوْا	اَنْ لَّا تُفَارِقَهُمْ فَالرَّاحِلُوْنَ هُمُ
شَرُّ الْبِلَادِ بِلَادٌ لَا صَدِیْقَ بِهٖ	وَشَرُّ مَا یَکْسِبُ الْاِنْسَانُ مَا یَصِمُ	

حل لغات | مارن ناک کا نرم حصہ جمع موارن، یجدع کان ناک کا کٹ جانا، المخلب چنگل جمع مخالب، نیوب جمع ناب کچلی کے دانت۔ بارزۃ ظاہر، جرح زخم، الم تکلیف، یصم عیب لگانا۔ تشریح

(۱) حقیقی جمال اس چہرہ کو حاصل نہیں جسکی ناک سالم ہو کیونکہ صاحب عزت شخص کی ناک بے عزتی سے کٹ جاتی ہے۔
(۲) جس شخص کا مرتبہ آفتاب کے مرتبہ سے اونچا ہو تو اس کو کوئی چیز گھٹا بڑھا نہیں سکتی۔
(۳) بیشک ہتھیار سب لوگ اٹھاتے ہیں مگر بہادر کوئی ہی ہوتا ہے دیکھو ہر پرندہ شکاری درندہ نہیں ہوتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۴) جب تو شیر کے دانت کھلے ہوئے دیکھے تو یہ مت سمجھ کہ شیر تبسم کرنیوالا ہے (بلکہ وہ تیرے ہلاک کرنے کا قاصد ہے)
(۵) اگر تم کو ہمارے حاسدوں کے قول نے خوش کیا ہے تو اس زخم کا جس نے تم کو خوش کیا ہے ہمیں درد معلوم نہیں ہوگا۔
(۶) جب تو کسی قوم سے چلا ہو درآنحالیکہ انکو تیرے جُدا نہ ہونے کی قدرت تھی تو اس صورت میں کوچ کرنیوالی درحقیقت وہ قوم ہے نہ کہ تو۔
(۷) بدترین شہر وہ ہیں جن میں کوئی دوست نہ ہو اور انسان کی بدترکمائی وہ ہے جو اس کو عیب لگائے۔

لَا تَشْكُوَنَّ إِلَى خَلْقٍ فَتُتْمِتَهُمْ	شِكْوَى الْجَرِيحِ يُجِرُّ إِلَى الْعُقْبَانِ وَالرَّخَمِ

تو مخلوق سے ایسا شکوہ نہ کر جیسا مجروح شخص کوؤں اور مُردار خوار پرندوں سے کرتا ہے۔

وَيُطْرِبُنِي قَوْلُ الْمُتَنَبِّي	مجھے متنبی کا قول مست بناتا ہے

لَا يَخْدَعَنْكَ مِنْ عَدُوٍّ دَمْعُهُ	وَارْحَمْ شَبَابَكَ مِنْ عَدُوٍّ تَرْحَمُ
لَا يَسْلَمُ الشَّرَفُ الرَّفِيعُ مِنَ الْأَذَى	حَتَّى يُرَاقَ عَلَى جَوَانِبِهِ الدَّمُ
يُؤْذِي الْقَلِيلُ مِنَ اللِّئَامِ بِطَبْعِهِ	مَنْ لَا يَقِلُّ كَمَا يَقِلُّ وَيَلْؤُمُ

(۱) تجھ کو دشمن کا رونا دھوکے میں نہ ڈالے اور اس دشمن کے ضرر سے کہ جس پر تو رحم کرتا ہے اپنی جوانی پر رحم کر
(۲) شریف کے شرف رفیع اعداء وحساد کی تکلیف سے نہیں بچتے جب تک اس کے اطراف میں خون دشمنان نہ بہایا جائے۔
(۳) ناکسوں میں سے ذلیل شخص بتقاضائے اپنی بدسرشتی کے اس شخص کو ستاتا اور ملامت کرتا ہے جو اس کی مانند ذلیل نہ ہو۔

دِيوَانُ الْحَمَاسَةِ	قَالَ حَاتِمٌ

وَعَاذِلَةٍ قَامَتْ عَلَيَّ تَلُومُنِي	كَأَنِّي إِذَا أَعْطَيْتُ مَالِي أُضِيمُهَا
أُعَاذِلُ أَنَّ الْجُودَ لَيْسَ بِمُهْلِكِي	وَلَا مُخْلِدُ النَّفْسِ الشَّحِيحَةِ لَوْمُهَا
وَتُذْكِرُ أَخْلَاقَ الْفَتَى وَعِظَامُهُ	مُغَيَّبَةٌ فِي اللَّحْدِ بَالٍ رَمِيمُهَا

حل لغات عاذلۃ ملامت کرنیوالی، اُضیم (ض) ضیماً ظلم کرنا، اعاذل ہمزہ ندائیہ ہے اور عاذل مرخم ہے، شحیحۃ بخیل
عظام جمع عظم ہڈی، بال پُرانا، رمیم بوسیدہ،

تشریح :— (۱) اور بہت سی ملامت گر عورتیں ملامت کرتے ہوئے مجھ پر ایسی چڑھ آئیں کہ گویا جب میں اپنا مال کسی کو بخشتا ہوں تو اس پر ظلم کرتا ہوں (۲) اے ملامت گر مجھ کو میری بخشش ہلاک نہیں کردے گی اور نہ بخیل طبیعت کو ان کا بخیل مدام رکھے گا (۳) سخی آدمی کی عمدہ عادتوں کا تذکرہ برابر رہتا ہے حالانکہ اس کے استخوان قبر میں بوسیدہ اور اس کی پُرانی ہڈیاں ریزہ ریزہ ہوجاتی ہیں

وَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْفَزَارِيِّينَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِلَّا یَکُنْ عَظْمِی طَوِیْلًا فَاِنَّنِی	لَهٗ بِالْخِصَالِ الصَّالِحَاتِ وَصُوْلُ
وَلَا خَیْرَ فِی حُسْنِ الْجُسُوْمِ وَنُبْلِهَا	اِذَا لَمْ تَزِنْ حُسْنَ الْجُسُوْمِ عُقُوْلُ
اِذَا کُنْتُ فِی الْقَوْمِ الطِّوَالِ عَلَوْتُهُمْ	بِعَارِفَةٍ حَتّٰی یُقَالَ طَوِیْلُ
وَکَمْ قَدْ اَیْنَا مِنْ فُرُوْعٍ کَثِیْرَةٍ	تَمُوْتُ اِذَا لَمْ یُحْیِهِنَّ اُصُوْلُ
وَلَمْ اَرَ کَالْمَعْرُوْفِ اَمَّا مَذَاقُهٗ	فَحُلْوٌ وَاَمَّا وَجْهُهٗ فَجَمِیْلُ

حل لغات وصول واصل کا مبالغہ ہے جسوم جمع جسم، نبل کمال، لم تزن بروزن لم یعد بمعنی برابر ہونا اور بروزن لم یبع بمعنی خوبصورت ہونا۔ **تشریح**۔

(۱) اگرچہ میری ہڈی لمبی نہیں یعنی میں طویل قد والا نہیں ہوں لیکن عمدہ خصلتوں کے ذریعہ طول قامت کا کام بخوبی حاصل کرسکتا ہوں۔

(۲) جسموں کی خوبصورتی اور ان کے کمال میں کچھ بھلائی نہیں ہے جبکہ جسم کی خوبصورتی کے موافق ان کی عقلیں نہ ہوں۔

(۳) جب میں عمدہ قوم میں ہوتا ہوں تو ان پر احسان کرنے میں غالب ہوتا ہوں تاکہ یہ کہا جائے کہ میں نہایت عمدہ ہوں۔

(۴) بارہا ہم نے بہت سی شاخیں دیکھیں ہیں کہ وہ خشک ہوگئیں جب کہ انکی جڑوں نے زندہ نہیں رکھا۔

(۵) میں نے احسان کی مانند کوئی چیز نہیں دیکھی ذکر کیوقت اس کا مزہ شیریں ہے اور دیکھنے میں اس کا منہ خوبصورت ہے۔

وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ

مَاذَا یُکَلِّفُ الرَّوْحَاتِ وَالدُّلَجَا	اَلْبُرُّ طَوْرًا وَطَوْرًا تَرْکَبُ اللُّجَجَا
کَمْ مِنْ فَتًی قَصَّرَتْ فِی الرِّزْقِ خُطْوَتُهٗ	اَلْفَیْتَهٗ بِسِهَامِ الرِّزْقِ قَدْ فَلَجَا
اِنَّ الْاُمُوْرَ اِذَا انْسَدَّتْ مَسَالِکُهَا	فَالصَّبْرُ یُفْتِقُ مِنْهَا کُلَّ مَا ارْتَتَجَا
لَا تَیْاَسَنَّ وَاِنْ طَالَتْ مُطَالَبَةٌ	اِذَا اسْتَعَنْتَ بِصَبْرٍ اَنْ تَرٰی فَرَجَا
اَخْلِقْ بِذِی الصَّبْرِ اَنْ یَحْظٰی بِحَاجَتِهٖ	وَمُدَّ مِنَ الْقَرْعِ لِلْاَبْوَابِ اَنْ یَلِجَا
قَدْ زُلِّزِلَتْ قَبْلَ الْخَطْوِ مَوْضِعُهَا	فَمَنْ عَلَا زَلِقًا عَنْ غِرَّةٍ زَلَجَا
وَلَا یَغُرَّنَّکَ صَفْوٌ اَنْتَ شَارِبُهٗ	فَرُبَّمَا کَانَ بِالتَّکْدِیْرِ مُمْتَزِجَا

حل لغات الروحات جمع روحۃ شام کے وقت آنا یا جانا، دُلج جمع دلجۃ رات کے آخری حصہ کا وقت، البر خشکی طور باری جمع اطوار، لجج جمع لجۃ پانی کا بڑا حصہ، خطوۃ دو قدموں کے درمیان کا فاصلہ عوام اسے فسحۃ کہتے ہیں۔ سہام جمع سہم حصہ، فلج (ن ض) فلجا۔ القوم کامیاب ہونا۔ انسدت انسدادًا بند ہونا، مسالک جمع مسلک راستہ یفتق فتقا پھاڑنا، کھولنا، ارتج ارتجاج (ن) ارتجا۔ الباب دروازہ بند کرنا، لاتیأسن ایس ناامید ہونا، فرج کشادگی۔ اخلق صیغہ تعجب ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یحظی حظیاً کامیاب ہونا، یدمن اسم فاعل ہے ادمَنَ ہمیشہ کرنا، قرع دروازہ کھٹکھٹانا۔ الخطو قدم رکھنا، علی (ن) علواً بلند ہونا، زلق پھسلن کی جگہ، غرۃ غفلت، زلج (س) زلوجاً پھسلنا، صفو صاف پانی، تکدیر گدلا پن، ممتزج، مخلوط:۔

تشریح: (۱) تجھ کو آخر کون چیز رات دن کے سفر کی تکلیف دیتی ہے کہ تو کبھی خشکی کا سفر کرتا ہے اور کبھی گہرے دریاؤں کا۔

(۲) بہت سے جوانوں کو جن کے قدم طلب رزق میں کوتاہ ہیں تو دیکھے گا کہ وہ رزق کے حصول پر بخوبی کامیاب ہوئے ہیں۔

(۳) جب تمام کاموں کی راہیں بند ہو جاتی ہیں تو صبر تمام بند راہوں کو کھول دیتا ہے۔

(۴) جب تو صبر سے حصول مطلوب کی مدد مانگے تو حال مشکل اور کشادگی دیکھنے سے ناامید مت ہو اگرچہ کامیابی میں دیر ہو جائے۔

(۵) کس قدر سزاوار ہے صابر آدمی اپنی کامیابی کا اور ہمیشہ دروازہ کھٹکھٹانیوالا گھر میں داخل ہونے کا۔

(۶) قدم رکھنے سے پہلے پاؤں رکھنے کی جگہ تجویز کرے کیونکہ جو شخص براہ غفلت پھسلنے کی جگہ پر چڑھ جائیگا بیشک وہ پھسل جائیگا۔

(۷) صاف پانی جس کو تو پیتا ہے تجھے دھوکا نہ دے کیونکہ وہ بسا اوقات مکدر کرنیوالی چیز سے ملا ہوتا ہے۔

وَقَالَ اٰخَرُ

وَأُعْرِضُ عَنْ مَطَاعِمَ قَدْ أَرَاهَا	فَأَتْرُكُهَا وَفِي بَطْنِي انْطِوَاءُ
فَلَا وَأَبِيكَ مَا فِي الْعَيْشِ خَيْرٌ	وَلَا الدُّنْيَا إِذَا ذَهَبَ الْحَيَاءُ
يَعِيشُ الْمَرْءُ مَا اسْتَحْيَى بِخَيْرٍ	وَيَبْقَى الْعُودُ مَا بَقِيَ الْلِحَاءُ

حل لغات: مطاعم جمع مطعم خوراک، البطن شکم، انطواء لپٹنا، العود، لکڑی، لحاء چھال:۔ تشریح

(۱) جن کھانوں کو دیکھتا ہوں کہ ان کے کھانے میں عار ہے ان سے منہ پھیر لیتا ہوں اور ان کو چھوڑ دیتا ہوں، حالانکہ پیٹ میں آنتیں پیچ و تاب کھاتی ہیں۔

(۲) سو میں ایسا کھانا نہ کھاؤں گا کیونکہ تیرے باپ کی قسم نہ زندگی میں اور نہ دنیا میں جب کہ حیا جاتی رہے۔

(۳) جبتک آدمی میں حیا ہے وہ اچھی زندگی جیتا ہے اور لکڑی اسی وقت تک باقی رہتی ہے جب تک اس کی چھال اس پر ہے۔

وَقَالَ الْمُؤَمِّلُ بْنُ أُمَيْلٍ الْمُحَارِبِيُّ

وَكَمْ مِنْ لَئِيمٍ وَدَّ أَنِّي شَتَمْتُهُ	وَإِنْ كَانَ شَتْمِي فِيهِ صَابٌ وَعَلْقَمُ
وَلِلْكَفِّ عَنْ شَتْمِ اللَّئِيمِ تَكَرُّمًا	أَضُرُّ لَهُ مِنْ شَتْمِهِ حِينَ يَشْتِمُ

حل لغات: لئیم کمینہ، شتم گالی، صاب، علقم دو کڑوے درخت ہیں۔ تشریح۔

(۱) بہت سے کمینے دوست رکھتے ہیں کہ میں ان کو گالی دوں، اگرچہ میری گالی ان کے حق میں مثل صاب و علقم تلخ ہو۔

(۲) براہ کرم کمینہ کو گالی دینے سے بچنا اس کو زیادہ ضرر پہنچاتا ہے بہ نسبت اس کے کہ جب وہ گالی دیا جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نَادِرَة

صَدِيْقُ الصِّدْقِ فِي الدُّنْيَا قَلِيْلٌ
لِحَاجَتِهٖ يَوَدُّكَ كُلُّ شَخْصٍ
صَدِيْقُكَ مَنْ اِذَا مَا اَنْتَ مِنْهُ

فَمَنْ لَكَ اِنْ ظَفِرْتَ بِذَاكَ مَنْ لَاكَ
وَذَاكَ اِذَا اقْتَضَاهَا مِنْكَ مَلَّكَ
طَلَبْتَ الرُّوْحَ بِالتَّمْلِيْكِ مَلَّكَ

(۱) دُنیا میں سچے دوست بہت کم ہوتے ہیں اگر تو ایسے دوست پر کامیابی چاہتا ہے تو تیرا دشمن کون ہے۔
(۲) اپنی ضرورت ہی کی خاطر تجھ کو ہر شخص چاہتا ہے اور جب ضرورت پوری کر لیتا ہے تو تجھ سے اُکتانے لگتا ہے۔
(۳) درحقیقت دوست تو وہ ہے کہ اگر تو اس سے جان مانگے تو جان بھی تیرے حوالے کر دے۔

اَلتَّوْدِيْع

رُوانگی !

اَبُوْ اِسْحٰقَ اِبْرَاهِيْمُ

عَلَيْكُمْ سَلَامُ اللّٰهِ اِنِّيْ رَاحِلٌ
فَاِنْ نَحْنُ عِشْنَا فَهُوَ يَجْمَعُ بَيْنَنَا

وَعَيْنَايَ مِنْ خَوْفِ التَّفَرُّقِ تَدْمَعُ
وَاِنْ نَحْنُ مُتْنَا فَالْقِيَامَةُ تَجْمَعُ

(۱) تم پر اللہ کی جانب سے سلامتی نازل ہو میں جا تو رہا ہوں لیکن (اس حالت میں کہ) میری آنکھیں جُدائی کے خوف سے آنسو بہا رہی ہیں۔
(۲) اگر ہم زندہ رہے تو خدا ہم کو یک جائی نصیب کرے گا اور اگر مر گئے تو قیامت جمع کرے گی۔

اَلْقَاضِيْ مُحْيِ الدِّيْنِ بْنُ عَبْدِ الظَّاهِرِ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

يَا سَيِّدِيْ اِنْ جَرٰى مِنْ مَدْمَعِيْ وَدَمِيْ
لَا تَخْشَ مِنْ قَوَدٍ يُقْتَصُّ مِنْكَ بِهٖ

لِلْعَيْنِ وَالْقَلْبُ مَسْفُوْحٌ وَمَسْفُوْكُ
فَالْعَيْنُ جَارِيَةٌ وَالْقَلْبُ مَمْلُوْكُ

(۱) اے میرے آقا! اگر میری آنکھ سے بہتے آنسو اور میرے دل سے بہنے والا خون جاری ہے۔
(۲) تو یہ خوف نہ کر کہ تجھ سے قصاص لیا جائے گا کیونکہ میری آنکھ باندی اور میرا دل غلام ہے۔

جَمَالُ الدِّيْنِ بْنُ نُبَاتَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى

بِرُوْحِيْ حِيْرَةً اَبْقَوْا دُمُوْعِيْ
كَاَنَّا لِلْمُجَاوَرَةِ اقْتَسَمْنَا

وَقَدْ رَحَلُوْا بِقَلْبِيْ وَاصْطَبَارِيْ
فَقَلْبِيْ جَارُهُمْ وَالدَّمْعُ جَارِيْ

(۱) ان ہمسایوں پر میری جان قربان جنہوں نے میرے آنسو تو میرے پاس چھوڑ دیئے اور خود میرا دل اور صبر لے کر چل دیئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۴) گویا ہم نے ہمسائگی کیواسطے تقسیم کرلی کہ میرا دل ان کا ہمسایہ اور آنسو میرا ہمسایہ ہوگا۔

وَقَالَ بَعْضُهُمْ

رَحَلُوا فَأَفْنَيْتُ الدُّمُوعَ تَحَرُّقًا ... مِنْ بَعْدِهِمْ وَعَجِبْتُ إِذْ أَنَا بَاقِ
وَهِمْتُ أَنَّ الْعُودَ يَقْطُرُ مَاءُهُ ... عِنْدَ الْوُقُودِ لِفُرْقَةِ الْأَوْرَاقِ

(۱) میرے احباب کوچ کرگئے اور میرے آنسوان کے فراق کی آگ میں جلتے جلتے ختم ہوگئے اور میں خود اپنی بقاء وحیات پر متعجب ہوں۔
(۲) میں جان گیا کہ جلتے وقت لکڑی سے جو پانی کے قطرات ٹپکتے ہیں وہ پتوں کی جدائی کیوجہ سے ٹپکتے ہیں۔

اَلْمَوْتُ — اِبْنُ اَبِی زَمَنِیْن

اَلْمَوْتُ فِیْ كُلِّ حِيْنٍ يَنْشُرُ الْكَفَنَا ... وَنَحْنُ فِيْ غَفْلَةٍ عَمَّا يُرَادُ بِنَا
لَا تَطْمَئِنَّ إِلَى الدُّنْيَا وَبَهْجَتِهَا ... وَإِنْ تَوَشَّحَتْ مِنْ أَثْوَابِهَا الْحَسَنَا
أَيْنَ الْأَحِبَّةُ وَالْجِيْرَانُ؟ مَا فَعَلُوْا؟ ... أَيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ كَانُوْا لَنَا سَكَنَا
سَقَاهُمُ الْمَوْتُ كَأْسًا غَيْرَ صَافِيَةٍ ... فَصَيَّرَتْهُمْ لِأَطْبَاقِ الثَّرَى رَهَنَا

(۱) موت ہر وقت کفن پھیلائے رہتی ہے اور ہم اس امر سے غفلت میں پڑے ہیں جو ہمارے متعلق چاہا جارہا ہے۔
(۲) دُنیا اور اس کی رونق پر اطمینان نہ کر اگرچہ تو اس کے حسین کپڑوں سے آراستہ ہوجائے۔
(۳) دوست احباب اور ہمسائے کہاں گئے؟ انہوں نے کیا کیا اور وہ کہاں ہیں جو ہمارے لئے باعث سکون تھے۔
(۴) ان سب کو موت نے ایک مکدر جام پلا کر خاک کے سپرد کردیا۔

اَبُو الْعَتَاهِيَه

تَعَلَّقْتُ يَا مَالِ طِوَالِ أَيِّ آمَالِ ... فَأَقْبَلْتُ عَلَى الدَّهْرِ مُلِحًّا أَيَّ إِقْبَالِ
أَيَا هَذَا تَجَهَّزْ لِفِرَاقِ الْأَهْلِ وَالْمَالِ ... فَلَا بُدَّ مِنَ الْمَوْتِ عَلَى حَالٍ مِنَ الْحَالِ

(۱) میں کتنی ہی لمبی چوڑی آرزؤں میں لٹکا رہا پھر اصرار کرتا ہوا پورے طور پر زمانہ کی طرف متوجہ ہوا۔
(۲) اے مخاطب! اہل وعیال، مال ومنال کے فراق کا سامان کر کیونکہ کسی نہ کسی حالت پر موت کا آنا ضروری ہے۔

وَلِبَعْضِهِمْ

إِذَا قَلَّ مَالُ الْمَرْءِ قَلَّ بَهَاؤُهُ ... وَضَاقَتْ عَلَيْهِ أَرْضُهُ وَسَمَاؤُهُ
وَأَصْبَحَ لَا يَدْرِيْ وَإِنْ كَانَ حَازِمًا ... أَقُدَّامُهُ خَيْرٌ لَّهُ أَمْ وَرَاءُهُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَاِنْ غَابَ لَمْ يَشْتَقْ اِلَيْهِ خَلِيْلُهٗ	وَاِنْ عَاشَ لَمْ يُبْرِزْ صَدِيْقًا لِقَاءُهٗ
وَالْمَوْتُ خَيْرٌ لِاَمْرِئٍ ذِيْ خَصَاصَةٍ	مِنَ الْعَيْشِ فِيْ ذُلٍّ كَثِيْرٍ عَنَاؤُهٗ

(۱) جب آدمی کا مال کم ہو جاتا ہے تو اس کی عزت کم اور زمین و آسمان اس پر تنگ ہو جاتے ہیں۔
(۲) اور وہ کتنا ہی عاقل اور پختہ کار ہو لیکن نہیں سمجھ پاتا کہ آئندہ زمانہ اس کے لئے بہتر ہے یا وہ جو گذر گیا۔
(۳) وہ نظروں سے اوجھل ہو جائے تو اس کے دوست کو اس کا اشتیاق نہیں ہوتا اور اگر وہ زندہ رہے تو اس کا دیدار دوست کو نہیں بھاتا۔
(۴) ایسے ننگے بھوکے آدمی کیلئے ذلت اور پُر مشقت زندگی سے موت بہتر ہے۔

اَلرِّثَاءُ

وَلِلْمُؤَلِّفِ (غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ) فِيْ رِثَاءِ الْمَوْلَى الْهُمَامِ الْحِبْرِ الْعَلَّامِ مَوْلَانَا الْحَاجِّ الْحَافِظِ مُحَمَّدْ اَحْمَدْ نَاظِمِ دَارِ الْعُلُوْمِ الدِّيْوْبَنْدِيَّةِ وَمُدِيْرِهَا وَمَاتَ (قَدَّسَ اللّٰهُ سِرَّهٗ) غَرِيْبًا وَكَانَ ارْتَحَلَ لِبَعْضِ حَوَائِجِ دَارِ الْعُلُوْمِ الْمَذْكُوْرَةِ فَمَرِضَ فِيْ (حَيْدَرْ اٰبَادْ) فَتَعَجَّلَ فِي الْعَوْدِ اِلٰى وَطَنِهٖ وَلَبّٰى دَاعِيَ الْمَوْتِ وَلَمْ يَفُزْ بِالْوُصُوْلِ اِلَى الْوَطَنِ۔

مؤلف کے مذکورہ ذیل اشعار عالی ہمت حضرت علامہ الحاج الحافظ محمد احمد صاحب ناظم و مہتمم دار العلوم دیوبند کے مرثیہ میں ہیں موصوف نے بحالتِ سفر انتقال کیا، دار العلوم کی کسی ضرورت سے سفر میں گئے تھے حیدر آباد جا کر بیمار ہو گئے اور وہاں سے بعجلت تمام وطن کی طرف واپس ہوئے لیکن وطن تک نہ پہنچ پائے تھے کہ داعی اجل کو لبیک کہا اور دنیا سے رخصت ہو گئے۔

نعى الناعون شيخًا ذا احفاظٍ	جليلًا ماجدًا بالفضل حرّى	نبيلًا فاضلًا شهمًا ذكيًّا
مطيعًا ربّه نهيًا وامرا	سُلالة قاسم الخيرات ندبًا	وفيًّا حائزًا اجرًا وذخرا
صبورًا في المصائب والرزايا	وفي السرّاء كان يزيد شكرا	لعطشى العلم كالعسل المصفّى
وللعلماء كان اجلّ بحرا	واعتق علمه اسراء جهلٍ	سبى احسانه عبدًا وحرّا
شهيدًا مات مغتربًا غريبًا	فكلهم بحور الدمع اجرى	فكم من اعين قد بيّضتها
دموعٌ قد جرت بيضًا وحمرا	فقد نا قاسم الخيرات علمًا	وزهدًا ثم تقوى ثم فقرا
وكنا ملين بأن نراه	يخجّل وجهه شمسًا وبدرا	ويسمعنا ورود نظام ملك
سمي خليفتين اضاء دهرا	مليكٍ عادلٍ يقظٍ ابيّ	خُبَعثنةٍ شجيع فاق عصرا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لهٗ جودٌ حکاهُ الغیث طورًا | اذا استمطرتهٗ والبحرُ اخرٰی | یُحِبُّ الناس ما شاؤا ولکن
لهٗ قلبٌ بِبِیض المجد مُغرًی | ولکنا سمعنا ان قدرًا | من اللہ العظیم لسدَّ مجری
ولبّٰی داعیَ اللہ الذی لا | مَرَدَّ لهٗ وآن خدعًا ومکرًا | لهٗ خُلدٌ وللخُدّام حزنٌ
رأینا موتَهٗ خیرًا وشرًّا | فیامن همّهٗ دارُ العلوم التی | اجربتها بحرًا ونهرًا
سعیتَ لما بناہ ابوک سعیًا | فخرت الاجر توحویت برًّا | ولم ندفنک کلًّا بل دفنّا
علومَ هُدًی فدفنک ما امرًا | حییت مُجِدًّا وبقیت فردًا | وقد تربت شرکًا ثم کفرًا
بعدتَ عن الذی ما فیه نصٌّ | وعُمّا جاء ما فارقتَ شبرًا | وقد اجریت بحرَ الدمع منا
وقد اودعتَ فی الاکباد جمرا | بقینا هائمین بلا انیسٍ | کاتا لم نجد خلًّا وخمرا
تُعزّینا اذا خطب دهانا | بفقدک قد فقدنا الاصبرا | تداوینا اذا اجتنابک مرضٰی
حیارٰی فی المسائل مثل سکرٰی | فیعطی ربّنا جناتِ عدنٍ | لاحمدَ فائقِ الاقران طرًّا
وقدّس سرّهٗ من فضل ربٍّ | رءوفٍ واسعٍ للعبد ستّرًا | الٰہی فاسقِ من انہار خلد
دفین اللحد احمدَ حاز قدرًا | وعفوًا عن ذنوب قد جناها | وصفحًا عنه جاهرًا واسرًا

وابقِ حبیبَ رحمانٍ قرونًا | اوقرنا بعدها وهلمّ جرًّا

حل لغات الرثاء میت پر رونا اور محاسن شمار کرنا نعی یعنی نعیا۔ موت کی اطلاع دینا، احری، لائق۔ نبیل نجیب وشریف شہم تیز خاطر، سلالۃ خلاصہ نسل وولد، ندب فضائل کی طرف سبقت کرنیوالا، راٰنا، وفی کثیر الوفا، حائز جامع رزایا جمع رزیۃ مصیبت عطشی جمع عطشان پیاسا، اسرا، جمع اسیر قیدی، جعثنۃ شیر، مغری اسم مفعول ہے۔ اغری الرجل بکذا برانگیختہ کرنا، جدع، وصوکا دینا، حزت (ن) حوزا جمع کرنا، ترب خاک ڈالنا شبرا بالشت اکبادجمع کبد جگر، جمرا چنگاری، ہائم حیران، انیس غمخوار۔ حل سرکہ، تعزینا تعزیۃ تسلی دینا، خطب امر عظیم، دھارف، دھیا آفت وبلا پہنچا، حیاری جمع حیران، سکری جمع سکران بے ہوش جنی اضی جنایۃ گناہ کرنا۔

تشریح:-

(۱) مخبرین مرگ نے خود دار وباوقار شریف وبزرگ اور لائق فضل شیخ کے انتقال کی خبر دی۔

(۲) جو فاضل وشریف، تیز خاطر وذکی اور امر ونواہی باری کے فرماں بردار۔

(۳) قدوۃ العلماء حضرت مولانا محمد قاسم صاحب کے شریف باوفا صاحبزادے اجر وثواب اور ذخیرہ اخروی جمع کرنیوالے۔

(۴) بلاؤ مصائب میں صبر شعار اور خوشحالی میں بیش از بیش شکر گزار۔

(۵) تشنگانِ علم کیلئے مثل شہد خالص اور علماء کیلئے بہت بڑے سمندر تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

(۶) جن کے علم نے جہالت کے قیدیوں کو رہائی بخشی اور احسان عمیم نے غلام و آزاد سبھی کو حلقہ بگوش بنالیا۔
(۷) سفر کی حالت میں شہادت کی موت پائی تو سب نے آنسوؤں کے دریا بہادیئے۔
(۸) سوکتنی ہی آنکھیں ہیں کہ ان کو خون آلود اور سفید آنسوؤں نے بہتے بہتے سفید کردیا ہے۔
(۹) ہم نے علم و زہد و فقر و تقویٰ میں قاسم خیرات کے شعبیہ کو گم کیا ہے۔
(۱۰) حالانکہ ہم متوقع تھے کہ ان کو اس حال میں دیکھیں گے کہ وہ اپنے چہرہ سے آفتاب و ماہتاب کو شرمندہ کرتے ہوں گے۔
(۱۱) اور حضرت عثمانؓ و حضرت علیؓ کے ہمنام شاہ نظام الملک کے ورود مسعود کی خبر سنائیں گے جس نے زمانہ کو روشن کردیا ہے۔
(۱۲) یعنی ایسے بادشاہ کی آمد کی خبر سنائیں گے جو انصاف پسند، بیدار مغز، خود دار، شیر مرد، بہادر اور زمانہ میں سب پر فوقیت رکھتا ہو۔
(۱۳) اسمیں ایسی سخاوت ہے کہ جب تو اس سے سخا کی بارش کا طالب ہو تو کبھی اس کے مشابہ سمادی بارش ہوگی اور کبھی سمندر۔
(۱۴) لوگ جو چاہیں پسند کریں لیکن اس کا دل تو بزرگی کے خوبصورت چہروں پر فریفتہ ہے۔
(۱۵) سختی و آسانی ہر حال میں مخلوق اس کی اطاعت کرتی ہے اور اس کا فرمان خشکی و تری سب میں جاری ہے۔
(۱۶) اس کی ذات سے علوم دینیہ نے فروغ پایا ہے اسی لئے اس کو نظام الملک کہتے ہیں
(۱۷) مگر ہم نے (نظام الملک کی تشریف آوری کی اطلاع کے بجائے) یہ سنا کہ اللہ کی قضا و قدر نے ان (مرحوم) کا راستہ بند کردیا۔
(۱۸) اور انہوں نے اللہ کے داعی کو لبیک کہا، جس کو کوئی رد کرنیوالا روک نہیں کرسکتا اگرچہ وہ مکر و فریب سے کام لے۔
(۱۹) ان کیلئے خلد بریں ہے اور خدام کیلئے حزن و ملال ہے پس ان کی موت باعث خیر بھی ہے اور باعث شر بھی۔
(۲۰) سوائے وہ ذات کہ جس کا واحد مقصد دار العلوم ہے جسکو آپنے نہر اور دریا کی طرح جاری کردیا ہے
(۲۱) جس کو آپکے پدر بزرگوار نے قائم کیا تھا، اس کیلئے آپنے ان تھک کوشش کی ہے اور اس کے صلے میں آپنے اجر عظیم اور نیکی جمع کی ہے
(۲۲) ہم نے آپ کو دفن نہیں کیا بلکہ علوم ہدایت کے پیکر کو دفن کیا ہے پس آپ کا دفن بڑا ہی تلخ ہے۔
(۲۳) تو آپنے بمدد بن کر زندگی بسر کی اور یکتا ہو کر باقی رہے اور آپ نے شرک و کفر کو خاک میں ملادیا۔
(۲۴) جس جزیئہ میں شارع سے کوئی نقص وارد نہیں ہوئی اس سے آپ دور رہے اور جسمیں نقص وارد ہوا اس سے آپ ایک بالشت نہیں ہٹے
(۲۵) آپنے ہمارے آنسوؤں کا دریا بہادیا اور دلوں میں آگ کی چنگاری لگادی۔
(۲۶) ہم بلا انیس حیران و سرگردان رہ گئے گویا ہم سکر اور شراب کچھ بھی نہیں پاتے۔
(۲۷) جب ہم کو کوئی مصیبت پہنچتی تھی تو آپ تسلی دیتے تھے پس آپ کے فقدان سے ہمارا صبر جاتا رہا۔
(۲۸) جب ہم کسی مسئلہ میں حیران و پریشان ہو کر آپ کے پاس آتے تھے تو آپ ہماری دوا دارو کرتے تھے،
(۲۹) خداوند تعالیٰ جنت عدن عطا کرے شیخ احمد کو جو تمام ہم عصروں پر فائق تھے۔
(۳۰) اور آپ کا باطن پاک ہو نہایت مہربان اور بڑے پردہ پوش رب کے فضل سے۔
(۳۱) بار الٰہا! مدفون لحد شیخ احمد صاحب عزو وقار کو نہر بہشت سے سیراب فرما، (۳۲) اور ان کے تمام گناہ معاف فرما پوشیدہ طور پر کئے ہوں یا علانیہ (۳۳) اور حضرت مولانا حبیب الرحمان صاحب کو ابد الآباد تک قائم رکھ۔